اس کتاب میں جملہ 574 اہداف، 1036 موضوعات اور 3831 اسباق ہیں۔ جو ایک امن پسند سوسائٹی کو قائم کرنے اور دنیا اور آخرت میں کامیاب ہونے میں مدد کرتے ہیں۔ان شاء اللہ

أهداف سور القرآن
ودروسه وموضوعاته ولطائف تفسيره وتذكيره وهداياته

اہداف واسباقِ قرآن

موضوعات، لطائف تفسیر، تذکیر وہدایات

OBJECTIVES AND LESSONS OF QURANIC SURAHS

Topics, Pearls of Wisdom, Reminders and Guidance

نظریہ و اعداد

شیخ ارشد بشیر عمری مدنی سلمہ اللہ

Shaikh Arshad Basheer Umari Madani

MBA, Pursuing Ph.D from Switzerland

Founder & Director - AskIslamPedia.com

اہداف واسباق قرآن

Edition 2018

Shaikh Arshad Basheer Umari Madani
Hafiz, Aalim, MBA, Persuing Ph.D from Switzerland,
Founder & Director of AskIslamPedia.com

Publisher & Printer
ABM Print Time
+91-99890 22928, 93909 93901 | abm.printtime@gmail.com
23-1-916/B, Moghalpura, Charminar, Hyderabad - 500002, Telangana State, India

مقدمہ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله وأصحابه أجمعين، اما بعد:

قرآن مجید عروج و زوال کی ضامن کتاب ہے۔ اگر اسے حرزِ جان بنا لیا جائے، اس میں غور و تدبر کیا جائے، اس کی حکمتوں اور اہداف و مقاصد کو سمجھنے کی کوشش کی جائے، اسے سینوں اور عمل میں اتار لیا جائے تو عروج یقینی ہوجاتا ہے(باذن اللہ)۔ لیکن اگر اس سے غفلت برتی جائے تو انسان زوال کا شکار ہوجاتا ہے۔

الحمد للہ قرآن کو بآسانی سمجھنے کے لیے اس کے موضوعات، اسباق اوراہداف و مقاصد پر مبنی یہ کتاب پیش خدمت ہے۔ جس پر ہم اللہ کا بے انتہا شکر بجالاتے ہیں۔ اس کتاب کے شروعات سے اختتام تک جن مراحل کا سامنا ہوا ان کی مختصر سی یادداشت ملاحظہ فرمائیں:

اس کتاب میں 114 سورتوں کا تعارف دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور اسے بہتر سے بہتر نکات سے مزین کیا گیا ہے جو کئی کتابوں اور اساتذہ کے دروس کا خلاصہ ہیں۔

مباحثِ کتاب:

ہر سورت میں مندرجہ ذیل مباحث کو جمع کیا گیا ہے:

- مقام نزول
- بعض اہداف
- بعض موضوعات
- بعض اسباق
- مناسبت اور لطائف التفسیر
- ہر سورت کی چندہ آیات اور اس سے متعلق بعض احادیث برائے تذکیر و ہدایات
- اس کتاب میں جملہ 574 اہداف، 1036 موضوعات اور 3831 اسباق ہیں۔ جو ایک امن پسند سوسائٹی کو قائم کرنے اور دنیا اور آخرت میں کامیاب ہونے میں مدد کرتے ہیں۔ان شاء اللہ

نوٹ: اس کتاب میں چند مقامات پر حوالے نہیں ہیں۔ (کیونکہ وہ اساتذہ سے سنے ہوئے استنباطی نکات ہیں)۔

مراحل تیاریٔ کتاب:

اس کتاب کی تیاری کے لیے تین سال سے بھی زائد کا عرصہ لگا۔ پہلے بھی یہ کتاب اپنی ابتدائی شکل بصورت مذکرہ ایک کورس کے دوران پیش کی گئی تھی اب اس میں مزید اہداف اور اسباق کو شامل کرتے ہوئے طباعت سے آراستہ کرکے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل ہورہاہے۔

مراحل مراجعۂ عامہ:

اس کتاب کی تیاری کے بعد متعدد قابل علماء کرام سے مراجعہ کیا گیا۔ جس کے دوران مختلف مشورے سامنے آئے جس کے بعد کتاب کی اردو کو مزید معیاری بنانے کی کوشش کی گئی۔

مراحل مراجعۂ خاصہ:

کتاب کا ایک مرتبہ خصوصی مراجعہ کیا گیا، جس میں تین علماء کرام کی ایک کمیٹی ترتیب دے کر مکمل باریک بینی سے جائزہ لیا گیا۔جس میں اہداف، موضوعات ، اسباق اور مناسبت وغیرہ پر خصوصی توجہ کے ساتھ مواد ترتیب دیا گیا۔ حوالوں کا خیال رکھا گیا تاکہ مزید

استفادہ کے لیے رجوع کیا جا سکے، پھر بھی عیب سے پاک تو صرف اللہ کی ذات ہے،بشر ہونے کے ناطے کچھ خامیاں رہ گئی ہوں تو اطلاع دے کر ممنون ہونے کا موقع دیں۔

مراحلِ تکملہ :

ہر کتاب کی طباعت سے پہلے پروٹوکال کے مطابق سارے مراحل کی چیک لسٹ کی روشنی میں خصوصی طور پر تنقیح ہوتی ہے۔
الحمد للہ طباعت سے پہلے کتاب کی تزیین کے لیے طویل لیکن معقول وقت لگا اور اس دوران علماء کرام نے صحت و صفائی کا خیال رکھنے کی حتی المقدور کوشش کی۔

یہ کتاب کس کے لیے؟

1. قرآن فہمی کے حلقے منعقد کرنے کے لیے۔
2. اسکول و کالج کے بڑی عمر کے طلبہ کے لیے (علماء کی نگرانی میں)۔
3. سرپرستوں کے لیے تربیت کا ایک نسخہ اور وسیلۂ تعلیم۔
4. خصوصی طور پر رمضان المبارک میں فہم قرآن کا اہم وسیلہ۔
5. اسلامک اسٹڈیز کی تکمیل کے لیے - مدارس، مساجد، اسکولس، صباحی و مسائی حلقوں کے لیے اہم سنگ میل۔
6. واٹس اپ اورآڈیو دروس بنانے کے لیےاہم اسکرپٹ اور خلاصے۔
7. معاشرے کی اصلاح و دعوت کی خاطر قائم کردہ دعوہ سنٹر و اصلاحی انجمنوں کے لیے سالانہ نصاب برائے ذمہ داران و کارکنان۔
8. یہ کتاب نہ صرف طلبہ بلکہ ہر قسم کے افراد کے لیے مفید ہےجو اسلامی تعلیمات سیکھنے کی بہترین شروعات کرنا چاہتے ہیں۔
9. یہ کتاب ٹیچرس کے لیے بڑی مفید ہے جو درس کے دوران بچوں کو دینی آداب سکھانا چاہتے ہیں۔
10. یہ کتاب بطور نصاب اسکالرس و دعاۃ کے لیے جو عوام الناس میں کام کرنا چاہتے ہیں کافی مفید ہے۔
11. یہ کتاب سوشل ورکرس کے لیے بھی مفید ہے جو نبوی تعلیمات کے ذریعہ سماج میں سدھار لانا چاہتے ہیں۔
12. بوڑھے حضرات جنھوں نے اب تک شروعات نہ کی ہو لیکن retirement age کے بعد بہترین شروعات کرنا چاہتے ہیں، یہ کتاب ان کے حق میں بھی کافی مفید ہے۔
13. مصلحین و مکاتب کے مدیر و مساجد کے مہتممین جو بچوں کے لیے صباحی و مسائی حلقے قائم کرتے ہیں، ان کے لیے یہ سیریز syllabus کی حیثیت رکھتی ہے۔

لمحہ فکریہ:

قرآن کا تدبر صرف عقل اور لغت کی بنیاد پر نہ کیا جائے بلکہ صحیح احادیث ، صحابہ ، تابعین اور تبع تابعین کے فہم کو اولین اہمیت دی جائے اور اسی منہج کی روشنی میں عقل و لغت کا استعمال کیا جائے۔

اگر کسی سے ایک سوال پوچھا جائے کہ فلاں سورت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں ؟ تو ہم میں سے اکثر اس کا جواب ٹھیک سے نہیں دے پائیں گے۔الحمد للہ یہ کتاب ہمیں ہر سورت کے بارے میں اہم اور ضروری معلومات فراہم کرتی ہے۔جیسے کہ: اس سورت کا ہدف کیاہے؟اس سورت میں کونسے موضوعات ہیں؟ اس سورت سے اپنی زندگی کے لیے کیا اسباق لے سکتے؟ اس کے اندر کیا لطائف ہیں؟ہمارے لیے کیا تذکیر وہدایات ہیں؟ وغیرہ۔

یہ کتاب فی الوقت750پیجس پر مشتمل ہے جو اصل کتاب کا صرف ایک تہائی حصہ ہے، اصل کتاب 2500صفحات پر مشتمل ہے، بقیہ صفحات ہماری ویب سائٹ www.askislampedia.com پر دستیاب رہیں گے یا اگر کوئی اسپاؤنسر آگے آتے ہیں تو پرنٹ کی شکل میں لایا جاسکتا ہے ان شاء اللہ۔

میں اس کتاب کے ذریعہ نیکی کیسے حاصل کر سکتا ہوں؟

الحمد للہ ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ آپ "اہداف و اسباقِ قرآن "کے کچھ نسخے آپ کی طرف سے اسپاؤنسر کریں اور مفت تقسیم کریں ،ان شاء اللہ آپ اورآپ کی فیملی کو ثواب جاریہ حاصل ہو گااور جن کے ماں باپ انتقال کر چکے ہیں ان کے لیے ایصالِ ثواب کا ذریعہ بنے گا ان شاء اللہ

کچھ شکلیں آپ کے سامنے ہیں:

- 15 ہزار روپیے میں 25 کتاب
- 30 ہزار روپیے میں 50 کتاب
- 50 ہزار روپیے میں 84 کتاب
- 1 لاکھ روپیے میں 166 کتاب
- 6 لاکھ روپیے میں 1 ہزار کتاب
- 9لاکھ روپیے میں 1500 کتاب چھاپے جاسکتے ہیں۔

ہدیۂ تشکر:

اس موقع پر میں اپنے ساتھ دینے والے سبھی علماء اور رفقاء کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس کام میں میرا بھرپور ساتھ دیا۔ خصوصًا شیخ عبد اللہ عمری، شیخ نور الدین عمری، شیخ معین الدین عمری، شیخ عثمان عمری، شیخ ابو قحافہ معاذ عمری، شیخ عبد الواسع عمری، شیخ مجاہد عمری، شیخ ماجد عمری، حافظ عبد العزیز حفظھم اللہ کا اور ساتھ ہی آسک اسلام پیڈیا سے منسلک سبھی احباب اور اس کتاب کی پرنٹنگ میں مالی تعاون فرمانے اور عمدہ طباعت میں دلجوئی کے ساتھ ہمہ تن ساتھ دینے والے Printer کے ذمہ داروں کا بے حد ممنون و مشکور ہوں ، اللہ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے ۔ آمین!

مجھے اس قابل بنانے والے جامعہ دار السلام عمر آباد، تمل ناڈو، ہندوستان اور جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ ، سعودی عرب کے تمام اساتذہ اور ذمہ داران کامیں بے حد ممنون و مشکور ہوں کہ جن کی مسلسل محنتوں کے نتیجہ - باذن اللہ - میں اس قابل بنا کہ قارئینِ کرام کی خدمت میں قرآن کی خدمت کا ایک تحفہ پیش کر سکا ، اللہ تعالی ہمارے اور ان سب کے میزان حسنات کو ثقیل فرمادے ۔ آمین!

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی اس ادنی سی کاوش کے ذریعہ سب کے میزان حسنات ثقیل بنادے اور اپنے فضل و کرم سے جنت الفردوس عطا فرمادے۔ آمین!

والسلام

شیخ ارشد بشیر عمری مدنی سلمہ اللہ

فاؤنڈر اینڈ ڈائریکٹر آسک اسلام پیڈیا

مراحل نظریۂ کتاب:

ایک مسلمان کا رشتہ قرآن سے مضبوط ترین ہونا چاہیے۔ اسی نظریہ کو روبا عمل لاتے ہوئے ہم نے یہ کتاب ترتیب دی۔ عوام کو قرآن سے قریب کرنے کی ہماری یہ ایک ادنی سی کوشش کا دوسرا قدم ہے(پہلا قدم دس روزہ عربک گرامر کورس کا مرتب نصاب موجود ہے)۔ امید کہ اس سے قرآن کے تعارف حاصل کرنے میں آسانی ہوگی ۔ ان شاء اللہ

الحمد للہ یہ کتاب(اہداف و اسباقِ قرآن) ایک بڑے سمندر کو چھوٹے سے کوزے میں لانے کی کوشش کے برابرہے۔الحمدللہ یہ کتاب شیخ ارشد بشیر مدنی کے بارہ سال کے ریسرچ اور experience کا نتیجہ ہے۔ اس کے بعد اسے کتاب کی شکل میں لانے میں تین سال کی کڑی محنت لگی اور اس ریسرچ کو کتابی شکل میں لانے اور زبان کی نزاکتوں کا خیال اور اسکا مراجعہ کرنے کے لئے دس علماء کرام کی مدد لی گئی الحمدللہ۔

کچھ بنیادی معلومات

کتاب کی شروعات سے پہلے یہ باتیں مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

1۔ فہم قرآن کے مراتب

سوال: عام آدمی کا قرآن مجید سمجھنا ممکن یا نا ممکن؟

جواب: اس سوال کا جواب ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کی روشنی میں سمجھا جا سکتا ہے۔ ان شاء اللہ!

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کی تفسیر کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

1. وہ آیتیں جو عرب کے لوگ سمجھ سکتے ہیں کیونکہ وہ ان کی مادری زبان ہے۔
2. وہ آیتیں جو عام آدمی بھی سمجھ پاتے ہیں،ان کی نا واقفیت رکاوٹ نہیں بنتی۔
3. وہ آیتیں جو عالم ہی بہتر سمجھ پاتے ہیں۔
4. وہ آیتیں جنہیں اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ (بحوالہ :تفسیر طبری ، ج:1، ص:70)

2۔ مقاصد اور اہداف سور قرآن – شروط و ضوابط

سوال: سورتوں کے اہداف و مقاصد کا جاننا کیا ممکن ہے؟

جواب: شیخ صالح العوید نے اپنی مشہور کتاب "المراحل الثمان" جو کہ ایک مؤقر کتاب ہے میں جواب دیا خاص طور سے شیخ صالح ال الشیخ نے جائز ہونے کے جو شرائط بیان کیے ہیں تفصیل سے بیان فرمایا۔
شیخ صالح آل شیخ کا محاضرہ محرک بنا شیخ صالح العوید کو ترجیح دینے میں (المراحل الثمان: 112)، (تفصیل کے لیے سنیے:

محاضرة الشيخ صالح آل الشيخ مقاصد السور وأثره في فهم التفسير)

مقاصد السور : عمومی طور پرایک عام معنیٰ جس کے خاطر سورت کا نزول ہوا یا ایک خاص موضوع جس کے اطراف آیتیں گھومتی ہیں۔

موضوع السورۃ یامقصود السورۃ یا مقاصد السور کا یہی مطلب ہے ۔سلف میں اس نام کا وجود تو نہیں تھا جیسے بہت سارے علوم صحابہ میں متداول تھے لیکن ان کا کوئی خاص نام نہیں تھا۔جیسے علم نحو،بلاغت،اصول فقہ، مصطلح الحدیث وغیرہ۔البتہ بعد میں یہ اصطلاحات علمائے کرام کے استقراء اور تتبع کے نتیجہ میں وجود میں آئے(لا مشاحۃ فی الاصطلاح)۔ رہا سورت کے موضوع کا ذکر نہ متقدمین کی تفاسیر میں ملتا ہے نہ متاخرین کی۔اس کے دو بنیادی اسباب ہیں:

1. سورہ کے موضوع کا علم ایک طرح سے اللہ کی کتاب کی تفسیر میں جرأت ہے اسی لیے بعض علماء نے اس کا انکار کیا۔کیونکہ اس سے تکلف کی بو اور دور کی کوڑی لانے کے مترادف ہے۔

2. بہت سارے مفسرین نے آیتوں اور کلمات کی وضاحت ہی کو کافی سمجھا ہے۔جیسے اہل الرائے اور اہل الاثر کا طریقہ رہا ہے۔البتہ آیتوں میں ربط کسی بھی متقدمین کے پاس نہیں ملتا۔

- یہی وجہ ہے کہ مفسرین کے اس سلسلہ میں تین اقوال ہیں:

قول اول سورتوں اور آیتوں میں مطلقًا کوئی ربط نہیں پایا جاتا ، یہ متاخرین کی جماعت کا قول ہے جیسے علامہ شوکانی رحمہ اللہ وغیرہ۔

فتح القدیر (1/72)میں علامہ شوکانی لکھتے ہیں: بہت سے مفسرین ایسے علم کی ترویج میں لگے ہوئے ہیں جس کا انہیں مکلف نہیں کیا گیا اور ایسے سمندر میں کود پڑے جس میں انہیں تیرنے کا مکلف ہی نہیں بنایا گیا۔اور ایسے علم میں مصروف رہے جو انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔بلکہ وہ کتاب اللہ کے ان امور میں پڑ گئے جسے ممنوع کیا گیا۔موجودہ قرآن مجید کی آیتوں کی ترتیب کے مطابق آیتوں اور سورت میں مناسبت پیدا کرنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ اس کے لیے انہوں نے ایسے تکلفات اور نا مناسب الفاظ کا استعمال کیا جو کسی طرح انصاف کا تقاضا نہیں کرتی۔اور عربوں کی بلاغت سے میل نہیں کھاتا چہ جائیکہ رب کے کلام سے میل کھائے۔انہوں نے مستقل کتابیں تصنیف کیں بلکہ تالیف کا مقصد ہی بنالیا۔

قول ثانی ہر آیت اور ہر سورت کا مستقل مقصد اورموضوع ہوتا ہے اور سیاق و سباق کی آیتوں میں منا سبت ہوتی ہے۔ یہ قول علامہ برہان الدین البقاعی المتوفی ۸۸۵ کی کتاب "نظم الدرر في تناسب الآيات والسور" میں مذکور ہے اور علامہ سیو طی رحمہ اللہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ابو بکر بن العربی رحمہ اللہ نے بھی اسی کو اختیار کیا اور کہا کہ انہوں نے اس عنوان پر ایک ضخیم کتاب ہی لکھ رکھی ہے۔

قول ثالث عام طور پر ہر سورت کا ایک موضوع ہوتا ہے اور اسی طرح آیتوں کا بھی۔اور عام طور پر ہر آیت کا تعلق سیاق و سباق سے ہوتا ہے لیکن ہر آیت اور ہر سورت میں یہ ضروری نہیں ہےاور اگر ہو بھی توہر سورت اور آیت کے موضوع سے واقف ہونامشکل ہے قابل عذر حد تک ۔

☆ الراجح : تیسرا قول ہی راجح معلوم ہوتا ہے۔ علامہ زرکشی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "البرھان"میں اسی کو ترجیح دی ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ،آپ کے شاگرد ابن قیم رحمہ اللہ،علامہ رازی رحمہ اللہ اور طاہر بن عاشور نے اپنی کتاب "التحریر و التنویر" میں اسی کوترجیح دی ہے۔واللہ اعلم

اس کے تیسرے قول کو ترجیح دینے کی وجہ یہ دو قرآنی دلیلیں ہیں جو ذیل میں دی گئی ہیں:

1. ﴿ الٓر كِتَٰبٌ أُحۡكِمَتۡ ءَايَٰتُهُۥ ثُمَّ فُصِّلَتۡ مِن لَّدُنۡ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ۝١ ﴾هود: ١

2. ﴿ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ ٱلۡقُرۡءَانَۚ وَلَوۡ كَانَ مِنۡ عِندِ غَيۡرِ ٱللَّهِ لَوَجَدُواْ فِيهِ ٱخۡتِلَٰفٗا كَثِيرٗا ۝٨٢ ﴾النساء: ٨٢

یہ آیتیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ قرآن مجید کی ساری آیتیں واضح ہیں ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے، یہ در اصل اللہ کے کتاب کے کمال کی تعریف ہے اور آیت کا سیاق وسباق جب تک مناسب نہیں رہے گا تعریف نہیں ہو سکتی۔جب ایک سورت اجمالی طور پر ایک موضوع یا مقصد یا مقاصد کو گھیر لیتی ہے تو یہی اختلاف کے نہ پائے جانے کی علامت ہے۔

- اس موضوع پر بات کرنے والوں کو دو چیزوں کا خیال رکھنا از حد ضروری ہے۔

1. آیتوں میں جو موضوع اور مقاصد نظر آئیں بلا تکلف و تصنع لکھیں بر خلاف امام بقاعی رحمہ اللہ کے۔

2. اس موضوع پر لکھنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ آیتوں اور سورتوں کے مقاصد بیان کرنے کے لیے اسلاف کے اقوال سے واقف رہے۔علم بلاغت خصوصا علم المعانی والبیان سے بخوبی واقف رہے تاکہ کسی قسم کی لغزش سے محفوظ رہے۔

اسلاف کی تفاسیر کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے مقاصد السور(سورتوں کے مقاصد) کا خیال رکھا ہے ، یہی وجہ ہے کہ ایک آدمی اسلاف کی تفاسیر پر غور کرے تو پتہ چلے گا کہ جب تک وہ اسلاف کی تفاسیر کو مقاصد السور سے نہیں جوڑے گا ان کے تفسیر کی وجہ نہیں بتا سکتا ۔(تفصیل کے لئے دیکھیے المراحل الثمان:125-116)

3۔ مقاصد اور اہداف معلوم کرنے کے شرعی ذرائع - مفسرین کے تعامل کی روشنی میں

تین وسائل سے مقاصد معلوم کرنا ممکن ہے۔

یہ تین وسائل سے ممکن ہے:

1. محققین علماء سے نص منقول ہو کہ اس سورت کا مقصد یہ ہے جیسا کہ سورۃ الاخلاص کے بارے میں انہوں نے کہا یہ سورت علم خبری کے بارے میں ہے اور وہ توحید اسماء وصفات اور توحید ربوبیت ہے اور یہ کہ سورۃ الکافرون میں توحید عملی طلبی کا بیان ہے جس کو توحید الوہیت کے نام سے جانا جاتا ہے اور ان سے یہ نص بھی منقول ہے کہ سورۃ النحل نعمتوں کے بارے میں نازل ہوئی وغیرہ ۔

2. سورت کاموضوع اس کے نام سے ظاہر ہو یا اس کی ابتداء سے یا دونوں سے ایک ساتھ ظاہر ہو ۔
اس کی مثال سورۃ القیامہ ہے : اس کے نام اور اس کی ابتداء ہی سے سورت کا مقصود جو قیامت کے دن کے متعلق ہے اسی لیے جب ہم سورۃ القیامہ میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول پڑھتے ہیں ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے آپ سے سوال کریں ان آیات کا سورت کے موضوع اور اس کے مقصد سے کیا تعلق ہے؟ (ضروری ہے کہ ان کو آگے اور پیچھے یعنی سیاق وسباق سے جوڑا جائے ۔)
جواب : اس میں اس جانب اشارہ ہے کہ کسی بندے کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ ان آیات سے سرسری طور پر بغیر کسی تفکر اور تدبر کے گزر جائے ، جو اس کو پڑھے اس کے پڑھنے میں جلدی نہ کرے کیونکہ یہ بہت بڑی بات ہے ۔

3. استقراء: سورت کی آیات میں تأمل کے ذریعہ ، استقراء اصولیین کے پاس کبھی فائدہ مند ہوتا ہے جبکہ وہ کامل اور غالب ہو، رہا جزئی استقراء اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے ۔
اس کی مثال سورۃ الماعون ہے، اس سورت میں ان مکارم اخلاق کا تذکرہ ہے جو مؤمنین پر واجب ہے اور یہ کہ جو اس میں سے کوئی ناقص رہا تو اس نے دین کے واجبات میں سے ایک چیز کو ترک کردیا، اور جو ان صفات سے متصف ہوا جس سے اس میں منع کیا گیا ہے وہ ان لوگوں کی صفات سے متصف ہوا جو جزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔
اس کی دیگر مثالیں : سورۃ النحل ، سورہ طہ ، سورہ مریم اور سورۂ انبیاءہے، اس کا بیان گزر چکا ہے ۔

عصر حاضر کی فہمِ قرآن اور تفسیر سے متعلق مفید کتابیں فائدہ کی غرض سے پیش خدمت ہیں

کتاب	مؤلف
1. وقوف القرآن وأثرها في التفسير	د. مساعد بن سليمان الطيار
2. شرح مقدمة التسهيل لعلوم التنزيل لابن جزي	د. مساعد بن سليمان الطيار
3. تفسير جزء عم	د. مساعد بن سليمان الطيار
4. مقالات في علوم القرآن وأصول التفسير	د. مساعد بن سليمان الطيار
5. مفهوم التفسير والتأويل والاستنباط والتدبر والمفسر	د. مساعد بن سليمان الطيار
6. فصول في أصول التفسير	د. مساعد بن سليمان الطيار
7. شرح مقدمة في أصول التفسير لابن تيمية	د. مساعد بن سليمان الطيار
8. أنواع التصنيف المتعلقة بتفسير القرآن الكريم	د. مساعد بن سليمان الطيار
9. التفسير اللغوي للقرآن الكريم	د. مساعد بن سليمان الطيار
10. المحرر في علوم القرآن	د. مساعد بن سليمان الطيار
11. المنهجية العلمية لدراسة التفسير	د. مساعد بن سليمان الطيار
12. بحوث في التفسير	د. مساعد بن سليمان الطيار
13. مفهوم التفسير والتأويل والاستنباط والتدبر والمفسر	د. مساعد بن سليمان الطيار
14. تفسير جزء عم	د. مساعد بن سليمان الطيار
15. شرح مقدمة التفسير للسيوطي	د. عبد الكريم بن عبد الله الخضير
16. شرح على " رسالة في أصول التفسير" للسيوطي	د. عبد الكريم بن عبدالله الخضير
17. الإعجاز البياني في ترتيب آيات القرآن الكريم وسوره	احمد يوسف القاسم
18. المراحل الثمان لطالب فهم القرآن	صالح العويد
19. علوم القرآن	د. صبحي صالح
20. شرح اصول التفسير	شيخ ابن عثيمين رحمه الله

سورتوں کی اقسام بااعتبار حجم

عن واثلة بن الأسقع الليثي أبو فسيلة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : أعطيتُ مكان التوراة السبعَ، وأعطيتُ مكان الزبور المِئِين، وأعطيتُ مكان الإنجيل المثاني، وفضِّلت بالمفصَّل. (صحيح الجامع:1059)

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: مجھے تورات کے بدلے سبع طوال عطا کیے گئے، زبور کے بدلے مئون عطا کیے گئے، انجیل کے بدلے مثانی عطا کیے گئے اور مفصل کے ذریعہ مجھے فضیلت دی گئی۔

سبع طوال: البقرة، آل عمران، النساء، المائدة، الانعام، الاعراف، الانفال اور التوبہ یہ جملہ سات سورتیں ہیں۔ (انفال اور توبہ کو ایک ہی شمار کیا گیا ہے)

المئون: یہ سبع طوال کے بعد والی سورتیں ہیں ، یہ وہ سورتیں ہیں جو سو سے زائد آیتوں پر مشتمل ہیں ۔ (ایک قول کے مطابق پہلی سورت سورہ یونس اور آخری سورہ عنکبوت)

المثاني: یہ وہ سورتیں ہیں جو" المئون "کے بعد آتی ہیں۔ اور یہ سو سے کم آیات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ اسے مثانی اس لیے کہا گیا کیونکہ اسے سبع طوال اور مئون کے مقابلہ میں زیادہ پڑھا جاتا ہے ۔(ایک قول کے مطابق پہلی سورت سورہ روم اور آخری سورہ حجرات)

قرآن کو بھی مثانی کہا گیا ہے کیونکہ اس میں واقعات اور قصص الانبیاء بیان کیے گئے ہیں۔اور سورۃ الفاتحہ کو بھی سبع مثانی کہا جاتا ہے ۔

المفصَّل: یہ وہ سورتیں ہیں جو مثانی کے بعد آتی ہیں ۔ مفصل اس لیے کہا گیا ہے کیونکہ ان سورتوں کے درمیان بہت ہی فصلیں ہیں جو بسملہ کے ذریعہ کی گئیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ان سورتوں میں منسوخ احکامات کم ہونے کی وجہ سے انہیں مفصل کہا گیا، اس لیے ان کو محکم بھی کہا جاتا ہے۔

مفصل کی پہلی سورت کونسی ہے؟ اس میں اختلاف ہے لیکن مشہور یہی ہے کہ پہلی سورت "سورۃ ق"اور آخری سورت "سورۃ الناس "ہے۔

- مفصل کی تین قسمیں ہیں:

1. طوال : "سورۃ ق" تا " سورۃ النبا"
2. وساط: سورۃ النبا تا سورۃ الضحی
3. قصار: سورۃ الضحی تا سورۃ الناس

فہرست

S. No	سورت	مقام نزول	صفحہ نمبر	اہداف	موضوعات	اسباق
37	سورة الصافات	مکی	331	4	10	79
38	سورة ص	مکی	339	11	7	36
39	سورة الزمر	مکی	345	1	14	64
40	سورة غافر	مکی	353	3	7	47
41	سورة فصلت	مکی	360	5	9	39
42	سورة الشورى	مکی	367	8	7	55
43	سورة الزخرف	مکی	375	7	8	44
44	سورة الدخان	مکی	381	3	6	25
45	سورة الجاثية	مکی	386	7	7	26
46	سورة الأحقاف	مکی	391	4	6	26
47	سورة محمد	مدنی	396	6	8	51
48	سورة الفتح	مدنی	404	17	5	38
49	سورة الحجرات	مدنی	411	7	3	66
50	سورة ق	مکی	422	3	5	48
51	سورة الذاريات	مکی	429	3	9	38
52	سورة الطور	مکی	435	4	3	33
53	سورة النجم	مکی	440	5	5	26
54	سورة القمر	مکی	446	2	5	28
55	سورة الرحمن	مدنی	451	4	5	24
56	سورة الواقعة	مکی	456	5	5	28
57	سورة الحديد	مدنی	461	3	7	27
58	سورة المجادلة	مدنی	466	7	5	26
59	سورة الحشر	مدنی	471	10	7	31
60	سورة الممتحنة	مدنی	478	7	5	31
61	سورة الصف	مدنی	485	4	5	23
62	سورة الجمعة	مدنی	490	7	4	21
63	سورة المنافقون	مدنی	495	5	2	22
64	سورة التغابن	مدنی	500	2	4	31
65	سورة الطلاق	مدنی	505	2	3	34
66	سورة التحريم	مدنی	510	5	6	27
67	سورة الملك	مکی	516	8	5	20
68	سورة القلم	مکی	520	12	5	31
69	سورة الحاقة	مکی	525	5	5	18
70	سورة المعارج	مکی	529	3	4	30
71	سورة نوح	مکی	534	6	2	52
72	سورة الجن	مکی	541	4	3	40
73	سورة المزمل	مکی	546	8	2	13
74	سورة المدثر	مکی	550	4	6	21
75	سورة القيامة	مکی	555	2	3	30
76	سورة الانسان	مدنی	561	9	4	22

S. No	سورت	مقام نزول	صفحہ نمبر	اہداف	موضوعات	اسباق
77	سورة المرسلات	مکی	567	1	6	20
78	سورة النبإ	مکی	571	7	5	11
79	سورة النازعات	مکی	576	8	6	15
80	سورة عبس	مکی	581	10	5	13
81	سورة التكوير	مکی	587	4	2	7
82	سورة الإنفطار	مکی	591	2	4	9
83	سورة المطففين	مکی	596	6	4	21
84	سورة الإنشقاق	مکی	603	5	5	7
85	سورة البروج	مکی	608	2	6	18
86	سورة الطارق	مکی	616	3	3	14
87	سورة الأعلى	مکی	621	3	2	13
88	سورة الغاشية	مکی	626	7	4	6
89	سورة الفجر	مکی	631	5	3	6
90	سورة البلد	مکی	636	1	4	9
91	سورة الشمس	مکی	642	5	2	15
92	سورة الليل	مکی	646	2	4	13
93	سورة الضحى	مکی	651	4	1	6
94	سورة الشرح	مکی	656	4	1	8
95	سورة التين	مکی	660	3	1	6
96	سورة العلق	مکی	663	7	3	8
97	سورة القدر	مکی	668	2	1	6
98	سورة البينة	مدنی	672	3	3	9
99	سورة الزلزلة	مدنی	677	2	1	9
100	سورة العاديات	مکی	681	3	1	4
101	سورة القارعة	مکی	684	3	1	5
102	سورة التكاثر	مکی	688	3	1	9
103	سورة العصر	مکی	691	2	2	2
104	سورة الهمزة	مکی	694	1	1	7
105	سورة الفيل	مکی	697	3	1	4
106	سورة قريش	مکی	700	2	1	9
107	سورة الماعون	مکی	704	2	1	6
108	سورة الكوثر	مکی	708	6	1	3
109	سورة الكافرون	مکی	712	4	1	5
110	سورة النصر	مدنی	715	6	1	6
111	سورة المسد	مکی	719	4	1	6
112	سورة الإخلاص	مکی	722	6	1	14
113	سورة الفلق	مکی	727	3	1	8
114	سورة الناس	مکی	731	10	1	4
			TOTAL	574	1036	3831

السور التي نزلت بمكة عددها 86 وهي مرتبة حسب نزولها على الشكل التالي:

1	العلق
2	القلم
3	المزمل
4	المدثر
5	الفاتحة
6	المسد
7	التكوير
8	الاعلى
9	الليل
10	الفجر
11	الضحى
12	الشرح
13	العصر
14	العاديات
15	الكوثر

16	التكاثر
17	الماعون
18	الكافرون
19	الفيل
20	الفلق
21	الناس
22	الاخلاص
23	النجم
24	عبس
25	القدر
26	الشمس
27	البروج
28	التين
29	قريش
30	القارعة

31	القيامة
32	الهمزة
33	المرسلات
34	ق
35	البلد
36	الطارق
37	القمر
38	ص
39	الاعراف
40	الجن
41	يس
42	الفرقان
43	فاطر
44	مريم
45	طه

السور التي نزلت بمكة عددها 86 وهي مرتبة حسب نزولها على الشكل التالي:

46	الواقعة
47	الشعراء
48	النمل
49	القصص
50	الاسراء
51	يونس
52	هود
53	يوسف
54	الحجر
55	الانعام
56	الصافات
57	لقمان
58	الفيل
59	سبأ
60	الزمر

61	غافر
62	فصلت
63	الشورى
64	الزخرف
65	الدخان
66	الجاثية
67	الاحقاف
68	الذاريات
69	الغاشية
70	الكهف
71	النحل
72	نوح
73	ابراهيم
74	الانبياء
75	المؤمنون

76	السجدة
77	الطور
78	ص
79	الملك
80	الحاقة
81	المعارج
82	النبأ
83	النازعات
84	الانفطار
85	الانشقاق
86	الروم
87	العنكبوت
88	المطففين

والسور التي نزلت بالمدينة عددها 28 وهي مرتبة حسب نزولها على الشكل التالي:

1	البقرة	15	الحشر
2	الانفال	16	النور
3	ال عمران	17	الحج
4	الاحزاب	18	المنافقون
5	الممتحنة	19	المجادلة
6	النساء	20	الحجرات
7	الزلزلة	21	التحريم
8	الحديد	22	التغابن
9	محمد	23	الصف
10	الرعد	24	الجمعة
11	الرحمن	25	الفتح
12	الانسان	26	المائدة
13	الطلاق	27	التوبة
14	البينة	28	النصر

أهداف سور القرآن
سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ
Opening | Aaghaaz | آغاز
1
بعض مفسرین نے کہایہ سورت مکی ہےاور بعض مفسرین نے کہا یہ سورت مدنی ہے اور بعض نے کہا یہ سورت دو مرتبہ نازل ہوئی۔ مصحف مدینہ کے مطابق
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- ساری آسمانی کتابوں کا خلاصہ سورہ فاتحہ میں بیان کر دیا گیا ہے۔[1]
- بعض علماء نے اس سورت کے نام ام الکتاب اور ام القرآن کی یہ بھی ایک وجہ بتائی ہے۔[2]
- قرآن کی تعلیمات (1)عقیدہ ، (2)عبادت ، (3)طرز زندگی اور (4)نیک و بد لوگوں کے کردار اور ان کے انجام کے قصوں پر مشتمل ہیں اور یہ ساری باتیں سورۃ الفاتحہ میں بیان کی گئی ہیں، جیسا کہ امام سیوطی رحمہ اللہ نے تفسیر سورۃ الفاتحہ میں وضاحت کرتے ہوئے کہا: ساراقرآن عمومی طور پر چار علوم کی وضاحت کرتاہے۔اور امام سیوطی نے اس کو براعة الاستهلال یعنی حسن آغاز کا نام دیا ہے
  - عقیدہ: ﴿ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ . ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ . مَٰلِكِ يَوْمِ ٱلدِّينِ . ﴾
  - عبادت: ﴿ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ . ﴾
  - طرز زندگی: ﴿ ٱهْدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلْمُسْتَقِيمَ . ﴾
  - قصص برائے عبرت، موعظت، تذکیر و تزکیہ:

﴿ صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ . ﴾

- عام طور پر انسان کے ذہن میں ابھرنے والے 6 سوالات اور سورۃ الفاتحہ کے پسِ منظر میں اس کے جوابات:

سوال نمبر 1) میں کون ہوں؟

میں عبد اللہ ہوں اللہ کا بندہ ، مجھے اللہ ہی کی بندگی کرنا ہے۔ ﴿ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ . ﴾

سوال نمبر 2) مجھے کس نے پیدا کیا؟

مجھے اللہ نے پیدا کیا۔ ﴿ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ . ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ . ﴾

سوال نمبر 3) مجھے مرنے کے بعد کہاں جانا ہے؟ مرنے کے بعد میرا کیا ہوگا؟

مجھے مرنے کے بعد برزخ کا سامنا ہے پھر اسکے بعد حشر میں حساب کتاب ہوگا۔ ﴿ مَٰلِكِ يَوْمِ ٱلدِّينِ . ﴾

سوال نمبر 4) مجھے کرنا کیا ہے؟ کس کی عبادت کرنا ہے؟ اور کیسے عبادت کرنا ہے؟

مجھے اللہ ہی کی عبادت کرنا ہے نبی ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق۔ ﴿ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ . ﴾

1 (دیکھیے مجموع فتاوی: 7/14)

2 }إرشاد العقل السليم إلى مزايا الكتاب الكريم لأبي السعود)

ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں پورا اسلام ان دو سوالوں کے جواب میں ہے:

1۔ تم کس کی عبادت کرو گے؟

- جواب ہے اللہ ہی کی عبادت۔

2۔ اس ایک اللہ کی عبادت اور زندگی کے ہر شعبہ میں اس کی عبادت وبندگی کیسے کرو گے ؟

- جواب ہے محمد ﷺ کے بتلائے ہوئے طریقے کے مطابق۔[3]

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ . ٱهْدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلْمُسْتَقِيمَ . صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ .﴾

سوال نمبر 5) مجھے کیا نہیں کرنا ہے؟

﴿غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ ۝٧﴾[4]

سوال نمبر 6) اللہ کو راضی کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

اللہ کی محبت پانے کا طریقہ نبی اور صحابہ کے منہج کو اختیار کرنا ہے۔

﴿ٱهْدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلْمُسْتَقِيمَ . صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾[5]

۞ اس سورت کو ہر نماز اور نماز کی ہر رکعت میں پڑھا جاتا ہے۔ (بخاری: 756، مسلم: 394)[6]

۞ اس سورت کے کئی نام ہیں:

الصلاة، الحمد، فاتحة الكتاب، ام الكتاب، ام القرآن، السبع المثاني، القرآن العظيم، الشفاء، الرقية، الأساس، الوافية، الكافية.[7]

3 (دیکھیے: السیاسة الشریعة- ابن تیمیہ رحمہ اللہ)
4 (اقتضاء الصراط المستقيم لابن تيمية)
5 مزید وضاحت کے لیے دیکھیے: {المنهجية في طلب العلم للشيخ صالح آل الشيخ،موقف اهل السن والجماعة من البدع والاهواء للشيخ الرحيلي}
6 مزید وضاحت کےلیے دیکھیے: {نماز نبوی – ڈاکٹر شفیق الرحمٰن}
7 (الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی)

Few Topics / بعض موضوعات

1. اللہ کی تعریف و توصیف۔ (1-3)
2. اللہ ہی عبادت کے لائق ہے اور دعا بھی اسی سے طلب کرنی چاہیے۔ (4)
3. مومنوں کی دعا کہ وہ صراط مستقیم پر چلنا چاہتے ہیں اور اللہ کے غضب سے اور گمراہی میں پڑنے سے ڈرتے ہیں۔ (5-7)

Few Lessons / بعض اسباق

1. سورۃ الفاتحہ میں دین کی اساس کا ذکر ہے، جن کی مندرجہ ذیل دس نکات سے وضاحت ہوتی ہے:

(1) توحید کی تین قسموں کا ذکر:

- توحید الوہیت (الحمد لله)
- توحید ربوبیت (رَبِّ الْعَالَمِينَ)
- توحید اسماء وصفات (الرحمن الرحيم)[8]

(2) اللہ کی نعمتوں پر شکر (الحمد لله)

(3) اخلاص (إياك نعبد واياك نستعين)

(4) نیک صحبت (صراط الذين أنعمت عليهم)

(5) دین اسلام پر استقامت (اهدنا الصراط المستقيم)

(6) دعا کی اہمیت (اهدنا الصراط المستقيم)

8 (دیکھیے: مدارج السالکین لابن القیم)

7 وحدت امت (إياك نعبد واياك نستعين)

8 تاریخ سے سبق

9 آلاء اللہ، ایام اللہ، آیات اللہ، نعم اللہ پر غور و فکر

10 حق و باطل میں فرق و امتیاز ضروری

2 ہر دن نماز میں یہ سورت پڑھنے سے کم از کم دس معاہدے بندے کو یاد آجاتے ہیں جو اس نے اللہ کے ساتھ کیے۔ جیسا کہ شیخ عبد الرزاق البدر حفظہ اللہ کی کتاب سے پتا چلتا ہے کہ سورہ فاتحہ دراصل معاہدہ اور وعدہ ہے۔[9]

اس کتاب کے 10 معاہدے کے بند کا خلاصہ و مفہوم پیش خدمت ہے:

1 صرف توحید ربوبیت اور توحید اسماء و صفات نجات کے لیے کافی نہیں بلکہ توحید الوہیت اصل نجات کا ذریعہ اور مقصد ہے ۔ سارے نبیوں اور کتابوں کے نزول کا مقصد توحید الوہیت ہی ہےیعنی توحید عبادت۔جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:﴿ وَمَآ أَرۡسَلۡنَا مِن قَبۡلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِيٓ إِلَيۡهِ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱعۡبُدُونِ ٢٥ ﴾ الأنبياء: 25.[10]

2 جب میرا یہ عقیدہ ہے کہ میرا پالنہار اللہ ہے تو پھر مجھے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں یعنی مخلوق پر منحصر (depend)ہوکر مایوسی (depression) کا شکار ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ﴿ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾

3 ہر دن آخرت کو یاد رکھوں گا تاکہ کسی پر ظلم کرنے اور غفلت کا شکار ہونے سے بچوں ۔
﴿ مَٰلِكِ يَوۡمِ ٱلدِّينِ ﴾

4 میں اللہ کا بندہ ہوں ،یہی میرا حقیقی تعارف ہے۔ ﴿ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ ﴾

5 سب سے بڑی دعا ہدایت کا مانگنا ہے۔ہدایت ارشاد اور ہدایت توفیق دونوں شامل ہیں۔ ﴿ ٱهۡدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلۡمُسۡتَقِيمَ ﴾

6 سورۃ الفاتحہ کی دوسری آیت ﴿ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾ کا عقیدہ میرے اندر رجاء یعنی امید پیدا کرتا ہے جبکہ ﴿ مَٰلِكِ يَوۡمِ ٱلدِّينِ ﴾ کا عقیدہ میرے اندر خوف پیدا کرتا ہے۔جیسا کہ معروف باب ہے صحیح

9 (تفصیل کے لیے دیکھیے: من هدايات سورة الفاتحة - عبد الرزاق البدر العباد)
10 (منهج الانبياء فيه الحكمة والعقل – الشيخ المدخلي، التوحيد أولا يا دعاة –الشيخ الالباني)

بخاری میں کہ: الایمان بین الخوف والرجاء – ایمان خوف اور امید کی درمیانی کیفیت کا نام ہے۔ [11]

7 نیک لوگوں کے واقعات سے سبق لوں گا ، نبی ﷺ اور صحابہ کرام کے مطابق چلنے کا عہد کروں گا۔

8 ہر روز صراط مستقیم کی فکر کروں گا۔

9 اتباع نبی ﷺ کے ذریعہ اللہ کا محبوب بننے کی کوشش کروں گا۔ یعنی شرک و بدعت اور اسی طرح صراط مستقیم سے دور لے جانے والے ساری چیزوں سے بچونگا۔

10 تاریخ میں نافرمانوں کے انجام سے سبق لوں گا۔

3 برصغیر میں توحید اسماء و صفات کے باب میں دو اہم مسئلوں میں کمزوریوں کی اصلاح پر توجہ دینا ضروری ہے:

1 اللہ کہاں ہے؟

۞ اس کا صحیح جواب یہ ہے کہ اللہ کی ذات عرش پر ہے اور اس کا علم ہر جگہ ہے۔

﴿ ٱلرَّحْمَٰنُ عَلَى ٱلْعَرْشِ ٱسْتَوَىٰ ۝٥ ﴾ طٰہ

ترجمہ: رحمن عرش پر مستوی ہے۔ [12]

۞ ”الرسائل السبع“ کے حوالے کے مطابق امام أبو حنیفہ رحمہ اللہ نے یہی عقیدہ پیش کیا ہے کہ اللہ کی ذات عرش پر ہے اور اس کا علم ہر جگہ ہے۔ اور دیگر ائمہ کا عقیدہ بھی یہی ہے۔

۞ أسماء و صفات میں مندرجہ ذیل اصولوں کا خیال رکھا جائے:

ابن ابی زید القیروانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ولہ الاسماء الحسنی والصفات العلی اور اسی (اللہ) کے لیے اسماءِ حسنیٰ اور بلند صفات ہیں۔ [13]

۞ اس کی شرح میں شیخ عبد المحسن العباد المدنی فرماتے ہیں:

اسماء (ناموں) اور صفات میں سے صرف اسی کا اثبات واقرار کرنا چاہیے جسے اللہ عزوجل نے اپنے لیے یا اس کے رسول نے اللہ کے لیے ثابت قرار دیا ہے۔ وہ صفات جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی شان کے لائق ہیں: تاویلاتِ باطلہ ، تکییف (کیفیت کے بارے میں سوال) ، تمثیل (مخلوق سے مثال دینا) کے

11 {مجموع فتاوى ابن تيمية ج/10ص63}

12 {علو الله علي خلقه – موسى دويش، پی ایچ ڈی کا رسالہ ضرور پڑھیں}

13 [مقدمہ ابن ابی زید القیروانی مع الشرح: قطف الجنى الدانی:۹ ص ۸۲]

بغیر، تحریف (بدل دینا)، تعطیل (معطل قرار دینے) سے بچتے ہوئے اور ہر نازیبا چیز سے تنزیہ (بری الذمہ اور پاک ہونے) کا عقیدہ رکھتے ہوئے اقرار کرنا چاہیے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِۦ شَىْءٌ ۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ﴾ ترجمہ: اس (اللہ) کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سمیع (سننے والا) بصیر (دیکھنے والا) ہے۔ [شوریٰ: ۱۱]

- اللہ تبارک و تعالیٰ کے نام کسی (خاص) تعداد میں محصور نہیں ہیں بلکہ ان میں سے بعض نام ایسے ہیں جو اللہ عزوجل نے لوگوں کو بتائے ہیں اور بعض کو اپنے علم غیب میں رکھا ہے۔[14]

2 توحیدِ ربوبیت اصل مقصد حیات نہیں بلکہ توحید الوہیت مقصد حیات ومقصد بعثت ہے۔ توحیدِ ربوبیت و اسماء و صفات کو بنیاد بناکر توحیدِ الوہیت کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

4 اس سورت کو سورہ رفاتحہ کہنا خود اس کی فضیلت کی علامت ہے کیونکہ آغاز کے لیے دوسری سورتوں کے مقابلے میں اس کو ترجیح دی گئی۔

5 اللہ وحدہ لاشریک ہی تمام عبادات کا مستحق ہے۔ عبادات کے نام پر شرک اور بدعات سے بالکلیہ اجتناب کیا جائے۔

6 صراط مستقیم پر ثابت قدمی کی دعا ہمیشہ کرتے رہنا چاہیے۔

7 دعا ہمیشہ تمام کے لیے کرنا چاہیے۔

8 نماز میں امام جب سورہ فاتحہ پڑھ لے تو مقتدی بھی آمین کہیں۔ کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ (صحیح بخاری: 6402)

14 [مسند احمد / ۳۹۱ ح ۳۷۱۲] ابن حجر نے اسے حسن اور شیخ البانی نے السلسلۃ الصحیحہ (۱۹۸،۱۹۹) میں صحیح کہا ہے۔

مناسبت / لطائف تفسیر

- سورہ فاتحہ میں ﴿ ٱهۡدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلۡمُسۡتَقِيمَ ۝٦ ﴾ کا ذکر ہے اور سورہ بقرہ کی شروعات میں ﴿ هُدٗى لِّلۡمُتَّقِينَ ۝٢ ﴾ کا ذکر ہے، جس ہدایت کا سورہ فاتحہ میں سؤال کیا گیا سورہ بقرہ میں وہی ہدایت قرآن کی شکل میں عطا کیے جانے کا ذکر ہے یعنی جو دعا کی گئی تھی وہ قبول ہوگئی۔

- سورہ بقرہ میں منہجِ ہدایت کا ذکر بھی ہے۔ ﴿ فَإِنۡ ءَامَنُواْ بِمِثۡلِ مَآ ءَامَنتُم بِهِۦ فَقَدِ ٱهۡتَدَواْۖ وَّإِن تَوَلَّوۡاْ فَإِنَّمَا هُمۡ فِي شِقَاقٖۖ فَسَيَكۡفِيكَهُمُ ٱللَّهُۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡعَلِيمُ ۝١٣٧ ﴾ البقرہ: 137، اس سے پتا چلتا ہے کہ اسلام سمجھنے کے لیے نبی اور صحابہ کا فہم ضروری ہے ۔

- سورہ فاتحہ کے اخیر میں مغضوب اور ضالین کے کلمات کا آنے والی سورتوں سے بڑا گہرا تعلق ہے۔
﴿ صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ ٱلۡمَغۡضُوبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ ۝٧ ﴾
  - «مغضوب»: مثال کے طور پر یہود – جن کا اکثر تذکرہ سورہ بقرہ اور سورہ نساء میں پایا جاتا ہے۔
  - «ضالین»: مثال کے طور پر نصاری- جن کا اکثر تذکرہ سورہ آل عمران اور مائدہ میں پایا جاتا ہے۔

- سورہ فاتحہ کو شروع میں کیوں لایا گیا؟ Preamble (دستور) کی قانون میں جو حیثیت ہوتی ہے اس سے کہیں زیادہ قوی حیثیت سورہ فاتحہ کی ہے ۔

- سورہ فاتحہ پر تاریخ میں علماء نے کافی محنت کی ہے اور توجہ فرمائی ہے، مثلا: ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ نے اس سورہ کی تفسیر میں ایک ضخیم کتاب"ام الکتاب" کے نام سے مرتب کردی ۔اسی طرح شیخ عبدالرزاق البدر العباد رحمہ اللہ نے "من هدايات سورة الفاتحة" کے نام سے کتاب لکھی، اسی طرح ابن قیم رحمہ اللہ نے "مدارج السالكين" میں مکمل ایک جلد مختص کردی، اسی طرح امام سیوطی رحمہ اللہ نے سورہ فاتحہ کو "براعة الاستهلال" کا ایک عمدہ لقب دیا اور مستقل کتاب لکھی اور ثابت کیا کہ سورہ فاتحہ "ام الکتاب" کیسے ہے۔ہر مطول تفسیر میں سورۃ الفاتحہ پر ایک جلد مختص ہے۔

- عربی اشعار میں مبارزت شعری کی بڑی اہمیت تھی ، آئیے قرآن مجید کی شروعات پر غور کرتے ہیں : عرب گھوڑوں ، کھنڈرات ، محلات اور محبوباؤں کی تعریف کرتے تھکتے نہ تھے ۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہ مخلوق سے خالق کی معرفت تک پہنچنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ قرآن نے شروعات میں ہی حقیقت کا ذکر کر دیا کہ ساری مخلوقات دیکھنے کے بعد ﴿ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ۝٢ ﴾ کیوں نہیں کہتے ؟ یعنی قرآن میں

شروع ہوتے ہی یہ بتا دیا گیا کہ مخلوقات پر تدبر کرتے ہوئے خالق کا اعتراف کرنا ہی فطرت کی مانگ ہے۔

- سبع معلقات کے بارے میں آتا ہے کہ جو شاعر سب سے اچھا وصف بیان کرکے لوگوں کی نظریں اپنی طرف مائل کرلیتا اس کے اشعار کو کعبہ پر لٹکا دیا جاتا نتیجہ میں سبع معلقات وجود میں آگئے۔لیکن ضروری نہیں کے شاعر جس حسن کی وجہ سے تعریف کررہاہو سب کی مشترکہ دلچسپی کا محور ہو، جبکہ قرآن کی شروعات سے لے کر اختتام تک جو بھی ذکر کیا گیا وہ انسان کی فطرت کی مانگ اور آواز ہے۔

- سورۂ اخلاص میں اللہ نے نبی ﷺ کے ذریعہ سے ”قل“ کہہ کر اپنا تعارف کروایا۔جبکہ سورہ فاتحہ میں اللہ نے خود اپنا تعارف پیش کیا ہے گویا کہ مخلوق سے راست (Direct) اپنا تعارف حاصل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ شروعات میں ،یہ فطرت کی اہم مانگ کو اتم طریقہ سے پیش کیا گیا ہے ۔

- جیسا کہ عرب کے لوگ جو گھوڑوں اور دیگر اشیاء کی خصوصیات کا اعتراف کرتے تھے انہیں پیغام دیا جارہا ہے کہ ان خصوصیات کا بنانے والا اللہ تمہاری تعریف اور عبادت کا اکیلا مستحق ہے۔ توحید ربوبیت کوذریعہ بنا کر توحید الوہیت کی طرف بلایا گیا۔

- پرانے نیوٹن (امرءالقیس) اور جدید امرء القیس(نیوٹن) اور ان کے متبعین نے وہی غلطی کی کہ مخلوق پر تدبر کر کے خالق کی معرفت اور الوہیت تک پہنچ نہ سکے۔ گرتے ہوئے سیب (apple)سے نہ دکھنے والی قوت کشش (gravity)کو قائل کروادیا لیکن اس سیب(apple) اور قوت کشش کے پیدا کرنے والے کو بھول گئے۔ اسی طرح گھوڑوں کے وصف میں شرابور شاعروں کو گھوڑوں کے وصف یا د رہے اور کچھ ربوبیت کے پہلو یاد رہے لیکن توحید خالص(الوہیت) کو بھول گئے ۔

- جو ملحد و متوقف Atheist & Agnostic خدا کے وجوب کا انکار یا شک کرتے ہیں، سورۃ الفاتحہ میں ان پر رد ہے کیوں کہ مخلوق پر غور و فکر کرنے سے خالق حقیقی کی معرفت ہوتی ہے اس عمل کو ہی مکمل تحقیق و انکشاف(Complete Discovery) کہتے ہیں ۔ جبکہ آج کی سائنس ادھوری تحقیق و انکشاف(Incomplete Discovery) کر رہی ہے اور صرف مخلوق کی تحقیق (Discovery) میں ہی مگن ہے اور وہ خالق کے تعارف کی تحقیق و انکشاف (Discovery) نہ کر سکے۔

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا

- راقم الحروف کا ایک دعوتی و اصلاحی تجربہ یہ ہے کہ دعوت کے میدان میں اس سورت کو اور آیۃ الکرسی کو بہت ہی آسان طریقہ سے مؤثر انداز میں پیش کیا جاسکتاہے ۔گذشتہ دس سالوں میں ٹی وی چینل پر مختلف Episodes کے ذریعہ لاکھوں کروڑوں افراد تک رب کا پیغام پہنچانے کا اللہ نے مجھے موقع دیاہے اور سورۃ الفاتحہ اور آیہ الکرسی کے ذریعہ عقیدہ کی تصحیح کا موقع اللہ نے عنایت فرمایا الحمد للہ!

آیت: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴾ الفاتحۃ: 4

ترجمہ: ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

حدیث2: عن معاذ رضي الله عنه قال: بينا أنا رديفُ النبيِّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ، ليس بيني وبينه إلا آخرةُ الرَّحلِ، فقال : (يا معاذُ) . قلتُ : لبَّيك يا رسولَ اللهِ وسعدَيكَ، ثم سار ساعةً ثم قال : (يا معاذُ) . قلتُ : لبيك رسولَ اللهِ وسعدَيك، ثم سار ساعةً، ثم قال : (يا معاذُ بنَ جبلٍ) . قلتُ : لبَّيك رسولَ اللهِ وسعدَيك، قال : (هل تدري ما حقُّ اللهِ على عبادِه) . قلتُ : اللهُ ورسولُه أعلمُ، قال : (حقُّ اللهِ على عبادِه أن يعبدوه ولا يشركوا به شيئًا) . ثم سار ساعةً ثم قال : (يا معاذُ بنَ جبلٍ) . قلتُ : لبيك رسولَ اللهِ وسعديكَ، قال : (هل تدري ما حقُّ العبادِ على اللهِ إذا فعلوه) . قلتُ : اللهُ ورسولُه أعلمُ، قال : (حقُّ العبادِ على اللهِ أن لا يُعذبهم) . (صحيح البخاري: 6500)

ترجمہ: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا ۔ سوا کجاوہ کے آخری حصہ کے میرے اور آن صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں تھی ۔ آن صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ ! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک ، یا رسول اللہ ! پھر تھوڑی دیر آن صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے پھر فرمایا اے معاذ ! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک یا رسول اللہ ! پھر تھوڑی دیر مزید آن صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے ۔ پھر فرمایا اے معاذ ! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک یا رسول اللہ ! فرمایا ، تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے ؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے ۔ فرمایا ، اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اللہ ہی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں ۔ پھر آن صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا اے معاذبن جبل ! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک یا رسول اللہ ! فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ جب بندے یہ کر لیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے ؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے ۔ فرمایا کہ بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے ۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ
The Cow | Gaae | گائے
2
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

Few Objectives / بعض اہداف

- اس سورت کا ہدف ہے "شریعت اسلامیہ اور اس کا نفاذ"۔ زمین پر اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے لیے جن جن قوانین کی ضرورت ہوتی ہے اس سورت میں سب بیان کر دیے گئے ہیں۔[15]
- مُنَزَّل اسلام کوماننے اور اس کے مطابق چلنے والا کامیاب، اور مُبَدَّل اسلام پر چلنے والا ناکام۔
- بنی اسرائیل کا مخصوص گروہ زمین پر دینی اعتبار سے نا اہل کی مثال ہے، جبکہ ابراہیم علیہ السلام اور ان کے متبعین اہل کی مثال ہے۔[16]
- یہ سورت عبادات و معاملات اسی طرح سماجی ، خاندانی، مالی اور اخلاقی ہر مسئلہ پر محیط ہے۔[17]
- یہ سورت آپ ﷺ کے مدینہ آنے کے بعد سے وفات تک کئی قسطوں میں نازل ہوئی۔[18]
- طریقۂ رسول ﷺ اور منہج صحابہ کے مطابق عمل کرو گے تو اللہ زمین پر غلبہ عطا کرے گا ورنہ نہیں۔
- اس سورت کے ایک حصہ میں تاریخ کے اہل اورنا اہل لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے اور دوسرے حصہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ کن تعلیمات کی بنیاد پر عمل پیرا ہونے سے آدمی اہل بنتا ہے۔[19]
- صراط مستقیم پر قائم رہنے والوں (جیسے آدم، ابراہیم اور یعقوب علیہم السلام اور ان کی ذریت) اور صراط مستقیم پر قائم نہ رہنے والوں (نافرمان بنی اسرائیل) کی تاریخی مثالیں دی گئی ہیں۔
- صراط مستقیم پر گامزن رہنے کے لیے عقائد اور احکامات کے باب میں اسلام کے مطابق تابعداری شرط ہے۔[20]
- شریعت اسلامیہ ہی انسانیت کے تمام مسائل کا حل ہے۔[21]
- سورہ بقرہ کا ایک حصہ امت دعوت اور دوسرا حصہ امت اجابت سے متعلق ہے۔[22]

---

15 آیت 30، تفسیر ابن کثیر ص216 ، تفسیر المنار
16 اقتضاء الصراط المستقیم ابن تیمیة، ضرور پڑھیں
17 اضواء البیان
18 قال القرطبي في سورة البقرة : مدنية نزلت في مدد شتى
19 تفسیر المنار
20 البرہان فی تناسب سور القرآن للغرناطی، ص: 88
21 الاطعمة للشیخ الفوزان
22 تفسیر المنار: 107/1

دو عظیم آیتوں سے سورہ کا اختتام کیا گیا، یہ وہ دو آیات ہیں جو معراج کی رات امت کے لیے بطور تحفہ نوازا گیااور یہ دو آیات عرش کا خزانہ ہیں۔ (صحیح الجامع: 1060)

1 قرآن اللہ کی جانب سے برحق اور کتاب ہدایت ہے۔(1-2)

2 مومنوں کی صفات اور ان کا بدلہ۔ (3-5)

3 کفار اور منافقین کی بعض صفات کا تذکرہ اور منافقین کے لیے دو مثالیں بیان کی گئیں (6-20)

4 اللہ کی عبادت کا حکم، اللہ کی عظمت اور اس کی وحدانیت کا بیان (21-22)

5 کافروں سے قرآن کا چیالنج کے اس جیسا کلام لے آؤ (23)

6 کافروں کو جہنم کی دھمکی اور نار جہنم کی صفات (24)

7 مومنوں کو جنت کی خوشخبری اور جنت کی صفات کا تذکرہ (25)

8 قرآن میں مثالیں بیان کرنے کی حکمت اور منافقوں کی صفات کا تذکرہ(26-27)

9 مخلوقات میں توحیدِ الوہیت کے مظاہر کا تذکرہ (28-29)

10 زمین میں آدم علیہ السلام کا خلیفہ بنایا جانا اور فرشتوں کا اس پر تعجب کرنا اور آدم علیہ السلام کو تمام اسماء سکھائے جانے کا تذکرہ(30-32)

11 اللہ کا علم ہر چیز کو احاطہ کیے ہوئے ہے اس کی دلیل بتائی گئی – سجود ملائکہ کے ذریعہ آدم علیہ السلام کی تکریم (33-34)

12 آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کو جنت میں رکھ کر ان کی تکریم اور ان دونوں سے شیطان کی دشمنی یہاں تک کہ شیطان نے ان کو جنت سے نکال دیا (35-36)

13 آدم علیہ السلام کی توبہ اور ان کا جنت سے نکالا جانا اور جو ہدایت کی پیروی کرے اس کا بدلہ (37-38)

﴿14﴾ جو اللہ کا انکار کرتا ہے اس کی سزا کا تذکرہ (39)

﴿15﴾ بنی اسرائیل پر اللہ کے انعامات کا تذکرہ اور خاشعین کی صفات کا بیان (40-48)

﴿16﴾ فرعون کا بنی اسرائیل سے برتاؤ کا تذکرہ (61-49)

﴿17﴾ مومنوں کے عام ثواب کا تذکرہ (62)

﴿18﴾ یہودیوں کی قباحتیں اور ان پر دنیوی عذاب کا تذکرہ(66-63)

﴿19﴾ گائے کا واقعہ اور اس سے حاصل ہونے والی عبرتوں کا تذکرہ (73-67)

﴿20﴾ یہودیوں کے دل سخت ہوجانے کا بیان (74)

﴿21﴾ یہودیوں کا اللہ کی کتاب میں تحریف کرنے کا بیان اور ان کے نفاق وسزاکا تذکرہ (81-75)

﴿22﴾ مومنوں کے ثواب کا تذکرہ(82)

﴿23﴾ یہودیوں کی عہد شکنی کا تذکرہ (86-83)

﴿24﴾ رسولوں کے متعلق یہودیوں کے موقف کا تذکرہ (91-87)

﴿25﴾ یہودیوں کا عھد کرنے کے باوجود سرکشی کرنے کا تذکرہ(93-92)

﴿26﴾ یہودیوں کے اس زعم کی تردید کی گئی کہ جنت صرف ان کے لئے ہے (96-94)

﴿27﴾ یہودیوں کا فرشتوں سے دشمنی کی بنا پر کفر (99-97)

﴿28﴾ یہودیوں کی عہد شکنی اور رسولوں کے جھٹلانے کا تذکرہ (101-100)

﴿29﴾ جادو کی حقیقت کا تذکرہ (103-102)

﴿30﴾ یہودیوں کا نبی ﷺ سے خطاب کا غلط طریقہ اور کفار کا مومنوں سے حسد کرنے کا تذکرہ(105-104)

﴿31﴾ بعض آیتوں کے منسوخ ہونے کا ثبوت(108-106)

﴿32﴾ اہل کتاب کا مومنوں سے حسد اور ان کا مومنوں سے مقابلہ (110-109)

﴿33﴾ یہود ونصاریٰ کی امیدوں کی تردید (113-111)

﴿34﴾ مساجد میں سرکشی کرنے کی حرمت، ہر جگہ نماز کی صحت کا بیان (115-114)

﴿97﴾ انفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں کی مثال اور انفاق کے احکام کا بیان (261-267)

﴿98﴾ اللہ کے وعدے سچے اور شیطان کے وعدے جھوٹے (268-269)

﴿99﴾ جہری اور سری صدقات اور ان کے بدلے کا بیان (270-271)

﴿100﴾ صدقات کے مستحقین اور انفاق کرنے والوں کے اجر کا بیان (272-274)

﴿101﴾ سود کی حرمت اور معاشرے اور فرد پر اس کے نقصانات کا تذکرہ (275-281)

﴿102﴾ قرض، گواہی اور رہن کے احکامات کا بیان (282-283)

﴿103﴾ اللہ کا علم اور اس کی قدرت ہر چیز کو احاطہ کیے ہوئے ہے (284)

﴿104﴾ رسولوں اور مومنوں کا عقیدہ اور ان کا ہر حال میں اللہ کی طرف رجوع ہونے کا بیان (285-286)

﴿ 1 ﴾ "انسان اس زمین پر اللہ کا خلیفہ ہے" اس نظریہ کا ثبوت قرآن میں کہیں پر بھی نہیں۔[23]

﴿ 2 ﴾ بنی اسرائیل کی غلطیوں کا ذکر کیا گیا تاکہ امت محمدیہ ان غلطیوں کو نہ دہرائے۔(آیت 40-104)

﴿ 3 ﴾ معاشرے کی اصلاحی تدابیر کا ذکر کیا گیا۔(آیت نمبر 179، 180، 183، 195)

﴿ 4 ﴾ جس گھر میں اس سورت کی تلاوت ہوگی وہاں سے شیاطین بھاگ جاتے ہیں۔(مسلم: 804)

﴿ 5 ﴾ آیۃ الکرسی کو دعوتی و اصلاحی میدان میں شرک کے قلع قمع کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

﴿ 6 ﴾ آیۃ الکرسی میں اللہ تعالیٰ ہی کے معبود حقیقی ہونے کا دعوی پیش کیا گیا جس کے ثبوت کے لیے بارہ وجوہات بیان کی گئی ہیں۔

﴿ اللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ﴾ دعوی ہے اور اس کے 12 وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:

﴿1﴾ الْحَيُّ ﴿2﴾ الْقَيُّومُ ﴿3﴾ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ﴿4﴾ لَّهُۥ مَا فِي السَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ﴿5﴾ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ﴿6﴾ يَعْلَمُ مَا

[23] تفصیل کے لیے دیکھیئے تفسیر احسن البیان

بَيۡنَ أَيۡدِيهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡۖ ﴿8,7﴾ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيۡءٖ مِّنۡ عِلۡمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَۚ ﴿9﴾ وَسِعَ كُرۡسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَۖ ﴿10﴾ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفۡظُهُمَاۚ ﴿11﴾ وَهُوَ ٱلۡعَلِيُّ ﴿12﴾ ٱلۡعَظِيمُ [24]

﴿7﴾ اللہ جس کے دل پر مہر لگادے وہ کبھی بھی ہدایت نہیں پاسکتا۔

﴿8﴾ ایمان صرف زبان سے اقرار کا نام نہیں بلکہ اعضاء و جوارح سے عمل کرنا اور دل میں یقین کرنے کا نام ہے ۔

﴿9﴾ جہنم موجود ہے جو کافروں کے لیے تیار کی جاچکی ہے ۔

﴿10﴾ ہدایت دینا اور گمراہ کرنا صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے ۔ لیکن اللہ کس کو ہدایت دے گا اور کس کو گمراہ کرے گا اس کی بھی وضاحت قرآن میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت طلبی کی تڑپ رکھنے والے کو ہدایت دیتا ہے اور فاسق و فاجر کو ہدایت نہیں دیتا۔ «فلما زاغوا ازاغ اللّٰہ قلوبھم» «ویھدی الیہ من ینیب» «وما یضل بہ الا الفاسقین»۔

﴿11﴾ ہدایت و ضلالت کا فیصلہ عدل و انصاف کی بنیاد پر کیا جاتا ہے ظلم کی بنیاد پر نہیں کیونکہ سورہ انسان کے حوالے کے مطابق جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو اچھے اور برے کے کرنے کی آزادی دے دی تو ظلم کیسے؟ «انا ھدیناہ السبیل اما شاکرا واما کفورا"

﴿12﴾ غیب صرف اللہ جانتاہے۔

﴿13﴾ انسانوں کی طرح جنات بھی شریعت اسلامیہ کے مکلف ہیں۔

﴿14﴾ دنیوی احکام ظاہر کو بنیاد بناکر لگائے جاتے ہیں کیونکہ باطن صرف اللہ جانتاہے۔

﴿15﴾ معاملات میں اصل حکم جواز کا ہے سوائے اس کے جس پر منع کی دلیل ہو۔

﴿16﴾ یقین وتصدیق ایمان کا بڑا مرتبہ ہے اور اخروی فلاح کی ضمانت یقین رکھنے والوں کے لیے ہے۔

﴿17﴾ ایفائے عہد واجب ہے، اس کو توڑنے والا اللہ کے پاس فاسق کہلاتاہے۔

﴿18﴾ جھوٹ کی قباحت بیان کی گئی ہے، اس سے آدمی جھوٹوں میں لکھ دیا جاتاہے۔

﴿19﴾ قتل و خونریزی کرنا حرام ہے ، فرشتے بھی اس کی برائی بیان کرتے ہیں۔

﴿20﴾ تکبر کا انجام بہت برا ہے، جس کی پہلی مثال ابلیس ہے ۔

24 شرح اية الكرسي - عبد الرزاق البدر العباد

﴿21﴾ علم حاصل کرنے میں ادب ضروری ہے، انسان اگر نہ جانتاہو تو اس کو خالق کی طرف منسوب کردے یعنی واللہ اعلم کہے۔

﴿22﴾ گناہوں پر اقدام کرنا ظلم ہے۔

﴿23﴾ تقوی ہر خیر کی کنجی ہے، جو تقوی اختیار کرے اس نے دین کو مضبوطی سے تھام لیا۔

﴿24﴾ داعی کی ذمہ داری صرف پڑھ کر سنانے اور پہنچانے کی ہے ، ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

﴿25﴾ دل تمام اعضاء کا سردار ہے، اگر وہ درست ہو تو سارا بدن درست رہتاہے ۔

﴿26﴾ نفاق مسلم معاشرہ کا سب سے خطرناک دشمن ہے۔

﴿27﴾ جو دھوکہ دے گا اس کا انجام اسے بھگتنا پڑے گا۔

﴿28﴾ دھوکہ دینا، مذاق اڑانا، زمین میں فساد پھیلانا، اصلاح کے صرف دعوے کرنا اور غیر شعوری زندگی گزارنا ، یہ تمام منافقین کی علامتیں ہیں۔

﴿29﴾ دین کی دعوت تمام کو دی جانی چاہیے، حتی کہ منافق کو بھی اصلاح کی دعوت دی جانی چاہیے۔

﴿30﴾ اللہ بندوں کو اپنی آیتوں اور احکام سے آزماتاہے تاکہ برے کو اچھے سے الگ کردے۔

﴿31﴾ شیطان، آدم اور بنی آدم کا دشمن ہے۔

﴿32﴾ یہ علم کی فضیلت ہی ہے کہ اللہ کے حکم سے فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا۔

﴿33﴾ اسلام مرد و عورت دونوں کے لیے ہے اور دونوں سے بھی سوال ہو گا۔

﴿34﴾ ہر آدمی اپنے عمل کا جوابدہ ہے ۔

﴿35﴾ یہود اور نصاری دونوں کو اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ پر ایمان لانا پڑے گا۔

﴿36﴾ دنیا کی غرض سے علم دین حاصل کرنا حرام ہے ۔

﴿37﴾ کتمان علم یعنی علم کو چھپانا بہت بڑا گناہ ہے ۔

﴿38﴾ خشوع ایک ایسا قلبی عمل ہے جس سے نماز میں جان پیدا ہو جاتی ہے۔

﴿39﴾ بھلائی کا حکم دے کر خود عمل نہ کرنے والے کے لیے وعیدہے ۔

﴿40﴾ کم علم کے مقابلے میں عالم کی ذمہ داری زیادہ ہے ۔

﴿41﴾ نماز ہر چھوٹے بڑے کام میں معاون ہے۔

﴿42﴾ نافرمان کی علامت یہ ہے کہ اس پر اطاعت بہت شاق گزرتی ہے ۔

﴿43﴾ خیر پر شکر اور شر پر صبر کرنے سے بندہ بلند درجات پاتا ہے۔

﴿44﴾ شرک تمام گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ہے ۔

﴿45﴾ اللہ ہی فضل و احسان والا ہے، رزق اسی کے ہاتھ میں ہے ۔

﴿46﴾ شدائد پر اللہ کی طرف پلٹنا ، فقیری ظاہر کرنا اور مدد طلب کرنا اچھا طرز عمل ہے ۔

﴿47﴾ پاکیزہ اشیاء حلال کی گئی ہیں۔

﴿48﴾ نعمت پر سجدۂ شکر ادا کیا جانا چاہیے۔

﴿49﴾ لوگ یکجا ہوں تو ایک ایسا نظم ہونا ضروری ہے ، جس سے سب کو سہولت ہو۔

﴿50﴾ شریعت میں کسی بھی حکم پر مطلق عمل کرنا ہے نہ کہ باریکیاں نکالنا۔غیر ضروری سوالات جس کا مقصد عمل نہ ہو بس لا یعنی ہو تو ممنوع ہے۔

﴿51﴾ مذاق اڑانا جہالت کی نشانی ہے ۔

﴿52﴾ اللہ کے حکم پر عمل کرنا واجب ہے ۔

﴿53﴾ مربی جب بیماری بتائے تو فورا اس کا حل اور دوا بھی بتائے۔

﴿54﴾ ظلم کرنے والا خود کا نقصان کرتا ہے اور پھر اس کی بھرپائی اسی کو کرنی پڑتی ہے۔

﴿55﴾ اللہ کی شکر گزاری یہ ہے کہ اس کی معصیت نہ کی جائے۔

﴿56﴾ ایمان کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے ۔

﴿57﴾ شریعت پر مضبوطی سے عمل کرنا چاہیے۔

﴿58﴾ جو اللہ کی نشانیوں سے فائدہ نہ اٹھائے اس کا دل پتھر ہوجاتا ہے ۔

﴿59﴾ اللہ کے کلام کرنے کی دلیل ہے وہ جیسے چاہے، جہاں چاہے اور جب چاہے کلام کرتا ہے۔

﴿60﴾ اللہ ظاہر و باطن دونوں کو جانتاہے ۔

﴿61﴾ ایمان کے لیے عمل شرط ہے اور عمل کا صالح ہونا ضروری ہے ۔

﴿62﴾ ہر امت پر اللہ رب العالمین کی خالص کما حقہ عبادت کرنا فرض ہے ۔

﴿63﴾ روز قیامت بعض عذاب بعض سے بہت سخت ہوں گے۔

﴿64﴾ محمد ﷺ اہل کتاب کی طرف بھی رسول ہیں۔

﴿65﴾ انبیاء معصوم عن الخطأ ہیں۔

﴿66﴾ جادو گر کافر ہے ۔

﴿67﴾ مومن کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے وہ ایک مقدر امر ہے ۔

﴿68﴾ دین میں تحریف و تبدیلی یا نئی بات ایجاد کرنا ہلاکت کا باعث ہے ۔

﴿69﴾ لوگوں کو ان کے شہروں سے نکالنا حرام ہے ۔

﴿70﴾ بعض امور اسلام پر ایمان لانا اور بعض کو چھوڑنا جائز نہیں ۔

﴿71﴾ رسول اللہ ﷺ کے لیے نامناسب الفاظ استعمال کرنا حرام ہے ۔

﴿72﴾ نسخ عقلًا ممکن ہے اور یہ پچھلی شریعتوں میں بھی ہوا کرتا تھا۔منسوخ کرنا کم علمی کی علامت نہیں بلکہ مبنی بر حکمت ہوتا ہے جیسے کہ حکیم و ڈاکٹر بیماری کے حساب سے نسخے بدلتے ہیں۔

﴿73﴾ جس کو حق واضح نہ ہو اور وہ نا جان سکے وہ معذور ہے ، مگر حق جاننے کے بعد کوئی عذر قابل قبول نہیں۔

﴿74﴾ اگر کوئی غلطی سے ایک جہت کو قبلہ مانتے ہوئے نماز ادا کرلے تو وہ درست مانی جائے گی۔

﴿75﴾ یہود کا جرم یہ بھی ہے کہ وہ غیبی امور میں جھوٹ اور جراتمندی کرتے تھے۔

﴿76﴾ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا واجب ہے۔

﴿77﴾ رشتہ داروں کے ساتھ احسان کرنے سے دوگنا اجر ملتاہے۔

﴿78﴾ یتیموں کی کفالت اور مسکینوں کی مدد مرغوب عمل ہے ۔

﴿79﴾ حسد برے اخلاق میں سے ہے، جس میں انسان دوسروں کی نعمت چھن جانے کی تمنا کرتاہے۔

﴿80﴾ علمی بحث و گفتگو دلیل و برہان کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔

﴿81﴾ یقین صادق رکھنے والا ہی قرآن سے صحیح فائدہ اٹھاتاہے۔

﴿82﴾ عالم کے انحراف کرنے میں زیادہ نقصان ہے ۔

﴿83﴾ دلوں کو معنوی بیماری گناہوں کی وجہ سے لگتی ہے۔

﴿84﴾ باطل پر تعصب برتنا گمراہی کی علامت ہے ۔

﴿85﴾ جب انسان حق سے اعراض کرتاہے تو باطل اس کے دل میں گھر کر جاتاہے۔

﴿86﴾ دنیوی زندگی کی حرص یہود کرتے تھے، جس پر قرآن نے مذمت کردی۔

﴿87﴾ جو گمراہ ہوتاہے وہ اپنی گمراہی سے خود نقصان اٹھاتاہے، اس سے داعی و مربی کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا ۔

﴿88﴾ عہد امامت خلافت یا نبوت کو کہتے ہیں جو صرف صالحین کو ملتی ہے۔

﴿89﴾ وسیلہ اور دعا میں اللہ کے اسماء حسنی کا حوالہ دے سکتے ہیں۔

﴿90﴾ سچی ہدایت نہ یہودیوں کے پاس ہے اور نہ عیسائیوں کے پاس، بلکہ ابراہیم علیہ السلام کی ملت اور محمد ﷺ کے پاس ہے ۔

﴿91﴾ تمام انبیاء پر عموماً اور محمد ﷺ پر خصوصاً ایمان لانا ضروری ہے ۔

﴿92﴾ دنیوی و دینی امور میں ظالم کو امامت نہیں دی جاسکتی اور نہ وہ باقی رہتی ہے ۔

﴿93﴾ حرمت صرف بیت اللہ کی نہیں بلکہ پورے مکہ مکرمہ کی ہے۔

﴿94﴾ مسجد حرام میں اعتکاف کرنا مشروع ہے۔

﴿95﴾ ابراہیم علیہ السلام کی شریعت امت محمدیہ کے لیے بھی ہے ، سوائے ان باتوں کے جو منسوخ کردی گئیں۔

﴿96﴾ ہر انسان سے یہ مطلوب ہے کہ وہ اللہ کے سامنے توبہ کرے ۔

﴿97﴾ امامت آزمائش کے بعد عطا کی جاتی ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کو ملی۔

﴿98﴾ بندے کی کامل سعادت اسی میں ہے کہ وہ اللہ کی قضاء و قدر کو تسلیم کرے۔

﴿99﴾ داعی کو چاہیے کہ وہ اپنی ذریت کے لیے دعا کرے ۔

﴿100﴾ بیت اللہ کی طرف لوگوں کے دل کھچے چلے آتے ہیں، لہذا جو بیت اللہ کی تعظیم کرتا ہے وہ دین کی تعظیم ہے۔

﴿101﴾ رسالت کے مقاصد میں تزکیہ و تربیت بھی ہے۔

﴿102﴾ اسلامی تربیت کا اثر یہ ہوتاہے کہ وہ روح اور نفوس کو الہی رنگ میں رنگتی ہے۔

﴿103﴾ عمل بھی ایمان ہی ہے جیسے اللہ نے صلاۃ کو ایمان کہا۔

﴿104﴾ واضح طور پر مدد مانگنے کے لیے کہا گیا ہے جو شریعت کا حکم ہے، اور وہ اللہ ہی ہے جس سے مدد لی جاسکتی ہے۔

﴿105﴾ عالم برزخ برحق ہے۔

﴿106﴾ اخروی امور کو کوئی محسوس نہیں کرسکتا۔

﴿107﴾ کافر کے لیے ہونے والی وعید اسی وقت صادق آئے گی جب وہ کفر پر مرے۔

﴿108﴾ قبلہ رخ ہوکر صلاۃ ادا کرنا واجب ہے ۔

﴿109﴾ صفا ومروہ کی سعی جو حج وعمرہ کا رکن ہے ، اللہ کے شعائر میں سے ہے۔

﴿110﴾ اللہ کا ذکر کرنے کا حکم ہے ۔

﴿111﴾ شکر گزاری کفر کی ضد ہے اور ہر مومن کو اللہ کا شکر گزار بننا چاہیے۔

﴿112﴾ اللہ کے منہج سے دوری کی وجہ سے بے وقوفی پیدا ہوتی ہے۔

﴿113﴾ نورِ وحی کے بغیر تربیت نہیں ہو سکتی۔

﴿114﴾ اللہ کے ساتھ محبت میں کسی کو شریک نہیں کیا جاسکتا، جبکہ مشرکین مکہ اپنے بتوں سے بھی محبت کرتے تھے۔

﴿115﴾ کسی چیز کو حلال و حرام کرنے کا حق صرف اور صرف اللہ کا ہے۔

﴿116﴾ جس طرح تخلیق میں کوئی شریک نہیں اسی طرح امرو نہی میں بھی کوئی شریک نہیں۔

﴿117﴾ اللہ سے متعلق کوئی بات بغیر علم کے نہیں کہنی چاہیے۔

﴿118﴾ ذبح کرنے سے پہلے جو جانور مرجائے وہ حرام ہے ۔

﴿119﴾ خون کھانا بھی حرام ہے ۔

﴿120﴾ سور کا گوشت حرام ہے۔ اس کا چمڑا، چربی اور گوشت سب حرام ہے ۔

﴿121﴾ جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اس کا کھانا حرام ہے ۔

﴿122﴾ غیر اللہ کےنام پر ذبح کیا گیا جانور کھانا بھی حرام ہے۔

﴿123﴾ شیطان کی اتباع کرنے سے منع کیا گیا ہے ۔

﴿124﴾ دیت کا برابر ہونا ضروری ہے۔

﴿125﴾ وصیت کو بدلنا حرام ہے سوائے اس کے کہ وصیت شریعت کے خلاف ہو۔

﴿126﴾ اگر وصیت کرنے والا عملاً شریعت کے خلاف وصیت کرے تو وہ گنہگار ہے ۔

﴿127﴾ مسافر اپنے روزے کو مؤخر کرسکتاہے۔

﴿128﴾ عمر رسیدہ اپنے چھوڑے ہوئے روزے کے بدلے فدیہ دے سکتاہے۔

﴿129﴾ حالت جنابت میں بھی روزہ رکھ سکتے ہیں، مگر نماز سے پہلے غسل کرلے۔

﴿130﴾ ناحق کسی کا بھی مال کھا جانا حرام ہے ۔

﴿131﴾ قاضی یا حاکم کے فیصلہ سے حرام حلال نہیں بن سکتا۔

﴿132﴾ حالت جنگ میں بھی مسلمان حد سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔

﴿133﴾ دعوت سے پہلے قتال نہیں کرسکتے۔

﴿134﴾ مُثلہ(جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا) نہیں کرسکتے۔

﴿135﴾ بچوں ، عورتوں اور بوڑھوں کو قتل نہیں کرسکتے۔

﴿136﴾ اپنی جان ، مال اور عزت کا دفاع کرسکتے ہیں۔

﴿137﴾ جو حالتِ احرام میں جماع کرلے اسے چاہیے کہ وہ آئندہ سال اس کی پھر سے قضا ادا کرے۔

﴿138﴾ استطاعت ہوجانے کے ساتھ ہی حج ادا کرنا فرض ہے۔

﴿139﴾ دعاء کی قبولیت کے لیے اخلاص، عزم ، حاضر قلبی کا ہونا اور ظلم وعجلت سے بچنا ضروری ہے ۔

﴿140﴾ اللہ نے مال کو خیر سے تعبیر کیا اور اس کی حفاظت کرنے کا حکم دیا۔

﴿141﴾ لوگوں کے مالوں کی حفاظت و حمایت میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں کرنی چاہیے۔

﴿142﴾ حج اور عمرہ خالص اللہ کے لیے ہونا چاہیے۔

﴿143﴾ جس تک اسلام کا پیغام نہیں پہنچا اور وہ کفر پر رہا تو قیامت کے دن اس کا شمار اہلِ فترہ میں ہوگا پھر ایک امتحان لیکر فیصلہ کیا جائے گا۔ {شیخ البانی}

﴿144﴾ دشمن سے بھڑنے کےلیے اور اس کے شر کو دور کرنے کےلیے تیار رہنا چاہیے۔

﴿145﴾ جو اولادنا بالغ ہو ان کا نفقہ والدین پر واجب ہے اور بقیہ رشتہ دار والدین کے بعد ذمہ دار ہیں۔ اسی طرح اولادجب وہ بالغ ہو جائے اپنے والدین کی ذمہ دار ہے۔

﴿146﴾ دین اسلام لوگوں کا نفع چاہتاہے اور انہیں فساد سے دور کرنا چاہتاہے۔

﴿147﴾ اسلام میں عقل سلیم کو کافی اہمیت دی گئی ہے اور اس کی حفاظت کرنے کا حکم دیا گیاہے۔

﴿148﴾ اسلام معاملات میں حرج کو ختم کرنے آیا ہے۔

﴿149﴾ اللہ نے ہر انسان کو عمل میں آزاد پیدا کیا ہے، کسی کو مجبور پیدا نہیں کیا۔

﴿150﴾ مشرک عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے ، اسی طرح ملحد اور مرتد سے بھی نکاح حرام ہے ۔

﴿151﴾ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرسکتے ہیں اگر وہ پاک دامن ہوں ۔

﴿152﴾ عورت کے دُبر میں جماع کرنا حرام ہے۔

﴿153﴾ ایلاء (بیوی سے دور رہنے کی قسم کھانا) کی آخری مدت چار ماہ ہے۔

﴿154﴾ غیر حاملہ مطلقہ عورت کی عدت تین قروء ہے ۔

﴿155﴾ ایلاء کرنے والا اگر جماع کرلے تو اس پر کفارہ ہے ۔

﴿156﴾ اگر مہر مقرر نہ ہو تو مہر مثل دیا جائے۔

﴿157﴾ اگر طلاق رجعی کی مدت میں کوئی اپنی بیوی سے رجوع کرنا چاہے تو رجوع کرسکتاہے۔

﴿158﴾ دو طلاق تک آدمی رجوع کرسکتاہے ، تیسرے میں رجوع نہیں ۔

﴿159﴾ نکاح متعہ حرام ہے ۔

﴿160﴾ عورت کو خلع کا حق حاصل ہے۔

﴿161﴾ طلاق بائن کے بعد رجوع کی خاطر جو نکاح شرط ہے اگر وہ نکاح فاسد ہو تو وہ عورت پہلے شوہر کے لیے حلال نہیں ہوسکتی۔

﴿162﴾ اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑانا کفار کی علامت ہے ۔

﴿163﴾ عورتوں کے اولیاء کو منع کیا گیا ہے کہ وہ عورتوں کو اپنے شوہروں کے پاس جانے سے روکیں۔

﴿164﴾ بچے کو دودھ پلانے کی (زیادہ سے زیادہ) مدت دو سال ہے ۔

﴿165﴾ بچے اور دودھ پلانے والی کا نان نفقہ بچے کے باپ پر ہے ۔

﴿166﴾ بچے کی پرورش اس کی ماں ہی کرے گی، جب تک کہ وہ کسی اور سے نکاح نہ کرلے۔

﴿167﴾ نماز کو تاخیر کرکے پڑھنا جائز نہیں ہے ۔

﴿168﴾ بیوہ عورت اپنے شوہر کے گھر میں عدت گزارے گی۔

﴿169﴾ اللہ کے حدود کو جاننے کے لیے علم حاصل کرنا ضروری ہے۔

﴿170﴾ انبیاء میں ہم اپنی طرف سے فرق نہیں کرسکتے لیکن اللہ نے ایک رسول کو دوسرے رسول پر فضیلت دی تو ہم وہ بیان کرسکتے ہیں بغیر کسی تنقیص و تحقیر و فخر کے۔فضیلت احوال ، خصائص اور معجزات میں ہوتی ہے ۔

﴿171﴾ اللہ نے ساری بشریت پر ان کو فضیلت عطا کی ہے جو اسلام پر عمل پیرا ہیں۔

﴿172﴾ فضل و فضیلت اسی سے مانگے جو صاحب فضل ہے ، غیروں سے فضل مانگنا ندامت کا سبب ہے ۔ اور اللہ ہی ہے جو سب کو فضل سے نوازتا ہے ۔

﴿173﴾ عقیدہ کے معاملہ میں جدال کرنا جائز ہے ، تمام انبیاء کی یہ سنت رہی ہے ۔

﴿174﴾ اگر ذمی کو مجبور کیا جائے تب بھی اس کے اسلام کو قبول نہیں کیا جائے گا ، اگر راضی برضا ہوجائے تب معتبر ہو گا۔

﴿175﴾ قتال دنیوی اغراض سے پاک ہو کراخلاص کے ساتھ کیا جانا چاہیے ۔

﴿176﴾ سکینت سکون سے ہے جس کو اللہ شدت و خوف کے وقت اپنے مومن بندوں کے دلوں پر نازل کرتا ہے ۔

﴿177﴾ قتال کے وقت دعا کرنا نصرت کے بڑے اسباب میں سے ہے۔

﴿178﴾ تقدیر سے ڈرنے اور بھاگنے سے کوئی فائدہ نہیں۔

﴿179﴾ دشمن سے مدبھیڑ کی تمنا اور دعانہیں کرسکتے اور جب بھڑ جائیں تو صبر کے ساتھ لڑنا ضروری ہوجاتاہے ۔

﴿180﴾ مربی اور قائد کو چاہیے کہ وہ لوگوں کی باتوں کے نتائج اور انجام کو واضح کریں۔

﴿181﴾ اللہ کی مدد و نصرت کے لیے قلت و کثرت کا کوئی اعتبار نہیں ۔

﴿182﴾ جب جنگ کا وقت آئے گا اس وقت کمزوروں کی کمزوری واضح ہو گی۔

﴿183﴾ لشکر اگر قائد کی اطاعت کرے یہ بھی نصرت کے اسباب میں سے ہے۔

﴿184﴾ اللہ پر ایمان اور اس کی ملاقات کی تصدیق صبر کے حصول کا ذریعہ ہے ۔

﴿185﴾ احسان جتانا مذموم ہے ،اس سے صدقہ و خیرات کاثواب جاتارہتاہے ۔

﴿186﴾ بھلی بات بھی صدقہ ہے ۔

﴿187﴾ اسلام اچھے مال سے خیرات کرنے کی تاکید کرتا ہے ۔

﴿188﴾ لوگوں سے چمٹ کر سوال کرنا مذموم ہے ۔

﴿189﴾ لوگوں کے لے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتے ہیں۔

﴿190﴾ جسے علم دین دیا جائے وہ اپنی قدر کرے اور دنیا کی خاطر دنیا والوں کی طرف نہ جھکے۔

﴿191﴾ ہر بھلائی ، صدقہ و خیرات حقیقت میں اسی کی طرف لوٹ کر آنے والے ہیں ۔

﴿192﴾ عملی گناہگار مومن ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا بلکہ اپنے کرتوت کا بدلہ پاکر اخیر میں وہ جنت میں جائے گا۔

﴿193﴾ ہر قسم کی تجارت جائز ہے سوائے اس تجارت کے جو شریعت میں منع کردی گئ ۔

﴿194﴾ سود قطعی طور پر حرام ہے اور اللہ نے سودی لین دین کرنے والوں سے اعلان جنگ کیا ہے ۔

﴿195﴾ قرض دینا محبوب عمل ہے اور قرض دینے والا اپنے قرض کو پورا پورا لے سکتاہے ۔

﴿196﴾ جس کا قرض زیادہ ہو وہ قرض دینے والا قرض لینے والے کی ضرورتوں کو چھوڑ کر ہر چیز لے سکتاہے۔

﴿197﴾ اگر کوئی بات طے ہو جائے پھر اس بات سے مکر جائے تو یہی "بخس" کہلاتاہے۔

﴿198﴾ گواہی صرف مسلمانوں کی ہی قبول کی جائے گی۔

﴿199﴾ مالی امور میں عورت بھی گواہ بن سکتی ہے ۔

﴿200﴾ گواہ میں عدالت (تقوی ، مروءت اور اتباع سنت) ہونا ضروری ہے ۔

﴿201﴾ گواہی وشہادت کے لیے جب بلایا جائے تو انکار نہیں کرسکتے۔

﴿202﴾ رہن رکھنا (شریعت کے دائرے میں) مشروع ہے لیکن واجب نہیں ۔

﴿203﴾ اہل کبائر کے گناہ اللہ چاہے تو معاف کرے گا۔

﴿204﴾ وسوسے پر گرفت نہیں کی جائے گی، اگر اس پر عزم مصمم ہو تو اس پر سوال ہوگا۔

﴿205﴾ نسیان پر گناہ نہیں اور اس پر سوال بھی نہیں ہوگا۔

﴿206﴾ غلطی جو بغیر ارادے کے ہوجائے اس پر گرفت نہیں ہوگی، اگر جان بوجھ کر کی جائے تو اس پر گرفت ہوگی ۔

﴿207﴾ اجتہاد کرنے والا غلطی کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

﴿208﴾ خیر کے لیے کسب کا لفظ استعمال کیا اور شر کے لیے اکتساب، دونوں میں فرق یہ ہے کہ خیر فطری عمل ہے اور شر کے لیے انسان تکلف کرتا ہے ۔

﴿209﴾ ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ نے جو باتیں فرض کی ہیں اگر انسان طاقت رکھتا ہے تو اس کو کرنا لازم ہے ور نہ نہیں ، اگر بعض احکام پر قدرت رکھتا ہو تو اس کا وہ جوابدہ ہو گا چاہے وہ تھوڑا ہی ہو۔

- سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کا مشترک موضوع "اثبات رسالت" ہے۔
- سورہ فاتحہ میں اللہ کی حمد و ثنا جبکہ آنے والی دو سورتوں بقرہ اور آل عمران میں «اثبات رسالت»۔
- المغضوب – سورہ بقرہ اور سورہ نساء میں اس کی مکمل تشریح کی گئی ہے ۔
- الضالین – سورہ آل عمران اور سورہ مائدہ میں اس کی مکمل تشریح کی گئی ہے۔ [25]
- "اهدنا" دعا مانگی گئی – "هدى للناس" دعا قبول ہوگئی۔
- اس سورت کی ابتداء جامع ایمان (2:3)، وسط بھی جامع ایمان (2:136) اور اختتام بھی جامع ایمان (2:285) سے کیا گیا۔ [26]

آیت 1: قَالَ تَعَالَىٰ: الٓمٓ ﴿١﴾ ذَٰلِكَ ٱلْكِتَٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٢﴾ البقرة

ترجمہ: اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں پرہیزگاروں کو راہ دکھانے والی ہے۔

25 تفصیل کیلیے دیکھیں دونوں قوموں کے بارے میں : دراسات في الأديان ، اليهودية والنصرانية- للشيخ سعود الخلف
26 مجموع فتاوى "19:108"

آیت2: قَالَ تَعَالَیٰ: وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾ البقرۃ

ترجمہ: اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اور لوگوں (یعنی صحابہ) کی طرح تم بھی ایمان لاؤ تو جواب دیتے ہیں کہ کیا ہم ایسا ایمان لائیں جیسا بیوقوف لائے ہیں، خبردار ہوجاؤ! یقیناً یہی بیوقوف ہیں، لیکن جانتے نہیں۔

آیت3: قَالَ تَعَالَیٰ: اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿٢٥٥﴾ البقرۃ

ترجمہ : اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے، جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کرسکے، وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرسکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی کی وسعت نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا اور نہ اکتاتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت عظمت والا ہے۔

حدیث1: اقْرَؤُوا القرآنَ . فإنه يأتي يومَ القيامةِ شفيعًا لأصحابه . اقرَؤُوا الزَّهرَاوَين : البقرةَ وسورةَ آلِ عمرانَ . فإنهما تأتِيان يومَ القيامةِ كأنهما غَمامتانِ . أو كأنهما غَيايتانِ . أو كأنهما فِرْقانِ من طيرٍ صوافَّ . تُحاجّان عن أصحابهما . اقرَؤُوا سورةَ البقرةِ . فإنَّ أَخْذَها بركةٌ . وتركَها حسرةٌ . ولا يستطيعُها البَطَلَةُ . قال معاويةُ : بلغني أنَّ البطلَةَ السحرةُ . (مسلم: 804)

ترجمہ : آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا اور دو روشن سورتوں کو پڑھا کرو سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران کیونکہ یہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے کہ دو بادل ہوں یا دو سائبان ہوں یا دو اڑتے ہوئے پرندوں کی قطاریں ہوں اور وہ اپنے پڑھنے والوں کے بارے میں جھگڑا کریں گی، سورۃ البقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کا پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا چھوڑنا باعث حسرت ہے اور جادوگر اس کو حاصل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے(یعنی مقابلہ نہیں کرسکتے)۔

حدیث2: افترقتِ اليَهودُ علَى إحدَى وسبعينَ فرقةً فواحدةٌ في الجنَّةِ وسبعونَ في النَّارِ وافترقتِ النَّصارى علَى ثِنتينِ وسبعينَ فرقةً فإحدَى وسبعونَ في النَّارِ وواحدةٌ في الجنَّةِ والَّذي نفسُ محمَّدٍ بيدِهِ لتفترِقَنَّ أمَّتي علَى ثلاثٍ وسبعينَ فرقةً واحدةٌ في الجنَّةِ وثِنتانِ وسبعونَ في النَّارِ قيلَ يا رسولَ

اللّٰہِ مَن هم قالَ الجماعَةُ. [سنن ابن ماجہ: 3992، صحیح]

ترجمہ: یہود اکہتر(71) فرقوں میں بٹے جن میں سے ایک فرقہ جنتی ہے اور ستر فرقے جہنمی،اور نصاری بہتر (72) فرقوں میں بٹے جن میں ایک فرقہ جنتی ہے اور اکہتر فرقے جہنمی ،اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے ! میری امت ت(73) ہتر فرقوں میں بٹے گی جن میں صرف ایک فرقہ جنتی ہو گا اور باقی بہتر فرقے جہنمی ، عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول وہ کون لوگ ہیں ؟فرمایا :وہ جماعت ہوں گے۔

اور سنن ترمذی میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول !یہ جنتی فرقہ کون ہے؟فرمایا "ما انا عليه وأصحابي"جس راستہ پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں (اس پر چلنے والے جنتی ہوں گے)۔ (سنن ترمذی:2641)

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ آلِ عِمْرَانَ
Imran ka gharaana | عمران کا گھرانہ
The Family of Imran
3
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

Few Objectives / بعض اہداف

- شبہات اور شہوات کے مقابلہ میں ثابت قدمی کا مظاہرہ
- 120-1 آیت تک فکری ثابت قدمی یعنی شبہات کے خلاف استقامت پر روشنی ڈالی گئی۔
- آیت 121 سے آخر تک داخلی ثبات قدمی یعنی شہوات کے خلاف استقامت پر روشنی ڈالی گئی۔
- عیسی علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں نہ کہ بیٹے ، یہ سورہ آل عمران کا مرکزی ہدف ہے۔ [27]
- سورہ آل عمران کا ایک ہدف یہ بھی ہے کہ اللہ کی عبادت کرو نہ کہ مخلوقات کی ، یعنی آل عمران کی عبادت مت کرو بلکہ خالق آل عمران کی عبادت کرو۔ (قل یا اھل الکتاب تعالوا ... (3:64)، ان مثل عیسي عند اللہ کمثل آ دم... (3:59))
- وفد نجران اور غزوہ احد یہ دو واقعات انہیں دو یعنی فکری و داخلی ثبات قدمی پر منطبق ہوتے ہیں۔(صحیح البخاري :4380)
- اس سورت میں ثابت قدمی سے روکنے والی چیزوں کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے یعنی حب الشہوات۔ (آیت نمبر 14، 155، 165)
- اس سورت کا نام آل عمران ہے یعنی عمران کی بیوی اور بیٹی ، یہ دونوں ثابت قدمی کی اعلیٰ مثال ہیں۔
- مریم علیہا السلام عبادت اور عفت میں ثابت قدمی کی اعلی مثال ہے اور ان کی والدہ دین اسلام کی خدمت میں ثابت قدمی کی اعلی مثال ہے جیسا کہ انہوں نے اپنے پروردگار سے التجا کی: رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا۔ [28]

---

27 (قطط الازهار في كشف الاسرار للسيوطي: 549)

28 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر دیکھیں)

بعض موضوعات / Few Topics

1 قرآن، تورات اور انجیل کے منزل من اللہ ہونے کا اثبات (1-4)

2 اللہ کی قدرت کے دلائل اور اس کی توحید کا بیان (5-6)

3 قرآن میں محکم اور متشابہ دونوں آیتیں ہیں اور لوگ اس میں دو فریق ہو گئے (7)

4 راسخینِ علم اللہ کی طرف رجوع ہوتے ہیں اس کا تذکرہ (8-9)

5 کافروں کا انجام (10-13)

6 لوگوں کا شہوات کے ذریعہ دھوکہ کھا جانا، اور دنیوی شہوات کی قسمیں اور مومنوں کو بہتر چیز کی طرف توجہ دلانا (14-17)

7 اللہ کی وحدانیت ، صرف دین اسلام کے مقبول ہونے اور اہل کتاب پر اتمام حجت وغیرہ کا تذکرہ (18-20)

8 کافروں کا انبیاء اور صالحین کو قتل کرنے کا بدلہ (21-22)

9 اہل کتاب کی طبیعت اور پھر وعید (23-25)

10 ہر چیز میں اللہ کی قدرت کا تذکرہ (26-27)

11 کافروں کے ساتھ معاملات کا حکم اور ساتھ ہی آخرت کی سزا سے ڈرایا گیا (28-30)

12 اطاعت کرنے والے مومنوں کا بدلہ اللہ کی محبت (31-32)

13 بعض چنندہ انبیاء کے قصے خصوصا مریم علیہا السلام کا قصہ بیان کیا گیا (33-37)

14 زکریا علیہ السلام کا قصہ (38-41)

15 عیسیٰ علیہ السلام کی صفات اور ان کے معجزات کا بیان (42-51)

16 حوارین کا موقف اور ان کا عیسیٰ علیہ السلام کی مدد کرنا (52-53)

17 عیسیٰ علیہ السلام کے تعلق سے یہودیوں کی سازش ، اللہ کا عیسیٰ علیہ السلام کو اوپر اٹھالینا اور قیامت کے دن فریقین کی جزا کا بیان (54-58)

﴾18﴿ ان لوگوں کی تردید جو عیسیٰ علیہ السلام کو بشر ماننے سے انکار کرتے ہیں (64-59)

﴾19﴿ ان لوگوں کے زعم کی تردید جو ابراہیم علیہ السلام کو یہودی یا نصرانی کہتے ہیں (68-65)

﴾20﴿ مسلمانوں کے خلاف اہل کتاب کی سازش کہ وہ ان کو ہدایت کے بعد گمراہ کردینا چاہتے ہیں (74-69)

﴾21﴿ اہل کتاب کی طبیعتیں اوران کے لئے سخت وعید کا بیان (78-75)

﴾22﴿ انبیاء پر اہل کتاب کے افتراء اور ان کی تردید (80-79)

﴾23﴿ انبیاء سے عہد لیا گیا کہ وہ محمد ﷺ پر ایمان لائیں گے اس کے باوجود اہل کتاب نے اس سے اعراض کیا اور اس بات کا بیان کہ دین اسلام کے علاوہ اور کوئی دین مقبول نہیں ہے (85-81)

﴾24﴿ جو علم کے باوجود گمراہ ہوجائے اس کی ہدایت کی امید نہیں کی جاسکتی اور اس کی سزا کا بیان (89-86)

﴾25﴿ کفار کی قسمیں (91-90)

﴾26﴿ جو پسندیدہ چیز ہے اس کو خرچ کرکے نیکی حاصل کرنے کا بیان (92)

﴾27﴿ اسرائیل (یعقوب) اپنے نفس پر بعض چیزیں حرام کرلئے تھے اور ان کے سلسلہ میں یہودیوں کے عقیدے کی تردید (95-93)

﴾28﴿ بیت اللہ کا مقام اور حج کی فرضیت کا بیان (97-96)

﴾29﴿ اہل کتاب کے کفر اور ان کے اللہ کی راہ سے روکنے پر تردید (99-98)

﴾30﴿ مومنوں کے لئے نصیحتیں اللہ کی رسی کو مضبوتی سے تھام لو اور نیکی کا حکم اور برائی سے روکنے کا بیان اور خیر امت کا بیان وغیرہ (110-100)

﴾31﴿ اہل کتاب اور ان میں سے جو مومن ہوگئے ان کی حالت کا بیان (115-111)

﴾32﴿ کافروں کے اعمال پراگندہ ذروں کی طرح ضائع ہوجائیں گے (116-117)

﴾33﴿ مومنوں سے کافروں کی دشمنی اور نفاق کا تذکرہ (120-118)

﴾34﴿ غزوۃ بدر اور احد کے تعلق سے آیات (129-121)

﴾35﴿ مومنوں کے لیے جہنم سے بچنے اور جنت میں داخل ہونے کے اسباب کا بیان (136-130)

﴾36﴿ مومنوں کا امتحان ظالموں کے ذریعہ اور اس پر صبر کرنے کا ثواب (141-137)

﴾37﴿ جو غزوۂ احد میں شریک ہوئے ان کو نصیحت کہ جنت سخت محنت اور صبر کے ذریعہ حاصل کی جاتی ہے (143-142)

﴾38﴿ رسول کے بشر ہونے کا تاکید ی بیان اور آپ ﷺ کو اللہ کے حکم سے موت آنا یقینی ہے جیسا کہ تمام انسانوں کو آتی ہے (145-144)

﴾39﴿ سابقہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے حواریوں کی جہاد میں ثابت قدمی اور اللہ کا ان سے وعدہ کا تذکرہ (148-146)

﴾40﴿ کافروں کی اطاعت سے ڈرایا گیا اور یہ کہ اللہ کو دوست بنایا جائے اور کافروں کے انجام کا تذکرہ (151-149)

﴾41﴿ جنگ احد میں مسلمانوں پر مصیبت کے اسباب کا تذکرہ (155-152)

﴾42﴿ منافقین کی حالت کا بیان اور ان سے مشابہت اختیار کرنے کی ممانعت (156)

﴾43﴿ مومنوں کو جہاد کی ترغیب دلائی گئی (158-157)

﴾44﴿ نبی ﷺ کی صفات اور اخلاق کا تذکرہ (164-168)

﴾45﴿ غزوۂ احد میں مسلمانوں پر مصیبت کے اسباب اور شہداء کا مقام ومرتبہ کا تذکرہ (174-169)

﴾46﴿ مومن پر ضروری ہے کہ اولیاء شیطان سے نہ ڈریں اور ان کے کفر کی شدت سے غمگین نہ ہونے کی نصیحت (179-175)

﴾47﴿ دنیا اور آخرت میں بخیلی کا انجام ، یہودیوں نے اپنے آپ کو اللہ سے غنی سمجھا اور ان پر اللہ کی وعید (184-180)

﴾48﴿ دنیا فنا ہونے والی اور امتحان کی جگہ ہے اور صبر کی فضیلت (186-185)

﴾49﴿ اہل کتاب کی طبیعت ، ان کا عہد شکنی کرنا ، ان کے بعض صفات اور انجام کا بیان (188-187)

﴾50﴿ اللہ کی وحدانیت اور اس کی قدرت کا بیان (190-189)

﴾51﴿ اولوالالباب اور ان کا کائنات اور اللہ کی مخلوق میں تدبر وتفکر کا تذکرہ (195-191)

﴾52﴿ کفار کی قوت ، ان کے غلبہ سے دھوکہ کھانے کی ممانعت اور کفار کا انجام (197-196)

﴾53﴿ متقین اور ان کی جزا کا بیان اور صبر کا حکم (200-198)

Few Lessons / بعض اسباق

1 اس سورت میں ثابت قدم رہنے کے ذرائع بتائے گئے:

- اللہ کی طرف رجوع کرنا۔ (آیت نمبر 8، 35، 38، 192-194)
- عبادت، اس سورت میں عبّاد کا بھی تذکرہ ہے، مثلاً: مریم علیھا السلام(37)، زکریا علیہ السلام (39) اور اسی طرح مومنین(193)
- دعوت۔ (آیت نمبر 104 اور 110)[29]
- واضح مقصدِ حیات۔ (191)
- بھائی چارگی۔ (103،105)[30]

2 عیسائیوں کے سوالات کا بھر پور جواب دیا گیا خاص طور سے عیسی علیہ السلام کے انسان اور بشر ہونے کو ثابت کیا گیا جس کی واضح اور آسان دلیل یہ ہے کہ وہ مریم علیہ السلام کے بیٹے اور مریم عمران کی بیوی کے بطن سے ہے، لہذا جس کا سلسلہ نسب ہو اس کے بشر ہونے میں کیا تامل ہے؟

3 کائنات میں غور و فکر کرنا بھی عبادت ہے۔آیت: 191، تدبر کائنات اور discovery of creation سے discovery of creator تک پہنچنا ضروری ہے۔[31]

4 اللہ ہمیشہ سے زندہ اور قائم و دائم ہے ۔ اس پر کوئی چیز مخفی نہیں ، نہ زمین میں اور نہ ہی آسمان میں۔

5 مومنوں کو قرآن کے محکم آیات پر عمل کرنا اور متشابہ آیات پر ایمان رکھنا ضروری ہے ۔

6 متشابہ آیات امتحان کے لیے ہیں۔

7 جسے لوگ چاہتے ہیں وہ دنیوی متاع ہے اور آخرت خیر ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہے ۔

8 اہل کتاب کا جہنم میں نہ جانے کا دعوی جھوٹاہے ۔

9 مرد و عورت میں تخلیقی فرق ہے لیکن جنس رجال مطلق جنس نساء پر فضیلت والے نہیں ۔

29 مزید تفصیل کےلئے دیکھیے الدعوة وصفات الداعية۔ (دعوة غير المسلمين -عبد الرزاق العباد)

30 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر طبری ص 71 دیکھیں)

31 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر طبری ص 474 ، A Brief Illustrated Guide to Understanding Islam)

﴾10﴿ اختلافات کو حل کرنے کے لیے قرعہ اندازی کرسکتے ہیں۔

﴾11﴿ عیسی علیہ السلام اپنی ماں کے لیے بشارت تھے۔

﴾12﴿ اللہ جیسے چاہے تخلیق کرسکتاہے ۔

﴾13﴿ عیسی علیہ السلام یہودیوں کے پاس نئے دین کو لے کر نہیں آئے تھے۔

﴾14﴿ عیسی علیہ السلام اپنا دفاع کرنے سے عاجز تھے جو ان کی بشریت اور کمزوری پر دلیل ہے ۔

﴾15﴿ یہود و نصاری اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام یہودی یا نصرانی تھے۔

﴾16﴿ ابراہیم علیہ السلام سے اور ان کے دین سے زیادہ قریب اہل اسلام ہیں۔

﴾17﴿ بہت سے اہل کتاب حسد کرتے ہوئے مسلمانوں کو حق سے گمراہ کررہے ہیں۔

﴾18﴿ جھوٹی قسم کھانا بڑے گناہوں میں سے ہے۔

﴾19﴿ اہل کتاب مسلمانوں کو سازشوں میں ڈال کر گمراہ کرتے ہیں پس جو کوئی ان کا ساتھ دے وہ انہیں میں سے ہے ۔

﴾20﴿ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہر مسلم کی ذمہ داری ہے ۔

﴾21﴿ حق واضح ہونے کے بعد اہل کتاب کی طرح اختلاف کرنا بہت برا ہے ۔

﴾22﴿ اللہ بندوں سے بے نیاز ہے ، بندوں کی سزاؤں سے بے نیاز ہے، وہ تو ان کی بھلائی چاہتاہے۔

﴾23﴿ اللہ پر ایمان رکھنے اور امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کرتے رہنے میں ہی ا مت کی بھلائی ہے ۔

﴾24﴿ اللہ اہل کتاب کی نافرمانیوں اور ناشکریوں سے غضبناک ہے ۔

﴾25﴿ منافقین سے ہمیشہ محتاط رہنا چاہیے ۔

﴾26﴿ جو مسلمان کی تکلیف پر خوش ہوتاہے وہ منافق ہے ۔

﴾27﴿ منافق مسلمانوں سے ہمیشہ کینہ ، بغض و عداوت رکھتے ہیں۔

﴾28﴿ طاقت کے اعتبار سے ہمیشہ مسلمانوں کو تیار رہنا چاہیے۔

﴾29﴿ نفسیاتی شکست بہت بڑی شکست ہے جس سے کلی طور پر انسان شکست کھا جاتاہے۔

﴾30﴿ دشمن سے جیتنے کے لیے: تیاری، خوف سے دوری، تفرق و اختلاف سے دوری اور اللہ پر توکل ضروری ہے ۔

﴿31﴾ اللہ کی اطاعت سے ہی اس کی توفیق اور رحمت نصیب ہوتی ہے۔

﴿32﴾ گناہوں پر اصرار کبیرہ گناہ ہے ۔

﴿33﴾ مواخذہ اس گناہ پر ہو گا جس کو وہ جانتے ہوئے کر گزرتا ہے ۔

﴿34﴾ جنت کو مشکلات سے گھیر دیا گیا، مشقت کے بغیر اس تک نہیں پہنچ سکتے۔

﴿35﴾ تمام انبیاء بشر تھے اور بشری تقاضے ان پر آیا کرتے تھے۔

﴿36﴾ غیر مسلمین سے دلی دوستی رکھنا دنیا و آخرت کا خسارہ ہے ۔

﴿37﴾ جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتا وہ عیش پرستی اور خوف کی زندگی گزارتا ہے ۔

﴿38﴾ اختلاف ، دھوکہ بازی ، معصیت اور دنیوی محبت یہ سب ہزیمت کے اسباب میں سے ہیں۔

﴿39﴾ مصیبت کے وقت اونگھ آنا امن و سلامتی کی علامت ہے ۔

﴿40﴾ شیطان اہل ایمان کو دنیا کی محبت میں ڈال کر گمراہ کرتا ہے ۔

﴿41﴾ حسرت، ندامت اور مایوسی یہ اللہ کا عذاب ہے جو نافرمانوں کو لاحق ہوتا ہے ۔

﴿42﴾ رحمت اور ہمدردی ایک اچھے لیڈر کی علامت ہے۔

﴿43﴾ سختی اور جلدبازی آدمی کو نفرت پر ابھارتی ہے۔

﴿44﴾ ہر خاص و عام معاملات میں مشورہ کرنا اسلامی شعار ہے ۔

﴿45﴾ رشوت و خیانت حرام ہے ۔

﴿46﴾ ہر وہ شخص جو اللہ کے دشمنوں کی مدد کرتا ہے اور مسلمانوں کے خلاف ہے اس نے ایمان کے مقابلے میں کفر کو خرید لیا ہے ۔

﴿47﴾ مومن مشکل وقت میں اللہ سے گڑگڑائے اور یہ کہے: حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔

﴿48﴾ ایمان اور تقوی ایک دوسرے کے لازم وملزوم ہیں۔

﴿49﴾ بخیلی کی سزا انسان دنیا میں بھی پاتا ہے ۔

﴿50﴾ موت ہر نفس کو آئے گی چاہے انسان ہو یا جن یا کہ فرشتہ ۔

﴿51﴾ عقلمند کبھی بھی اللہ کو نہیں بھولتا۔

﴿52﴾ مسلمان ہر لمحہ علم و عمل سے اللہ کا قرب حاصل کرے۔

﴿53﴾ شریعت کے احکام میں اور حساب و کتاب میں مرد و عورت دونوں برابر ہیں۔

﴿54﴾ دنیا کتنی بھی مل جائے آخرت کے مقابلے میں بہت ہی کم ہے ۔

﴿55﴾ انجام سے عبرت لینی چاہیے ۔

﴿56﴾ اللہ کی راہ میں صبر کرنے کا بڑا مقام و اجر ہے ۔

﴿57﴾ سرحد کی پہرہ داری کا بدلہ بہت عظیم ہے ۔

﴿58﴾ صبر ، ثابت قدمی اور تقوی کامیابی کی کنجی ہے ۔

مناسبت / لطائف تفسیر

- سورہ بقرہ نمایاں اقامت حجت کا نمونہ ہے اور سورہ آل عمران «رد شبہات» کا نمونہ ہے۔
- سورہ بقرہ اور آل عمران کا مشترک موضوع «اثبات رسالت» ہے۔
- سورہ فاتحہ میں اللہ کی حمد و ثنا، سورہ بقرہ اور آل عمران میں «اثبات رسالت»۔
- وَلَا ٱلضَّآلِّينَ کی مکمل تشریح، نصاری کے عقائد اور ان کے شبہات کا رد سورہ آل عمران میں بیان کیا گیا ہے۔

آیت 1: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى ٱلْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ ۚ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿١٠٤﴾ ﴾ آل عمران

ترجمہ: تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے، اور یہی لوگ فلاح ونجات پانے والے ہیں۔

آیت 2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ ۗ وَلَوْ ءَامَنَ أَهْلُ ٱلْكِتَٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم ۚ مِّنْهُمُ ٱلْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ ﴿١١٠﴾ ﴾ آل عمران

ترجمہ: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو، اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو، اگر اہل کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لیے بہتر تھا، ان میں ایمان والے بھی ہیں لیکن اکثر تو فاسق ہیں۔

آیت 3: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ إِنَّ ٱلدِّينَ عِندَ ٱللَّهِ ٱلْإِسْلَٰمُ ۗ وَمَا ٱخْتَلَفَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ فَإِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿١٩﴾ ﴾ آل عمران

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے، اور اہل کتاب نے اپنے پاس علم آجانے کے بعد آپس کی سرکشی اور حسد کی بنا پر ہی اختلاف کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ جو بھی کفر کرے اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے۔

آیت 4: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ ٱلْإِسْلَٰمِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿٨٥﴾ ﴾ آل عمران

ترجمہ: جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔

حدیث 1: إنا كنا أذلَّ قومٍ فأعزَّنا اللهُ بالإسلام ، فمهما نطلب العزَّ بغير ما أعزَّنا اللهُ به أذلَّنا اللهُ .
(صحیح الترغیب: 2893)

ترجمہ: ہم پہلے ذلیل قوم تھے اللہ نے اسلام کے ذریعہ ہمیں عزت بخشی، پس جب کبھی ہم عزت اس کے علاوہ تلاش کریں گے جس کے ذریعہ اللہ نے ہمیں عزت بخشی تھی تو اللہ ہمیں ذلیل و رسوا کردیں گے۔

حدیث2: مثلُ القائمِ على حدودِ اللّٰهِ والواقعِ فيها كمثلِ قومٍ استَهموا على سفينةٍ فأصابَ بعضُهم أعلاَها وبعضُهم أسفلَها فكانَ الَّذينَ في أسفلِها إذا استقوا منَ الماءِ مرُّوا على من فوقَهم فقالوا لو أنَّا خرقنا في نصيبنا خرقًا ولم نؤذِ من فوقنا فإن يترُكوهم وما أرادوا هلَكوا جميعًا وإن أخذوا على أيديهم نجوا ونجوا جميعًا. {البخاري: 2493}

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی حدود پر قائم رہنے والے اور اس میں گھس جانے والے (یعنی خلاف کرنے والے) کی مثال ایسے لوگوں کی سی ہے جنہوں نے ایک کشتی کے سلسلے میں قرعہ ڈالا ۔ جس کے نتیجہ میں بعض لوگوں کو کشتی کے اوپر کا حصہ اور بعض کو نیچے کا ۔ پس جو لوگ نیچے والے تھے ، انہیں (دریا سے) پانی لینے کے لیے اوپر والوں کے پاس سے گزرنا پڑتا ۔ انہوں نے سوچا کہ کیوں نہ ہم اپنے ہی حصہ میں ایک سوراخ کر لیں تاکہ اوپر والوں کو ہم کوئی تکلیف نہ دیں ۔ اب اگر اوپر والے بھی نیچے والوں کو من مانی کرنے دیں گے تو کشتی والے تمام ہلاک ہو جائیں گے اور اگر اوپر والے نیچے والوں کا ہاتھ پکڑلیں تو یہ خود بھی بچیں گے اور ساری کشتی بھی بچ جائے گی ۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ النِّسَاءِ
The Women | Khawateen | خواتین
4
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- اس سورت کا ہدف ہے کمزوروں کے ساتھ انصاف اور شفقت کا معاملہ کرنا۔
- چار بنیادی باتیں جن کا اختیار کرنا خاندانی نظام کی بحالی کے لیے انتہائی ضروری ہے:
  - یہ عقیدہ رکھا جائے کہ اللہ دیکھ رہا ہے، اللہ ہی کی عبادت کی جائے، اسکے ساتھ شریک نہ کیا جائے۔(خالص توحید)
  - نبی ﷺ کے بتلائے ہوئے طریقہ کو اپنا یا جائے۔(اتباع رسالت)
  - مرنے کے بعد ہونے والے حساب کتاب کی فکر کی جائے۔(توحید، رسالت کے بعد عقیدہ آخرت و فکرِ آخرت)
  - حقوق و ذمہ داریاں ادا کی جائیں
- کسی بھی معاشرے کو صحت مند رکھنے کے لیے یہ چار بنیادی باتیں ہیں، اگر یہ نہ ہوں تو ایسا ہی ہوگا جیسے پورا یوروپ broken family system اور فطری مانگ پوری نہ ہونے کی وجہ سے مایوسی کا شکار ہو چکا ہے۔[32] انسانیت اور ہمدردی،رشتہ داری اور بھائی چارگی مفقود ہے۔
- اس سورت میں کئی کمزوروں سے متعلق بحث کی گئی ہے۔ مثلاً: یتیم، عورتیں، لونڈی، غلام، غیر مسلم اقلیتیں جو مسلمانوں کے درمیان رہتی ہیں۔ (نساء: 9-2)
- حقوقِ نسواں پر سورۂ نساء بہت بڑی دلیل ہے۔

1. تمام انسانوں کی اصل ایک ہی ہے اور رصلہ رحمی کی تعلیم (1)
2. یتیموں کے احکام اور تعدد زواج کا تذکرہ اور مھر کا حکم (2-6)
3. وراثت کے احکام (7-8)

32 {پڑھیے: الحقوق - ابن عثیمین / حقوق و فرائض - شیخ صلاح الدین یوسف}

﴿4﴾ اور یتیموں کا مال باطل طریقے سے کھانے کی حرمت کا بیان (9-10)

﴿5﴾ وراثت کے احکام (11-12)

﴿6﴾ اللہ کے احکام کی اطاعت کرنے والوں کا ثواب اور نافرمانی کرنے والوں کا انجام (13-14)

﴿7﴾ منسوخ ہونے سے پہلے زنا کی سزا (15-16)

﴿8﴾ مقبول توبہ اور غیر مقبول توبہ کا تذکرہ (17-18)

﴿9﴾ عورتوں کے حقوق کا تذکرہ (19-21)

﴿10﴾ محارم عوتوں کا تذکرہ اور مہر کے وجوب کا تذکرہ (22-24)

﴿11﴾ آزاد لوگوں کی شادی لونڈیوں سے کرنے کی ممانعت مگر چند شروط کے ساتھ (25)

﴿12﴾ بندوں پر اللہ کے انعامات کا تذکرہ (26-28)

﴿13﴾ مسلمانوں کے جان ومال کی حرمت کا بیان (29-30)

﴿14﴾ کبیرہ گناہوں سے بچنے کے بدلے صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور یہ دخول جنت کا ذریعہ بھی ہے (31)

﴿15﴾ تمناؤں پر اعتماد کرنے سے روکا گیا اور عمل پر اعتماد کرنے اور تقدیر پر راضی رہنے کی تلقین کی گئی (32-33)

﴿16﴾ عائلی احکامات بیان کیے گئے (34-35)

﴿17﴾ ایک اللہ کی عبادت اور اس کے بندوں سے حسن سلوک کرنے کا حکم (36)

﴿18﴾ بخل اور ریاکاری کی مذمت (37-38)

﴿19﴾ اللہ کا عدل اور اس کے فضل کا بیان اور جو کفر کرے اس کے لیے وعید (40-42)

﴿20﴾ نماز کی چند شروط کا بیان (43)

﴿21﴾ یہود کی قباحتوں، گمراہیوں اور ان کی سزا کا بیان (44-55)

﴿22﴾ کافروں کی سزا اور مومنوں کی جزا کا بیان (56-57)

﴿23﴾ امانت کی ادائیگی کا وجوب، عدل کا حکم، اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت کا حکم (58-59)

﴿24﴾ منافقین کا تذکرہ (60-68)

46 انبیاء کے ساتھ بنی اسرائیل کا سلوک، ان کی عہد شکنی اور ان کی سزا کا تذکرہ (161-153)

47 بنی اسرائیل کے مومن لوگوں کا تذکرہ (162)

48 تمام رسولوں کی جانب ایک ہی وحی کی گئی اور اس کی حکمت بتائی گئی (166-163)

49 کافروں کی سزا کا بیان (170-167)

50 اہل کتاب کو دین میں اور عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں غلو کرنے سے منع کیا گیا (173-171)

51 علاتی بھائی کے وراثت کے احکام (176)

Few Lessons / بعض اسباق

1 مغرب میں حقوق نسواں سے متعلق قوانین 1945 کے بعد بنے جب کہ 14 سو سال پہلے ہی حقوق نسواں اسلامی تعلیمات کا ایک اٹوٹ حصہ بن چکے ہیں۔[33]

2 عورت کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیمات دی گئی: (نساء: 21-19، 34)

3 داخلی اور خارجی مسائل کا حل پیش کیا گیا۔

4 خاندان سے لے کر معاشرہ تک ، داخلی امن سے لے کر خارجی ماحول اور ملک کے امن تک کا بیان ہے۔

5 حقوق و فرائض صالح و مفید معاشرہ کی جڑ ہے۔

6 اس سورت کی ابتدا میں بتایا گیا ہے کہ سب انسان ایک نفس سے پیدا کیے گئے ہیں تو پھر وہ کیسے ایک دوسرے پر ظلم کرسکتے ہیں۔[34]

7 اس سورت کا نام «النساء» رکھنا دراصل عورت کی تکریم کی دلیل ہے یہ اس لیے کہ عورت انسانیت کا ایک اہم کردار ہے اور اس لیے بھی کہ عورت بچوں کی پرورش کرتی ہے یہاں تک کہ وہ جوان ہو جاتا ہے۔

33 (تكريم المرأة في الإسلام- محمد جميل زينو) ، (نساء يعتنقن الإسلام - د.عبد المعطي الدالاتي)

34 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر ص206 دیکھیں)

﴿8﴾ بچوں کی تربیت پیدائش کے بعد شروع نہیں ہوتی بلکہ اس دن ہی ہوجاتی ہے جب بچے کی ماں کا انتخاب عمل میں آتا ہے۔[35]

﴿9﴾ اس سورت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی آیتوں کا اختتام اللہ کے اسماء سے ہوتا ہے تقریبا 42 اسماء کا ذکر ہوا ہے۔چونکہ یہ نام عدل کے متقاضی ہیں اس لیے عدل کو اہمیت دی گئی۔

﴿10﴾ جب اللہ ہمارا خالق ، مالک اور مربی ہے تو پھر عبادت اور اطاعت بھی صرف اسی کی ہونی چاہیے۔

﴿11﴾ یتیم کا مال ناجائز طریقوں سے کھانا گناہ ہے ۔

﴿12﴾ مال کے تصرف کے لیے عاقل ہونا ضروری ہے۔

﴿13﴾ فوت شدہ افراد کے مال کی حفاظت تقسیم ترکہ کی شکل میں ہوتی ہے ۔

﴿14﴾ احکام شرعیہ اللہ کی حکمت پر مبنی ہیں۔

﴿15﴾ خواتین کے مال اور ان کے حقوق کی پاسداری کرنا ضروری ہے ۔

﴿16﴾ اللہ تعالیٰ کے احکام میں سختی نہیں کیونکہ انسان کمزور ہے۔

﴿17﴾ نجات کا راستہ صرف اور صرف اللہ وحدہ لاشریک کی بندگی میں ہے۔

﴿18﴾ شرک ایک ناقابل معاف جرم ہے ۔

﴿19﴾ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت واجب اور علماء و امراء کی اطاعت مشروط واجب ہے۔

﴿20﴾ اسلام کے دفاع کے لیے قرآنی تعلیمات ہیں کہ ہر ممکنہ ہتھیار سے لیس رہنا چاہیے ۔

﴿21﴾ قرآن مجید کسی بھی قسم کے تعارض سے پاک ہے ۔

﴿22﴾ اختلاف کے وقت قرآن و سنت کی طرف لوٹنا چاہیے ۔

﴿23﴾ ایک مسلمان کو تقوی و طہارت کی زندگی گزارنی چاہیے۔

﴿24﴾ اجر و ثواب نیت کے حساب سے ملے گا۔

﴿25﴾ حالت جنگ میں بھی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے۔

﴿26﴾ حالت امن میں بھی نماز کو وقت پر ادا کرنا ضروری ہے۔

35 {التربية الإسلامية- الشيخ ضيف الله الرحيلي}

﴿27﴾ لوگوں کے درمیان صلح کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔

﴿28﴾ رسول ﷺ اور صحابہ کرام کے منہج پر چلنا واجب ہے ۔

﴿29﴾ ایمان اور عمل صالح جنت میں داخلہ کی کنجی ہے ۔

﴿30﴾ تخلیقی ہیئت میں تبدیلی کرنا شیطان کا کام ہے ۔

﴿31﴾ ایمان اور عمل صالح کے بغیر صرف آرزؤوں سے جنت نہیں ملے گی۔

﴿32﴾ محمد ﷺ کو خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا۔

﴿33﴾ یتیم لڑکیوں کی کفالت کرنے والا ان سے شادی کرسکتاہے بشرطیکہ وہ مہر ادا کرے۔

﴿34﴾ خاوند کو اپنی بیویوں میں انصاف سے کام لینا چاہیے ۔

﴿35﴾ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے لہذا اس کی نافرمانی سے بچو۔

﴿36﴾ سچی گواہی کو چھپانا جائز نہیں خواہ کسی کے خلاف ہو۔

﴿37﴾ کافروں اور منافقوں سے دوستی کرنے میں ذلت ہے ۔

﴿38﴾ گناہ کی مجلسوں میں بیٹھنا بھی گناہ ہے، الا یہ کہ اصلاح کی غرض سے ہو۔

﴿39﴾ مومن کا ظاہر اور باطن ایک ہونا چاہیے۔

﴿40﴾ منافق کی توبہ اخلاص نیت اور اصلاح قول و عمل کی شرط پر مقبول ہے ۔

﴿41﴾ کافروں سے دوستی منع ہے ۔

﴿42﴾ برائی کا چرچہ کرنا حرام ہے الا یہ کہ ظلم کو بیان کرنا ہو۔

﴿43﴾ اہل کتاب سے دنیوی معاملات کرسکتے ہیں۔

﴿44﴾ وہ علم جس کی بنیاد تقرب الٰہی ہو وہ نفع بخش علم ہے۔

﴿45﴾ وہ دنیوی علم جو حق اور آخرت کے راستے میں رکاوٹ ہو جائز نہیں۔

﴿46﴾ دین میں غلو کرنا دین حق سے انحراف ہے ۔

﴿47﴾ عیسی علیہ السلام اور تمام فرشتے اللہ کے بندے ہیں ۔

﴿48﴾ عیسی علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا کہنا ان کی شان میں غلو کرنا ہے۔

﴿49﴾ جب بھی انسان فطرت سلیمہ سے دور ہو جائے تو اس کی ترغیب و ترہیب کے ذریعہ اصلاح کرنی چاہیے۔

- سورہ نساء میں اکثر یہود کا ذکر ہے جب کہ سورہ مائدہ میں اکثر نصاری کا ذکر ہے۔
- اگر سورہ نساء ہی ترجمہ کر کے یوروپ میں پھیلادیا جائے تو کتنے ہی لوگوں کو ہدایت نصیب ہو سکتی ہے۔ جو broken family system سے پریشان اور depression کا شکار ہیں انہیں یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ اللہ کا نازل کردہ نظام ہی اس اللہ کی زمین کے لیے suitable ہے اور انسان کا وضع کردہ نظام اس زمین کے لیے suitable نہیں، اس بات کی تصدیق کے لیے پڑھیے کلمہ پڑھنے والوں کی داستانیں۔ میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟
- سورہ نساء میں تعاون پر مبنی معاشرہ (cooperative society) کے لیے جامع اصول بیان کیے گئے ہیں۔

آیت 1: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفۡسٖ وَٰحِدَةٖ وَخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالٗا كَثِيرٗا وَنِسَآءٗۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِي تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلۡأَرۡحَامَۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيبٗا ١ ﴾ النساء

ترجمہ: اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کرکے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغۡفِرُ أَن يُشۡرَكَ بِهِۦ وَيَغۡفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُۚ وَمَن يُشۡرِكۡ بِٱللَّهِ فَقَدِ ٱفۡتَرَىٰٓ إِثۡمًا عَظِيمًا ﴿٤٨﴾ ﴾ النساء

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا۔

حدیث: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السَّلَمِيِّ، أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ، فَقَالَ: «هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَالْزَمْهَا، فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا». (سنن النسائي: 3106، صحيح)

ترجمہ: معاویہ بن جاہمہ سلمی سے روایت ہے کہ جاہمہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں، اور آپ کے پاس آپ سے مشورہ لینے کے لیے حاضر ہوا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) پوچھا: کیا تمہاری ماں موجود ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: "انہیں کی خدمت میں لگے رہو، کیونکہ جنت ان کے دونوں قدموں کے نیچے ہے"۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ
Dastar-khwaan | دستر خوان
The Table spread with foods
5
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

Few Objectives / بعض اہداف

- اس سورت کا ہدف ہے عہد و پیمان کی پاسداری۔[36]
- گھریلو ، معاشرتی، سماجی، عالمی و معاشی مسائل اور دہشت گردی کے خاتمہ کے لیے programming ضروری ہے اور وہ آخرت کے حساب و کتاب کے خوف سے ہی ممکن ہے۔ (5:32)
- معاشرہ (society) کو منزل من اللہ طریقہ پر لے جانے کی تعلیم دی گئی ہے۔
- عیسائی عقائد کے رد میں اور توحید کی ترغیب پر کافی وضاحت سے بات کی گئی۔
- تحلیل و تحریم، امر و نہی اور جاہلیت کے مسائل کا ذکر کیا گیا ہے۔

Few Topics / بعض موضوعات

1. حلال وحرام کا اور عہد و پیمان کو پورا کرنے کا بیان (1-5)
2. وضو کے وجوب پھر غسل اور پانی نہ ملنے پر تیمم کا بیان (6)
3. نعمتوں کے ذریعہ تذکیر کی گئی اور فیصلہ اور گواہی میں انصاف کا حکم دیا گیا(7-11)
4. اہل کتاب کے بعض احوال اور ان کی عہد شکنی کا بیان (12-14)
5. اہل کتاب کو رسول اللہ ﷺ اور قرآن کے ذریعہ سے نصیحت کی گئی جو انسانوں کو ہدایت کا راستہ بتلاتا ہے(15-16)
6. اہل کتاب کے بعض اعتراضات اور ان کی تردید (17-19)
7. یہودیوں کا موقف اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں(20-26)
8. ہابیل اور قابیل کا قصہ، اور پہلے قتل کا تذکرہ (27-31)
9. قتل اور زمین میں فساد پھیلانے کی سزا کا بیان (32-34)

36 [تفسير الطبري ص447-449]

﴿10﴾ نیک عمل کے ذریعہ اللہ کا تقرب حاصل کرنے کی فضیلت (35)

﴿11﴾ قیامت کے دن کافروں کے عذاب کا بیان (36-37)

﴿12﴾ چوری اور اس کی حد کا بیان (38-40)

﴿13﴾ کافروں ، منافقوں اور یہودیوں کو جو سزا ملنے والی ہے اس کا تذکرہ (41-43)

﴿14﴾ تورات ،انجیل اور قرآن تمام آسمانی کتابیں آپس میں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں اور قرآن پہلی تمام کتابوں کو منسوخ کرتا ہے اس کے مطابق فیصلہ واجب ہے (44-50)

﴿15﴾ ان لوگوں سے دوستی کی حرمت جو مومن نہیں ہیں اور رسول ﷺ اور مومنوں سے دوستی کا حکم (51-58)

﴿16﴾ اہل کتاب کی بری عادتیں بیان کی گئی ہیں خاص طور پر یہودیوں کا مومنوں اور اپنے رب کے ساتھ معاملہ(59-71)

﴿17﴾ اللہ کے ساتھ نصاریٰ کے شرک کا بیان (72-76)

﴿18﴾ اہل کتاب کو دین میں غلو کرنے سے منع کیا گیا اور ان میں انکار کرنے والوں پر لعنت کی گئی(77-81)

﴿19﴾ یہود اور مشرکین دشمنی میں سخت ہیں اور نصاریٰ اقرب ہیں مسلم کے (82-86)

﴿20﴾ اللہ نے جو حلال کیا ہے وہ پاک ہے اس کو کھانا چاہیئے، اس کو حرام کرلینا جائز نہیں ہے(87-88)

﴿21﴾ قسم کا حکم اور اس کے توڑنے کا کفارہ بیان کیا گیا(89)

﴿22﴾ شراب ،جوا ،انصاب(بت پرستی)، ازلام (قرعہ کے تیر)سے منع کیا گیا اور توبہ کی فضیلت بیان کی گئی (90-93)

﴿23﴾ حالت احرام میں شکار کے احکام اور حرمت والے مہینوں کا بیان (94-100)

﴿24﴾ کثرت سوال سے منع کیا گیا اور جاہلیت کی گمراہیوں کا تذکرہ اور مومنوں کو اس سے دھوکا کھانے سے روکا گیا (101-105)

﴿25﴾ موت کے وقت وصیت پر گواہ رکھنے کا حکم (106-108)

﴿26﴾ قیامت کے دن رسولوں سے سوال کہ ان کی قوم نے انہیں کیا جواب دیا(109)

﴿27﴾ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے معجزات کا ذکر اور آسمان سے نازل ہونے والے دستر خوان کا تذکرہ (110-115)

﴿28﴾ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اور اللہ کے درمیان مکالمہ (116-118)

﴿29﴾ قیامت کے دن سچے لوگوں کا بدلہ اور اللہ کی قدرت کے بعض دلائل(119-120)

﴿1﴾ اس سورت میں مقاصد شریعت کا ذکر ہے جو کہ پانچ ہیں:[37]

۞ دین کی حفاظت: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِۦ فَسَوْفَ يَأْتِى ٱللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُۥٓ أَذِلَّةٍ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ يُجَٰهِدُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٥٤﴾ ﴾ المائدة

ترجمہ: اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو لائے گا جو اللہ کی محبوب ہوگی اور وہ بھی اللہ سے محبت رکھتی ہوگی وہ نرم دل ہوں گے مسلمانوں پر اور سخت اور تیز ہوں گے کفار پر، اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ بھی نہ کریں گے، یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فضل جسے چاہے دے، اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا اور زبردست علم والا ہے۔

۞ جان کی حفاظت: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ أَنَّهُۥ مَن قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِى ٱلْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ ٱلنَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَآ أَحْيَا ٱلنَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِٱلْبَيِّنَٰتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم بَعْدَ ذَٰلِكَ فِى ٱلْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ﴿٣٢﴾ ﴾ المائدة

ترجمہ: اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھ دیا کہ جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا، اور جو شخص کسی ایک کی جان بچا لے، اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کر دیا اور ان کے پاس ہمارے بہت سے رسول ظاہر دلیلیں لے کر آئے لیکن پھر اس کے بعد بھی ان میں کے اکثر لوگ زمین میں ظلم و زیادتی اور زبردستی کرنے والے ہی رہے۔

۞ عزت کی حفاظت: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ ٱلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ ٱلطَّيِّبَٰتُ ۖ وَطَعَامُ ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْكِتَٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۖ وَٱلْمُحْصَنَٰتُ مِنَ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ وَٱلْمُحْصَنَٰتُ مِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكُمْ إِذَآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَٰفِحِينَ

37 (امام شاطبی کی موافقات اور اعتصام بھی ضرور پڑھیے،The Legislation Guarding the Five Necessities(حفظ الشریعة للضروریات الخمس) - Abd Al-Kareem Zidaan and Dr Hakam A. Zummo Al-Aqily ، القواعد الخمس الکبری للشییخ الرحیلي قواعد فقهية)

وَلَا مُتَّخِذِيٓ أَخۡدَانٖۗ وَمَن يَكۡفُرۡ بِٱلۡإِيمَٰنِ فَقَدۡ حَبِطَ عَمَلُهُۥ وَهُوَ فِي ٱلۡأٓخِرَةِ مِنَ ٱلۡخَٰسِرِينَ ۝٥ ﴾ المائدة

ترجمہ: کل پاکیزہ چیزیں آج تمہارے لئے حلال کی گئیں اور اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا ذبیحہ ان کے لئے حلال ہے، اور پاک دامن مسلمان عورتیں اور جو لوگ تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ہیں ان کی پاک دامن عورتیں بھی حلال ہیں جب کہ تم ان کے مہر ادا کرو، اس طرح کہ تم ان سے باقاعدہ نکاح کرو یہ نہیں کہ علانیہ زنا کرو یا پوشیدہ بدکاری کرو، منکرین ایمان کے اعمال ضائع اور اکارت ہیں اور آخرت میں وہ ہارنے والوں میں سے ہیں۔

۞ مال کی حفاظت: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَٱلسَّارِقُ وَٱلسَّارِقَةُ فَٱقۡطَعُوٓاْ أَيۡدِيَهُمَا جَزَآءَۢ بِمَا كَسَبَا نَكَٰلٗا مِّنَ ٱللَّهِۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٞ ۝٣٨ ﴾ المائدة

ترجمہ: چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹ دیا کرو۔ یہ بدلہ ہے اس کا جو انہوں نے کیا۔ عذاب، اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ قوت وحکمت والا ہے۔

۞ عقل کی حفاظت: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّمَا ٱلۡخَمۡرُ وَٱلۡمَيۡسِرُ وَٱلۡأَنصَابُ وَٱلۡأَزۡلَٰمُ رِجۡسٞ مِّنۡ عَمَلِ ٱلشَّيۡطَٰنِ فَٱجۡتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ ۝٩٠ ﴾ المائدة

ترجمہ: اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر، یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم فلاح یاب ہو۔

2. عہد و پیمان کو پورا کرنا ایمان کا تقاضہ ہے ۔

3. نیکی اور خیر کے کاموں میں تعاون کرنا تقوی کی علامت ہے ۔

4. دین اسلام اللہ کا پسندیدہ دین ہے جو مکمل اور کامل ہے ۔

5. حلال و حرام کی تمیز کرنا اللہ اور بندوں کے درمیان عہد و پیمان ہے ۔

6. دین اسلام پاکی و صفائی کو پسند کرتا ہے، اسی لیے اس نے غسل ، وضو اور تیمم کا حکم دیا ہے ۔

7. اسلام عبادات ، معاملات اور اخلاقیات میں مکمل ہے، اس میں کسی بھی قسم کا اضافہ یا نقص نہیں ہو سکتا۔

8. عہد توڑنا یہود کا شیوہ ہے ۔

9. محمد ﷺ کی بعثت کا مقصد گزرے ہوئے مذاہب کی تعلیمات کو پھر سے زندہ کرنا ہے۔

10. عیسی علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہنا کفر ہے، وہ تو اللہ کے بندے اور رسول تھے۔

﴾11﴿ اللہ کی نافرمانی کرنے والا اللہ کا محبوب نہیں ہوسکتا چاہے وہ یہودی ہو یا نصرانی ہو ۔

﴾12﴿ یہود نہ تو اللہ کا احترام کرتے ہیں اور نہ ہی رسولوں اور فرشتوں کا ۔

﴾13﴿ یہو د کی نافرمانیوں سے تنگ آکر موسی علیہ السلام نے اپنے اور قوم کے درمیان تفریق کی دعا کی ۔

﴾14﴿ انسان کے خون کی اہمیت اور قدر صرف اسلام کی تعلیمات میں ہے ۔

﴾15﴿ اللہ کے احکام کو "سمعنا و اطعنا" کہہ کر قبول کرنا لازم ہے ۔

﴾16﴿ اللہ کے فیصلوں پر راضی ہو نا ایمان کی نشانی ہے ۔

﴾17﴿ انبیاء و رسل کو بھیجنا اللہ کی رحمت ہے ۔

﴾18﴿ یہود و نصاری سے دوستی ضلالت و گمراہی کا سبب بنتی ہے ۔

﴾19﴿ یہود و نصاری سے دوستی نہیں کرسکتے کیونکہ یہ کسی کا بھلا نہیں چاہتے ۔

﴾20﴿ جب یہود اللہ تعالیٰ کا پاس و لحاظ نہیں رکھتے تو پھر مومنوں کا پاس کیسا رکھیں گے۔

﴾21﴿ اہل ایمان کے سب سے سخت ترین دشمن یہود اور مشرک ہیں۔

﴾22﴿ اہل کتاب کی دین سے دوری نے انہیں اللہ کی نظر میں مبغوض بنادیا۔

﴾23﴿ اللہ کے سچے ولی اور دوست اہل ایمان ہیں۔

﴾24﴿ اس امت کی اصلاح توحید باری تعالیٰ اور خالص اتباع سنت سے ہو سکتی ہے ۔

﴾25﴿ اللہ داعیان حق کی حفاظت فرماتاہے۔

﴾26﴿ امر بالمعروف اور نھی عن المنکر سے گریز اللہ کی لعنت اور عذاب کا سبب ہے ۔

﴾27﴿ عیسی علیہ السلام کا انسان ہونا ان کے الہ نہ ہونے کی سب سےبڑی دلیل ہے ۔

﴾28﴿ پاکیزہ چیزوں کو اللہ نے حلال کیا ہے ۔

﴾29﴿ شیطان شراب اور جوے کے ذریعہ انسانوں کو اللہ اور اس کی یاد سے غافل کرنا چاہتاہے ۔

﴾30﴿ پاک اور ناپاک برابر نہیں ہوسکتے گرچہ کہ ناپاک کی کثرت ہوجائے ۔

﴾31﴿ کسی بھی چیز کی کثرت اس کے حلال ہونے کی دلیل نہیں ہوسکتی۔

﴿32﴾ اللہ سے ڈرنا اور تقوی اختیار کرنا عقلمندی اور کامیابی کی علامت ہے ۔

﴿33﴾ حلال رزق کا ایک لقمہ حرام رزق کے تمام کھانوں سے بہتر ہے۔

﴿34﴾ حلال و حرام کی مشروعیت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

﴿35﴾ آخرت میں کوئی بھی باز پرس سے نہیں بچ سکتا۔

﴿36﴾ روز قیامت نصاری اپنے باطل عقائد پر نادم ہوں گے۔

﴿37﴾ روز قیامت صرف اہل ایمان ہی کامیاب ہوسکتے ہیں۔

مناسبت / لطائف تفسیر

- سورہ بقرہ ،سورہ آل عمران اور سورہ نساء میں احکام و مسائل کے ذکر کے ساتھ اہل کتاب کے شبہات کا رد اور اثبات نبوت کے ساتھ بنی اسرائیل کی معزولی اور بنی اسماعیل کی سرتاجی کا اعلان کیا گیا۔ جبکہ سورہ مائدہ عہد و پیمان کے بارے میں نازل ہوئی۔
- بنی اسرائیل نے عہد و پیمان پورا نہ کیا۔ اے ایمان والو "لا ينال عهدي الظالمين" کے دائرہ میں نہ آجانا بلکہ "اوفوا بالعقود" کے زمرے میں شامل ہو جائے۔
- سورہ نساء اور مائدہ میں یہود و نصاری دونوں کے سوالات کے جوابات دیے گئے ہیں۔
- سورہ مائدہ میں عیسائیت کا ذکر جبکہ سورہ نساء میں یہودیوں کا ذکر زیادہ کیا گیا ہے۔

حفظ وتدبر آیات وحدیث برائے تذکیر،تزکیہ،دعوت اور اصلاح

آیت 1: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣﴾﴾ المائدۃ

ترجمہ: تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو اور جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں اور جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں کے ذریعے فال گیری کرو یہ سب بدترین گناہ ہیں، آج کفار تمہارے دین سے ناامید ہوگئے، خبردار! تم ان سے نہ ڈرنا اور مجھ سے ڈرتے رہنا، آج میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کردیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوگیا۔ پس جو شخص شدت کی بھوک میں بے قرار ہو جائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بہت بڑا مہربان ہے۔

آیت 2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ﴿٣٢﴾﴾ المائدۃ

ترجمہ: اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھ دیا کہ جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین

میں فساد مچانے والا ہو، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا، اور جو شخص کسی ایک کی جان بچا لے، اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کردیا اور ان کے پاس ہمارے بہت سے رسول ظاہر دلیلیں لے کر آئے لیکن پھر اس کے بعد بھی ان میں کے اکثر لوگ زمین میں ظلم و زیادتی اور زبردستی کرنے والے ہی رہے۔

حدیث1: عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: « وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ، ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ ». {الترمذي: 2169، صحيح}

ترجمہ: حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس رب کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر عذاب بھیج دے اور تم اس سے دعائیں مانگو اور وہ قبول نہ کرے۔

حدیث2: عن بن عَبَّاسٍ أنَّ النَّبيَّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم نظر إلى السَّماءِ وقال: (قاتَل اللهُ اليهودَ حُرِّمت عليهم الشُّحومُ فباعوها وأكلوا أثمانَها وإنَّ اللهَ إذا حرَّم شيئًا حرَّم ثمنَه. (صحيح ابن حبان: 4938، صحيح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا: اللہ یہود کو ہلاک کرے ، ان پر چربی حرام کی گئی تو وہ اسے بیچتے اور اس کی قیمت کھا جاتے، حالانکہ اللہ جب کسی چیز کو حرام کرتا ہے تو اس کی قیمت کو بھی حرام کر دیتا ہے۔

حدیث3: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عنه، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا». [البخاري: 3166]

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے کسی ذمی کو (ناحق) قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا۔ حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی راہ سے سونگھی جا سکتی ہے۔"

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْأَنْعَامِ
The Cattle | Chaupaae | چوپائے
6
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

Few Objectives / بعض اہداف

- اس سورت کا ہدف عقیدہ و معاملات میں توحیدِ خالص ہے ۔[38]
- امت کو زوال سے نکل کر عروج پانا ہو تو التصفیہ والتربیۃ پر عمل ضروری ہے۔ [39]
- ابطال باطل واحقاق حق مضبوط دلائل کی روشنی میں کیے گئے ہیں۔
- یہ سورت توحید ، رسالت اور آخرت پر مشتمل ہے۔ [40]
- توحید و رسالت پر جو اعتراضات کیے گئے تھے ان کا اس سورت میں جواب ہے۔ [41]
- اس سورت میں اسلوب تقریر(حجت تمام کرنا، اعتراضات کے جوابات وشبہات کا ازالہ) کو اپنایا گیا ہے۔[42]
- اُسلوب تلقین (ترغیب و ترہیب) کو اپنایا جائے۔
- انذار کے ساتھ ہجرت، مقابلہ یا نزول عذاب کے مراحل۔
- بالخصوص قریش و بالعموم عالم کے سارے لوگوں سے خطاب ہے جو بت پرستی ، عقل پرستی، اوہام پرستی، اباء پرستی یا غفلت کا شکار ہوکر اپنے خالق سے دور ہو چکے ہیں۔
- عربوں کی جاہلیت وسفاہت عقائد ، معاملات ، سماجی بود وباش ، نظریات ، معاشرتی نظام میں جاننا ہوتو سورہ انعام پڑھنا چاہیے۔

---

38 مزید معلومات کے لیے اس کتا ب کو ضرور پڑھیں :كتاب التوحيد الذي هو حق الله على العبيد- محمد بن عبد الوهاب، كتاب التوحيد – الشيخ صالح الفوزان

39 (اس کتاب کو ضرور پڑھیے: التصفية والتربية للالباني، جس میں قرآن اور صحیح حدیث سے دو اصول بیان کیے گئے ہیں جو امت کو زوال سے نکال کر عروج کی طرف لے جانے والےہیں باِذن اللّٰہ)

40 مزید معلومات کے لیے اس کتا ب کو ضرور پڑہیں(شرح أصول الإيمان: محمد بن صالح العثيمين)

41 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں۔ (الإرشاد إلى صحيح الاعتقاد والرد على أهل الشرك والعناد: صالح بن فوزان الفوزان)

42 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑہیں كشف الشبهات في التوحيد: محمد بن عبد الوهاب

بعض موضوعات / Few Topics

1 اللہ کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے بعض دلائل (1-3)

2 مشرکین کا باطل کے لیے جدال کرنا اور ان کے انجام کا بیان (4-11)

3 اللہ کی وحدانیت اور بعث بعد الموت کے بعض دلائل(12-18)

4 اللہ کی گواہی اپنے نبی کی رسالت کے حق میں اور رسول ﷺ کی گواہی اللہ کی وحدانیت کے حق میں (19)

5 اہل کتاب کا نبی ﷺ کو پہچاننا اور ان کا نبی کو جھٹلانے کا تذکرہ (20-26)

6 قیامت کے تعلق سے مشرکین کا موقف اور ان کے سوالوں کا جواب (27-32)

7 نبی ﷺ کو تسلی اور مشرکین کی ہونے والی رسوائی کا بیان (33-36)

8 اللہ کی قدرت کاملہ کا بیان ،اور اس کا علم تمام چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے (37-39)

9 خوشحالی اور تنگی کا بیان اور مشرکین کی ان دونوں حالتوں میں کیا تبدیلی ہوتی ہے اس کا بیان(40-54)

10 اللہ کی قدرت کے بعض دلائل (14-47)

11 رسولوں کی مہم کا بیان اور لوگوں کی مومن اور کافر کے حساب سے تقسیم (48-49)

12 رسول ﷺ کی بشریت اور ان کی مہم کا بیان(50-58)

13 کلیات اور جزئیات میں کمال علم کا تذکرہ اور بندوں میں کمال قدرت کا تذکرہ (59-67)

14 نبی ﷺ اور قرآن کا مذاق اڑانے والوں کی مجالس میں بیٹھنے سے منع کیا گیا (68-70)

15 مشرکین پر رد اور ان کو قیامت کے دن سے ڈرایا گیا (71-73)

16 ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ اور اپنی قوم سے مکالمہ اور اللہ کی توحید کے سلسلہ میں ان پر حجت قائم کرنا(74-83)

17 انبیاء کے لیے اللہ کی ہدایات اللہ کا ان کو چن لینا اور ان کی اقتداء کا حکم (84-90)

18 ان یہودیوں پر تردید جنھوں نے بشر پر آسمان سے نازل ہونے والی قرآن کا انکار کیا (91-92)

19 ان لوگوں کی سزا کا بیان جنھوں نے قیامت کے دن کو جھٹلایا(93-94)

﴿20﴾ بندوں پر اللہ کے انعامات اور قدرت الٰہی کے مظاہر (95-99)

﴿21﴾ ان مشرکین کا رد جنہوں نے اللہ کے لیے اولاد اور بیوی کے ہونے کا الزام لگایا (100-103)

﴿22﴾ مشرکین کے معبودوں کو گالیاں دینے سے منع کیا گیا تاکہ وہ جہالت میں اللہ کو گالیاں نہ دیں (108)

﴿23﴾ معجزات طلب کرنے پر مشرکین کو تنبیہ کی گئی اور اس پر ان کو وعید سنائی گئی (109-113)

﴿24﴾ اللہ کی گواہی رسول ﷺ کے حق میں، جو بھی رب کی طرف سے نازل ہوتا ہے وہ سچ ہے (114-115)

﴿25﴾ کافروں کی صفات کا بیان اور اللہ ان کے دلوں کی بات کو جانتا ہے (116-117)

﴿26﴾ ذبائح میں حلال وحرام کا بیان (108-121)

﴿27﴾ مومن اور کافر کی مثال بیان کی گئی (122)

﴿28﴾ مجرمین کے مکر اور ان کی سزا کا بیان (123-124)

﴿29﴾ ہدایت یافتہ اور گمراہ کی مثال بیان کی گئی (125)

﴿30﴾ ہدایت یافتہ لوگوں کی جزا کا بیان(126-127)

﴿31﴾ قیامت کے بعض مناظر کا تذکرہ (128-132)

﴿32﴾ نافرمان لوگوں کو ڈرایا گیا (133-135)

﴿33﴾ مشرکین کی افتراء پردازیاں اور ان کا جواب (136-140)

﴿34﴾ اللہ کی قدرت اوراس کی نعمتوں کا بیان (144-11)

﴿35﴾ مشرکین کے کمزور شبہ کا بیان (148-150)

﴿36﴾ محرمات کا تذکرہ(151-153)

﴿37﴾ اللہ نے کتاب میں جو بھی نازل کیا اس میں ہدایت ہے اس کی اتباع واجب ہے اور جواس کی مخالفت کرے اس کے لیے وعید (154-157)

﴿38﴾ موت، قیامت اور اس کی علامات کا تذکرہ (158-160)

﴿39﴾ ہدایت اللہ کی نعمت ہے اور خالص عبادت کرنے کی تعلیم دی گئی اس لئے کہ وہی قادر مطلق ہے (161-165)

Few Lessons / بعض اسباق

1. اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت ہونی چاہیے کیونکہ وہ کمال صفات کا مالک ہے ۔
2. یہ کائنات کی تخلیق اور اس کا نظام کمال قدرت الٰہی کی دلیل ہے ۔
3. اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے واضح دلائل کے باوجود کافروں کی ہٹ دھرمی ہے کہ وہ انکار پر تلے ہیں۔
4. نفع و نقصان کا مالک صرف ایک اکیلا اللہ ہے ۔
5. اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں عقلمندوں کے لیے درس و عبرت ہے ۔
6. زمین کی سیروسیاحت کا مقصد اللہ کی نشانیوں میں غور و فکر کرنا ہے ۔
7. مشرکین ہمیشہ رسولوں اور اللہ کی نشانیوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔
8. مشرکین کی ایک عادت یہ ہے کہ وہ رسولوں پر تہمتیں باندھتے ہیں۔
9. آپ ﷺ کی شدید حرص تھی کہ کوئی جہنم میں نہ جائے ۔
10. گزرے ہوئے پیغمبروں کی زندگیوں میں آپ ﷺ کے لیے تسلی ہے ۔
11. معجزات اللہ کی مرضی سے ظاہر ہوتے ہیں ۔
12. اہل کتاب بھی نشانیوں کو دیکھ لینے کے باوجود نبی ﷺ کو جھٹلاتے تھے۔
13. کافر ومشرک دنیا و آخرت میں خسارہ اٹھانے والے ہیں ۔
14. مشرکین بغض و حسد کی وجہ سے حق کو قبول نہیں کرتے تھے۔
15. خیر و شر کا مالک صرف اللہ ہے ۔
16. دعوت دین میں صبر و استقامت داعی کے ہتھیار ہیں ۔
17. انبیاء و رسل کی زندگیاں صبر و تحمل کا اعلیٰ نمونہ ہیں ۔
18. ہر دور میں حق کے مخالفین پائے جاتے ہیں ۔
19. دعوت کی راہ میں مصائب و مشکلات آتے ہیں۔

﴿20﴾ اسلام کو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو سلیم الفطرت اور زندہ دل ہیں ۔

﴿21﴾ ایمان سے دل کو زندگی اور آنکھوں کو بصیرت ملتی ہے ۔

﴿22﴾ کائنات کی بڑی نشانیوں کے باوجود کافر مزید نشانیاں مانگتے ہیں۔

﴿23﴾ جو حق کے راستے میں محنت کرتاہے اسے پھل ضرور ملتاہے ۔

﴿24﴾ کائنات کا ہر ذرہ اس بات پر گواہ ہے کہ اللہ ہی معبود برحق ہے ۔

﴿25﴾ ایمان لانے کے بعد آزمائش ہوکر رہے گی یہی قانون الہی ہے ۔

﴿26﴾ کافروں اور مشرکوں کو ڈھیل دینا یہ ان کے لیے آزمائش ہے ۔

﴿27﴾ بندوں پر حجت قائم کرنے کے لیے اللہ نے رسولوں کو بھیجا ۔

﴿28﴾ رسولوں کا کام لوگوں کو عذاب الہی سے ڈرانا اور رحمت الہی کی بشارت دینا ہے ۔

﴿29﴾ رسول اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں کہہ سکتے ، وہ تو وحی الہی کے تابع رہتے ہیں۔

﴿30﴾ کمزور مسلمانوں پر طاقتور مجرمین کا غلبہ ایک آزمائش ہے۔

﴿31﴾ دین اسلام سب کے لیے ہے : امیر و غریب ، بادشاہ و فقیر وغیرہ۔

﴿32﴾ مشرکوں کے شرک سے اہل ایمان کو براءت کا اظہار کرنا چاہیے۔

﴿33﴾ اللہ ہی اکیلا غیب جاننے والا ہے ۔

﴿34﴾ نیند، موتِ صغری ہے ۔

﴿35﴾ اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے لہذا اسی سے مدد طلب کرنا چاہیے ۔

﴿36﴾ اللہ تعالی نے ہر انسان کو فطرت پر پیدا کیا ہے ۔

﴿37﴾ دعوت دین کی بنیاد قومی عصبیت پر نہیں بلکہ انسانیت کی خیر خواہی پر ہے ۔

﴿38﴾ مشرکین مکہ بھی مصیبت کے وقت خالص اللہ ہی کو پکارتے تھے۔

﴿39﴾ نعمتوں کو دینے والا اور ان کو چھیننے والا صرف اللہ ہی ہے ۔

﴿40﴾ اللہ کے احسانات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے ۔

﴿41﴾ دنیا اور آخرت میں اسلام ہی نجات کا واحد راستہ ہے ۔

﴿42﴾ گنہگاروں کے ساتھ بیٹھنے سے بھی منع کیا گیا ہے الا یہ کہ تبلیغ کرنا مقصود ہو۔

﴿43﴾ کافروں کی مجلس میں تقریب ادیان کے لیے جانا مداہنت ہے ۔دین کے معاملہ میں لکم دینکم ولی دین اور دنیوی امور میں حسن سلوک کریں اس نیت کے ساتھ کہ ان کو اسلام اور حق پہنچا سکیں۔

﴿44﴾ فرشتہ اللہ کی مخلوق ہیں نہ کہ اس کی بیٹیاں ۔

﴿45﴾ اللہ کافروں کو ایک وقت مقرر تک مہلت دیتا ہے ۔

﴿46﴾ ہدایت کا راستہ صرف ایک ہی ہے اور وہ اسلام کا راستہ ہے ۔

﴿47﴾ اچھی صحبت برائیوں سے بچاتی ہے۔

﴿48﴾ اللہ کی مدد کے بغیر کوئی سیدھی راہ پر چل نہیں سکتا۔

﴿49﴾ نماز بندے اور رب کے درمیان تعلق پیدا کرتی ہے ۔

﴿50﴾ اللہ کے احکامات کے سامنے انسان کو مطیع و فرمانبردار ہونا چاہیے ۔

﴿51﴾ داعی کے لیے ضروری ہے کہ وہ مدعو سے مل جل کر رہے ۔

﴿52﴾ داعی مدعو کے لیے خیر خواہ ہوتا ہے ۔

﴿53﴾ ایک مومن کو مدعو کے لیے ہمیشہ تڑپ رکھنی چاہیے ۔

﴿54﴾ مدعو کی سمجھ کو سامنے رکھتے ہوئے بات کرنی چاہیے۔

﴿55﴾ محمد ﷺ کوئی نیا دین لے کر نہیں آئے بلکہ تمام انبیاء کا دین ایک ہی تھا۔

﴿56﴾ شرک نیکیوں کو برباد کردینے والا عمل ہے ۔

﴿57﴾ داعی کو ہمیشہ اللہ کی مدد طلب کرتے رہنا چاہیے۔

﴿58﴾ محمد ﷺ تمام انبیاء کی پیروی واقتداء کرتے ہیں۔

﴿59﴾ سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ کوئی اللہ پر جھوٹ باندھے۔

﴿60﴾ خاتم الانبیاء کے بعد کوئی وحی کا دعوی نہیں کرسکتا۔

﴿61﴾ کفار و مشرکین کو موت کے وقت سختیوں کا عذاب دیا جائے گا۔

﴾62﴿ بعث بعد الموت کے عیقدہ کے اثبات کے لیے حسی دلائل کافی ہیں۔

﴾63﴿ جب اللہ نے ہماری تخلیق کر دی ہے تو اس پر دوبارہ لوٹانا آسان ہے۔

﴾64﴿ اس کائنات میں اللہ کی قدرت کی بے شمار نشانیاں ہیں۔

﴾65﴿ اللہ نے ستاروں کو راستہ تلاش کرنے کے لیے بنایا ہے ۔

﴾66﴿ علم فلکیات لوگوں کی تقدیر بتانے کے لیے نہیں بلکہ اللہ کی قدرت کی نشانی ہے ۔

﴾67﴿ کائنات کی تخلیق میں غور و فکر کرنا مومنوں کا شیوہ ہے ۔

﴾68﴿ دلائل توحید کو پیش کرتے وقت مدعو کا لحاظ کرنا چاہیے ۔

﴾69﴿ اللہ خالق ہے اس کے علاوہ سب مخلوق ہیں۔

﴾70﴿ اللہ کی ذات کا مکمل ادراک کرنا ناممکن اور محال ہے ۔

﴾71﴿ قرآن مجید ہر دور کے لیے مناسب اور موزوں ہے ۔

﴾72﴿ دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں، ہر شخص خود مختار ہے ۔

﴾73﴿ داعی کا کام دعوت پہنچانا ہے، نتائج کا مالک اللہ ہے ۔

﴾74﴿ مشرکین کے معبودوں کو گالی نہ دو ورنہ پھر وہ جہالت میں اللہ کو گالی دیں گے۔

﴾75﴿ دعوت دین کے لیے وسائل دعوت کا بھی حلال ہونا ضروری ہے ۔

﴾76﴿ اس کائنات کے تمام کام اللہ کی مشیت سے ہوتے ہیں۔

﴾77﴿ راہ حق میں آزمائش کا آنا سنت الہی ہے ۔

﴾78﴿ حق و باطل میں ہمیشہ کشمکش رہی ہے ۔

﴾79﴿ ہر نبی کے کچھ دشمن اور دوست ہوتے ہیں۔

﴾80﴿ فتنوں کے دور میں ایمان ہی راہ نجات ہے۔

﴾81﴿ قرآن مجید کامل منہج زندگی ہے ۔

﴾82﴿ اہل باطل کی کثرت اور اہل حق کی قلت لوگوں کو دھوکے میں نہ ڈالے ۔

﴿83﴾ احکام شریعت پر عمل پیرا ہونا ایمان کا تقاضہ ہے ۔

﴿84﴾ کتاب و سنت کا تھامنا ہی فتنوں سے نجات کا راستہ ہے ۔

﴿85﴾ محبت الٰہی کی دلیل یہ ہے کہ بندہ دین اسلام پر کامل طورپر عمل کرتا رہے۔

﴿86﴾ کافروں اور مشرکوں کی جانب سے شبہات آتے رہیں گے ان کو کتاب و سنت کی روشنی میں حل کرنا داعی کا فریضہ ہے ۔

﴿87﴾ غرور و تکبر حق کو قبول کرنے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

﴿88﴾ نبوت رحمت الٰہی ہے جس کا دینے والا صرف اللہ ہے ۔

﴿89﴾ جس کے حق میں اللہ ہدایت کا فیصلہ کرلیتاہے تو اسے حق کو قبول کرنے کی ہدایت دے دیتاہے۔

﴿90﴾ لوگوں کی ہدایت اور گمراہی اللہ کے ہاتھ میں ہے ۔

﴿91﴾ قیامت کے دن لوگ اپنے اپنے اعمال کا اقرار کریں گے۔

﴿92﴾ حق جاننے کے بعد اس کا انکار کرنا سنگین جرم ہے ۔

﴿93﴾ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ ایک نہ ایک دن پورا ہوکر رہے گا۔

﴿94﴾ اللہ کی ذات بے نیاز ہے اور ساری مخلوق اس کی محتاج ہے ۔

﴿95﴾ ظلم حرام ہے اور اللہ نے اس کو اپنے اوپر بھی حرام کرلیا ہے۔

﴿96﴾ حلال و حرام کے فیصلے کرنا صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے ۔

﴿97﴾ عورت کے حقوق کا سچا پاسدار صرف اسلام ہے ۔

﴿98﴾ حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنا مشرکین کا سنگین جرم ہے ۔

﴿99﴾ اللہ اکیلا نعمت دینے والا ہے، لہذا اسی کا شکر بجا لانا چاہیے۔

﴿100﴾ اناج اور میوؤں میں زکات واجب ہے جب نصاب کی شرطیں پوری ہوں۔

﴿101﴾ اللہ کی حلال کردہ چیزیں طیبات ہیں لہذا انہیں کھانا چاہیے۔

﴿102﴾ اللہ کی حرام کردہ چیزیں خبیث ہیں لہذا ان سے بچنا چاہیے۔

﴿103﴾ حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنا اللہ پر افتراء کرنا ہے۔

﴿104﴾ اسلام میں علمی مناظرہ دلیل کی بنیاد پر جائز ہے ۔

﴿105﴾ شرک کرنا اللہ کے حق میں حق تلفی کرنا ہے ۔

﴿106﴾ اللہ کے فرامین و احکام ، حکمت اور مقاصد پر مبنی ہیں۔

﴿107﴾ اسلام کا راستہ سیدھا راستہ ہے لوگوں کو اسی پر چلنا چاہیے ۔

﴿108﴾ والدین کی نافرمانی حرام ہے ۔

﴿109﴾ اولاد کو فقر و فاقہ کی وجہ سے قتل کرنا حرام ہے ۔

﴿110﴾ بدکاری سے دور رکھنا اسلام کا عین تقاضہ ہے ۔

﴿111﴾ یتیم کے مال کی حفاظت کرنا اور اسے بلوغت پر لوٹانا فرض ہے ۔

﴿112﴾ ناپ تول میں کمی کرنا حرام ہے ۔

﴿113﴾ اللہ کسی بھی انسان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں ڈالتا ۔

﴿114﴾ حق بات کہنا لازم ہے اگر چہ اپنے رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

﴿115﴾ سابقہ کتابیں وقتی ضرورت تھیں اور قرآن قیامت تک کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے ۔

﴿116﴾ عربی قرآن کی زبان ہے اس کا سیکھنا ضروری ہے ۔

﴿117﴾ قیامت کے دن اللہ حساب لے گا، اس کی کیفیت وہی بہتر جانتاہے۔

﴿118﴾ قرآن اتحاد و اتفاق کی دعوت دیتاہے اور اختلاف و تفریق سے روکتاہے ۔

﴿119﴾ اخلاص کے ذریعہ عبادات و معاملات میں قبولیت پیدا ہوتی ہے ۔

﴿120﴾ انسان اور جنات کی زندگی کا مقصد خالص رب العالمین کی عبادت کرنا ہے ۔

﴿121﴾ لوگوں کی آپس میں معیشت میں فرق اللہ کی حکمت کا تقاضہ ہے۔

﴿122﴾ اللہ کمال صفت کا مالک ہے، لہذا اسی کی عبادت کرنی چاہیے ۔

- شروع کی چار سورتوں میں اہل کتاب کو دعوت اسلام دی گئی ، سورہ انعام میں کفار قریش کو اتمام حجت و انذار کے طور پر دعوت اسلام پیش کی گئی۔
- کفار قریش کو ان کے آباء و اجداد کے ملت ابراہیمی پر ہونے پر بڑا ناز تھا لہذا سورہ انعام میں بتا یا گیا کہ ابراہیم علیہ السلام کا اصل دین اسلام ہے اور یہ جو کر رہے ہیں وہ ان کے اپنے بنائے ہوئے نظام و ضوابط ہیں لہذا اس کو چھوڑ کر اسلام اپنالیں۔
- کفار کے اعتراضات پر مختلف جوابات کے ذریعہ اتمام حجت قائم کی گئی۔ اب اتمام حجت کے بعد بھی نہ مانے تو سورہ اعراف میں واضح انداز اور تاریخی حوالوں اور قصوں کے ذریعہ نافرمانی کا انجام بتایا گیا ہے۔

آیت 1: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٢﴾ ﴾ الأنعام

ترجمہ: آپ فرما دیجیے کہ بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔

آیت 2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُم بَأْسَ بَعْضٍ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ ﴿٦٥﴾ ﴾ الأنعام

ترجمہ: آپ کہئے کہ اس پر بھی وہی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے یا تمہارے پاؤں تلے

سے یا کہ تم کو گروہ گروہ کرکے سب کو بھڑا دے اور تمہارے ایک کو دوسرے کی لڑائی چکھا دے۔ آپ دیکھیے تو سہی ہم کس طرح دلائل مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں شاید وہ سمجھ جائیں۔

حدیث: قال صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ « سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا، فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً، سَأَلْتُ رَبِّي: أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا". {مسلم: 2890}

ترجمہ: میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگیں پس دو چیزیں مجھ کو عطا کردیں گئیں اور ایک چیز سے مجھے روک دیا، میں نے اپنے رب سے مانگا کہ میری امت کو قحط سالی کے ذریعہ ہلاک نہ کرے پس یہ مجھے عطا کردیا گیا اور میں نے اللہ عزوجل سے مانگا کہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ کر پس اللہ عزوجل نے یہ چیز بھی مجھے عطا کر دی اور میں نے اللہ عزوجل سے سوال کیا کہ ان کی آپس میں ایک دوسرے سے لڑائی نہ ہو تو مجھے اس سوال سے منع کردیا گیا۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْأَعْرَافِ
جنت اور جہنم کے درمیان کی جگہ
Jannat aur Jahannam ke darmiyaan ki jaga
The wall with Elevations
7
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

Few Objectives / بعض اہداف

- تمام انبیاء علیہم السلام کا مشن یہی تھا کہ لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچائیں اور بس یہی ان کی ذمہ داری تھی نہ کہ اسلام قبول کروانے کی تو پھر اگر لوگ اسلام قبول نہ کریں تو مایوسی کس بات کی!!!
- یہ وہ پہلی سورت ہے جس میں بالتفصیل انبیاء کے قصے بیان کیے گئے ہیں آدم علیہ سے لے کر آخر تک۔ اس میں نوح، ہود، صالح، شعیب، موسی علیہم السلام سے لے کر محمد ﷺ تک تمام انبیاء کا تذکرہ ہے۔
- اس سورت میں حق و باطل کے درمیان ہونے والے دائمی نزاع کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ اور یہ بھی واضح کیا گیا کہ باطل دنیا میں کیسے فساد برپا کرتا ہے۔
- اس سورت میں بیان کیا گیا ہر نبی کا قصہ دو چیزوں کو ظاہر کرتا ہے: 1۔ خیر اور شر کے درمیان نزاع اور2۔ ابلیس کی چال بازیاں جو وہ بنی آدم کے ساتھ کر رہا ہے، اسی لیے اللہ نے چار بار یہ ندا دی (یا بني آدم) تا کہ انسانوں کو اس دشمن سے چوکنا کرے جس نے آدم کو اللہ کی مخالفت کا وسوسہ کیا۔[43]

Few Topics / بعض موضوعات

1. قرآن اللہ کی طرف سے حق ہے اس کی اتباع کرنا واجب ہے (3-1)
2. دنیا اور آخرت میں نافرمان اور جھٹلانے والوں کا انجام بتایا گیا(9-4)
3. زمین میں خلافت کا قصہ اور ابلیس کا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار اور آدم علیہ السلام کو زمین پر بھیجے جانے کا تذکرہ (25-10)
4. بنی آدم سے خطاب کہ وہ اللہ کے انعامات اور اس کے فضل کو یاد کریں اور ساتھ ہی ساتھ شیطان کے وسوسہ سے ڈرایا گیا (27-26)
5. عقیدے میں کفار کی گمراہیوں کا بیان اور اللہ نے جو حرام کیا ہے اس کا بیان (33-28)
6. ہر شخص کی انتہاء موت ہے (34)

43 (أضواء البيان في إيضاح القرآن بالقرآن20 \ 117 [.)

﴿7﴾ رسولوں کی مہم اور ان پر ایمان لانے والوں کی جزا کا بیان (35)

﴿8﴾ کافروں کا رسولوں کے ساتھ معاملہ اور قیامت کے دن ان کا انجام(36-41)

﴿9﴾ قیامت کے دن مومنوں کے ثواب کا بیان (42-43)

﴿10﴾ جنت والے ،جہنم والے اور اعراف والوں کا مکالمہ (44-51)

﴿11﴾ نزول قرآن کے ذریعہ کافروں پر اتمام حجت کابیان اور قیامت کے دن کافروں کا اعتراف (52-53)

﴿12﴾ اللہ کی قدرت اور اس کی وسعت رحمت کے دلائل (54-56)

﴿13﴾ مومن اور کافر کے لیے بعث بعد الموت کے دلائل (57-58)

﴿14﴾ نوح،ہود،صالح ،لوط اور شعیب علیہم السلام کے قصوں کا بیان (59-93)

﴿15﴾ امتوں کو ہلاک کرنے سے پہلے اللہ کی سنت کہ اللہ ان کو آزماتا ہے (94-95)

﴿16﴾ کفار کی طبیعت کا بیان اور ان کو تنبیہ (95-102)

﴿17﴾ فرعون کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام کا قصہ اور آل فرعون کا انجام(96-145)

﴿18﴾ تکبر کرنے والے اور جھٹلانے والوں کی سزا کا ذکر (146-147)

﴿19﴾ موسیٰ علیہ السلام کی غیر حاضری میں سامری کا بنی اسرائیل کو گمراہ کرنے کا بیان (148-154)

﴿20﴾ رسول ﷺ کی رسالت تمام عالموں کے لیے ہے اور تمام قوموں کو آپ ﷺ کی اتباع کرنا واجب ہے (7-158)

﴿21﴾ بعض بنی اسرائیل حق کی اتباع کرتے ہیں اور ان پر اللہ کے انعامات کا تذکرہ (159-160)

﴿22﴾ بنی اسرائیل کے واقعات خصوصًا یوم سبت کا واقعہ (161-171)

﴿23﴾ بنی آدم سے لیے گئے عہد کا تذکرہ اور ان کی فطرت کا بیان (172-174)

﴿24﴾ اسماء حسنیٰ کے ذریعہ دعا کرنے کا بیان (180)

﴿25﴾ ہدایت یافتہ لوگوں کا تذکرہ (181)

﴿26﴾ جو لوگ اللہ کی نشانیوں میں تفکر اور تدبر نہیں کرتے اور انکار کرتے ہیں وہ گمراہ ہیں (182-186)

﴿27﴾ قیامت کب آنے والی ہے اس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے (187)

28 رسول ﷺ انسان ہیں ، اپنے لیے کسی نفع ونقصان کا اختیار نہیں رکھتے اور نہ ہی غیب کا علم جانتے ہیں (188)

29 مشرکین کی طبیعت اور ان کے افترا پردازیوں کا بیان اور ان کی تردید (189-198)

30 اخلاق فاضلہ کی تعلیمات (199-203)

31 جب قرآن پڑھا جائے تو خاموش رہنے کا تذکرہ(204-205)

32 مومن کی حقیقت (206)

Few Lessons / بعض اسباق

1 اس سورت میں انسانیت کی تین صنفوں کی ذکر ہے : ا۔ مومن(اطاعت گزار)، 2۔ نافرمان اور 3۔غافل۔

2 اس سورت میں موسیٰ علیہ السلام ، فرعون اور جادوگروں کے قصے کا ذکر ہے۔ جادوگر کس طرح سے حق آشنا ہونے پر موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاتے ہیں اور فرعون کی دھمکیوں سے ذرا نہیں گھبراتے۔[44]

3 اس سورت کے آخر میں کہا گیا غافل نہ ہونا اور ذکر میں لگے رہنا۔

4 اس سورت میں بنی اسرائیل کی تین جماعتوں کا ذکر ہے: نافرمان، مومن (جو برائیوں سے روکتے تھے) اور تماشائی[45]۔ یہ تین گروپ ہر معاشرے میں پائے جاتے ہیں۔ تماشائی کہتے: ﴿ وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ۙ اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ ﴾ ان کے جواب میں مومن یہ کہتے: ﴿ قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٦٤﴾ ﴾

5 یہ قرآن اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر لوگوں کی ہدایت کے لیے اتاراہے ، اس کتاب کا ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ یہ جاہلی رسوم کی اصلاح کرتا ہےاور معاشرہ کو ایک صحیح منہج پر لاتا ہے ۔

6 قرآن کے دو اہم مقاصد ہیں:

- انذار: لوگوں کو اللہ کے عذاب سے کھلے طور پر ڈرانا
- نصیحت : اہل ایمان کو نصیحت کرنا۔

44 (آیت: 124-126)

45 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر طبري دیکھیے)

﴿7﴾ یہ قرآن جس طرح رسول ﷺ کو ڈرانے کی ذمہ داری دیتا ہے اسی طرح اہل ایمان کو اس پر عمل کرنے اور اس کی اتباع کرنے کی تعلیم دیتا ہے ۔

﴿8﴾ جو قرآن کو چھوڑ کر کسی اور کتاب کی ہدایت قبول کرے تو یہ صریح کفر ہے ۔ اسی طرح جو اللہ کی کتاب کو کافی نہ سمجھ کر کسی دوسری کتاب کی اتباع کرے تو یہ بھی شرک ہے ۔

﴿9﴾ اللہ تعالیٰ نے بہت سی قوموں کو ہلاک کیا اور عذاب کا مزہ چکھایا اس وقت جبکہ وہ آرام کررہے تھے یا غفلت میں تھے ۔ اور یہ غافل جب عذاب کو دیکھ لیتے تو فورًا اپنے کفر کا اعتراف کرنے لگتے، لیکن ایسا کرنا ان کو کچھ بھی فائدہ نہ دیتا۔

﴿10﴾ جھٹلانے والوں کو جو عذاب آتاہے وہی سب کچھ نہیں ہوتا بلکہ آخرت میں اور بھی بہت شدید اور سخت عذاب ہوگا۔

﴿11﴾ قیامت کے روز جب تمام اقوام اور رسول جمع ہوں گے اس وقت کفار و مشرکین کو ذلت اٹھانی پڑے گی۔

﴿12﴾ قیامت کے دن بندوں کے اعمال میزان حق میں تولے جائیں گے ، جس میں باریک سے باریک چیز کو بھی وزن کیا جائے گا ۔

﴿13﴾ قیامت کے روز لوگ دوگروہ میں ہوں گے ایک وہ جن کے ترازو ایمان اور عمل صالح سے بھاری ہوں گے ، اور دوسرے وہ جن کے میزان کفر و گمراہی کی وجہ سے ہلکے ہوں گے۔

﴿14﴾ قال انظرنی الی یوم یبعثون۔۔ شیطان نے دوبارہ اٹھائے جانے والے دن تک مہلت مانگی ۔

﴿15﴾ زمین انسانوں کے لیے رہنے کی جگہ اور زندگی گزارنے کا ذریعہ بنی ، جس میں وہ پیدا ہوں گے ، اس سے فائدہ اٹھائیں گے ، اسی میں مریں گے اور اسی سے دوبارہ اٹھائے جائیں گے ۔ جس میں واضح اشارہ ہے کہ دنیا سے دل نہیں لگانا چاہیے ۔

﴿16﴾ شیطان کی دشمنی انسان کی پیدائش سے چلی آرہی ہے، وہ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے وسوسہ ڈالتا ہے، اور انہیں کفر و ضلال سے دوچار کرتاہے ۔ وہ کھلا دشمن ہے جس کی دشمنی چھپی ہوئی نہیں ہے ۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس سے آگاہ رہیں۔

﴿17﴾ لباس ایک بڑی نعمت ہے، جس میں بہت سے فوائد ہیں جیسے شرم گاہ کی پردہ پوشی، سردی و گرمی سے بچاؤ، زیب و زینت وغیرہ۔ جبکہ شیطان اور اس کے اعوان شرم گاہوں کے کھولنے اور برہنہ کرنے کی دعوت دیتے ہیں تاکہ فحش کا ارتکاب ہو ۔

﴿18﴾ لباس انسان کے ظاہر کو چھپاتا ہے، لیکن باطن کو بھی لباس کی ضرورت ہے اور وہ ہے تقویٰ کا لباس،

بندہ ہمیشہ اللہ کو یاد کرتارہے اس کی اطاعت پر حریص ہو، اور اس کی مخالفت سے دور بھاگے۔

﴿19﴾ شیطان نے بہت سارے لوگوں کو گمراہ کردیا، ان کے لیے شرک و بت پرستی اور فواحش و منکرات مزین کردیے، جیسے لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا، ناحق قتل کرنا اور برہنہ طواف کرنا وغیرہ۔ لہذا استعاذہ کرتے رہنا چاہیے۔

﴿20﴾ مشرکین جب بھی کوئی برائی کرتے تو دو توجیہ کرتے ایک یہ کہ انھوں نے اپنے باپ دادا کو ایسا کرتے ہوئے پایا، دوسرا یہ کہ اللہ نے انہیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے، جبکہ دونوں عذر باطل اور قبیح ہیں اور اللہ برائی کا حکم نہیں دیتا۔

﴿21﴾ اللہ صرف عدل و انصاف کا حکم دیتاہے اور انصاف کی طرف بلاتاہے۔

﴿22﴾ اللہ تعالیٰ نے مساجد کی طرف آنے والوں کو زیب و زینت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

﴿23﴾ خوبصورت اور مہنگے پوشاک و لباس سے ممانعت نہیں، بشرطیکہ وہ حرام نہ ہو، فضول خرچی نہ ہو، تکبر نہ ہو اور شرعی ممانعت نہ ہو۔

﴿24﴾ اللہ نے زینت کے اختیار کرنے کو منع نہیں کیا اور نہ ہی پاکیزہ رزق کو حرام کیا ہے ۔ لیکن ہر فحش بات کو حرام کیا ہے۔ چاہے وہ ظاہری ہو کہ باطنی ۔

﴿25﴾ ہر امت کا ایک مقررہ وقت ہے جس پر وہ ہلاک ہوتی ہے ۔اللہ ہی نے اپنے وسیع اور محیط علم سے یہ اوقات مقرر کیے ہیں اور ہر امت اس تک پہنچ کر رہے گی، اور وہ وقت آنے پر نہ ہی تاخیر ہوگی اور نہ ہی جلد بازی کی جائے گی۔

﴿26﴾ ہر ایک کی موت مقرر ہے چاہے وہ قتل سے ہو یا اچانک ہو، بہر حال وہ اپنے وقت پر مراہے ۔

﴿27﴾ اللہ کی رحمت ہے کہ اس نے انسانوں کو بغیر ہدایت کے نہیں چھوڑا بلکہ ان میں رسول بھیجے تاکہ وہ انہیں آگاہ کریں اور ان کی رہنمائی کریں ، اس طرح جو گناہوں سے بچا اور رسول کی بات مانا اس کے لیے کوئی غم اور خوف نہ ہوگا، لیکن جو جھٹلائے وہ جہنم میں جلے گا۔

﴿28﴾ کمزور اپنے سرداروں اور بڑوں کی شکایت کریں گے کہ اے ہمارے رب انھوں نے ہم کو گمراہ کیا۔

﴿29﴾ اللہ نے ہر جھٹلانے والے سے وعدہ کیا ہے کہ ان کے لیے آسمانوں کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے ، نہ ان کی روح کے لیے اور نہ ان کی دعاؤں کے لیے اور نہ ہی ان کے اعمال کے لیے، سب کے سب رد کردیے جائیں گے اور وہ جہنم میں جائیں گے۔

﴿30﴾ اللہ اہل ایمان کے سینوں کو جنت میں جانے سے پہلے کینہ سے پاک کردے گا ۔ جس میں اشارہ ہے کہ وہ سینہ کو صاف رکھیں ، دھوکہ اور حقد سے پاک رہیں ۔

31 قیامت کے دن سب کے اعمال کا حساب لیا جائے گا، اہل جہنم اپنی علامتوں سے پہچانے جائیں گے اور اہل جنت اپنی علامات سے جانیں جائیں گے اور ان دونوں کے درمیان حجاب ہو گا۔

32 جو لوگ دنیوی مال و متاع اور افرادی قوت سے دھوکہ میں ہیں وہ جان لیں کہ آخرت میں یہ کچھ فائدہ نہ دے گا۔

33 جہنمیوں کی کوئی آرزو پوری نہیں ہو گی۔

34 اللہ نے کتاب کو حق کے ساتھ اتارا، اس کو واضح اور تفصیل کے ساتھ اتارا اور اس کو مومنوں کے لیے ہدایت و رحمت اور شفاء بنایا ۔

35 اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو ایک لمحہ میں پیدا کر سکتا ہے ، لیکن اس نے اس کو چھ دنوں میں پیدا کیا تاکہ بندوں کو علم ہو کہ وہ معاملات میں نرمی اور مہلت سے کام لیتاہے اور یہ کہ اس کے پاس ہر چیز کا وقت مقرر ہے ۔

36 اللہ عرش پر مستوی ہوا ،جس طرح اس کی شان و عظمت کے لائق ہے، وہ مخلوق کی مشابہت سے پاک ہے ۔

37 اللہ نے بندوں کو دعا کرنے کا حکم دیا۔ دعا کرنے والا خوف و گریہ وزاری اور ذلت و خشوع اختیار کرے۔

38 دعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ وہ دعا میں حد سے آگے نہ بڑھے ، جیسے ہمیشہ دنیا میں رہنے کی دعا کرے یا ایسی بات کا سوال کرے جو محال ہو یا انبیاء کی منازل کا سوال کرے یا چیخ چیخ کر دعا کرے ۔

39 نرمی ، خوف اور امید کے ساتھ دعا کرے اور اس میں جلد بازی نہ کرے ۔

40 ہر قسم کے فساد مچانے سے روکا گیا ہے ۔اللہ کے ساتھ کفر اور معصیت کا ارتکاب بھی فساد ہے ۔

41 اچھی زمین اللہ کے حکم سے اچھی فصل اگاتی ہے اور خراب زمین سوائے گھانس پھونس کے کچھ نہیں اگا تی ، دلوں کی یہی مثال ہے۔

42 دعاۃ و مصلحین کو چاہیے کہ وہ صبر ، بردباری اور چستی سے دعوت و تبلیغ کریں اور لوگوں سے حکمت کے ساتھ برتاؤ کریں۔

43 قوم ثمود قوت ، کشادگی ، کثرت مال و جاہ کی وجہ سے سرکشی اور فساد پر اڑ گئے تھے۔

44 قوم نے سرکشی میں اونٹنی کو کاٹ دیا ،جس کی وجہ سے ان سب کو عذاب نے آپکڑا ،یہ کام تکبر اور سرکشی کی واضح علامت تھی۔

45 قوم ناپ تول میں کمی کرتی تھی ، اور باطل طریقہ سے لوگوں کا مال لوٹتی تھی اس لیے شعیب علیہ السلام ان کے کسب و معاش کی اصلاح کی دعوت دیتے تھے ۔

46 اللہ پر افتراء کے بجائے ایمان لانے اور کفر سے بچنے میں خیر اور نعمت ہے ۔

﴿47﴾ جب کبھی کوئی رسول آتا ہے تو قوم کو مہلت دی جاتی ہے اور مختلف آزمائشوں سے گزارا جاتا ہے، تاکہ لوگ ایمان لے آئیں ۔

﴿48﴾ جب قوم یہ گمان کرلے کہ یہ سختیاں تو ان کے باپ دادا پر بھی آتی تھیں اور وہ رسول کی بات ماننے سے انکار کردیں تو ان کی ہلاکت یقینی ہوجاتی ہے۔

﴿49﴾ اللہ لوگوں کو نعمتیں دے کر آہستہ آہستہ جکڑتا ہے ، وہ اپنی تجارت، مال و دولت اور آل واولاد سے خوش ہوجاتے ہیں اور پھر اچانک سب کچھ ہلاک ہوجاتا ہے ۔

﴿50﴾ مال و دولت کی کثرت سے خوشگوار زندگی نہیں مل سکتی بلکہ یہ تو ایمان و تقویٰ سے ملتی ہے ۔

﴿51﴾ ان تمام انبیاء کے قصوں سے محمد ﷺ کو تسلی دی گئی ۔ جس سے قرآنی واقعات کی اہمیت واضح ہوتی ہے ۔

﴿52﴾ اہل کفر کبھی بھی ایک عہد پر پابند نہیں رہتے اور نہ اس کی حفاظت کرتے ہیں بلکہ ہمیشہ عہد و پیمان کو توڑتے ہیں اور اس طرح انہیں عذاب میں جکڑ لیا جاتا ہے ۔

﴿53﴾ پوری انسانی تاریخ میں سب سے بڑی آزمائشوں میں سے ایک آزمائش موسیٰ علیہ السلام کو تھی کیونکہ آپ کا سامنا فرعون سے تھا جو اپنے رب ہونے کا دعوی کرتا تھا۔

﴿54﴾ ہمیشہ سے سرکشوں کا ایک ہی منہج رہا ہے کہ وہ انبیاء و دعاۃ اور اہل ایمان پر تہمت باندھتے ہیں تاکہ حاضرین کو چپ کرادیں۔

﴿55﴾ جب حاکم کا باطن ناپاک ہوجائے اور اس کی اصلاح ناممکن ہوجائے اور ایسے میں وہ کسی اصلاح کی فکر کرے تو اس کا باطن اس کی اجازت نہیں دیتا اور باطل مزین ہو کر سامنے آتا ہے اور وہ اپنی گمراہی پر اڑ جاتا ہے ۔

﴿56﴾ شدائد اور آزمائشوں سے نمٹنے کے لیے اللہ سے مدد طلب کرنا اور مصیبتوں پر صبر کرنا چاہیے ۔

﴿57﴾ اللہ کی سنت ہے کہ وہ مکذبین کو سختیوں سے بھی اور نعمتیں دے کر بھی آزماتا ہے۔

﴿58﴾ قوم فرعون کو اگر بھلائی پہنچتی تو کہتے کہ ہم اسی کے حقدار ہیں ، اور اگر کوئی برائی پہنچتی تو کہتے کہ یہ موسیٰ علیہ السلام کی نحوست ہے ۔

﴿59﴾ **فانتقمنا منهم** -- اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اس کا وقت مقرر ہے وہ اپنے وعدہ سے پیچھے نہیں ہٹتا ، جس طرح کہ اس نے فرعون کو وقت مقرر پر ہلاک کیا۔

﴿60﴾ استخلاف کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ قوم کو بغیر کسی نگران کے ہرگز نا چھوڑا جائے،یہی کام نبی ﷺ جب سفر یا جہاد پر جاتے تو کرتے تھے۔

﴿61﴾ اللہ کی حکمت ہے کہ اس نے اپنی رؤیت کو اہل ایمان کے لیے آخرت میں رکھی ہے۔

﴿62﴾ انبیاء کی توبہ گناہ کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ کی قربت میں زیادتی کی خواہش سے ہوتی ہے ۔

﴿63﴾ اللہ جسے چاہتا ہے چن لیتاہے اور درجات بلند کرتاہے۔ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو چنا اور کلام کیا۔

﴿64﴾ موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کے لیے غصہ ہوئے تھے ، قوم کی اس حرکت پر جو انھوں نے کی ، وہ اپنے لیے کبھی غصہ نہیں ہوئے۔

﴿65﴾ خاص و عام کے لیے کھلا ہے ۔

﴿66﴾ محمد ﷺ کی رسالت تمام کے لیے ہے۔

﴿67﴾ اللہ کے حدود میں سرکشی اور دین کی محرمات میں انہماک، اللہ کی پکڑ اور عذاب آنے کا سبب ہے ۔

﴿68﴾ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی خاص اہمیت ہے ،جس کے ذریعہ معاشرہ کو اللہ کے غضب اور ہلاکت سے بچایا جاسکتاہے ۔

﴿69﴾ اللہ نے بنی آدم سے عہد لیا کہ وہ صرف اس کی عبادت کریں گے اور عبادت میں کسی اور کو شریک نہیں کریں گے اور یہ وہ فطرت ہے جس پر اللہ نے انہیں پیدا کیا ہے۔

﴿70﴾ اللہ نے جنات اور انسانوں کی اکثریت کو آگ کے لیے پیدا کیا، لیکن انہیں اس راہ پر مجبور نہیں کیا گیا، وہ خود اپنے ذمہ دار ہیں کہ انھوں نے ایسا راستہ چن لیا۔

﴿71﴾ اللہ کے اچھے نام ہیں لہذا ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ اللہ کو ان ناموں سے پکارے ۔

﴿72﴾ رسول اللہ ﷺ غیب نہیں جانتے اور نہ یہ جانتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی بلکہ اس علم کو اللہ کی طرف پھیر دیتے ہیں۔

﴿73﴾ اگر کوئی غیب جانتا تو خیر ہی خیر حاصل کرتا ، اور شر سے بچنے کی کوشش کرتا، لیکن اللہ کی حکمت ہے کہ وہ غیب سے کسی کو آگاہ نہیں کرتا۔

﴿74﴾ یہ اللہ کی عظیم قدرت ہے کہ پوری انسانیت کو ایک مرد وعورت سے پیدا کیا اور ان میں تناسل جاری کیا۔

﴿75﴾ ولادت کے قریب ہر مرد و عورت یہ تمنا کرتے ہیں کہ نومولود ہر اعتبار سے اچھا ہواور جب دیکھتے ہیں کہ وہ بے عیب ہے تو اللہ کو بھول جاتے ہیں ۔

﴿76﴾ اللہ ہر مومن اور صالح کا دوست ہے ۔

﴿77﴾ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ قرآن کی تعظیم کریں اور خشوع ، تدبر و حضور قلب سے سنیں تاکہ ان پر رحم کیا جائے۔

- انعام اور اعراف مکی سورتیں ہیں جس میں قریش کے شبہات واعتراضات کا رد ہے۔ انعام میں اتمام حجت ہے اور اعراف میں انذار۔
- سورہ انعام میں سوال و جواب ومجادلہٗ احسن جب کہ سورہ اعراف میں تاریخی مثالوں سے انذار کا طریقہ اپنایا گیا۔
- اس سورت کا نام اعراف اس لیے ہے کیونکہ اس میں لفظ اعراف آیا ہے جو ایک دیوار ہے جنت اور جہنم کے درمیان۔یہاں وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی۔ان کی برائیاں انہیں جنت میں جانے سے روکیں گی اور ان کی نیکیاں انہیں جہنم میں جانے سے روکیں گی۔اس لیے وہ اس دیوار پر رہینگے یہاں تک کہ ان کے درمیان اللہ فیصلہ فرما دے۔[46]

آیت 1: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿١٧٩﴾﴾ الأعراف

ترجمہ :اور ہم نے ایسے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لیے پیدا کیے ہیں، جن کے دل ایسے ہیں جن سے نہیں سمجھتے اور جن کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے نہیں دیکھتے اور جن کے کان ایسے ہیں جن سے نہیں سنتے۔ یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ یہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔یہی لوگ غافل ہیں۔

آیت 2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ

46 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر طبری دیکھیے) (ص 190)

ٱلْقَوْلِ بِٱلْغُدُوِّ وَٱلْـَٔاصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ ٱلْغَٰفِلِينَ ﴿٢٠٥﴾ الأعراف

ترجمہ: اور اے شخص! اپنے رب کی یاد کیا کر اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ صبح اور شام اور اہل غفلت میں سے مت ہونا۔

حدیث: عن أبي موسى الأشعري - رضي الله عنه - قال: قال الرسول - صلى الله عليه وسلم -:
((مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ)). {البخاري: 6407}
ترجمہ: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے رب کو یاد کرتا ہے، اور جو نہیں کرتا ہے، ان کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

أهداف سور القرآن
سُورَةُ الْأَنْفَالِ
Maal-e-Ghanimat | مالِ غنیمت
The Spoils of War
8
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- الٰہی و مادی مدد کے قوانین کا بیان۔[47]
- یہ سورت غزوات کے شرعی مسائل سے متعلق ہے۔(جہاد میں اسلامی اخلاق کا دامن نہ چھوڑیں، جہاد خواہشات کی خاطر یا ظلم کے طور پر نہیں کیا جاتا بلکہ امن قائم کرنے ، ظالم کا ہاتھ پکڑنے اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے کیا جاتا ہے)۔[48]
- اس میں بتایا گیا کہ مدد کب اور کیسے آتی ہے۔ مدد اچانک نہیں آتی اس کے بھی قوانین ہوتے ہیں۔ کائنات میں اللہ نے اسباب بنائے ہیں اصل مسبب تو اللہ ہی ہے۔

1. مال غنیمت کے احکامات (1)
2. مومنوں کی صفات کا تذکرہ (2-4)
3. غزوہ بدر کا قصہ مذکور ہے (5-14)
4. قتال سے بھاگنے کی حرمت (15-16)
5. اللہ نے اہل بدر پر جو انعامات کیے اس کا بیان (17-19)
6. اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے اور ان کی دعوت کو قبول کرنے پر ابھارا گیا اور تقوی کے فوائد کابیان (20-29)
7. کفار ومشرکین کے مکر اور ان کی سزا کا بیان (30-35)
8. مشرکین کا اللہ کی راہ سے روکنے کے لیے خرچ کرنے کا بیان اور اس کی پاداش میں دنیا وآخرت میں ان کی سزا کا بیان (36-40)

---

47 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑہیں (أسباب نصر الله للمؤمنين على أعدائهم: عبد العزيز بن عبد الله بن باز

48 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (غزوات الرسول صلى الله عليه وسلم: إسماعيل بن عمر بن كثير)، اخلاق النبي في الحرب - أماني زكريا الرمادي}

9 مال غنیمت کی تقسیم کا حکم (41)

10 جنگ بدر میں اللہ کی مدد کا بیان (42-44)

11 مومنوں کو جنگ میں ثابت قدم رہنے اور اخلاص اختیار کرنے اور اختلاف سے بچنے کی تاکید (45-47)

12 شیطان کے دھوکے سے آگاہ کیا گیا اور مومنوں کے بارے میں منافقین کا قول (48-49)

13 کفار کو عذاب کی شدت سے ڈرایا گیا (50-51)

14 آل فرعون اور ان سے پہلے والوں کی مثال بیان کی گئی (52-54)

15 کفار کی بعض صفات بیان کی گئی اور ان کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے بتایا گیا (55-59)

16 دشمنوں کے لیے طاقت کی تیاری کرنے کا حکم اگر وہ صلح کے لیے مائل ہوجائیں تو صلح کرلی جائے (60-61)

17 نبی ﷺ اور مومنوں پر اللہ کے انعامات کا بیان اور تالیف قلب کا بیان (62-64)

18 قتال پر ابھارا گیا (65-66)

19 جنگ میں قیدیوں اور مال غنیمت کے احکام (67-71)

20 اسلامی اخوت ہی مضبوط اخوت ہے اور کفار کی دوستی سے بچنے کا حکم (72-75)

Few Lessons / بعض اسباق

1 مسلمانوں کو تربیت دی گئی کہ اب اللہ نے تم کو چنا ہے لہذا اب اس کے لائق بن جاؤ۔

2 منظم جد و جہد اور اپنے ایمان و وسائل کی قوت کے ذریعہ تیاری کرلو۔

3 سورہ انفال میں ایک تعلیم یہ بھی ہے: " السلام المسلح " اسی کو دور حاضر کی اصطلاح میں peace keeping force کہا جاتا ہے یعنی اسلام میں طاقت کا استعمال دفاع ، ظلم کے خاتمہ اور امن کے قیام کے لیے ہے نہ کہ دہشت گردی اور معصوموں کو ستانے کے لیے۔[49]

4 اس میں بتایا گیا کہ اللہ نے جنگ میں کیسی مدد کی:

49 (مزید وضاحت کے لیے یہ آیات بھی ضرور پڑھیں - 5:32، 2:190)

۞ مومنوں کو جنگ پر آمادہ کیا، ان کی صفیں بنائی۔

۞ ان کو ہلکی نیند کے ذریعہ ریفریش کیا اور دشمنوں کی تعداد کو ان کی آنکھوں میں تھوڑی دکھایا۔

۞ فرشتوں کو مدد کے لیے نازل کیا۔

۞ وقت اور مکان کا بہتر تعین کیا۔

5 نتیجہ اللہ کی طرف سے ملتا ہے۔

6 **فاتقوا اللہ** ۔۔ مسلمانوں کے تمام معاملات تقوی پر ہونا ضروری ہے ۔

7 شرعی حکم کے آگے اپنی فکر کو نہ لائے ۔

8 **واطیعوا اللہ ورسولہ**۔۔ ایمان اطاعت سے بڑھتا ہے اور معصیت سے گھٹتا ہے، اعمال خیر سے قوی اور اعمال شر سے ضعیف ہوتا ہے ۔

9 آپسی اصلاح ہی اصل رشتہ کی بنیاد ہے۔

10 **اولئک ھم المومنون** ۔۔ آدمی کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک کہ اللہ کے تمام احکامات کو نبوی منہج پر ظاھری و باطنی طور پر بجا لائے ۔

11 **واذیعدکم**۔۔ اللہ نے بندوں کے لیے جو پسند کیا وہ خود بندوں کی پسند سے بھی بہتر ہے ۔

12 اگر سچے دل سے اللہ کو پکارا جائے تو مدد فوراًآتی ہے اور حق غالب آتاہے ۔

13 فرشتوں کی معیت کے باوجود بھی بندوں کو اللہ پر بھروسہ ہونا چاہیے کیونکہ مدد تو اللہ کی طرف سے ہی ہے ۔

14 **فلا تولوھم الادبار**۔۔ میدان جنگ میں پیٹھ پھیر کر بھاگنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے مگر پلٹ کر حملہ کرنے کے لیے پیچھے آسکتے ہیں۔

15 اطاعت الہی اور اطاعت رسول ہی مومن کا اصل سرمایہ ہے، اور یہی سعادتمندی کا ذریعہ ہے ۔

16 ہر اعتبار سے اللہ کے حکم پر لبیک کہنے میں ہی مومن کے لیے زندگی ہے ۔

17 ہمیشہ اپنے دل کا مراقبہ کرتے رہنا چاہیے ۔

18 اولاد و اموال اللہ کی خاص نعمتیں ہیں جس کا اللہ نے ہمیں مالک بنایا ہے ، لہذا ان کی رعایت کرنا اور ان کے حق

میں ڈرتے رہنا ضروری ہے ۔

﴿19﴾ جو اللہ سے ڈرے اس کے لیے نصرت کے اسباب مہیا کیے جاتے ہیں ، عزت اور قوت عطا کی جاتی ہے ۔

﴿20﴾ اس دین کو لے کر سازشیں ہوتی رہیں گی ، اوراللہ ہی ان کے مکر کو توڑے گا اور اپنے دین کو غالب کرے گا۔

﴿21﴾ **وماکان اللّٰہ ۔۔** نبی کی عظمت ہی ہے کہ آپ کی موجودگی میں اللہ کا عذاب نہیں آتا۔

﴿22﴾ اللہ ایسی قوم پر عذاب نہیں اتارتا جو استغفار کررہی ہو۔

﴿23﴾ کفار سے جنگ کا اصل مقصد ان کو اللہ کی طرف لانا ہے اور یہ کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور سارا دین اللہ کے لیے ہوجائے، اگر وہ باز آئیں تو بخش دیے جائیں گے ۔

﴿24﴾ اسلام دشمنی کا دین نہیں بلکہ امن و سلامتی کا دین ہے۔

﴿25﴾ مطلق اللہ کی بات مان لینا سچے ایمان کی نشانی ہے ۔

﴿26﴾ بدر کا دن فرقان کا دن تھا ، عزت و حفاظت کا دن تھا ، جس کے بعد سے مسلمانوں کو عزت اور طاقت نصیب ہوئی ۔

﴿27﴾ میدان جنگ میں ثابت قدمی اور دائمی اللہ کا ذکر نصرت کے اسباب میں سے ہے ۔

﴿28﴾ مومن کا ہر عمل خالص اللہ کے لیے ہونا ضروری ہے، ریاکاری و دکھاوے کے لیے ہرگز نہ ہو۔

﴿29﴾ شیطان کا مکر کمزور ہے ۔

﴿30﴾ اللہ کی نعمت اس کی ناشکری اور دین سے دوری کی وجہ سے چلی جاتی ہے ۔

﴿31﴾ اللہ کے پاس کافر جانوروں سے بھی گیا گزرا ہے ، اس لیے کہ وہ شریعت سے انکار و اعراض کرتے ہیں ۔

﴿32﴾ کفار کتنی ہی قوت والے کیوں نہ ہوں ، اللہ کو عاجز نہیں کرسکتے کیونکہ قوت دینے والا صرف اللہ ہی ہے ۔

﴿33﴾ مومن کو اللہ کی مدد اور نصرت پر بھروسہ کرنا ضروری ہے ۔

﴿34﴾ ہر حال میں اللہ مومنوں کی مدد کرے گا اگر وہ نصرت کے اسباب اختیار کریں اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں ۔

﴿35﴾ اللہ کے پاس جو ہے اس پر بھروسہ کرنا بندے کو بے نیاز بنا دیتاہے اور یقین دلاتاہے ۔

﴿36﴾ شریعت میں ہجرت اور جہاد کی بڑی اہمیت ہے اور ان کے ذریعہ اللہ درجات بلند کرتاہے ۔

﴿37﴾ اہل ایمان کے درمیان موالات اصل اہم اساس ہے جس پر ان کی حیات منحصر ہے، اس کے بغیر فتنہ و فساد ہو گا۔

مناسبت / لطائف تفسیر

- سورہ اعراف میں بتایا گیا کہ گزشتہ انبیاء کا اپنی قوم سے سابقہ کیسا پڑا جبکہ سورہ انفال میں بتایا گیا کہ محمد ﷺ کا اپنی قوم سے سابقہ کیسا پڑا۔[50]
- جنگ بدر کے بعد مسلمانوں کی کچھ کمزوریاں ظاہر ہوئیں تو دوران سورت ان کی اصلاح کی گئی۔
- کفار قریش نے طرح طرح کے سوالات اٹھائے کہ نبی اپنے ہی قبیلہ کے لوگوں کو لڑانے اور قید کرنے کے ذمہ دار ہیں، کیا نبی رشتہ داروں سے فدیہ لیتا ہے؟ ایسا شخص نبی نہیں ہو سکتا، نعوذ باللہ من ذلک۔ سورہ انفال میں جواب دیا گیا ہے ان سارے اعتراضات کا۔
- یہ سورت غزوۂ بدر کے بعد نازل ہوئی، اس لیے بعض صحابہ اسے سورۃ البدر بھی کہتے ہیں اور قرآن نے اسے «الفرقان» سے بھی موسوم کیا۔[51]

حفظ وتدبر آیات وحدیث برائے تذکیر، تزکیہ، دعوت اور اصلاح

آیت 1: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَأَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَا تَنَٰزَعُوا۟ فَتَفْشَلُوا۟ وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ ۖ وَٱصْبِرُوٓا۟ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿٤٦﴾﴾ الأنفال

ترجمہ: اور اللہ کی اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرتے رہو، آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے

50 (نظم الدرر: 3:182)
51 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیرج/4/ص101 دیکھیں)

اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر و سہارا رکھو، یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَأَعِدُّواْ لَهُم مَّا ٱسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ ٱلْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِۦ عَدُوَّ ٱللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَءَاخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ ٱللَّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنفِقُواْ مِن شَىْءٍ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ۝٦٠﴾ الأنفال

ترجمہ: تم ان کے مقابلے کے لیے اپنی طاقت بھر قوت کی تیاری کرو اور گھوڑوں کے تیار رکھنے کی کہ اس سے تم اللہ کے دشمنوں کو خوف زدہ رکھ سکو اور ان کے سوا اوروں کو بھی، جنہیں تم نہیں جانتے، اللہ انہیں خوب جان رہا ہے جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں صرف کرو گے وہ تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا حق نہ مارا جائے گا۔

حدیث: عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ يَعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمَنْ يُطِعِ الْأَمِيْرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِي)). (صحیح مسلم: 1835)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو امیر کی اطاعت کرتا ہے اس نے میری اطاعت کی اور جو امیر کی نافرمانی کرتا ہے اس نے میری نافرمانی کی۔

أهداف سورالقرآن

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ

The Repentance | Taubah | توبہ

9

یہ سورت مدنی ہے

OBJECTIVE OF EACH SURAH

Few Objectives / بعض اہداف

- اس سورت کا ہدف اس کے نام سے ہی عیاں ہے یعنی توبہ۔
- یہ سورت غزوۂ تبوک کے بعد نازل ہوئی یعنی نبوت کے 22 سال بعد۔گویا کہ یہ سورت دعوت و رسالت کے اختتامی کلمات پر مشتمل ہے۔[52]
- اس سورہ میں معاہدے توڑنے والے دشمنان اسلام کا ذکر ہے یا پھر اسلام کے بھیس میں چھپے ہوئے منافقوں کی نقاب کشائی۔[53]
- غزوہ کی تیاری کے اعلان پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا رد عمل اور جو پیچھے رہ گئے ان کو تنبیہ۔[54]
- بعض صحابہ اس سورہ کو السورۃ الفاضحۃ یعنی منافقوں کی پول کھولنے والی سورت کہتے تھے۔
- یہی وہ ایک سورت ہے جو بسملہ کے بغیر شروع ہوتی ہے۔اس کی 14 وجوہات بیان کی گئی ہیں اس میں سے ایک یہ ہے کہ بسملہ امان ہے جبکہ یہ منافقین کے سلسلہ میں نازل ہوئی اور ان کے لیے عذاب کا پیغام لائی اس لیے بسملہ سے شروع نہیں کیا گیا(بقول علی رضی اللہ عنہ)۔[55] اور ایک سادہ وجہ یہ ہے کہ نبی ﷺ نے صحابہ کو یہاں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کے لیے نہیں کہا تو صحابہ نے نہیں لکھا۔ ہم بھی اطاعت میں یہاں بسملہ نہیں پڑھیں گے۔ واللہ اعلم!، اور ایک وجہ یہ بھی بتائی گئی ہے کہ انفال اور سورۂ توبہ کا مضمون ایک ہی ہے تو فاصلہ اور بسملہ کی ضرورت نہیں گویا سورۂ انفال ہی کا دوسرا حصہ سورۂ توبہ ہے۔ واللہ اعلم!
- اس سورت کے 14 نام ذکر کیے گئے ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں: براءة، التوبة، المخزية، الفاضحة، الكاشفة، المنكلة، العذاب، المدمدمة، المقشقشة، المبعثرة، المشردة، المثيرة والحافرة.[56]

---

52 مزید تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیرج/4/ص101 دیکھیں
53 مزید تفصیل کے لیے تفسیر قرطبی ج/8 دیکھیں
54 مزید تفصیل کے لیے تفسیر قرطبی ج/8 دیکھیں ص 72
55 مزید تفصیل کے لیے تفسیر قرطبی ج/8ص5
56 التفسیر الموضوعي : جامعة الشارقة

Few Topics / بعض موضوعات

1. عہدِ نبوی کے مشرکین کے عہد و پیمان سے براءت اور ان کے معاملات کی تفصیل بتائی گئی (1-6)
2. مشرکین کی صفات اور مومنوں کے معاملہ میں ان کی طبیعت کا بیان اور دشمن سے حقِ دفاع کے طور پر قتال کا حکم(7-15)
3. جہاد پر ابھارا گیا (16)
4. مساجد کو آباد کرنا ، تعمیر کرنا مسلمانوں کا کام ہے (17-18)
5. مشرکین کے زعم کی تردید کی گئی (19)
6. مومن مجاہدین کی فضیلت (20-22)
7. دینی دشمن سے دوستی کرنے کی ممانعت اگرچہ کہ وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں (23-24)
8. غزوۂ حنین کے دن اللہ تعالی نے مومنوں کی خصوصی مدد کی(25-27)
9. مسجد حرام میں مشرکین کے دخول کی ممانعت (28)
10. دشمنوں سے حقِ دفاع کے طور پر قتال کی دعوت (29)
11. مشرکین کا غلط عقیدہ کہ انہوں نے اللہ کی اولاد بتایا (30-33)
12. یہودی اور عیسائی علماء لوگوں کا مال غلط طریقے سے کھاتے تھے (34-35)
13. اشہر حرم کے تعلق سے مشرکین کا رویہ (36-37)
14. رفع ظلم اور حق دفاع کے طور پر جہاد کا حکم اور اللہ کی اپنے نبی کی مدد (38-41)
15. مصارف زکاۃ کا بیان (60)
16. منافقوں کی صفات اور ان کی سزا کا تذکرہ ،مومنین کی صفات اور ان کے بدلہ کا تذکرہ (61-72)
17. کفار اور منافقین سے جہاد کا حکم (73)
18. منافقین کی صفات اور ان کی سزا کا تذکرہ (74-87)
19. مومنوں اور رسول ﷺ کے جہاد اور ان کے جزا کا تذکرہ (88-89)

﴿20﴾ جنگ میں عذر پیش کرنے والوں کی قسمیں اور ان کا حکم (93-90)

﴿21﴾ منافقین کے جھوٹ کا انکشاف (96-94)

﴿22﴾ بعض دیہات کے کفار اور منافق کفر میں بہت سخت ہوتے ہیں (98-97)

﴿23﴾ دیہاتی مومنوں کا بیان (99)

﴿24﴾ اہل مدینہ کے مومنوں کا بیان (100)

﴿25﴾ اہل مدینہ کے منافقوں کا بیان (102-101)

﴿26﴾ صدقہ ، توبہ اور اخلاص کی فضیلت (106-103)

﴿27﴾ منافقین کی مسجد ضرار اور مومنوں کی مسجد قباء کا تذکرہ اور ان دونوں میں فرق (110-107)

﴿28﴾ فائدہ مند تجارت اور اس کی صفات کا تذکرہ (112-111)

﴿29﴾ مشرکین کے لئے استغفار کرنے کی ممانعت اور ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کے لیے استغفار کرنے کا سبب (116-113)

﴿30﴾ غزوۃ تبوک والوں کے لیے اللہ کی توبہ کاتذکرہ (119-117)

﴿31﴾ رسول ﷺ کے جہاد کرنے کی وجہ سے اہل مدینہ کی فضیلت اور ان کے علم کا تذکرہ (123-120)

﴿32﴾ جب سورتیں نازل ہوتی ہیں تو مومنوں کا کیا موقف ہوتا ہے (124)

﴿33﴾ جب سورتیں نازل ہوتی ہیں تو منافقوں کا کیا موقف ہوتا ہے(127-125)

﴿34﴾ رسول ﷺ کی بعض صفات کا تذکرہ (129-128)

Few Lessons / بعض اسباق

﴿1﴾ غیر مسلم سے تعلقات کی شکلیں و تعامل کا طریقہ کار۔

﴿2﴾ سورہ انفال میں ایک تعلیم یہ بھی ہے: " السلام المسلح " اسی کو دور حاضر کی اصطلاح میں peace keeping force کہا جاتا ہے یعنی اسلام میں طاقت کا استعمال دفاع ، ظلم کے خاتمہ اور امن کے قیام کے لیے ہے نہ کہ دہشت گردی اور معصوموں کو ستانے کے لیے۔[57]

57 (مزید وضاحت کے لیے یہ آیات بھی ضرور پڑھیں - 5:32، 2:190)

3 کفار قریش نا اہل بن گئے لہذا ان کے replace کا وقت آچکا اور اگر اے مسلمانو تم بھی اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جدوجہد سے زیادہ کسی کو زیادہ محبوب بناؤگے تو پھر تمہارے زوال کے دن قریب ہیں۔ (9:24)

4 اللہ کو کسی کی ضرورت نہیں یہ اسلام ہر کچے پکے مکان میں داخل ہو کر رہے گا ، ہم کو اسلام کی ضرورت اور اللہ کی مدد کی ضرورت ہے۔

5 اس سورت میں بتایا گیا کہ توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔

6 مشرکین مکہ اس سورت کے نازل ہوجانے کے بعد ایک دن بھی مکہ اور حرم میں نہیں رہ سکتے اور یہ حکم علی رضی اللہ عنہ نے پڑھ سنایا۔

7 اگر کوئی عہد وپیمان کسی ضرورت کی بنا پر غیر مسلمین سے کیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

8 اگر عہد و پیمان توڑ دیا جائے تو وقت کا حاکم اعلان جنگ کرسکتا ہے، اور اگر کسی مسلمان کو تکلیف پہنچی تو اسے خیانت اور دھوکہ سمجھا جائے گا ۔

9 4 مہینہ کی مدت تک مشرکین مکہ کو مکہ میں ٹھہرنے کی مہلت دی گئی ، یہ کمزوری نہیں بلکہ ان کی توبہ کرلینے کی مصلحت کی وجہ سے تھا۔

10 مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں لہذا تمام معاملات میں نرمی اور اخوت برقرار رکھیں، اگر کوئی تکلیف میں ہو تو اس کی مدد کریں۔

11 اشہر حرم (حرمت والے مہینے) کی تعیین کی گئی اور وہ رجب ، ذوالقعدہ، ذوالحجہ، اور محرم ہیں، لہذا ان مہینوں میں جنگ کی ابتدا حرام ہے ۔

12 اللہ کی حکمت ہے کہ وہ بندوں کو غلبہ و شکست ، قوت و ذلت سے آزماتاہے ،ورنہ اگر ان کو ہمیشہ غلبہ و نصرت ملتی رہے تو وہ بغاوت اور تکبر کریں گے۔

13 اہل کتاب محمد ﷺ کی رسالت کا انکار کرتے ہیں اور عزیر علیہ السلام اور مسیح علیہ السلام کی الوہیت کا دعوی کرتے ہیں۔

14 خلاف مصلحت خزانوں کے جمع کرنے سے منع کیا گیا کیونکہ مصلحت عامہ پر اس سے نقصان لازم آتاہے۔

15 مہینوں کی گنتی روز اول سے اللہ کے پاس 12 مہینوں کی ہیں۔

16 مکہ مکرمہ میں جہاد کرنا حرام ہے، خود اللہ کے رسول کے لیے بھی حرام کردیا گیا الا ماشاءاللہ۔

17 جہاد کی مشروعیت اس لیے ہوئی کہ اللہ کے کلمہ کو بلند کیا جائے ، ظلم کو دفع کیا جائے، اور کمزوروں کی مدد کی جائے۔ جہاد ظلم اور دہشت گردی کے خلاف ہے۔

18 جہاد کو ترک کرنے پر امت پر بہت سے نقصانات لازم آئیں گے ، پہلا دشمن مسلمانوں کی زمین

پر قابض ہوں گے اور ان کی تمام خوبیوں کو ختم کردیں گے اور ان کا خون بہا دیں گے۔ اور خود مسلمان جہاد کو چھوڑ کر اللہ کے بڑے ثواب سے محروم ہو جائیں گے۔پھر دنیا میں ظلم روکنے کا کوئی انتظام نہ رہے گا۔

﴿19﴾ منافقین سے الولاء والبراء کے ضابطہ پر براءت کا اظہار کرنا ضروری ہے ، اولیاء الرحمٰن سے محبت اور اولیاء الشیطان سے اجتناب ضروری ہے ۔

﴿20﴾ بعض عرب کے گاؤں اور دیہات کے لوگ کفر اور نفاق میں بڑے سخت ہوتے ہیں ، کیونکہ ان کی طبیعت اور دل سخت ہوتے ہیں اور وہ علم و حکمت سے دور ہوتے ہیں۔

﴿21﴾ مسلمانوں کو آپس میں ایک دوسرے کا مددگار ہونا چاہیے ، اگرچہ کہ ان کے باہمی افکار الگ الگ ہوں ، (سابقین کے طرز پر اور ان کی حسن سیرت پر چل کر)۔ عقیدہ و دین میں کوئی مداہنت کی گنجائش نہیں لیکن اجتہادی امور میں اختلاف کو برداشت کرنے کی عادت ڈالیں تاکہ منکر کو حکمت سے ہٹایا جائے نہ کہ طعن و تشنیع و تذلیل سے۔

﴿22﴾ اہل ایمان کو بتلایا گیا کہ دشمن انہیں میں سے ہیں اور ان کے درمیان رہتے ہیں۔

﴿23﴾ غزوہ تبوک سے سبق یہ ملا کہ شدائد کے وقت صبر کرنے سے لوگوں کے اندرون اور ان کی طبیعت کا پتہ چلتاہے ۔

﴿24﴾ غزوہ تبوک میں نفس کے کچلنے اور جہاد کی مشقتوں کو برداشت کرنے اور صبر کرنے اور مسافتیں طے کرنے کا سبق ملتاہے اگرچہ کہ نصرت اللہ ہی کی طرف سے آتی ہے ۔ اسباب کا انتظام اپنی جگہ لیکن اصل مدد اور نصرت تو مسبب یعنی اللہ ہی سے حاصل ہوتی ہے۔

ہر چیز مسبب سبب سے مانگو ۔۔۔ منت سے ادب اور خوشامد سے مانگو
کیوں غیر کے سامنے پھیلاتے ہو ہاتھ ۔۔۔ بندے ہو اگر رب کے تو رب سے مانگو

﴿25﴾ منافقین سے ڈرایا گیا اور ان سے محتاط رہنے کو کہا گیا اور فوج کو ان عناصر سے پاک کرنے کو کہا گیا۔

۞ سورہ انفال صحابہ کو تیاری کا حکم دیتی ہے۔ (Self Development)، جبکہ سورہ توبہ میں Warning کا ذکر ہے اہل کتاب، کفار قریش اور دیگر جو نبی اور صحابہ کے دشمن تھے۔

۞ یہ سورت انفال کے بعد ہے اس میں ایک نکتہ یہ ہے کہ انفال میں سب سے پہلے غزوہ کا ذکر ہے اور توبہ میں سب سے آخری غزوہ تبوک کا ذکر۔

یہ سورت اس وقت نازل ہوئی جب کہ مسلمان اسلام کو جزیرۂ عرب سے باہر سارے عالم میں پھیلانے کے لیے کوشاں تھے۔

آیت 1: ﴿ قُلْ إِن كَانَ ءَابَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ وَإِخْوَٰنُكُمْ وَأَزْوَٰجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَٰلٌ ٱقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَٰرَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَجِهَادٍ فِى سَبِيلِهِۦ فَتَرَبَّصُوا۟ حَتَّىٰ يَأْتِىَ ٱللَّهُ بِأَمْرِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿٢٤﴾ ﴾ التوبة

ترجمہ: آپ کہہ دیجیے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں، تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب لے آئے۔ اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

آیت 2: ﴿ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِٱلْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢٨﴾ ﴾ التوبة

ترجمہ: تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں ایمان والوں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔

حدیث: عن أنس رضي الله عنه قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: ((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ)). (بخاری: 15)

ترجمہ: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد اور اسکی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ يُوْنُسَ
یونس علیہ السلام (ایک نبی کا نام)
Younus alaihissalaam
The Prophet [Jonah]
10
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- اس سورت میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ عدل کرنے والا اور حکمت والا ہے وہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔
- اس سورت کا نام یونس اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ اس میں یونس علیہ السلام کا ذکر ہے۔ ان کی قوم عین عذاب نازل ہونے سے پہلے ایمان لے آئی جس کی وجہ سے عذاب ٹل گیا۔ ایسا صرف اسی قوم کے ساتھ ہوا۔
- توحید، رسالت اور آخرت سے متعلق شبہات کا ازالہ۔

1. وحی اور رسول کی بشریت کا بیان اور اس سلسلہ میں مشرکین کا موقف (1-2)
2. اللہ کی عظمت ، اس کی وحدانیت اور قدرت کے دلائل (3-6)
3. منکرین قیامت اور ان کے انجام کا بیان (7-8)
4. مومنوں کی بعض صفات اور ان کی جزا کا بیان (9-10)
5. اکثر لوگوں کی طبیعت کا بیان (11-12)
6. ظالموں کو ہلاک کرنے اور مومنوں کو خلیفہ بنانے میں اللہ کی سنت کا تذکرہ (13-14)
7. قرآن کریم اللہ کی جانب سے وحی ہے اس میں تبدیلی کرنا رسول کے لیے جائز نہیں ہے (15-17)
8. مشرکین کی جہالت اور ان کی تردید (18-20)
9. خوشی اور تنگی میں لوگوں کی طبیعت (21-23)
10. دنیاوی زندگی کی مثال بیان کی گئی (24)

﴿11﴾ اللہ کی جانب سے ہدایت اور ہدایت یافتہ لوگوں کی جزا کا بیان (25-26)

﴿12﴾ قیامت کے دن نافرمان اور مشرکین کی سزا کا بیان (27-30)

﴿13﴾ مشرکین پر اتمام حجت، توحید کا اثبات اور شرک کا ابطال (31-36)

﴿14﴾ مشرکین کو چیلینج کہ قرآن جیسا کلام لے آئے (37-44)

﴿15﴾ مشرکین کو حشر کے سلسلہ میں بتایا گیا اور اس کو جھٹلانے کا انجام(45-56)

﴿16﴾ قرآن اور اس کی اہمیت کا بیان(57-58)

﴿17﴾ مشرکین کے جھوٹ اور اس کا جواب(59-60)

﴿18﴾ اللہ کا علم ہر چیز کو احاطہ کیے ہوئے ہے (61)

﴿19﴾ اللہ کے دوست کون ہیں اور ان کی جزا کیا ہے (6-64)

﴿20﴾ مشرکین کے غلط عقائد کی تردید (65-70)

﴿21﴾ نوح علیہ السلام کا قصہ مذکور ہے (71-74)

﴿22﴾ موسیٰ علیہ السلام کا قصہ فرعون اور اس کی فوج کے ساتھ اور ان میں سے ہر ایک کا انجام کا بیان (75-93)

﴿23﴾ قرآن حق ہے جو اس کی مخالفت کرے اس کو وعید (94-97)

﴿24﴾ یونس علیہ السلام کا قصہ اپنی قوم کے ساتھ (98)

﴿25﴾ کائنات میں اللہ ہی کی مشیت چلتی ہے (99-100)

﴿26﴾ غور وفکر کرنے کی تعلیم دی گئی تاکہ حق تک پہنچ سکے (101-102)

﴿27﴾ رسولوں کے ساتھ مومنوں کی نجات (103)

﴿28﴾ اعتقاد اور عبادت میں اللہ کی وحدانیت (104-107)

﴿29﴾ نبی اور لوگوں کے لئے الٰہی تعلیمات کہ اسلام ہی حق ہے اور اس کی اتباع واجب ہے (108-109)

Few Lessons / بعض اسباق

1 اس سورت میں تین نبیوں کے توکل علی اللہ کے واقعات ذکر کیے گئے ہیں:

- نوح علیہ السلام (آیت 71)
- موسی علیہ السلام (آیت 84)
- یونس علیہ السلام (آیت 98)

2 قرآن آسمانی کتاب ہے جو خالق کائنات کی طرف سے نازل کی گئی ہے اور وہ لوگوں کے دین ودنیا کی مصلحتوں کو جانتاہے۔

3 محمد ﷺ کی نبوت تمام لوگوں کے لیے ہے اور آپ کے انتخاب کیے جانے میں حکمت یہ تھی کہ لوگ آپ ﷺ کو پہچانتے تھے جس سے شرعی احکام لینے میں آسانی ہوتی۔

4 انسان کو رسالت کے لیے چن کر انسان کی تکریم کی گئی اور بتایا گیا کہ وہ اس کے لائق ہے۔

5 رسالت کے لیے وہ تمام پیمانے جو لوگوں نے مختص کیے ہیں، بے معنی ہیں، اللہ جسے چاہتاہے چن لیتاہے۔

6 رسولوں کا کام لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرانا اور جنت کی خوشخبری دیناہے۔

7 اللہ کی الوہیت کو ثابت کیا گیا کہ وہی قادر مطلق ہے، تمام احکام اسی سے لیے جاتے ہیں اور وہی تمام کا خالق ہے۔

8 شفاعت قیامت کے دن ہوگی اور وہ بھی جسے رحمن اجازت دے اوران کے لیے نہیں جنہیں لوگ سفارشی ہونے کا یقین رکھتے ہیں۔

9 ان آیات سے فائدہ وہی لوگ اٹھاتے ہیں جو اہل تقویٰ اور خوف والے ہوتے ہیں، اور اس کی نشانیوں میں غور و فکر کرتے ہیں۔

10 ملحدین اور ہٹ دھرم کے لیے وعید ہے کہ جہنم اس کا ٹھکانہ ہے کیونکہ وہ کفر و تکذیب اور معصیت کا ارتکاب کرتے ہیں۔ان کی اللہ نے چار صفات بتائی ہیں:

- وہ اللہ سے ملاقات کی امید تک نہیں رکھتے،
- دنیا کی زندگی سے راضی ہوگئے،
- اس پر اطمئنان کر بیٹھے،
- اللہ کی آیات سے غافل ہوگئے۔

11 ہر عمل سے پہلے اللہ کا نام لینے سے اللہ خوش ہوتاہے۔(بسم اللہ)

{12} دعا کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ آخر میں اللہ کی تعریف کرے۔

{13} اللہ کافروں کو عذاب دینے میں مہلت دیتاہے تاکہ وہ لوگ توبہ کریں اور اپنی غفلت کو دور کریں۔

{14} انسان کی طبیعت ہے کہ وہ خیر کے معاملے میں جلد بازی کرتاہے اور جب پریشانی آتی ہے تو موت کو یاد کرتا رہتاہے۔

{15} دعا قبول نہ ہونے پر مایوس نہ ہوں کیونکہ اللہ کے پاس خیر کسی اور چیز میں ہے جو ہم کو سمجھ میں نہیں آتا۔

{16} کافر اگر مصیبت میں پڑتاہے تو ذلیل وخوار ہوتاہے جبکہ مومن اپنے رب سے لو لگا تاہے اور دعائیں کرتاہے۔

{17} گزشتہ امتیں جو ہلاکت سے دوچار ہوئیں وہ محض اپنے ظلم ،کفر و شرک اور سرکشی کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔

{18} زمین میں خلافت اس شرط پر آتی ہے کہ لوگ کلی طور پر ایمان لائیں اور عمل صالح کرتے رہیں ، پس اللہ کسی کو استخلاف دیتاہے تاکہ دیکھے کہ اس کے بعد وہ اچھا کرتا ہے یا برا۔ زمین پر خلافت اللہ کا حکم یا ٹارگٹ نہیں بلکہ وہ تحفہ ہے اور وسیلۂ عبادت ہے۔ایمان و عمل صالح کی شرط کی تکمیل پر اللہ کی طرف سے انعام کے طور پر خلافت ملتی ہے۔(25:55)

{19} اللہ لوگوں کو قرآنی آیات پر غور و فکر کرنے اور اس سے نصیحت حاصل کرنے کی دعوت دیتاہے ۔

{20} مشرکین کے اس دعوی کو مسترد کیا گیا کہ ان کے الہ ان کی سفارش کریں گے ، جبکہ ان کا وجود ہی نہیں اور اگر وجود ہو بھی تب بھی وہ اللہ کے آگے کچھ نہ کر سکیں گے۔

{21} عرب میں شرک بعد میں ظاہر ہوا ، تمام لوگ توحید خالص پر برقرار تھے ، ابراھیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کے زمانے تک یہاں تک کہ عمروبن لحی نے بتوں کو لاکر بت پرستی شروع کرادی۔

{22} شرک ہی ہے جو اختلاف پیدا کرتاہے اور امت کو متفرق کرتاہے جبکہ توحید سے کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔

{23} غیب تو صرف اللہ ہی جانتاہے ، جسے اللہ کچھ بتادے وہ تو محض قوم پر حجت قائم کرنے کے لیے صرف رسولوں کو بتایا جاتاہے، اور وہ بھی رب کی بات ہی کہتے ہیں۔

{24} خیر اور رحمت کو اللہ کی طرف منسوب کرنا اور برائی و شر کو اس کی طرف منسوب کرنے سے رکنا یہ انبیاء کا اللہ کے ساتھ ادب ہے اگرچہ کہ وہ اسی کے ارادے و قدرت سے ہوتاہے۔

{25} بندے کا یکسوئی کے ساتھ خالص دعا کرنا ، یہ بتاتاہے کہ توحید فطرت ہے ، اور شرک طاری ہونے والا امر ہے ۔

{26} اللہ تمام لوگوں کو جنت اور ابدی سعادت کی طرف بلاتاہے کہ وہ ایمان اور عمل صالح کے ذریعہ اس میں داخل ہوں ۔

{27} جنت سلامتی کا گھر ہے کیونکہ وہ آفتوں اور پریشانیوں سے پاک جگہ ہے ۔

﴿28﴾ ہدایت اللہ اپنے پسندیدہ بندوں کو دیتاہے ، اور جنت کے لیے عمل کرنے کی توفیق دیتاہے ، اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ بندوں سے بے نیاز ہے ۔

﴿29﴾ قیامت کے دن ہر نفس پراس کا عمل واضح ہو گا، ہر نفس جان لے گا کہ اس نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا۔

﴿30﴾ مشرکین کی قرآن سے دشمنی جہالت کی وجہ سے ہے کیونکہ جو کسی چیز سے جاہل ہوتاہے اس کا دشمن بن جاتاہے ۔

﴿31﴾ اللہ سے ظلم کی کوئی نسبت نہیں بلکہ انسان اپنے اوپر خود ظلم کرتاہے۔ اللہ لوگوں پر حجت قائم کرنے تک ان کو عذاب نہیں دیتا۔

﴿32﴾ دنیا کی زندگی نہایت حقیر اور مختصر معلوم ہوگی جب لوگ قیامت کے دن دہشت اور حیرت میں ہوں گے ، محشر میں لمبا ٹھہرنا ہو گا،عذاب کی شدت ہو گی۔

﴿33﴾ آخرت کا خسارہ بہت بڑا خسارہ ہے اور اس کا انکار بہت بڑی بھول ہے کیونکہ وہاں پر توبہ و ندامت کا کچھ فائدہ نہیں ہو گا۔

﴿34﴾ کوئی شخص اپنے لیے نہ نفع حاصل کرسکتاہے اور نہ نقصان کو دور کرسکتاہے چہ جائے کہ وہ دوسروں کی مدد کرے، اسی لیے محمد ﷺ سے کہلوایا گیا: قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّـهُ ۔ آپ فرما دیجئے کہ میں اپنی ذات کے لیے تو کسی نفع کا اور کسی ضرر کا اختیار رکھتا ہی نہیں مگر جتنا اللہ کو منظور ہو۔(یونس: 49)

﴿35﴾ یا ایھا الناس قد جاءکم موعظۃ من ربکم ۔۔ قرآن کی فضیلت و عظمت بتائی گئی ہے کہ وہ نصیحت ،شفاء اور رحمت ہے ۔

﴿36﴾ ہدایت و ایمان کی نعمت مال و دولت کی نعمت سے بھی بڑھ کر ہے، لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے رب کا شکر بجا لائیں اور دنیا کی طلب میں اپنے رب سے غافل نہ ہوجائیں۔

﴿37﴾ اللہ کا مراقبہ کرتے رہنا اور غفلت سے بچے رہنا ضروری ہے تاکہ اس سے انسان اپنے نفس میں خوف و رہبت پیدا کرتارہے، اس طرح وہ اطاعت گزار بن سکتاہے ۔

﴿38﴾ اللہ کی ولایت ایمان و تقوی سے حاصل ہوتی ہے ، اور اعمال صالحہ ،اخلاص و اتباع سے بڑھتی ہے ، اور یہ دو صورتوں میں ممکن ہے: اوامر پر عمل اور نواہی سے اجتناب۔

﴿39﴾ بشارت کے ذریعہ اللہ اپنے اولیاء کی تکریم کرتاہے، جو دنیا و آخرت دونوں کے لیے ہوتی ہے، دنیا میں نصرت و عزت کی بشارت اور آخرت میں جنت کی بشارت ۔

﴿40﴾ جو کوئی اللہ کی جانب اولاد، شریک یا عجز کی نسبت کرے صریح کفر ہے اور اس کا دعویٰ کرنے والا

بے وقوف اور جاہل ہے ۔

41 نوح علیہ السلام کی قوت کا راز یہ تھا کہ وہ صرف اللہ پر بھروسہ کرتے تھے ۔

42 موسیٰ علیہ السلام کا جابجا تذکرہ اس لیے کیا گیا ہے کیونکہ وہ حق و باطل کی جنگ تھی اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حق کی قوت اور نبوی آواز ہمیشہ غالب آتی ہے ۔

43 باپ دادا کی اندھی تقلید اصلاح اور مصلحین کے آگے ایک بہت بڑا مدعا ہے، یہی وہ چیز ہے جس کی باطل پرست حجت پکڑتے ہیں۔

44 موسیٰ علیہ السلام کی خصوصیت ہے کہ اپنی کمزوری کے باوجود وہ ایمان اور نبوت کے ذریعہ ایک بڑی قوت کے سامنے ڈٹے رہے ، اللہ نے نو نشانیوں کے ذریعہ موسیٰ علیہ السلام کی مدد کی ۔

45 اکثر مال و دولت کی کثرت تکبر ، ریاء اور سرکشی کو ہوا دیتی ہے ۔

46 اللہ تعالیٰ کا موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو نماز کا حکم دینا اور اپنے ہی گھروں کو قبلہ بنانے کا حکم دینا نماز کی اہمیت واضح کرتا ہے ۔ اس لیے کہ اس سے روحانی تربیت ہوتی ہے ۔

47 ظالم لوگوں کے لیے ہلاکت کی دعا کرسکتے ہیں جب دعوت و اصلاح کے ہر ممکنہ مراحل طے کرلئے جائیں۔

48 اہل ایمان کی کمزوری اور ان پر اہل کفر کا تسلط ایک آزمائش ہے ۔

49 اگر کسی بات پر شک ہو تو اہل علم سے سوال کرنے کا حکم دیا گیا ہے، کیونکہ اگر شک اصولیات دین میں ہو تو یہ کفر ہے ۔

50 عذاب کو دیکھ لینے کے بعد یا ملک الموت کو دیکھ لینے کے بعد توبہ کرنے سے توبہ قبول نہیں ہوتی ۔

51 آسمانوں اور زمین میں غور کرنے سے ایمان نصیب ہوتا ہے۔ اسی طرح تاریخ انسانی پر غور کرنے ،رسولوں ، اہل ایمان کی زندگیوں اور ان کے انجامِ خیر پر غور کرنے سے بھی ایمان نصیب ہوتا ہے۔

52 کائنات کی نشانیوں اور رسولوں کی ہدایات سے وہی فائدہ اٹھاتے ہیں جو ایمان والے ہوتے ہیں کیونکہ جن کے دل مردہ ہیں، کان بہرے ہیں اور آنکھیں اندھی ہیں انہیں یہ نشانیاں نظر نہیں آتی۔

53 کسی شک کرنے والے کے شک کرنے سے ایمان والے کا ایمان باطل نہیں ہوتا اور نہ اس کا کچھ اثر ہوتا ہے، اسی لیے محمد ﷺ نے اپنے دین کو دوسروں کے شک کرنے پر ترک نہیں کیا اور نہ ہی آپ ﷺ نے دوسروں پر زبردستی کی۔

﴿54﴾ دعاۃ کے لیے چند عام وصیتیں کی گئیں ہیں کہ وہ ان باتوں کا خاص خیال کریں:

- وحی کی اتباع واجب ہے جو قرآن اور صحیح سنت نبویہ پر مشتمل ہے۔
- نبی ﷺ کے اسوہ کو اپنانا بھی ضروری ہے ۔
- حق اللہ کی جانب سے ہے، اس میں رسول کا کوئی عمل دخل نہیں ۔
- رسول اور مومنین کو تسلی دی گئی اور کفار کو وعید سنائی گئی ۔
- دعوت کے میدان میں صبر کی اہمیت واضح کی گئی ، اور یہ ہر نبی و داعی کی شان ہے ۔
- امت محمدیہ کی شرف و منزلت کہ دعوت کا کام وہ بعد میں بھی انجام دے گی۔
- وہ حقوق کے ادا کرنے میں بہترین حاکم ہے اور ظالموں سے بدلہ لینے والا ہے ۔

- سورہ یونس ، سورہ ہود اور سورہ یوسف کا مشترکہ مضمون ہے آزمائش کے مراحل سے گذرتے ہوئے ترقی پانا۔
- حق و باطل کی کشمکش ان تین سورتوں کا مشترکہ مضمون ہے۔
- سورہ یونس سے لے کر سورہ مومنون تک جملہ 14 سورتیں مکی ہیں۔ (سورہ حج کی کچھ آیات مدنی ہونے کا امکان ہے)۔
- ان سب سورتوں میں تکذیب کی تاریخ ، انجام، اسباب، علاج، تاریخی مثالیں، عقلی آفاقی اور انفس والی حقیقتوں کے ذریعہ سے تنبیہ کی گئی اور سوچنے پر مجبور کردیا گیا ہے۔

آیت 1: ﴿وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ءَايَاتُنَا بَيِّنَٰتٍ ۙ قَالَ ٱلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا ٱئْتِ بِقُرْءَانٍ غَيْرِ هَٰذَآ أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ لِيٓ أَنْ أُبَدِّلَهُۥ مِن تِلْقَآيِٕ

نَفۡسِيٓۖ إِنۡ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَيَّۖ إِنِّيٓ أَخَافُ إِنۡ عَصَيۡتُ رَبِّي عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيمٖ ﴿١٥﴾ یونس

ترجمہ : اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں جو بالکل صاف صاف ہیں تو یہ لوگ جن کو ہمارے پاس آنے کی امید نہیں ہے یوں کہتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی دوسرا قرآن لاؤ یا اس میں کچھ ترمیم کردو۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) یوں کہہ دیجیے کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس میں ترمیم کردوں بس میں تو اسی کا اتباع کروں گا جو میرے پاس وحی کے ذریعہ سے پہنچا ہے، اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں۔

آیت2: ﴿ وَلَا تَدۡعُ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَۖ فَإِن فَعَلۡتَ فَإِنَّكَ إِذٗا مِّنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿١٠٦﴾ ﴾ یونس

ترجمہ : اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت مت کرنا جو تجھ کو نہ کوئی نفع پہنچا سکے اور نہ کوئی ضرر پہنچا سکے۔ پھر اگر ایسا کیا تو تم اس حالت میں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔

حدیث: عن عبداللہ بن عباس رضي اللّٰہ عنہما قال: كنتُ خَلْفَ النبيّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم يوماً فقال: ((يا غُلامُ! إني أُعَلِّمُكَ كَلِماتٍ: احفظ الله يَحْفَظْكَ، احفظ الله تَجِدْهُ تُجاهَكَ، إذا سألت فاسأل الله، وإذَا اسْتَعَنْتَ فاسْتَعِنْ باللهِ، وَاعْلَمْ أنَّ الأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ على أنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إلاَّ بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ لَكَ، وَإِنِ اجْتَمَعُوا على أنْ يَضُرُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُروكَ إلا بِشَيءٍ قد كَتَبَهُ اللهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الأَقْلامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ)) (رواہ الترمذي: 2516، صحيح)

ترجمہ : ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ (سواری پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے میں تمہیں چند باتیں سکھاتا ہوں وہ یہ کہ ہمیشہ اللہ کو یاد رکھ وہ تجھے محفوظ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب مانگ تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور اگر مدد طلب کرو تو صرف اسی سے مدد طلب کرو اور جان لو کہ اگر پوری امت اس بات پر متفق ہو جائے کہ تمہیں کسی چیز میں فائدہ پہنچائیں تو بھی وہ صرف اتنا ہی فائدہ پہنچا سکیں گے جتنا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے اور اگر تمہیں نقصان پہنچانے پر اتفاق کر لیں تو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے لکھ دیا۔ اس لیے کہ قلم اٹھا دیے گئے اور صحیفے خشک ہو چکے۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ هُوْدَ
Hood alaihissalaam | ہود علیہ السلام
The Prophet Hood
11
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- اس سورت کا ہدف ہے اصلاح کے کام پر مداومت ۔[58]
- غفلت اور لا پرواہی کے بغیر اصلاح کو جاری رکھیے ۔
- جو سورت نبی کے نام سے شروع ہوتی ہے اس نبی کا اس میں خصوصی تذکرہ ہوتا ہے۔
- رسول اللہ ﷺ نے اس سورت سے متعلق ارشاد فرمایا: شيّبتني هود وأخواتها ترجمہ: سورہ ہود اوراس جیسی سورتوں نے مجھے بوڑھا کردیا۔ (صحیح الجامع: 3720)[59]
- اس سورت میں سات نبیوں(نوح علیہ السلام ، ہود علیہ السلام ، صالح علیہ السلام ،لوط علیہ السلام ، شعیب علیہ السلام ، موسی علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام) کا ذکر ہے ، بتا یا جارہا ہے کہ انہوں نے اپنی قوم کے ظلم وستم کس طرح برداشت کیا اور اصلاح کا کام کرتے رہے۔
- ان قصوں کا تذکرہ کرنے کے بعد اس کا مقصد بتا یا گیا کہ آپ ﷺ کی تسلی ہوجائے۔(آیت:120)

1. قرآن کا مصدر اور اس کی مہم اور مشرکین کا اس کے تعلق سے موقف (1-5)
2. اللہ کے فضل ،علم اور اس کی قدرت کی وسعت کا بیان (6-7)
3. اللہ کی نعمتوں کے تعلق سے مشرکین کا موقف اور ان کی سزا کا بیان(8-10)
4. اللہ کی نعمتوں کے تعلق سے مومنوں کا موقف اور ان کی جزا کا بیان (11)
5. مشرکین کے عناد کی وجہ سے رسول ﷺ کے سینہ کا تنگ ہونا اور آپ ﷺ کے لیے اللہ کی ہدایات کا جاری ہونا (12)

58 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں۔ معالم في طريق الإصلاح :عبد العزيز بن محمد السدحان)
59 (مزید تفصیل کے لیے تفسیرابن کثیرج4/ص302 دیکھیں)

6 کفار و مشرکین کو چیلنج کے اس طرح کا کوئی کلام پیش کریں۔ (14-13)

7 کفار آخرت پر دنیا کو ترجیح دیتے ہیں اور ان کی سزا کا بیان (16-15)

8 مومن اور کافر دونوں برابر نہیں ہو سکتے (17)

9 کفار اور ان کے بعض صفات کا تذکرہ (22-18)

10 مومن اور ان کے بعض صفات کا تذکرہ(23)

11 کافر اور مومن کی مثال بیان کی گئی (24)

12 نوح، ہود، صالح، ابراھیم،لوط، شعیب، موسی علیھم السلام کے واقعات بیان کیے گیے۔ (99-25)

13 اللہ کی سنت کہ بندوں کو ہلاک کرنے سے پہلے مہلت دیتا ہے (102-100)

14 قیامت کے دن کے بعض مناظر پیش کیے گئے (109-103)

15 قرآن میں اختلاف کرنے سے منع کیا گیا جس طرح موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے تورات میں اختلاف کیا(111-110)

16 نبی ﷺ اور مومنوں کو نماز، استقامت اور صبر کا حکم دیا گیا(115-112)

17 اللہ کی سنت سابقہ امتوں کو ہلاک کرنے میں کہ وہ اپنے ظلم اورعناد کی وجہ سے ہلاک ہوئیں (119-116)

18 قرآن کے قصوں کی حکمت کہ رسول ﷺ کو تسلی ، مومنوں کو نصیحت اور کافروں کے لیے ڈراوا(123-120)

Few Lessons / بعض اسباق

1 سخت سے سخت حالات میں بھی دعوت و اصلاح کا کام کرتے رہنا چاہیے۔[60]

2 قرآن کے نزول کے اولین مقاصد میں سے یہ ہے کہ بندے اپنے رب کی عبادت کریں اور ہر وقت توبہ و استغفار کرتے رہیں۔

3 کافر قرآن کو سننا نہیں چاہتے، اس طرح وہ اللہ کا مذاق اڑاتے ہیں۔

60 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں۔ (معالم في طريق الإصلاح :عبد العزيز بن محمد السدحان)

﴿4﴾ رزق اللہ کے ذمے ہے، اور یہ اس کی رحمت کی دلیل ہے، جو تمام انسانوں، حیوانیات، نباتات کو شامل ہے۔

﴿5﴾ اللہ کی بڑی کاریگری ہے جو اس نے زمین و آسمانوں میں دکھلائی ہے۔

﴿6﴾ دنیا کے احوال ہمیشہ مستقل نہیں رہتے۔

﴿7﴾ دعاۃ و مبلغین کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کسی کے اعتراض پر اپنے کام سے رک جائیں، کیونکہ وہ "الحق المبین" کے داعی ہیں۔

﴿8﴾ جو صرف دنیا چاہتے ہیں ان پر آخرت کی نعمتیں حرام کردی جاتی ہیں۔

﴿9﴾ تمام انبیاء و رسل نوح علیہ السلام سے محمد ﷺ تک خالص توحید کی دعوت دیتے تھے اور شرک سے روکتے تھے۔

﴿10﴾ انبیاء کی فضیلت اور ان کے اخلاص کی دلیل یہ ہے کہ وہ دعوت میں کوئی اجر طلب نہیں کرتے۔

﴿11﴾ اللہ کی جانب توبہ و استغفار کرنے سے دنیا و آخرت کی بھلائیاں اور خیر حاصل ہوتا ہے۔

﴿12﴾ گناہوں سے توبہ و استغفار کرنا دعا کی قبولیت کے شرائط میں سے ہے۔

﴿13﴾ اسلام کے آداب یہ ہیں کہ مہمان کی تکریم کی جائے اور سلام سے ابتداء کی جائے۔

﴿14﴾ دین سے تعلق اور اللہ کا تقوی دنیا اور آخرت کی سعادت کی دلیل ہے۔

﴿15﴾ رقت قلبی، بردباری اور اچھے انداز سے مجادلہ ایک اچھے داعی کی نشانی ہے۔

﴿16﴾ محرمات پر غیرت کھانا بھی دین ہے۔

﴿17﴾ ہم جنس پرستی اخلاقی جرم اور انسانیت کا قاتل ہے۔

﴿18﴾ ناپ تول میں کمی بیشی کرنا اور خیانت کرنا بہت بڑا جرم ہے جو دنیا و آخرت میں سزا کا موجب ہے۔

﴿19﴾ اللہ ہی اسباب کا خالق ہے۔

﴿20﴾ اللہ نے لوگوں کو عقل دی جس سے وہ خیر و شر میں فرق کرسکتے ہیں اور انہیں آزادی دی، پھر وہ ان کے اختیارات پر ان کا حساب لے گا۔

﴿21﴾ اچھے دوست کو اختیار کرنے کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ قیامت کے دن ہر کوئی ایک دوسرے کے دشمن ہونگے سوائے متقی دوستوں کے۔

﴿22﴾ لوگوں پر ظلم کرنا ہلاکت کا بڑا سبب ہے اور اللہ کسی بستی کو اسی وقت ہلاک کرتا ہے جب وہ دوسروں پر ظلم کرنے لگتے ہیں۔

﴿23﴾ ظلم کے معاملے میں نرمی اختیار کرنا اور اس کی طرف مائل ہونا، یہ برائی کے معاملے میں مشارکت ہے اور ان کا انجام برا ہے۔

﴿24﴾ صلاۃ تمام اعمال کی اساس اور دین کا ستون ہے۔

﴿25﴾ اہل صلاح کا ظلم و فساد پر خاموش رہنا اور افسوس بھی نہ کرنا ہلاکت کا سبب ہے۔

﴿26﴾ قرآنی قصوں میں نبی ﷺ کے لیے اور پوری امت کے لیے رہتی دنیا تک نصیحت اور تسلی کا سامان ہے۔

﴿27﴾ جو اللہ پر توکل کرے اللہ اس کے لیے کافی ہے۔

سورہ یونس میں اجمال ہے جب کہ سورہ ہود میں تفصیل ہے۔ ﴿ الٓرۚ كِتَٰبٌ أُحۡكِمَتۡ ءَايَٰتُهُۥ ثُمَّ فُصِّلَتۡ مِن لَّدُنۡ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ۝١ ﴾ ھود

آیت 1: ﴿ مَن كَانَ يُرِيدُ ٱلۡحَيَوٰةَ ٱلدُّنۡيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيۡهِمۡ أَعۡمَٰلَهُمۡ فِيهَا وَهُمۡ فِيهَا لَا يُبۡخَسُونَ ۝١٥ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ لَيۡسَ لَهُمۡ فِي ٱلۡأٓخِرَةِ إِلَّا ٱلنَّارُۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُواْ فِيهَا وَبَٰطِلٞ مَّا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ ۝١٦ ﴾ ھود

ترجمہ: جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہو ہم ایسوں کو ان کے کل اعمال (کا بدلہ) یہیں بھرپور پہنچا دیتے ہیں اور یہاں انہیں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔ہاں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں سوائے آگ کے اور کچھ نہیں اور جو کچھ انہوں نے یہاں کیا ہو گا وہاں سب اکارت ہے اور جو کچھ ان کے اعمال تھے سب برباد ہونے والے ہیں۔

آیت2: ﴿ وَيَٰقَوۡمِ أَوۡفُواْ ٱلۡمِكۡيَالَ وَٱلۡمِيزَانَ بِٱلۡقِسۡطِۖ وَلَا تَبۡخَسُواْ ٱلنَّاسَ أَشۡيَآءَهُمۡ وَلَا تَعۡثَوۡاْ فِي ٱلۡأَرۡضِ مُفۡسِدِينَ ﴿٨٥﴾ ﴾ ھود

اے میری قوم! ناپ تول انصاف کے ساتھ پوری پوری کرو لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو اور زمین میں فساد اور خرابی نہ مچاؤ

حدیث: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَإِذَا رَأَى مُعْسِرًا، قَالَ لِفِتْيَانِهِ: تَجَاوَزُوا عَنْهُ، لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُ». (رواہ البخاري: 2078)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ایک تاجر لوگوں کو قرض دیتا تھا، جب کسی کو تنگ دست پاتا تو اپنے نوجوانوں سے کہتا کہ اس کو معاف کر دو شاید کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو بھی معاف کر دے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی معاف کر دیا۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ يُوْسُفَ
Yousuf alaihissalaam | یوسف علیہ السلام
The Prophet [Joseph]
12
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH
ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

Few Objectives / بعض اہداف

- اللہ کی تدبیر پر بھروسہ (صبر کرو، نا امید نہ ہو)۔ [61]
- یہ سورت ایک خواب سے شروع ہوتی ہے اور اس کی تعبیر پر ختم ہوتی ہے۔(4 اور 100)
- مختصر یوسف -علیہ السلام- کی زندگی کا خاکہ کچھ اس طرح بنتا ہے، جو اتار چڑھاؤ پر مشتمل ہے:
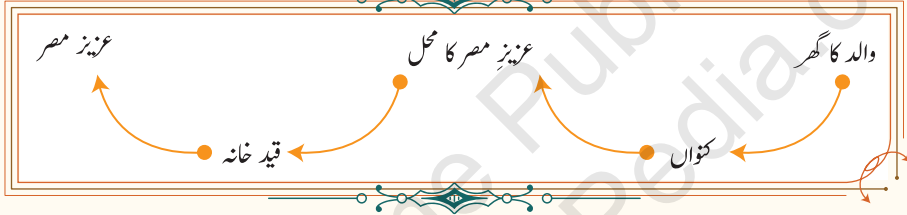
- نبی ﷺ کو تسلی دینے کے لیے یہ سورت نازل کی گئی۔
- نبی کریم ﷺ اور یوسف -علیہ السلام- کی زندگیوں میں کافی یگانگت موجود ہے:نبی کریم ﷺ بھی اپنے ابناء وطن اور برادران قریش کے ہاتھوں نکالے گئے- ہجرت،اس کے بعد آپ ﷺ کو بھی حکومت ملی اور ایسا وقت بھی آیا جب آپ نے برادران قریش کو باوجود ان کی تکلیفوں کے معاف کردیا اورلا تثریب علیکم الیوم پر عمل کیا۔ [62]
- اس سورت میں جو واقعہ ذکر کیا گیا ہے اسے احسن القصص کہا گیا ہے۔ [63]
- عبرت ، موعظت و نصیحت کے اعتبار سے ملوک و ممالیک اور علماء کا ذکر ہے، علم و اقتدار کی طاقت کا موازنہ ملتاہے علم کی فضیلت ہمیشہ سے آگے ہے۔

---

61 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں۔ (شرح كتاب التوحيد الذي هو حق الله على العبيد :صالح بن عبد العزيز آل الشيخ)

62 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں(مكة بلد الله الحرام:عبد الملك القاسم)

63 (اس کتاب کو ضرور پڑھیے: 100 فائدة من سورة يوسف- فضيلة الشيخ محمد صالح المنجد)

Few Topics / بعض موضوعات

1 قرآن کی صفات اور اس کے احسن القصص ہونے کا بیان(3-1)

2 یوسف علیہ السلام کا خواب اور آپ کے والد کی رائے کا ذکر (6-4)

3 یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا ان کے کنویں میں ڈالنے کا ذکر (10-7)

4 یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا سازش مکمل کرنے کا ذکر (18-11)

5 یوسف علیہ السلام کا کنویں سے نکلنا اور اہل مصر میں فروخت ہونے کا ذکر (20-19)

6 یوسف علیہ السلام کا مصر میں قیام اور عزیز مصر کی بیوی کے فتنہ سے بچنے کا ذکر(29-21)

7 عزیز مصر کی بیوی کے واقعہ کی خبر کا پھیلنا اور اس کے موقف کا بیان اور یوسف علیہ السلام کے جیل میں ڈالے جانے کا ذکر (35-30)

8 جیل میں یوسف علیہ السلام کے واقعات(42-36)

9 بادشاہ مصر کا خواب اور یوسف علیہ السلام کی تعبیر کرنے کا ذکر (49-43)

10 بادشاہ کا یوسف علیہ السلام کو جیل سے نکالنا اور یوسف علیہ السلام کی براءت کا ذکر(53-50)

11 یوسف علیہ السلام کا جیل سے آزاد ہونا اور ان کا زمین کے خزانوں پر ذمہ داری کا طلب کرنا اور اس کو پانے کا ذکر(57-51)

12 یوسف علیہ السلام کا اپنے بھائیوں کو پہچاننا اور ان کا اپنے بھائی کو طلب کرنے اور قیمت کے واپس کرنے کا ذکر(62-52)

13 یوسف کے بھائیوں کا اپنے والد کو مجبور کرنا تاکہ وہ بنیامین کو ان کے ساتھ مصر روانہ کریں(66-63)

14 یعقوب علیہ السلام کا اپنی اولاد کو وصیت (68-67)

15 یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا ان کے بھائی کے ساتھ آنا جس کو انھوں نے طلب کیا تھا اور آپ کی تدبیر کا ذکر (79-69)

16 بھائیوں کا ایک دوسرے پر ملامت کرنا اور اپنے والد کے پاس لوٹ کر واقعہ حال سے آگاہ کرنا(82-80)

17 یعقوب علیہ السلام کا اپنے بیٹوں کی بات کا اعتماد نہ کرنا اور شدت غم کی وجہ سے ان کا اندھا ہوجانا اور ان کا اللہ سے التجاء کرنے کا ذکر(83-86)

18 یعقوب علیہ السلام کا اپنے بیٹوں کو واپس بھیجنا کہ وہ ان کے دوبیٹوں کو تلاش کریں اور ان کے بھائیوں کا یوسف علیہ السلام کو پہچاننے اور معافی طلب کرنے کا ذکر (87-92)

19 یوسف علیہ السلام کا اپنے بھائیوں کو اپنی قمیص کا دینا کہ وہ اس کو ان کے والد پر ڈال دیں جس سے ان کی آنکھیں واپس آجائیں اور اپنا عذر پیش کرنا اور ان کے لئے استغفار کرنا(93-98)

20 یوسف علیہ السلام کے والد اور ان کے بھائیوں کا یوسف علیہ السلام کے پاس آنا اور ان کی تکریم کرنا اور خواب کے سچا ہونے کا ذکر(99-100)

21 یوسف علیہ السلام کا اللہ کی نعمتوں کا اعتراف کرنا اور ان کا حسن خاتمہ کے لئے اللہ سے دعا کرنا۔(101)

22 یوسف علیہ السلام کا قصہ محمد ﷺ کے نبوت کے دلائل میں سے ایک ہے ۔(102-104)

23 مشرکین کا اللہ کی زمین اور آسمان کی آیات سے اعراض کرنے اور ان پر رد ۔(105-110)

24 قرآنی قصوں کی حکمت کا بیان (111)

Few Lessons / بعض اسباق

1 چاہے مرد ہو یا عورت عفت و عصمت کی حفاظت کسی بھی حال کرتے رہنا چاہیے کیونکہ اللہ دیکھ رہا ہے۔

2 جوانی کو مثالی جوانی بنایا جائے، بچپن اور بڑھاپا بھی مثالی ہو۔ [64]

3 سازش، پریشانیاں، کہیں نہ کہیں انسان اس سے پریشان ہوتاہے یوسف علیہ السلام کی زندگی سے تسلی ملتی ہے۔

4 ہمیشہ آپ برے ہوں تو ہی آپ کے ساتھ برا ہوگا یہ کوئی ضروری نہیں آپ اچھے رہتے ہیں پھر بھی سامنے والے کو اس پر بھی حسد پیدا ہوسکتا ہے لہٰذا سازشوں اور حسد کا شکارہوں تو دگنے غم میں مبتلا ہونے کے بجائے سنت یوسفی "اللہ کے حوالے کرنا" سیکھیں ۔

64 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں۔ (من مشکلات الشباب وکیف عالجھا الإسلام: صالح بن فوزان الفوزان)

5 حسد کسی بھی نیک آدمی کے خاندان کبھی بھی کسی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے لہذا ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہر ایک کو کچھ نہ کچھ حسد چھوتا ہے "الشریف یخفیھا و اللئیم یبدیھا" شریف اس کو چھپاتا بھی ہے اور ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے اور لئیم اس کو اظہار کرتا ہے اور تکلیف دیتا ہے۔

6 نوجوان برائی کو چھوڑدیں تو اقتدار، عرش کا سایہ، اونچے مقامات اور جنت میں عزت ہی عزت ملے گی ورنہ گناہ کی وجہ سے صلاحیت والے لوگ برباد ہو گئے۔

7 تین طریقہ سے یوسف علیہ السلام کی براءت ہوئی:

1۔ اللہ نے خود براءت کا اعلان کیا:

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِۦ ۖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ أَن رَّءَا بُرْهَـٰنَ رَبِّهِۦ ۚ كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ ٱلسُّوٓءَ وَٱلْفَحْشَآءَ ۚ إِنَّهُۥ مِنْ عِبَادِنَا ٱلْمُخْلَصِينَ ﴿٢٤﴾ ﴾ یوسف

ترجمہ: اس عورت نے یوسف کی طرف قصد کیا اور یوسف اس کا قصد کرتے اگر وہ اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھتے، یونہی ہوا اس واسطے کہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی دور کر دیں۔ بے شک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا۔

2۔ خاندان کے فرد کی گواہی:

﴿ قَالَ هِىَ رَٰوَدَتْنِى عَن نَّفْسِى ۚ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَآ إِن كَانَ قَمِيصُهُۥ قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ ٱلْكَـٰذِبِينَ ﴿٢٦﴾ وَإِن كَانَ قَمِيصُهُۥ قُدَّ مِن دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ ٱلصَّـٰدِقِينَ ﴿٢٧﴾ فَلَمَّا رَءَا قَمِيصَهُۥ قُدَّ مِن دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُۥ مِن كَيْدِكُنَّ ۖ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ ﴿٢٨﴾ ﴾ یوسف

ترجمہ: اور عورت کے قبیلے ہی کے ایک شخص نے گواہی دی کہ اگر اس کا کرتا آگے سے پھٹا ہوا ہو تو عورت سچی ہے اور یوسف جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے (26) اور اگر اس کا کرتا پیچھے کی جانب سے پھاڑا گیا ہے تو عورت جھوٹی ہے اور یوسف سچوں میں سے ہے (27) خاوند نے جو دیکھا کہ یوسف کا کرتا پیٹھ کی جانب سے پھاڑا گیا ہے تو صاف کہہ دیا کہ یہ تو تم عورتوں کی چال بازی ہے، بیشک تمہاری چال بازی بہت بڑی ہے۔ (28)

3۔ تہمت لگانے والا خود اعتراف کیا ان کی براءت کا:

﴿ قَالَتْ فَذَٰلِكُنَّ ٱلَّذِى لُمْتُنَّنِى فِيهِ ۖ وَلَقَدْ رَٰوَدتُّهُۥ عَن نَّفْسِهِۦ فَٱسْتَعْصَمَ ۖ وَلَئِن لَّمْ يَفْعَلْ مَآ ءَامُرُهُۥ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ ٱلصَّـٰغِرِينَ ﴿٣٢﴾ ﴾ یوسف

ترجمہ: اس وقت عزیز مصر کی بیوی نے کہا، یہی ہے جن کے بارے میں تم مجھے طعنے دے رہی تھیں، میں

نے ہر چند اس سے اپنا مطلب حاصل کرنا چاہا لیکن یہ بال بال بچا رہا، اور جو کچھ میں اس سے کہہ رہی ہوں اگر یہ نہ کرے گا تو یقیناً یہ قید کر دیا جائے گا اور بے شک یہ بہت ہی بے عزت ہو گا ۔

قَالَتِ ٱمْرَأَتُ ٱلْعَزِيزِ ٱلْـَٔنَ حَصْحَصَ ٱلْحَقُّ أَنَا۠ رَٰوَدتُّهُۥ عَن نَّفْسِهِۦ وَإِنَّهُۥ لَمِنَ ٱلصَّـٰدِقِينَ ﴿٥١﴾

ترجمہ : پھر تو عزیز کی بیوی بھی بول اٹھی کہ اب تو سچی بات نتھر آئی۔ میں نے ہی اسے ورغلایا تھا، اس کے جی سے، اور یقیناً وہ سچوں میں سے ہے

﴿8﴾ ہر جیل میں جانے والا مجرم ہونا ضروری نہیں لہذا مسئلہ کی گہرائی کے بغیر کسی کے بارے میں جلدی نتیجہ پر نہ پہنچے ، ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے جیل میں رہ کر سنت یوسفی ادا کی ۔

یہ رتبہِ بلند ملا جس کو مل گیا　　　ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

﴿9﴾ خالص ایمان انسان کو ہمیشہ ہوشیار رہنے ، دل سے غفلت کو دور رکھنے اور اعراض سے بچنے پر ابھارتا ہے ۔

﴿10﴾ ایک غیر مسلم ملک میں وزارت کا عہدہ پا کر مسلمانوں اور ساری انسانیت کے مسائل اور تکالیف کو کم کرنا اخف الضررین کے حساب سے سنت یوسفی ہے۔

﴿11﴾ الر۔۔ حروف مقطعات قرآن کے اعجاز کو ثابت کرنے کے لیے ہے کیونکہ عام بول چال کے الفاظ ہی کے ذریعہ اہل عرب کو عاجز کر دیا گیا۔

﴿12﴾ یعقوب و یوسف علیہما السلام کے قصے ذکر کر کے محمد ﷺ کو تسلی دی گئی کے انہوں نے بھی بہت سی تکالیف برداشت کی ہیں۔

﴿13﴾ سورہ یوسف کے ذریعہ محمد ﷺ کی نبوت کو ثابت کیا گیا کہ آپ ﷺ نے نہ ہی کبھی پڑھا لکھا اور نہ ہی کسی سے سنا لیکن پھر بھی وہ واقعات بتا رہے ہیں جو منجانب اللہ ہیں۔

﴿14﴾ انبیاء کے خواب سچے ہوتے ہیں، جن کا انکار نہیں کیا جاسکتا اور وہ دین کے اہم امور میں سے ہے ۔

﴿15﴾ خواب کی تعبیر ایک علم ہے ، لہذا جو علم نہ رکھتا ہو وہ اس کی تعبیر کرنے سے پرہیز کرے ۔

﴿16﴾ اللہ کسی بندے پر انعام کرتا ہے تو اس کے گھر والے بھی اس نعمت سے فائدہ اٹھاتے ہیں جیسا کہ یعقوب علیہ السلام نے خواب کی تعبیر کرتے ہوئے کہا: ویتم نعمتہ علیک وعلی آل یعقوب۔۔

﴿17﴾ شر سے بچنا ضروری ہے اس لیے جن باتوں کے اظہار سے نقصان ہوتا ہو ان کو چھپانا بھی ضروری ہے، جس طرح یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کو خواب کے چھپانے کی وصیت کی تھی۔

18 گناہ سے بچنا ضروری ہے کیونکہ ایک گناہ دوسرے گناہ کا سبب بنتاہے، جس طرح یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جب یوسف علیہ السلام کو اپنے راستے سے ہٹانا چاہا تو حیلے کرنے لگے، اور جھوٹ کا سہارا لیا۔

19 شرک کے بعد سب سے بڑے جرائم میں قتل بھی شامل ہے ۔

20 قرائن اور دلائل کی موجودگی میں گمان ممنوع اور حرام نہیں ہے ۔

21 مسلمان کو چاہیے کہ جب ابتلاء و آزمائش ہو رہی ہو تو وہ صبر و تحمل سے کام لے، جس طرح یعقوب علیہ السلام نے صبر کیا۔

22 اختیاری طور پر صبر کرنا مجبوری کی حالت میں صبر کرنے سے زیادہ اجر کا باعث ہے ۔ اسی طرح جو آزمائش یوسف علیہ السلام پر آئی وہ زیادہ صبر آزما تھی۔

23 مسلمان پر مصیبت آئے اور وہ صبر کرے تو اللہ اس کے ساتھ ہوتاہے ۔

24 جو دل سے ایمان لائے اور اپنے سارے کاموں میں مخلص ہو تو اللہ اس کا دفاع کرتاہے ۔

25 ایمان کے خالص ہونے کا مطلب ہے فواحش و منکرات کے اسباب سے دوری اختیار کرنا ہے ۔

26 عورتوں کا فتنہ اور سازش بہت خطرناک ہے جس کے مقابل شیطان کی سازش کو ضعیف قراردیا گیا۔

27 علم و عقل انسان کو خیر کی طرف بلاتے اور شر سے روکتے ہیں اور جہالت آدمی کو نفسانی خواہش کے پورا کرنے پر ابھارتاہے۔

28 اللہ جب آزماتا ہے اور وہ اس پر صبر کرتاہے تو اللہ اسے اس آزمائش سے نکلنے کا راستہ بتادیتاہے، جس طرح یوسف علیہ السلام کو جیل سے نکالنا چاہا تو بادشاہ کو خواب دکھایا جس کی تعبیر وحل یوسف علیہ السلام کے پاس تھی۔

29 تنگی و شدت میں دوسروں سے مدد لی جاسکتی ہے جو اس کی مدد کرسکتا ہو لیکن اسباب کے اختیار کرنے میں اللہ کو نا بھولے ۔

30 جس سے سوال کیا گیا ہے اسے چاہیے کہ وہ فائدہ مند بات کی طرف رہنمائی کرے۔

31 انسان اپنے اندر کی علمی صلاحیت کا اظہار کرسکتاہے جیسا کہ یوسف علیہ السلام نے کیا۔

32 رزق کو لوگوں کے فائدہ کے لیے ذخیرہ اندوز (stock) کیا جاسکتاہے، اگر مستقبل میں قحط سالی کا خوف ہو۔لیکن لوگوں کو تکلیف میں ڈال کر مستقبل میں خوب کمانے کی نیت سے ذخیرہ اندوزی کرنا ممنوع ہے۔

33 اگر کوئی مسلمان کسی کام کی قدرت اور صلاحیت صرف اپنے اندر پاتا ہے تو وہ کام اور عہدہ لوگوں کی خدمت اور صحیح رہنمائی کے لیے طلب کرسکتاہے ۔

34 مہمان نوازی رسولوں کی سنت ہے اور مشروع کام ہے ۔

35 انسان کو اسی چیز کی گواہی دینی چاہیے جو وہ یقینی طور پر جانتاہو ورنہ نہیں۔

36 اللہ سے مصیبتوں کا شکوی کرنا صبر کے منافی نہیں، اگر یہ مخلوق سے کیا جائے تو یہ صبر کے منافی ہے ۔

37 ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے ۔

﴿38﴾ انسان بسا اوقات اپنی تنگ حالی بیان کرسکتاہے جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنی تنگ حالت بیان کی ۔

﴿39﴾ دوسروں سے معاملہ کے دوران عہد و پیمان لینا چاہیے۔

﴿40﴾ بے سند روایات مان لینا درست نہیں۔

﴿41﴾ حکمت کے تحت بعض اقوال و افعال کا جواب تاخیر سے بھی دیا جاسکتاہے ، جیسا یوسف علیہ السلام نے چوری کی بات کا جواب بعد میں دیا۔

﴿42﴾ جب دنیوی اسباب ختم ہوجائیں تو بندہ کو اللہ پر بھروسہ کرنا ضروری ہے، جس طرح یعقوب علیہ السلام نے اللہ پر بھروسہ کیا۔

﴿43﴾ طاقت رکھتے ہوئے معاف کرنا بہت بڑی اخلاقی و ایمانی بات ہے ۔

﴿44﴾ عبرت انجام کار سے ہوتی ہے نہ کہ ناگوار ابتداء سے ۔

﴿45﴾ یوسف علیہ السلام نے ایمان پر وفات کی دعا کی، مومن کو اس طرح دعا کرنی چاہیے ۔

﴿46﴾ یوسف علیہ السلام کے قصہ کی باریکیاں وہی لوگ بیان کرسکتے ہیں جنہوں نے انہیں دیکھا تھا ، محمد ﷺ کا ان باریکیوں کو بیان کرنا آپ ﷺ کی صداقت کی دلیل ہے۔

﴿47﴾ اللہ کی طرف بلانا ہر مومن پر واجب ہے اور یہی محمد ﷺ کا طریقہ ہے ۔

﴿48﴾ داعی کو لوگوں کی ہدایت کے لیے حریص ہونا چاہیے جس طرح محمد ﷺ اپنی قوم کے ایمان لانے کے حریص تھے۔

﴿49﴾ مدد کے لیے جلدی مچانا جائز نہیں ، اس لیے کہ اللہ آزماتاہے۔

﴿50﴾ جب رسول مایوس ہوجاتے ہیں اور اپنے جھٹلادیے جانے کا گمان کرتے ہیں تب اللہ کی مدد آتی ہے ۔

﴿51﴾ اگلوں کے قصوں سے تسلی ملتی ہے ، لہٰذا دعاۃ کو چاہیے کہ وہ قرآن باربار کثرت سے پڑھیں جس میں عبرت ، نصیحت اور ہدایت ہے ۔

مناسبت / لطائف تفسیر

۞ سورہ ہود آپ ﷺ کو تسلی دینے کے لیے نازل کی گئی اور سورہ یوسف بھی آپ کو تسلی دینے کے لیے نازل کی گئی، دونوں کے نزول کا وقت ایک ہی ہے۔

حفظ وتدبر آیات وحدیث برائے تذکیر، تزکیہ، دعوت اور اصلاح

آیت: ﴿ يَٰصَٰحِبَيِ ٱلسِّجۡنِ ءَأَرۡبَابٞ مُّتَفَرِّقُونَ خَيۡرٌ أَمِ ٱللَّهُ ٱلۡوَٰحِدُ ٱلۡقَهَّارُ ۝٣٩ مَا تَعۡبُدُونَ مِن دُونِهِۦٓ إِلَّآ أَسۡمَآءٗ سَمَّيۡتُمُوهَآ أَنتُمۡ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلۡطَٰنٍۚ إِنِ ٱلۡحُكۡمُ إِلَّا لِلَّهِۚ أَمَرَ أَلَّا تَعۡبُدُوٓاْ إِلَّآ إِيَّاهُۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلۡقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكۡثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعۡلَمُونَ ۝٤٠ ﴾ يوسف

ترجمہ: اے میرے قید خانے کے ساتھیو! کیا متفرق کئی ایک پروردگار بہتر ہیں؟ یا ایک اللہ زبردست طاقتور؟ (39) اس کے سوا تم جن کی پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ سب نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خود ہی گھڑ لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی، فرمانروائی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، اس کا فرمان ہے کہ تم سب سوائے اس کے کسی اور کی عبادت نہ کرو، یہی دین درست ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (40)

آیت: ﴿ قَالَ لَا تَثۡرِيبَ عَلَيۡكُمُ ٱلۡيَوۡمَۖ يَغۡفِرُ ٱللَّهُ لَكُمۡۖ وَهُوَ أَرۡحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ ۝٩٢ ﴾ يوسف

ترجمہ: جواب دیا آج تم پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ اللہ تمہیں بخشے، وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔

حدیث: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّهِ، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فِي خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ إِلَى نَفْسِهَا، قَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ، فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ». (صحيح البخاري: 6806)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کے نیچے سایہ دے گا جبکہ اس کے عرش کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہو گا۔ عادل حاکم، نوجوان جس نے اللہ کی عبادت میں جوانی پائی، ایسا شخص جس نے اللہ کو تنہائی میں یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے، وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے، وہ آدمی جو اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں، وہ شخص جسے کسی بلند مرتبہ اور خوبصورت عورت نے اپنی طرف بلایا اور اس نے جواب دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ شخص جس نے اتنا پوشیدہ صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چل سکا کہ دائیں نے کتنا اور کیا صدقہ کیا ہے۔"

أهداف سور القرآن
سُوْرَةُ الرَّعْدِ
The Thunder | Bijli | بجلی
13
اس سورت کے مکی یا مدنی ہونے میں اختلاف ہے، مصحف مدینہ کے مطابق
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

Few Objectives / بعض اہداف

- اس سورت میں حق کی طاقت اور باطل کی کمزوری بیان کی گئی۔ [65]

- بتایا گیا کہ اس قرآن میں کافی تاثیر ہے صرف انسانوں کے لیے ہی نہیں بلکہ زمین ، آسمان یا پہاڑ بھی ہوں تو ان پر یہ اثر انداز ہوگی۔(آیت :31) [66]

- یہ سورت جو دنیا میں خوب آگے بڑھ چکے ہیں (Intellectual) ان پر عقلی دلائل (reasoning approach) کے ذریعہ اتمام حجت کرتی ہے ۔ یہ سورت سارے مخالف دلائل کو ڈھیر کردیتی ہے۔

- پرانا نیوٹن (امرأ القیس) جو کائنات کے نقشہ سے لطف اندوز ہوکر تدبر کر کے تعریف بیان کیا اور جدید زمانہ کا امرء القیس (نیوٹن) دونوں میں قدر مشترک یہ ہے کہ ان کی نگاہ صرف مخلوق کے خصائص سے ہی ششدر ہو کر discovery کر رہی ہے،گھوڑے کی دقیق صفات کا معاملہ ہو یا گرتے ہوئے سیب سے زمین کی قوت کشش (gravity) کا معاملہ ہو، دونوں کی نگاہ قاصر ہیں اور تعجب ہے کہ حیران کردہ صفات سے متاثر واستنباط کر رہے ہیں لیکن مخلوق کے ذریعہ معرفت خالق اور اقرار خالق و معبود تک کیوں پہنچ نہ سکے ؟

- انسان ایک غیر مرئی چیز (قوت کشش) کو مرئی چیز (سیب) کے ذریعہ مان لیتا ہے تو پھر وہ اتنی بڑی کائنات کو سیب کی جگہ رکھ کر سوچے کیا اللہ کے ہونے کا ثبوت نہیں ملتا؟

- اس سورت میں توحید ربوبیت کی بنیاد پر توحید الوہیت کو منوایاگیاہے۔

- اس سورہ میں اتمام حجت کے ساتھ"بشیرًا و نذیرًا" کا پہلو بھی غالب نظر آتا ہے۔

Few Topics / بعض موضوعات

1. قرآن کے برحق ہونے اور اللہ کی قدرت کاملہ کا بیان(1-4)
2. مشرکین کا دوبارہ اٹھائے جانے پر انکار کرنا اور نشانیوں کا طلب کرنے کا بیان(5-7)

---

65 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر قرطبی ج9/ص279 دیکھیں)

66 مزید معلومات کےلیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (عظمة القرآن الكريم وتعظيمه وأثره في النفوس في ضوء الكتاب والسنة :سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

3 اللہ کے علم اور اس کی قدرت کا بیان(8-16)

4 حق واہل حق اور باطل واہل باطل کی مثال کابیان(17)

5 مومنوں اور کافروں کے ٹھکانے کا بیان(18)

6 مومنین کی صفات اوران کی جزا کا بیان(19-24)

7 کافروں کی صفات اور ان کی سزاؤں کا بیان(25)

8 کفار کی سرکشی اور نشانیوں کے سوال پر اس بات کی وضاحت کی کہ رزق اور ہدایت دونوں اللہ کے ہاتھ میں ہے (26-28)

9 مؤمنین کے ٹھکانے کا بیان(29)

10 رسول کے مشن اور قرآن کریم کی اہمیت کا بیان(30)

11 ان کافروں کا بیان جنھوں نے اللہ کی نشانیوں کا جھٹلایا(31-34)

12 جنت کی صفات اور متقین کے انجام اور کافروں کے انجام کا بیان اور نبی کے متنبہ کیے جانے کا بیان (35-37)

13 رسولوں کی حقیقت اور اللہ کی آیات کے اٹل ہونے کا بیان(38-39)

14 نبی کو تسکین اور مشرکین کی حرکتوں سے غافل نہ ہونے کا بیان(40-43)

Few Lessons / بعض اسباق

1 قرآن کوئی معمولی کتاب نہیں ، کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا ، اسی سے کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔[67]

2 اہلِ باطل چاہے کتنی کوششیں کر لے حق غالب آکر رہے گا۔[68]

3 انسان کو اپنے رب کی ملاقات کا یقین رکھنا چاہیے ۔

67 (مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں - عظمة القرآن الكريم وتعظيمه وأثره في النفوس في ضوء الكتاب والسنة :سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

68 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں۔ (إظهار الحق: رحمة الله بن خليل الرحمن الهندي)

4 لوگ ایک ہی امت تھے لیکن انہوں نے اختلاف کیا اور گروہوں میں بٹ گئے، اب ان میں کی اکثریت مومن نہیں ۔

5 انسان اپنے رب کی ہدایت کا محتاج ہے ۔

6 انسان اپنے حواس و عقل سے اچھے اور برے میں تمیز کرسکتاہے، اس طرح وہ کائنات کی نشانیوں سے اللہ کے وجود کی معرفت پاسکتاہے ۔

7 گزری ہوئی اقوام کی ہلاکتوں سے عبرت لینے کی تاکید کی گئی اور دعوت میں کوشش کرنے کو کہا گیا۔

8 اللہ مشرکین کے مطالبہ کرنے کے بعد بھی معجزات عطا نہیں کیا محض ان کی سرکشی کی وجہ سے۔

9 تمام انبیاء کی دعوت ایک ہی تھی اور وہ توحید کی دعوت تھی۔

10 پانی کو بخارات بنانے اور اوپر لے جانے میں ہوائیں اہم کردار ادا کرتی ہیں ۔

11 دعا، خوف، امید اور ڈر یہ صرف اور صرف اللہ کے لیے ہونا چاہیے ، کیونکہ وہی رازق ، مالک ، زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہے ۔

12 محمد ﷺ کے پیغام کو دعوت حق کا نام دیا اور اس کو بارش سے تشبیہ دی کہ وہ آسمان سے اترتی ہے اور ندیاں بہہ پڑتی ہیں اور لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

13 اللہ نے مومن کے دل کو زرخیز وادی سے تشبیہ دی جو بارش کے پانی کو جمع کرتی اور فائدہ اٹھاتی ہے ۔

14 صبر کو لازم پکڑنے کی بات بتائی گئی اور یہ کہ مصیبت کے وقت اللہ کی قضاء پر راضی ہونا ضروری ہے ۔

15 مصائب و آزمائش پر صبر کرنے میں لوگوں کی کئی قسمیں ہیں:

- وہ لوگ جو ان مصائب و مشکلات کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں، یہ لوگ مضبوط عقیدہ و ایمان اور تقوی اختیار کرنے والے ہوتے ہیں ۔
- وہ لوگ جو دنیا کے شدائد کو برداشت کرسکتے ہیں اور معتدل زندگی گزارتے ہیں۔
- وہ لوگ جو غیر قادر ہوتے ہیں اور کسی بھی طرح کی مشکل برداشت نہیں کرسکتے ۔

16 صبر کرنے والے کئی وجوہات سے صبر کرتے ہیں:

- تاکہ اس کی مثال دی جا سکے۔
- لوگ اس پر کمزوری کا عیب نہ لگائیں۔
- دشمن اس پر نہ ہنسیں۔

- یہ جانتے ہوئے کہ جزع میں کوئی خیر نہیں۔
- اللہ کی قدر پر راضی ہو کر۔

﴿17﴾ رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے، لہٰذا بندوں کو اللہ پر توکل کرنا چاہیے، وہ اپنی حکمت سے رزق دیتا ہے ۔

﴿18﴾ معجزات ، نشانیاں اور عذاب کا وقت مقرر ہے اور وہ اللہ کی حکمت سے عطا کیے جاتے ہیں۔

﴿19﴾ دعوت اور اس پر ثابت قدمی کی اہمیت بتائی گئی ہے ۔

- سورہ یوسف میں تاریخی دلائل سے احقاق حق اور ابطال باطل کیا گیا، جبکہ سورہ رعد میں عقلی اور فطری دلائل کے ذریعہ حق کو اجاگر کیا گیا اور باطل کے پرخچے اڑائے گئے۔
- یہ دو سورتیں اس وقت نازل ہوئیں جب کہ معرکہ حق و باطل مکہ میں عروج (peak) پر پہنچ چکا تھا اور اعتراضات کر کے نبوت کی صداقت کو چیلینج کیا جا رہا تھا۔

آیت 1: ﴿ ٱللَّهُ يَعۡلَمُ مَا تَحۡمِلُ كُلُّ أُنثَىٰ وَمَا تَغِيضُ ٱلۡأَرۡحَامُ وَمَا تَزۡدَادُۖ وَكُلُّ شَيۡءٍ عِندَهُۥ بِمِقۡدَارٍ ۝٨ ﴾ الرعد

ترجمہ: اللہ ایک ایک حاملہ کے پیٹ سے واقف ہے جو کچھ اس میں بنتا ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ اس میں کمی یا بیشی ہوتی ہے اس سے بھی وہ باخبر رہتا ہے ہر چیز کے لیے اُس کے ہاں ایک مقدار مقرر ہے ۔

آیت2: ﴿وَلَوْ أَنَّ قُرْءَانًا سُيِّرَتْ بِهِ ٱلْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ ٱلْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ ٱلْمَوْتَىٰ ۗ بَل لِّلَّهِ ٱلْأَمْرُ جَمِيعًا ۗ أَفَلَمْ يَا۟يْـَٔسِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَن لَّوْ يَشَآءُ ٱللَّهُ لَهَدَى ٱلنَّاسَ جَمِيعًا ۗ وَلَا يَزَالُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُوا۟ قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِىَ وَعْدُ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُخْلِفُ ٱلْمِيعَادَ ﴿٣١﴾﴾ الرعد

ترجمہ: اگر (بالفرض) کسی قرآن (آسمانی کتاب) کے ذریعے پہاڑ چلا دیے جاتے یا زمین ٹکڑے ٹکڑے کر دی جاتی یا مردوں سے باتیں کرا دی جاتیں (پھر بھی وہ ایمان نہ لاتے)، بات یہ ہے کہ سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہے، تو کیا ایمان والوں کو اس بات پر دل جمعی نہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تمام لوگوں کو ہدایت دے دے۔ کفار کو تو ان کے کفر کے بدلے ہمیشہ ہی کوئی نہ کوئی سخت سزا پہنچتی رہے گی یا ان کے مکانوں کے قریب نازل ہوتی رہے گی تاوقتیکہ وعدۂ الٰہی آپہنچے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

حدیث 1: عن عائشة رضي الله عنها أنَّ النبي - صلى الله عليه وسلّم - قال: ((الماهرُ بالقرآن مع السَّفرةِ الكرامِ البررة، والذي يقرأ القرآنَ ويتتعتعُ فيه وهو عليه شاقٌّ له أجرانِ)) .(صحیح مسلم: 798)

ترجمہ: عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی قرآن مجید میں ماہر ہو وہ ان فرشتوں کے ساتھ ہے جو معزز اور بزرگی والے ہیں اور جو قرآن مجید اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اسے پڑھنے میں دشواری پیش آتی ہے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔

حدیث 2: عن أبي أمَامةَ رضي الله عنه أنَّ النبيَّ - صلى الله عليه وسلّم - قال: ((اقْرَؤوا القُرآنَ فإنه يأتي يومَ القيامةِ شفيعًا لأصحابِهِ)) .(صحیح مسلم: 804)

ترجمہ: ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔

أهداف سور القرآن
سُوْرَةُ إِبْرَاهِيْمَ
Ibraheem alaihissalaam | ابراہیم علیہ السلام
The Prophet [Abraham]
14
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

Few Objectives / بعض اہداف

- اس سورت میں بتایا گیا کہ ایمان ایک نعمت ہے اور کفر ایک لعنت زدہ شئ ہے۔
- بعض کا یہ گمان ہے کہ دنیا کی عیش و عشرت ہی سب کچھ ہے وہ اسے ہی سب سے بڑی نعمت سمجھ بیٹھتے ہیں جبکہ ایمان سب سے بڑی نعمت ہے۔ جس کا تذکرہ اس سورت میں کیا گیا۔(آیت نمبر 24)[69]
- اس سورہ میں ابراہیم علیہ السلام کی قربانیوں کا ذکر ہے۔ انہوں نے محض اللہ کی خاطر "وادی غیر ذی زرع" ریگستانی زمین میں اپنی فیملی کو چھوڑ دیا۔
- اس سورت کا موضوع ہے: توحید ، رسالت، بعث بعد الموت، قیامت، جنت کی نعمتیں اور جدال احسن۔
- اس سورت میں کفار قریش کو ابراہیم علیہ السلام کی طرح خالص توحید اپنا نے کے لیے کہا جارہا ہے۔[70]
- کفران نعمت اور شکر نعمت کا موازنہ اور دونوں کے نتائج۔ ابلیس کفران نعمت کی مثال، انبیاء شکران نعمت کی اعلی مثال۔

Few Topics / بعض موضوعات

1. قرآن اللہ کی جانب سے اتارا گیا ہے اور مؤمنین کے لئے ہدایت ہے اور کافروں کے لئے چیلنج(1-3)
2. رسولوں کی زبان اور ان کے کام کی وضاحت (4)
3. موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کا بیان(5-8)
4. گزشتہ انبیاء اور ان کی امتوں کا تذکرہ (9-17)
5. کفار کے اعمال کی مثالیں(18)

---

69 (مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں - التذکیر بنعمة الإسلام: صالح بن فوزان الفوزان)

70 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (كشف الشبهات في التوحيد: محمد بن عبد الوهاب)

6 ساری کائنات کا خالق اللہ ہی ہے ۔(19-20)

7 جہنم میں کمزور اور مستکبرین کے درمیان گفتگو (21)

8 شیطان کا اپنے پیروکاروں سے اعلان براءت (22)

9 مؤمنین کی کامیابی کا ذکر (23)

10 کلمہ طیبہ اور کلمہ خبیثہ کی مثال(24-27)

11 اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے والے اور ان کا انجام(28-30)

12 اہل ایمان کو چند ہدایات اور انہیں قیامت کے دن سے ڈرانا۔(31)

13 اللہ کی قدرتوں اور اس کی اپنے بندوں پر کی جانے والی نعمتوں کا ذکر(32-34)

14 ابراھیم علیہ السلام کا اپنے رب سے مناجات (35-41)

15 ظالمین کو دھمکی دیے جانے اور قیامت کی ہولناکیوں کا بیان(42-52)

Few Lessons / بعض اسباق

1 ظلمات سے نور کی طرف نکالنا صرف اور صرف قرآن سے ہی ممکن ہے، جو ہدایت و نور کا سرچشمہ ہے ۔

2 ظلمات اور نور برابر نہیں ہوسکتے اور ایمان کی نعمت بہت بڑی نعمت ہے ۔

3 اللہ تعالیٰ نے عربی زبان میں قرآن نازل کیا جو عالمی زبان ہے اور ہدایت تلاش کرنے کے لیے آسان فہم ہے ۔

4 دنیا کی چاہت مذموم نہیں ہے، مگر آخرت کے مقابلے میں ہو تو گمراہی تک لے جاتی ہے ۔

5 جو کوئی کسی بدعت کی جانب یا منکر اقوال و اعمال کی جانب دعوت دے تو ان سب کا گناہ ان لوگوں پر بھی ہے جو اس کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔

6 ایمان بالقضاء والقدر کی دعوت دی گئی جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔

﴿7﴾ خیر و شر میں تمیز کرنے کے لیے اللہ نے عقل دی ہے لہذا کوئی تقدیر کا بہانہ نہیں کرسکتا۔

﴿8﴾ انسان اللہ کی شریعت کی اتباع کرے یہی ہدایت ہے ، جو اس کو منزل تک پہنچاتی ہے۔ اور گمراہی یہ ہے کہ انسان شریعت سے منہ پھیر لے ۔

﴿9﴾ انسانوں کو گمراہیوں کی تاریکیوں سے ربانی ہدایت کی روشنی کی طرف نکالنے کے لیے دعوت کے میدان میں حکمت ، نرمی اور خوش اسلوبی کی ضرورت ہے اور ساتھ ہی مخاطب کی عقل اور مواقع کا لحاظ کرنا بھی ضروری ہے ۔

﴿10﴾ انبیاء و رسل کی کارکردگی میں سے ہے کہ وہ ان کے رب کی صحیح معرفت پیش کریں۔ شریعت کے حساب سے لوگوں کو سنواریں، اللہ کی حجت قائم کریں کہ اللہ نے ان تک دین ان کی زبان میں پہنچادیا، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذریعہ ان میں پائے جانے والے بگاڑ کی اصلاح کریں، اور روحانی و عقلی طورپر تزکیہ و اصلاح کریں۔

﴿11﴾ عربی زبان میں "ایام "سے مراد گزرے ہوئے لوگوں پر ہونے والے عذاب مراد ہیں ، تاکہ ان سے عبرت حاصل کی جائے ۔

﴿12﴾ صبر اور شکر مومن کو اللہ کی راہ میں تکالیف برداشت کرنے پر ابھارتاہے ۔

﴿13﴾ اللہ کی حکمت ہے کہ غم و خوشی کے ذریعہ امتحان لے کر اہل ایمان کو اپنے دشمنوں سے الگ کردیتاہے ۔

﴿14﴾ اللہ کی حکمت ہے کہ تمام انبیاء کو ایک ہی مقصد کی طرف بلانے والا بناکر بھیجا۔

﴿15﴾ موسی علیہ السلام کا کثرت ذکر ان کے مختلف حالات سے سبق حاصل کرنے کے لیے ہوا ہے۔

﴿16﴾ کفار و مشرکین نے اللہ کی ڈھیل کا غلط نتیجہ نکالا اور انبیاء و رسل کا علی الاعلان انکار کردیا۔

﴿17﴾ اہل کفر کا رسولوں کی بشریت پر تعجب کرنا اور مذاق اڑانا تعجب خیز معاملہ ہےکیونکہ اللہ تعالی اپنی کمال حکمت سے ہی رسولوں کو منتخب کرتا ہے ۔

﴿18﴾ انبیاء و رسل چنندہ ہونے کے باوجود کوئی بھی معجزہ خود سے پیش نہیں کرسکتے ۔

﴿19﴾ رسولوں کی رسالت اور دعوت ایک ہی ہے ورنہ لوگ دور کی گمراہیوں اور تاریکیوں میں چلے جاتے۔

﴿20﴾ چودھراہٹ اور زمین میں بڑا بننے کی مذمت کی گئی کیونکہ یہ ظلم اور برے انجام کا سبب بنتاہے۔

﴿21﴾ قوم نوح، عادوثمود کے واقعات کا ذکر نصیحت کی غرض سے کیا گیا ہے ، وہ لوگ اللہ کے انعامات اور پیغام کا انکار کررہے تھے ، اور دنیا میں منہمک ہوگئے تھے۔

﴿22﴾ انسان پر شیطان کو کوئی اختیار و قوت نہیں جبکہ وہ مومن ہوں ۔

﴿23﴾ دو قسم کی گفتگو کا ذکر کیا گیا ہے، ایک قوم اور ان کے رئیس کی گفتگو اور دوسری شیطان اور اس کے متبعین کی

گفتگو، ان میں کا ہر ایک دوسرے کے لیے شر کو خوشنما بناکر پیش کرتا تھا۔

﴿24﴾ مومن ہمیشہ اپنی سلامت فطرت کی وجہ سے حق کو قبول کرنے میں پہل کرتاہے، یہ بات غیر مومن میں نہیں ہوتی۔

﴿25﴾ دنیاکافر کے لیے آخرت کے مقابلے میں مقررہ وقت تک فائدہ اٹھانے کا ذریعہ اور نعمت ہے، چاہے جس حالت و شکل میں بھی ہو۔

﴿26﴾ ضرب الامثال کا ذکر کرنے کی حکمت یہ ہے کہ وہ ان سے عبرت حاصل کریں اور انہیں عمل کی ترغیب ہو۔

﴿27﴾ نعمتوں کی طلب میں رہ کر حاصل شدہ نعمتوں کی شکر گزاری کرنا چاہیے ۔

﴿28﴾ اللہ کی عظیم نشانیوں میں غور و فکر کی تاکیدی دعوت دی گئی ہے ۔

﴿29﴾ سورج اور چاند کی گردش جو لوگوں کے فائدہ کا باعث ہے اس میں اللہ کی بہت بڑی حکمت ہے ۔

﴿30﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے مظاہر کو مختلف الفاظ سے واضح کیا ہے جیسے الخلق، الابداع، الفطر وغیرہ۔

﴿31﴾ ابراھیم علیہ السلام ابوالانبیاء ہیں اور اولوالعزم رسولوں میں سے ہیں جنھوں نے بتوں ، ستاروں اور چاند و سورج کی پرستش کو کالعدم قراردیا اور ایک اللہ کی عبادت کی علی الاعلان دعوت دی۔

﴿32﴾ عقیدہ اور منہج کے معاملے میں کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا جاسکتا گرچہ کہ وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔

﴿33﴾ ابراھیم علیہ السلام کی دعوت کو از سر نو تمام لوگوں میں پہنچانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے محمد ﷺ کو تمام لوگوں کا رسول بنایا اور مکہ کو ہدایت کا منبع بنایا۔

﴿34﴾ محمد ﷺ کو تسلی دی گئی تاکہ وہ قوم کی مشکلات اور ہٹ دھرمی پر صبر کریں اور ثابت قدمی سے دعوت کا کام کرتے رہیں۔

﴿35﴾ اس سورت میں محمد ﷺ کی کارکردگی کو واضح کیا گیا کہ آپ ﷺ نے امانت امت تک پہنچائی ، اس کی نصیحت کی ،اورآپ ﷺ ہی اپنی امت پر گواہ ہیں۔

﴿36﴾ ایمان باللہ کا ایمان بالیوم الاخر سے گہرا تعلق ہے، لہذا اس تعلق سے اللہ نے جو کچھ بتایا اس پر ایمان لانا ضروری ہے ۔

﴿37﴾ کفار و مشرکین کے مکر سے مراد ان کے شبہات و اعتراضات، جھوٹے الزامات اور ان کا اعراض کرنا ہے یہ سب اللہ کے پاس باز پرس کیے جانے والے ہیں۔

مناسبت / لطائف تفسیر

نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو تسلی دینے کے لیے سورۂ ہود، سورۂ یوسف، سورۂ رعد اور سورۂ ابراہیم نازل ہوئیں۔ یہ سورے دراصل مکہ کے اس دور میں نازل ہوئے جب نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر اعتراضات کی شدید بوچھار جاری تھی، معاملہ بہت ہی حساس ہو چکا تھا اور مخالفت بام عروج پر تھی۔ ایسے وقت پر نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو تسلی دیتے ہوئے گزشتہ انبیاء کی باتیں ذکر کی گئیں اور ساتھ ہی قریش کو تنبیہ کی گئی کہ دیکھو برے لوگوں کا کیا انجام ہوا؟ تم ان کی روش پر مت چلو ورنہ تمہارا بھی یہی انجام ہو گا۔ تم ابراہیم علیہ السلام کا رات و دن نام تو لیتے ہو لیکن ان کے نقش قدم پر چل نہیں رہے ہو۔

حفظ وتدبر آیات وحدیث برائے تذکیر، تزکیہ، دعوت اور اصلاح

آیت 1: ﴿ وَقَالَ ٱلشَّيْطَٰنُ لَمَّا قُضِىَ ٱلْأَمْرُ إِنَّ ٱللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ ٱلْحَقِّ وَوَعَدتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِىَ عَلَيْكُم مِّن سُلْطَٰنٍ إِلَّآ أَن دَعَوْتُكُمْ فَٱسْتَجَبْتُمْ لِى ۖ فَلَا تَلُومُونِى وَلُومُوٓا۟ أَنفُسَكُم ۖ مَّآ أَنَا۠ بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ أَنتُم بِمُصْرِخِىَّ ۖ إِنِّى كَفَرْتُ بِمَآ أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ ۗ إِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٢﴾ ﴾ ابراهيم

ترجمہ: جب اور کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا تو شیطان کہے گا کہ اللہ نے تو تمہیں سچا وعدہ دیا تھا اور میں نے تم سے جو وعدے کیے تھے ان کے خلاف کیا، میرا تم پر کوئی دباؤ تو تھا ہی نہیں، ہاں میں نے تمہیں پکارا اور تم نے میری مان لی، پس تم مجھے الزام نہ لگاؤ بلکہ خود اپنے آپ کو ملامت کرو، نہ میں تمہارا فریاد رس اور نہ تم میری فریاد کو پہنچنے والے، میں تو سرے سے مانتا ہی نہیں کہ تم مجھے اس سے پہلے اللہ کا شریک مانتے رہے، یقیناً ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

آیت2: ﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ ٱللَّهَ غَٰفِلًا عَمَّا يَعْمَلُ ٱلظَّٰلِمُونَ ۚ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ ٱلْأَبْصَٰرُ ﴿٤٢﴾ ﴾ ابراھیم

ترجمہ: ناانصافوں کے اعمال سے اللہ کو غافل نہ سمجھ وہ تو انہیں اس دن تک مہلت دیے ہوئے ہے جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔

حدیث: عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه قال أنَّ النبيَّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ تلا قولَ اللهِ عزَّ وجلَّ في إبراهيمَ: ﴿ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِى فَإِنَّهُۥ مِنِّى ۖ وَمَنْ عَصَانِى فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٦﴾ ﴾ إبراهيم الآية وقال عيسى عليه السلام: ﴿ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿١١٨﴾ ﴾ فرفعَ يديهِ وقال اللّٰهُمَّ! أُمَّتي أُمَّتي وبكى. فقال اللهُ عزَّ وجلَّ: يا جبريلُ! اذهب إلى محمدٍ، - وربُّكَ أعلمُ -، فسَلهُ ما يُبكيكَ؟ فأتاهُ جبريلُ عليهِ الصلاةُ والسلامُ فسَألهُ.فأخبرهُ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ بما قالَ. وهو أعلمُ. فقال اللهُ: يا جبريلُ! اذهبْ إلى محمدٍ فقلْ: إنَّا سنُرضيكَ في أُمَّتكَ ولا نَسُوءُكَ. (صحیح مسلم: 202)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے فرمان کی تلاوت کی جو ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں بیان ہے۔ [یاد کرو اس وقت کو جبکہ ابراہیم نے کہا اے میرے رب یقینا ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا پس جو میری پیروی کرے وہ میرے لوگوں میں سے ہے اور جو میری نافرمانی کرے پس یقینا تو بہت بخشنے والا اور بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔] اور عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے۔ [اگر تو ان کو عذاب دے تو بے شک وہ سب تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف کردے یقینا تو ہی غالب ہے اور حکمت والا ہے۔] تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور کہا اے پروردگار میری امت میری امت اور رونے لگے۔تو اللہ تعالیٰ نے کہا: اے جبرئیل تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کہ تم کو کس چیز نے رلایاہے؟ لہذا جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی بات بتائی جبکہ اللہ خوب جانتا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے کہا اے جبرئیل تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور ان سے کہہ دو ہم یقینا تم کو تمہاری امت کے حق میں بہتر فیصلہ دے کر خوش کردیں گے اور تم کو رسوا نہیں کریں گے۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْحِجْرِ
The Rocky Tract | Tode | تودے
15
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

Few Objectives / بعض اہداف

- اس سورت میں بتایا گیا کہ اللہ اپنے دین کی حفاظت کرنے والا ہے، وہ دشمن سے نہ ڈریں بلکہ دعوت و تبلیغ کے کام میں لگ جائیں۔ [71]

- جب ابلیس نے بھی کہا کہ میں انسانوں کو گمراہ کردونگا تو اللہ نے کہا میرے نیک بندوں کا تو کچھ نہیں بگاڑ پائے گا۔ گویا اللہ نے اسلام، قرآن اور مسلمانوں کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے۔
  قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا ٱلذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُۥ لَحَٰفِظُونَ ﴿٩﴾ ﴾ الحجر
  ترجمہ: ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں

- حجر مدینہ منورہ اور شام (سیریا) کے درمیان ایک وادی کا نام ہے جہاں قوم ثمود کا وجود ملتاہے۔

- حجر "حَجَرَ" سے نکلا ہے کیونکہ یہ قوم چٹانوں کو تراش کر محلات بنانے میں ماہر تھی۔
  قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَكَانُوا۟ يَنْحِتُونَ مِنَ ٱلْجِبَالِ بُيُوتًا ءَامِنِينَ ﴿٨٢﴾ ﴾ الحجر
  ترجمہ: یہ لوگ پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے تھے، بے خوف ہو کر۔

- حجر کعبہ کی قربت کی وجہ بھی بتلائی گئی۔ واللہ اعلم!

- الحجر سے مراد وہ مقام ہے جہاں ثمود رہائش پذیر تھے۔وہ چٹانوں میں گھر تراشا کرتے تھے،گویا کوئی طوفان، بجلی یا زلزلہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ پائے گا۔ [72]

Few Topics / بعض موضوعات

﴿1﴾ قرآن سے متعلق مشرکین کا موقف اور ان کی سرکشی کا بیان (8-1)

﴿2﴾ اللہ کی حفاظت کا بیان (9)

---

71 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں-الدعوة إلى الله وأخلاق الدعاة:عبد العزيز بن عبد الله بن باز

72 مزید تفصیل کے لیے تفسر طبری ج/17ص 126

3 گزشتہ امتوں کا اپنے نبیوں کو جھٹلانے کا بیان (10-15)

4 اللہ کی اپنے بندوں پر قدرت کا بیان اور اس کی نعمتوں کا ذکر(16-25)

5 انسان اور جنات کی تخلیق کا ذکر اور ملائکہ کے آدم کو سجدہ کرنے کا بیان (26 – 30)

6 ابلیس کا انکار اور اس کے پیروکاروں کا انجام (31-44)

7 متقین کے ثواب اور ان کے انجام کا بیان(45-50)

8 ابراھیم علیہ السلام کے مہمان اور لوط علیہ السلام کی قوم کے گھٹیا لوگوں کا انجام (51-77)

9 اصحاب الأیکہ اور اصحاب حجر کا بیان (78-86)

10 نبی ﷺ پر اللہ کا فضل اور آپ کے لئے بشارتیں ۔(87-99)

بعض اسباق / Few Lessons

1 اگر کوئی آزمائش دیکھے اور مایوس ہوجائے ایسا صحیح نہیں بلکہ ایسے آدمی کو چاہیے کہ جب کوئی آزمائش آئے تو انبیاء علیہم السلام کے حالات کو ذہن میں لائے، اللہ نے ان انبیاء کی کیسے مدد کی۔[73]

2 قرآن مجید حق اور باطل کے درمیان واضح فیصلہ کرنے والا ہے ۔

3 جو خالص توحید یعنی لا الہ الا اللہ پر مر جائے وہ انجام کے اعتبار سے جنتی ہے ۔

4 مشرکین اور کفار کو اللہ دنیا میں ہی ان کا بدلہ ان کی نیتوں کے حساب سے دے دیتاہے۔

5 موت کا وقت آنے تک ہر نفس کو مہلت دی گئی ہے ۔

6 فرشتوں کا نزول یا توکسی پیغام دینے ، یا عذاب نازل کرنے یا موت کے لیے ہوتاہے ۔

7 قرآن فرشتوں کے نزول سے بہتر ہے اور اللہ قرآن اور رسول کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

8 نبی کریم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ اس طرح کا مذاق پچھلی قوموں نے اپنے رسولوں کا اڑایا لہذا آپ دلبراشتہ نہ ہوں۔

73 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الضوابط الشرعیة لموقف المسلم من الفتن صالح بن عبد العزیز آل الشیخ)

﴿9﴾ داعی کو اپنے پیغام پہنچانے پر توجہ ہونی چاہیے ، نہ کہ دعوت کی قبولیت پر ، اگر قوم ایمان نہ لائے تو اس سے پہلے بھی ایسے لوگ گزر چکے ہیں۔

﴿10﴾ سورج، چاند اور ستارے اللہ کے وجود پر دلیل ہیں، اسی طرح وہ اللہ کی قدرت کو بھی ظاہر کرتے ہیں ۔

﴿11﴾ اللہ قرآن کے نزول کے ساتھ ہی آسمان دنیا کو شیاطین سے محفوظ کردیا۔

﴿12﴾ جو شیطان فرشتوں کی باتوں کو سنتاہے اس کے پیچھے ستارے لگادیے جاتے ہیں۔

﴿13﴾ زمین کو پھیلا دیا اور پہاڑوں کو گاڑدیا تاکہ زمین ساکن ہوجائے اور اپنی حکمت و اندازے کے ساتھ اشیاء اگائیں۔

﴿14﴾ اللہ نے زمین میں کھانے ، پینے اورزندگی کے اسباب بنائے ہیں ، اور ایسی چیزیں بھی عطاء کردی جس کا رزق بھی اللہ ہی کے ذمے ہے جیسے جانور، نوکر چاکر وغیرہ۔

﴿15﴾ زمین سے اگنے والی اور آسمان سے اترنے والی ہر چیز کا اللہ ہی مالک ہے ۔

﴿16﴾ بادلوں کو لیے پھرنے والی ہوائیں بھی اللہ بھیجتاہے، آسمان سے اتارتا بھی وہی ہے ، سیراب کرتا بھی وہی ہے اور اس کی حفاظت بھی اللہ ہی کرتاہے۔

﴿17﴾ اللہ اپنی کمال قدرت کا اظہار کررہاہے کہ اگلوں اور پچھلوں کو پیدا کرے گا ۔

﴿18﴾ بارش کی مثال دے کر دوبارہ اٹھائے جانے کو ثابت کیا جارہاہے۔

﴿19﴾ انسان کو اللہ نے عدم سے وجود بخشا ہے، اوراس کے تخلیقی مراحل چودہ سو سال قبل بیان کیے، جس کے آج شواہد مل رہے ہیں۔

﴿20﴾ اللہ نے اپنے ہاتھوں سے انسان کو پیدا کیا اور فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا، جس سے انسان کی فضیلت معلوم ہوتی ہے ۔

﴿21﴾ ابلیس قیامت تک ملعون ہے ،اس کو کوئی خیر نہیں ملنے والا۔

﴿22﴾ ابلیس کو نفخہ اولی تک مہلت دی گئی ہے کہ لوگوں کو اللہ کے راستہ سے بھٹکاتارہے۔

﴿23﴾ اللہ کے مخلص بندے شیطان کے مکر و فریب سے محفوظ رہیں گے، ان پر اس کا کوئی بھی وار نہیں چلے گا۔

﴿24﴾ جہنم میں ابلیس اور اس کے ماننے والے رہیں گے، جس کے سات دروازے ہیں ۔

﴿25﴾ اہل تقوی کو اللہ ہر قسم کے عیب سے پاک و صاف کرکے جنت میں داخل کردے گا۔

﴿26﴾ اللہ نے ابراھیم علیہ السلام کو بڑھاپے کی عمر میں اولاد عطا کی،اس لیے انسانوں کو اللہ سے نا امید ہو کر جلد بازی کرنے کی ضرورت نہیں۔

﴿27﴾ اللہ کی رحمت سے صرف گمراہ لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں۔

﴿28﴾ لوط علیہ السلام کی قوم نے جب فطری نظام کے خلاف بغاوت کی اور اپنی خواہشات عورتوں کے بجائے بچوں اور مردوں سے پوری کرنے لگے تب اللہ نے ان کو عذاب دیا اور ان کی جڑ کاٹ دی۔

﴿29﴾ اصحاب الایکہ کو اللہ نے ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کیا ۔

﴿30﴾ دنیوی رونق جو کفار کو مل رہی ہے انہیں للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھو، اور نہ اس پر غم کرو، کیونکہ ان تمام سے بڑی نعمتیں آپ کو ملی ہیں جیسے اسلام ۔

﴿31﴾ اللہ نے قسم کھا کر واضح کیا کہ وہ ہر نفس سے ضرور سوال کرے گا کہ اس نے کیا کیا؟

﴿32﴾ داعی کو چاہیے کہ وہ مشرکین کی ایذاء رسانیوں سے اعراض کرے اور نتیجہ اللہ کے حوالے کرتے ہوئے دعوت دین کا فریضہ ادا کرے۔

﴿33﴾ داعی الی اللہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ کی کثرت سے حمد تسبیح کے ساتھ کرتا رہے اور صلاۃ کی پابندی کرے، اس سے غم دور ہوتا ہے ۔

مناسبت / لطائف تفسیر

سورہ یونس سے سورہ ابراہیم تک انبیاء کے نام سے سورت موسوم کی گئی جبکہ سورہ حجر سے سورہ کہف تک قوم کے حساب سے سورہ کا نام اور مضمون ملتا ہے یعنی کہیں داعی کا پہلو نمایاں ہے اور کہیں مدعو کا پہلو نمایاں ہے۔

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ نَبِّئْ عِبَادِيٓ أَنِّيٓ أَنَا ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿٤٩﴾ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ ٱلْعَذَابُ ٱلْأَلِيمُ ﴿٥٠﴾ ﴾ الحجر

ترجمہ: میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں بہت ہی بخشنے والا اور بڑا ہی مہربان ہوں ۔ اور ساتھ ہی میرا عذاب بھی نہایت دردناک ہیں ۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾ ﴾ الحجر

ترجمہ: قسم ہے تیرے پالنے والے کی! ہم ان سب سے ضرور باز پرس کریں گے۔ ہر اس چیز کی جو وہ کرتے تھے۔

حدیث: عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رضي الله عنه عَنْ النَّبِيِّ صلي الله عليه وسلم فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، أَنَّهُ قَالَ: «يَا عِبَادِي: إنِّي حَرَّمْت الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي، وَجَعَلْته بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا؛ فَلَا تَظَالَمُوا. يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ ضَالٌّ إلَّا مَنْ هَدَيْته، فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ. يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ جَائِعٌ إلَّا مَنْ أَطْعَمْته، فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ. يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ عَارٍ إلَّا مَنْ كَسَوْته، فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ. يَا عِبَادِي! إنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا؛ فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ. يَا عِبَادِي! إنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضُرِّي فَتَضُرُّونِي، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي. يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ، مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا. يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ، مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا. يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، فَسَأَلُونِي، فَأَعْطَيْت كُلَّ وَاحِدٍ مَسْأَلَته، مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ. يَا عِبَادِي! إنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ، ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إيَّاهَا؛ فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدْ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَن إلَّا نَفْسَهُ».[رَوَاهُ مُسْلِمٌ :2577].

ترجمہ: ابو ذر غفاری رضی اللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اللہ تعالی سے روایت کرتے ہوئے فرمایا : اے میرے بندو! بے شک میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام کردیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دے

دیا ہے ۔پس ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو ۔اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک گمراہ ہے مگر وہ جس کو میں ہدایت عطاء کردوں ،پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو ، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔اے میرے بندو! تم سے ہر ایک بھوکا ہے مگر جس کو میں کھانا کھلادوں ۔ پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو ،میں تم کو کھانا کھلاؤں گا ۔اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک ننگا ہے مگر جس کو میں کپڑے پہنادوں ۔ تم مجھ سے لباس طلب کرو ، میں تم کو کپڑے پہناؤں گا ۔اے میرے بندو! تم رات دن غلطیاں کرنے والے ہو اور میں تمہارے سب گناہ معاف کرنے والا ہوں ۔پس مجھ سے بخشش طلب کرو،میں تم کو معاف کردوں گا ۔اے میرے بندو! تم میں اتنی طاقت نہیں کہ تم مجھے نقصان پہنچا سکو اور نہ تم میں اتنی طاقت ہے کہ مجھے نفع پہنچا سکو ۔اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے تمام انسان اور جن تم میں سے پرہیز گار ترین شخص کے دل جیسے ہوجائیں تو وہ میری مملکت میں کچھ بھی اضافہ نہیں کرسکتے۔اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے تمام انسان اور جن ایک فاسق و فاجر ترین شخص کے دل کی طرح ہوجائیں تو وہ میری مملکت میں کوئی کمی نہیں کرسکتے ۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے تمام انسان اور جن ایک میدان میں جمع ہوجائیں اور مجھ سے سوال کریں اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے موافق عطاء کردوں تو میرے خزانو ں میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوگی مگر جس طرح سوئی کو سمندر میں ڈبونے سے اس (سمندر) کے پانی میں کمی آتی ہے ۔اے میرے بندو ! یہ صرف تمہارےاعمال ہی ہیں جنہیں میں تمہارے لیے گن لیتا ہوں پھر تم کو ا ن پر پورا پورا بدلہ دو ں گا تو جو کوئی بھلائی پائے ،وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو کوئی اس کے برعکس پائے تو وہ اپنے نفس کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے۔

أهداف سور القرآن
سُوْرَةُ النَّحْلِ
Shahed ki makkhi | شہد کی مکھی
The Bee
16
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- اس سورت کا محور ہے: توحید، بعث بعد الموت، وحی، اقامت حجت، کائناتی دلائل اور نعمتوں کی کثرت ، آلاء اللہ اور ایام اللہ کا امتزاج۔
- اس سورت کا ہدف ہے اللہ کی نعمتوں پر شکر بجا لانا۔[74]
- اس سورت میں اللہ کی بے انتہا نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔
  قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَإِن تَعُدُّوا۟ نِعْمَةَ ٱللَّهِ لَا تُحْصُوهَآ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝١٨﴾ النحل
  ترجمہ: اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو تم اسے نہیں کر سکتے۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔
- اس سورت کا نام نحل اس لیے ہے کہ اس میں شہد کی مکھی کا بطور نعمت کے ذکر آیا ہے۔(آیت: 68،69)[75]
- سورہ نحل میں دعوت اور جدال کا حکم دیا گیا، دعوت حکمت ، موعظ حسنہ اور جدال احسن سے ہوتی ہے۔ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں تین طرح کے لوگ ہوتے ہیں: 1۔ حکمت سے سمجھنے والے لوگ، 2۔ موعظت حسنہ سے سمجھنے والے لوگ، 3۔ جدال سے سمجھنے والے لوگ، یا اتمام حجت کا مصداق بننے والے لوگ۔[76]
- اسلام دنیا میں مثبت تعمیر (positive development) سے نہیں روکتا بشرطیکہ وہ دائرہ اسلام سے نہ ٹکرائے۔

1. اللہ کی وحدانیت کی نشانیوں کا ذکر اور اس کی قدرت و انعامات کا تذکرہ (1-23)
2. تکبر کرنے والوں کا دنیا اور آخرت میں انجام۔ (24-29)
3. قیامت کے دن متقیوں کا انجام (30-32)

74 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں- شکر النعمة حقیقته وعلاماته الشیخ عبدالعزیز بن باز غفر الله له)
75 (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے تفسیرقرطبی ج/10/ص 122)
76 (دعوة غیر المسلمین- عبد الرزاق البدر العباد)

4 بعث بعد الموت کے بارے میں مشرکین کے بعض گمراہ خیالات۔ (40-33)

5 مہاجروں کا بدلہ (42-41)

6 رسولوں کی حقیقت اور ان کی اہمیت(44-43)

7 کافروں کے لئے دھمکی (48-45)

8 ہر چیز کا اللہ کے لئے جھک جانا(50-49)

9 مشرکین کے فاسد عقائد پر رد اور ان کے انجام کا ذکر(64-51)

10 اللہ کی بیش بہا نعمتیں جو اس کی قدرت پر دلالت کرتی ہیں اور مشرکین کا کفران نعمت کرنا(73-65)

11 توحید عبودیت پر مثالیں ۔(76-74)

12 اللہ کی نعمتوں کا ذکر جو اس کے احاطہ علم اور اس کی قدرت کاملہ پر دلالت کرتی ہیں اور مشرکین کا کفران نعمت (83-77)

13 قیامت کے دن کی ہولناکیوں کا ذکر(89-84)

14 مؤمنین کے لیے تعلیمات (96-90)

15 صالح اعمال کرنے والے مومنین کے لیے حیات طیبہ کا وعدہ(97)

16 قرآن پڑھنے کا حکم اور شیطان سے پناہ مانگنے کا بیان (98-100)

17 نسخ کی حکمت (101)

18 قرآن کی اہمیت اور مفترین کے لئے چیلنج(105-102)

19 مرتدین کا بدلہ اور ان کی صفات کا بیان(110-106)

20 مہاجرین کا بدلہ(111)

21 نعمتوں کی ناشکری کرنے والوں کی مثال(113-112)

22 حلال و حرام اللہ کے ہاتھ میں ہونے کی دلیل(119-114)

23 ابراہیم کی صفات اور نبی کریم ﷺ کو ان کی پیروی کا حکم(123-120)

24 یہود اور اصحاب السبت کو دھمکی (124)

25 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دعاۃ کو چند نصیحتیں (128-125)

Few Lessons / بعض اسباق

1 جیت ہمیشہ حق کی ہوتی ہے۔[77]

2 اس سورت میں کفران نعمت پر تنبیہ کی گئی ہے۔

3 مومن بندوں کو چاہیے کہ وہ موت کے معاملے میں یا عذاب کے معاملے میں جلدی نہ کریں، اللہ کی حکمت ہے کہ وہ ان کو ایک مقررہ وقت تک ڈھیل دیتا ہے۔

4 اللہ کی ذات تمام قسم کے عیوب سے پاک اور برتر ہے، اللہ کو نہ ماں باپ ہیں اور نا ہی بیوی بچے اور نہ کوئی شریک اور اللہ ہر بات پر قدرت رکھنے والا ہے۔

5 وحی اللہ کے حکم سے ہی نازل ہوتی ہے اور وحی انبیاء و رسل کی جانب فرشتے ہی لاتے ہیں لہذا وحی پر ایمان لانا اور ہدایت کی اتباع کرنا ضروری ہے۔

6 اللہ آسمان سے جسموں کی غذا اتارتا ہے اسی طرح روح و قلب کی غذا بھی وحی کی شکل میں آسمان سے اتارتا ہے۔

7 انسان کی اصل زندگی ایمان سے ہے، بغیر ایمان کے صرف جسم مردہ کی حیثیت رکھتا ہے، جبکہ حقیقی حیات ہدایت سے ہی ہوتی ہے۔

8 مخلوقات میں غور و فکر کرنا بھی عبادت ہے، جو غور و فکر کرتے ہیں وہ اللہ کی حکمت و تدبیر کو پالیتے ہیں۔

9 زمین و آسمان کو اللہ نے حق کے ساتھ پیدا کیا تاکہ ان کے ذریعہ ان کے خالق کی عظمت کو پہچان سکے۔

10 سواری اللہ کی خاص نعمت ہے جس سے انسان مشقت اور تھکان سے محفوظ ہوتا ہے۔

11 زیب و زینت کا اختیار کرنا مشروع ہے لیکن حرام جگہوں اور حرام کاموں میں گناہ ہے۔

12 سواریوں کو اللہ نے زیب و زینت اور سفر کرنے کا ذریعہ بنایا اور **ویخلق مالا تعلمون**۔۔ کہہ کر انسانوں کے لیے ترقی کا میدان کھلا چھوڑدیا کہ وہ اپنے تصور سے نئی دریافت کریں۔

13 جس طرح جانوروں کو اللہ نے انسانوں کے تابع فرمان کردیا، کیوں نہ انسان اسی طرح اللہ کا تابع فرمان بن جائے؟

77 (مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں إظهار الحق: رحمة الله بن خليل الرحمن الهندي)

14﴿ **افمن یخلق کمن لا یخلق**۔ جو خالق ہے اس کو مخلوق سے جوڑ کر تشبیہ دینا اور عبادت کرنا یہ کم عقلی ہے اور فساد عقل کی نشانی ہے ۔

15﴿ انسان ہمیشہ بھولتا رہتاہے اس طرح اس کو یاد دہانی اور نصیحت کی ضرورت پڑتی ہے اور قرآن ایک بہترین مذکر ہے جو اس کو اللہ کی نعمتیں یاد دلاتی ہے ۔

16﴿ یہ ساری نعمتیں اور نشانیاں اللہ کی وحدانیت کو ثابت کرتی ہیں، اور دلائل و براھین کا انکار وہی کرتاہے جن کے دل زنگ آلود ہوچکے ہیں، لہذا کثرت تلاوت قرآن اور استغفار کرتے رہنا ضروری ہے ۔

17﴿ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور گناہوں میں ملوث ہیں ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگ جاتی ہے اور نصیحت کچھ فائدہ نہیں دیتی۔

18﴿ خالق کائنات چھپے ہوئے رازوں کو جانتاہے ، اسی طرح ظاہری چیزوں کا بھی علم رکھتاہے ، لہذا انسان غافل نہ رہے۔

19﴿ اللہ نے ایمان باللہ اور ایمان بالآخرۃ کو جوڑدیا ہے تاکہ جزاء و سزا کے عقیدہ کے مطابق صرف ایک کی ہی عبادت کی جائے۔

20﴿ قرآن مجید انبیاء و صالحین کے واقعات کے ذریعہ انسانی نفوس ، عقل اور ان کے معاملات کی اصلاح کرتاہے ۔

21﴿ کفار کے انجام اور مومنین کے بدلہ کا ذکر یکے بعد دیگر آنا ترغیب و ترہیب کے اسلوب میں سے ہے، دعوت الی اللہ میں اس کا لحاظ کرنا ضروری ہے ۔

22﴿ ہر امت میں رسول بھیجے گئے، ان تمام کا ایک ہی ہدف تھا کہ سب صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کریں اور طاغوت کی عبادت سے بچیں ۔

23﴿ اللہ نے انسانوں کو خیر وشر کی استعداد کے ساتھ پیدا کیا ، ان کو فکر اور رائے میں آزادی دے دی اورانہیں عقل جیسی نعمت دی تاکہ اس کے ذریعہ وہ خیر و شر میں فرق کریں ۔

24﴿ رسولوں کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ اللہ وحدہ کی عبادت کا حکم کرتے اور اس کو چھوڑ کر بت پرستی اور شہوات میں پڑے رہنے سے روکتے ۔

25﴿ رسول ہمیشہ بشر ہی ہوتے ہیں، وہ ملائکہ نہیں ہوتے تاکہ ان کی قومیں ان کی اقتداء کرسکیں۔

26﴿ مشرکین مکہ کے شبہات کارد کیا جارہا ہے کہ وہ اللہ کے وجود کو مانتے تھے لیکن مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے سے انکار کرتے تھے لیکن اللہ کا وعدہ پورا ہوکر رہے گا۔

﴿27﴾ اہل علم کی فضیلت اور ان کی برتری کو ثابت کیا گیا کہ اگر تم کو کوئی مسئلہ معلوم نہ ہو تو ان سے پوچھ لو کیونکہ یہ اللہ کی وحی کے امین ہوتے ہیں۔

﴿28﴾ اللہ ایسے ایمان والوں کی عزت کرتا ہے جن کا یقین اللہ اور یوم آخرت پر پختہ ہو، جن کا ایمان و یقین اللہ کے لیے ہر چیز قربان کرنے کے لیے ابھارتا ہو۔

﴿29﴾ اللہ کی حکمت ہے کہ مجرموں کو ڈھیل دیتا ہے ، انہیں رزق دیتا ہے ، ان کے ساتھ معافی کا معاملہ کرتا ہے جبکہ وہ اللہ اور اس کے دوستوں کو تکلیف دیتے رہتے ہیں ۔ انہیں اللہ کے مکر سے ہمیشہ خوف کھاتے رہنا چاہیے۔

﴿30﴾ توبہ کا دروازہ اللہ نے ہر ایک کے لیے کھلا رکھا ہے، لیکن جب کوئی ساری حدوں کو پار کردیتاہے تو پھر اللہ سخت پکڑ پکڑتا ہے ۔

﴿31﴾ زمین و آسمان کی ہر چیز اور ملائکہ سب اللہ رب العالمین کے آگے سجدہ کررہے ہیں اور اللہ سے ڈرے سہمے ہوئے ہیں جبکہ انسان تکبر اور نافرمانی کرتے پھر رہا ہے ۔

﴿32﴾ اللہ نے حکم دیا ہے کہ دودو معبودوں کی نہیں بلکہ ایک اللہ کی عبادت کی جائے اور صرف اسی سے خوف کھایا جائے ۔

﴿33﴾ عورت کی بے عزتی کرنا گویا انسانیت کی بے عزتی ہے اور اس کو زندہ دفن کرنا انسانیت کا قتل کرنا ہے ۔

﴿34﴾ جاہلیت کے اس عقیدہ کی تردید کی گئی کہ وہ لوگ لڑکی کو برا تصور کرتے تھے پھر بھی ملائکہ کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے ۔

﴿35﴾ عورت کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تعلیم دی گئی۔

﴿36﴾ اللہ تعالیٰ بندوں کے گناہوں پر ان کی فوراً گرفت کرنے پر قادر ہے لیکن اگر وہ ایسا کرے تو سب ہلاک و برباد ہوجائیں گے ۔

﴿37﴾ اللہ کی حکمت ہے کہ عذاب کو مقررہ وقت تک مؤخر کردیتاہے تاکہ بندے ہدایت طلب کریں ۔

﴿38﴾ اللہ تعالی نے محمد ﷺ کو اپنی قوم پر گواہ بنایا اورکتاب کو واضح کرنے والا بنا کر بھیجا، جس کے بعد کسی اور حجت کی ضرورت نہیں ۔

﴿39﴾ قرآن مجید روح کی غذا اور حیات ہے چونکہ روح آسمان سے اللہ کے حکم سے آتی ہے اس لیے اس کی غذا بھی آسمان سے آخری وحی کی شکل میں خاتم النبیین پر آچکی ہے لہذا اب کتاب وسنت میں ہی ہدایت کاملہ ہے ۔

﴿40﴾ اللہ نے رزق کو رزق حسن کہا جبکہ شراب کو ام الخبائث قراردیا۔

﴿41﴾ شہد میں لوگوں کے لیے شفاء ہے جس کی اطباء نے بھی تصدیق کی ہے، اس طرح دین کے ہر مسئلہ پر مسلمان کو کامل ایمان ہونا چاہیے ۔

﴿42﴾ بچپن ، جوانی اور بڑھاپے میں انسان کی قوتوں اور صلاحیتوں کا اتارچڑھاؤ، یہ محض اللہ کی جانب سے ہے، انسان بڑھاپے میں بچپن کی حالت میں لوٹ آتاہے ۔

﴿43﴾ اللہ نے رزق انسانوں میں تقسیم کردیاہے، اس میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ،کسی کے پاس سوچنے سمجھنے کی قوت ہے توکسی کے پاس پیسہ کمانے کی صلاحیت ہے ، لہذا ہر شخص عبادت کے ذریعہ وہ چیز طلب کرسکتا ہے جس کی اس کو ضرورت ہے ۔

﴿44﴾ لوگ کس طرح اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں؟ اللہ ہی انہیں رزق دیتا ہےاس کے باوجود یہ اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں۔

﴿45﴾ اللہ نے یہاں مشرک کی مثال ایک ایسے غلام سے دی جس کے دو مالک ہیں۔

﴿46﴾ قیامت کا معاملہ غیبی امور میں سے ہے اور اس کا علم اللہ ہی کو ہے، یہ اللہ کی رحمت ہے کہ اس کو چھپا کررکھا گیا ورنہ لوگ عبادات اور کام کاج میں پریشان رہتے۔

﴿47﴾ سماعت ، بصارت اور دل یہ اللہ کی نعمتیں ہیں۔ ان تمام نعمتوں کا شکر ادا کرنا ضروری ہے اور شکر میں سے اللہ پر ایمان لانا پہلا شکر ہے ۔

﴿48﴾ مومن بندہ جب پرندوں کو ہوا میں اڑتے ہوئے دیکھتا ہے اور اللہ کی قدرت کا مشاہدہ کرتاہے تو اس کے ایمان میں اضافہ ہوتاہے، اللہ کے علاوہ انہیں کوئی ہوا میں نہیں تھام سکتاہے ۔

﴿49﴾ گھروں میں سکون و اطمینان کی زندگی کی قیمت وہ لوگ جانتے ہیں جو بے گھر ہیں ۔

﴿50﴾ رسول ساری امت پر گواہ ہیں اور کفار کے لیےکوئی سفارشی نہیں اور نہ انہیں کسی بات کی اجازت ملے گی۔

﴿51﴾ کفار قیامت کے دن ایک دوسرے کو ملامت کریں گے،اب انہیں رب کو راضی کرنے کی بھی مہلت نہ دی جائے گی کیونکہ حساب کا وقت آچکاہے ۔

﴿52﴾ کفار ایک دوسرے کو جھٹلائیں گے اور لعن طعن کریں گے لیکن یہ کچھ فائدہ نہ دے گا اور نہ وہ ایک دوسرے کی مدد کرسکیں گے۔

﴿53﴾ اللہ نے مکارم اخلاق کو اپنانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا عدل و احسان اور وفاداری کریں اور فحش کاری و منکرات سے باز رہیں ۔

﴿54﴾ اسلام نے وعدہ پورا کرنے پر زور دیاہے کیونکہ عہد کو پورا کرنے سے ہی فرد یا جماعت کا اعتبار ہوتاہے ۔ اور قوت ملتی ہے ۔

55 اللہ کے نزدیک عمل اور جزاء دونوں معاملات میں مرد اور عورت یکساں حیثیت رکھتے ہیں، اللہ نے وضاحت کردی کہ دونوں اگر مومن ہیں تو اللہ کےیہاں اچھا مقام ہے ۔

56 عمل صالح کی بنیاد ایمان باللہ ہے اگر یہ نہ ہو تو ایمان کے دوسرے ارکان نامکمل ہوں گے اور عمل بے کار ہوجائے گا۔

57 عقیدہ توحید ہی ہے جو انسان کو عمل صالح پر ابھارتاہے اور مقصد زندگی واضح کرتاہے اور ایک صالح زندگی عطا کرتاہے ۔

58 اللہ کسی کے عمل کو ضائع نہیں کرتا بلکہ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا کر دیتاہے لیکن ہر عمل کے لیے ایمان اور خلوص نیت شرط ہے ۔

59 قرآن کی تلاوت کرنے کا ادب یہ ہے کہ اللہ کی پناہ طلب کی جائے شیطان مردود سے، اس کے ذریعہ شیطانی وسوسوں سے نجات ملتی ہے اور ہر قسم کے برے خیالات سے انسان دور ہوتاہے ۔

60 جو لوگ اپنے آپ کو خالص طورپر اللہ کی طرف متوجہ کرتے ہیں ، ایسے لوگوں پر شیطان کا بس نہیں چلتا ۔

61 مشرکین مکہ کا قرآن مجید کے متعلق یہ کہنا کہ یہ محمد ﷺ کا گھڑا ہوا کلام ہے فاسد نظریہ ہے کیونکہ قرآن جس عالمی انسانی جمعیت کی تربیت کرنا چاہتاہے اس سے یہ کورے ہیں۔

62 مشرکین مکہ اس لیے قرآن کو گھڑا ہوا کہتے تھے کہ انہوں نے قرآنی آیات کو تبدیل کرنے کو کہا لیکن محمد ﷺ نے نہ مانا تو انھوں نے کہا کہ یہ گھڑا ہوا ہےجبکہ اس کو جبرئیل امین نے لایا ہے اور صادق و امین نے اس کو پڑھ سنایا ہے ۔

63 چونکہ یہ لوگ اس کتاب پر ایمان نہیں رکھتے اس لیے ان کو اس کتاب سے کچھ بھی فائدہ پہنچنے والا نہیں اور نہ اس کی حقیقت کو وہ پاسکتے ہیں، ان کے اعراض کے سبب ہمیشہ کا عذاب ہے ۔

64 دل مین یقین کامل ہو اور بس زبان سے مجبوری کی حالت میں کفریہ کلمہ ادا کرنا پڑے تو اس میں رخصت ہے لیکن ایمان لانے کے بعد پھر سے کفر کی طرف لوٹنے والوں کے لیے وعید ہے ۔

65 سرکش مشرکین مکہ نے مسلمانوں کو محض دین کی بنیاد پر مختلف عذاب سے دوچار کیا جس کے نتیجہ میں انہیں وہاں سے ہجرت کرنا پڑا، اللہ ان مومنوں کےلیے جنت و مغفرت کی خوشخبری سنادی۔

66 قیامت کا دن ہر کوئی نفسا نفسی کے عالم میں ہوگا تاکہ وہ عذاب سے بچ جائے، اسی کو بدبختی سے تعبیر کیاگیا ہے ۔

67 جو اللہ کی نعمتوں کا انکار کرے اس سے دردناک عذاب کا وعدہ کیاگیا ہے، اللہ ان کے امن کو خوف سے بدلے گا اور بھوک وپیاس کا لباس پہنائے گا تاکہ وہ مزہ چکھیں۔

68 حلال و حرام کا فیصلہ اللہ کرنے والا ہے اور یہ حق صرف اللہ کو ہے، کسی انسان کا عمل دخل نہیں ہے ۔

69 شرعی فیصلے از خود کرنے کا جرم وہی کرتا ہے جو جھوٹا ہے ۔

70 اللہ نے پاکیزہ حلال چیزوں کو کھانے کا حکم دیا اور ساتھ ہی اس کا شکر بجالانے کو کہا۔

71 کوئی گناہ کرنے کے بعد توبہ کرے اور اس گناہ پر مصر نہ رہے ، دل سے توبہ کرے اور پھر نیک اعمال کرتا رہے تو ایسے شخص کو قیامت کے دن اللہ کی رحمت ملے گی۔

72 دعوت صرف اور صرف ایک اللہ کی طرف دی جائے، نا کسی شخصیت کی طرف، نہ کسی قوم واپنے بنائے مسلک کی طرف ، دعوت کا اجر اللہ کے پاس ہے ۔

73 دعوت حکمت کے ساتھ دی جائے اور ساتھ ہی مخاطب کے احوال اور عقل کے مطابق دعوت ہو ۔

74 موعظ حسنہ کے ذریعہ بات دل کے اندر اترتی ہے اور نرمی کے ذریعہ اثر انداز ہوتی ہے ، نصیحت میں نرمی ہو تو بگڑے ہوئے دل کو ہدایت ملتی ہے ۔

75 جدال احسن طریقے سے کیا جائے جس میں شرعی مخالفت نہ ہو، اور داعی کی نیت حق کے ثابت کرنے سے بڑھ کر کوئی اور نہ رہے ۔

76 قصاص میں برابری کا بدلہ لیاجائے گا۔ اس کے باوجود قرآن یہ تعلیم دیتاہے کہ صبر اور عفو درگزر سے کام لینا بہتر ہے ۔

77 جب لوگ ہدایت سے گریز کریں آپ رنجیدہ نہ ہوں، کیونکہ داعی کا کام صرف پہنچانا ہے، ہدایت و گمراہی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے ۔

78 دعوت توحید کے لیے اللہ کی مدد آکر رہے گی ، کیونکہ اللہ مومنین، متقین اور محسنین کے ساتھ ہے، اس دین کو غلبہ دے کررہے گا گرچہ کہ کافر اس کو ناپسند کریں۔

مناسبت / لطائف تفسیر

اس سے پہلے کی سورتوں میں کفار کی سازشوں اور عزائم کا ذکر ہے اس سورت میں انذار اور حق کے غلبہ کا بیان ہے۔

حفظ وتدبر آیات وحدیث برائے تذکیر، تزکیہ، دعوت اور اصلاح

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَإِن تَعُدُّوا نِعۡمَةَ ٱللَّهِ لَا تُحۡصُوهَآ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٨﴾ ﴾ النحل

ترجمہ: اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو تم اسے نہیں کر سکتے۔ بے شک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

آیت 2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ إِنَّ ٱللَّهَ يَأۡمُرُ بِٱلۡعَدۡلِ وَٱلۡإِحۡسَٰنِ وَإِيتَآيِٕ ذِى ٱلۡقُرۡبَىٰ وَيَنۡهَىٰ عَنِ ٱلۡفَحۡشَآءِ وَٱلۡمُنكَرِ وَٱلۡبَغۡيِۚ يَعِظُكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُونَ ﴿٩٠﴾ ﴾ النحل

ترجمہ: اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

حدیث: عن صهيب بن سنان رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: عجبًا لأمرِ المؤمنِ . إن أمرَه كلَّه خيرٌ . وليس ذاك لأحدٍ إلا للمؤمنِ . إن أصابته سراءُ شكرَ . فكان خيرًا له . وإن أصابته ضراءُ صبر . فكان خيرًا له. (صحیح مسلم: 2999)

ترجمہ: ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مومن کی بھی عجیب شان ہے کہ اس کی ہر حالت اس کے لئے خیر و بھلائی کا باعث ہے اور یہ بات صرف مومن کے لئے مخصوص ہے کوئی اور اس کے وصف میں شریک نہیں ہے۔ جب اس کو خوشی حاصل ہوتی ہے تو وہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے، بس یہ شکر اس کے لئے خیر و بھلائی کا باعث ہوتا ہے۔ اور اگر اس کو مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس پر صبر کرتا ہے پس یہ صبر بھی اس کے لئے خیر و بھلائی کا باعث ہوتا ہے۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ بَنِيٓ إِسْرَائِيلَ
Bani Israel | Bani Israel | بنی اسرائیل
17
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

Few Objectives / بعض اہداف

- اس سورت کا ہدف ہے قرآن کی اہمیت ۔ [78]
- اس سورت میں قرآن کی قدر و منزلت کا بار بار بیان ہوا ہے جملہ گیارہ بار، جو کسی اور سورت میں نہیں ہوا۔ [79]، مثلا:
  - قرآن کی مٹھاس اور شفاء: (78، 79، 82)۔
  - قرآن کی عظمت: (88، 89)۔
  - قرآن کا کردار: (105، 106)۔
  - قرآن سے محبت کرنے والے: (107 سے 109)۔
- اس سورت میں واقعہ اسراء و معراج کا تذکرہ ہے۔
- سورہ اسراء یا بنی اسرائیل میں تورات کے 15 تعلیمات کا ذکر ہے جو آیت 23 تا 39 پر مشتمل ہے۔

Few Topics / بعض موضوعات

1. اسراء ومعراج کا واقعہ اور بنی اسرائیل کی تاریخ۔ (1-8)
2. قرآن کا لوگوں کو راہ راست پر لانے کی مہم (9-10)
3. انسان کی طبیعت وفطرت(11)
4. اللہ کی نشانیاں اور بندوں میں اس کی سنت اور گزری ہوئی امتوں سے عبرت حاصل کرنا۔ (12-17)
5. جلد ملنے والی دنیا کو چاہنے والے کا بدلہ(18)

78 (مزید معلومات لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں- كتاب الله عز وجل ومكانته العظيمة، المؤلف: عبد العزيز بن عبد الله آل الشيخ)

79 مزید معلومات لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (عظمة القرآن الكريم وتعظيمه وأثره في النفوس في ضوء الكتاب والسنة :سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

﴿6﴾ آخرت کو چاہنے والے اور اس کے لئے عمل کرنے والے کا بدلہ(19)

﴿7﴾ بندوں میں اللہ کی سنت(20-22)

﴿8﴾ اللہ کی توحید ، والدین کے ساتھ حسن سلوک ، صلہ رحمی کرنے اور خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم ، اولاد کو ناحق قتل کرنے ، زنا کرنے اور باطل طریقہ سے مال کھانے کی حرمت اور گمان ، تکبر اور شرک کی مذمت کا بیان(23-41)

﴿9﴾ اللہ کی وحدانیت کا بیان اور مشرکین پر رد(42-44)

﴿10﴾ مشرکین کا قرآن کے ساتھ سرکشی کرنے اور ہدایت کی راہ میں روکاوٹ بننے کا بیان(45-48)

﴿11﴾ مشرکین کا دوبارہ اٹھائے جانے پر انکار کرنا اور ان پر رد(49-52)

﴿12﴾ شیطان کو اپنا دشمن مانا جائے اور اللہ کی معرفت حاصل کی جائے اور ساتھ ہی انبیاء کے درجات کا بیان ۔(53-55)

﴿13﴾ مشرکین کے باطل عقائد پر رد(56-60)

﴿14﴾ ملائکہ کا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا اور ابلیس کا انکار کرنے کا بیان(61-65)

﴿15﴾ اللہ کی نعمتیں اور مشرکین کے اعراض کا بیان (66-70)

﴿16﴾ قیامت کی بعض ہولناکیوں کا ذکر(71-72)

﴿17﴾ مشرکین کی کنارہ کشی اور نبی کی آزمائش(73-77)

﴿18﴾ نبی کو چند نصیحتیں (78-85)

﴿19﴾ قرآن کا مشرکین کو چیلنج کرنا کہ اس جیسا مثل پیش کریں(86-89)

﴿20﴾ مشرکین کی سرکشی کا بیان(90-93)

﴿21﴾ مشرکین کے شبہات کا ذکر اور رد(94-100)

﴿22﴾ موسی اور فرعون کے درمیان گفتگو(101-104)

﴿23﴾ قرآن مجید کا تھوڑا تھوڑا نازل ہونا اور علم والوں کا اعتراف کرنا۔ (105-109)

﴿24﴾ اللہ کے اسماء حسنیٰ کے ساتھ دعا کرنے اور اس کی وحدانیت وپاکی بیان کرنے کا حکم(110-111)

1 اس سورت میں حقوق و معاملات کی تعلیمات ہیں، مثلاً: والدین ، رشتہ داروں اور یتیموں کے ساتھ حسن سلوک، بخیلی اور اسراف سے ممانعت، اولاد کے قتل کی حرمت، زنا سے دوری، ناحق قتل، یتیموں کے اموال کھانے، عہد شکنی کرنے سے روکا گیا، نیز ناپ طول میں برابری کرنے، تواضع اختیار کرنے کی تعلیم دی گئی اور تکبر اختیار کرنے سے روکا گیا۔[80]

2 یہ سورت اس بات پر تنبیہ کرتی ہے کہ جو اس کتاب سے اعراض و روگردانی کرے جیسے گزشتہ اقوام نے کیا تو ان کا انجام بھی انہیں کی طرح دردناک ہوگا۔ یہ کتاب ظلمات سے نور کی طرف ہدایت کرنے والی ہے۔[81]

3 اس سورت میں محمد ﷺ کے اسراء کی دلیل ہے ۔

4 اسراء روح اور جسم کے ساتھ حالت بیداری میں ہوئی تھی، جیسا کہ اللہ نے کہا "بِعَبْدِهِ" یہ روح اور جسم دونوں کو شامل ہے ۔

5 اللہ کی قدرت کی دلیل ہے کہ محمد ﷺ کو مکہ مسجد الحرام سے بیت المقدس شام لے گیا، اور پھر مکہ کو واپس لے آیا۔

6 عبادت میں اخلاص کا ہونا واجب ہے اور صرف ایک اللہ کی عبادت ہو، شرکاء اور شرک سے منع کیا گیا کیونکہ اللہ ہی سب کا مددگار و مولی ہے ۔

7 انبیاء و رسل کی سیرت کا مطالعہ کرنے کی دعوت دی گئی۔

8 بنی اسرائیل کے بارے میں اللہ نے کہا کہ وہ زمین میں فساد برپا کریں گے ، اور معصیتوں کا ارتکاب کریں گے۔

9 اللہ نے دو مرتبہ عذاب کا تذکرہ کیا اور عذاب کبھی بندوں پر رحمت ہوتا ہے کہ اس کے ذریعہ ان کی اصلاح و تربیت کی جاتی ہے ۔

10 یہود پہلے بخت نصر اور پھر بابل کے بادشاہ یا قیصر روم کے ذریعہ عذاب دیے گئے ۔[82]

11 پہلی شکست کے بعد پھر اللہ نے انہیں قوت و طاقت دی، انہیں مال و زر اور اولاد سے نوازا اور دشمن کے مقابلے میں تعداد والا بنایا۔

80 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں-حقوق دعت إليها الفطرة وقررتها الشريعة:محمد بن صالح العثيمين
81 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں-کتاب الفوائد لأبن القيم الجوزية رحمه الله
82 اليهودية والنصرانية - د. سعود بن عبد العزيز الخلف

﴿12﴾ اطاعت پر صبر کرنے اورکسی پر احسان کرنے کا کچھ بدلہ اللہ اس دنیا میں ہی دے دیتاہے، اسی طرح اس کے احکام کی مخالفت کرنے کی کچھ سزا بھی دیتاہے۔

﴿13﴾ اللہ کی رحمت اس کے غصہ پر غالب ہے کیونکہ اللہ نے احسان کا ذکر دومرتبہ کیا ان **احسنتم احسنتم لانفسکم**۔۔ اور اساءت کا ذکر صرف ایک مرتبہ کیا۔

﴿14﴾ قرآن مجید جو محمد ﷺ پر نازل ہوا ساری بشریت کےلیے ہدایت ہے ۔ یہ سیدھا راستہ بتاتا ہے ، منہج کو واضح کرتا ہے اور انصاف پر قائم ہے۔اور یہ رسولوں پر ایمان لانے اور دعوت میں اچھے اخلاق اپنانے کی دعوت دیتا ہے۔

﴿15﴾ قرآن کا ایک مقصد مومنین کو خوشخبری سنانا اور نافرمانوں کو ڈرانا بھی ہے اور یہ قرآن مجید کا دعوتی و تربیتی منہج ہے ۔

﴿16﴾ انسان کے اندر جلدبازی ہے، اسی لیے وہ اپنے اوراپنے مال و اولاد کے اوپر ہلاکت کی دعاکرتاہے جبکہ اللہ رحیم اور ودود ہے۔

﴿17﴾ رات اور دن کا اختلاف، کمی و زیادتی اور ایک کے بعد دوسرے کا آنا یہ اللہ کی وحدانیت ، اس کے وجود اور اس کے علم و قدرت کی نشانی ہے ۔

﴿18﴾ دن محنت و مزدوری اور کام کاج کےلیے موزوں ہے، کسب معاش اور رزق کی طلب کا بڑا ذریعہ ہے ۔

﴿19﴾ انسان کے نامہ اعمال چاہے اچھے ہوں یا برے قیامت کے دن پیش کیے جائیں گے۔

﴿20﴾ ہلاکت کا عذاب اسی وقت آتاہے جب معصیت و منکرات کی کثرت ہوتی ہے ، جب اللہ کسی قوم کو ہلاک کرنا چاہتاہے تو اس قوم کے لوگوں کو مالدار کر دیتاہے اور جب وہ لوگ مخالفت پر اتر آتے ہیں تو ہلاکت ان پر ثابت ہوجاتی ہے ۔ اور جو مال پاکر اللہ کی نافرمانی سے بچیں گے انکے لیے مال نعمت ہے۔

﴿21﴾ دنیا میں لوگ دو قسم کے ہیں، ایک وہ ہیں جو صرف دنیا چاہتے ہیں،دوسرے وہ جو آخرت کو ترجیح دیتے ہیں۔ جو دنیا چاہتے ہیں اللہ نے ان میں سے جس کو چاہتاہے دنیا کا کچھ حصہ دے دیتاہے ۔ اور جو آخرت چاہتے ہیں اللہ انہیں آخرت میں بھرپور اجر دینے کا وعدہ کیا ہے۔

﴿22﴾ اللہ اپنی حکمت سے مومن اور کافر دونوں کو رزق دیتاہے، رزق میں کمی و زیادتی ایمان اور کفر کی بنیاد پر نہیں ہوتی ، البتہ آخرت میں اعمال کی بنیاد پر فیصلہ ہوگا۔

﴿23﴾ اعمال کی قبولیت تین شرطوں پر ہے ۔

- صحیح ایمان
- خالص نیت
- موافق شریعت

﴿24﴾ اللہ نے ہر بندے کے رزق کو محنت و عمل کے ساتھ بانٹ دیاہے، مومنین اور کافرین کی بنیاد پر رزق منقسم نہیں کیا۔

﴿25﴾ صرف ایک اللہ کی عبادت کا حکم دیا گیا کیونکہ یہ بنیاد ہے ۔

﴿26﴾ والدین کے ساتھ حسن سلوک یہ بھی ہے کہ مرنے کے بعد ان کے لیے دعا کی جائے۔

﴿27﴾ بڑھاپے میں ماں باپ کی دیکھ بھال کرنا واجب ہے اور ان کی باتوں پر اف کرنا بھی حرام ہے ۔

﴿28﴾ اللہ تعالیٰ بندوں کے دلوں کو جاننے والا ہے، اس کو معلوم ہے کہ کون صالح ہے اور کون غیر صالح، اور وہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے جو کثرت سے رجوع کرتے ہیں۔

﴿29﴾ بے جا اور غیر ضروری خرچ کرنے کی مذمت کی گئی اور ایسے لوگوں کو شیطان کے بھائی کہا گیا۔حلال میں حد سے تجاوز کرنا اسراف ہے ، حرام میں ایک درھم بھی خرچ کرنا تبذیر ہے۔

﴿30﴾ اسلام میں بخیلی اور کنجوسی سے بھی روکا گیا ہے جس طرح بے جا خرچ کرنے سے منع کیا ہے، اسلام درمیانی راہ بتاتا ہے ۔

﴿31﴾ اللہ رزق کو اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے کھول دیتا ہے اور جس پر چاہے تنگ کردیتا ہے ۔

﴿32﴾ اولاد کو فقر و فاقہ کے ڈر سے قتل کرنا حرام ہے ، زمانہ جاہلیت میں یہ چلن عام تھا، اللہ نے اس سے روکا ہے کیونکہ اللہ ہی ہے جو رزق دیتا ہے اور قوت دیتا ہے ۔

﴿33﴾ زنا کاری سے منع کیا گیا ہے اور ان چیزوں سے بھی منع کیا گیا ہے جو اس کا سبب بنتی ہیں ، اوراس کے قریب بھی جانے سے منع کیا گیا ہے۔

﴿34﴾ ناحق کسی کے قتل کرنے کو اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔

﴿35﴾ یتیم کا مال کھانے سے روکا گیا، اس کے بالغ ہونے تک اس کی حفاظت کی جائے گی اور عہد کو پورا کیا جائے گا۔

﴿36﴾ برابر وزن کرنے اور ناپ تول کو پورا پورا کرنے کا حکم ہے۔

﴿37﴾ انسان پر ضروری ہے کہ وہ ان باتوں کی طرف نہ جائے جس کا اس کو علم نہیں اور لایعنی باتوں سے بچے ۔

﴿38﴾ ہر انسان کو اس کے کان ، آنکھ اور دل کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

﴿39﴾ تکبر کرنے اور اترانے سے منع کیا گیا اور عاجزی و انکساری اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔

﴿40﴾ ملائکہ کو اللہ کی بیٹیاں کہنا بہت بڑا بہتان اور بہت بڑا گناہ ہے ۔

﴿41﴾ اللہ کی ہر مخلوق اللہ کی تسبیح وپاکی بیان کرتی ہے۔

﴿42﴾ اللہ نے رسول ﷺ کو کفار قریش سے اوجھل کردیا جبکہ آپ ﷺ قرآن پڑھ رہے تھے ، یہ آپ ﷺ پر سے گزررہے تھے مگر نہ دیکھ پاتے تھے۔

﴿43﴾ اللہ نے مشرکین کی آنکھوں اور ان کی فہم و عقل پر پردہ ڈال دیا ہے اور ان کے دلوں میں رکاوٹ پیدا کردی ہے، وہ قرآن سمجھ نہیں سکتے ۔

﴿44﴾ مشرکین اللہ کے ساتھ اور معبودوں کا دعویٰ کرتے تھے اور بعث بعد الموت کا انکار بھی کرتے تھے۔

﴿45﴾ مشرکین کا بعث بعد الموت پر انکار اپنی کم فہمی اور اپنی کمزوریوں پر قیاس کرنے کی بنا پر تھا جبکہ اللہ کو زمین اور آسمان میں کوئی چیز عاجز نہیں کرسکتی۔

﴿46﴾ جب قبروں سے نکالا جائے گا اورآواز دی جائے گی تو سوائے سننے اور جواب دینے کے ان کے پاس کوئی چارہ نہیں ہوگا۔

﴿47﴾ حسن ادب اور نرم گفتگو غیر مسلمین سے بھی کرنی چاہیے جیسا کہ اللہ نے کہا: (وقولوا للناس حسنا)

﴿48﴾ فضل کے اعتبار سے انبیاء میں تفاوت ہے، اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے ۔ ہم اپنی طرف سے تفضیل کے اعتبار سے کسی میں تفریق نہیں کرسکتے۔

﴿49﴾ زبور میں نہ حلال و حرام کی باتیں ہیں اور نہ فرائض و حدود ہیں ،اس میں صرف دعائیں اور تسبیح ہے۔ اس میں یہود کی طرف اشارہ ہے کہ محمد ﷺ کو قرآن مجید عطا کیا گیا جس میں ہر چیز کی وضاحت کردی گئی ہے۔

﴿50﴾ مصیبت ، پریشانی ، تکلیف، بیماری اور بلاء کو صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی دور کرتاہے۔

﴿51﴾ غیر اللہ سے مدد طلب کرنا چاہے وہ فرشتے ہوں ، عیسی علیہ السلام ہوں یا عزیر علیہ السلام یہ کام باطل ہے، بلکہ وہ خود بھی اللہ سے مدد طلب کرتے تھے اور جنت کی طلب کے لیے گڑگڑاتے تھے۔

﴿52﴾ ثمود کو اونٹنی کا دیا جانا صالح علیہ السلام کی صداقت کی دلیل ہے اوراللہ کی قدرت کی نشانی ہے، جب انھوں نے انکار کیا تو اللہ نے انہیں ہلاک و برباد کردیا۔

﴿53﴾ اسراء کی آیت اور زقوم کے درخت کی آیت(دخان : 46-43) لوگوں کے لیے امتحان ہے تاکہ ان لوگوں پر عذاب ثابت ہوجائے جو انکار کرتے ہیں اور ایمان والے اس کو قبول کرلیں۔

﴿54﴾ اپنے رب کے خلاف مشرکین کی سرکشی اور ہٹ دھرمی ابلیس کے واقعہ کو یاد دلاتی ہے ،جب اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور سجدہ کرنے سے انکار کیا۔

﴿55﴾ اللہ کے مخلص بندے ابلیس کے مکروفریب سے محفوظ ہیں، اللہ کافی ہے اپنے بندوں کے لیے ۔

﴿56﴾ گانے ، بجانے اور لہو ولعب کی ممانعت کا ذکر ہے، اس لیے کہ یہ شیطانی آواز معصیت کی دعوت دیتی ہے ، لہٰذا ان تمام چیزوں سے بچنا ضروری ہے ۔

﴿57﴾ اللہ کی انسانوں پر بے شمار نعمتیں اور انعامات ہیں ، انہیں میں سے سمندروں میں کشتیوں کا چلنا بھی ہے ۔

﴿58﴾ بنی آدم کی تکریم کی گئی، اس کو ساری مخلوقات پر اختیار دیا گیا اور اس کے لیے مسخر کیا گیا اور خشکی و تری میں چلنے پھرنے کی طاقت دی گئی۔

﴿59﴾ قیامت کے دن حساب و کتاب پختہ وثائق اور دلائل سے کیا جائے گا۔ اور اللہ کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔

﴿60﴾ اس شخص کے لیے کامیابی ہے جس کو اس کا نامہ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

﴿61﴾ دلائل و براہین سے جو اندھا بن جاتاہے وہ آخرت میں اندھا بن کر اٹھتاہے ۔

﴿62﴾ مشرکین کے حربوں سے اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو نجات دی اور حفاظت فرمائی۔

﴿63﴾ مقام محمود سے مراد شفاعت عظمی ہے ،حساب و کتاب شروع کرنے کے لیے محمد ﷺ سفارش کریں گے ۔

﴿64﴾ قرآن کریم مومنین کے لیے شفاء اور رحمت ہے، کافر اور ظالم لوگ اس سے سوائے خسارے کے کچھ اضافہ نہیں کریں گے، یہ ان کے جھٹلانے کے سبب ہے ۔

﴿65﴾ یہود و مشرکین کا روح کے متعلق سوال کرنا اور اس کی حقیقت طلب کرنا ان کی سرکشی کی دلیل ہے، جبکہ قرآن اس بات کی طرف رہنمائی کرتا ہے جوسب سے زیادہ بہتر ہے ۔تم کو روح کا علم نہیں دیا گا (سوائے تھوڑا) وہ اللہ کا حکم ہے ۔

﴿66﴾ قرآن کی آیات اللہ کے فضل اوران انعامات کو واضح کرتی ہیں جو محمد ﷺ پر کی گئیں ،یہ کتاب ہدایت،اعجاز ہے ۔

﴿67﴾ قرآن نے خود واضح کردیا کہ انسان اور جن دونوں مل کر بھی اس جیسا کلام پیش نہیں کرسکتے ۔

﴿68﴾ مشرکین کی کم عقلی اور بری سوچ کہ اللہ ان کے لیے وہ کردکھا یا جو وہ چاہتے ہیں، اس پر رسول اللہ ﷺ کا جواب کہ یہ کام اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں ہوسکتا۔(ھل کنت الا بشرا)

﴿69﴾ آیات کا نزول اللہ کی طرف سے ہے ، اسے رسول اپنی طرف سے نہیں گھڑسکتے۔

﴿70﴾ اللہ کی رحمت ہے کہ مشرکین کے مطالبے پورے نہیں کیے گئے اگر ان کے مطالبہ پر معجزہ دیا جاتااوریہ لوگ ایمان نہ لاتے تو اللہ ان کو ہلاک کردیتا۔

﴿71﴾ کفار قریش کی بیوقوفی تھی کہ وہ قرآن جیسے معجزہ کا جواب تو نہیں دے سکے اس کے باوجود حسی معجزہ طلب کررہے ہیں۔

﴿72﴾ ان کفار کا زعم تھا کہ رسول بشر نہیں ہوسکتا۔

﴿73﴾ نیکی کی ہدایت دینا اللہ کے ہاتھ میں ہے ۔

﴿74﴾ کفار و مشرکین کو قیامت کے روز اندھا ، بہرا اور گونگا بنا کر اٹھایا جائے گا۔

75﴾ اللہ تعالیٰ کا محمد ﷺ سے موسی علیہ السلام کی نو نشانیوں کا بیان کرنا آپ ﷺ کی صداقت کی دلیل ہے ۔

76﴾ موسی علیہ السلام کی قوم نے ان نشانیوں کا انکار کیا تو اللہ نے انہیں سمندر کے اندر غرق کردیا، وہ عاجز کرنے والے نہ تھے ۔

77﴾ اللہ کے تمام اسماء حسنیٰ کے حوالے سے دعا مانگنی چاہیے۔

78﴾ قیام اللیل کے دوران قراءت درمیانی کیفیت سے ہونی چاہیے۔ نہ ہی بلند اور نہ ہی پست۔

79﴾ اللہ سبحانہ وتعالیٰ قابل تعریف ہے ، شریک سے بے نیاز ہے ، بیوی ، بچوں سے بے نیاز ہے ۔اللہ قادر ہے ، بندوں سے بے نیاز ہے ، ہر مخلوق اس کی محتاج ہے ۔

- جو انذار اور کفران نعمت پر تنبیہ سورہ نحل میں اجمالی طور پر آئی وہی تنبیہ سورہ بنی اسرائیل میں واضح اور کھلے طور سے یہودیوں اور بنی اسرائیل کو مثال بنا کر تاریخی حوالہ سے ثابت کیا گیا۔یعنی اجمالاو تفصیلا کا فرق ہے۔
- یہ سورت "قرآن کی اہمیت" پر مشتمل ہے اور اس کے بعد والی سورت سورۃ الکھف انہی الفاظ سے شروع ہورہی ہے: (الحمد لله الذي أنزل على عبده الكتاب)
- سورہ نحل میں کائنات کی ظاہری نعمتوں کا ذکر جب کہ سورہ بنی اسرائیل میں خاص و عام نعمتوں کا ذکر جو کسی قوم یا شخصیت کو عطا کی جاتی ہے۔

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿إِنْ أَحْسَنتُمْ أَحْسَنتُمْ لِأَنفُسِكُمْ ۖ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا ﴿٧﴾﴾ الإسراء

ترجمہ: اگر تم نے اچھے کام کیے تو خود اپنے ہی فائدہ کے لیے، اور اگر تم نے برائیاں کیں تو بھی اپنے ہی لیے ۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ:

﴿ وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّآ إِيَّاهُ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ ٱلْكِبَرَ أَحَدُهُمَآ أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَآ أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ﴿٢٣﴾ وَٱخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ ٱلذُّلِّ مِنَ ٱلرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ٱرْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِى صَغِيرًا ﴿٢٤﴾ ﴾ الإسراء

ترجمہ: اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا یہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا۔ اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔

حدیث: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: ''أُمُّكَ''قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ''ثُمَّ أُمُّكَ''قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ''ثُمَّ أُمُّكَ''قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ''ثُمَّ أَبُوكَ''. (صحیح البخاری: 5971)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے، آپ نے فرمایا تیری ماں، عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں، پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْكَهْفِ
The Cave | Ghaar | غار
18
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

Few Objectives / بعض اہداف

- اس سورت کا ہدف ہے فتنوں سے حفاظت۔[83]
- اس سورت میں چار قصے بیان کیے گئے ہیں: اَصحاب کہف، صاحب الجنتین، موسی اور خضر علیہما السلام اور ذو القرنین۔ ان چار قصوں میں جو قدر مشترک چیز ہے وہ ہے زندگی کے فتنے: دین و ایمان کا فتنہ (اصحاب الکھف)، مال کا فتنہ (باغ والوں کا قصہ)، علم کا فتنہ (موسیٰ -علیہ السلام- اور خضر)، بادشاہت کا فتنہ (ذو القرنین)۔
- اس سورت کا اختتام اس بات پر ہوتا ہے کہ فتنوں سے نجات کیسے ممکن ہے؟

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰٓ إِلَيَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ فَمَن كَانَ يَرْجُواْ لِقَآءَ رَبِّهِۦ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَٰلِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِۦٓ أَحَدًۢا ﴿١١٠﴾ ﴾ الکھف

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں۔ (ہاں) میری جانب وحی کی جاتی ہے کہ سب کا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہئے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔ (گویا یہ بتایا جارہا ہے کہ کتاب و سنت ہی نجات پانے کا ذریعہ ہے)

- اس سورت میں غیبیات کا ذکر ہے ، اصحاب الکھف ، ذو القرنین، باغ والے، موسی و خضر کا قصہ وغیرہ ۔ یہ ماننا چاہیے کہ بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو ہمیں نظر نہیں آتیں یا سمجھ نہیں آتیں لیکن ہمیں ان پر ایمان لانا ہے اور یہ یقین کرنا ہے کہ اللہ بڑا حکمت والا ہے۔
- اس سورت کے شروع میں وجہ نزول بتادی گئی:
  - کافروں اور مشرکوں کے لیے انذار
  - مومنوں کے لیے تبشیر و تسکین
  - نبی ﷺ و صحابہ کرام کے لیے تسلی
- سورہ کہف سے مکہ میں باقی رہ جانے والے مختصر گروہ کو تسلی دی گئی اور کفار قریش کو تبنیہ (last warning) دی گئی ۔
- یہودیوں کو یہ زعم تھا کہ گزشتہ انبیاء کے بارے میں ہم کو زیادہ علم ہے ، سورہ یوسف ، سورہ بنی اسرائیل اور سورہ کہف کے ذریعہ سے مسکت جواب دیا گیا۔ بالفاظ دیگر تاریخی دلائل (historical evidence) کے ذریعہ اثبات نبوت ۔

83 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (سمات المؤمنين في الفتن وتقلب الأحوال تأليف: صالح بن عبد العزيز آل الشيخ)

Few Topics / بعض موضوعات

1 قرآن کی اہمیت کا بیان(1-5)

2 رسول اللہ ﷺ کا مشرکین کے ایمان لے آنے کی حرص کرنا اور دنیا کے امتحان گاہ ہونے کا بیان(6-8)

3 اصحاب کہف کا واقعہ (9-27)

4 صالح لوگوں کے ساتھ رہنے کا حکم اور غافل لوگوں سے دور رہنے کا حکم (28)

5 ظالمین کے انجام کار کا بیان (31-39)

6 دنیا سے دھوکا کھانے والے اور اس کی حقیقت سے واقف "زاہد" کی مثال(32-44)

7 دنیا کی حقیقت اور نیک اعمال کی فضیلت کا بیان(45-46)

8 قیامت کے دن کی بعض ہولناکیاں (47-49)

9 اللہ کے فرشتوں کو سجدہ کا حکم دینا (آدم علیہ السلام کے لئے) اور ابلیس کے انکار کرنے اور اسکی دشمنی کا بیان(50)

10 مشرکین کے جھوٹے دعوں پر رد اور ان کا انجام(51-53)

11 رسول اور قرآن کی اہمیت ،ان کے متعلق مشرکین کا موقف اور ان کو اللہ کی مہلت دینے کا بیان(54-59)

12 موسیٰ علیہ السلام اور خضر کا واقعہ (82-86)

13 ذوالقرنین اور یاجوج ماجوج کا واقعہ۔ (83-99)

14 قیامت کے دن کفار کا انجام(100-106)

15 قیامت کے دن مؤمنین کا بدلہ(107-108)

16 اللہ کے کمال علم اور اس کی وحدانیت کا بیان اور رسول ﷺ کی بشریت کا ذکر(109-110)

Few Lessons / بعض اسباق

1 ہمیں چاہیے کہ خالص اللہ کے لیے نیک اعمال کریں تاکہ وہ مقبول ہوں۔

2 قیامت کے دن اللہ سے ملاقات کا یقین فتنوں سے نجات دلاتا ہے۔

3 ہمیشہ یہ تصور کریں کہ خضر کی طرح مخفی چیزیں دنیا میں موجود ہیں۔ حقائق بہت ہیں جن کو ہم نہیں جانتے۔

4 اللہ کی ہدایت سے فائدہ اٹھانا، اس کی کتاب کو لازم پکڑنا اور اس کتاب کی طرف دعوت دینا ضروری ہے۔

5 اضطراب اور اختلاف سے قرآن مجید پاک ہے اور ایسے منہج پر قائم ہے جو بیک وقت انسان کے دین اور دنیا کی اصلاح کرنے والا ہے۔

6 کتاب کے مقصد نزول میں سے یہ بھی ہے کہ انکار کرنے والوں اور گناہ کرنے والوں کو ڈرایا جائے، اور مومن بندوں کو خوشخبری سنائی جائے۔

7 دنیا کی حقیقت اور انجام پر غور کرنے سے انسان کا غم اور الم دور ہوتا ہے۔

8 اعمال کو اچھے انداز میں انجام دینے کی دعوت دی گئی ہے کہ آیا یہ شریعت کے موافق ہے کہ نہیں۔

9 دعاۃ اور مصلحین کے لیے عملی نمونہ ہے کہ وہ اللہ سے دعا ادب سے مانگیں جس طرح اصحاب الکھف نے مانگا۔

10 وقت اور تقاضے کے حساب سے بات کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

11 قرآن و سنت میں بابرکت دعائیں ہیں، جس کے خاص آثار مرتب ہوتے ہیں۔

12 اصحاب کہف نے دوباتوں کا سوال کیا 1۔ ان پر اللہ کی رحمت کا سوال، 2۔ حق بات کی طرف راہنمائی کا سوال۔

13 دعاۃ و مصلحین جب ابتلاء و آزمائش اور فتنوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور جب ان پر آراء کا اختلاف ہوتا ہے یا جب وہ پریشان راہ ہوتے ہیں تو انہیں یہ دعا کرنی چاہیے: رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا. (کہف: 10) ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی کو آسان کردے۔

14 اصحاب کہف کے قصہ میں دین کی خاطر اور فتنوں سے بچنے کی غرض سے ہجرت کرنے کی دلیل ہے۔

15 اصحاب الکہف کے قصہ میں ظالم کے شر سے بچنے کے ذرائع اپنانے کی دلیل ہے اور یہ انبیاء و رسل اور اولیاء کی سنت بھی ہے اور اللہ کی اپنے بندوں کے ساتھ حکمت بھی ہے ۔

16 نوجوانی کا مرحلہ زندگی کا اہم مرحلہ ہوتاہے، یہ جفاکشی اور جوش و قوت کا مرحلہ ہوتاہے، ایسے میں اللہ کے دین کی جستجو کرنا بہت بڑی خوشخبری ہے ۔

17 جوانی کی قدر کرنی چاہیے کیونکہ جوان امت کے ستون ہوا کرتے ہیں اور تہذیب کے علمبردار ہوتے ہیں ، ان کی خاص رعایت کی گئی ہے ۔

18 جو نوجوان قرآن کے سائے میں جوان ہوتاہے اور ایمان کے تحت زندگی گزارتاہے اس کا بدلہ قیامت کے دن رحمٰن کے عرش کا سایہ ہے جہاں اسے جگہ دی جائے گی ۔

19 داعی کو علم نافع ، کھلی بصیرت ، حاضر دماغی، دیدہ نظری ، حالات حاضرہ سے واقفیت ، مستقبل کے بلند عزائم رکھنے اور صحیح منصوبہ بندی والا ہونا ضروری ہے ۔

20 دعاۃ کو محبت و مودت ، آپسی تعاون اور تعلیم و تعلم کے ذریعہ کام کرنے کی ضرورت ہے ۔

21 کتاب اللہ کی تلاوت اور اس کو لازم پکڑنے کی دعوت دی گئی ہے اس لیے کہ یہ اللہ کی مضبوط رسی ہے ۔

22 اللہ کی سنت اس کائنات میں باقی رہنے والی ہے اور اس کے احکام نافذ ہونے والے ہیں، جس پر اطمینان ، رضامندی اور یقین رکھنا ضروری ہے ۔

23 جب دل دنیوی زینت کا دلدادہ ہو جاتاہے تو اصحاب ثروت و ریاست کی طرف متوجہ ہوجاتاہے ۔

24 غافل اور خواہش پرست لوگو ں سے دور رہنے میں ہی بھلائی ہے ۔

25 اسلام میں عقیدہ و فکر کی آزادی دی گئی ہے یہ اس وجہ سے کہ حق واضح ہے اور آسان ہے، اس میں زبردستی کرنے کی گنجائش نہیں ہے ، اور یہ واضح کر دیا گیا کہ ہر ایک کا سخت حساب ہوگا اور غلط راہ پر چلنے والے کو دردناک عذاب دیا جائے گا۔

26 بندہ کو چاہیے کہ وہ اللہ کی مشیت کو اپنے ہر معاملہ میں مقدم رکھے جس کا وہ ارادہ کررہا ہے اور ان شاء اللہ کہے۔

27 دنیوی لذتوں میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو نصیحت کرنا اور ان پر حجت قائم کرنا ضروری ہے ۔

28 موت اور آخرت کے تصور سے کفار کی دنیوی لذتوں پر ضرب پڑرہی تھی اس لیے وہ آخرت کے عقیدہ کا مذاق اڑارہے تھے ۔

29 مال اور اولاد دنیوی زندگی کی زینت ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ سب سے بہتر اور باقی رہنے والی ہے، مومن کو

باقی رہنے والی نیکیوں کو انجام دینا چاہیے ۔

﴾30﴿ دنیوی لذتوں سے بچنے اور آزمائشوں میں کھرے نکلنے کا ذریعہ یہ ہے کہ یوم آخرت کو یاد رکھا جائے اور اس کی تیاری کی جائے ۔

﴾31﴿ ابلیس کا قصہ اس لیے ذکر کیا گیا کہ اس سے ڈرایا جائے ، اس کے غرور کے انجام کو بتلایا جائے اور اس کی خود پسندی اور مکر کو واضح کیا جائے۔

﴾32﴿ ابلیس کا سب سے خطرناک حربہ دنیوی زینت پر غرور ہے، جبکہ اللہ نے کہہ دیا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے دنیوی زندگی تم کو دھوکہ میں نہ ڈال دے۔

﴾33﴿ ابلیس کے کارندے انسانوں میں بھی ہیں جن کی وہ قیادت کرتا ہے ، ایسے لوگوں سے بھی بچنا ضروری ہے ۔

﴾34﴿ انسان کی اصلیت اور کائنات کی حقیقت پر بہت سے باطل نظریات اور ناکارہ افکار ہیں جبکہ ان سب کا دارومدار ظن وگمان اور اوہام پرستی ہی پر ہے۔

﴾35﴿ قرآن کریم ہدایت ، رحمت ، نور اور نجات کا ذریعہ ہے، مختلف اسلوب اور اچھے انداز میں حجت کو قائم کرنے والا ہے ۔

﴾36﴿ دلائل و براہین کے واضح ہوجانے کے بعد وہی شخص اپنے گناہوں پر اڑا رہتاہے اور گمراہی میں رہتاہے جو فتنوں کے سمندر میں ڈوبا ہواہے ۔

﴾37﴿ اللہ اپنی رحمت سے گناہگاروں اور عصاۃ کو مہلت دیتا اور خالص توبہ کی دعوت دیتاہے، قبل اس کے کہ ان کے پاس ہمیشہ کا عذاب آجائے۔

﴾38﴿ رسولوں کی دعوت واضح ہوتی ہے اور ان کا پیغام بہت بڑا ہوتاہے جو بشارت اور انذار کی شکل میں ہوتاہے، ان کی اتباع کرنے میں فتنوں سے نجات ہوتی ہے ۔

﴾39﴿ انکار کرنے والوں نے ہمیشہ اندھی لڑائی لڑی ہے، وہ حقائق کو مٹانے اور باطل کو خوشنما بنانے پر بھڑے رہتے ہیں اور انجام کو ہلکا سمجھتے ہیں۔

﴾40﴿ اندھی لڑائی سے حق کو نہیں پایا جاسکتا ، باطل پرست باطل میں سرکشی کرنے لگتے ہیں اور جھوٹے مغالطوں اور دعووں میں پڑے رہتے ہیں۔

﴾41﴿ موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ سے پتہ چلتاہے کہ ان کے پاس علم کی طلب کے لیے سفر کرنے کی جستجو تھی ،بلند ہمتی تھی، ارادوں میں پختگی وعزیمت تھی اور مشقت میں حوصلہ و صبر تھا۔

﴾42﴿ مسافر کے لیے موزوں ہے کہ وہ سفر میں کسی کو ساتھ لے لے ، ایک امیر اور دوسرا تابع ہو ، اور ساتھی سفر

کے مقصد سے واقف ہواور سفر میں اچھے اخلاق کا مظاہرہ کیا جائے۔

﴿43﴾ علم حاصل کرنے والا عالم کے تابع ہے گرچہ کہ مراتب میں فرق ہو۔ کبھی مفضول سے بھی علم سیکھنا ہوتا ہے ۔

﴿44﴾ خضر اور موسي عليہ السلام دونوں کا علم اپنی جگہ خاص تھا، یہ دوسرے کا علم نہیں رکھتے تھے اسی طرح ہر شخص کو خاص علم کی تخصیص کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور خاص لوگوں سے ہی رجوع کرنا ضروری ہے۔

﴿45﴾ آدمی اپنے علم سے غرور میں نہ پڑجائے اور جس کو وہ ناپسند کرتاہے اس کے انکار کرنے میں جلدی نہ کرے شاید وہ حکمت سے غافل ہو۔

﴿46﴾ علم دین حاصل کرنا بھی عبادت اور قربت الہی کا ذریعہ ہے، درحقیقت اصل غایت دین سے فائدہ اٹھانے کی ہونی چاہیے ۔

﴿47﴾ جو بندہ اللہ کی راہ میں تکلیف اٹھاتے ہوئے نبوی علم حاصل کرے ، اللہ اس کے لیے علم کے دروازے کھول دیتاہے اور اپنی جانب سے علم عطا کرتاہے ۔

﴿48﴾ موسی اور خضر علیہما السلام کے واقعہ میں ایک مربی ، معلم، ناصح اور مصلح کی لیاقت کو واضح کیا کہ وہ رحمت ،علم واخلاص اور احسان جیسی صفات سے متصف ہوں، عبادات میں محنت کریں اور اچھے اخلاق کو اپنائیں ۔

﴿49﴾ رحمت کو علم پر مقدم کرنے میں عالم اور متعلم کے لیے اس کی اہمیت کو واضح کرنا مقصد ہے ، جو اس رحمت سے عاری ہوتاہے وہ علم کی ناقدری کرتاہے اور لوگوں کو فتنے میں ڈالتا ہے، اور اس کے ذریعہ خشکی و تری میں فساد برپا کرتاہے اور علم تجارت کا ذریعہ بن جاتاہے نہ کہ نفع بخش پیغام ۔

﴿50﴾ جب طالب علم کے دلوں سے رحمت نکل جائے تو وہ اپنے اساتذہ کے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں، بسا اوقات بہت آگے نکل جاتے ہیں ۔

﴿51﴾ علم دو طرح سے حاصل ہوتاہے، ایک وہ علم جو آدمی اپنی محنت و مشقت اور طلب سے سیکھتاہے، دوسرا وہ جو اللہ اپنےبندوں میں سے جسے چاہتا ہے دے دیتاہے ۔

﴿52﴾ طالب علم کو چاہیے کہ وہ صبر و نرمی اورحسن ادب کو اپنائے اور اپنے شیخ کے ساتھ سوال کرتے وقت نرمی برتے ۔

﴿53﴾ استاذ کو چاہیے کہ وہ امتحان لے اس طالب کا جو علم حاصل کرنے آیا ہے ۔

﴿54﴾ دوسروں کے لیے عذر تلاش کرنے اور لوگوں کے فہم و ادراک کے فرق کا لحاظ کرنے کی بات بیان کی گئی ہے۔

﴿55﴾ دعاۃ و مصلحین کے لیے مناسب ہے کہ وہ اپنی دعوت کو لے کر معاشرے میں پھیل جائیں، قوم کے حالات کا جائزہ لیں اور لوگوں کے احوال اور ان کے ارادوں کا مطالعہ کریں اور پھر لائحہ عمل تشکیل دیں ۔

﴿56﴾ مسکین گرچہ وہ کسی چیز کا مالک ہو مسکین ہی شمار کیا جائے گا جب تک کہ وہ چیز اس کے لیے کافی نہ ہو جاتی ہو۔

﴿57﴾ اللہ کی قضاء پر راضی ہونا اور اولاد کے کھوجانے پر صبر کرنا ضروری ہے اگر وہ لڑکا جس کو خضر نے قتل کیا زندہ ہوتا تو اپنے والدین کی نافرمانی کرتا اس طرح اس کی موت اس کے والدین کے لیے باعث رحمت ہوئی۔

﴿58﴾ اللہ کا فیصلہ مومن کے حق میں بہتر ہے حالانکہ وہ اس کو ناپسند کرتا ہو ۔

﴿59﴾ اگر کسی سے بھول کر غلطی ہوجائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

﴿60﴾ دنیا میں ظاہر پر حکم لگایا جاتا ہے خاص کر مال اور خون کے معاملے میں کیونکہ موسی علیہ السلام کا سوال بظاہر دکھائی دینے والے منکر پر تھا، جبکہ حقیقت واقعہ کچھ اور تھی۔

﴿61﴾ مصلحت اور فساد کو روکنے کے لیے دوسروں کے مال میں بغیر اجازت تصرف کرسکتے ہیں گرچہ کہ اس میں نقصان اور عیب نکل آتا ہو، جیسا کہ خضر نے کشتی کو عیب والا بنایا ظالم بادشاہ سے بچانے کے لیے ۔

﴿62﴾ اللہ کے ساتھ ادب اور رعایت کی انوکھی مثال اس واقعہ سے ملتی ہے جو خضر کے قول میں نظر آتی ہے، کشتی کے توڑنے کی بات پر فاردت ان اعیبھا۔۔ عیب کو اپنی طرف نسبت دی ، بچے کے قتل پر فَخَشِينَا أَن يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا کہا اور دیوار کے سیدھا کرنے پر فاراد ربک ان یبلغا اشدھما۔۔ اس کی اسناد اللہ وحدہ کی طرف کی کیونکہ بڑی عمر کو پہنچنا اور پختگی پانا یہ صرف اللہ کی مرضی سے ہے ۔

﴿63﴾ اللہ تعالیٰ صالح مال کی صالح بندے کے لیے حفاظت کرتا ہے جبکہ وہ مال اس کے بعد اس کے اور اس کی اولاد کے حق میں صالح ہو۔

﴿64﴾ مسلمان جب منکر دیکھے تو فورا اس کا تدارک کرے لیکن ادب و نرمی کے ساتھ ۔

﴿65﴾ کامیابی اور ترقی کے اسباب میں سے یہ ہے کہ معاون عوامل کو اپنایا جائے جیسے: خالص ایمان ، نافع علم ، عمل صالح، اللہ پر توکل اور بلند ہمتی ۔

﴿66﴾ ذوالقرنین کے واقعے میں ایک عملی نمونہ پیش کیا گیا ہے ایک کامیاب قائد، انصاف پسند حاکم اور مددگار فاتح کا۔

﴿67﴾ انصاف پسند امام اللہ کے دشمنوں کے لیے اعلان جنگ ہوتا ہے اور اولیاء اللہ کے سلامتی کا نشان ہوتا ہے اور اطاعت گزاروں کو قریب کرتا ہے اور نافرمانوں کو دور کرتا ہے، نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے، ہمیشہ اللہ کے فضل اور رحمت کو یاد کرتے رہتا ہے ۔

﴿68﴾ یاجوج ماجوج کو دیوار کے پیچھے بند کرنا، قید خانے بنانے ، فسادیوں کو قید کرنے اور ان کے شر کو روکنے کی دلیل ہے ۔

﴿69﴾ اس واقعہ سے اپنے منعم کا شکر ادا کرنے اور اس کی عظمت کے آگے جھکنے کا معاملہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب ذوالقرنین

نے اتنا اچھا کام کیا تو اس کو اللہ کی طرف منسوب کیا۔

﴿70﴾ امت مصلحین اور نیک سیرت قائد کی محتاج ہے جو ظلم کی تاریکیوں کو ختم کرتے ہیں، فساد کی جڑ کاٹتے ہیں، انصاف قائم کرتے ہیں اور نور کو پھیلاتے ہیں۔

﴿71﴾ اہل ایمان کے لیے بشارت ہے جن کو اللہ فتنوں اور گمراہیوں سے بچاتا ہے، اس طرح وہ جنتوں میں اعلیٰ مقام پاتے ہیں جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

﴿72﴾ ہمارے نبی ﷺ سارے انبیاء کی طرح بشر ہیں، اللہ کی وحی لائے ہیں۔ عقیدہ کی سلامتی، دنیا کی صلاح اور آخرت کی نعمتوں کی بشارت لے کر آئے ہیں۔

مناسبت / لطائف تفسیر

- قریش قرآن کو مٹانے کے لیے قسم قسم کے حربے شروع کر رہے تھے تو دونوں سورتوں (بنی اسرائیل اور کہف) میں قرآن کی عظمت کو خوب واضح اور چیلنج کے طور پر پیش کیا گیا۔
- بنی اسرائیل میں یہودیوں کی نقاب کشائی کی گئی جب کہ سورہ کہف اور اس کے بعد والی سورت سورہ مریم میں عیسائیوں کی نقاب کشائی کی گئی ہے۔

حفظ وتدبر آیات وحدیث برائے تذکیر، تزکیہ، دعوت اور اصلاح

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَٱصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِٱلْغَدَوٰةِ وَٱلْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُۥ ۖ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُۥ عَن ذِكْرِنَا وَٱتَّبَعَ هَوَىٰهُ وَكَانَ أَمْرُهُۥ فُرُطًا ﴿٢٨﴾﴾ الكهف

ترجمہ: اور اپنے آپ کو انہیں کے ساتھ رکھا کر جو اپنے پروردگار کو صبح شام پکارتے ہیں اور اسی کے چہرے کے ارادے رکھتے ہیں (رضامندی چاہتے ہیں)، خبردار! تیری نگاہیں ان سے نہ ہٹنے پائیں کہ دنیوی زندگی کے ٹھاٹھ کے ارادے میں لگ جا۔ دیکھ اس کا کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کردیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ ٱلۡمَالُ وَٱلۡبَنُونَ زِينَةُ ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَاۖ وَٱلۡبَٰقِيَٰتُ ٱلصَّٰلِحَٰتُ خَيۡرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابٗا وَخَيۡرٌ أَمَلٗا ﴿٤٦﴾ ﴾ الكهف

ترجمہ: مال واولاد تو دنیا کی ہی زینت ہے، اور (ہاں) البتہ باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک از روئے ثواب اور (آئندہ کی) اچھی توقع کے بہت بہتر ہیں۔

حدیث: عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ .(صحیح مسلم: 2956)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ مَرْيَمَ
Maryam alaihassalaam | مریم علیہا السلام
Mary (Mother of Jesus)
19
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

Few Objectives / بعض اہداف

- اولاد اللہ کی نعمت ہے ، جس طرح ہر چیز اللہ کی اطاعت میں لگانا چاہیے اسی طرح اولاد کو بھی اللہ کی اطاعت میں لگانا چاہیے۔ [84]
- جس طرح اولاد مال کی وارث ہوتی ہے دین کی حفاظت کی بھی وارث ہونی چاہیے۔
- زکریا -علیہ السلام- نے اولاد طلب کی تاکہ اولاد رسالت اور کتاب کی میراث کو سنبھال سکے۔
- یہی حال آلِ عمران کا ہے کہ عمران کی بیوی نے اپنی اولاد کو دین کے لیے وقف کرنے کی نذر مانی تھی۔ان کے بعد مریم اور عیسیٰ علیہما السلام کا بھی یہی حال رہا۔یہی حال تو ابراہیم -علیہ السلام- کے بعد اسحاق ، یعقوب ، اسماعیل اور ان کی اولاد کا رہا۔
- تبصرہ: وہ اولاد جو یہ وراثت سنبھالے اور جو نہ سنبھالے دونوں کا ذکر ان آیتوں میں کیا گیا:

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ أَنۡعَمَ ٱللَّهُ عَلَيۡهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ مِن ذُرِّيَّةِ ءَادَمَ وَمِمَّنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوحٖ وَمِن ذُرِّيَّةِ إِبۡرَٰهِيمَ وَإِسۡرَٰٓءِيلَ وَمِمَّنۡ هَدَيۡنَا وَٱجۡتَبَيۡنَآۚ إِذَا تُتۡلَىٰ عَلَيۡهِمۡ ءَايَٰتُ ٱلرَّحۡمَٰنِ خَرُّواْۤ سُجَّدٗاۤ وَبُكِيّٗا ۩ ٥٨﴾ مریم

ترجمہ: یہی وہ انبیا ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل وکرم کیا جو اولاد آدم میں سے ہیں اور ان لوگوں کی نسل سے ہیں جنہیں ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ کشتی میں چڑھا لیا تھا، اور اولاد ابراہیم ویعقوب سے اور ہماری طرف سے راہ یافتہ اور ہمارے پسندیدہ لوگوں میں سے۔ ان کے سامنے جب اللہ رحمان کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی تھی یہ سجدہ کرتے اور روتے گڑگڑاتے گر پڑتے تھے۔

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ أَضَاعُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَٱتَّبَعُواْ ٱلشَّهَوَٰتِۖ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا ٥٩﴾ مریم

ترجمہ: پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کردی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے، سو ان کا نقصان ان کے آگے آئے گا۔

- اس سورت میں انسان کے لیے اولاد کی ضرورت کو بتلایا گیا اور ساتھ ہی یہ کہ اللہ کی کوئی اولاد نہیں اور جو اللہ کے اولاد کو ثابت کرے تویہ بہت بڑا جرم ہے جس سے آسمان پھٹ سکتا ہے ،زمین لرز سکتی ہے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوسکتے ہیں۔

84 (مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کوضرور پڑھیں - الهدي النبوي في تربية الأولاد في ضوء الكتاب والسنة: سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

- عیسائیوں کے بنیادی عقائد کے پرخچے اڑائے گئے۔ (Son of God) [85]
- ایک طرف عیسائیوں کو دعوت دوسری طرف یہودیوں کی تہمت سے براءت کا اعلان، مریم علیہا السلام کے حق میں قرآن کی شہادت ۔
- اس سورت میں بتایا گیا کہ صالحین پر اللہ کی رحمت، دفاع اور مدد کیسے آتی ہے ۔
- بندہ کی عبودیت کی تکمیل میں اللہ کے محبت کی تکمیل ہے اور بندہ کی عبودیت کے نقص میں محبت الہی میں بھی نقص آئے گا۔ (مجموع فتاوی- 1:213)

بعض موضوعات / Few Topics

1. زکریا کا واقعہ اور یحی کی خوش خبری کا قصہ۔ (1-15)
2. مریم ، ابراھیم، موسیٰ، اسماعیل، ادریس علیھم السلام کے واقعات کا تذکرہ (16-57)
3. بعض انبیاء کے واقعات اور ان کا اللہ کی جناب میں عاجزی کا بیان(58)
4. نافرمان امتوں کا تذکرہ۔ (59)
5. مومنین کا تذکرہ اوران کا بدلہ (60-63)
6. ہر چیز اسی کے اختیار میں ہے جو اکیلا عبادت کا مستحق ہے۔ (64-65)
7. منکرین آخرت کا بدلہ اور ان کی صفات(66-75)
8. ہدایت یافتہ نیکو کار لوگوں کا بدلہ(76)
9. مشرکین کے جھوٹے الزامات کا ذکر اور ان کا انجام(77-95)
10. اہل ایمان کا بدلہ ، قرآن کی اہمیت اور کفار کا اس کے ذریعہ ہلاکت کا بیان (96-98)

85 (مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح: أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)

Few Lessons / بعض اسباق

1 نذر اللہ کے لیے ہی مانی جانی چاہیے ، غیر اللہ سے نذر ماننا شرک ہے۔[86]

2 اللہ ہر چیز پر قادر ہے کسی بھی عمر میں اور کسی بھی طریقہ سے اولاد سے نواز سکتا ہے۔

3 شرک اتنا ہولناک جرم ہے کہ اس سے زمین و آسمان پھٹ سکتے ہیں۔

4 اولاد کی خواہش فطری طور پر ہر انسان میں ہوتی ہے کیونکہ اولاد ہی آنکھوں کی ٹھنڈک ، دل کا سکون ، نفس کا سرور ہوتے ہیں اور دنیوی زندگی کی زینت ہوتے ہیں ۔

5 اولاد اللہ کا انعام و تحفہ اور عطیہ ہے، اور اولاد کی چاہت انسانی فطرت میں سے ہے، نبی کریم ﷺ نے انس بن مالک کے لیے کثرت اولاد کی دعا دی۔ "اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ". (صحیح بخاری: 6344) ترجمہ: اے اللہ! اس کے مال و اولاد کو زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔

6 زکریا علیہ السلام کے واقعہ سے یہ سبق ملتاہے کہ اللہ کے ذکر کی کثرت سے خاص فضیلت حاصل ہوتی ہے اور ذکر اللہ سب سے اچھی اطاعت اور قربت کا ذریعہ ہے ۔

7 دعوت کو ہمیشہ ہر جگہ ہر وقت کرتے رہنا چاہیے اور اس کام کو نہیں روکنا چاہیے ۔

8 علم حاصل کرنے میں محنت و مشقت اور پختہ عزم کرنے کی ضرورت ہے اور ساتھ ہی اس پر عمل کرنے اور اس کی طرف دعوت دینے پر زور دیا گیا ہے۔

9 ماں باپ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کریں(بچپن ہی سے) اور ان کو لائق بنائیں اور انہیں انبیاء کے حالات سے واقف کروائیں۔

10 حنان بھی فطری صفات میں سے ہے، اللہ جسے چاہتاہے یہ صفت عطا کردیتاہے، دعاۃ کو چاہیے کہ وہ حنان جیسی صفت سے متصف ہوں۔

11 تقوی کی بڑی اہمیت ہے جو کامیابی کی کنجی اور اس کا راستہ ہے ۔

12 داعی اپنے گھر میں نمونہ ہوتاہے، اپنے والدین پر مہربان ہوتاہے ، ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتاہے، اس طرح وہ ان کی رضا مندی اور دعاؤں کو پاتاہے۔

---

86 (مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں - كتاب التوحيد الذي هو حق الله على العبيد: محمد بن عبد الوهاب)

﴿13﴾ مریم علیہا السلام کے واقعہ سے یہ سبق ملتا ہے کہ ایک عابد، داعی، مربی اور مصلح کے لیے ضروری ہے کہ وہ تنہائی میں عبادت کرتا رہے، اس سے نفس کی پاکی ہوگی ، روح کو بلندی ملے گی، دل کی صفائی ہوگی اور اللہ کا تقرب حاصل ہوگا ۔

﴿14﴾ اگر مومن کو فتنوں میں پڑجانے کا خوف ہو اوروہ فتنوں کو دفع نہ کرسکتاہو تو وہ موت کی تمنا کرسکتاہے، جس طرح مریم علیہا السلام نے تمنا کی تھی۔

﴿15﴾ کھجور عورتوں کے لیے حالت نفاس میں فائدہ مند ہے، اس کے اور بھی بہت سے طبی فائدے ہیں ، حمل کے آخری ایام میں اس کا استعمال رحم کو مضبوط کرتاہے اور گلوکوز کو زیادہ کرتاہے۔

﴿16﴾ مریم علیہا السلام نے خاموشی کو اختیار کیا تاکہ ان کی عفت و پاکدامنی باقی رہے، جبکہ قوم نے تہمت لگائی اور حد سے گزرگئے، اس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ بے وقوفوں سے اعراض کرنا ضروری ہے ۔

﴿17﴾ ابراھیم علیہ السلام کو نبوی صفت سے پہلے صدیق کی صفت سے یاد کیاگیاکیونکہ صداقت ان کے اندر فطری طور پر بہت زیادہ تھی سارے انبیاء کی طرح ،جو بعثت سے پہلے اپنی صداقت سے جانے جاتے تھے جس طرح ہمارے نبی ﷺ صادق کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔

﴿18﴾ اچھی اور کامیاب گفتگو کے لیے براعت استہلال اور حسن اختتام ضروری ہے، یہ ساری باتیں ابراھیم علیہ السلام کی اپنے والد کے ساتھ گفتگو سے ملتی ہیں۔

﴿19﴾ ابراھیم علیہ السلام نے اپنے والد کو پہلے انکاری سوال کے ذریعہ سمجھانے کی کوشش کی (یابت لم تعبد مالا یسمع ولا یبصر) پھر خبر دار کرتے ہوئے کہا(یابت انی قدجاءنی من العلم) پھر برملا انکار کیا(یابت لا تعبد الشیطان ان الشیطان کان للرحمن عصیا) پھر ڈراتے ہوئے سمجھایا(یابت انی اخاف ان یمسک عذاب۔۔)۔

﴿20﴾ ابراھیم علیہ السلام اپنے والد سے گفتگو کرتے ہوئے تنوع کو اختیار کیے، پہلے ان کے عقیدے کے بگاڑ کو واضح کرتے ہیں پھر صحیح عقیدہ کو واضح کرتے ہیں پھر شیطان کے مکر سے ڈراتے ہیں پھر الرحمن کے غضب اور عذاب سے ڈراتے ہیں۔

﴿21﴾ اس گفتگو میں "الرحمن"کی تکرار ہے تاکہ ابراھیم علیہ السلام کے والد اس بات پر غور کریں کہ وہ معبود رحم کرنے والا ہے، جس نے ان کو مہلت دی ہے، اگر وہ چاہے تو فوراً گناہ پر پکڑ لے ،لیکن اللہ انہیں رزق دیتاہے اور ان کی حفاظت کرتاہے، اور اسی کو عذاب دیتاہے جس پر فیصلہ ثابت ہوجاتاہے ۔

﴿22﴾ عبادت اللہ سے قریب ہونے کا ذریعہ ہے،جس سے اللہ کی رحمت ، اس کا فضل و کرم اور ابدی سعادت حاص ہوتی ہے۔

﴿23﴾ صلاۃ کے ساتھ زکاۃ کا ذکر کرنا اس بات کو واضح کرتاہے کہ صلاۃ اللہ کا حق ہے اور زکاۃ بندوں کا حق ہے اور ان

دونوں کے حقوق ادا کرنے سے ہی اللہ راضی ہوتا ہے۔

﴾24﴿ اعضاء و جوارح کا خشوع اختیار کرنا، دل میں ڈر اور خوف کا پیدا ہونا، یہ بندگی کی علامت ہے کہ جتنا وہ خالق کی تعظیم کرے گا اتنا ہی وہ خشوع اختیار کرے گا۔

﴾25﴿ صلاۃ کے ضائع کرنے کے ساتھ فوراً شہوت میں ڈوبے رہنے کی بات کی ہے یہ اس لیے کہ صلاۃ بندے کے لیے میزان اور نجات کا ذریعہ ہے اور روح کی ترقی اور نفس کی پاکی کی دلیل ہے۔

﴾26﴿ اللہ کی رحمت ہے کہ بندوں کے لیے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔

﴾27﴿ جنت میں کمال نعمت کی دلیل یہ ہوگی کہ وہ اس میں لغو بات نہیں سنیں گے اور جنت پریشانی سے نجات کا گھر ہے۔

﴾28﴿ جنت کے وارث بننے کے لیے ایمان اور عمل صالح ضروری ہے۔

﴾29﴿ انبیاء کی قوموں نے جب صلاۃ کو ضائع کر دیا اور شہوات میں ملوث ہوگئے تو ان کا نسب کچھ فائدہ نہ دیا۔

﴾30﴿ ملائکہ اللہ کی مخلوق ہیں، اللہ جو حکم دیتا ہے وہ بجالاتے ہیں اور جس سے روکتا ہے اس سے رک جاتے ہیں۔

﴾31﴿ قیامت کا قائم ہونا برحق ہے، عقلمند کو چاہیے کہ وہ اس کی تیاری کرے۔

﴾32﴿ 'الصراط' جہنم کی پیٹھ پر ایک پل ہے جس پر سے مومن اور کافر دونوں گزریں گے، اللہ نیک لوگوں کو بچالے گا اور برے لوگوں کو جہنم میں ڈال دے گا۔

﴾33﴿ کثرت مال و اولاد سے یا محفلوں کی رونق بننے اور قیمتی سازوسامان کے پالینے سے کامیابی نہیں ملتی بلکہ یہ تو دنیوی سامان ہے، حقیقی عبرت تقویٰ و طہارت سے ملتی ہے۔

﴾34﴿ اللہ کی آیات سے متعلق کفار کا سلوک عجیب ہے بجائے اس کے کہ وہ اللہ کی آیات پر ایمان رکھتے اور سجدہ ریز ہوتے وہ سرکشی میں زیادہ ہوتے ہیں اور غرور و تکبر میں پڑجاتے ہیں۔

﴾35﴿ جو اپنی سرکشی پر چلا جارہا ہے اور گمراہی میں ڈوبا ہوا ہے اللہ اسے اس پر باقی رکھتا ہے اور اسے ڈھیل دیتا ہے۔ ان سرکشوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ اہل ہدایت کی ہدایت میں اضافہ کرتا ہے اور ان کو اس راہ میں آگے بڑھاتا ہے۔

﴾36﴿ مشرکین کے اعراض اور ہٹ دھرمی کی وجہ شیطان کے وسوسے اور شرک میں ان کی ہم آہنگی ہے۔

﴾37﴿ متقی لوگ وفد وفد رحمٰن کے سامنے آئیں گے، ان کے لیے سایہ ہوگا، انہیں خوشخبریاں سنائی جائیں گی اور انعامات سے نوازا جائے گا، ہدایت، ثواب و اجر پائیں گے اور ایک دوسرے کے بھائی ہوں گے۔

﴾38﴿ قیامت کے ہولناک مناظر میں سے ایک مجرمین کی پیشی ہے جن کو زنجیروں میں جکڑا جائے گا،

پیٹھ ڈھل جائے گی ، پیر بوجھل ہوجائیں گے اور جہنم کی جانب ڈھکیلے جائیں گے ۔

﴿39﴾ شفاعت ساری کی ساری اللہ کے ذمہ ہوگی، وہ جسے چاہے عطا کرے گا۔

﴿40﴾ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے سے اولاد کی نفی کی ہے کیونکہ وہ بے نیاز ہے ، باقی رہنے والا ہے ، لوگ اولاد اس لیے چاہتے ہیں کہ وہ ان کا سہارا بنے ، ان کے ذریعہ نام ہو اور وہ ان کے وارث بنیں ۔

﴿41﴾ جنت میں اللہ اپنے بندوں کے درمیان آپس میں محبت ڈال دے گا۔

﴿42﴾ قرآن کا نزول خوشخبری سنانے اور جہنم سے ڈرانے کے لیے ہوا ہے ۔

﴿43﴾ سورہ کا اختتام سوال کے ذریعہ ہورہا ہے جو نگاہ کو متوجہ کرنے والا ہے کہ جو آنکھ اور کان والے تھے آج ان کے آثار مٹ گئے، کیا وہ سن سکتے ہیں؟ محسوس کرسکتے ہیں؟ یا آواز کو سن کر جواب دے سکتے ہیں؟

سورہ کہف میں مخالفین ہٹ دھرمی کا مظاہرہ رتے رہے اور مصلحین سے دشمنی کا اعلان کیا اس کے باوجود اہل دعوت و عزیمت استقامت کا مظاہرہ کیے بالکل اسی طرح سورہ مریم میں انبیاء کرام کو مخالفین سے آزمائش اور تکالیف کا سامنا رہا لیکن پھر بھی انبیاء کرام ثبات قدمی کا مظاہرہ کرتے رہے۔

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَٱذْكُرْ فِى ٱلْكِتَـٰبِ إِبْرَٰهِيمَ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَـٰٓأَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِى عَنكَ شَيْـًٔا ﴿٤٢﴾ يَـٰٓأَبَتِ إِنِّى قَدْ جَآءَنِى مِنَ ٱلْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَٱتَّبِعْنِىٓ أَهْدِكَ صِرَٰطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾ يَـٰٓأَبَتِ لَا تَعْبُدِ ٱلشَّيْطَـٰنَ ۖ إِنَّ ٱلشَّيْطَـٰنَ كَانَ لِلرَّحْمَـٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾ يَـٰٓأَبَتِ إِنِّىٓ أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ ٱلرَّحْمَـٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَـٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ ﴾ {مریم: 45-41}

ترجمہ: اس کتاب میں ابراہیم (علیہ السلام) کا قصہ بیان کریے، بے شک وہ بڑی سچائی والے پیغمبر تھے ۔ جبکہ انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ابّا جان! آپ ان کی پوجا پاٹ کیوں کر رہے ہیں جو نہ سنیں نہ دیکھیں؟ نہ آپ کو کچھ بھی فائدہ پہنچا سکیں ۔ میرے مہربان باپ! آپ دیکھیئے میرے پاس وہ علم آیا ہے جو آپ کے پاس آیا ہی نہیں، تو آپ میری ہی مانیں میں بالکل سیدھی راہ کی طرف آپ کی رہبری کروں گا ۔ میرے ابّا جان آپ شیطان کی پرستش سے باز آجائیں شیطان تو رحم وکرم والے اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی نافرمان ہے ۔ابّا جان! مجھے خوف لگا ہوا ہے کہ کہیں آپ پر کوئی عذاب الٰہی نہ آپڑے کہ آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں ۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَقَالُواْ ٱتَّخَذَ ٱلرَّحۡمَٰنُ وَلَدٗا ﴿٨٨﴾ لَّقَدۡ جِئۡتُمۡ شَيۡـًٔا إِدّٗا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ ٱلسَّمَٰوَٰتُ يَتَفَطَّرۡنَ مِنۡهُ وَتَنشَقُّ ٱلۡأَرۡضُ وَتَخِرُّ ٱلۡجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾ أَن دَعَوۡاْ لِلرَّحۡمَٰنِ وَلَدٗا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنۢبَغِي لِلرَّحۡمَٰنِ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾ إِن كُلُّ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ إِلَّآ ءَاتِي ٱلرَّحۡمَٰنِ عَبۡدٗا ﴿٩٣﴾ لَّقَدۡ أَحۡصَىٰهُمۡ وَعَدَّهُمۡ عَدّٗا ﴿٩٤﴾ وَكُلُّهُمۡ ءَاتِيهِ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ فَرۡدًا ﴿٩٥﴾ ﴾ مریم

ترجمہ: ان کا قول تو یہ ہے کہ اللہ رحمٰن نے بھی اولاد اختیار کی ہے ۔ یقیناً تم بہت بری اور بھاری چیز لائے ہو ۔ قریب ہے کہ اس قول کی وجہ سے آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہوجائے اور پہاڑ ریزے ریزے ہو جائیں ۔ کہ وہ رحمان کی اولاد ثابت کرنے بیٹھے ۔شان رحمٰن کے لائق نہیں کہ وہ اولاد رکھے ۔آسمان وزمین میں جو بھی ہیں سب کے سب اللہ کے غلام بن کر ہی آنے والے ہیں ۔ان سب کو اس نے گھیر رکھا ہے اور سب کو پوری طرح گن بھی رکھا ہے ۔ یہ سارے کے سارے قیامت کے دن کیلئے اس کے پاس حاضر ہونے والے ہیں ۔

حدیث: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: عَلَى الْمِنْبَرِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ''لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا: عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ''.
(صحيح البخاري: 3445)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے سنا تھا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مجھے میرے مرتبے سے زیادہ نہ بڑھاؤ جیسے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو نصاریٰ نے ان کے رتبے سے زیادہ بڑھا دیا ہے۔ میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں، اس لیے یہی کہا کرو (میرے متعلق) کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔''

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ طَہٰ
Taha | Taha | طہ
20
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

اس سورت کا ہدف ابتدائی آیت ہی میں بتا دیا گیا ہے کہ اسلام کو follow کرنا آسان ہے:

طه ﴿١﴾ مَآ أَنزَلۡنَا عَلَيۡكَ ٱلۡقُرۡءَانَ لِتَشۡقَىٰٓ ﴿٢﴾ [87]

ترجمہ: طٰہٰ (1) ہم نے یہ قرآن تجھ پر اس لئے نہیں اتارا کہ تو مشقت میں پڑ جائے (2)

اللہ تعالی اپنے رسول اور ان کی امت کو بتا رہے ہیں کہ یہ مشقت میں ڈالنے والا دین نہیں ہے بلکہ جو اس دین کی پیروی کرے گا اسے سعادت اور کامیابی ملے گی۔ [88]

اسلام تکلیف میں ڈالنے نہیں بلکہ انسان کو راہ دکھانے اور آسانی پیدا کرنے آیا ہے۔

اس سورت میں خاص طور سے دو قصے بیان کیے گئے ہیں جس میں سعادت کا ذکر ہے:

- موسی-علیہ السلام- کا قصہ : جادو گروں کو بہر حال ایمان کی سعادت نصیب ہوجاتی ہے۔جس کے بعد وہ فرعون کی دھمکیوں اور ڈراووں سے نہیں ڈرتے۔

- آدم -علیہ السلام- کا قصہ: اللہ کے نازل کردہ منہج کو اختیار کرنے سے سعادت ملتی ہے،

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ فَقُلۡنَا يَـٰٓـَٔادَمُ إِنَّ هَـٰذَا عَدُوّٞ لَّكَ وَلِزَوۡجِكَ فَلَا يُخۡرِجَنَّكُمَا مِنَ ٱلۡجَنَّةِ فَتَشۡقَىٰٓ ﴿١١٧﴾ ﴾ طه

ترجمہ: تو ہم نے کہا اے آدم! یہ تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے (خیال رکھنا) ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا دے کہ تو مصیبت میں پڑ جائے

اور اس منہج کو چھوڑنے سے مشقت اور مصیبت میں پڑجاؤگے، قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ قَالَ ٱهۡبِطَا مِنۡهَا جَمِيعَۢاۖ بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوّٞۖ فَإِمَّا يَأۡتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدٗى فَمَنِ ٱتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشۡقَىٰ ﴿١٢٣﴾ وَمَنۡ أَعۡرَضَ عَن ذِكۡرِي فَإِنَّ لَهُۥ مَعِيشَةٗ ضَنكٗا وَنَحۡشُرُهُۥ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ أَعۡمَىٰ ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرۡتَنِيٓ أَعۡمَىٰ وَقَدۡ كُنتُ بَصِيرٗا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتۡكَ ءَايَٰتُنَا فَنَسِيتَهَاۖ وَكَذَٰلِكَ ٱلۡيَوۡمَ تُنسَىٰ ﴿١٢٦﴾ ﴾ طه

اللہ انبیاء کی مدد اور ان کی نگرانی اور ان کا خیال کیسے کرتے ہیں، اسی طرح انبیاء کے راستے پر چلنے والے مومنوں

87 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (من أسباب السعادة: عبد العزيز بن محمد السدحان)

88 (هل تبحث عن السعادة ؟صالح بن عبد العزيز بن عثمان سندي)

کو اللہ کتنا چاہتے اور ان کی نگہبانی کرتے ہیں، ان کی تکلیف کے موقعوں پر کس طرح اللہ ساتھ دے کر ان کی مدد فرماتے ہیں۔ ان سب باتوں کا اس سورت میں تذکرہ کیا گیا ہے۔

بعض موضوعات / Few Topics

1. قرآن کریم ، اس کی اہمیت اور اس کو نازل کرنے والے کی صفات(1-8)
2. موسی کا وادی مقدس میں اللہ تعالی سے بات کرنا۔(9-16)
3. موسی کا معجزہ اور فرعون کے پاس جانے کا حکم اور موسی کی درخواست (17-36)
4. موسی پر نبوت سے پہلے کے احسانات کا تذکرہ(37-41)
5. ہارون علیہ السلام اور موسی علیہ السلام کو فرعون کے پاس جانے کا حکم۔ (42-48)
6. فرعون اورموسی علیہ السلام کے درمیان گفتگو۔ (49-55)
7. موسیٰ اور فرعون و جادوگروں کے درمیان جنگ ، جادو کو ختم کرنے اور جادوگروں کے اللہ پر ایمان لانے کا ذکر(56-76)
8. فرعون اور اس کی قوم کا غرق ہونے اور بنی اسرائیل پر اللہ کے احسانات کا تذکرہ۔ (77-82)
9. سامری کا بنی اسرائیل کو گمراہ کرنا اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم اور بھائی پر غصہ ہونا(83-99)
10. قرآن سے اعراض کرنے والوں کا انجام اور قیامت کی بعض جھلکیاں (100-114)
11. آدم علیہ السلام کا قصہ اور اللہ کا آدم علیہ السلام کو ابلیس سے ڈرانا اور ان کے جنت سے نکلنے اور زمین پر آنے کا بیان (115-127)
12. گزری ہوئی امتوں کا بیان اور مشرکین کو عذاب کی دھمکی (128-129)
13. نبی ﷺ کو ہدایات (130-132)
14. گزری ہوئی امتوں کا بیان اور مشرکین کو عذاب کی دھمکی کا بیان(133-135)

1 سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ انسان اپنے رب کی رضا حاصل کرلے اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کرے (صبر اپنے وسیع مفہوم میں ہے۔)

2 مومنین کا معاملہ ہمیشہ خوف و خشیت کے ساتھ ہوتا ہے، اگر یہ بات نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ قرآن میں ذکر نہ کرتا، گویاخشیت اختیار کرنا ضروری ہے ۔

3 قرآن کی عظمت بہت زیادہ ہے کیونکہ اس کو اس ذات نے اتارا ہے جس نے بلند و بالا آسمانوں کو پیدا کیا اور اس میں غور و فکر کرنے کی دعوت دی۔

4 سرکشی اور ہٹ دھرمی میں حد سے گزرنے والوں کو ایمان لانے اور نصیحت حاصل کرنے کی دعوت دی اور ان پر حجت قائم کی گئی ۔

5 قرآن مجید خالق کائنات ، قوی اور قدرت والے کی طرف سے ہے جو صفات کمال و جمال سے متصف ہے ، جو اس کتاب کامل کو راہنما اور ہادی بنالے تو بہت جلد اللہ کے حکم سے دونوں جہاں میں سعادت حاصل کرسکتاہے۔

6 اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو صفات کمال وجلال اور عظمت کے ساتھ متعارف کروایا تاکہ ایک مومن اللہ سے انس و اطمئنان حاصل کرلے ۔

7 آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے فورا بعد اللہ کا رحمانیت کی صفت بیان کرنا اس بات کا سبق ہے کہ اس کی ربوبیت رحمت سے ملی جلی ہے اور اس بات کا اشارہ ہے کہ قرآن کا نزول بھی اس کی رحمت ہے۔

8 انسانیت کی رگ و رعشہ سے واقف ہے تاکہ انسان چھپ چھپ کر گناہ کرنے سے رک جائے اور ہمیشہ اللہ کے عذاب سے ڈرتا رہے، چوکنا رہے اور اس سے قریب ہونے کی کوشش کرے۔

9 دل جب اللہ کی قربت کو محسوس کرتاہے یہ جانتے ہوئے کہ اللہ اس کے پوشیدہ اور ظاہری تمام امور کو جانتا ہے تو وہ مطمئن ہوتاہے اور راضی ہوجاتاہے اور اس قربت سے مانوس ہوجاتاہے اور جھوٹوں سے خوف نہیں کھاتا، نہ بدعقیدگی میں مبتلا ہوتاہے۔

10 موسی علیہ السلام کا قصہ ذکر کر کے محمد ﷺ کو تسلی دی جارہی ہے۔

11 وادی کے پاس موسی علیہ السلام آگ یا ہدایت (راستہ) لینے آئے تو ان کو دارین کی ہدایت ملی اور دشمنوں پر غلبہ عطا کیاگیا ۔

﴿12﴾ اللہ تعالیٰ جس جگہ کو چاہے، جس وقت کو چاہے مقدس بناتاہے، لہذا مسلمان کو چاہیے کہ وہ تعظیم کرے ان چیزوں کی جن کی اللہ نے تعظیم بیان فرمائی ہے ۔

﴿13﴾ اللہ نے جب موسی علیہ السلام کو اپنا تعارف کروایا تو سب سے پہلے اپنا نام بتایا،اس معلوم ہوتاہے کہ سب سے پہلے مخاطب کا نام جانے تاکہ بعد آنے والے سارے احکام واضح ہوں۔

﴿14﴾ الوہیت میں انفرادیت اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ صرف اور صرف اسی کی عبادت کی جائے ۔

﴿15﴾ صلاۃ کو ذکر کے ساتھ خاص کرنا جبکہ ذکر عبادت میں داخل ہے اس وجہ سے کیونکہ صلاۃ عبادت کی اکمل شکل ہے اور ذکر کا سب سے بڑا وسیلہ ہے ۔

﴿16﴾ صلاۃ کے ذریعہ عباد ت کی غایت حاصل ہوتی ہے کیونکہ یہی صلاۃ ہے جو ہر چیز سے صرف اللہ کی طرف یکسوئی کرتی ہے اور نفس کو اس کے لیے تیار کرتی ہے، یہ عبادت کے سارے احوال کو جمع کرتی ہے ۔

﴿17﴾ روز قیامت پر ایمان لانے کی تاکید کی گئی ہے کیونکہ اس دن بدلہ پورا پورا دیا جائے گا اور اس میں محرک ہے جو انسان کو حتمی مستقبل کی تیاری پر آمادہ کرتاہے ۔

﴿18﴾ قیامت کا علم نہ دیے جانے میں حکمت یہ ہے کہ بندہ ہمیشہ اللہ سے ڈرتارہے۔

﴿19﴾ فلا یصدنک عنھا من لا یؤمن بھا۔ اس آیت میں عمل پر کاربند رہنے کی دلیل ہے اور تقلید پر بڑی ضرب کاری ہے کیونکہ ہلاکت اور پستی، تقلید اور اہل تقلید کے لیے ہے ۔

﴿20﴾ موسی علیہ السلام نے گفتگو لمبی کردی تاکہ اللہ کی گفتگو سے لذت حاصل کرے ۔

﴿21﴾ موسی علیہ السلام کو فرعون کے پاس جانے کا حکم دیا تو انھوں نے چار چیزوں کا سوال کیا:1۔ شرح صدر 'رب اشرح لی صدری '، 2۔ پھر معاملہ کی آسانی 'ویسرلی امری' یہ ذاتی عوامل ہیں، 3۔ پھر فرعون اور اپنے درمیان وسیلہ کی دعاکہ زبان کی بیان دانی درست ہوجائے، 4۔ پھر مادی عوامل کہ ' وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي . يَفْقَهُوا قَوْلِي . وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي'۔

﴿22﴾ انشراح صدر اس کے کام کے ساتھ ہونا کامیابی کی دلیل ہے اگر وہ کام پسندیدہ ہو تو وہ اس کام میں آنے والی پریشانیوں کی پرواہ نہیں کرتاکیونکہ مادی قوت سے یہ کام نہیں ہو سکتا مگر اللہ کی ہدایت سے ہوسکتاہے ۔

﴿23﴾ انشراح صدر الٰہی مدد ہے جس سے جسم اللہ کے حکم کے مطابق حرکت کرتاہے اور اس کا نہ ہونا جسم کو کمزور بنادیتاہے اور اسے شہوات کا بندہ بنادیتاہے۔

﴿24﴾ معاملہ کی آسانی درحقیقت یہ اللہ کی توفیق ہے، ہر اجتہاد کرنے والا اللہ کی توفیق سے بے گانہ نہیں

ہو سکتا ورنہ وہ ہر صورت میں ناکامی دیکھے گا مگر اللہ کی توفیق جس کے ساتھ ہو وہ کامیاب ہو گا۔

﴿25﴾ بندوں کے لیے آسانی کا مطلب اللہ کی طرف سے کامیابی کی ضمانت ہے کیونکہ اس کی قوت محدود ، علم ناقص اور راستہ طویل ہے اور وہ ناداں و نالاں ہے ۔

﴿26﴾ چونکہ تبلیغ کے لیے بیان ایک اہم عنصر ہے کہ جس سے دعوت کو عام کیا جاتاہے ، اسی لیے موسی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ زبان کی تنگی کو دور کردے تاکہ دعوت کی تاثیر فرعون کے دل میں اتر جائے اور اسی خاطر ہارون کو بھیجنے کی درخواست کی ۔

﴿27﴾ دعوت حق کے لیے فصاحت بہت اہمیت رکھتی ہے لہذا داعی کو چاہیے کہ وہ اپنی زبان کو درست کرے اور ان تمام اسباب کو اپنائے جو حق کے لیے معاون ہوں ، اللہ نے انبیاء کو قوم کی زبان میں دعوت دینے والا بنا کر بھیجا۔

﴿28﴾ قرآن مجید واضح عربی زبان میں ہے، اس کی دعوت واضح الفاظ میں ہے، داعی کو حسن کلام اور تعبیر میں خوش اسلوبی اپنانے کی ضرورت ہے ۔

﴿29﴾ موسی علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کو اپنی مدد کے لیے طلب کیا اور کارنبوت میں شریک کرنے کا سوال کیا، اپنے بھائی کے لیے وہ چیز پسند کرتے ہوئے جو وہ اپنے لیے پسند کرتے ہیں اور مشکل وقت میں ساتھ دینے کے لیے کہ جب مدد گار ملیں گے تو امید زیادہ ہوگی۔

﴿30﴾ مخلص لوگوں سے دعوت کے لیے مدد طلب کرنا ضروری ہے ،اسی لیے موسی علیہ السلام نے اپنے رب سے ایک مددگار کا سوال کیا۔

﴿31﴾ موسی علیہ السلام کا اپنے بھائی کے لیے کارنبوت میں شرکت کا دعویٰ کرنا یہ کاردعوت کو بڑھانے کے لیے ہے ۔

﴿32﴾ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مخلص دعاء کرنے والے کی دعا کو رد نہیں کرتا ، اسی نے دعا کرنے کا بھی حکم دیا ہے ۔ ادعونی استجب لکم۔

﴿33﴾ دعاۃ و مصلحین کے لیے ضروری ہے کہ وہ دعا کا اہتمام کریں اور کاردعوت میں کامیابی حاصل کریں، دعا اس طور پر کریں کہ جس میں بندگی اور اللہ کے آگے عاجزی کا اظہار ہو۔

﴿34﴾ اللہ تعالیٰ نے موسی علیہ السلام پر ہونے والی اپنی خاص عنایات اور احسانات جو بچپن سے لے کر جوانی تک ہیں ذکر کی ہیں تاکہ وہ پر اعتماد ہوجائیں، شکر گزاری میں اضافہ کریں اور کاردعوت کے لیے چست و تیار ہوجائیں۔

﴿35﴾ موسی علیہ السلام کی ماں کو الہام کرنا کہ وہ انہیں تابوت میں رکھ کر دریا میں ڈال دیں، بندوں کو یہ تعلیم دینا ہے کہ بندے یہ اعتقاد رکھیں کہ اللہ کے فیصلہ میں بھلائی ہے گرچہ کہ وہ اول وحلہ میں مجہول ہو۔

﴿36﴾ اسباب کو اختیار کرنے کے بعد اللہ پر بھروسہ کریں اور معاملہ کو اللہ کے فیصلہ پر چھوڑدیں، اس لیے کہ جو اللہ پر توکل کرتاہے وہ اس کے لیے کافی ہوجاتاہے ۔ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

﴿37﴾ سمندر کو حکم دیا جانا کہ وہ موسی علیہ السلام کو لے لے اور فرعون کے ساحل پر ڈال دے، یہ بھی اللہ کی خاص عنایت ہے تاکہ فرعون اس کو لے لے اور موسی علیہ السلام فرعون کے گھر میں پرورش پائیں۔

﴿38﴾ اللہ کی موسی علیہ السلام پر محبت کی دلیل یہ ہے کہ آسیہ کے دل میں موسی علیہ السلام کی محبت پیدا کردی یہاں تک کہ اس نے موسی علیہ السلام کو لے لیا،اپنا بیٹا بنالیا اور پرورش کی اور فرعون کے دل میں محبت ڈال دی۔

﴿39﴾ موسی علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو اللہ نے حکم دیا کہ وہ اللہ کے ذکر میں کمی نہ کریں خاص کر فرعون سے بات کرتے وقت تاکہ اللہ کا ذکر ان کے لیے مدد ومعاون ثابت ہو اور قوت و طاقت کا ذریعہ بنے ۔

﴿40﴾ نرم کلامی دعوت حق کی نشانی ہے(فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا)، اللہ نے محمد ﷺ کو بھی یہی حکم دیا جبکہ آپ ﷺ سرکش قریش کو دعوت دے رہے تھے، اللہ نے کہا ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ۔

﴿41﴾ اللہ نے موسی علیہ السلام کو فرعون کے ساتھ نرم کلامی کرنے کا حکم دیا،اس کی حکمت یہ ہے کہ فرعون نے موسی علیہ السلام کی پرورش کی تھی، اس سے اس حق کی خاطر سخت کلامی سے روکا گیا۔

﴿42﴾ نرم کلامی سے مخالفت اور شر سے حفاظت ہوتی ہے کیونکہ شر کے عوامل غالب ہوتے ہیں خیر کے عوامل سے ۔

﴿43﴾ ابدی حیات کا وعدہ نرم کلامی سے ہونا چاہیے کیونکہ یہ متوقع ہیں اور انتظار کرنا نفس پرشاق گزرتاہے ۔

﴿44﴾ نرم کلامی سے فرعون پر چند اثرات ہوئے جن میں سے ایک یہ ہے کہ فرعون نے انا ربکم الاعلیٰ کہنے کے بعد بھی اپنے سینہ کو کشادہ کیا اور سوال کیا قال فمن ربکما۔۔دسرا فائدہ یہ ہوا کہ موسی اور ہارون کی پکڑ نہیں کی ، اپنی سرکشی اور قوت استعمال نہیں کی جبکہ دونوں ڈررہے تھے ۔

﴿45﴾ فرعون پر نصیحت نے اثر ڈالا کہ مرتے وقت اس کو خشیت طاری ہوئی اور کہنے لگا، آمنت انہ لا الہ الا الذی آمنت۔۔ لیکن یہ اقرار اس کو فائدہ مند نہ ہوا۔

﴿46﴾ اللہ کا موسی علیہ السلام اور ہارون کو اطمئنان دلانا۔ لاتخافا اننی معکما اسمع و اری۔۔ ان کو بھروسہ دلانا ہے اور پکڑے جانے کے خوف کو دور کرنا ہے اس لیے کہ اللہ جس کے ساتھ ہو تو وہ اس کے علاوہ سے بے نیاز ہوجائے گا۔

﴿47﴾ فرعون کے ساتھ گفتگو میں ربوبیت کے الفاظ کی تکرار اس کو ترغیب دلانے اور اللہ سے محبت پیدا کرنے کے لیے ہے جیسا کہ کہا: انا رسولا ربک ۔۔ قد جئنک بایۃ من ربک کہ وہ سلامتی اور امن دے گا اور انتقام نہیں لے گا۔

﴿48﴾ فرعون کا بنی اسرائیل کو غلام بنانا اس کا سیاسی خوف اور بنی اسرئیل کی کثرت و غلبہ کا ڈر تھا۔

﴿49﴾ قَدْ جِئْنَاكَ بِآيَةٍ -- داعی کو تیار کرنا ہے گفتگو اور جدال میں تاکہ اس کے ذریعہ اس کی حجت کو ناکارہ کردے ۔

﴿50﴾ موسی علیہ السلام کی دعوت میں پہلے ترغیب دلائی گئی پھر ترھیب سے کام لیا گیا اور یہ انبیاء کی سنت ہے اور دعاۃ کے لیے کامیابی کا ذریعہ ہے ۔

﴿51﴾ جب موسی علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام نے فرعون سے کہا' انا رسولا ربک ' تو اس نے اپنے رب کے متعلق سوال نہیں کیا بلکہ اعراض کرتے ہوئے سوال کیا 'فمن ربکما ' تاکہ لوگ یہ نہ سمجھنے لگیں کہ اس نے اپنے رب کا اعتراف کرلیا۔

﴿52﴾ فرعون شبہات پیش کرنے لگا تاکہ موضوع سے پھیر دے، اس نے کہا تمہارا رب کون ؟ پچھلے لوگوں کا حال کیا ہوا؟ وغیرہ اور موسی علیہ السلام لگاتار جواب دے رہے تھے، لہذا دعاۃ کو چاہیے کہ وہ ہر طرح کے سوال کا جواب دینے کے لیے تیار رہیں۔

﴿53﴾ فرعون کا موسی علیہ السلام سے رب کے سوال کے بعد اگلے لوگوں کے متعلق سوال کرنا ایک چال تھی، کیونکہ موسی علیہ السلام کی دعوت توحید کی دعوت تھی اور وہ توحید سے زیادہ ڈرتا تھا کہ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل نہ ہو جائیں۔

﴿54﴾ موسی علیہ السلام نے قطعی دلائل پیش کیے کہ فرعون کہیں مغالطہ میں نہ پڑجائے اور کہنے لگے کہ میں بھی ان اوصاف کا حامل ہوں ۔

﴿55﴾ انسان اسی سرزمین سے پیدا ہوا ہے، اسی مٹی کے عناصر سے بنا ہے اور اس کے جسم کی عناصر بھی وہی ہیں اس کی کھیتی سے کھاتاہے اس کا پانی پیتاہے اور اسی کی ہوا میں سانس لیتا ہے ۔ وہ زمین اس کے لیے مہد ہے اور اسی میں لوٹ کر جائے گا اور گل جائے گا اور اسی سے دوبارہ اٹھایا جائے گا۔

﴿56﴾ و فیھا نعیدکم --- مردوں کو زمین میں دفن کرنے کی دلیل ہے اور یہ شرعی طریقہ ہے چاہے شقّی ہو کہ لحدی ہو ، اور جو لوگ جلا کر یا پانی میں ڈبوکر یا صندوق میں ڈال کر تدفین کرتے ہیں غیر شرعی طریقے ہیں۔

﴿57﴾ داعی پر سوائے پیغام پہنچانے کے اور کوئی ذمہ داری نہیں ہے ، نتائج پر اپنے آپ کو مشغول نہ کرے، اللہ اپنی مرضی سے جب چاہے اور جسے چاہے ہدایت توفیق دے دیتاہے ۔

﴿58﴾ فلناتینک بسحر مثلہ-- فرعون نے اس لیے کہا کہ لوگ یہ یقین کرلیں کے یہ جادو ہے اور موسی علیہ السلام کو اختیار دیا کہ وقت مقرر کریں ۔

﴿59﴾ فرعون حق کے خلاف برہم تھا اور لڑنے کے لیے پیش پیش تھا۔ اس سے اس کے تکبر اور سرکشی

کا اظہار ہوتاہے ، اللہ نے ان کے بارے میں کہہ دیا و جحدوا بها واستيقنتها انفسهم ظلما و علوا۔۔

﴿60﴾ موسی علیہ السلام کا جادوگروں کو اللہ کے عذاب اور برے انجام سے ڈرانا ان پر حجت قائم کرنے کے لیے تھا۔

﴿61﴾ متبعین جن کو مانتے ہیں اپنا اسوہ بنالیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ ہی صحیح راہ پر ہیں اور وہ جو نظام پیش کر رہے ہیں وہی سب سے زیادہ اچھا اور برتر ہے لہذا جو ان کے خلاف ہو اس سے لڑنا ضروری سمجھتے ہیں ۔

﴿62﴾ جادوگروں نے موسی علیہ السلام ، ہارون علیہ السلام اور لوگوں کو ڈرانا چاہا، اسی لیے کہا کہ صف بستہ میدان میں آئیں تاکہ وہ اس سے ڈر جائیں۔

﴿63﴾ اللہ نے جادو گروں کے جادو کا اثر دکھایا تاکہ موسی علیہ السلام جان لیں کہ لوگوں نے بھی وہی دیکھا ہے جو آپ نے دیکھا اس طرح اللہ کے احسان مند بن جائیں جب آپ کا معجزہ غالب آجائے۔

﴿64﴾ فاوجس فی نفسه خیفة موسی ۔۔ اس سے ان کے جادو کی عظمت کو واضح کیا گیا کہ وہ کتنا بڑا جادو لائے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام بھی خوف کھانے لگے اور یہ بھی کہ موسی علیہ السلام جان لیں کہ اللہ کا معجزہ کتنا بڑا ہے ۔

﴿65﴾ ولایفلح الساحر حیث اتی۔۔ ان لوگوں پر رد ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ جادو کامیاب ہوجائے گااور غلبہ پالے گا، اس واقعہ کے بعد اس بات کا بیان کیا جانا یہ واضح کرتاہے کہ چاہے جادو کتنا بھی بڑا ہو اس کا انجام شکست ہی ہے ۔

﴿66﴾ فالقی السحرۃ سجدا وقالوا امنا برب هرون وموسیٰ۔۔ فعل مجہول ذکرکیاگیا تاکہ معجزہ کی قوت کو واضح کیا جائے کہ فورا وہ سجدہ ریز ہوگئے اور اپنے ایمان کا اظہار کر دیا۔

﴿67﴾ سرکش لوگ اسی طرح دھمکیاں دیتے ہیں جب وہ دلائل کے اگے ہار مان جاتے ہیں، جب وہ دلوں اور ارواح کو مطمئن کرنےسے رہ جاتے ہیں تو جسم پر سزاؤں کی بارش کرتے ہیں۔

﴿68﴾ جادو گر موسی علیہ السلام کے رب پر ایمان لے آئے اور فرعون کی دھمکیاں ان کو کچھ نقصان نہ پہنچاسکی اور اپنے ایمان لانے کی وجہ یہ بتائی کہ ہم اپنے رب پر اس لیے ایمان لائے تاکہ وہ ہمارے گناہوں اور اس حرکت کو جو ہم نے کی ہے بخش دے ۔

﴿69﴾ بعبادی۔۔ ان کی عزت کرنے اور ان کو قریب کرنے کے لیے ہے اور اس بات کا اشارہ ہے کہ وہ ان کے چنگل سے نجات پائیں گے، اب وہ فرعون کے بندے نہیں رہے

﴿70﴾ بنی اسرائیل ذلت و رسوائی کی غلامی میں فرعون کی تائید اس لیے کررہے تھے کہ وہ خوف کھائے ہوئے تھے مگر جب انھوں نے ایمان کا اعلان کیا تو بغیر کسی خوف کے ٹکرانے کا اعلان کررہے تھے۔

﴿71﴾ جادوگروں کا اللہ پر ایمان لانا اور اس پر ثابت قدمی اختیار کرنا دعاۃ و مبلغین الی اللہ کے لیے

درس عبرت ہے اوریہی ایمان اور ثابت قدمی ابتداء دور نبوی میں صحابہ کے پاس تھی۔

﴿72﴾ موسی علیہ السلام نے سامری کو ملامت نہیں کیا جبکہ اس نے قوم کو گمراہ کردیا، اس لیے کہ قوم پر ہر کس و ناکس کی اتباع کرنے کی ذمہ داری نہیں بلکہ ہارون مسؤل ہیں کہ وہ ان کی قوم اور سامری کی اتباع کے درمیان حائل کیوں نہیں ہوئے؟

﴿73﴾ وقد اتیناک من لدنا ذکرا۔۔ گزرے ہوئے زمانے میں کسی قصہ کی قطعیت کو بتانا، سننے والوں کو محظوظ کرنا نہیں بلکہ اس سے عبرت حاصل کرنا ہے ۔

﴿74﴾ کفار کی یہ بات کہ وہ بہت کم مدت زمین میں رہے، یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ قیامت کے دن قیامت کی ہولناکیوں کو دیکھیں گے تو دنیوی لذتوں کو بھول جائیں گے اور جزع و فزع میں پڑ جائیں گے ۔

﴿75﴾ وہ لوگ غیر اللہ کی عبادت کرتے تھے اور ان سے اللہ کے یہاں شفاعت کی امید رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ ان کے سفارشی ہیں، اب یہاں صرف اللہ کی اجازت سے ہی سفارش ہوگی اور اسی کو اجازت ہوگی جس سے وہ راضی ہو۔

﴿76﴾ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو اپنے علم سے گھیر لیا ہے ۔

﴿77﴾ اہل ایمان کو ہی قیامت کے دن امان ہوگی ، اور اللہ کے عدل پر انہیں اطمئنان ہوگا، وہ کسی پر ذرا برابر ظلم کیے جانے کا خوف نہیں کھائیں گے ۔

﴿78﴾ اللہ کا اپنے آپ کو 'الملک الحق' کہنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس کے علاوہ جو ہیں وہ نقص سے پاک نہیں اور یومئذ الحق للرحمن ۔۔ اس کی حکومت میں کسی طرح کا اختلاف نہیں ۔

﴿79﴾ قرآن کو جلد پڑھنے سے روکنے کا مقصد یہ ہے تا کہ اس پر غور و فکر کیا جائے ، اس کی قراءت سے محظوظ ہوں اور اس کے معانی و افکار سے دل منور ہوں، اپنے ساتھیوں پر جلدی نہ پڑھے کہ ان پر اس کے معانی غیرواضح ہوجائیں ۔

﴿80﴾ ان لک الا تجوع فیھا ولا تعری۔۔ بھوک یہ باطنی تکلیف ہے اور برہنگی یہ ظاہری ذلت ہے، اور اسی طرح وانک لا تظمؤ فیھا ولا تضحیٰ یہ بھی ایک دوسرے کے متقابل ہیں، ظما باطنی گرمی ہے اور ضحیٰ یہ ظاہری گرمی ہے، لہذا ان تمام سے محفوظ ہوں گے ۔

﴿81﴾ انسانی نفس جس قدر اپنے آپ پر ضبط کرنے کی طاقت رکھے گا اسی قدر وہ ترقی کی بلندیوں کو پہنچے گا اور جس قدر وہ خواہشات کا بندہ بنے گا اسی قدر وہ حیوانیت کا شکار ہوجائے۔

{82} قال یآدم هل ادلک علی شجرة الخلد وملک لا یبلیٰ۔- یہ شیطانی فریب ہے، ایک حساس بات کو لے کر کہ وہ محدود زندگی اور محدود قوت والا ہے اسی لیے وہ لمبی زندگی اور بادشاہت چاہتاہے۔اوریہی وہ دروازے ہیں جہاں سے شیطان انسان کے اندر داخل ہوتاہے ۔

{83} اللہ کی رحمت کا تقاضہ ہوا کہ انسانوں کی طرف رسول بھیجیں ان کی گرفت سے پہلے ۔

{84} مسلمان پر پہلا واجب یہ ہے کہ وہ اپنے گھر کو مسلمان گھرانہ بنائے اور اپنے گھر والوں کو فرائض کا پابند بنائے جس کی وجہ سے وہ اللہ سے تعلق قائم کریں، اس طرح وہ جنت میں بھی ساتھ رہیں گے ۔

{85} گھر والوں کو نماز کی تاکید کرنے کا حکم اور خود بھی اس پر جمے رہنے کی وصیت۔

{86} ہر قسم کی عبادت ایک مشقت ہے،یہ سب اللہ کو نہیں پہنچتی بلکہ اللہ بندوں اور ان کی عبادت سے بے نیاز ہے، اس سے تو تقوی پیدا ہوتاہے اور انسان دنیا و آخرت میں اپنی عبادات سے فائدہ اٹھاتاہے اور رب اس سے راضی ہوتاہے ۔

- گذشتہ سورتوں میں انبیاء کی استقامت اور مخالفین کی عداوت کا ذکر کرنے کے بعد سورہ طہ میں براہ راست خود نبی ﷺ سے خطاب کیاگیا اور تسکین دی گئی، ہمت باندھی گئی ۔ مخالفین بڑی تعداد میں ہے، بڑی سازشیں کرتے آرہے ہیں۔اللہ کافی ہے ۔
- مثال : موسی -علیہ السلام- کی زندگی میں ہجرت ، واپسی اور مخالفین کے خاتمہ کا ذکر ہے بالکل اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ہجرت، حکومت پھر فتح و کامیابی اورطاقت سے نوازے جانے کا ذکر ہے۔
- نیک لوگوں کو اللہ کی مدد کیسے آتی ہے ؟ سورہ طہ اور سورہ مریم کا مضمون ہے۔
- سورہ مریم میں عیسائیوں کے لیے نصیحت جب کہ سورہ طہ میں یہودیوں کو نصیحت ، دونوں ہی سورتوں سے کفار قریش کو تنبیہ ہے۔

حفظ وتدبر آیات وحدیث برائے تذکیر و تزکیہ اور دعوت و اصلاح[1]

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ ٱذْهَبْ أَنتَ وَأَخُوكَ بِـَٔايَٰتِى وَلَا تَنِيَا فِى ذِكْرِى ﴿٤٢﴾ ٱذْهَبَآ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُۥ طَغَىٰ ﴿٤٣﴾ فَقُولَا لَهُۥ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُۥ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ ﴿٤٤﴾ ﴾ طه

ترجمہ: اب تو اپنے بھائی سمیت میری نشانیاں ہمراہ لیے ہوئے جا، اور خبردار میرے ذکر میں سستی نہ کرنا۔ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اس نے بڑی سرکشی کی ہے۔ اسے نرمی سے سمجھاؤ کہ شاید وہ سمجھ لے یا ڈر جائے۔

آیت 2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِى فَإِنَّ لَهُۥ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُۥ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ أَعْمَىٰ ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِىٓ أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا ﴿١٢٥﴾ ﴾ طه

ترجمہ: اور (ہاں) جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی، اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا کہ الٰہی! مجھے تو نے اندھا بنا کر کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔

حدیث: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: "أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً". (صحیح البخاري:7405)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو اسے اس سے بہتر فرشتوں کی مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آ جاتا ہوں۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْأَنْبِيَاءِ
The Prophets | Ambiyaa | انبیاء
21
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

Few Objectives / بعض اہداف

- انسانیت کے لیے بطور نمونہ انبیاء علیہم السلام کا کردار پیش کیا گیا ہے۔
- اس سورت میں انبیاء علیہم السلام کے قصے ذکر کیے گئے ہیں، جیسا کہ اس سورت کے نام سے ہی ظاہر ہوتا ہے۔
- ان قصوں میں بتایا گیا ہے کہ انبیاء نے کس طرح اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی۔ [89]
- ہر زمانے میں لوگوں کی تین قسمیں رہی ہیں:[90]
  - مؤمن
  - مشرک اور کافر
  - غافل
- یہ غافل وہ گروہ ہے جن کو بار بار یاد دہانی کرانے پڑتی ہے، اور انہیں کو مخاطب کرتے ہوئے اس سورت کا آغاز کیا جارہا ہے: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ﴿١﴾ ﴾ الأنبياء
- اور اس غفلت سے پوری طرح باز رہنے کے لیے یہ وضاحت کردی گئی ہے کہ: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ ﴿١٨﴾ ﴾ الأنبياء
- اور آخری رسول محمد ﷺ کی اس حیثیت کو واضح کردیا گیا ہے کہ محمد ﷺ سے پہلے کے انبیاء خاص وقت اور قوم کے نبی تھے جبکہ آپ قیامت تک آنے والے سارے انسانوں کے لیے آخری نبی اور رسول ہیں: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿١٠٧﴾ ﴾ الأنبياء
- ہر نبی کی دعوت توحید الوہیت رہی ہے ۔(21:25)

89 (مدارج السالكين بين منازل إياك نعبد وإياك نستعين:أبو عبد الله محمد بن أبي بكر (ابن قيم الجوزية)

90 (مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں - الغفلة .. مفهومها، وخطرها، وعلاماتها، وأسبابها، وعلاجها: سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

Few Topics / بعض موضوعات

1 حساب کے دن سے ڈرانا اور مشرکین کا نبی ﷺ اور قرآن کو جھٹلانے ، اور مکذبین کے انجام کا تذکرہ (1-10)

2 پہلے لوگوں کی ہلاکت وتباہی ان کی طاقت کے حساب سے (11-15)

3 زمین وآسمان کی پیدائش میں اللہ کی حکمت اور اس کی قدرت کا تذکرہ ہے (16-20)

4 زمین وآسمان کی پیدائش میں اللہ کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے دلائل کا تذکرہ ہے (21-33)

5 مشرکین نے نبی علیہ السلام کے ساتھ کیا سلوک کیا ؟ اس کا مختصر تذکرہ ہے اور ان کو دنیا وآخرت کے عذاب سے ڈرایا گیا (34-47)

6 موسیٰ، ہارون ، ابراہیم ، لوط،نوح،داوٗد،سلیمان،ایوب، اسماعیل، ادریس، ذو الکفل،یونس ، زکریا،مریم علیہم السلام ان تمام نبیوں کے قصے بیان کیے گئے (48-91)

7 تمام انبیاء نے ایک ہی دین کی طرف بلا یا اور قوم کا ان کے ساتھ کیا موقف تھا اور ان میں سے ہر ایک کے انجام کا بیان (92-95)

8 یاجوج ماجوج کا خروج قیامت کی نشانیوں میں سے ہے اور مشرکین کی سزا کا تذکرہ (96-100)

9 مومنین کا قیامت کے دن کی پریشانی سے نجات ، بندوں پر اللہ کے انعامات اور قدرت الٰہی کے مظاہر کا تذکرہ (101-106)

10 رسول ﷺ کی صفات ، آپ کی مہم اور آپ سے اعراض کرنے والوں کو ڈرایا گیا (107-112)

Few Lessons / بعض اسباق

1 اس سورت میں انبیاء علیہم السلام کے قصے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دعوت وتبلیغ کے کام میں ان قصوں سے استفادہ کیا جائے۔[91]

91 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کوضرور پڑھیں - منهج الانبياء في الدعوة الى الله فيه الحكمة والعقل - ربيع بن هادي المدخلي)

2 اور بتایا گیا کہ جو نبیوں کے طریقے پر جمے رہے گا وہی کامیاب ہوگا: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي ٱلزَّبُورِ مِنۢ بَعْدِ ٱلذِّكْرِ أَنَّ ٱلْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ ٱلصَّٰلِحُونَ ﴿١٠٥﴾ إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَٰغًا لِّقَوْمٍ عَٰبِدِينَ ﴿١٠٦﴾ ﴾ الأنبياء

3 بگ بیانگ تھیوری (Big bang theory) کے انکشاف پر آج سائنسداں خوش ہیں جبکہ اس کا ذکر اسی سورت کی آیت 30 میں موجود ہے۔ جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول موجود ہے۔

4 انسان کے ایمان سے اعراض کرنے کی سب سے بڑی وجہ غفلت، نصیحت سے اعراض کرنا اوردنیا سے دل لگانا ہے۔

5 قیامت کے دن کی تیاری پر ابھارا گیا کیونکہ لوگوں کو بے کار نہیں پیدا کیا گیا، اس کائنات کے بعد اور ایک دنیا ہے جس میں اچھوں کو اچھا بدلہ دیا جائے گا اوربروں کو سزا دی جائے گی۔

6 معاملہ اللہ کے حوالے کرنے اوراس پر اعتماد کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ نصرت اور کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

7 باطل کی طرف بلانے والوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ اپنے معاملات میں اضطراب کا شکار رہتے ہیں۔

8 امت محمدیہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اچانک تمام کو عذاب سے دوچار نہیں ہونا پڑے گا جو کہ اس سے پہلے آیا کرتا تھا۔

9 قرآن اللہ کی ایک بڑی نشانی ہے، یہ کفیل ہے ان لوگوں کا جو اسے امن و ایمان کا گھوارہ سمجھتے ہیں "اولم یکفهم انا انزلنا علیک الکتب یتلی علیهم۔"

10 اللہ کا بندوں پر فضل ہے کہ وہ رسالت کو پہنچانے کے لیے لوگوں کا انتخاب کرتا ہے ان کی قوت و طاقت کا لحاظ کرتے ہوئے تاکہ بآسانی پیغام پہنچایا جائے۔

11 اہل علم سے سوال کرنا واجب ہے کیونکہ وہی دین کے معاملے میں فتوی دیں گے، جاہل اپنی جہالت کا عذر پیش نہیں کر سکتا۔

12 اللہ نے اپنے رسولوں کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے اور ساتھ ہی ان کے متبعین اور مددگار کی بھی حفاظت کرے گا، جب تک کہ وہ صحیح رسالت کو پہنچائیں۔

13 عرب کی عزت اور شرافت اس وقت تک ہے جب تک وہ اس کتاب کو تھامے رہیں گے جس میں ان کا ذکر ہے۔

14 قران میں غور وفکر اور تدبر کرنا، فہم و معارف کے دروازے کھولتا ہے اور یہ بندے کو عمل اور تطبیق پر ابھارتا ہے اسی سے کامل انتفاع حاصل ہوتا ہے اوردارین کی سعادت ملتی ہے۔

﴾15﴿ **افلا تعقلون**۔۔ اس آیت میں عقل کے استعمال پر ابھارا گیا اور تدبر و تفکر کرنے کی دعوت دی گئی اور ساتھ ہی اس کو استعمال نہ کرنے پر نکیر کی گئی ہے ۔

﴾16﴿ ظلم کی قباحت کی وجہ سے اللہ نے طرح طرح کے عذاب کی دھمکی دی ہے ۔

﴾17﴿ بندے اپنے ظلم سے اللہ کو کچھ نقصان نہیں پہنچاسکتے، اللہ قادر ہے کہ وہ اس قوم کو بدل کر دوسری قوم لے آئے ۔

﴾18﴿ کوئی اللہ کے عذاب سے بھاگ نہیں سکتا اور نہ نجات پاسکتاہے اور بھاگنا اس کو کچھ فائدہ مند نہیں ۔

﴾19﴿ کیسے وہ ظالم لوگوں کو ہلاک کرتاہے ، زلزلے وغیرہ کے ذریعے گرچہ کے ہلاک ہونے والوں کے درمیان صالح لوگ موجود ہوں، وہ اپنی نیتوں پر اٹھیں گے ۔

﴾20﴿ جب تک بندہ صحت و عافیت کی حالت میں گناہوں کا عتراف کرے تو یہ فائدہ مند ہوگا، اگر وہ عذاب کی حالت میں اعتراف کرے تو فائدہ نہ ہوگا۔

﴾21﴿ اللہ کے کام لہو ولعب اور عبث سے پاک ہیں ، اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے تحت پیدا کیا ہے ۔

﴾22﴿ اللہ کی جانب بیوی اور بچے کی نسبت کرنا دور کی گمراہی ہے، یہود عزیر کو ابن اللہ کہہ کر گمراہ ہوگئے ، نصرانی مسیح کو ابن اللہ کہہ کر گمراہ ہوگئے اور مشرکین ملائکہ کو اللہ کی بیٹیاں کہہ کر گمراہ ہوگئے ۔

﴾23﴿ حق کی روشنی باطل پر ضرب لگاتی ہے اور حق غالب آتاہے ۔

﴾24﴿ اللہ نے ظالمین کو ہلاک و برباد کرنے کا وعدہ کیا ہے ۔

﴾25﴿ عقل سلیم اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ اللہ کی کوئی اولاد اوربیوی نہیں ہوسکتے کیونکہ ساری مخلوق اسی کی ملکیت اور تابع ہے، جن میں سے ملائکہ ہیں جو ذرہ برابر برائی نہیں کرتے ۔

﴾26﴿ زندگی اور موت دینا اللہ کی صفتوں اور کاموں میں سے ہے، بت کوئی قدرت نہیں رکھتا توکیسے الہ ہوسکتا ہے ؟

﴾27﴿ اللہ نے انسان کو جو عقل دی ہے وہی اللہ کے وجود اور وحدانیت کے اقرار کے لیے کافی ہے، لہذا مشرکین اور بت پرستوں کے لیے کوئی عذر اور بہانہ نہیں۔

﴾28﴿ تسبیح و حمد کی بدولت دل کو اطمئنان و سکون حاصل ہوتاہے اور حق پر ثابت قدمی کی قوت ملتی ہے ۔

﴾29﴿ اگر علم و معارف دلوں میں گھر کر جائیں تو فائدہ مند ہے اسی کے لیے اللہ نے اس پر زور دیا، اور وحدانیت کے دلائل پیش کیے ۔

﴾30﴿ مالک ، قاہر، اور حکیم کے تصرفات پر اعتراضات کرنا نا مناسب ہے اور اس کی کلی اطاعت لازم ہے یہ نہیں کہا

جاسکتا کہ اللہ نے ایسا کیوں کیا؟ اورایسا کیوں نہ کیا؟ اگر حکمت معلوم ہو تو الحمد للہ اسے اللہ کے سپرد کردے ۔یہ کوئی Logic نہیں ہے کہ ہر چیز کے سمجھ آنے کے بعد ہی آدمی مانے، دنیوی اعتبار سے غور کریں تو ہم روزآنہ کتنی ہی مشینیں استعمال کرلیتے ہیں جبکہ ہم کو وجہ تک معلوم نہیں ہوتی، یہ ضروری نہیں کہ ہر پرزے کے استعمال کی تفصیلی وجہ ہر ایک کو معلوم ہو، اس لیے یہ فلسفہ ہی غلط ہے کہ ہر بات سمجھ میں آئے تو ہی مانوں گا۔

﴿31﴾ ہر وہ دعویٰ جس کی دلیل نہ ہو باطل ہے اور شرک کا بطلان واضح ہے کوئی اس کو ثابت نہیں کرسکتا ، نہ عقلی دلیل سے اور نہ ہی نقلی دلیل سے ۔

﴿32﴾ علم دین کا حاصل کرنا فرض ہے اورجہالت بہت خطرناک بیماری ہے ،بہت سے لوگ ہدایت سے گمراہ ہوئے اور حق کی خاطر جھکے نہیں۔

﴿33﴾ اللہ کے ساتھ ادب کرنا بہت بڑی بات ہے جو ملائکہ کے اقوال وافعال سے واضح ہے ،ان کو نمونہ بنا نا ضروری ہے ۔

﴿34﴾ اللہ کی بندوں پر بڑی رحمت اور مزید فضل یہ ہے کہ وہ اپنے ان بندوں کو سفارش کا حکم دیتا ہے جن سے وہ راضی ہے اور یہ لوگ موحد ہوں گے ۔

﴿35﴾ یہ اہل کبائر کے حق میں سفارش کی سب سے بڑی دلیل ہے جو حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے آپ ﷺ نے آیت تلاوت کی **ولا یشفعون الا لمن ارتضی** ---پھر کہا میں میری امت کے بڑے گناہ کرنے والوں کے حق میں شفاعت کروں گا بشرط یہ کہ شرک نہ کیا جائے۔

﴿36﴾ اللہ کی کبریائی اور الوہیت میں جھگڑنا ہمیشگی کی جہنم میں رہنے کا سبب ہے کیونکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے اور ظالموں کا یہی بدلہ ہے ۔

﴿37﴾ باکمال حجت اللہ کے لیے ہے، اللہ نے اس کائنات میں بہت سی ایسی نشانیاں بنائی ہیں جو اس کے وجود اور وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں اس نے انسان کو عقل عطا کی ہے ، اگر اس کا اچھا استعمال کرے تو ہدایت ملتی ہے، اور اللہ نے غور و فکر کرنے کی دعوت دی ہے **اولم ینظروا فی ملکوت السموات والارض**--

﴿38﴾ قرآن اللہ کا بہت بڑا معجزہ ہے جو بہت سارے معجزات کا مجموعہ ہے۔

﴿39﴾ **اولم یر الذین کفروا**-- اس آیت میں اشارہ ہے کہ کافرین پر یہ حقائق منکشف ہوں گے ، اس دور میں یہ ثابت ہوچکا ہے گویا یہ نشانیاں اس دور کو خطاب کررہی ہیں۔

﴿40﴾ رتق اور فتق (ملنا اور الگ ہونا) یہ قرآن کے علمی معجزات میں سے ایک ہے اور تمام لوگوں کے لیے عبرت ہے ۔اور خاص طور پر سائنسی دنیا کے لیے قابلِ غور بات ہے۔

﴿41﴾ جدید سائنس کہتی ہے کہ اس کائنات میں زندگی کا وجود اور اس کی بنیاد 80٪ سے 90 ٪ پانی پر

ہے اور پانی ایک بنیادی عنصر ہے ۔اور جدید سائنس یہ بھی کہتی ہے کہ کائنات کی ساری چیزوں کی بنیاد DNA پر ہے اور DNA، H2O پر مشتمل ہے جبکہ قرآن میں یہ حقیقت چودہ سو سال قبل ہی بتادی گئی ہے۔

﴿42﴾ لعلھم یھتدون۔- اس کے دو معنی ہیں ایک حسی اور وہ ان کا زمین میں چلنا پھرنا ، راستے بنانا اور ایک شہر سے دوسرے شہر کو جانا اور دوسرا معنوی جس کا تعلق عقیدہ سے ہے گویا وہ ایسے راستے کو اختیار کریں جو انہیں ایمان کی طرف لائے ۔

﴿43﴾ غور وفکر کرنا ایمان و معرفت کی کنجی ہے ، بہت سی نشانیاں غفلت اور اعراض کی وجہ سے فائدہ نہیں دیتی ۔

﴿44﴾ رات اور دن اللہ کی نعمت ہے ۔

﴿45﴾ کائنات کے اسرار پر غور کرنے پر قرآن زور دیتاہے اور اس میں اللہ نے جو فائدے رکھے ہیں انہیں پانے کی ترغیب دیتاہے، اس دور کے مسلمان اس سے غافل ہیں جبکہ دوسرے لوگ علم کی ڈور سنبھال چکے ہیں۔

﴿46﴾ موت ایک ایسی حقیقت ہے جس میں کسی عقل والے کا اختلاف نہیں ۔ اللہ نے کفار پر عقل کے حوالے سے حجت قائم کردی کیونکہ وہ اس کا انکار نہیں کرسکتے۔

﴿47﴾ انبیاء علیھم السلام اللہ تعالی کے مخلص بندے ہیں مگر اس کے باوجود وہ عام لوگوں سے مختلف نہ تھے ان کو بھی موت آئی اللہ نے مخلوق میں ان کو فضیلت دی اور ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کی ۔

﴿48﴾ خیر کی آزمائش زیادہ تکلیف دہ ہے شر کے ذریعہ آزمائے جانے سے کیونکہ بیماری و کمزوری اور فقر و محرومی سمجھ میں آتی ہے لیکن بہت ہی کم ہوتے ہیں جو صحت و عافیت اور مال و متاع پر ثابت قدم نہیں رہتے، ان دونوں حالتوں میں اللہ سے جڑے رہنے میں ہی کامیابی ہے ۔

﴿49﴾ جو اپنے چھوٹے اور بڑے معاملات میں مدد و نصرت چاہتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اللہ سے مدد طلب کرے جو مدد کرسکتا ہے جبکہ یہ خود ساختہ معبود کسی کی مدد کرنے سے عاجز ہے وہ تو خود کی مدد نہیں کرسکتے۔

﴿50﴾ اللہ اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے ہر معاملہ میں اللہ ہی پر بھروسہ کریں ۔

﴿51﴾ زندگی کا سازوسامان ، عیش و عشرت، فراوانی ، اللہ کی ڈھیل اور جلد سزا نہ دینا ان مشرکین کو دھوکہ میں رکھے ہوئے ہے اور یہ تنعم دلوں کو خراب کرتاہے ، بے حس بناتاہے ، نگاہوں کی بصیرت کو ختم کرتاہے، یہ نعمتوں کے ذریعہ ہونے والی آزمائش ہے ۔

﴿52﴾ ننقصھا من اطرافھا۔- شنقیطی رحمہ اللہ نے کہا کہ کفر اور دار الحرب کی زمین کو ہم تنگ کررہے ہیں اور اس کے اطراف میں مسلمانوں کے ذریعہ تسلط قائم کررہے ہیں اور غالب آرہے ہیں۔

﴿53﴾ گناہوں کا اقرار کرنا اور ندامت کا احساس پیدا ہونا یہ آدمی کو اس وقت ہی فائدہ دے گا جب تک وہ اس دنیا میں ہے ۔

﴿54﴾ انبیاء کے واقعات بیان کرکے واضح کیا جارہا ہے کہ تمام آسمانی تعلیمات اصولی طور پر ایک ہی تھی، یہ اصول واخلاق یکساں تھے ۔

﴿55﴾ تقوی ہر خیر کا جامع ہے اور یہی ہر قوم کے لیے نجات کا ذریعہ ہے ۔

﴿56﴾ یہ کتاب مبارک ہے اس سے مراد یہ بہت زیادہ فائدہ والی ہے اس کی برکت حفظ، تلاوت ، فہم اور عمل میں ہے ۔

﴿57﴾ جھوٹ بولنا مذموم ہے مگر جو ابراھیم علیہ السلام کی طرح آزمائش کا شکار ہو ایسے لوگوں کے لیے توریہ ہے ۔

﴿58﴾ دلائل و براہین کے آگے شکست کھانے والے ہمیشہ اپنی قوت اور سرکشی کا استعمال کرتے ہیں تاکہ انتقام لیں اور تشفی حاصل کریں ۔ ابراھیم علیہ السلام کی قوم اسی طرح کررہی تھی ۔۔ "قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ"۔۔۔ اسی طرح فرعون نے موسی علیہ السلام کے ساتھ کیا تھا۔۔ "قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلَـٰهًا غَيْرِي"۔۔۔ اور اس طرح مشرکین قریش نے محمد ﷺ کے ساتھ کیا۔

﴿59﴾ خالص اللہ کی طرف دل لگانا کامیابی ونجات کا اہم سبب ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابراھیم علیہ السلام آگ میں ڈالے جاتے وقت حسبنا الله ونعم الوكيل کہا محمد ﷺ نے اس وقت کہا جب لوگوں نے کہا:
"الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّـهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ"۔

﴿60﴾ ابراھیم علیہ السلام پہلے فرد ہیں جو اللہ کی راہ میں لوط علیہ السلام کے ساتھ ہجرت کیے ، اسی سے ہجرت کی فضیلت اور شرف معلوم ہوتا ہے، ہجرت واجب ہوتی ہے اگر فرائض کی ادائیگی کرنی ہو ، جب دین میں فتنہ کا خوف ہو۔

﴿61﴾ یہ تصور کرنا کہ توحید کی دعوت ابراھیم علیہ السلام سے شروع ہوتی ہے غلط ہے دراصل توحید تو انسانی فطرت ہے جس پر اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا یہ آسمان و زمین بھی اسی پر قائم ہیں اور ملائکہ بھی توحید پر قائم ہیں۔

﴿62﴾ اللہ نے بندوں پر جو کچھ حرام کیا ہے وہ خبیث اور نقصاندہ ہے ۔

﴿63﴾ علم نافع بہت بڑے شرف کی دلیل ہے ہر نبی کو اللہ نے وہ علم دیا جس سے وہ لوگوں کے درمیان بصیر ت سے کام لیتے تھے۔

﴿64﴾ اللہ کی سنت ہے کہ فساد کرنے والوں کو ہلاک کرتا ہے اسی لیے قوموں کی ہلاکت کے ذریعہ ڈرایا گیا اور کہا گیا:
وما هی من الظلمین ببعید۔۔۔

﴾65﴿ نوح علیہ السلام کے واقعہ سے بہت بڑی نصیحت کی گئی اور صبر پر اعلیٰ مثال دی گئی ہے کہ نوح علیہ السلام نے کیا کیا سختیاں اور پریشانیاں برداشت کیں ۔

﴾66﴿ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم پر ہلاکت کی دعا اس وقت تک نہیں کی جب تک اللہ نے انہیں یہ خبر نہ دی کہ اب تمہاری قوم میں کوئی ایمان نہیں لائے گا۔

﴾67﴿ جب کفار قریش بہت سختی پر اتر آئے اس وقت نوح علیہ السلام کی دعا کا ذکر کیا کہ جب انھوں نے اپنی قوم کی ایسی حالت پر دعا کی تو ان کی دعا قبول ہوگئی۔

﴾68﴿ آزمائش کبھی سختی کے ذریعہ ہوئی ہے تو کبھی نعمتیں دے کر ہوتی ہے، یہ سلیمان علیہ السلام کا قول ایک آیت میں مذکور ہے : "لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ"

﴾69﴿ ایوب علیہ السلام کے قصہ سے پتہ چلتا ہے کہ انبیاء علیہ السلام کی آزمائشیں مختلف تھیں، کبھی قوم کا انکار اور تکلیف دینا جیسے ابراھیم علیہ السلام ، لوط علیہ السلام اور نوح علیہ السلام ، کبھی کسی کو نعمتیں دیاجانا جیسے سلیمان علیہ السلام و داؤد علیہ السلام ، کبھی کسی کو نقصان دیا جانا جیسے ایوب علیہ السلام ،اور سب ہر حالت میں وہ اپنے رب کی طرف لپکتے تھے اسی سے مدد طلب کرتے ہوئے۔

﴾70﴿ انبیاء علیہ السلام متعدی امراض سے پاک ہوتے ہیں۔ ایوب علیہ السلام کی جو بیماری تھی وہ متعدی نہ تھی، یہ عادت سے ہٹ کر آزمائش تھی، ایوب علیہ السلام صبر کی غایت ہیں، انہیں سے مثال دی جاتی ہے ۔

﴾71﴿ دنیا آزمائش کی جگہ ہے اور مومن کو زیادہ آزمایا جاتا ہے ، نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا لوگوں میں کون زیادہ تکلیف اٹھاتاہے ؟ کہا انبیاء علیہم السلام ، پھر وہ لوگ جو ان کے جیسے ہیں ۔ اور آدمی کو اس کے دین کے حساب سے آزمایاجاتاہے، اگر دین میں صلابت ہے تو آزمائش میں زیادتی ہوتی ہے اگر رقت ہے تو اس کے حساب سے آزمائش ہوتی ہے ۔ آزمائش اس وقت تک رہتی ہے کہ اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

﴾72﴿ اللہ سے شکوہ کرنا صبر میں کوئی عیب کی بات نہیں سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ جو اللہ کے پاس شکایت کرتاہے وہ کمزور نہیں جبکہ اس کا شکوہ اللہ کی قضاء پر راضی برضا ہو۔ انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ ۔

﴾73﴿ ایوب علیہ السلام جب غسل کررہے تھے سونے کے پرندے گررہے تھے وہ اس کو کپڑوں میں سمیٹنے لگے تو ان کے رب نے آواز دی اے ایوب کیا میں نے تم کو بے نیاز نہیں کردیا اس سے جو تم دیکھ رہے ہو؟ تو انھوں نے کہا کیوں نہیں تیری عزت کی قسم ہے ۔ لیکن میں تیری رحمت سے بے نیاز نہیں ہوسکتا۔(صحیح بخاری: 7493)

﴾74﴿ "وذكرىٰ للعبدين" اس میں اس بات کی دلالت ہے کہ عبادت گزار لوگ غور وفکر کریں اور صبر و احتساب سے کام لیں، عابدین کا ذکر اس لیے کیا گیا کیونکہ یہ لوگ خاص فائدہ اٹھانے والے ہیں ۔

﴾75﴿ کوئی صالحین کی کوئی صفت اپنالے اللہ تعالیٰ اس آدمی کو صالحین کے ساتھ ملادیتاہے ،اس میں صالحین کو آئیڈیل بنانے پر زور دیا گیا اور ان کے جیسا نیک عمل کرنے پر زور دیا گیا۔

﴾76﴿ صدق دل سے دعا مانگنا ہر غم سے نجات کا ذریعہ ہے ۔ اور یونس علیہ السلام کی پکار میں ایک رہنمائی اور تعلیم ہے جبکہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے ۔ " لَّا إِلَـٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ " اگر کوئی مسلمان اس کے ذریعہ دعا کرتاہے تو اللہ اس کی پکار سن لیتاہے ۔

﴾77﴿ جو یہ گمان رکھے کہ اللہ اس کام سے عاجز ہے اس نے اللہ کاانکار کیا،انبیاء اس قسم کے کفر و انکار سے منزہ و بری ہیں۔

﴾78﴿ دعوت الی اللہ میں صبر ، بردباری ، مشقت ، ثبات قدمی اور غصہ پر کنٹرول کرنا ضروری ہے۔ دعوت ایک ذریعہ ہے اور ہدایت تو اللہ دینے والا ہے ۔

﴾79﴿ گناہوں پر ندامت اور نیک اعمال میں تقصیر کا اعتراف اللہ کے صالح بندوں کی علامت ہے وہ اپنے باپ آدم علیہ السلام کے پیروکار ہیں وہ شیطان کے مکر، اس کی سرکشی اور اصرار سے دور ہیں ۔

﴾80﴿ یونس علیہ السلام کی دعا ایوب علیہ السلام کی دعا کی طرح ہے جس میں ادب ہے گویا کہ ان کا کہنا اے میرے رب اگر تو مجھے رزق نہ دے تو میرا کون وارث بنے گا مجھے کوئی پرواہ نہیں اگر تو میرا ہے کیونکہ تو بہترین وارث ہے ۔

﴾81﴿ زکریا علیہ السلام کی دعامیں "وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ" اور ایوب علیہ السلام کی دعا میں "وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ" ، حاجت کے حساب سے اللہ کی صفت کا حوالہ دینا مستحب ہے ۔

﴾82﴿ امت کی وحدت صرف اسی بات میں ہے کہ وہ توحید پر قائم ہوجائے ۔ اگر یہ نہ ہوتو اختلاف اور تفرقہ ہوجاتاہے ۔

﴾83﴿ دین اسلام ہی خالص دین ہے، تمام لوگوں کوصرف اسے ہی ماننا چاہیے ۔

﴾84﴿ ایمان اور عمل صالح دونوں لازم ملزوم ہیں ۔ اسی سے ابدی سعادت حاصل ہوتی ہے ۔

﴾85﴿ دین کے معاملے میں اختلاف کرنا ہلاکت اور گھاٹے کا سبب ہے ۔

﴾86﴿ وَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ --- ایک انوکھی تمثیل ہے، انہوں نے دین کے ٹکڑے کردیے اپنی خواہشات کی بنیاد پر ،یہ ایک لطیف استعارہ ہے ۔

﴾87﴿ اللہ کا مومنین اور کفار کے درمیان اوران کی نعمتوں کے درمیان مقارنہ کرناقرآن کا ایک اسلوب ہے بشیر و نذیر ۔

﴾88﴿ زمین میں خلافت اور اس کی ثروت اصل مقصود نہیں یہ تو ذرائع ہیں مقصود تو اللہ کی عبادت و توحیدِ الوہیت کا قیام ہے چاہے حکومت ملے یا نہ ملے۔

﴿89﴾ محمد ﷺ پر ایمان لانا ہر اس پر واجب ہے جو ان کے بارے میں سنے انسانوں اور جنات میں سے ۔

﴿90﴾ دنیا کا سامان محدود ہے اور اختتام پذیر ہونے والا ہے ۔ عقلمند کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اس کی لذتوں میں ڈوبا رہے اللہ کی اطاعت کو چھوڑ کر" فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّـهِ الْغَرُورُ"

﴿91﴾ وہی رحمٰن ہے اسی کی رحمت ہے کہ اس نے انصاف کا دن مقرر کردیا تاکہ محسنوں کو اچھا بدلہ دے اور برے آدمی کو اس کے کفر کا بدلہ دے، اسی میں بہت بڑی نصیحت ہے ۔

مناسبت / لطائف تفسیر

تین حقائق پر دونوں سورتیں مشتمل ہیں:

- کفار کے اعتراضات کا جواب ۔
- انبیاء کرام کی ثابت قدمی کے واقعات [92]
- مخالفین کا انجام

حفظ وتدبر آیات وحدیث برائے تذکیر و تزکیہ اور دعوت و اصلاح [1]

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَدَاوُۥدَ وَسُلَيۡمَٰنَ إِذۡ يَحۡكُمَانِ فِي ٱلۡحَرۡثِ إِذۡ نَفَشَتۡ فِيهِ غَنَمُ ٱلۡقَوۡمِ وَكُنَّا لِحُكۡمِهِمۡ شَٰهِدِينَ ٧٨ ﴾ الأنبياء

ترجمہ: اور داؤد اور سلیمان (علیہما السلام) کو یاد کیجئے جبکہ وہ کھیت کے معاملہ میں فیصلہ کر رہے تھے کہ کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو اس میں چر چگ گئی تھیں، اور ان کے فیصلے میں ہم موجود تھے ۔

حدیث: كانت امرأتان معهما ابناهما ، جاء الذئبُ فذهب بابنِ إحداهما ، فقالت لصاحبتِها : إنما ذهب بابنِك ، وقالت الأخرى : إنما ذهب بابنِك ، فتحاكمتا إلى داودَ عليه السلام فقضى به للكبرى ، فخرجتا على سليمانَ بنِ داودَ عليهما السلام فأخبرتاه ، فقال : ائتوني بالسكينِ أشقه

92 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں :الاستقامة:أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)

بينهما ، فقالتِ الصغرى : لا تفعلْ يرحمُك اللهُ هو ابنُها ، فقضى به للصغرى .(صحيح البخاري:6769)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو عورتیں تھیں اور ان کے ساتھ ان کے دو بچے بھی تھے ، پھر بھیڑیا آیا اور ایک بچے کو اٹھا کر لے گیا اس نے اپنی ساتھی عورت سے کہا کہ بھیڑیا تیرے بچے کو لے گیا ہے ، دوسری عورت نے کہا کہ وہ تو تیرا بچہ لے گیا ہے ۔ وہ دونوں عورتیں اپنا مقدمہ داؤد علیہ السلام کے پاس لائیں تو آپ نے فیصلہ بڑی کے حق میں کر دیا ۔ وہ دونوں نکل کر سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے پاس گئیں اور انہیں واقعہ کی اطلاع دی ۔ سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ چھری لاؤ میں لڑکے کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کو ایک ایک دوں گا ۔ اس پر چھوٹی عورت بول اٹھی کہ ایسا نہ کیجئے آپ پر اللہ رحم کرے ، یہ بڑی ہی کا لڑکا ہے لیکن آپ علیہ السلام نے فیصلہ چھوٹی عورت کے حق میں کیا ۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥٓ أَنِّي مَسَّنِيَ ٱلضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿٨٣﴾ ﴾ الأنبياء

ترجمہ: ایوب (علیہ السلام) کی اس حالت کو یاد کرو جبکہ اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ۔

حدیث:عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلي الله عليه وسلم: بينما أيوبُ يغتسلُ عُريانًا ، خرَّ عليه رِجلُ جرادٍ من ذهبٍ ، فجعل يُحثِي في ثوبِه ، فنادى ربُّه : يا أيوبُ ، ألم أكن أَغنَيتُك عما ترى ؟ قال : بلى يا ربِّ ، ولكن لا غِنى بي عن بركتِك۔ (صحيح البخاري: 7493)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک روز اس کیفیت سے کہ ایوب برہنہ غسل کر رہے تھے کہ ان کے اوپر بہت سی سونے کی ٹڈیاں گریں پس وہ بٹور بٹور کر اپنے کپڑے میں رکھنے لگے تو ان کے پروردگار نے آواز دے کر کہا اے ایوب تم دیکھ رہے ہو کیا میں نے تمہیں اس سے بے نیاز نہیں کر دیا انہوں نے عرض کیا بے شک اے پروردگار! مگر مجھے تیری برکت سے بے نیازی نہیں ہو سکتی۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْحَجِّ
The Pilgrimage | Hajj | حج
22
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

سورہ حج مشترک مکی ومدنی:

اس سورہ میں ایمان ، توحید، انذار، تخویف، بعث ونشور، جزاء قیامت کے منظر، جو ایک مکی سورہ کا اسلوب پیش کرتے ہیں ۔ پھر وقت ضرورت اذن بالقتال، احکام الحج والہدی، جہاد فی سبیل اللہ کا حکم – جو مدنی ہونے کا ثبوت ہے۔

Few Objectives / بعض اہداف

- قوم کی تعمیر میں حج کا کردار، یہ اس سورت کا ہدف ہے۔
- اس سورت میں کئی موضوعات کا تذکرہ ہے، مثلا: قیامت، بعث ونشور، جہاد اور عبادت۔ [93]
- اس سورت کی یہ خصوصیت ہے کہ:
  - اس کی بعض آیتیں مدینہ میں نازل ہوئیں اور بعض مکہ میں۔
  - اس کی بعض آیتیں صبح نازل ہوئیں اور بعض رات کو۔
  - اس کی بعض آیتیں سفر میں نازل ہوئیں اور بعض حضر میں۔ [94]
- اس میں بتایا گیا ہے کہ جس طرح انسان سارے کپڑوں سے الگ ہو کر احرام پہنتا ہے بالکل اسی طرح دنیا سے تجرد اور الگ تھلگ ہو کر لباس تقوی اختیار کرے۔

Few Topics / بعض موضوعات

1. قیامت کی ہولناکی کی شدت اور اللہ کے دوبارہ اٹھانے پر دلیل (1-7)
2. مشرکین کا جھگڑا ،منافقین کی عبادت ، بندوں کے درمیان اللہ کا حکم اور تمام مخلوقات اللہ کو سجدہ کرتے ہیں (8-18)
3. قیامت کے دن کی ہولناکیوں کی شدت اور بعث بعد الموت پر اللہ کی قدرت کے دلائل (17-19)
4. کفار اور ان کی سزا ، مومنین اور ان کی جزا کا بیان (19-24)
5. مسجد حرام اور مشرکین کا اس سے روکنا ، اللہ کے راستے سے روکنا اور حج کرنے کا حکم (25-29)

93 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (جامع خطب عرفة لعبد العزیز آل الشیخ

94 (مزید تفصیل کے لیے تفسرقرطبی ج/12ص 3)

6 شعائر اللہ اور حرمت والی چیزوں کی تعظیم،شرک کے نقصانات اور ذبح کے وقت اللہ کا نام لینے کا حکم (30-37)

7 مومنین کی طرف سے اللہ کا دفاع ، ان کی مدد ، ان کی صفات کا تذکرہ اور پہلی مرتبہ دفاع کی اجازت(38-41)

8 سابقہ امتوں کی ہلاکت اور ان کا رسولوں کو جھٹلانے کا تذکرہ ،رسول ﷺ کی مہم، مومنین اور کافرین کا انجام (42-51)

9 رسول ﷺ کی مہم (43-49)

10 اہل ایمان اور کافروں کا انجام (51-56)

11 انبیاء کے تعلق سے شیطان کا موقف اور اس کے سبب سے لوگوں کا مومنین اور کفار میں تفریق اور ان میں سے ہر ایک کا انجام،اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کا بدلہ،قدرت الٰہی کے مظاہر اور بندوں پر اس کی فضیلت (52-66)

12 مشرکین سے حجت کرنے میں الٰہی تعلیمات،ان معبودوں کی مثال بیان کی گئی جن کواللہ کے علاوہ معبود بنالیا گیا ، مومنین کے لیے الٰہی تعلیمات (67-78)

Few Lessons / بعض اسباق

1 حج قیامت کی یاد دلاتا ہے:کیونکہ سارے افراد ایک جگہ ایک لباس میں آسمان کے نیچے کھڑے ہوتے ہیں۔

2 حج یوم بعث کی یاد دلاتا ہے: کیونکہ مزدلفہ میں قیام کے بعد اٹھ کر نماز کےلیے جمع ہونا ہوتا ہے۔

3 حج جہاد کی یاد دلاتا ہے:کیونکہ اس میں جہاد کی مشق ہے ، وہ اس طرح کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ کوچ کرنا رہتا ہے، تھکاوٹ ہوتی ہے اور ساتھ ہی وقت اور جگہ کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔[95]

4 حج یاد دلاتا ہے کہ خالص ایک اللہ کی عبادت کرنی چاہیے: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يَسْجُدُ لَهُۥ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ وَٱلشَّمْسُ وَٱلْقَمَرُ وَٱلنُّجُومُ وَٱلْجِبَالُ وَٱلشَّجَرُ وَٱلدَّوَآبُّ وَكَثِيرٌ مِّنَ ٱلنَّاسِ ۖ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ ٱلْعَذَابُ ۗ وَمَن يُهِنِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِن مُّكْرِمٍ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿١٨﴾ ﴾ الحج

ترجمہ: کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اللہ کے سامنے سجدہ میں ہیں سب آسمانوں والے اور سب زمینوں والے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی۔ ہاں بہت سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب کا

95 (مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں - دروس عقدية مستفادة من الحج: عبد الرزاق بن عبد المحسن العباد البدر)

مقولہ ثابت ہو چکا ہے، جسے رب ذلیل کردے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں، اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

﴿5﴾ سورہ حج کی ابتداء تمام لوگوں کو اللہ سے ڈرنے کی تاکید کرتے ہوئے ہوئی۔ کیونکہ تقوی بنیاد ہے اس کی عبادت و اطاعت کرنے اور گناہوں سے بچنے کے لیے۔

﴿6﴾ دعوت کے اسلوب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ غائب کو واضح کرنے کے لیے حسی دلائل دیے جاتے ہیں قیامت کی ہولناکی کو واضح کرنے کے لیے ماں کا اپنے بچے سے غافل ہوجانا دودھ پلانے کی حالت میں اور اسقاط حمل ہوجانا، بغیر نشہ آور چیز کے نشہ چڑھنا مگر ان کو کمیت اور کیفیت سے قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

﴿7﴾ زلزلہ دنیا میں ہوگا اور یہ تمام لوگوں پر چھاجائے گا، عینی دلیل جو دی گئی دودھ پلانے والی ماں، اسقاط حمل اور نشہ ہے۔

﴿8﴾ ان آیات میں شیطان کی اتباع کرنے سے منع کیا گیا ہے جو کہ گمراہ ہے اور باطل امیدیں دلاتاہے۔

﴿9﴾ "یا ایها الناس ان کنتم فی ریب۔۔۔" اللہ نے ان آیات میں بڑے دلائل و براہین ذکر کیے ہیں جس کا کوئی رد نہیں کرسکتے اور عقلمند سوائے ایمان و تسلیم کچھ نہیں کرسکتا، جیسے جنین کے اطوار سے گزر کر انسان کی تخلیق ہونا، اور نباتات کی زندگی وغیرہ۔

﴿10﴾ ان آیات میں آخرت پر مبنی دلائل برابر کے ہیں جو یہ واضح کرتی ہیں کہ جو پیدا کرسکتاہے وہ اس کا اعادہ بھی کرسکتاہے اس طرح خلق اور اعادہ کے اصول یکساں ہیں اسی طرح زندگی اور دوبارہ زندگی کی صفت ایک ہے۔ اور حساب و جزا کے قانون بھی ایک ہے۔

﴿11﴾ مسلم کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ حسی دلائل کی اہمیت سے غافل رہے کیونکہ کفار قرآن و سنت کو نہیں مانتے تھے تو ان کو عقلی دلائل سے مناقشہ کرنا پڑے گا جس کو قرآن نے بھی اہمیت دی، دعاۃ کو اس پر چوکنا رہنا چاہیے۔

﴿12﴾ "ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم۔۔۔" ان آیات میں اللہ کے وجود کی پختہ نشانیاں بیان کی گئی ہیں وہ یہ کہ لوگ اللہ کو ماننے میں جھگڑا کرتے ہیں جیسے نضر بن حارث اور اسی طرح آخرت کا انکار اور نبوت کا انکار وغیرہ اس طرح وہ دنیا میں ذلیل ہوا اور آخرت میں نقصان اٹھایا۔

﴿13﴾ جو بغیر علم کٹ حجتی کرتاہے وہ دلیل سے بات نہیں کرتا، اور نہ ہی کوئی حجت اور معرفت کا اثر ہوتاہے اور نہ ہی ایسا شخص کتاب کے ذریعہ اپنے قلب و عقل کو منور کرپاتا ہے اسے یقین نہیں ہوتا، محض کبر کی وجہ سے ایسا کرتاہے۔

﴿14﴾ اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو ایسے ہی نہیں چھوڑتا ان کو مہلت دی جاتی ہے کیونکہ وہ اور زیادہ رسوائی کو اٹھائیں اور رہا آخرت کا عذاب تو وہ بہت ہی سخت اور تکلیف دہ ہوگا اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

﴿15﴾ اللہ کی بندگی جو کناروں پر رہ کر کرتے ہیں ان کی بدبختی اور انجام کو واضح کیا گیا گویا کہ ایسے لوگوں کا عقیدہ ایک تجارت کی طرح ہے اگر کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو مطمئن ہوتے ہیں اور اگر برائی پہنچتی ہے تو گمراہ اور کفر پر اتر آتے ہیں اور رہے مومن تو وہ اپنے رب کی خالص جذبہ، شکر و صبر سے عبادت کرتے ہیں ۔

﴿16﴾ جس کسی کو فتنوں کے درمیان تکلیف پہنچتی ہے نہ گھبرائے بلکہ وہ اللہ کی رحمت اور مدد پر یقین رکھے کہ اللہ اس بات پر قادر ہے جس طرح اس نے اپنے رسول سے وعدہ کیا اور جس کو اللہ کی مدد پر دنیا اور آخرت میں بھروسہ نہ ہو اور وہ ناامید ہوجائے تو وہ چاہے وہ کرے اب کوئی چیز اس کی بلاء کا بدل نہیں ہے ۔

﴿17﴾ اللہ تعالٰی نے ابراھیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ کعبہ کو توحید پر قائم کریں اور شرک کی گندگی سے پاک کریں تاکہ زمین میں اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہ رہے ۔

﴿18﴾ حرم مکہ میں تمام لوگوں کی آزادی ضروری ہے چاہے وہ مکہ والے ہوں یا باہر کے لوگ ہوں اور کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کسی گناہ کا ارادہ کرے اور جو جان بوجھ کر ایسا اقدام کرے تو اس کے لیے عذاب الیم ہے ۔

﴿19﴾ "ان الذين كفروا وصدوا عن سبيل الله---" ان آیات میں کفار کے حیلے اور بہانے بیان کیے گئے ہیں اور مسجد حرام سے روکنے پر نکیر کی گئی ہے بلکہ ہر وہ جگہ جو عبادت گاہ ہے خاص طور پر تین بڑی مساجد جن کی طرف کوچ کیا جاتا ہے شامل ہے ۔

﴿20﴾ اللہ نے قربانی پیش کرنے کی اجازت ہر شریعت اور ملت میں رکھی ہے اور قربانی پیش کرنا اس کی ہدایت پر شکر گزاری ہے لہٰذا ذبح خالص اللہ کے لیے ہونی چاہیے اور یہ کہ ذبح کے وقت اس کا نام لے کیونکہ اللہ ہی خالق، رازق اور مستحق عبادت ہے ۔

﴿21﴾ اللہ نے فقراء کے کھانا کھلانے پر زور دیا جو فقیر و محتاج ہیں اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ معاشرہ کی ذمہ داری اور تعاون قبول کیا جائے ، یہ تمام حج کے فوائد ودروس ہیں ۔

﴿22﴾ وہ مسلمان جو استطاعت رکھتا ہو اور زاد سفر برداشت کرسکتاہو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ حج کے معاملہ میں سستی اور تاخیر کرے کیونکہ اگر وہ اس حالت میں مرا اس کا کچھ ہونے والا نہیں ۔

﴿23﴾ "ان الله يدافع عن الذين آمنوا---" یہ پہلی آیتیں ہیں جو قتال کی مشروعیت عطا کرتی ہیں جبکہ اس سے پہلے مکہ میں صبر کرنے کی وصیت اور حکم دیا جارہاتھا ان کی کم تعداد کے سبب اور دین میں فتنہ کے خوف سے ۔ لیکن جب مسلمان کی قوت بڑھی اور مدینہ میں آباد ہوگئے تو وہ اپنے اور دین کا دفاع کرنے کے قابل ہوگئے ۔

﴿24﴾ قتال کی مشروعیت کے اہداف شعائر، عبادات اور مومنین پر ہونے والے ظلم و عدوان سے حفاظت ہے ۔ اس کا مقصد زمین میں ہلاکت و فساد نہیں، لوگوں پر ظلم کرنا اور انہیں زبردستی دین میں داخل کرنا نہیں اس طرح اسلام کے جنگی اہداف دیگر تمام سے بالاتر ہیں، اس سے تہذیب کی بلندی اور اصلاح اور آزادی ملتی ہے ۔

﴿25﴾ بنیادی ہدف اللہ کا بندوں کے لیے مدد کا یہ ہے کہ وہ اللہ کی شریعت کو قائم کریں اور جن باتوں کا حکم دیا جیسے صلاۃ کے قائم کرنے ، زکاۃ دینے، بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے وغیرہ کو انجام دیں ۔

﴿26﴾ جو اپنے دل سے نہ سمجھے اور سیدھی راہ اختیار نہ کرے وہ حقیقی اندھا ہے گویا آنکھوں کا اندھا پن اندھا پن نہیں بلکہ اصل اندھا پن تو دل کا ہے ۔

﴿27﴾ اللہ کے عذاب میں جلدی مچانے والوں کو روکا گیا۔"وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ" ۔ اس کے بڑے عذاب اور بھوک و غیرہ سے ڈرایا گیا کہ وہ کتنا بڑا جاہل ہے جو اس کی جلدی مچاتا ہے ۔

﴿28﴾ "قل یا ایها الناس انما انا لکم نذیر مبین۔۔۔" رسول ﷺ کی ذمہ داری یہ ہے کہ آگ سے ڈرائے اور جنت کی خوشخبری دے اللہ نے انذار کو تبشیر پر مقدم کیا کیونکہ یہاں پر سیاق میں مشرکین کا ذکر ہے اس لیے انذار کو مقدم کیا گیا۔

﴿29﴾ اللہ تعالیٰ نے واضح کردیا کہ جو ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی کرے تو اللہ اس کے لیے مغفرت ،رزق کریم اور جنت کا وعدہ کرتا ہے ۔

﴿30﴾ انبیاء سے سہو ہوسکتاہے اور دنیا کے امور میں ان کو وسوسہ آنا کوئی انوکھی بات نہیں اس لیے کہ وہ بشر ہیں لیکن اللہ نے ان کو رسالت کو پہنچانے کے معاملے میں خطا سے بچالیا جو وحی کی پختگی کو واضح کرتی ہے ۔

﴿31﴾ اللہ نے دوسری مرتبہ قیامت سے ڈرایا ہے جو اس کی خطرناکی پر دلیل ہے اور اس کی تیاری کرنا ضروری ہے ۔

﴿32﴾ اللہ نے ہجرت کرنے والے کی فضیلت بیان کی اور ان کے ساتھ ہمدردی و مغفرت اور رزق حسن کا وعدہ کیا جو ہجرت کی فضیلت اور اللہ کی اطاعت پر ابھارے جانے کی دلیل ہے ۔

﴿33﴾ "لِّكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا ۔۔۔" اللہ نے ہر امت کے لیے ایک منہج اور مسلک بنایا ہے، اللہ نے مسلمانوں کے لیے ایک طریقہ زندگی مقرر کیا ہے وہ اس کی مخالفت نہیں کرسکتے اس لیے کہ حق ظاہر ہوگیا ہے اور اسلام کا پیغام ہی آخری پیغام ہے جس کی اتباع کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے ۔

﴿34﴾ جب لوگ باطل پر اتر آئیں تو ان سے بات کرنے کا ادب سکھایا گیا کہ "اللہ اعلم بما تعملون" کہیں ۔

﴿35﴾ بت پرستوں کے پاس نہ ہی نقلی دلیل ہے اور نہ عقلی دلیل ہے، وہ اپنی خواہشات کی بنا پر شریعت بنا لیتے ہیں، اللہ ان کے تمام افعال سے باخبر ہے اور قیامت کے دن ان کا حساب لے گا۔

﴿36﴾ مکھی کی مثال چار باتوں کے پیش نظر بیان کی گئی:

(1) گندگی (2) کمزوری (3) ناپسندیدگی (4) کثرت

جب یہ معبود ایسوں کو دفع نہیں کرسکتے تو وہ معبود کیسے کہلاتے ہیں؟

﴾37﴿ انبیاء کو چننے کا اختیار صرف اللہ کو ہے، کوئی اس پر اعتراض نہیں کرسکتا۔خالق کو مخلوق کا علم ہوتا ہے، وہ بہتر فیصلہ لیتا ہے، مخلوق کو نہ سمجھ آئے تو چہ معنی دارد۔

﴾38﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ۔۔۔ اللہ نے مومنین کو چند باتوں کا پابند بنایا۔ ایسا کرنے میں ہی ان کی فلاح ہے کیونکہ فلاح اقامت صلاۃ ، ایتاء زکاۃ اور دیگر تکلیفات شرعیہ میں فلاح ہے۔

﴾39﴿ سجدہ کرنے کا حکم اس لیے دیا گیاکیونکہ اس میں کامل پستی اور ذلت ہے اور اس سے پہلے کی آیات میں تمام مخلوقات کے سجدہ کرنے کی بات ہے سوائے انسانوں کے اس لیے ان کو پھر سے عبادت اور سجدہ کی طرف بلایا گیا۔

﴾40﴿ جہاد کو اللہ "حق جہادہ" کے ساتھ مقید کردیا۔ عقیدہ کا دفاع کے لیے پوری طاقت ، کوشش اور غایت لگانے کی ضرورت ہے اور اسلام کا پرچم اونچا اٹھانے کے لیے تیاری کی ضرورت ہے ۔ ہر مسلمان کو اپنے نفس اور مال کے ذریعہ کوشش کرنا ضروری ہے ۔

﴾41﴿ اللہ نے اپنے بندوں پر رحمت کا ذکر کیا ہے، ان کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالا، ان سے ہر حرج کو دور کردیا گیا۔ یہ ایک آسان دین ہے جس پر رسول ﷺ نے ہم کو چھوڑا ہے جس پر ابراھیم علیہ السلام تھے۔

﴾42﴿ اللہ نے اس امت کو تمام امتوں پر گواہ بنا کر شرف عطا کردیا۔ اس بات کی گواہی کے تمام رسولوں نے ان کی طرف پیغام پہنچادیا ، یہ شکر اور حمد کا تقاضہ کرتا ہے۔

﴾43﴿ امید لگانا اور مضبوطی سے تھامے رہنا سوائے اللہ کے کسی اور کے ساتھ مناسب نہیں و ہی سب سے اچھا مولیٰ اور مددگار ہے ۔

- اس میں ایسے وقت کا ذکر ہے جب کہ مسلمان کفار قریش کے ظلم وستم سے بچ کر نکلنے کی کوشش کر رہے تھے ۔ مکہ کی زندگی سے ہجرت کا ذکر ہے ۔یہاں تک کہ مسلمانوں کو مدینہ میں دفاع کے طور پر مدافعت کی اجازت دی گئی ان سارے مراحل کی طرف اشارہ ملتا ہے۔

- اس سورت میں مکہ کا آخری سرا اور مدینہ کا اول سرا کا ذکر ہے جسکی وجہ سے مفسرین میں اختلاف ہے کہ یہ سورت مکی ہے یا مدنی۔

- سورہ ابراہیم سے لے کر سورہ حج تک اکثر سورتوں میں ابراہیم علیہ السلام سے متعلق ڈائرکٹ یا انڈائرکٹ ذکر ملتا ہے۔
- سورہ ابراہیم میں کعبہ کی بنیاد تعمیر کرنے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔
- سورہ نحل میں سخت آزمائشوں میں اقامت توحید اور امۃ واحدۃ کا ثبوت۔
- سورہ بنی اسرائیل - جو قوم ہے بنی اسرائیل اس کا وجود ہی آپ کی نسل سے۔
- سورہ کہف میں بنی اسرائیل کے کئی واقعات ذکر کیے گئے ہیں۔
- سورہ مریم میں بنی اسرائیل کے واقعات ذکر کیے گئے ہیں۔
- vسورہ انبیاء - انبیاء کے متحدہ مشن کا ذکر کیا گیا ہے۔
- سورہ حج میں حج کا گہرا تعلق ابراہیم علیہ السلام سے۔ (وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ)

حفظ وتدبر آیات وحدیث برائے تذکیر و تزکیہ اور دعوت و اصلاح

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمْۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ ٱلسَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝١ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى ٱلنَّاسَ سُكَٰرَىٰ وَمَا هُم بِسُكَٰرَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ ٱللَّهِ شَدِيدٌ ۝٢﴾ الحج

ترجمہ: لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو! بلاشبہ قیامت کا زلزلہ بہت ہی بڑی چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھ لو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے اور تو دیکھے گا کہ لوگ مدہوش دکھائی دیں گے، حالانکہ درحقیقت وہ متوالے نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے۔

حدیث: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم "يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا آدَمُ. يَقُولُ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، فَيُنَادَى بِصَوْتٍ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ. قَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ ـ أُرَاهُ قَالَ ـ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَحِينَئِذٍ

تَضَعُ الْحَامِلُ حَمْلَهَا وَيَشِيبُ الْوَلِيدُ {وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ} ". فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى تَغَيَّرَتْ وُجُوهُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم " مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ، ثُمَّ أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الأَبْيَضِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الأَسْوَدِ، وَإِنِّي لأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ". فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ " ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ". فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ " شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ". فَكَبَّرْنَا. (صحیح البخاري:4741)

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آدم کو بلائے گا وہ لبیک ربنا وسعدیک کہتے ہوئے آئیں گے خدا کے حکم سے فرشتہ پکارے گا کہ اے آدم! اپنی اولاد میں سے دوزخ کے لیے لاؤ آدم کہیں گے کتنے آدمی لاؤں؟ فرشتہ کہے گا ہزار میں سے نوسو ننانوے لاؤ یہ وقت ہوگا کہ حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے، جوان بوڑھے ہو جائیں گے، اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰي وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰي ۔ الخ(الحج : 2) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات سن کر صحابہ کے چہرے خوف سے زرد ہو گئے آن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی تسکین کرتے ہوئے فرمایا کہ تم کیوں اس قدر ڈرتے ہو یہ مقدار تو یاجوج ماجوج کے آدمیوں کی ہوگی اور ہزار میں سے ایک تم میں سے ہوگا جیسے سفید بیل کے پہلو میں ایک سیاہ بال ہوتا ہے یا سیاہ بیل میں ایک سفید بال ہوتا ہے اور مجھ کو امید ہے کہ تم سارے بہشتیوں میں چوتھائی حصہ ہو گے اور باقی تین حصوں میں دوسری تمام امتیں ہونگی یہ سن کر ہم نے اللہ اکبر کہا آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم تہائی حصہ ہونگے ہم نے پھر تکبیر بلند کی آپ نے فرمایا نہیں تم نصف ہوں گے ہم نے پھر تکبیر کہی ۔

أهداف سور القرآن
سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُونَ
The Believers | Mu'minoon | مومنین
23
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- مومنوں اور کافروں کی صفات میں موازنہ۔
- اس سورت میں اتمام حجت اور وضاحت کا پورا سامان ہے۔ اس سورت میں مومنوں اور کافروں کا فرق واضح کیا گیا۔
- فلاح پانے والے اور فلاح نہ پانے والے کا ذکر ، ابتدا ''قد افلح المومنون'' اور انتہا ''انه لا يفلح الكافرون''

1. مومنین کے صفات اور ان کے جزا کا بیان(1-11)
2. کائنات میں قدرت الٰہی کے مظاہر ،بعث بعد الموت کا اثبات اور اللہ کے انعامات کا مظہر (12-22)
3. نوح،ہود ،موسیٰ، ہارون کی بہن اور عیسٰی علیہم السلام کے قصے بیان کیے گئے (23-50)
4. رسولوں کے لیے تعلیمات اور ان کے عقیدے اور دعوت کی وحدانیت اور رسولوں کے بعد لوگوں کے اختلاف کا تذکرہ (51-56)
5. مومنین کی صفات،اور کافروں کی صفات کا بیان، کافروں کے اعمال پر ان کے لیے وعید کا تذکرہ (57-77)
6. قدرت الٰہی کے بعض مظاہر، مشرکین کا بعث بعد الموت کو انکار کرنے پر رد اور اللہ کی وحدانیت کااثبات(78-80)
7. مشرکین کا آخرت سے انکار پر رد اور توحید الوہیت کا اثبات(81-92)
8. نبی ﷺ کے لیے الٰہی تعلیمات ،اور موت کے وقت انسان کی ندامت اور قیامت کے دن کے چند مناظر(93-118)

Few Lessons / بعض اسباق

1 بسا اوقات مومن سے بھی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں تو چاہیے کہ وہ فورا مغفرت طلب کرے۔[96]

2 قد افلح المؤمنون۔۔ اللہ نے مؤمنوں سے دنیا وآخرت میں فلاح کا وعدہ کیا ہے ۔ اللہ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

3 لفظ "قد" کے ذریعہ تعبیر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ فلاح یقینی ہے اور یہ ماضی کی قربت کے لیے آتا ہے، یہ اس طرح کہ حال سے گزرا ہوا زمانہ بہت قریب ہے ،اسی لیے قد قامت الصلاۃ کہا جاتا ہے اس کے قائم ہونے سے پہلے، اس کا معنی یہ ہو گا فلاح ان کو حاصل ہوگئی اور یہ اس حالت میں فلاح پاگئے ۔

4 اللہ نے اپنے مومن بندوں کے فلاح و کامیاب ہونے کی خبر دیتے ہوئے ان کی صفات بھی بتائی اور ان پر لازم کردیا کہ وہ ان صفات کو اپنائیں ، اس کے بغیر فلاح نہیں ہوسکتی ۔

5 اہل ایمان اپنی صلاۃ میں خشوع اختیار کرتے ہیں ،اس طرح کہ ان کے اعضاء و جوارح پر بھی خشوع طاری ہوتا ہے، اس طرح خشوع والی نماز کی تعریف کی اور اس پر محافظت کرنے کی تاکید کی کیونکہ ان کا معاملہ ان کے دو نوں کے بغیر نہیں ہوسکتا ۔

6 اہل ایمان کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ لغویات سے اعراض کرتے ہیں تا کہ وہ اللہ کے ذکر اور طاعت میں مشغول ہوجائیں، مومن کو چاہیے کہ وقتا فوقتا اپنے نفس سے ان چیزوں کو دور کرتا رہے ۔

7 زکاۃ دینا دل کی اور مال کی پاکی ہے،یہ انفرادی و اجتماعی سلامتی اور پوری انسانیت کے لیے تفکک اور انحلال سے بچاؤ ہے ۔

8 زنا کی حرمت سے روح، گھر اور جماعت کی طہارت ہے اور نفس ، خاندان اور سوسائٹی کے لیے بچاؤ ہے اور وہ گروہ جس میں شہوتیں عروج پر ہوں بری گروہ ہے اور بشریت کی سلامتی کو ختم کرنے والی ہے، اسی طرح متعہ اور غیر شرعی نکاح حرام ہے ۔

9 امانت کو ان کے مستحقین تک پہنچانا یہ ایک عظیم صفت ہے اور اجتماعیت کی بقا امانتوں کی ادائیگی میں ہی ہے ، جس میں عہدوں کا پاس لحاظ کیا جاتا ہے ۔

10 صلاۃ کا مکرر ذکر کیا گیا اس کی اہمیت کو بتلانے کے لیے لہذا اس کو سستی سے نہ چھوڑا جائے اور نہ اس کو ضائع کیا جائے اور نہ ہی اس کے قائم کرنے میں تقصیر کی جائے بلکہ اس کو ان کے اوقات میں پورے سنن و فرائض

---

96 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیرج5/ص502)

کے ساتھ بجالانا چاہیے ،صلاۃ کے ساتھ شروع ہو کر صلاۃ کے ساتھ ختم ہونا اس بات کو واضح کرتاہے کہ ایمان کی تکمیل اسی سے ہوپائے گی۔

﴿11﴾ اللہ کی تخلیق پر غور کرنا بھی عبادت ہے جس پر ثواب ملتاہے اور ایسا طریقہ ہے جس سے ایمان بڑھتاہے اور ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے، اس کی عظیم تخلیق میں انسان کے تخلیقی مراحل ہیں جس کی ابتداء سے انتہاء تک اللہ کے وجود کی دلیل ہے ۔

﴿12﴾ آسمان سے بارش نازل ہونا بہت بڑی نعمت ہے، وہ اندازے کے ساتھ اتارتا ہے اپنی حکمت و تدبیر سے اتارتا ہے نہ ہی زیادہ کہ غرقاب ہوجائے اور نہ اتنا کم کے ناکافی ہو ، نہ ہی اس کے وقت سے پہلے کہ سودمند نہ ہو اور اسی طرح وہ پانی زمین میں ٹھہرا رہتاہے جس طرح نطفہ کا پانی مادر رحم میں ٹھہرارہتاہے اللہ کی تدبیر کے ساتھ تاکہ اس سے زندگی کی نشو نما ہو۔

﴿13﴾ اللہ نے اپنی قدرت سے تمام مخلوقات کو انسانوں کا تابع بنادیا ہے اس میں ان لوگوں کے لیے عبرت ہے جو عبرت حاصل کرنا چاہتے ہیں، ایسے بھی چوپائے ہیں جن سے لذیذ دودھ نکلتاہے اور دودھ سے مختلف چیزیں بنتی ہیں یہ ایک الہی معجزہ ہے اور ان کے گوشت کو کھانا حلال کیا مگر ان کو تکلیف دینے سے منع کیا۔

﴿14﴾ اللہ نے واضح کیا کہ اس نے انسانوں کے لیے جس طرح جانوروں کو مسخر کیا ، اسی طرح زمین و آسمانوں کو مسخر کیا جو اللہ کے نظام کے تحت ہے جو تمام مخلوقات کے کام کو منظم کرتاہے اور ساری کائنات اللہ کی مطیع ہے اور اللہ کی سنت و ارادہ سے چل رہی ہے ۔

﴿15﴾ اللہ کی حکمت کے تقاضے کے مطابق ضروری تھا کہ رسول انسانوں میں سے ہوں اور کفار سرکشی کررہے تھے کہ اللہ نے بشر کو نبی بنا کر کیوں بھیجا اور رسول کی بشریت پر اعتراض ہوا، اس اعتراض کی کوئی وجہ نہیں اس لیے کہ لوگ فرشتوں کی اقتداء نہیں کرسکتے ان کے انسانیت سے مختلف النوع ہونے کی وجہ سے لہذا رسول کا بشر ہونا ضروری تھا۔

﴿16﴾ اعداء اسلام کا ہمیشہ سے حربہ یہ رہا کہ وہ رسولوں اور دعاۃ کے خلاف جھوٹ باندھتے اور الزامات لگاتے رہے ، جیسے مجنون کہنا ، جادوگر کہنا وغیرہ جو ان باتوں کا شکار ہوا سے چاہیے کہ وہ صبر واستقامت سے کام لے اللہ اس پر اچھا بدلہ دے گا۔

﴿17﴾ اللہ نے مومن بندوں سے نصرت کا وعدہ کیا ہے ، اور ظالموں کو ہلاک کرنے کی دھمکی دی ہے ، اس طرح اللہ نے نوح علیہ السلام کی دعا سن لی اور طوفان بھیج دیا، جو ہر شئ پر بھاری تھا، اور زمین کو شرک سے پاک کررہا تھا، تاکہ زمین دوبارہ طہارت و توحید پر شروع ہو۔

﴿18﴾ اللہ نے نوح علیہ السلام کو کشتی بنانے کا حکم دیا، یہ حکم اسباب کے اختیار کرنے پر دلیل ہے ۔ الہی مدد خالی بیٹھے

رہنے والوں کے لیے نہیں جو آرام سے بیٹھے رہتے ہیں جو صرف انتظار کرتے ہیں۔

19 اللہ کی سنتوں میں ابتلاء بھی ہے ۔ کبھی ابتلاء صبر کے لیے ہوتی تو کبھی شکر کے لیے ہوتی ہے ، ابتلاء کبھی اجر کے لیے ہوتی ہے تنبیہ کے لیے، کبھی ادب سکھانے کے لیے ہوتی ہے اور کبھی تمحیص کے لیے ہوتی ہے ، نوح علیہ السلام کے واقعہ میں مختلف قسم کے ابتلاء ہیں ۔

20 عیش و آرام سے عادت تبدیل ہوتی ہے اور خیالات بگڑ جاتے ہیں اور دل احساس مسؤلیت کو بھول جاتاہے اسی لیے اسلام کسی بھی قسم کے مہلک عیش و آرام کی اجازت نہیں دیتا اورآرام پسند ہی ایسے لوگ ہیں جو قیامت کا بڑی شدت سے انکار کرتے ہیں اور رسول کی بات پر تعجب کرتے ہیں ۔

21 غثاء کہتے ہیں اس کوڑے کرکٹ کو جو بارش کے سیلاب سے ایک جگہ جمع ہوجاتاہے جس کی کوئی قیمت نہیں ہوتی اور نہ کوئی بھلائی ہوتی ہے جس کی تکریم نہیں کی جاتی اس طرح یہ لوگ بھی غثاء کی طرح ہیں یہ اللہ کی رحمت سے دوری کی دلیل ہے اور ہر وہ فرد وجماعت جو اللہ کے منہج سے دورہے یہی مثال اورٹھکانہ ہے ۔

22 اختصار کا اسلوب اختیار کرتے ہوئے دعوت کی تاریخ بیان کی گئی جو قرآن کے اسلوب میں سے ایک ہے جس میں نوح علیہ السلام ، ھود علیہ السلام ، موسی علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام کا ذکر ہے اور خاتم النبیین ﷺ کا ذکر ملتا ہے ،قوم کے افراد نے جب کبھی نبی کو جھٹلایا اللہ کے عذاب نے انہیں پکڑ لیا۔

23 **یا ایها الرسل کلوا من الطیبت واعملوا صالحا**۔ یہ رسولوں سے خطاب ہے انہیں نداء دی جارہی ہے تاکہ وہ اپنی بشری طبیعت کے تقاضوں کو پورا کریں جس کا یہ لوگ انکار کررہے تھے لہذا کھانا،پینا یہ بشری تقاضا ہے، رہا پاکیزہ چیزیں کھانا وہ انسانیت کو اونچا اٹھاتا ہے ، اس کا تزکیہ کرتاہے یہ شدت کے وقت میں دعاؤں کی قبولیت کا سبب ہے ۔

24 **فتقطعوا امرهم بينهم زبرا**۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ تمام انبیاء ایک امت ہیں جن کا صرف ایک ہی کلمہ ہے جو کلمہ توحید ہے لیکن رسولوں کے آنے کے بعد لوگوں نے اختلاف کیا اور ٹکڑیوں میں بٹ گئے جو نہ کسی منہج سے ملتے ہیں اور نہ طریقہ سے کیونکہ اللہ کے منہج کو چھوڑ کر غیر کی اتباع محض تفریق اور گمراہی کی طرف لے جاتی ہے ۔

25 کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی کثرت طاعت اور عبادت پر غرور کرے بلکہ اسے چاہیے کہ اعمال میں اخلاص پیدا کرے اور یہ کہ اپنے رب سے اس کے قبول ہونے کی دعا کرے۔

26 مؤمنین کی صفات میں سے ہے کہ ان کے دل ڈرے سہمے رہتے ہیں اور یہیں سے ایمان کا اثر شروع ہوتاہے اور یہ مومن اپنے رب سے خشیت اور تقویٰ اختیار کرتے ہیں ، اور سبھی آیات پر ایمان رکھتے ہیں اور شرک نہیں کرتے ۔

﴿27﴾ قرآن نے الزامی اسلوب اختیار کیا تاکہ ان کفار و مشرکین کی غفلت پر تنبیہ کی جائے ، تب وہ سمجھیں گے یہ سب کچھ ان کو وقتی طور پر ملا ہے، مال و دولت اور اولاد یہ سب کچھ فتنہ ہے استدراج ہے ۔

﴿28﴾ مومنین کی صفات ہیں کہ وہ نیک کاموں میں آگے آگے رہتے ہیں ، ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ نیک کاموں میں تنافس کرے اور برے کاموں سے رک جائیں۔

﴿29﴾ عام طور پر خوشحال لوگ ہی ہیں الا ما شاء اللہ جو لوگوں میں سب سے زیادہ انحراف کا شکار اور انجام سے غافل ہیں اور یہی لوگ سب سے زیادہ دعاۃ اور رسولوں کے دشمن ہیں ۔لہذا خوشحالی میں کنٹرول میں رہنا درست راستہ ہے۔

﴿30﴾ مشرکین کا قرآن ، رسول اور دعاۃ کے خلاف ہمیشہ سے ایک ہی موقف رہا ہے ، ہر زمانے اور ہر جگہ پر یہ ہمیشہ مذاق اڑانے اور تہمت لگانے میں مصروف رہتے ہیں ، عرب کی جاہلیت ہی نہیں بلکہ ہر قسم کی جاہلیت ہے جو مختلف زمانے سے چلی آرہی ہے ۔

﴿31﴾ قرآن نے وہ تمام شبہات بیان کردیے جو انہیں ایمان سے پھیرتے ہیں ، اور یہ خصومت کو ختم کرنے کا بہترین اسلوب ہے ۔

﴿32﴾ حق، نفس پرستی کے ساتھ نہیں ٹھہر سکتا۔ آسمان اور زمین حق پر قائم ہیں، ساری کائنات حق پر ہے اور حق ایک ہی ہے اور غلط خواہشات بے شمار ہیں ۔

﴿33﴾ دعاۃ و مبلغین کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ غیر مسلموں سے اپنی دعوت کے لیے معاوضہ طلب کریں، کیونکہ سوال کے خوف سے وہ لوگ ہدایت سے منہ موڑ دیں گے ، اللہ کے پاس جو ہے وہ سب سے بہتر ہے اور یہی رسولوں کا منہج ہے ۔

﴿34﴾ خیر و شر، تنگی و خوشحالی کے ذریعہ آزمانہ یہ اللہ کی سنت ہے جس سے صرف متقی مومن ہی فائدہ اٹھاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے انہیں نعمت اور ابتلاء کا فائدہ نہیں ہوتا۔ اگر نعمت مل جائے تو روک لیتے ہیں اور اگر برائی پہنچے تو دل نرم نہیں ہوتے اور نہ ان کے ضمیر جاگتے ہیں ۔

﴿35﴾ وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ... ان آیات میں اللہ نے کائنات کے دلائل ذکر کیے ہیں جس کے ذریعہ توحید کا وجدان ان میں پیدا ہوجائے گا، اگر انسان اپنی تخلیق و ہیئت اور جوارح پر غور کرے اور اپنی طاقتوں کا اندازہ لگائے تو پتہ چلے گا کہ اس کا ایک ہی خالق ہے ۔

﴿36﴾ زندگی اور موت یہ ہر لحظہ واقع ہونے والے حادثے ہیں ، اللہ ہی ہے جو موت اور حیات کا مالک ہے ، جو زندگی دیتاہے جو اس کے اندرون کو جانتاہے اور طاقت رکھتا ہے کہ اس کو دے یا روک دے اور لوگ تو صرف ایک سبب ہیں زندگی کو ختم کرنے کے لیے وہ زندگی چھین نہیں سکتے ۔

﴿37﴾ بعث برحق ہے جس پر ایمان لانا واجب ہے اس کا انکار جائز نہیں ، ان کی عقلیں اللہ کی حکمت کو جاننے سے قاصر ہیں اور اس کی قدرت پر مذاق اڑاتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ یہ تو ہمارے باپ داداؤں کو بھی کہا گیا مگر اب تک واقع نہ ہوا، جبکہ اللہ نے اس کے لیے ایک وقت مقرر کردیا ہے جس کو وہ نہ جلدی کرے گا اور نہ تاخیر کرے گا۔

﴿38﴾ اللہ نے انسان کو سماعت اور بصارت دی اوردل دیا تاکہ ان کے ذریعہ اس کی تمام کارکردگی پر سوال کیا جاسکے اور اس کی صلاح وفساد پر بدلہ دیا جاسکے ، اور حساب و جزاء آخرت میں ہی ہوگا، اور اس زمین پر بدلہ نہیں دیا جاتا اور بدلہ آخرت کے لیے دن مقرر ہے ۔

﴿39﴾ ان آیات میں صحیح عقیدہ کو واضح کیا گیا اور مشرکین پر رد کیا گیا تاکہ ان کی بد عقیدگی کی اصلاح ہو اور انہیں توحید خالص پر لایا جائے ۔اگر وہ فطرت پر باقی رہے تو اس طرح کے سوال نہیں کرتے ۔

﴿40﴾ عقلی دلائل کی تیاری ملحدین اور منکرین پر حجت قائم کرنے کے لیے ضروری ہے تاکہ کافر و معاندین پر رد کیا جاسکے اور اللہ سے شریک اور اولاد کی نفی کی جاسکے ۔

﴿41﴾ رسول کو ہدایت کی جارہی ہے کہ وہ شیطان اور اس کے وسوسے سے اللہ کی پناہ طلب کریں اور ان کی باتوں پر صبر کریں ۔ اور رسول کو تاکید کی جارہی ہے کہ جب عذاب آئے تو یہ دعا کریں کہ اللہ انہیں ان لوگوں میں نہ بنادے ۔ اس کے ذریعہ بعد آنے والوں کو تعلیم دی جارہی ہے کہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور اللہ سے انجان نہ رہیں اور ہمیشہ اسکی پناہ طلب کرتے رہیں ۔

﴿42﴾ رسول کو شیطان کے ھمزات سے اللہ کی پناہ طلب کرنے کو کہا گیا، جبکہ آپ ﷺ اس سے محفوظ تھے ۔ تقویٰ میں زیادتی اور اللہ کی طرف التجاء زیادہ سے زیادہ کرنے کی طرف رغبت دلائی گئی ، اور امت کو تعلیم دلائی جارہی ہے کہ وہ ہمیشہ اللہ کی پناہ طلب کرتے رہیں ۔

﴿43﴾ کفار کے خلاف دلائل اور ان کا انجام ذکر کرنے کے بعد نبی سے خطاب کرکے انہیں مکارم اخلاق اپنانے اور ان کے عناد پر غصہ نہ ہونے کی تاکید کی گئی ، برائی کو بھلائی سے دور کرنے کی بات کی گئی ، اور شیاطین سے اللہ کی پناہ طلب کرنے کو کہا گیا۔

﴿44﴾ موت سے پہلے توبہ کرنے کی نصیحت کی گئی ، اور واضح کیا گیا کہ کس طرح دوبارہ زندگی عطا کی جانے والی ہے او راپنی اصلاح کرنے کا تذکرہ کیا گیا ۔

﴿45﴾ برزخ کی زندگی برحق ہے جس پر ایمان لانا واجب ہے اور یہ اموات اھل دنیا سے بالکل الگ ہیں اور یہ لوگ اہل آخرت میں سے نہیں ہیں بلکہ یہ تو برزخ میں ہیں جو ان کے درمیان ہے قیامت کے دن تک، اور عذاب قبر برحق ہے عقلمند کو چاہیے کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کی تیاری کرے اور جان لے کہ دنیا مختصر ہے ۔

﴿46﴾ اللہ کی پاکی بیان کرنا واجب ہے اس چیز سے جسے وہ لوگ بیان کرتے ہیں، کیونکہ وہی سچا بادشاہ ہے اور سچا کارساز ہے ۔ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ۔

﴿47﴾ بروز محشر حساب و کتاب ہوگا، اور پورے عدل وانصاف کے ساتھ ہوگا، جس کا پلڑہ بھاری ہوگا وہ لوگ فلاح پائیں گے اور جن کا پلڑہ ہلکا ہوگا وہ ہمیشہ کی جہنم میں پڑے رہیں گے ۔

﴿48﴾ کافروں کی تصویر کشی کی گئی کہ وہ لوگ جہنم میں ہوں گے ، ان کے چہرے جل کر بگڑ چکے ہوں گے ، ھیئت بری ہو جائے گی ، اور رنگ بدل جائے گا، عقلمند کو چاہیے کہ وہ اس سے چوکنّا رہے ۔

﴿49﴾ رسولوں اور اہل ایمان کا مذاق اڑانا کفر کرنے کے بعد دوسرا بڑا جرم ہے جسکی وجہ سے وہ جہنم میں جائیں گے یہ لوگ بے وقوفی کی حد پار کر چکے ہیں مذاق اڑا کر اور اللہ کے ذکر سے غافل ہوگئے اور کائنات سے ایمان کے دلائل کچھ فائدہ نہ دے سکے ۔

﴿50﴾ ان آیات کا اختتام توحید الوہیت پر ہورہا ہے اور غیر اللہ کو پکارنے سے ڈرایا جارہا ہے اور بڑے خسارے سے ڈرایا جارہا ہے ان لوگوں کو جو شرک کرتے ہیں، سورت کی ابتداء کے بالمقابل جہاں اہل ایمان کو فلاح کے ساتھ ذکر کیا۔

﴿51﴾ دعا، صرف ایک اللہ سے ہی کرنی چاہیے ، کیونکہ دعاء کو وہی قبول کرتا ہے ۔ اسی لیے ان آیات میں اللہ کی رحمت اور مغفرت طلب کرنے کا حکم دیا گیا، کیونکہ وہ ارحم الراحمین ہے اسی کی رحمت سے فلاح اور فوز ممکن ہے ۔

مناسبت / لطائف تفسیر

سابقہ سورت میں لوگوں تک حق کو پہنچانے کے لیے جد و جہد کرنے کی تعلیم دی گئی جو کہ فرض منصبی ہے۔ اس سورت میں شہادت حق کا فریضہ انجام دینے والوں کے اوصاف کیا ہوتے ہیں بیان کیے گئے : قَدۡ أَفۡلَحَ ٱلۡمُؤۡمِنُونَ ۔۔۔

حفظ وتدبر آیات وحدیث برائے تذکیر و تزکیہ اور دعوت و اصلاح[1]

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝١ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝٢ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝٣ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ۝٤ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝٥ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝٦ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۝٧ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝٨ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝٩ أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ۝١٠ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝١١﴾ المؤمنون

ترجمہ: یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کرلی (1) جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں (2) جو لغویات سے منھ موڑ لیتے ہیں (3) جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں (4) جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں (5) بجز اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے یقیناً یہ ملامتیوں میں سے نہیں ہیں (6) جو اس کے سوا کچھ اور چاہیں وہی حد سے تجاوز کرجانے والے ہیں (7) جو اپنی امانتوں اور وعدے کی حفاظت کرنے والے ہیں (8) جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں (9) یہی وارث ہیں (10) جو فردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے (11)

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ۝١١٥ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ۝١١٦﴾ المؤمنون

ترجمہ: کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے (115) اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ ہے وہ بڑی بلندی والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی بزرگ عرش کا مالک ہے (116)

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ النُّوْرِ
The Light | Roshni | روشنی
24
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

Few Objectives / بعض اہداف

- فرد اور مجتمع کے لیے اخلاقی تربیت اور اجتماعی آداب بیان کیے گئے۔
- اللہ کا قانون معاشرہ کا نور ہے۔ اس سورت میں بتلایا گیا ہے کہ اللہ نور ہے یعنی منوِّر "خالق النور" ہے۔نور مصدر بمعنی اسم فاعل کے ہے۔
- یہ مدنی سورت ہے جس میں معاشرتی آداب عموما اور گھریلو آداب خصوصا بتائے گئے ہیں۔

Few Topics / بعض موضوعات

1. زنا، قذف اور لعان کے احکامات بیان کیے گئے (1-10)
2. واقعہ افک ، اور آخرت میں قذف کی سزا کا تذکرہ اور گھر میں داخل ہونے کے آداب کا تذکرہ (11-29)
3. آدمیوں اور عورتوں کو نظر کی حفاظت کا حکم اوران کی زینت کے اخفا کا حکم (30-31)
4. آدمیوں اور عورتوں کی شادی کا حکم اور غلاموں کے مکاتبہ کا حکم اور اللہ تعالیٰ کے نور کی مثال بیان کی گئی (32-35)
5. مساجد کی تعمیر کرنے والوں کی فضیلت اور ان کے بدلے کا بیان ،کافروں کے لیے مثال اور ان کی سزاکابیان (36-40)
6. کائنات میں اللہ کی قدرت کے مظاہر اور اللہ کی آیات کے متعلق منافقین کا موقف کا تذکرہ (41-50)
7. مومنین کا اللہ کے حکم کی اطاعت ،اور منافقین کا اللہ کے حکم سے روگردانی کرنے کا بیان (51-53)
8. اللہ کی سنت اپنے مومن اور کافر بندوں میں۔ (55-57)
9. گھر میں داخل ہونے اور اس میں کھانے کے آداب کا بیان(58-61)
10. رسول ﷺ کے ساتھ مومنین کے آداب، اللہ کی ملکیت ، اس کے علم اور اس کی قدرت کا بیان (62-64)

Few Lessons / بعض اسباق

1 اس سورت میں عائشہ رضی اللہ عنھا کی براءت کا تذکرہ ہے۔ (اس قصے کو "حادثۃ الافک" بھی کہا جاتا ہے)

2 اس قصے کے ضمن میں سارے مومنوں کو یہ خاص نصیحت کی گئی ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ حسن ظن رکھیں۔ اس سورت میں انسانوں کی عزت کرنا سکھایا گیا ہے۔

3 اس سورت کی ابتدا جس آیت سے ہورہی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ اس سورت میں احکام و آداب بیان کیے جائیں گے جو معاشرہ کی اصلاح کے ضامن ہیں۔

4 چند احکام وآداب جو اس سورت میں مذکور ہیں:

- گھر میں داخل ہوتے وقت اجازت لینا۔ (آیت نمبر 27)
- نگاہ نیچی رکھنااور شرم گاہ کی حفاظت کرنا۔ (آیت نمبر 30)
- حجاب۔ (آیت نمبر 31) (اس کتاب کو ضرور پڑھیں- رسالة الحجاب : للشيخ العلامة الفقيه:محمَّد بن صالح العثيمين/شيخ البانی /شيخ عبدالرحمن کیلانی/ شيخ بكر ابوزيد)
- نکاح کو آسان کرنا۔ (آیت نمبر 32)
- عصمت فروشی کی ممانعت۔ (آیت نمبر 33)
- فحاشی پھیلانے کی ممانعت۔ (آیت نمبر 19، 23، 24)
- حد زنا (آیت 2)
- حد بہتان(آیت 4)

5 زنا اور تہمتوں سے بچنے کے ذرائع سد الذرائع کے طور پر :

- استئذان (اجازت طلبی)
- پردہ
- غض بصر کے احکامات۔
- زینت کو غیر محرم سے چھپانا فرض ہے۔
- غیر شادی شدہ کی شادی کروانا۔
- فحش کاری کا دھندا حرام ہے۔

6 اسلام کے نزدیک زنا ایک دینی ، اخلاقی و معاشرتی گناہ ہے ۔ کیونکہ یہ عزت و ناموس کو داغدار اور نسل و انسانی شرافت کو غیر مستحکم کردیتاہے ۔ اور خاندانی زوال کا باعث ہے ، معاشرہ اس سے بکھر جاتاہے ۔

7 مسلم حکام کو چاہیے کہ وہ حدود کو قائم کریں ، خاص طور پر زنا کی حد اور زانیوں پر رحم کا معاملہ نہ کیا جائے ، اور لوگوں کے سامنے سخت سزادی جائے جو کمزور ایمان والوں کے لیے عبرت کا سامان بنے ۔

8 اسلام میں زانیہ عورت سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا، اسی طرح مومن عورت کو جائز نہیں ہے کہ وہ زانی مرد سے نکاح کرے جب تک کہ وہ حقیقی توبہ نہ کرے کیونکہ زنا ایک ایسا فعل ہے جس سے پاک باز صالح افراد ان سے الگ رہیں ۔

9 اللہ نے پاک باز عورتوں پر الزام تراشی کو بڑے گناہوں میں شمار کیا ہے ۔ جو اللہ کا غضب اور اس کے غصہ کو دعوت دیتاہے اور دنیا اور آخرت میں الم ناک عذاب سے دوچار کرتا ہے ۔ اور نبی ﷺ نے اس کو مہلکات میں شمار کیا ، (صحیح بخاری: 2766)

10 غیر شادی شدہ زانی شخص کی سزا سو کوڑے اور تہمت باندھنے والے کی سزا اسی کوڑے رکھی گئی اور اس کی شہادت کو ساقط کردیا گیا، اور اس کو فاسق کہا گیا۔ اس گناہ پر اتنی سزاؤں کا ہونا اس جرم کی قباحت کو واضح کرنا ہے ۔

11 لوگوں کی عزتوں کی حفاظت کی غرض سے اسلام میں تہمت لگانے والوں کی شہادت قبول کرنے سے منع کردیا گیا، جو ایک دفعہ ایسا کرے وہ باربار ایسا کرسکتا ہے لہذایہی لائق ہے کہ اس کی شہادت قبول نہ کی جائے۔

12 تہمت لگانے والے کی توبہ اس وقت قبول ہوگی جب لوگ اس کی صلاح کی علامات دیکھ لیں اس کے بعد اس کی شہادت بھی قبول ہوگی۔

13 وَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ... اس میں حصر کا بیان کرنا ، ان کی شدت شناعت بتانا مقصود ہے ۔

14 لعان کو اللہ نے زوجین کے لیے مخصوص حالات میں مشروع کیا ہے۔

15 لعان کو اللہ نے اس وقت مشروع قراردیا جب بیوی پر زنا کی تہمت لگائی جائے ۔

16 مومن کو چاہیے کہ وہ اپنے مومن بھائی کے متعلق حسن ظن رکھے ، سوائے خیر کے کچھ اور خیال نہ کرے ، اور یہ قاعدہ اس آیت ... لَّوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا... سے لیا گیا ہے ، یہ تعلیم قوم وملت کو دی جارہی ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ایسا سونچنا جبکہ وہ نبی کی بیوی ہے بہت بڑی بداخلاقی ہے ۔

17 حادثہ افک محمد ﷺ کی نبوت پر روشن دلیل ہے ، اور وہ وقفہ جو عائشہ پر نبی کی طرف سے گزرا بہت ہی المناک اور سخت تھا ۔ آپ ﷺ کی عزت سے کھیلنے والوں کو کسی نے چپ نہیں کروایا، پھر بھی آپ ﷺ

صبر کرتے رہے یہاں تک کہ آسمان سے براءت نازل ہوئی۔

18 آپ ﷺ تحقیق کے بغیر کوئی حکم صادر نہیں فرماتے بلکہ آپ نے خادم البیت سے تحقیق کرائی ، پھر علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا ، پھر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا، پھر اپنی عورتوں سے پوچھتے ہیں تاکہ مشکل کو حل کریں ، یہ واقعہ واضح کرتاہے کہ قرآن آپ کا اپنا کلام نہیں ہے ورنہ وہ فورا جواب دے سکتے تھے لیکن وحی کے نازل ہونے کا انتظار کررہے تھے جو اس فتنہ کو ختم کردے ۔

19 اس واقعہ میں رسول کی بشریت کو ثابت کیا گیا ہے کہ ان پر بھی تمام باتیں درپیش آئی ہیں جو دیگر تمام لوگوں پر آئی ہیں کہ غیب کی معرفت نہیں سوائے اس کے جو اللہ بتلائے اور یہ کہ آپ ﷺ الم محسوس کرتے ہیں، شک میں پڑتے ہیں وغیرہ۔

20 تہمت باندھنے اور بری کرنے میں ایک قاعدہ کلیہ بتایا گیا کہ ہر تہمت پر دلیل اور گواہ چاہیے۔

21 اگر مسلمان کسی بات پر قسم کھائے اور پھر اس کے مقابل کوئی خیر پائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس قسم کو توڑدے اور خیر کو اپنا لے جس طرح ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مسطح رضی اللہ عنہ کا نفقہ لوٹا کر کیا ، بعد اس کے کہ انھوں نے نفقہ روکنے کی قسم کھائی تھی۔

22 اہل ایمان کو عفو درگزر اور اچھے اخلاق اپنانے کی تعلیم دی گئی اور کہا کہ اللہ بھی ان کو معاف کرے گا۔

23 انسان کے اعضاء و جوارح قیامت کے دن گواہی دیں گے ان گناہوں کی جو کچھ انھوں نے انجام دیے اس طرح انسان کا وجود خود اس کے خلاف گواہ ہوگا جس کا وہ انکار نہیں کرسکتا۔

24 علم النفس اور اجتماع کے بارے میں بتلایا جارہا ہے کہ خبیث لوگ خبیث لوگوں کی طرف جاتے ہیں اور پاکیزہ نفوس پاکیزہ نفوس سے ہی میل رکھتے ہیں ۔

25 اگر قرآن کا بغور مطالعہ کیا جائے اور اللہ کی وعیدوں کو تلاش کیا جائے تو سب سے بڑی وعید اور سختی ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے اوپر تہمت لگانے والوں کو دی گئی ہے ، عتاب بلیغ اور سخت ڈانٹ ہے ۔ یہ لوگ دارین میں ملعون ہیں اور آخرت میں سخت عذاب ہے ان کے اعضاء گواہی دیں گے یہاں تک کہ سب جان لیں گے ۔

26 اللہ تعالیٰ نے چار لوگوں کی چارباتوں سے براءت ظاہر کی ، یوسف علیہ السلام کی براءت ایک گواہی دینے والے کی طرف سے کی ۔۔ **وشہدشاھد من اھلھا۔۔** موسیٰ علیہ السلام کی براءت یہودیوں کی باتوں سے کی اس پتھر کے ذریعہ جو آپ علیہ السلام کے کپڑے کو لے بھاگا، مریم علیہ السلام کی براءت کی ان کے بیٹے کو زبان دے کر اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت کی اس معجز کتاب میں آیات اتار کر۔

27 شریعت میں جب کسی بات کو حرام کرنا ہے تو اس کے اسباب پر بھی پابندی لگادیتاہے اور معصیت اور بندے کے

درمیان فاصلہ بنادیتاہے کیونکہ معصیت سے قربت، نفوس کو کمزور کردیتی ہے اور ارتکاب پر ابھارتی ہے ، اجازت طلب کرنے کا حکم اس لیے دیا گیا کہ نگاہ ساتر چیزوں پر نہ پڑجائے ، جس کے دیکھنے سے شہوت ابھرتی ہے ۔

﴿28﴾ دوسروں کے گھروں میں داخل ہونے کے لیے اجازت طلب کرنے کا حکم دیا گیا، اس کی خلوت کو محفوظ کرنے کے لیے، جاہلیت میں لوگوں کی عادت تھی کہ وہ لوگوں کے گھروں میں بغیر اجازت کے گھس جاتے تھے اس سے منع کیا گیا۔

﴿29﴾ زائرین کے لیے استئناس اور سلام مشروع کیا گیا ہے تاکہ ان سے وحشت ختم ہو اور داخل ہونے سے پہلے امن پالیں، اس سے مراد صرف اجازت طلب کرنا نہیں بلکہ انسیت بھی تاکہ انسان دوسروں کے لیے بوجھ نہ بن جائے۔

﴿30﴾ بے پردگی سے بچنے کے لیے اجازت طلبی کا حکم دیا گیا ہے ، اس لیے دروازے کا مواجھہ کرنے سے منع کیا بلکہ ایک بازو میں کھڑے ہونے کو کہا گیا۔

﴿31﴾ **قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم ويحفظوا فروجهم**۔۔ عورتوں کا زیب و زینت اختیار کرنا ایک فطری چیز ہے اور ان کا اظہار کرنا بھی امر فطری ہے مگر شریعت نے اس کے چند قیود اور ضوابط مقرر کردیے ہیں جن کو صحیح مقام پر ظاہر کرسکتی ہے اس کو اس کے شوہر کے سامنے ظاہر کرے مگر اجنبیوں کے سامنے اظہار کرنے سے منع کیا۔

﴿32﴾ محرم کے سامنے شرعی چھوٹ والی زینت ظاہر کرنے کی قرآن نے اجازت دی ہے کیونکہ ان کی جانب سے یہ فتنہ سے بچی رہتی ہے اور وہ محرم ہیں: باپ، بیٹے ، سسر اور شوہر کے بیٹے ، بہن کے بیٹے، بھائی کے بیٹے اور مومن عورتیں، رہی غیر مسلم عورتیں ان کے سامنے زینت ظاہر کرنے سے منع کیا گیا۔

﴿33﴾ اپنی بیوی اور محرم عورتوں کے علاوہ دوسروں کو دیکھنے سے روکا گیا ہے۔ رہی اچانک پڑجانے والی نظر تو وہ معفو عنھا ہے۔

﴿34﴾ عورت کی جانب سے جو رشتہ حرمت والے ہیں مگر ابدی حرمت نہ ہو جیسے سالی، خالہ اور پھوپھی وغیرہ ان سے پردہ کرناضروری ہے ۔

﴿35﴾ عورتوں کو گھروں سے خوشبو لگا کر نکلنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اس سے شہوت ابھرتی ہے ، نبی ﷺ نے ایسا کرنے والیوں کو زانیہ کہا ہے ۔ (صحیح النسائی: 5141)

﴿36﴾ اسلام میں شادی کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور اسے اللہ کی قربت کا ذریعہ بنایا گیا ہے، یہ رسول ﷺ کی سنت ہے اور عزت و ناموس کی حفاظت کا اہم ذریعہ ہے۔

﴿37﴾ نوجوانوں کی جلد شادی کرانے کی ترغیب دی گئی کیونکہ اس سے لڑکیوں اور لڑکوں کی ناموس کی حفاظت ہوتی ہے اور برائیوں سے بچا جاسکتاہے اولیاء کو اس لیے حکم دیا گیا کیونکہ وہ فقر وفاقہ اور عیال سے ڈرتے ہیں یہ خوف

شیطانی وسوسہ ہے اور فحش کاری کو بڑھانے کا ذریعہ ہے ۔

﴿38﴾ اللہ کی ہدایت کا نور انسان کے لیے غیر محدود ہے جیسے جیسے بندہ اپنے رب سے قریب ہوتا ہے اللہ اس کو مزید نور ہدایت عطا کرتا ہے جس سے وہ اعلیٰ درجات پالیتاہے اور نور اس کو گھیر لیتاہے۔

﴿39﴾ مساجد کے ذریعہ اللہ بندوں میں نور عام کرتاہے لہذا ان گھروں میں صرف اللہ کا ذکر ہونا چاہیے اس کی تسبیح ہونی چاہیے اور ان مساجد کا فرد اور مجتمع کی تربیت میں بڑا رول ہے ۔

﴿40﴾ مومن کو رزق کی طلب اور دنیوی اغراض اپنے رب کے واجبات کو ادا کرنے سے نہ روکے ، جیسے اقامت صلاۃ ، زکاۃ کی ادائیگی اور ہمیشہ اللہ سے خوف کھاتا رہے ، اور اس سے ملنے کی تیاری کرتاہے ، ایسے دن جبکہ دل اور آنکھیں چکرا جاتے ہیں ۔

﴿41﴾ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو بڑا بدلہ دے گا، اور ان کے اعمال کو کئی گنا بڑھا کر کے بدلہ دے گا جب نیت میں اخلاص ہو اور وہ عمل ریاء سے پاک ہو۔

﴿42﴾ کفار لوگوں میں سب سے زیادہ غافل ، نادار اور دھوکہ کھانے والے ہوتے ہیں ، اور نفس کو دھوکہ میں رکھتے ہیں یہ سمجھتے ہوئے کہ ان کے کرتوت کا اچھا بدلہ ملے گا۔ لیکن قیامت کے دن جب حقیقت کھلے گی اور آگ دیکھیں گے تو جان لیں گے یہی لوگ دنیا اور آخرت کا خسارہ اٹھانے والے ہیں ۔

﴿43﴾ کائنات کی ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے شجر، حجر، ملائکہ ، جن وانس وغیرہ ۔

﴿44﴾ تمام کا حقیقی مالک صرف اللہ وحدہ ہے وہی ہے جو تمام کے معاملات میں تصرف کرتاہے اور تمام کا انجام اللہ کی طرف ہے ۔ یہ نصیحت ہے انسان کے لیے ان باتوں میں جن کا وہ مالک ہے ۔

﴿45﴾ قرآن اپنے ماننے والوں کو اچھے انداز میں تربیت کرتاہے ، یہ مؤمن کے شعور کو مد نظر رکھ کر تربیت کرتاہے ، تاکہ اس کا دل اللہ سے جڑا رہے دنیا اور آخرت میں بھلائی کی امید لگاتا رہے ۔

﴿46﴾ کائنات میں غور وفکر کرنا اللہ ، اس کی وحدانیت اور کمال قدرت پر ایمان کو راسخ کرتاہے ، جیسے رات اور دن کا الٹ پھیر ، بڑا چھوٹا ہونا، سردی و گرمی وغیرہ۔

﴿47﴾ ایمان قول اور عمل کو شامل ہے ، جس کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کردیا مؤمنین کاموقف بیان کرتے ہوئے کہ انھوں نے قول کو عمل کے ساتھ ملادیا۔ سمعنا واطعنا۔۔ اور اگر صرف قول ایمان ہوتا تو اللہ ان سے ایمان کی نفی نہیں کرتا۔۔ وما اولئک بالمؤمنین۔۔

﴿48﴾ رسول کی بات پر لبیک کہنا اللہ کی بات کو ماننا ہے ۔ اور یہ صرف آپ ﷺ کی زندگی تک نہیں بلکہ آپکی وفات کے بعد باقی ہے ۔ اور صراحت کے ساتھ آپ ﷺ نے کہہ دیا:

تركتُ فيكم شيئَينِ ، لن تضِلوا بعدهما : كتابَ اللهِ ، و سُنَّتي ، و لن يتفرَّقا حتى يَرِدا عليَّ الحوضَ.

(صحيح الجامع: 7392)

﴿49﴾ مومن کو چاہیے کہ وہ شریعت پر عمل کرتا رہے ، اور کلی طور پر اس کے احکام پر کاربند رہے ، راضی برضا ہوکر اور ان پر قانع ہوکر کیونکہ یہی اصل مصدر ہے ، جو ہر زمانے اورمقام پر کامیابی و سعادت کا سبب ہے ۔

﴿50﴾ منافقین اپنے مطلب کو پانے کے لیے سب سے بڑا حربہ جو استعمال کرتے ہیں وہ ہے جھوٹی قسمیں کھانا تاکہ سننے والے یہ گمان کریں کے یہ سچے ہیں یا اپنے آپ کو برے انجام سے بچالے۔ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّـهِ۔۔ (المنافقون: 2)

﴿51﴾ استخلاف کا قرآنی معنی سمجھنا ضروری ہے جو یہ واضح کرتاہے کہ اللہ کے نظام کو کامل طور پر اس کے منہج کو زندگی کے تمام شعبوں میں تطبیق دیتے ہوئے لاگو کریں تبھی یہ ممکن ہے ۔

﴿52﴾ اللہ کے تمام وعدے قیامت تک کے لیے ہیں ، لہذا جو خالص توحید والا بن جائے، شرک کو نکال پھینکے ، نماز قائم کرے، زکاۃ دے اوررسول کی خوشی کے ساتھ اطاعت کرے تو اس کے لیے یہ وعدے ثابت ہوں گے ۔

﴿53﴾ اللہ نے کفار کے غلبہ کو ختم کرنے کی بات کہی ہے جو اہل ایمان کے لیے امید کی بات ہے ۔

﴿54﴾ یا ایھا الذین آمنوا لیستئذکم الذین۔۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو وصیت کرتاہے کہ وہ اپنے چھوٹے بچوں اور خدمت گزاروں کی اس بات کی بھی تربیت کریں کہ وہ گھروں کے اندر تین اوقات میں اجازت لے کر داخل ہوں ۔

﴿55﴾ اسلام میں احکام اس کی علت کے ساتھ جوڑدیے گئے ہیں چاہیے ۔ عورت کو حجاب کرنا ہے اور اجنبی کے لیے زینت ظاہر نہیں کرنا ہے شہوت اورفحاشی کے عام نہ ہونے کی غرض سے ، اور چونکہ یہ علت بڑی عمر میں نہیں ہوتی اس لیے ان کے حجاب کے کچھ احکامات میں نرمی برتی ہے ۔ تاہم افضل یہی ہے کہ چادروں اور برقعوں میں ہی رہیں۔

﴿56﴾ اسلام میں اجازت دی کہ وہ باپ کے گھر سے ، ماں کے گھر سے ، بھائی و بہن کے گھر سے ، چچا اور تایا کے گھر سے ، خالہ اور ماموں کے گھر سے کھانا کھا سکتے ہیں ، اجتماعی روابط کو مستحکم کرنے کے لیے ۔

﴿57﴾ دوستی کی اہمیت بتلائی گئی ہے اور اسکا بلند مقام بتایا گیا کہ ان کے گھر سے کھانا کھایا جاسکتاہے گویا دوست کو رشتہ دار کے برابر کردیا۔

﴿58﴾ اسلام میں انفرادی طور پر بھی کھانے کی اجازت دی گئی ہے ، یہ ان لوگوں پر رد ہے جو اجتماعی شکل میں کھانے کو شدت کے ساتھ ضروری قراردیتے ہیں اس سے اسلام کی آسانی واضح ہوتی ہے ۔

﴿59﴾ گھروں میں داخل ہوتے وقت اہل ایمان کو حکم دیا گیا کہ وہ سلام کریں ، اور اس کو شعار بنادیا جس میں سلامتی و الفت اور مودت پائی جاتی ہے۔

﴿60﴾ اسلام میں قائد اور رعیت کے درمیان تعلقات کو منظم کیا جارہا ہے خاص طور پر مشکل اوقات میں جو جمعیت کا تقاضہ کرتی ہے جیسے جنگ، جھڑپ وغیرہ۔ ایسے وقت میں قائد کی اجازت کے بغیر کوئی حرکت نہیں کی جاسکتی۔

﴿61﴾ رسول کی توقیر کرنا واجب ہے ۔ وہ اللہ کے رسول ہیں اوروں کی طرح انہیں بلانا اور پکارنا درست نہیں ، اس معاملہ میں قرآن نے خاص تعلیم دی ہے جس میں قائد کی حیثیت اور ان کے وقار کو واضح کیا گیا اور ان کی اطاعت کو لازم کیا گیا ہے ۔

﴿62﴾ اسلام میں رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے ، اس لیے کہ ان کے فرامین اللہ کی وحی ہے۔

مناسبت / لطائف تفسیر

- سورہ مومنون میں انفرادی احکام کے نفاذ کا تذکرہ جب کہ سورہ نور میں اجتماعی احکام کے نفاذ کا ذکر ہے۔
- سورہ مومنون میں صفات حمیدہ کا ذکر انفرادی نیکی طور پر کیا گیا، سورہ نور میں اسی نیکی کو ایک اجتماعی شکل دی جا رہی ہے ، ایک نظامِ حکومت (law and order) اور judicial power کے ساتھ نفاذ کی بات کی ، سارے مذہب نیکی کی بات کرے، لیکن اسلام نیکی کے نفاذ کے راستے بھی بتلاتا ہے۔
- دراصل نفاذ سے امن قائم ہو سکتا ہے اور ضروریات خمسہ بھی حاصل ہوسکتے ہیں:
  - حفظ مال
  - حفظ جان
  - حفظ عزت
  - حفظ عقل و نسب
  - حفظ دین
- آدمیوں کو سورہ مائدہ سکھاؤ اور خواتین کو سورہ نور سکھاؤ۔ (مجاہد رحمہ اللہ)
- اپنی عورتوں کو سورہ نساء ،سورہ احزاب اور سورہ نور سکھایا کرو۔ (عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ)

حفظ وتدبر آیات وحدیث برائے تذکیر و تزکیہ اور دعوت و اصلاح[1]

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ ٱللَّهُ نُورُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِۦ كَمِشْكَوٰةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ ٱلْمِصْبَاحُ فِى زُجَاجَةٍ ۖ ٱلزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّىٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَٰرَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِىٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ يَهْدِى ٱللَّهُ لِنُورِهِۦ مَن يَشَآءُ ۚ وَيَضْرِبُ ٱللَّهُ ٱلْأَمْثَٰلَ لِلنَّاسِ ۗ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣٥﴾ ﴾ النور

ترجمہ: اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا، اس کے نور کی مثال مثل ایک طاق کے ہے جس میں چراغ ہو اور چراغ شیشہ کی قندیل میں ہو اور شیشہ مثل چمکتے ہوئے روشن ستارے کے ہو وہ چراغ ایک بابرکت درخت زیتون کے تیل سے جلایا جاتا ہو جو درخت نہ مشرقی ہے نہ مغربی خود وہ تیل قریب ہے کہ آپ ہی روشنی دینے لگے اگرچہ اسے آگ نہ بھی چھوئے، نور پر نور ہے، اللہ تعالیٰ اپنے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے جسے چاہے، لوگوں (کے سمجھانے) کو یہ مثالیں اللہ تعالیٰ بیان فرما رہا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کے حال سے بخوبی واقف ہے ۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا۟ مِنْ أَبْصَٰرِهِمْ وَيَحْفَظُوا۟ فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿٣٠﴾ ﴾ النور

ترجمہ: مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں۔ یہی ان کے لیے پاکیزگی ہے، لوگ جو کچھ کریں اللہ تعالیٰ سب سے خبردار ہے ۔

حدیث: عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إياكم والجلوسَ في الطرقاتِ . فقالوا : ما لنا بدٌّ ، إنما هي مجالسُنا نتحدثُ فيها . قال : فإذا أبيتم إلا المجالسَ ، فأعطوا الطريقَ حقَّها . قالوا : وما حقُّ الطريقِ ؟ قال : غضُّ البصرِ ، وكفُّ الأذى ، وردُّ السلامِ ، وأمرٌ بالمعروفِ ، ونهيٌ عن المنكرِ (صحيح البخاري:2465)

ترجمہ: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راستوں میں بیٹھنے سے بچو ۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم تو وہاں بیٹھنے پر مجبور ہیں ۔ وہی ہمارے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے کہ جہاں ہم باتیں کرتے ہیں ۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہاں بیٹھنے کی مجبوری ہی ہے تو راستے کا حق بھی ادا کرو ۔ صحابہ نے پوچھا راستے کا حق کیا ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، نگاہ نیچی رکھنا ، کسی کو ایذاء دینے سے بچنا ، سلام کا جواب دینا ، اچھی باتوں کے لیے لوگوں کو حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا ۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ
حق و باطل میں فرق کرنے والی
Haq wa baatil me farq karne waali
The Criterion
25
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

Few Objectives / بعض اہداف

- حق کے انکار کے برے نتائج اور حقانیت قرآن کا اثبات مع رد اعتراضات
- اس سورت کا نام فرقان اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ جو کتاب نازل کی گئی ہے وہ حق اور باطل میں فرق کرنے والی ہے۔
- اس سورت کا محور یہ ہے کہ اس کتاب کی صداقت کو واضح کیا جائے اور اس کتاب کو جھٹلانے والوں کا برا انجام کھول کر بیان کردیا جائے۔
- محمد ﷺ کی اتباع کرنے والے عباد الرحمن ہیں ۔ [97]
- عباد الرحمن کی صفات:
  - جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں۔
  - جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے۔
  - جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزار دیتے ہیں۔
  - جہنم کے عذاب سے خوف کھاتے ہوئے اپنے رب سے اس کو ان سے پھیر دینے کی دعا کرتے ہیں۔
  - جو خرچ کرتے وقت نہ تو اسراف کرتے ہیں نہ بخیلی، بلکہ ان دونوں کے درمیان معتدل طریقے پر خرچ کرتے ہیں۔
  - وہ اللہ تعالی کی خالص بندگی کرتے ہیں، اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں کرتے۔
  - کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کردیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے۔
  - وہ زنا کے مرتکب نہیں ہوتے ۔ اپنی شرمگاہوں کی حرام سے حفاظت کرتے ہیں۔
  - وہ لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے ۔
  - جب کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں۔
  - جب انہیں ان کے رب کے کلام کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ اندھے بہرے ہو کر ان پر نہیں گرتے۔ بلکہ ان آیات کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کرتے ہیں۔
  - اپنے ساتھ ساتھ اپنے اہل و عیال کی بھی فکر کرتے ہیں، اور یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

97 (اس کتاب کو ضرور پڑھیں - الفرقان بين أولياء الرحمن وأولياء الشيطان: أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)

Few Topics / بعض موضوعات

1 قرآن اور اس کی مہم اور ان مشرکین پر رد جو وحدانیت ، قرآن اور رسول ﷺ پر لعن کرتے ہیں (1-10)

2 مشرکین کا بعث بعد الموت کا انکار کرنا ، قیامت کے دن ان کا اور متقین کا بدلہ (11-16)

3 مشرکین اور ان کے متبعین کی سزا قیامت کے دن ، رسولوں کی حقیقت (17-20)

4 کافروں اور ان کے مال کی مذمت کی گئی اور مومنین کا بدلہ بتایا گیااور قیامت کے چند مناظر کا تذکرہ (21-29)

5 کفار کا قرآن کو چھوڑدینا اور ان کی دشمنی،ان مشرکین پر رد جنھوں نے قرآن کے ایک ہی مرتبہ نزول کا مطالبہ کیا (30-34)

6 بعض انبیاء کا اپنی قوم کے ساتھ قصہ ان کے اعتبار سے ،مشرکین کا نبی ﷺ کا مذاق اڑانا اور جانوروں کے ساتھ تشبیہ (35-44)

7 کائنات میں اللہ کی قدرت اور اس کے بعض انعامات کاتذکرہ اور مشرکین کے موقف کا تذکرہ (45-62)

8 عباد الرحمن کی صفات کا بیان (63-77)

Few Lessons / بعض اسباق

1 اس سورت میں اللہ کی صفات جلال و کمال کو ثابت کیا گیا ہے ، اور یہ کہ عزت صرف اللہ کے لیے ہے ، اور کسی بھی قسم کے عجز و نقص، شریک اور اولاد سے اس کی پاکی بیان کی گئی ہے جو کہ ہر مومن کا اساسی عقیدہ ہے ۔

2 محمد ﷺ کی رسالت تمام جنات اور انسانوں کے لیے عام ہے جس تک آپ ﷺ کی دعوت پہنچی اور وہ ایمان نہ لائے وہ جہنمی ہے ۔

3 معبودان باطلہ کی عبادت کی نفی کی گئی کیونکہ وہ صفات کمال سے عاری اور تخلیق و تدبیر اور تقدیر سے خالی ہیں ۔

4 وقال الذین کفروا۔۔ عناد اور ہٹ دھرمی آدمی کو لڑائی اور اختلاف کی طرف لے جاتاہے ۔ مشرکین کہتے تھے کہ محمد ﷺ سے ہم نے کبھی جھوٹ نہیں سنا پھر فورا قرآن کو محمد ﷺ کا کلام کہہ کر ٹھکرا دیتے اور انہیں جھوٹا قرار دیتے۔

5 قرآن کے متعلق کافروں کے شبہات سطحی ہیں ان کا عقل سے کوئی لینا دینا نہیں ، اور نہ یہ مناقشہ کے لائق ہے البتہ اتمامِ حجت کے طور پر جدالِ احسن کیا جائے گا، پس قریش اور مستشرقین جو کچھ کہا کرتے تھے یہ اسی قبیل سے ہے ، قرآن کے اسلوب اعجاز اور اس کے مضامین اور چیلنج قیامت کے دن تک ہے ۔

6 مشرکین قریش انصاف کے معاملے میں مستشرقین سے آگے ہیں کہ وہ رسول کے امی ہونے کے قائل تھے اور کہتے تھے یہ اس نے لکھوالیا ہے اور کسی اور نے پڑھ سنایا ہے کیونکہ انھوں نے کبھی کتاب نہیں پڑھی نہ ہی کوئی خط لکھا اور بعض مستشرقین آج کہتے ہیں کہ محمد ﷺ لکھتے تھے اور پڑھتے تھے ۔

7 رب کے پیمانے اہل دنیا کے پیمانوں سے مختلف ہیں لہذا اللہ کا رسولوں کو منتخب کرنا کمال اخلاق و روحانیت کی وجہ سے ہے جبکہ بشر کے پاس پیمانۂ انتخاب کثرت مال، اتباع اور جاہ ومنصب ہے ۔

8 بازاروں میں کسب معاش کے لیے آنا انبیاء اور ان کے متبعین کے لیے مشروع ہے ۔اس سے ان کی قدرومنزلت پر کچھ فرق نہیں پڑتا۔

9 باطل تہمتیں اصحاب حکمت ، اصلاح او رعقلمندوں پر کچھ اثر نہیں کرتی ،کیونکہ ان کا رویہ ان تمام چیزوں کی نفی کرتا ہے اور ان کا جواب دینے کی ضرورت نہیں اس لیے اللہ نے ان کا اس طرح رد کیا او کہا ۔۔ انظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ۔۔

10 اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کا ذکر ہمیشہ کے لیے بطور نمونہ بیان کررہا ہے ان کے اخلاق و کردار اور بشری تقاضے تاکہ اگلی نسلوں کے لیے یہ نمونہ بنے ۔

11 بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ۔۔ درحقیقت مشرکین محمد ﷺ کی رسالت کو اس سے نہیں مانتے تھے وہ قیامت کا انکار کررہے تھے کیونکہ وہ اپنے نازونعم کو کھونے کا تصور بھی نہیں کرنا چاہتے تھے چہ جائے کہ ان کا حساب و کتاب دیا جائے بروز قیامت۔

12 دنیوی امور میں پائے جانے والے رشتہ ناطے اور تعلقات قیامت کے روز ختم ہوجائیں گے اور اتباع اور متبوعین میں دشمنی پیدا ہوجائے گی سوائے متقین کے ۔۔ الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ۔۔ سوائے ایمان تقویٰ اور عمل صالح کے کوئی رشتہ باقی نہیں رہے گا۔

13 جنت اور جہنم اللہ کی مخلوق ہیں اور اب بھی موجود ہیں ، جنت میں ہمیشہ کی لذتیں اور نعمتیں ہیں جس کو نہ کسی

آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی کے شعور میں وہ آیا۔ جہنم میں المناک عذاب ہے جب بھی چمڑی گل جائے گی دوسری چمڑی پہنادی جائے گی اور سروں پر سے کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا اور ہر طرف سے موت نظر آئے گی وہ مرنے والے نہیں۔

﴿14﴾ اللہ نے متقین سے ہمیشگی کی جنت میں داخل کرنے کا وعدہ کیا ہے اور اللہ اپنے وعدہ کو پورا کرکے رہے گا، اور یہ اس نے اپنے اوپر اپنے فضل وکرم سے واجب کرلیا ہے اور بندوں کو دعاء سکھائی ،۔۔ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ۔۔ اور فرشتوں کو دعا سکھلائی ۔۔رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدتَّهُمْ ۔

﴿15﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ ۔۔ اللہ کی سنت رہی ہے کہ وہ انبیاء و رسل بشر میں سے منتخب کرتا ہے کہ وہ کھاتے پیتے اور بازاروں میں کسب معاش کرتے ہیں وہ دوسروں سے اخلاقی و نفسی طور پر کمال صفات کے متصف ہوتے ہیں ۔

﴿16﴾ دنیا امتحان کی جگہ ہے ہر انسان کا امتحان ہورہاہے انبیاء و رسل اپنے پیغام کو پہچانے کے مکلف ہیں ، اس پر انہیں آزمایا جائے گا، اور امت ایمان لانے پر مکلف ہے اس پر انہیں آزمایا جائے گا۔

﴿17﴾ معاند ، ہٹ دھرم نئے نئے مطالبات کرتاہے تاکہ اپنے موقف پر جما رہے اور اگر اس کو اس کے مطالبات پر عطا بھی کردیا جائے تو وہ ایمان لانے والا نہیں کیونکہ وہ صرف حق کو عاجز کرنا چاہتا ہے اس تک پہنچنا نہیں چاہتا۔ اسی لیے اللہ نے کہا ۔۔وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَىٰ وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّـهُ ۔

﴿18﴾ کافر اپنے اچھے کاموں سے فائدہ نہیں اٹھاپاتا جیسے مہمان نوازی ، انفاق وغیرہ۔ ان اعمال کا آخرت میں کچھ بھی بدلہ نہیں دوشروط کے ناپائے جانے کی وجہ سے ایک اللہ کے لیے اخلاص اوردوسری شریعت کی متابعت ، فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا۔۔ لیکن اللہ انہیں دنیا میں ہی صحت اور منصب سے ان کے اچھے کاموں کا بدلہ دے دیتاہے۔

﴿19﴾ تمام حقائق قیامت کے روز کھلیں گے ، مومن کو ان کے ایمان پر خوشخبری سنائی جائے گی، ان کے اعمال کی بنا انہیں بلند مقام دیا جائے گا رہے کافر معاند، حسرت سے ان کے دل ڈوبے ہوں گے ، اور ندامت چھائی ہوئی ہوگی، جبکہ دوست بھی دشمن بن جائیں گے ۔

﴿20﴾ دعوت الی اللہ کے لیے قرآن سب سے بڑا متحرک وسیلہ ہے ، دور جاہلیت میں لوگوں نے قرآن کو سننے سے انکار کیا اور اس کے پڑھے جاتے وقت شور مچایا نہ خود ایمان لائے اور نہ لوگوں کو ایمان لانے دیا۔

﴿21﴾ رسول اللہ اور قرآن کے خلاف شبہات تو ابتداء زمانے سے ہے اور ہر دور میں یہ افتراء پر دازیاں ہوئی رہیں گی --يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّـهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّـهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ--

﴿22﴾ اہل شرک کی ایک ہی بات ہے وہ ہے غیب کا انکار ، رسول کی بشریت پر اعتراض ، اللہ کی جانب سے آئی باتوں کا انکار بعث بعد الموت کا انکار ، یہ تمام باتیں نوح کی قوم سے کفار قریش تک نظر آتی ہیں۔

﴿23﴾ اللہ کی سنت ہے کہ جھٹلانے والوں کو برباد کردیتاہے اور اپنے انبیاءو رسل کی مدد کرتاہے جبکہ امت دعوت کے لیے آپ ﷺ کی بعثت کے بعد بیک وقت ہلاکت سے دوچار نہیں کیا گیا۔ - وَمَا كَانَ اللَّـهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّـهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ --

﴿24﴾ اصحاب حل و عقد اور عقلمند لوگ دوسروں سے عبرت حاصل کرتے ہیں ، نصیحت پکڑتے ہیں اور ان اسباب سے بچتے ہیں جن سے حکومتیں اور تہذیبیں برباد ہوتی ہیں ۔

﴿25﴾ وَإِذَا رَأَوْكَ إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا--- اہل شرک و باطل اپنے موقف کو اچھا بتاتے اور ثابت قدم رہنے کے لیے حیلے بہانے کرتے ہیں ، اس کے لیے مختلف اسلوب اور وسائل اپناتے ہیں ، بے جا الزام لگاتے ہیں ، شبہات پیدا کرتے ہیں وغیرہ۔

﴿26﴾ جو اللہ کی پیدا کردہ چیزوں میں امکانات اور اسباب سے دوری اختیار کرتاہے وہ بہت بری زندگی گزارتا ہے جیسے کہ چوپائے ہیں اسی لیے ان پر کوئی حساب نہیں جبکہ کافر کو حساب و کتاب دینا ہوگا جو کچھ اس نے کیا۔

﴿27﴾ زمین میں نفس پرستی سے بڑھ کر کسی اور چیز کی عبادت نہیں کی گئ ، غیر اللہ کی عبادت کے لیے نہ ہی کوئی دلیل ہے نہ نقل سے اور نہ عقل سے یہ تو محض خواہشات نفس کی پیروی ہے اس لیے ایسے لوگ جانوروں سے بھی ابتر ہیں کیونکہ عقل ملنے کے باوجود اس کا استعمال نہیں کرتے انجام پر غور نہیں کرتے ۔

﴿28﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ--- اللہ کی یہ بڑی نوازش ہے کہ اس نے کائنات میں اپنی قدرت کے دلائل پھیلادیے ہیں جن سے آنکھیں خیرہ ہیں ، تاکہ عقل والے غور کریں اور خالق پر ایمان لے آئیں ، او ر عبادت واخلاص کے ساتھ کھڑے ہوجائیں جس کا کوئی شریک نہیں ۔

﴿29﴾ کائنات کے حقائق کا قرآن کے اندر بیان کیا جانا ایک واضح دلیل ہے کہ یہ اس ذات کی طرف سے ہے جو آسمانوں اور زمین کے اسرار جاننے والا ہے کیونکہ انسان خود قرآن کے اسرار کو جاننے سے عاجز ہے ۔ تو یہ کیسے دعوی کرتے ہیں کہ یہ قرآن محمد ﷺ نے گھڑلیا ہے ، اور دوسری قوم نے اس پر اس کی مدد کی ہے ۔

﴿30﴾ معاند کافر حق کا دشمن ہے اور خود اپنا بھی دشمن ہے اور اپنی مصلحت کا بھی دشمن ہے کیونکہ وہ اپنے دشمن کی صف میں ہے جو اسے اللہ اور رسول کے خلاف ابھارتاہے اس نے اللہ کو بھلادیا تو اللہ نے اسے

بھلادیا، وہ اپنے دشمن کے لیے اللہ اور رسول سے جنگ کرتا ہے یہ چیزیں کچھ فائدہ نہ دیں گی کیونکہ کوئی دنیا و آخرت میں کام آنے والا نہیں ۔

﴾31﴿ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا۔۔۔ جو کافر ہے اس کا علم صرف دنیا کی حد تک ہے اور اس کی زیب و زینت تک ہے جو کہ مال و جاہ اور شہوات ہیں ، اسی لیے یہ مصلحین کو متہم کرتے ہیں کہ یہ ان سے ان کی مال و متاع کے طالب ہیں اپنی دعوت کے ذریعہ۔

﴾32﴿ دعاۃ الی اللہ اور مصلحین کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکالنے کی کوشش کریں اللہ پر توکل کریں، اسباب کو اپناتے ہوئے ، اور اپنے دلوں میں مایوسی کو آنے نہ دیں کیونکہ انہیں کے لیے آخرت میں بہترین بدلہ ہے ۔

﴾33﴿ اللہ جل جلالہ تمام کا خالق ہے کسی بھی شئ کو کہتاہے ہو جا تو وہ ہوجاتی ہے مگر اس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا تاکہ لوگوں کو ثابت قدمی ، طریقہ سکھائے ، عرش کو پیدا کیا او ر اس پر مستوی ہوگیا جسے اس کی شان کے لائق ہے جاھل پر صرف یہ ذمہ داری ہے کہ وہ عالم سے پوچھے پھر شریعت کی اتباع کرے ۔

﴾34﴿ اللہ کا کرم و احسان ہے کہ اس نے آسمان میں برج بنایا او رسورج و چاند کے لیے منزلیں مقرر کیں ، سورج کو روشنی اور چاند کو نور کا ذریعہ بنایا ، اور رات دن کو ایک کے بعد دوسرے آنے والا بنایا، رات کو سکون اور دن کو حرکت کا ذریعہ بنایا۔

﴾35﴿ درست منہج کی تربیت ربانی صفت لوگوں کو پیدا کرتی ہے جو اچھے اخلاق و سلوک اور اعتدال اور وسطیت کے حامل ہوتے ہیں اپنے ہر معاملے میں چاہے وہ ذاتی معاملہ ہو یا کسی اور کا۔

﴾36﴿ اللہ کی رحمت ہے کہ بندوں کے لیے ہر گناہ سے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے اور توبہ پر ابھارا اور لوگوں کو مایوسی سے منع کیا، توبہ کا دروازہ اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع ہوجائے ، اور نفس سکرات کی حالت میں نہ پہنچ جائے ۔

﴾37﴿ دین کے معاملے میں ریاست اور امامت حق کے ساتھ ادا کرنا مرغوب ہے اس لیے کہ ہر مقتدی کا اجر اس کو ملے گا۔

- یہ اور آنے والی سورتوں میں قریش کے رسالت اور آخرت کے بارے میں جو شبہات تھے ان کا جواب دیا گیا ہے۔
- دفاعِ نبی ﷺ کے لیے سورہ فرقان پڑھنا ضروری ہے۔
- اس سورت میں دعوت توحید اور انذار و عذاب کی مزید توضیح ہے۔
- اس سورت میں معجزات کے ذریعہ نبوت کا ثبوت پیش کیا گیا ہے۔ معجزات کی قسمیں:
  - اعجاز بیانی۔ (25:32)
  - اعجاز علمی (سائنسی)۔ (25:53)
  - اعجاز غیبی (انبیاء اور قوموں کا ذکر)
  - اعجاز تشریعی۔ (25:63)

حفظ وتدبر آیات وحدیث برائے تذکیر و تزکیہ اور دعوت و اصلاح[1]

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَعِبَادُ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى ٱلْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ ٱلْجَـٰهِلُونَ قَالُوا۟ سَلَـٰمًا ﴿٦٣﴾ وَٱلَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَـٰمًا ﴿٦٤﴾ وَٱلَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا ٱصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ إِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَٱلَّذِينَ إِذَآ أَنفَقُوا۟ لَمْ يُسْرِفُوا۟ وَلَمْ يَقْتُرُوا۟ وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَٱلَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَـٰهًا ءَاخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِى حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُضَـٰعَفْ لَهُ ٱلْعَذَابُ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِۦ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ إِلَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَـٰلِحًا فَأُو۟لَـٰٓئِكَ يُبَدِّلُ ٱللَّهُ سَيِّـَٔاتِهِمْ حَسَنَـٰتٍ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٧٠﴾ وَمَن

تَابَ وَعَمِلَ صَٰلِحًا فَإِنَّهُۥ يَتُوبُ إِلَى ٱللَّهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾ وَٱلَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ ٱلزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا۟ بِٱللَّغْوِ مَرُّوا۟ كِرَامًا ﴿٧٢﴾ وَٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا۟ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا۟ عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَٱلَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَٰجِنَا وَذُرِّيَّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَٱجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿٧٤﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ ٱلْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا۟ وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَٰمًا ﴿٧٥﴾ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٧٦﴾ الفرقان

ترجمہ: رحمٰن کے (سچے) بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے (63) اور جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزار دیتے ہیں (64) اور جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم سے دوزخ کا عذاب پرے ہی پرے رکھ، کیونکہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے (65) بے شک وہ ٹھہرنے اور رہنے کے لحاظ سے بدترین جگہ ہے (66) اور جو خرچ کرتے وقت بھی نہ تو اسراف کرتے ہیں نہ بخیلی، بلکہ ان دونوں کے درمیان معتدل طریقے پر خرچ کرتے ہیں (67) اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کردیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے، نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا (68) اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب کیا جائے گا اور وہ ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا (69) سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے (70) اور جو شخص توبہ کرے اور نیک عمل کرے وہ تو (حقیقتاً) اللہ تعالیٰ کی طرف سچا رجوع کرتا ہے (71) اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں (72) اور جب انہیں ان کے رب کے کلام کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ اندھے بہرے ہو کر ان پر نہیں گرتے۔ (73) اور یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا (74) یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے جنت کے بلند و بالاخانے دیئے جائیں گے جہاں انہیں دعا سلام پہنچایا جائے گا (75) اس میں یہ ہمیشہ رہیں گے، وہ بہت ہی اچھی جگہ اور عمدہ مقام ہے (76)

حديث: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سألتُ ، أو سئلَ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ : أيُّ الذنبِ عندَ اللهِ أكبرُ ؟ قالَ : (أنْ تجعلَ للهِ ندًا وهوَ خلَقَكَ) قلتُ : ثمَّ أيُّ ؟ قالَ : (ثمَّ أنْ تقتُلَ ولدَكَ خشيةَ أنْ يطْعَمَ معكَ) . قلتُ : ثم أيُّ ؟ قالَ : (أنْ تُزانِيَ بحليلةِ جارِكَ) . قالَ : ونزلَتْ هذهِ الآيةُ تصديقًا لقولِ رسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ :وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّـهِ إِلَـٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّـهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ﴾ سورة الفرقان آية 86"(صحيح البخاري:4761)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا-یا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک ٹھہراؤ حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ میں نے پوچھا اس کے بعد کون سا؟ فرمایا کہ اس کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ وہ تمہاری روزی میں شریک ہو گی۔ میں نے پوچھا اس کے بعد کون سا؟ فرمایا کہ اس کے بعد یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ راوی نے بیان کیا کہ یہ آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تصدیق کے لیے نازل ہوئی «والذين لا يدعون مع الله إلها آخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله إلا بالحق ولا يزنون» کہ "اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور جس (انسان) کی جان کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے مگر ہاں حق پر اور نہ وہ زنا کرتے ہیں۔"

أهداف سورالقرآن
سُورَةُ الشُّعَرَاء
Shaer ki jama | The Poets | شاعر کی جمع
26
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

Few Objectives / بعض اہداف

- دعوت و تبلیغ کے مختلف اسلوب کا بیان۔
- اس سورت سے پتا چلتا ہے کہ زمان و مکان کے حساب سے اسلوب بدلتا ہے۔[98]
- رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں شعر و شاعری کا طوطی بولتا تھا اس لیے شعراء اسلام نے خوب کارنامہ انجام دیا۔
- اس سورت کا نام شعراء اس لیے رکھا گیا کیونکہ شعراء اسلام کا اس میں ذکر کیا گیا ہے، یہ ان لوگوں میں نہیں جن کے بارے میں کہا گیا: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ﴿٢٢٦﴾ ﴾ بلکہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ إِلَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَذَكَرُوا۟ ٱللَّهَ كَثِيرًا وَٱنتَصَرُوا۟ مِنۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا۟ ۗ وَسَيَعْلَمُ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓا۟ أَىَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ﴿٢٢٧﴾ ﴾[99] تکذیب کرنے والے دلائل کا مطالبہ کر رہے ہیں ان کو چاہیے کہ وہ تاریخ پر غور کریں کہ گذشتہ قوموں کا کیا حال ہوا۔

Few Topics / بعض موضوعات

1. قرآن کی صفت ، مشرکین کا نبی ﷺ کے متعلق موقف ، آپ ﷺ کے معجزات اور نبی ﷺ کا ان کے ایمان نہ لانے پر حسرت کرنا(1-9)
2. موسیٰ کا فرعون ، اس کی فوج اور جادوگروں کے ساتھ مناقشہ۔ (10-68)
3. ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ اور قوم کے ساتھ مناقشہ (69-89)
4. قیامت کے دن کے بعض مناظر اور جہنم میں مشرکین کا آپس میں ایک دوسرے پر ملامت کرنا (90-104)
5. نوح،ہود،صالح،لوط،شعیب علیہم السلام کا اپنی قوم کے ساتھ کا قصہ (105-191)

---

98 (اس کتاب کو ضرور پڑھیں - الأمة الوسط والمنهاج النبوي في الدعوة إلى الله: عبد الله بن عبد المحسن التركي)
99 تفصیل کے لیے دیکھیں- تفسیر قرطبی ج/13/ص134)

6 قرآن کریم اور اس کے تعلق سے مشرکین کا موقف (192-212)

7 نبی ﷺ کے لیے الٰہی تعلیمات ،اور مشرکین پر رد اور ان کو تنبیہ (213-227)

بعض اسباق / Few Lessons

1 سوال برائے سوال نہ ہو بلکہ تذکر اور نصیحت لینا مقصد ہو۔

2 لوگ انبیاء و رسل کے محتاج ہیں ، تاکہ ان کی ربانی تربیت کی جائے اور آداب سکھائے جائیں اور ان تک اللہ کا پیغام اسی طریقہ پر پہنچایا جائے جس طرح اللہ نے حکم دیا جیسے حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ۔

3 ان نشاء ننزل من السماء۔۔ اللہ کی حکمت ہے کہ اس نے قوم کے معجزہ طلب کرنے کو رد کردیا اگر ان کی طلب پر معجزہ دے دیا جاتا تو قوم کا نقصان ہوتا اس سے قبل قوموں کے مطالبے پورے کیے جاتے تھے تاکہ رسول کی صداقت پر لوگ ایمان لے آئیں لیکن ان کے رد کرنے پر اللہ کا عذاب نازل ہو جاتا ۔

4 اللہ کی کمال حکمت ہے کہ اس نے بشر کو رسول بنا کر بھیجا تاکہ وہ اپنی دعوت ، کام اور اخلاق کے ذریعہ ان پر حجت قائم کردے ۔ جب اہل کفر نے انکار کیا کہ بشر کیسے رسول بن سکتاہے تو ان کا یہ تعجب کرنا تعجب کی بات تھی کیونکہ یہ معاملہ تاریخ میں باربار دہرایا جا چکا ہے نوح علیہ السلام سے لے کر محمد ﷺ تک اگر فرشتہ بھی رسول بن کر آتا تو انسانی شکل اختیار کرنا پڑتا۔

5 کفار و مشرکین کا اللہ کے رسولوں اور کتابوں کا مذاق اڑانا ساری تاریخ دعوت میں ایک معروف بات ہے ۔ جس طرح کہ اللہ نے کہا -- وما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن۔۔ اور اسی طرح کہا -- ومایاتیھم من نبی الا کانوا بہ یستھزؤن۔ ۔ یا تو ان کی بشریت کی وجہ سے انکار یا پھر ان کے دنیوی مال و متاع کی قلت کی وجہ سے، ان دو سورتوں میں مشرکین برا سلوک کرتے تھے ۔

6 اللہ کی سنت ہے کہ آج جس بات پر مذاق اڑایا جا رہا ہے کل اسی بات پر وہ لوگ حسرت کریں گے اور ان پر مذاق کیا جائے گا یہ اللہ کی سنت ہے اور وہ اپنے مذاق کا عذاب بھی چکھیں گے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

7 وماکان اکثرھم مؤمنین۔۔ اس آیت میں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ لوگ آدم علیہ السلام سے دین حنیف اور فطرت سلیم پر تھے پھر جہالت ، نفس پرستی ، اور شیطان کی وجہ سے انھوں نے توحید میں اختلاف کیاتو اللہ نے

انبیاء و رسل بھیجے جو انہیں ڈراتے تھے اور ایمان لانے والوں کو خوشخبری سناتے تھے لیکن ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے تھے ۔

8 تمام انبیاء کی دعوت کی اصل اور بنیاد ایک ہی ہے ، اگر سابقہ امتیں تحریف سے بچ جاتیں تو ان کا معاملہ قرآن سے جڑ جاتا۔

9 فرعون کی عادت تھی کہ وہ سزاؤں سے ڈراکر اپنا تابع فرمان بناتا تھا جو کہ ہر دور میں سرکش لوگوں کی فطرت رہی ہے۔

10 فرعون اور اس کی قوم کی ہلاکت دوسرے لوگوں کے لیے درس عبرت ہے کہ کامیابی نہ ہی مال و متاع سے نہ جاہ و منصب سے اور نہ قوت و طاقت سے ہے بلکہ پختہ ایمان سے ہے ، جو صرف عقیدے کی پختگی سے ہی آسکتاہے جو بڑے سے بڑے چٹانوں سے ٹکرانے کا حوصلہ رکھتاہے ۔

11 موسی علیہ السلام کی یہ فضیلت ہے کہ انہوں نے اللہ سے کلام کیا حجاب میں اور اپنے بھائی کے لیے اپنے رب سے نبوت طلب کرنا ۔

12 موسی علیہ السلام کوبہت سے معجزے دئے گئے ۔

- لاٹھی کا زندہ سانپ بن جانا۔
- ہاتھ کا سفید ہونا۔
- ”رجز“ کا عذاب جو مختلف شکلوں میں آیا فرعون پر۔
- سمندر کے پھٹنے اور فرعون کے غرق ہونے کا معجزہ۔
- بنی اسرائیل کے لیے بارہ چشموں کا پھوٹنا ۔
- صحراء سیناء میں نعمتیں اتارنا۔
- بجلی گرنے کے بعد دوبارہ زندگی عطا کیا جانا۔
- کوہ طور کا سروں پر اٹھ کر آنا۔
- مردہ شخص کا گائے کے گوشت سے اٹھ کر جواب دینا۔

13 بنی اسرائیل کے تمام انبیاء جس الہ کی عبادت کی طرف دعوت دیتے تھے وہ اللہ رب العالمین ہی ہے ان کا مذہب بھی اسلام ہے وہ اس معنی میں کہ انہیں بھی صرف ایک الہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔

14 جادو بہت ہی مذموم ، قبیح اور عقیدے کو خراب کرنے والا عمل ہے اور سحر اس لیے کہا گیاکیونکہ یہ عمل آنکھوں سے اوجھل ہے اور شیطان کی تعلیم ہے جو کہ کفر اور ضلال ہے اور شرک ہے اور جو دین سے جہالت اور عقیدے میں ہلکے پن کی وجہ سے درپیش ہوتاہے ۔

15 شرک میں اور جادو میں شیطان سے قربت ہوتی ہے، غیر اللہ کے لیے ذبح کیا جاتاہے اور شرکیہ طلسمات لکھی جاتی ہیں اور تعویذات بنائی جاتی ہیں اور قرآن کو نجاست میں ڈالا جاتاہے، یہ سات ہلاکت کرنے والے اعمال میں سے ہے ۔

﴿16﴾ جادو سیکھنا اور کرنا کفر ہے۔

﴿17﴾ عقیدہ کے اندر باپ دادا کی تقلید کرنا نامناسب ہے اور اس میں نہ کوئی دلیل ہے نہ برھان اور یہ معاملہ کفار کا ہوا کرتاہے ۔ لہٰذا اہل کفر و شرک اندھے ہیں ، حق کو دیکھ ہی نہیں سکتے ، بہرے ہیں حق کو سن ہی نہیں سکتے ، گونگے ہیں رسولوں کی پکار پر نہیں آتے ۔

﴿18﴾ قرآن اہل ایمان کو تاکید کرتاہے کہ وہ عقیدہ کے معاملہ میں کسی سے کوئی نرمی اور مصالحت نہ کریں گرچہ کہ وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں ، جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ سے اللہ کی خاطر براءت کردی ۔ نوح علیہ السلام اپنے بیٹے اور بیوی سے جدا ہوئے ۔ حقیقی تعلق تو عقیدہ فی اللہ کا ہے نہ کہ حسب و نسب کا ۔

﴿19﴾ مشرکین کے لیے استغفار نہیں کیا جاسکتا گرچہ کہ وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں ، رہا ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کے لیے استغفار کرنا وہ ایک وعدہ تھا لیکن جب پتہ چلا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے براءت کردی۔

﴿20﴾ ابراھیم علیہ السلام کی دعا میں -- واجعل لی لسان صدق فی الآخرین-- یہاں پر لسان سے مراد ذکر حسن ہے کہ تو میرے بعد آنے والوں میں ذکر حسن باقی رکھ یا یہ معنی کہ تو میری ذریت میں ایسی اولاد دے جو میری دعوت کو جاری رکھے جو دعا بعد کو محمد ﷺ کے ذریعہ پوری ہوئی ۔

﴿21﴾ رسول اپنی دعوت میں دنیوی و شخصی مصلحتوں اور اغراض سے خالی ہوتے ہیں اور ایک زبان سب یہی کہتے ہیں -- وما اسئلکم علیه من اجر ان اجری الا علی رب العالمین-- یہ آیت اس سورہ میں 5 مرتبہ آئی ہے ایمان پر دعوت دینے کے لیے، کافروں پر یہ حجت تھی۔

﴿22﴾ کفار کے ایک جیسے سلوک پر مذمت کی گئی کی وہ کیسے رسول کے خلاف شبہات قائم کرتے ہیں نوح علیہ السلام سے محمد ﷺ تک یہ سلوک ان کی فطرت اور دین تھا، اسی طرح وہ جھوٹے الزامات لگاتے جیسے جھوٹا ہے ، مجنون ہے ، جادوہوگیا ہے ، بے وقوف ہے ، غافل ہے وغیرہ۔ رسول کی بشریت پر طعن کرتے کہ تم تو محض انسان ہو۔

﴿23﴾ مادی قوت پر بھروسہ کرنے سے منع کیا گیا اور اسی پر جٹے رہنے سے روکا گیا ہے ۔ تقوی کو چھوڑ کر تکبر و استبداد اور سختی میں نہ پڑ جائے ، جو کہ قوم ھود کی علامت تھی ۔ جس طرح کی قوم پیدا نہیں کی گئی، جو سخت پکڑ کرنے والی اور اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتی تھی اپنی قوت کی وجہ سے اور یہ بات ہر دور میں ہر جگہ ظالم و جابر لوگ کرتے نظر آتے ہیں ۔

﴿24﴾ ہود علیہ السلام کی قوم بیک وقت خالق کائنات اور بعث بعد الموت کا انکار کررہے تھے ۔ جس طرح آج مادی دنیا کے لوگ کرتے ہیں اور بعض تھے جو خالق کو مانتے تھے لیکن بتوں کی پرستش کرتے تھے جس طرح کہ انہوں اپنے باپ دادا کو پایا تھا۔

﴿25﴾ تمام مذاہب سماوی کو ماننے والے اس بات پر متفق ہیں کہ بعث بعد الموت برحق ہے جس میں کوئی شک نہیں اور یہ کہ اللہ کی قضاء میں ہے اور لا محالہ واقع ہو کر رہے گی ۔ جس میں جسموں کو نئی زندگی ملے گی اور اللہ نے کئی جگہ یہ ذکر کردیا کہ اعادہ تخلیق سے زیادہ آسان ہے پھر ان کے دلائل انفس بتاتے ہیں ۔

﴿26﴾ اعتدال پسندی واجب ہے اور اسراف و تبذیر اور غلو وغیرہ سے بچنا لازم ہے کیونکہ یہ فردوملت کی بربادی کے اسباب میں سے ہے جن کے مظاہر تاریخ میں بھرے پڑے ہیں ۔

﴿27﴾ جاہ طلبی اور استعلاء کی مذمت بیان کی گئی ہے کہ یہ صفت ظلم کو لاتی ہے ۔

﴿28﴾ عورت اور مرد کے ذریعہ اللہ تعالیٰ انسانی نسل کی حفاظت چاہتاہے ، مشروع شکل میں سیرابی دینا چاہتاہے ، اور ساتھ ہی اولاد کی صحیح تربیت میں زوجین کا تعاون چاہتاہے اور ایک دوسرے کے حقوق وواجبات کی تنظیم کروانا چاہتاہے اور آپس میں رحمت اور نفساتی سکون دینا چاہتاہے ۔

﴿29﴾ ہم جنس پرستی کو لواطت کا نام دینا ایک بڑی ہی قبیح اور منکر بات ہے کہ اس قبیح عمل کو اللہ کے ایک نبی کے نام سے جوڑ دیا جائے ۔

﴿30﴾ ناپ تول میں کمی کرنے سے روکا گیا۔

﴿31﴾ مال لوگوں کی درجہ بندی اور تفاضل کی اساس نہیں ہو سکتی ، انسان اپنے تقوی سے ہی استقامت اختیار کرسکتاہے ۔

﴿32﴾ میڈیا کی اہمیت بتائی جارہی ہے کہ وہ ایک وسیلہ ہے دعوت الی اللہ کے لیے، وہ ایک دو دھاری ہتھیار ہے یا تو اس کو لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے استعمال کیا جاتاہے یا پھر ان کو سیدھی راہ دکھانے کے لیے ۔یہاں اس بات کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دعاۃ اچھے اسلوب کو اپناتے ہوئے دعوت کا کام کریں۔

﴿33﴾ اسلام ایسے شعراء کے منہج اور شاعری سے اعلان جنگ کرتاہے جو اپنے تخیل اور کلام سے فحش اور کفر کو ہوا دیتے ہیں اور اپنی زبانیں دراز کرتے ہیں تاکہ شیطان اور نفسانی خواہشات کی پیروی ہو۔

﴿34﴾ الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات۔۔ اس بات کا اشارہ ہے کہ ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی ہونا ضروری ہے ایمان باللہ اور عمل صالح یہ دونوں اللہ کی مرضی کو لاتے ہیں اور دارآخرت کی نعمتوں کو لاتے ہیں اور ایمان کے شروط میں اللہ پر توکل، اس کی طرف التجا، ہر وقت اور ایسا ایمان جو مایوسی اور جزع کو نہ لاتاہو گرچہ اس پر تالیف آئیں۔ ساتھ ہی نیک اور صالح شعراء کی تعریف بھی بیان کی گئی ہے۔

﴿35﴾ اس آیت میں رب العالمین کی طرف سے دعوت ہے کہ بندہ اپنے آپ کو ظلم سے روک لے اور ظلم تین طرح کا ہوتاہے یا تو وہ اپنے اوپر ظلم کرتاہے ، یا اپنے دین پر یادوسروں پر، اور مسلمان سے مطلوب ہے کہ وہ ان چیزوں سے پاک ہوجائے ، اور اللہ رسول کا مطیع و فرمانبردار ہوجائے۔

مناسبت / لطائف تفسیر

- سابقہ سورت کی طرح اثبات رسالت اور احقاق قرآن پر مشتمل ہے۔
- سابقہ سورت میں اجمالاً نبیوں کا ذکر اس سورت میں تفصیلی ہے۔
- سورہ فرقان، شعراءاور نمل تینوں بھی مکی ہیں اور مضمون سب کا اثبات قرآن ، اثبات وحی، اثبات رسول و نبوت ہے۔

حفظ وتدبر آیات وحدیث برائے تذکیر و تزکیہ اور دعوت و اصلاح[1]

آیت 1: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَٱلشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ ٱلْغَاوُۥنَ ﴿٢٢٤﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِى كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ﴿٢٢٥﴾ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ﴿٢٢٦﴾ إِلَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّـٰلِحَـٰتِ وَذَكَرُوا۟ ٱللَّهَ كَثِيرًا وَٱنتَصَرُوا۟ مِنۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا۟ ۗ وَسَيَعْلَمُ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓا۟ أَىَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ﴿٢٢٧﴾﴾ الشعراء

ترجمہ: شاعروں کی پیروی وہ کرتے ہیں جو بہکے ہوئے ہوں (224) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ شاعر ایک ایک بیابان میں سر ٹکراتے پھرتے ہیں (225) اور وہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں (226) سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور اپنی مظلومی کے بعد انتقام لیا، جنہوں نے ظلم کیا ہے وہ بھی ابھی جان لیں گے کہ کس کروٹ الٹتے ہیں (227)

حدیث: عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَّانَ: "اهْجُهُمْ أَوْ قَالَ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ". (صحیح البخاری:6153)

ترجمہ: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ان کی ہجو کرو (یعنی مشرکین قریش کی)۔ یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے («**هاجهم**» کے الفاظ فرمائے) جرائیل علیہ السلام تیرے ساتھ ہیں۔

أهداف سور القرآن
سُوْرَةُ النَّمْلِ
The Ant | Chyunti | چیونٹی
27
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

Few Objectives / بعض اہداف

- اللہ کے ذکر سے ثقافتی برتری حاصل ہوگی، اللہ کے دین سے دنیا کی ترقیاں بھی اور آخرت کی ترقیاں بھی۔
- مندرجہ ذیل نکات میں ثقافتی برتری کا خلاصہ:
  - بلند وبالا مقصد — آیۃ 19
  - علم — آیۃ 16
  - ٹیکنالوجی — آیۃ 44
  - مادی اور فوجی قوت — آیۃ 37
  - امت کے افراد کا اعلی ایمان — (ہدہد کا قصہ)
- سورت کا اختتام تہذیب کے اعلی نمونے سے ہوتا ہے۔ یہ چیونٹی اللہ کی وہ مخلوق ہے جس میں اعلی عناصر ودیعت کیے گئے ہیں جن کو ہم شمار نہیں کر سکتے۔ پس چیونٹی ایک منظم قوم میں رہتی ہے جن کے پاس گودام ہے اور ان کے جسموں میں ایر کنڈیشننگ ہے اور ان کے پاس فوج ہے اشارات کو سمجھنے کے لے سگنل ہے۔ اور ان کے پاس ایسی ٹیکنالوجی ہے جس کو ہم نہیں سمجھ پاتے اور سائنسدان دن بدن اس چھوٹی سی مخلوق کے بارے میں ایسی چیزیں دریافت کر رہے ہیں جن کے بارے میں ہماری عقلیں تصور بھی نہیں کر سکتیں. ہم اس کیڑے سے ثقافتی برتری سیکھ سکتے ہیں۔ذرا دیکھیں چیونٹی اپنے ساتھیوں سے کیسے خطاب کرتی ہے۔ قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿حَتَّىٰٓ إِذَآ أَتَوۡاْ عَلَىٰ وَادِ ٱلنَّمۡلِ قَالَتۡ نَمۡلَةٞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّمۡلُ ٱدۡخُلُواْ مَسَٰكِنَكُمۡ لَا يَحۡطِمَنَّكُمۡ سُلَيۡمَٰنُ وَجُنُودُهُۥ وَهُمۡ لَا يَشۡعُرُونَ ١٨﴾ النمل ، آنے والے خطرے سے بچانے کے لے ان کے پاس ایک الارم سسٹم ہے۔ اور اس چیونٹی کا ہی کہنا (وهم لا يشعرون) اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ چیونٹیاں بھی جانتی ہیں کہ اللہ کے نیک بندے جان بوجھ کر کسی پر ظلم نہیں کرتے ۔ اس بات کو سن کر سلیمان علیہ السلام مسکرا اٹھے پھر چیونٹی کی بات سمجھنے پر رب کا شکر ادا کیا۔
- اس سورت کا نام نمل رکھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ چھوٹی سی مخلوق حسن تنظیم میں کامیاب رہی پھر انسانوں کا کیا ہو جنہیں عقل و فہم دیا گیاہے۔ پس انسان زیادہ حقدار ہیں کہ وہ کامیاب ہوں .
- توحید کے دلائل مختلف اسالیب میں واضح کیے گئے:قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿قُلِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ وَسَلَٰمٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ ٱلَّذِينَ ٱصۡطَفَىٰٓۗ ءَآللَّهُ خَيۡرٌ أَمَّا يُشۡرِكُونَ ٥٩﴾ النمل

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿أَمَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَنۢبَتْنَا بِهِۦ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَّا كَانَ لَكُمْ أَن تُنۢبِتُوا۟ شَجَرَهَآ ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ ﴿٦٠﴾﴾ النمل

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿أَمَّن جَعَلَ ٱلْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَٰلَهَآ أَنْهَٰرًا وَجَعَلَ لَهَا رَوَٰسِىَ وَجَعَلَ بَيْنَ ٱلْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾﴾ النمل

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿أَمَّن يُجِيبُ ٱلْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ ٱلسُّوٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ ٱلْأَرْضِ ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾﴾ النمل

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿أَمَّن يَهْدِيكُمْ فِى ظُلُمَٰتِ ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ وَمَن يُرْسِلُ ٱلرِّيَٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهِۦٓ ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ تَعَٰلَى ٱللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٣﴾﴾ النمل

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿أَمَّن يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ وَمَن يَرْزُقُكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ قُلْ هَاتُوا۟ بُرْهَٰنَكُمْ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿٦٤﴾﴾ النمل

Few Topics / بعض موضوعات

1. قرآن ہدایت ، مومنوں کو خوشخبری دینے والی، کافروں کو ڈرانے والی اللہ کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہے(1-6)
2. موسیٰ علیہ السلام کا قصہ اور ان کے معجزات، سلیمان علیہ السلام کا قصہ ھدھد کے ساتھ، سلیمان علیہ السلام کا قصہ بلقیس کے ساتھ اس کے ایمان لانے تک (7-44)
3. صالح اور لوط علیہما السلام کے قصے اپنی قوم کے ساتھ (45-58)
4. کائنات میں قدرت الٰہی کے مظاہر اس کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں اور بعث بعد الموت کے تعلق سے مشرکین کا موقف قرآن کریم اور اس کی اہمیت (59-78)

5 حق و باطل کے درمیان قرآن فیصل ہے(79-81)

6 قیامت کی نشانیاں ، اللہ کی باتوں کو نہ ماننے والوں کا حشر، قیامت کی ہولناکیاں ، صور کا پھونکا جانا(82-90)

7 نبی ﷺ کو اللہ کی عبادت کا حکم، کعبہ کی عظمت و حرمت، نبی ﷺ کا مشن (91-93)

Few Lessons / بعض اسباق

1 دین اسلام صرف عبادت کا نام نہیں ہے بلکہ علم اور عبادت کا نام ہے۔[100]

2 اہمیت علم: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا دَاوُۥدَ وَسُلَيْمَٰنَ عِلْمًا ۖ وَقَالَا ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى فَضَّلَنَا عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿١٥﴾﴾ النمل

3 اولاد کا علم کے وارث بننا: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَوَرِثَ سُلَيْمَٰنُ دَاوُۥدَ ۖ وَقَالَ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ عُلِّمْنَا مَنطِقَ ٱلطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِن كُلِّ شَىْءٍ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ ٱلْفَضْلُ ٱلْمُبِينُ ﴿١٦﴾﴾ النمل[101]

4 مختلف زبانوں کے سیکھنے کا اہتمام کرنا (پرندوں کی زبان) صلاحیتوں اور وسائل کی اہمیت اور ان میں اضافہ کی جستجو (وأوتينا من كل شيء)

5 ایک سے زیادہ قومیتوں اور اشیاء کی موجودگی اور نظام ضبط و ربط کا ہونا : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَحُشِرَ لِسُلَيْمَٰنَ جُنُودُهُۥ مِنَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ وَٱلطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٧﴾﴾ النمل

6 افراد کے لے فیلڈ ٹریننگ کی اہمیت : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَتَفَقَّدَ ٱلطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِىَ لَآ أَرَى ٱلْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ ٱلْغَآئِبِينَ ﴿٢٠﴾﴾ النمل ھدھد کا ایک تربیتی مشن پر رہنے کا ثبوت ۔

7 صدر اپنے کارکنوں کا جائزہ لیتا رہے: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿لَأُعَذِّبَنَّهُۥ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَا۟ذْبَحَنَّهُۥٓ أَوْ لَيَأْتِيَنِّى بِسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ﴿٢١﴾﴾ النمل

100 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں - الدلائل القرآنية في أن العلوم والأعمال النافعة العصرية داخلة في الدين الإسلامي :عبد الرحمن بن ناصر السعدي)

101 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں - العلم فضله وآدابه ووسائله: عبد الله بن عبد الرحمن الجبرين)

﴿8﴾ ملازمین کا ریسرچ کے کاموں اور درست معلومات جمع کرنے میں حصہ لینا: ھدھد کوئی مستقل ملازم نہ تھا لیکن چونکہ صلاحیت کا مالک تھا اس لے درست خبر لایا۔ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِۦ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍۭ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ﴿٢٢﴾ ﴾ النمل.[102]

﴿9﴾ پیغام رسانی کے تعلق سے ملازمین کی ذمہ داری: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ أَعْمَٰلَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ ٱلسَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ﴿٢٤﴾ ﴾ النمل

﴿10﴾ ھدھد کو غیراللہ کی عبادت بری لگی یہ اس بات کی علامت ہے کہ ھدھد توحید کا شیدائی تھا۔ایک پرندہ کو بھی شرک برداشت نہیں ہوا۔

﴿11﴾ خبروں کی تحقیقات کی اہمیت اور ان کی توثیق و تجزیہ کرنا۔: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿٢٧﴾ ﴾ النمل ھدھد نے جو کچھ کہا اس کو سچ نہ مانا بلکہ چاہا کہ تحقیق کر لیں یہ اس بات کی علامت ہے کہ صدر کو ہمیشہ صحیح معلومات حاصل کرنے کا جذبہ ہونا چاہیے۔

﴿12﴾ خبروں کی تحقیقات کا تجربہ: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ ٱذْهَب بِّكِتَٰبِى هَٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَٱنظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ ﴿٢٨﴾ ﴾ النمل ھدھد کے ذریعہ بلقیس اور اس کی قوم کی طرف خط بھیجنا۔

﴿13﴾ مشورہ کی اہمیت: آیۃ 32 بلقیس کا اپنی قوم سے مشورہ کرنا۔ وقت کے بادشاہ کو بھی مشورہ کرنے میں پیچھے نہیں رہنا چاہیے

﴿14﴾ سیاسی بصیرت: آیۃ 35 بلقیس نے سلیمان کی طرف تحفے بھیجے تاکہ دیکھے ان کارد عمل کیا ہوتا ہے۔ معاملہ کی حقیقت تک پہنچنے کے لیے سیاسی بصیرت کی ضرورت۔

﴿15﴾ ایک مضبوط فوجی طاقت کا حامل ہونا: آیۃ 37 کوئی بھی قوم جو اللہ کے دین کو پھیلانا اور اس کا دفاع کرنا چاہتی ہے اس کے لے ایک مضبوط فوج کا ہونا ضروری ہے۔

﴿16﴾ اعلی قسم کی ٹکنالوجی: آیۃ 38 اِلی آیۃ 40 بلقیس کے تخت کا سلیمان کے محل کو مختصر مدت میں منتقل کرنا دورِ حاضر میں بھاری بھرکم مشینوں کو سامنے رکھ کر قرآن میں بیان کردہ تخت کی منتقلی کو تیزی سے منتقل کرنے کا تصور کیا جا سکتا ہے۔

﴿17﴾ انٹلی جنس اورسفارتی تعلقات: آیۃ 42 بلقیس نے ایسا جواب دیا کہ وہ تخت اسی کے تخت جیسا ہے اور یہ بھی ظاہر ہونے نہیں دیا کہ وہ بالکل نا واقف ہے۔

---

102 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں- السياسة الشرعية في إصلاح الراعي والرعية: أحمد بن عبد الحليم بن تيمية

﴿18﴾ غیر معمولی ٹیکنالوجی : آیت: 44

﴿19﴾ انبیاء کے قصے : قصہ موسی، قصہ سلیمان، قصہ صالح و ثمود وغیرہ

﴿20﴾ یہ اللہ کی کتاب ہے اور ایک چیلنج کرنے والا معجزہ ہے جس نے سارے عرب کو للکارا اور اس پر ایمان لانے کی دعوت دی اورہدایت ہے ان لوگوں کے لے جس اس پر ایمان لائے اور عمل کرتے رہے ۔

﴿21﴾ اللہ پر ایمان کا تقاضہ ہے کہ اس کے سارے اوامر پر عمل کیا جائے ۔

﴿22﴾ جو اللہ پر ایمان نہ لائے اورآخرت کی تصدیق نہ کرے وہ عنقریب خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

﴿23﴾ ان آیات میں صلاۃ و زکاۃ کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور جو ان پر عمل نہ کرے اوہ اسلام پر نہیں ۔

﴿24﴾ روز قیامت کی عظمت بتائی گئی ہے اور جو کچھ کہ اس دن نقصان اور حسرت ہے ۔

﴿25﴾ موسی علیہ السلام کے واقعہ کا ذکر کیا گیا جس میں محمد ﷺ کی نبوت کی قطعی دلیل ہے کیونکہ اس واقعہ کے متعلق کوئی نہیں جانتا اور ساتھ ہی موسی علیہ السلام کے چن لیے جانے کی دلیل ہے ۔

﴿26﴾ رب العالمین کی عملی تیاری جو سرکش فرعون اور اس کی قوم کے لیے کی گئی اس کا ذکر ہے اور لاٹھی جو اژدہا بن جاتی تھی یہ اللہ کی قدرت ہے ۔

﴿27﴾ موسی علیہ السلام کے سامنے اللہ کی قدرت کا واضح اظہار کیا گیا تاکہ وہ مانوس ہوجائیں اور اطمنان قلبی سے فرعون کو دعوت دیں ۔

﴿28﴾ فرعون کے واقعہ میں ہے کہ اللہ ظالم کو موقع دیتاہے اور جب پکڑتاہےتو پھر نہیں چھوڑتا اوریہ اللہ کی سنت ہے ۔

﴿29﴾ سلیمان علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام کا قصہ بیان کیا گیا اس سے علم کی فضیلت معلوم ہوتی ہے کہ علم اللہ کی بڑی نعمتوں میں سے ہے ۔ جس کے ذریعہ وہ بندوں پر احسان کرتاہے ۔

﴿30﴾ داؤد علیہ السلام و سلیمان علیہ السلام کی فضیلت بیان کی جارہی ہے کہ اللہ نے انہیں چن لیا ایسی خصوصیات کے ذریعہ جو کسی اور کو نہ دی۔

﴿31﴾ اللہ نے ساری کائنات کو اس انسان کے لیے مسخر کردیا تاکہ وہ اللہ کے منہج پر زندگی گزارے۔

﴿32﴾ ان تمام مخلوقات پر غور و فکر کرنے کی دعوت ہے ۔

﴿33﴾ اللہ کی حکمت اس کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہے ۔

﴿34﴾ الہی قدرت کا اظہار کیا گیا کہ ایک انسان حیوان کی بات سمجھ سکتے ہیں ۔

﴿35﴾ سارے پرندوں کی نگہبانی سے سلیمان علیہ السلام کا شرف و منزلت اور ان کی فضیلت معلوم ہوتی ہے ۔

﴿36﴾ ھد ھد کا مقام اور اس کی عظمت معلوم ہوتی ہے جو اس نے توحید کی دعوت دے کر قائم کی ہے ۔

﴿37﴾ پلک جھپکتے ہی عرش کا حاضر ہونا اور سارے جنات کو قبصہ میں کرنا اس میں ان کی فضیلت معلوم ہوتی ہے اورساتھ ہی ان کا اللہ کو شکر بجالانا یہ باور کراتا ہے کہ انسان ہمیشہ تواضع اور فقیری اللہ کے حضور اختیار کرے ۔

﴿38﴾ ملکہ سبا کی فضیلت اور ان کے اسلام لانے کی بات بیان کی جارہی ہے کہ جیسے ہی دلائل واضح ہوگئے تو فورا اسلام قبول کرلیا ، ہر انصاف پسند اور عقلمند کا یہی شیوہ ہوتاہے ۔

﴿39﴾ صالح علیہ السلام کے واقعہ میں یہ سبق ملتاہے کہ اللہ اپنے خالص اور صالح بندوں کی مدد کرتاہے اور انہیں مشکلات سے نکالتا ہے گرچہ کچھ دیر ہی سہی اور ایسی راہ سے نکالتا ہے جو وہ نہیں جانتے ۔

﴿40﴾ صالح علیہ السلام کی قوم نے اونٹنی کو کاٹ کر ظلم کیااور ظلم کا انجام دردناک ہوتاہے گرچہ اس کا عذاب تاخیر سے آئے ۔

﴿41﴾ لوط علیہ السلام کے واقعہ سے یہ سبق ملتاہے کہ تمام انبیاء کی تعلیمات فطرت پر مبنی ہوتی ہیں اور وہ فطری تقاضوں کے پورا کرنے کا حکم دیتے ہیں اور فطرت کے خلاف ہونے والے کاموں سے روکتے ہیں ۔

﴿42﴾ جب فواحش کرنے والے علانیہ فحش کرتے ہیں اور سب متفق ہوجاتے ہیں تو اللہ کا عذاب آتاہے ۔

﴿43﴾ **امن خلق السموات والارض وانزل لکم من السماء ماءا**۔۔ الٰہی قدرت اس کی تخلیق وایجاد کو واضح کیا اور منکرین کو یہ سمجھا یاگیا کہ وہ اللہ کی قدر کریں کیونکہ سب کا وہی اکیلا حقدار ہے ۔

﴿44﴾ کھلا چیلنج کیا گیا کہ وہ اس بات کی دلیل پیش کریں کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور الہ برحق ہے ۔ اللہ کے علاوہ کوئی خالق نہیں کوئی موجد نہیں ، اللہ برتر ہے ان باتوں سے جو ظالم بیان کرتے ہیں ۔

﴿45﴾ کائنات کی نشانیاں بتلانے کے باوجود وہ بری طرح قیامت کا انکار کرتے تھے ۔ جوکہ انسان کی بہت شنیع عادت ہے ۔

﴿46﴾ اللہ تعالیٰ بردبار ہے فضل والا ہے اپنی مخلوق پر، انہیں رزق دیتاہے اور وہ اسی کا انکار کرتے ہیں وہ ان پر نرمی کرتاہے تو اس کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ۔

﴿47﴾ **ان ھذا القرآن یقص علی بنی اسرائیل** ۔۔ یقینا قرآن ہدایت کا سرچشمہ ہے اور اختلاف کی حالت میں مرجع ہے ، اسکا فیصلہ محکم ہے اور اس کی آواز حق پر مبنی ہے ۔

﴿48﴾ سارا کا سارا اختلاف جو اگلوں میں ہوا اور جو پچھلوں میں ہورہاہے وہ محض قرآن کو ہدایت نا ماننے اور اس کی راہ سے ہٹنے کی وجہ سے ہے ۔

﴿49﴾ وان اتلوالقرآن۔۔ دنیوی و اخروی امور کے ہر معاملے میں قرآن کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دی گئی ، یہ مؤمن کا رخت سفر ہے ، دعاۃ و مصلحین کا دستور عمل ہے۔

﴿50﴾ دعوت الی اللہ کا دو باتوں پر انحصار ہے 1۔ تبشیر۔ 2۔ انذار

﴿51﴾ یہ اللہ کا فضل ہے کہ وہ نیکیوں کو بڑھا چڑھا کر دیتاہے اور اسی جرم پر پکڑتاہے جس کا بندہ ارتکاب کرتاہے لیکن اس سے عفو و درگزر کی امید لگانا کوئی بعید بات نہیں ۔

﴿52﴾ زندگی کے تمام معاملات میں اللہ کا مراقبہ کرنا ضروری ہے آخرت کو یادرکھنا ضروری ہے اور اس کی ملاقات کی تیاری کرنا اور اس کے سامنے جوابدہ ہونے کا خوف کھانا ہر مسلمان پر ضروری ہے ۔

مناسبت / لطائف تفسیر

حکیم و علیم کا خاص ذکر آیا ہے یعنی اللہ تعالی علم و حکمت سے فیصلہ فرماتے ہیں۔

حفظ وتدبر آیات وحدیث برائے تذکیر و تزکیہ اور دعوت و اصلاح[1]

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ أَمَّن يُجِيبُ ٱلْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ ٱلسُّوٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ ٱلْأَرْضِ ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾ ﴾ النمل

ترجمہ: بھلا وہ کون ہے جو مضطر کی فریاد کو سنتا ہے جب وہ اس کو آواز دیتا ہے اور اس کی مصیبت کو دور کردیتا ہے اور تم لوگوں کو زمین کا وارث بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے ؟ نہیں ، بلکہ تم لوگ بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو ۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ إِنَّمَآ أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ ٱلْبَلْدَةِ ٱلَّذِى حَرَّمَهَا وَلَهُۥ كُلُّ شَىْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿٩١﴾ ﴾ النمل

ترجمہ: مجھے تو بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے پروردگار کی عبادت کرتا رہوں جس نے

اسے حرمت والا بنایا ہے، جس کی ملکیت ہر چیز ہے اور مجھے یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ میں فرماں برداروں میں ہو جاؤں ۔

حدیث: عن ابن عباس رضي الله عنه قال، قال رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ يومَ فتحِ مكةَ : إنَّ هذا البلدَ حرَّمَهُ اللهُ ، لا يُعْضَدُ شَوْكُهُ ، ولا يُنَفَّرُ صَيْدَهُ ، ولا يَلْتَقِطُ لُقَطَتُهُ إلَّا من عَرَّفَهَا .(صحيح البخاري:1587)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شہر کو حرام بنایا ہے، اس کے کانٹے نہ کاٹے جائیں گے، اس کے شکار نہ بھگائے جائیں گے اور نہ کوئی پڑی ہوئی چیز اٹھائی جائے گی، مگر وہ شخص جو اس کا اعلان کرے۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْقِصَصِ
The Narration | Al-Qasas | قصے
28
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

Few Objectives / بعض اہداف

- اللہ کے وعدے پر بھروسہ کرنا۔[103]
- اس سورت میں موسی-علیہ السلام- کے حالات کا تذکرہ کیا گیا ہے پیدائش، نشو نما، نکاح پھر مصر کو لوٹ کر آنا اور اللہ کے وعدہ کا پورا ہونا۔
- موسی علیہ السلام کے قصہ میں. قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰٓ أُمِّ مُوسَىٰٓ أَنْ أَرْضِعِيهِ ۖ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِى ٱلْيَمِّ وَلَا تَخَافِى وَلَا تَحْزَنِىٓ ۖ إِنَّا رَآدُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿٧﴾ ﴾ القصص، اور اللہ کے رسول کے قصہ میں قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ إِنَّ ٱلَّذِى فَرَضَ عَلَيْكَ ٱلْقُرْءَانَ لَرَآدُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ ۚ قُل رَّبِّىٓ أَعْلَمُ مَن جَآءَ بِٱلْهُدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٨٥﴾ ﴾ القصص ، اس بات کی تسلی دی گئی ہے کہ جس طرح موسی کو تکالیف اٹھانے کے بعد پھر واپس اپنے شہر کو لوٹایا گیا اسی طرح آپ کو بھی واپس اپنے شہر کو لوٹایا جائے گا۔
- موسی اور اللہ کے رسول کے قصہ میں گہری مشابہتیں پائی جاتی ہیں:
  - موسی اپنی قوم سے 10 سال جدا رہے اسی طرح رسول اللہ بھی اپنی قوم سے 10 سال دور رہے۔
  - جس طرح اللہ کے رسول چھپ چھپ کر ہجرت کی اسی طرح موسی نے چھپ چھپ کر ہجرت کی۔

Few Topics / بعض موضوعات

1. موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے قصے کا مقدمہ اور زمین میں فرعون کے فساد اور اس کی وعید کا تذکرہ (1-6)
2. موسیٰ علیہ السلام کا قصہ تفصیل سے بیان کیا گیا (7-32)
3. فرعون کی تکذیب اور اس کی سرکشی کا انجام اور لوگوں کو رسولوں کی حاجت و ضرورت کا تذکرہ (33-46)

---

103 (مزید معلومات کےلیے اس کتاب کوضرور پڑھیں- التوكل على الله وأثره في حياة المسلم:عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

4 کفار مکہ کی رسول ﷺ اور قرآن کی تکذیب اور ان کے شبہات کی تردید (47-51)

5 اہل کتاب میں سے ان لوگوں کا تذکرہ جو ایمان لائے ان کے جزا اور صفات کا تذکرہ(52-55)

6 مشرکین کے شبہات اور ان کی تردید ، مشرکین کا موقف اور قیامت کے دن ان کی حالت اور مومنین کی کامیابی کا تذکرہ (56-67)

7 کائنات میں اللہ کی قدرت اور اس کے مطلق ارادے اور اس کے انعامات اور بندوں پر اس کی رحمت کا تذکرہ(68-75)

8 قارون کا قصہ اور اس کا انجام اور اس سے عبرت ،اور نبی ﷺ کے لیے بعض ہدایات (76-88)

بعض اسباق / Few Lessons

1 اس سورت میں اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ امت مسلمہ پر کتنا بھی برا وقت آئے اللہ کے وعدے پر بھروسہ کرنا ہوگا: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مِنكُمْ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ كَمَا ٱسْتَخْلَفَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ ٱلَّذِى ٱرْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِى لَا يُشْرِكُونَ بِى شَيْـًٔا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ ﴿٥٥﴾ ﴾ النور

2 اس سورت کے اندر حق و باطل کے درمیان ہونے والے تصادم کو بیان کیا گیا ہے اور خیر و شر کو پوری طرح واضح کردیا گیا اور تمام معاملات کے حقائق واضح کیے اسی لیے اس کو مبین کے نام سے موسوم کیا۔

3 قرآن کے قصوں سے وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔

4 شخصی فساد اور ذاتی فساد میں فرق کیا گیا ہے جو دوسروں کو بھی پہنچتا ہے اور فساد ہی ہے جو اللہ کے عقاب کو لازم کرتاہے اور ظلم کو پروان چڑھاتاہے ۔

5 قرآن میں غور کرنے والا علو، تکبر، طغیان اور فساد کے اندر پائے جانے والے تعلق کو جان لیگا کہ ان کے اندر بہت گہرا تعلق ہے ، اور اسی پر اللہ گرفت کرتاہے ۔

6 زمین میں استعلاء کرنا بہت برا ہے اور اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے ۔ اسی طرح کثرت مال و اتباع سے عزت

کو پانے کی فکر کرنا یہ بھی برا ہے جس طرح فرعون اور قارون نے کیا تھا۔ اور ان کے واقعات میں مشرکین قریش کے لیے حجت ہے کہ قارون کی قرابت اس کو فائدہ نہ دے سکی ۔

﴿7﴾ ظلم اور مجرم لوگ ایک آبادی کو متفرق کرتے ہیں اور گروہوں میں بانٹتے ہیں تاکہ ان کو غلام بنانے میں آسانی ہو اور ان پر مکمل غلبہ مل جائے ، جس طرح فرعون نے کیا ۔ وجعل اھلھا شیعا۔

﴿8﴾ انجام کار حق اور خیر کا ہی ہوتا ہے گرچہ کہ کچھ وقت لگے کہ اللہ کمزوروں کی مدد کرتا ہے جو صبر کرنے والے ہوتے ہیں اور ظالموں اور ان کے مددگاروں سے انتقام لیتا ہے ۔

﴿9﴾ بلاء کی وجہ سے اللہ خیر کے بہت سے دروازے کھول دیتا ہے گرچہ کہ وقت گزرنے کے بعد ہی کیوں نہ ہو ، اس طرح فرعون کے ظلم نے بنی اسرائیل کو غلامی سے آزاد کرادیا اور ان کو حاکم اور امام بنا دیا۔

﴿10﴾ اس بات کا اظہار کہ غلبہ حق اللہ کے لیے ، اہل ایمان کے لیے ہے اور یہ کہ فرعون کی سربلندی اس کے کچھ کام نہ آسکی کہ وہ جبروت کی سزاؤں کو روک سکے ۔ یہ عبرت ہے ۔

﴿11﴾ واوحینا الی ام موسی۔۔ اللہ کا ارارہ ہر چیز سے آگے ہے برتر ہے ۔

﴿12﴾ فرددنہ الی امہ کی تقر عینھا۔۔ شدت کے بعد آسانی ہے۔

﴿13﴾ اللہ کی قدرت ہے کہ جس سے توقع تک نہ کی جاسکتی ہے اسی سے نجات ملتی ہے ۔

﴿14﴾ فحرمنا علیہ المراضع۔۔ ممتا غالب آتی ہے تمام عورتوں کی مگر اللہ موسی علیہ السلام کی ماں کو ثابت قدم نہ رکھتا تو وہ اظہار کردیتی۔

﴿15﴾ یہاں پر یہ فرق بتایا گیا ہے کہ ظاہری علم الگ ہے اور اشیاء کی حقیقت الگ ہے ۔

﴿16﴾ اسباب کو اختیار کرنا واجب ہے اسی لیے اللہ نے موسی کی ماں کو حکم دیا کہ وہ ان کو دودھ پلائیں اور اس کی حفاظت کریں اور جب خوف آجائے تو "یم" (دریا / سمندر) میں ڈال دینا تاکہ اللہ کی عنایت شامل حال ہوجائے ۔

﴿17﴾ اہل ایمان کا اللہ کے اوپر یقین ہی ہے جو انہیں اللہ کے وعدے پر بھروسہ دلاتا ہے ۔

﴿18﴾ اللہ کی حکمت کی طرف اشارہ کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو۔ جو کہ بنی اسرائیل کے حق میں ہے اور تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے حق میں خراب ہو یہ فرعون کے حق میں کہ جب وہ بنی اسرائیل کو غلام بنا کر اور ان کی نسل کو ختم کرکے خوش تھا ۔

﴿19﴾ اللہ کی تدبیر کو لوگ سمجھ نہیں سکتے ، یہ معنی کئی آیات میں ہے جیساکہ اللہ نے کہا ۔۔ وھم لا یشعرون۔۔

ولکن اکثرھم لا یعلمون۔۔

﴿20﴾ فرعون کی قوم کا اچانک پکڑ لیا جانا کہ وہ نفع کی امید بھی نہ لگا سکے یہ بہت بڑی عبرت اور حسرت ہے اس شخص کے لیے جو انتظار کرتا ہے اور اللہ دشمن کے انتقام سے بڑا انتقام لینے کی دلیل ہے ۔

﴿21﴾ اللہ کا اہل ایمان سے وعدہ اور اہل کفر سے وعید برحق ہونے والی ہے جس میں کوئی پس و پیش نہیں اللہ کی حکمت ہے کہ اس کا وقت سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔

﴿22﴾ انبیاء کی بعثت خلاف عادت طریقہ سے ہوتی ہے کہ چالیس سال کے بعد انہیں رسول بنایا جاتاہے اور علوم و معارف کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں جو وہ نہ جانتے تھے ۔ ماکنت تدری ماالکتب ولا لایمان۔ الشوری۔

﴿23﴾ مظلوم اور ضرورت مند کی مدد کرنا تمام شریعتوں میں یہ فرض ہے ۔

﴿24﴾ قال رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی ۔۔ اس میں استغفار کی فضیلت بتائی گئی ہے ۔ چاہے صغائر ہوں یا کبائر ہوں ۔ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا۔ موسی علیہ السلام نے استغفار کیا تو اللہ نے معاف کردیا۔

﴿25﴾ جو اللہ پر توکل کرے اس کے لیے اللہ کافی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ موسی علیہ السلام اپنے معاملے میں اللہ سے لولگاتے ہیں اور وہ ان کے لیے کافی ہو جاتاہے۔

﴿26﴾ فلن اکون ظھیرا للمجرمین۔۔ اس سے یہ سبق ملتاہے کہ ظلم اور فسق کے معاملے میں کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔

﴿27﴾ فطری خوف یہ ایک انسانی فطرت ہے اللہ کی معرفت اور اس پر توکل کے منافی نہیں ۔

﴿28﴾ اہل ایمان کے درمیان ایمان ہی پختہ رشتہ ہے اس لیے آل فرعون میں سے جو مومن تھا وہ فرعون کا چچا زاد بھائی تھا جس نے موسی علیہ السلام کو فرعون کی چال بازی کی خبردی اور جلدی سے نکل بھاگنے کی نصیحت کی۔

﴿29﴾ فجاءتہ احدھما تمشی علی استحیاء۔ اس سے یہ سبق ملتاہے کہ عورت کام کاج کر سکتی ہے جب وہ پردے اور حیا کے اندر ہو۔

﴿30﴾ عورت کے ولی کے لیے جائز ہے کہ وہ کسی کی صالحیت کی بنا پر پیغام دے سکتاہے ۔

﴿31﴾ اگر کوئی تطوعا کام کرے تو اس شخص کے لیے ضروری ہے کہ وہ مروّت اور حسن اخلاق کی قبیل سے کچھ بدلہ دے دے باوجود اس کے یہ فرض نہیں ۔

﴾32﴿ باپ ولی نکاح ہوگا، بدنی عمل کو مہر بنایا جاسکتا ہے، نکاح اور اجرت جمع ہوسکتے ہیں۔

﴾33﴿ انسان کے ظاہر سے فیصلہ کیا جائے گا جس طرح لڑکی نے موسی علیہ السلام کی عدالت اور امانت کو ان کے ظاہری عمل سے پایا۔

﴾34﴿ فضائل اور اچھے اخلاق کی حرص کرنی چاہیے۔ جس طرح موسی علیہ السلام بھلائی کرتے، ضرورت مند کی مدد کرتے، کمزوروں کا خیال کرتے، زھد و قناعت اختیار کرتے یہ اللہ کا شکر اور صالحین کے ساتھ رغبت، وفاء عہد وغیرہ۔

﴾35﴿ خیر کی ترغیب، بھلائی میں مدد اور دوسروں کے لیے نیکی کرنا چاہیے۔

﴾36﴿ انبیاء و صالحین کی سیرت سے درس لینا اور نمونہ بنانا لازم ہے، خصوصا محمد ﷺ کے اخلاق سے بے حد ضروری ہے۔

﴾37﴿ بدلہ قبول کرنا جائز ہے۔

﴾38﴿ رسالت یہ اللہ کا اختیار اور اصطفاء ہے اور جو اللہ کے ارادے سے ہی ہوتا ہے۔

﴾39﴿ رسالت کے ذریعہ وحی اچانک ہوتی ہے جس طرح موسی علیہ السلام کو وادی سے آواز دی گئی اور جس طرح محمد ﷺ غار حراء میں آواز دیے گیے، ہر کسی کو طبعی خوف ہوا لیکن اللہ نے ثابت قدم رکھا۔

﴾40﴿ موسی علیہ السلام کے واقعہ میں اشارہ ہے کہ اللہ محمد ﷺ کو ان کے دشمنوں سے اسی طرح بچائے گا جس طرح اس نے موسی علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کو بچایا۔

﴾41﴿ غلبہ اور نصرت انبیاء کے لیے ہے ان کے دشمنوں کے خلاف

﴾42﴿ گمراہ لوگوں کے حالات یکساں ہوتے ہیں اعراض کرنے میں، تکبر میں، حق کا انکار کرنے اور جھٹلانے میں۔

﴾43﴿ جس طرح خیر میں امامت ہوتی ہے اسی طرح شر میں ہوگی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی نمونہ بنے گا اس کے قول و عمل میں۔

﴾44﴿ گمراہ لوگوں کا ایک جیسا حال ہوتا ہے کہ وہ محال چیزوں کا مطالبہ کرتے ہیں جس طرح کہ فرعون الہ کی طرف جھانکنا چاہتا تھا مشرکین مکہ اللہ کو دیکھنا چاہتے ہیں، اور بعث کے احوال کا انکار کرتے ہیں۔

﴾45﴿ اچھاانجام اصحاب حق کا ہوگا۔ اور برا انجام اہل باطل کا ہوگا۔ کہ تورات دے کر موسی علیہ السلام کی تکریم کی اور کافروں کو ہلاک کیا۔

﴾46﴿ ماضی کے غیبی امور کی خبر دینا محمد ﷺ کی صداقت کی دلیل ہے اور یہ کہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے کیونکہ محمد ﷺ ان حوادث کے وقت موجود نہ تھے اور نہ کسی نے سنا تھا۔

47 رسالت بہت بڑی چیز کے لیے ہوتی ہے جیسے اللہ کی شریعت کی تبلیغ، لوگوں پر اتمام حجت ، تاکہ یہ لوگ یہ نہ کہیں کہ ہم تک پیغام نہیں پہنچا۔ ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع آیتک۔۔

48 مغالطہ اور باطل باتوں سے جھگڑنا یہ معاند کافر کی نشانی ہے جبکہ محمد ﷺ کے ذریعہ ان تک حق آچکا تھا۔

49 نفسانی خواہشات کی اتباع کرنا گمراہی کو جانے والا راستہ ہے اور اہل ایمان کی صفات میں سے یہ ہے کہ نفسانی خواہشات کی مخالفت کی جائے ۔

50 ان آیات سے سبق ملتاہے کہ جو کچھ مصیبت پہنچتی ہے وہ ہمارے ہاتھوں سے آگے بھیجنے کا نتیجہ ہے اگر وہ عمل برا نہ وہوتا تو برا انجام نہ ہوتا۔

51 ہر زمانے میں کفار کا ایک ہی دعوی رہا اور ہمیشہ وہ تکبر ، عناد اور انکار سے متصف رہے ، مادی و حسی معجزات طلب کرتے رہے اور ان کے ظاہر ہونے کے باوجود وہ اس پر ایمان نہیں لائے کیونکہ ایک کو جھٹلانا تمام کو جھٹلانا ہے ۔

52 اللہ کی کتابوں کی تکذیب کرنے میں تمام کفار کی ایک ہی حجت تھی وہ ایک تہمت ہے کہ کتابیں جادو ہیں گھڑی ہوئی ہیں اور یہ رسول جادوگر ہیں ۔

53 فان لم یستجیبوا لک فاعلم انما یتبعون اھوائھم۔۔ اس آیت میں لوگوں کو دو حصوں میں باٹا گیا ایک متبع رسول اور دوسرا متبع ھوی اور جو دلائل واوضح ہونے کے باوجود رسول کی بات نہ مانے وہ نفسانی خواہشات کا بندہ ہے ۔

54 اس سے الہی ہدایت کی طلب کرنا یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہے ۔

55 جب اللہ پر ایمان صحیح ہو، صحیح و ثابت وحی کی روشنی میں پروان چڑھا ہو اس پر غیر مومن سے الگ ہونا آسان ہوجاتاہے جس طرح اہل کتاب میں سے سچے لوگ محمد ﷺ پر ایمان لے آئے ۔

56 سچے مومن کی شان ہے کہ وہ لغو باتوں سے اعراض کرتاہے ، اور جاہل لوگوں سے اجتناب کرتاہے اور صالح اعمال کی بجا آوری میں مشغول ہوتاہے ۔

57 اولئک یؤتون اجرھم مرتین۔۔ جو محمد ﷺ پر ایمان لائے جبکہ اس سے پہلے وہ بغیر کسی تبدیل و تحریف کے پچھلی شریعت پر بھی ایمان رکھتا تھا اس کے لیے دوگنا اجر ہے ۔

58 دلوں میں ایمان کی ہدایت اللہ کی طرف سے ہے وہ جسے چاہتاہے ہدایت دیتاہے اور جسے چاہتاہے گمراہ کردیتاہے رہا مسئلہ انبیاء کی ہدایت کا وہ بس رہنمائی اور ارشاد ہے ۔

59 زندگی میں تکبر کرنا اور نعمتوں کی ناشکری کرنا اللہ کے غضب اور عقاب کو لاتاہے ۔

60 محمد ﷺ جو ام القری میں بھیجے گئے وہ تمام عرب و عجم کے لیے رسول ہیں ۔

61 عقلمند کے پاس دنیوی مال ومتاع جو کہ زائل ہونے والے ہیں کوئی حیثیت نہیں اس کے مقابلے میں کہ آخرت کی ہمیشہ کی نعمتیں ملے ۔

62 **ثم ھو یوم القیامۃ من الحضرین**۔۔ تمام لوگ قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے وہ ان سے حساب لیگا اور بدلہ دے گا اور جو دنیوی لذتوں میں پڑ کر آخرت کو بھلا چکے تھے وہ تمام باتیں سامنے آئیں گی۔

63 **ویوم ینادیھم فیقول**۔۔ مشرکین و کفار کو بدلہ والے دن میں خطرناک رسوا کرنے والے موقف سے ڈرایا گیا اور یہ بتلایا گیا کہ من گھڑت شرکاء اللہ کے سامنے کچھ فائدہ نہ دیں گے بلکہ وہ اعلان براءت کریں گے ۔

64 لوگوں کو اللہ سے توبہ کرنے ، عبادتوں میں اخلاص پیدا کرنے اور عمل صالح کرنے کی ترغیب دی گئی تاکہ وہ قیامت کے دن نجات، کامیابی اور فلاح پا سکیں ۔

65 تمام معاملات کو اللہ کے حوالے کرنے کی بات بتائی گئی جس طرح ہدایت اسی کے ہاتھ میں ہے وہ جو چاہے پیدا کرتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں کرتا۔

66 اللہ کا علم لا محدود ہے اس کو ظاہری و باطنی علم ہے اور وہ تمام باتیں جانتا ہے جو سینوں میں ہے ۔

67 عبادت اور الوہیت میں اللہ اکیلا مستحق ہے اور دنیا اور آخرت میں اسی کا حکم چلتا ہے ۔

68 بندوں پر اللہ کی نعمت ہے رات اور دن یہ ہمیشہ استمرار کے ساتھ آتے ہیں جو اس بات کا تقاضہ کرتے ہیں کہ مومن قول و عمل کے ذریعہ اللہ کا شکر ادا کریں ۔

69 مشرکین عنقریب جان لیں گے اور انہیں یقینی علم حاصل ہو گا کہ عبادت خالص اللہ وحدہ کا حق ہے۔

70 **ان قارون من قوم موسی**۔۔ بغاوت کا برا انجام ہو گا، اور ظلم آبادی کو خسارہ میں ڈال دیتا ہے ۔

71 مال و دولت کی کثرت آزمائش اور تھکان ہے اور فساد فی الارض اور طغیان کا سبب ہے ۔

72 کفار دنیوی لذتوں سے دھوکہ کھاتے ہیں اور وہ اللہ کی نعمتوں کو کمتر گردانتے ہیں جس پر وہ سزا کے مستحق ہیں۔

73 مجرموں سے قیامت کے دن جو سوال ہو گا وہ ان کو توبیخ کے لیے ہو گا۔ اور نہ ہی ان کا کوئی عذر قبول کیا جائے گا۔

74 سچا ایمان عمل صالح اور تکالیف پر صبر کا تقاضہ کرتا ہے ۔

75 عقلمند وہ ہے جو دوسروں سے عبرت پکڑتا ہے وہ دوسروں کے لیے خود نشان عبرت نہیں بنتا۔

﴿76﴾ لوگوں میں سے چند ایسے ہیں جو ظاہری چیزوں سے دھوکہ کھاتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو قارون اور اس کی زینت سے خوش ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس کی طرح خواہش کرنے لگتے ہیں اور اس کو بڑا انسان سمجھتے ہیں لیکن جلدی عذاب سے عقل کی طرف لوٹتے ہیں اور اللہ کی نعمت کو یاد کرتے ہیں ۔

﴿77﴾ علو، تکبر و کبر اور زمین میں فساد یہ ایسی چیزیں ہیں جو دنیا اور آخرت کو ہلاکت سے دوچار کرتی ہیں ۔

﴿78﴾ انجام کار متقی لوگوں کے لیے ہے اور اچھا خاتمہ ماننے والوں کے لیے ہے ۔

﴿79﴾ ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد۔۔ نبی کو مکہ واپس جانے کی بشارت دی جارہی ہے وہ نبی کو غلبہ کی حالت میں لوٹائے گا جبکہ قوم نے انہیں نکال دیا تھا۔

﴿80﴾ نرمی کا اسلوب اپنانے اور حکمت سے کام کرنے کی ضرورت ہے اور مخاطب کو اسلام کی حقیقت سمجھانے کی ضرورت ہے اور اس کے لیے مناقشہ اور اخذ رد کا میدان کھولنا ضروری ہے ۔

﴿81﴾ کوئی نہیں جانتا تھا کہ اللہ محمد ﷺ کو رسول بنا کر بھیجے گا، اور ان پر قرآن نازل کرے گا جو نور اور ہدایت اور شریعت ہے یہاں تک کہ محمد ﷺ بھی نہ جانتے تھے ۔

﴿82﴾ ولا تدع مع اللہ لھا آخر۔۔ ان آیات میں اللہ کے سوا تمام معبودان باطلہ کی نفی کی گئی ہے اور عبادت کو اللہ کے لیے ثابت کیا گیا ، کہ رسول کو اللہ کی طرف بلانے اور مشقت برداشت کرنے اور کفار کی تکالیف پر توجہ نہ کرنے اور صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا۔

﴿83﴾ کل شئی ھالک الا وجہہ لہ الحکم والیہ ترجعون۔ قیامت کے قائم ہونے اور بعث ونشور کو ثابت کیا گیا کہ مرنے کے بعد دوبارہ تخلیق ہوگی۔

﴿84﴾ پوری کائنات کے ختم ہونے کی بات بتائی گئی اور ہلاکت یہ اللہ کے علاوہ تمام چیزوں پر مسلط ہو گی ، جس کے ذریعہ سے یہ بتانا ہے کہ وہ ذات ہے جو دائم ہے ، باقی رہنے والی ہے ، ہمیشہ زندہ رہنے والی ہے ، اور قیوم ہے ۔

کل من علیھا فان۔۔

مناسبت / لطائف تفسیر

- سورہ نمل میں انذار – آیات کونیہ کے ذریعہ، سورہ قصص میں انذار –واقعہ موسی–علیہ السلام– اور تاریخی حقائق کی روشنی میں کیا گیا۔
- سورہ یوسف اور سورہ قصص میں موازنہ کریں تو دونوں میں فرق یہ ہے کہ سورہ یوسف میں غلطی کا مرتکب رجوع کر رہا ہے جب کہ سورہ قصص میں ٹکراؤ اور صراع کا ماحول ہے۔

حفظ وتدبر آیات وحدیث برائے تذکیر و تزکیہ اور دعوت و اصلاح[1]

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ إِنَّكَ لَا تَهْدِى مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَهْدِى مَن يَشَآءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِٱلْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾ ﴾ القصص

ترجمہ: آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہے ہدایت کرتا ہے۔ ہدایت والوں سے وہی خوب آگاہ ہے۔

حدیث: عن مسيب بن حزن قال: لمَّا حضرتْ أبا طالبٍ الوفاةُ، جاءَهُ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ، فوَجَدَ عندَهُ أبا جهلٍ وعبدَ اللهِ بنَ أبي أميَّةَ بنَ المغيرَةِ، فقالَ: (أيْ عمِّ، قلْ لا إلهَ إلا اللهُ، كلمةً أُحاجُ لكَ بها عندَ اللهِ). فقالَ أبو جهلٍ وعبدُ اللهِ بنُ أبي أميَّةَ: أتَرْغَبُ عن ملَّةِ عبدِ المطلبِ، فلمْ يزلْ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ يعْرِضُهَا عليهِ، ويُعِيدَانِهِ بتلكَ المقالةِ، حتى قالَ أبو طالبٍ آخرَ ما كلَّمَهُم: على ملَّةِ عبدِ المطلبِ، وأبَى أنْ يقولَ: لا إلهَ إلا اللهُ، قالَ: قالَ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ: (واللهِ لأستَغْفِرَنَّ لكَ ما لمْ أُنْهَ عنْكَ). فأنزلَ اللهُ: { مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ }. وأنزلَ اللهُ في أبي طالبٍ، فقال لرسولِ اللهِ صلى اللهُ عليهِ وسلَّمَ: { إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَـٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ }. (صحیح البخاري: 4772)

ترجمہ: جب ابوطالب کا انتقال ہونے لگا تو آں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس گئے ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیر وغیرہ وہاں موجود تھے آپ نے ابوطالب سے فرمایا اے چچا! آپ ایک دفعہ کلمہ پڑھ دیجیے اور کہہ دیجیے کہ اللہ ایک ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے سچے رسول ہیں

تو پھر میں اللہ سے آپ کے بارے میں کہہ لو نگا اسکے بعد ابو جہل اور عبداللہ نے ابوطالب سے کہا کہ کیا تم عبد المطلب کے دین کو چھوڑ دو گے؟ رسول اکرم تو یہی کہتے رہے مگر یہ دونوں اپنی بات دہراتے رہے یہاں تک کہ ابوطالب کے آخری الفاظ یہ تھے کہ میں عبد المطلب کے دین پر مرتا ہوں اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے سے انکار کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ و اللہ میں ان کے لیے برابر استغفار کرتا رہوں گا جب تک اللہ تعالیٰ مجھے اس سے منع کرے چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل فرمائی گئی قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١١٣﴾ ﴾ التوبۃ یعنی نبی اور ایمان والوں کو مشرکوں کے لیے استغفار نہیں کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ نے آن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابوطالب کے معاملہ میں فرمایا کہ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾ ﴾ القصص یعنی تم جسے چاہو ہدایت نہیں کر سکتے ہدایت تو اللہ ہی جسے چاہے دیتا ہے۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَمَا أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ۚ وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦٠﴾ ﴾ القصص

ترجمہ: اور تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ صرف زندگی دنیا کا سامان اور اسی کی رونق ہے، ہاں اللہ کے پاس جو ہے وہ بہت ہی بہتر اور دیرپا ہے۔ کیا تم نہیں سمجھتے۔

حدیث: عن مستورد قال، قال النبي صلى الله عليه وسلم: واللهِ ! ما الدُّنيا في الآخرةِ إلَّا مِثْلُ ما يَجعلُ أحدكُمْ إصبعَهُ هذهِ - وأشارَ يحيى بالسبابةِ - في اليمِّ . فلينظرْ بِمَ يَرجِعُ ؟ .(صحیح مسلم:2858)

ترجمہ: اللہ کی قسم دنیا آخرت کے مقابلے میں اس طرح ہے کہ جس طرح تم میں سے کوئی آدمی اپنی انگلی دریا میں ڈال دے - شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کیا - اور پھر اس انگلی کو نکال کر دیکھے کہ اس میں کیا لگتا ہے۔

أهداف سور القرآن
سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ
The Spider | Makdi | مکڑی
29
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

Few Objectives / بعض اہداف

- اسلامی تعلیمات اور انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی روشنی میں فتنوں سے مقابلہ کرنا۔ [104]
- اس سورت کا نام العنکبوت (مکڑی کا جال) اس لیے رکھا گیا ہے کہ جس طرح مکڑی کا جال ہوتا ہے فتنے بھی ایسے ہی ہوتے ہیں کہ انسان کو اپنا شکار بناتے ہیں لیکن جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے یہ فتنے اس کے لیے بہت ہی معمولی ثابت ہوتے ہیں جیسے مکڑی کا جال۔ [105]
- سورت کا اختتام اس امر پر ہوتا ہے کہ جو فتنوں میں صبر کے ساتھ ڈٹے رہتے ہیں اور جانی و مالی طریقے سے جہاد کرتے ہیں انہیں اللہ اس آزمائش میں کامیاب کردیتے ہیں۔ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَٱلَّذِينَ جَٰهَدُواْ فِينَا لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَاۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَمَعَ ٱلۡمُحۡسِنِينَ ٦٩ ﴾ العنکبوت
  ترجمہ: اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھا دیں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا ساتھی ہے (69)۔
- استقامت کا مظاہرہ سخت آزمائش کے موقع پر۔
- سونے کو آگ پر تپانے سے ہی وہ کندن بنتا ہے، اس عمل سے گذرنا پڑتا ہے۔
- عربی میں فتنہ سونے کے تپانے کو کہتے ہیں، ایمان والے کو آزمائش آتی ہے تو اس کا ایمان اور جگمگانے لگتا ہے، اللہ تعالیٰ کو اعلی سے اعلی چمکتا ایمان پسند ہے۔
- چاہے اچھے حالات ہوں چاہے برے حالات اصل کامیابی یہ ہے کہ اچھے حالات میں ناشکری اور برے حالات میں بے صبری سے بچیں۔

Few Topics / بعض موضوعات

1. دنیا میں لوگوں کو آزمانا یہ اللہ کی سنت ہے اور کامیاب لوگوں کے بدلہ کا تذکرہ (1-9)

104 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں - سمات المؤمنين في الفتن وتقلب الأحوال:صالح بن عبد العزيز آل الشيخ)
105 (الاستقامة:أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)

2 منافقین کا دھوکہ اور کافروں کے جھٹلانے اور ان کو اس کے انجام سے ڈرائے جانے کا تذکرہ(10-13)

3 نوح علیہ السلام کا اپنی قوم کے ساتھ ،ابراہیم علیہ السلام کا اپنی قوم کے ساتھ قصہ اور آگ سے ان کی نجات کا تذکرہ(14-25)

4 لوط علیہ السلام کا ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لانا اور لوط علیہ السلام کا اپنی قوم کے ساتھ قصہ کا بیان (26-39)

5 شعیب،ہود،صالح اور موسیٰ علیہم السلام کا اپنی قوم کے ساتھ قصے مذکور ہیں ان لوگوں کے انجام کا بیان جنہوں نے دنیا میں انبیاء کو جھٹلایا (36-40)

6 اس شخص کی مثال جس نے اللہ کو چھوڑ کر اوروں کو اولیاء بنالیا (41-44)

7 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدایات اور جو قرآن کی تلاوت کیا، اور نماز قائم کیا اس کے ثمرات کا بیان (45)

8 اہل کتاب سے مجادلہ کے ہدایات اور ان کے شبہات کے رد کے سلسلہ میں نصیحتیں (46-55)

9 مومنوں کو ہجرت کرنے کا حکم اور صابرین کا بدلہ اور مشرکین کا اللہ کی قدرت کااعتراف کہ وہی رازق ہے (56-63)

10 دنیا کی حقیقت اور کفار کی طبیعت اور کافروں کی سزا اور مومنوں کے بدلے کا تذکرہ ہے (64-69)

بعض اسباق

1 یہ فتنے مومن بندوں پر اللہ کی طرف سے آزمائش ہیں۔[106]

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ الٓمٓ ١ أَحَسِبَ ٱلنَّاسُ أَن يُتۡرَكُوٓاْ أَن يَقُولُوٓاْ ءَامَنَّا وَهُمۡ لَا يُفۡتَنُونَ ٢ وَلَقَدۡ فَتَنَّا ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِهِمۡۖ فَلَيَعۡلَمَنَّ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ صَدَقُواْ وَلَيَعۡلَمَنَّ ٱلۡكَٰذِبِينَ ٣ ﴾ العنكبوت

ترجمہ: الم (1) کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ان کے صرف اس دعوے پر کہ ہم ایمان لائے ہیں ہم انہیں بغیر آزمائے ہوئے ہی چھوڑ دیں گے؟ (2) ان سے اگلوں کو بھی ہم نے خوب جانچا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں بھی جان لے گا جو سچ کہتے ہیں اور انہیں بھی معلوم کرلے گا جو جھوٹے ہیں (3)۔

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَٱلَّذِينَ جَٰهَدُواْ فِينَا لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَاۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَمَعَ ٱلۡمُحۡسِنِينَ ٦٩ ﴾ العنكبوت

ترجمہ: اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھا دیں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا ساتھی ہے (69)۔

106 (سمات المؤمنين في الفتن وتقلب الأحوال:صالح بن عبد العزيز آل الشيخ

2 احسب الناس ان یترکوا۔۔ مومن وہ مجاہد ہوتا ہے جو اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرتا ہے ، مصائب و مشکلات پر صبر کرتا ہے اگر وہ دنیا کی سختیوں پر صبر کرلے تو جنت پائے گا ور اللہ کی رضا مندی حاصل کرے گا۔

3 جو منافق یا کمزور ایمان والا ہے وہ اللہ کی راہ میں تھوڑی سی تکلیف برداشت نہیں کرتا اور فورا کفر پر اتر آتا ہے اور گمراہ ہو جاتا ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے جہاں سخت ترین عذاب دیے جائیں گے ۔

4 دنیا امتحان اور آزمائش کی جگہ ہے پس جو صبر کرے اور اللہ کے احکام کو ادا کرے گناہوں سے بچے وہ کامیاب ہے اور جو اللہ کی نافرمان کرے وہ ہلاک ہوگا اس آزمائش کی وجہ صرف یہ ہے کہ پتہ چلے کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے ۔

5 اعمال صالحہ کرنے پر ابھارا گیا اور یہ کہ تمام احکام کو بجالائے ، اور برائی سے بچے کیونکہ جو نیکی کرے گا وہ اس کے لیے ہے اور جو برائی کرے گا اس کا وبال اسی پر ہے۔

6 ووصینا الانسان۔۔ اہل ایمان پر اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا واجب ہے کیونکہ اس کے وجود اور اس کی تربیت کے وہی اصل سبب ہیں ، لہذا ان کی اطاعت واجب ہے لیکن اگروہ شرک اور نافرمانی کی دعوت دیں تو جائز نہیں کہ اس میں ان کی اطاعت کی جائے۔

7 ومن الناس من یقول امنا باللہ۔۔ منافقین کو واضح کیا جارہا ہے کہ وہ اپنی زبانوں سے کہتے ہیں کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں لیکن ان کے دل ایمان سے خالی ہیں ان کے دل دین سے بیزار ہیں اور دنیا وآخرت کا خسارہ ہے ۔

8 وقال الذین کفروا للذین آمنوا اتبعوا۔۔ اہل ایمان کو ان کے دین سے آزمایا جارہا ہے اور ہر دور میں کافروں کا یہی حربہ رہا کہ مومن کو اس کے دین سے ہٹا دیتے ہیں اور دھوکہ دیتے ہیں مال کے ذریعہ ، شہوات کے ذریعہ اس سے بھی آگے گناہوں کو اپنے اوپر لینے کا دعوی کرتے ہیں ۔

9 ولقد ارسلنا نوحا۔۔ اللہ نے محمد ﷺ کو تسلی دینے کے لیے یہ قصہ ذکر کیا ہے کیونکہ آپ ﷺ کی قوم اعراض کر رہی تھی اور آپ ﷺ کی دعوت کا انکار کررہی تھی۔ تو اللہ نے خبر دی کہ ہر نبی کے ساتھ ایسا ہی ہوا ہے لہذا انھوں نے صبر کیا اور نوح علیہ السلام کا ذکر اس لیے ہوا کہ وہ استقامت کی مثال ہے۔

10 دعاۃ الی اللہ پر صبر کرنا لازم ہے اور دعوت کی تبلیغ میں تکالیف برداشت کرنا ضروری ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور اس کے دین کی اتباع کریں ، اوریقین کرلیں کے الٰہی مدد دنیا و آخرت انہیں کے لیے ہے ۔

11 اہل ایمان کا انجام نجات ہے جو دنیا اور آخرت میں ہے اور کفار کا ٹھکانہ دنیا میں خذلان ہے اور آخرت میں جہنم کی آگ کی سزا ہے ۔

﴿12﴾ **وابراهيم اذقال لقومه**۔۔ ابراھیم علیہ السلام کی دعوت تمام انبیاء کی دعوت تھی اور وہ توحید سبحانہ تعالیٰ اور اس سے شرک کی نفی ہے اور اوامر پر عمل کرکے منہیات سے باز آکر اس کی عبادت کی جائے ۔

﴿13﴾ **ان الذين تعبدون من دون الله** ۔۔ اللہ ہی ہے جس سے رزق طلب کیا جائے کیونکہ وہی نفع اور نقصان کا مالک ہے رہے بت جن کی مشرکین پوجا کرتے ہیں نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان ۔

﴿14﴾ **اولم يروا كيف يبدى الله الخلق**۔۔ اللہ نے ہی مخلوق کو پیدا کیا ہے اور وہی انہیں ہلاک کرے گا پھر دوبارہ قیامت کے روز انہیں اٹھائے گا اس پر ہر معاملہ آسان ہے ۔

﴿15﴾ ابراھیم علیہ السلام نے اپنی قوم پر حجت قائم کردی اور اصول ثلاثہ کو ثابت کیا ۔

1۔ توحید 2۔ رسالت 3۔ آخرت

اور اس کے دلائل قائم کیے مگر قوم نے ان کو جلانے پر اتفاق کرلیا، اور اللہ نے انہیں اس سے نجات دی۔

﴿16﴾ **ولوطا اذقال لقومه**۔۔ مومن کو چاہیے کہ وہ فحش چیزوں پر نکیر کرے ، چاہے وہ راستے روکنے ، اغلام بازی کرنے یا مجلس میں برائی کرنے کی قبیل سے ہو جس طرح لوط علیہ السلام نے کیا۔

﴿17﴾ داعی کو جو قوم مایوس کردے اس قوم پر ہلاکت کی دعا کرنا جائز ہے کیونکہ ان سے فساد پھیلے گا۔

﴿18﴾ لوگوں پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان فساد مچانے والوں کے انجام پر غور کریں ۔

﴿19﴾ **والى مدين**۔۔ گزشتہ اقوام کی ہلاکت ان کے کفر وعناد کی وجہ سے ہوئی ، ان کے فساد مچانے اور گناہوں میں ملوث ہونے کی وجہ سے ہوئی ، تو اللہ نے انہیں عذاب دے کر رہتی دنیا تک ان کو نشان عبرت بنا دیا۔

﴿20﴾ مصر میں سرکشی اور بغاوت کے سردار قارون ، فرعون اور ہامان تھے جنھوں نے سرکشی اور تکبر کیا اللہ نے قارون کو زمین میں دھنسا دیا، فرعون اور ہامان کو پانی میں ڈبو دیا تاکہ بعد والوں کے لیے یہ عبرت بنیں ۔

﴿21﴾ **فكلا اخذنا بذنبه**۔۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ظالم لوگوں کو ان کے ظلم کرنے اور انبیاء کی اتباع نہ کرنے کی سزا دے گا گرچہ کہ دنیا میں عقاب جلدی نہ لے مگر آخرت میں بہت سخت پکڑ پکڑے گا۔

﴿22﴾ **مثل الذين اتخذوا من دون الله** ۔۔ اللہ نے بتوں کو پوجا کرنے والوں کی مثال بیان کی وہ جس کی عبادت کرتے ہیں ان کو کچھ فائدہ نہ دے گی، اور ان کی بنیاد مکڑی کی بنیاد کی طرح ہے ، جو بہت ہی کمزور ہے لیکن یہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے اور نہ عبرت پکڑتے ہیں ۔

﴿23﴾ کافر اور مشرک اس چیز کی عبادت کرتے ہیں جو ذرا برابر بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے ، جبکہ مومن وہ جانتا ہے کہ اس کی نجات اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کرنے میں ہے ۔

﴿24﴾ خلق السموات والارض۔۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تاکہ انسان ان کے ذریعہ الہ کی معرفت حاصل کرے اور اس خالق کے وجود پر استدلال کرے، جسکی یہ پختہ کاریگری ہے اس کا تو صرف کافر انکار کرتے ہیں۔

﴿25﴾ مومن کو چاہیے کہ وہ قرآن کی تلاوت پر مواظبت کرے اور اپنی زندگی کے ہر معاملہ میں اس کو لازم پکڑے اور یہی دنیا وآخرت میں نجات کا واحد ذریعہ ہے۔

﴿26﴾ ولا تجادلوا۔۔ مناقشہ اور جدال حکمت و موعظت حسنہ سے ہونی چاہیے کیونکہ یہی چپ کرانے اور ہدف کو پانے کا راستہ ہے اور خاص کر دعوت الی اللہ کے لیے حجت، عقل اور دلیل سے بات کرنے کی ضرورت ہے۔

﴿27﴾ محمد ﷺ کی نبوت کی صداقت کہ وہ قرآن کے نازل ہونے سے پہلے نہ قرآن پڑھتے تھے نہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے، اور اپنی قوم میں چالیس سال زندگی گزاری اور سابقہ کتابوں نے آپ ﷺ کی شہادت دی، اور آپ ﷺ کی امیت ایک قطعی اور واضح دلیل ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے کیونکہ اس کی آیات واضح ہیں، محکم ہیں نہ جادو ہیں اور نہ شعر و شاعری اور یہ تغیر و تبدل سے پاک ہے۔

﴿28﴾ اللہ نے انسانوں اور جنات کو چیلنج کیا ہے کہ وہ اس جیسا کلام پیش کریں، یا دس سورے بنادے یا ایک سورہ ہی بنادے لیکن سب عاجز آگئے جو ایک قطعی ثبوت ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے جو محمد ﷺ کے دل پر اترا ہے۔

﴿29﴾ قرآن کریم ایک عقلی معجزہ ہے جو رہتی دنیا تک کھلا چیلنج ہے وہ اللہ کی کتاب ہے جو اس پر ایمان لایا اور نیک کام کیا وہ اللہ کے عذاب سے نجات پا گیا، اور جو ایمان نہ لایا اس کی آخرت تنگ کردی جائے گی۔

﴿30﴾ یستعجلونك بالعذاب۔۔ اللہ مہلت دیتاہے لیکن عذاب کو نہیں ٹالتا جو اس نے کافروں اور مشرکوں کے لیے تیار کررکھا ہے اور یہی لوگ عذاب کی جلدی مچاتے ہیں جبکہ اللہ کی حکمت ہے کہ اس نے بندوں پر رحم کا معاملہ کرتے ہوئے توبہ اور اصلاح نفس کا موقع دیا۔

﴿31﴾ یا ایها الذین آمنوا ان ارضی واسعة۔۔ دار الکفر سے دارالسلام کی طرف ہجرت کرنے پر ابھارا گیا جب اسلام کے نام پر تکالیف زیادہ ہوجائیں اور مسلمان دین کے شعائر کو قائم نہ کرسکے اسے چاہیے کہ وہ ہجرت کرے۔

﴿32﴾ اللہ نے اہل ایمان صبر کرنے والوں کو جنت کا وعدہ کیا ہے۔

﴿33﴾ وکأین من دابة لا تحمل رزقها۔۔ اللہ ان لوگوں کو باور کرایا جو ہجرت سے ڈررہے تھے کہ موت آنی ہے چاہے تم گھروں میں بیٹھو یا ہجرت کرجاؤ اور رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

﴿34﴾ ولئن سالتهم من خلق ۔۔ مشرکین اپنے تئیں تناقض کا شکار تھے وہ اللہ کو خالق، مالک اور رازق مانتے تھے پھر

بھی وہ شرک کرتے تھے ۔

﴿35﴾ دنیا کی ہر شئ اللہ کی قضا و قدر کے حوالے ہے ، رزق اس کی کے حکم سے ملتاہے اور کمی اسی کے حکم سے ہوتی ہے اور وہ جانتا ہے کہ بندوں کو کیا مناسب ہے اور اس نے اپنی قدرت کے براھین واضح کیے لیکن یہ لوگ غور نہیں کرتے ۔

﴿36﴾ دنیا کی زندگی زائل ہونے والی ہےاورآخرت کی زندگی باقی رہنے والی ہے اس طرح انسان کو اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہیے۔

﴿37﴾ مومن شدت اور خوشحالی وقت اللہ کو یاد رکھتے ہیں ، اور آخرت کی تیاری کرتے ہیں اور مشرک صرف مشکل وقت میں یاد کرتے ہیں جب وہ ڈوبنے سے ڈرتے ہیں تو یاد کرتے ہیں اگر ان کو ڈوبنے سے بچالے تو پھر وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں۔

﴿38﴾ جو لوگ اللہ کی رضامندی کے طالب ہیں اور اس کے دین کی نصرت کرتے ہیں اور ظالموں پر نکیر کرتے ہیں ان کی تکالیف برداشت کرتے ہیں ۔ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور اللہ کی اطاعت میں کوشش کرتے ہیں اللہ ان کی حفاظت کرتاہے اور یہی نیک بخت ہیں ۔

گذشتہ سورہ میں اہل کتاب کی مخالفت کا تذکرہ ہوا اس سورت میں ان کی حقیقت اور کھول کر واشگاف کی گئی۔

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَوَصَّيْنَا ٱلْإِنسَٰنَ بِوَٰلِدَيْهِ حُسْنًا ۖ وَإِن جَٰهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِى مَا لَيْسَ لَكَ بِهِۦ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَآ ۚ إِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾ ﴾ العنکبوت

ترجمہ: ہم نے ہر انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کی ہے ہاں اگر وہ یہ کوشش کریں کہ آپ میرے ساتھ اسے شریک کرلیں جس کا آپ کو علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مانیے، تم سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے پھر میں ہر اس چیز سے جو تم کرتے تھے تمہیں خبر دوں گا ۔

حدیث: سألتُ النبيَّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ : أيُّ العملِ أحبُّ إلى اللهِ ؟ قال : الصلاةُ على وقتها . قال : ثم أيُّ ؟ قال : ثم برُّ الوالدَين . قال : ثم أيُّ ؟ قال : الجهادُ في سبيلِ اللهِ . قال : حدثني بهن، ولو استزدتُه لزادني .(صحيح البخاري:527)

ترجمہ: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے، آپ ﷺ نے فرمایا نماز اپنے وقت پر پڑھنا، پوچھا پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، پوچھا پھر کونسا؟ آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ان سب کو بیان کیا اگر میں آپ سے اور زیادہ دریافت کرتا تو اور بھی بیان کرتے۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَكَأَيِّن مِّن دَآبَّةٍ لَّا تَحۡمِلُ رِزۡقَهَا ٱللَّهُ يَرۡزُقُهَا وَإِيَّاكُمۡۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡعَلِيمُ ۝٦٠ ﴾ العنكبوت

ترجمہ: اور بہت سے جانور ہیں جو اپنی روزی اٹھائے نہیں پھرتے، ان سب کو اور تمہیں بھی اللہ تعالیٰ ہی روزی دیتا ہے، وہ بڑا ہی سننے جاننے والا ہے۔

حدیث: لو أنَّكم كنتُم توَكلونَ علَى اللهِ حقَّ توَكلِه لرزقتُم كما يرزقُ الطَّيرُ تغدو خماصًا وتروحُ بطانًا (سنن الترمذي:2344، صححه الالباني)

ترجمہ: اگر تم اللہ پر اس طرح بھروسہ کرو جس طرح توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح رزق دے گا جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے صبح کو وہ بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں ۔

أهداف سورالقرآن
سُورَةُ الرُّوْمِ
Mulk-e-Room | The Romans | ملکِ روم
30
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- اس سورت کا ہدف یہ ہے کہ حق و باطل میں تصادم اور باطل پر حق کی فتح کو ثابت کیا جائے۔ [107]
- اللہ کی نشانیاں میں غور و فکر کی دعوت۔
- اس سورت کا آغاز ایک پیشن گوئی سے ہورہا ہے۔ وہ یہ کہ روم فارس پر غلبہ پائے گا اپنی ہزیمت کے بعد۔ [108]

بعض موضوعات

1. فارس اور روم کے متعلق غیب کی خبریں، اس کے ذریعہ مشرکین کو ڈرانا اور کائنات میں غور وفکر کرنے کی دعوت (1-8)
2. زمین میں سیر کرنے کا حکم تاکہ پچھلی قوموں میں سے جھٹلانے والوں کی ہلاکت سے عبرت حاصل کریں (9-10)
3. بعث بعد الموت کا اثبات، اس دن لوگوں کی حالت، اللہ کی تسبیح و تحمید اور اس کی وحدانیت قدرت و انعامات کا تذکرہ(11-27)
4. اللہ کی وحدانیت کی مثال بیان کی گئی ، اسلام دین فطرت اور وحدانیت ہے کا تذکرہ ہے (28-32)
5. خوشحالی اور تنگی میں لوگوں کی فطرت ، حقوق کی ادائگی(زکاۃ) پر ابھارا گیا اور سود سے روکا گیا (33-39)
6. توحید کے دلائل اور مومنین کے اعمال کے نتائج ،دین قیم کی اتباع اورآخرت کے دن سے ڈرایا گیا (40-44)
7. قیامت کے دن مومنین کا بدلہ اللہ کی قدرت وتوحید کے دلائل، مجرمین کے انجام اور کفار کی طبیعت کا تذکرہ(45-51)
8. کافروں اور مومنوں میں نبی ﷺ کی تاثیر کی مقدار، انسان کی تخلیق مختلف ادوار میں اللہ کی قدرت کا تذکرہ(52-54)
9. قیامت کے دن لوگوں کی حالتیں،اللہ کی آیات کے متعلق کافروں کا موقف ، اور آپ ﷺ کو صبر کا حکم (55-60)

---

107 (مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں - إظهار الحق: رحمة الله بن خليل الرحمن الهندي)
108 (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے تفسیر ابن کثیر ج7ص 297)

بعض اسباق

1 اس سورت میں سات جگہ اللہ کی نشانیوں پر غور و فکر کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ (آیت نمبر:20، 21، 22، 23، 24، 25، 46)

2 اس غور و فکر کا مقصد کیا ہو نا چاہیے؟ آیت نمبر 8 میں بتایا گیا۔ موجودات میں غور و فکر کیا کرو اور قدرت الٰہی کی ان نشانیوں سے اس مالک کو پہچانو، اس کی قدر و تعظیم کرو اور جان لو کہ یہ چیزیں عبث اور بیکار پیدا نہیں کی گئیں، ہر ایک کا ایک مقصد ہے اور ایک وقت مقرر ہے یعنی قیامت کا دن۔[109]

3 آلم غلبت الروم .....یہ آیات قرآن مجید کے کلام اللہ ہونے کی دلیل ہے اس لیے کہ مستقبل میں ہونے والے ایسے واقعات کی خبر دی ہے جو بعد میں واقع ہوئے۔

4 یہ سورت نبی کریم ﷺ کی نبوت کی سچائی کی دلیل ہے۔

5 اللہ تعالی نے اہل روم پر مومنوں کی مدد کی اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرماکر مومنوں کو خوش کر دیا۔

6 اکثر لوگ دنیا کے حصول مال اور عیش کے لیے کام کرتے ہیں اور آخرت کو بھول جاتے ہیں۔

7 دنیوی زندگی کی مثال سفر کی ہے جس میں ایک مومن کا زاد راہ اعمال صالحہ اور اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔

8 مومن کی حقیقی منزل آخرت ہے۔

9 جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے وہ اللہ کے ارادہ قدرت اور علم سے ہورہاہے۔

10 دنیا میں کوئی چیز اللہ کے علم کے بغیر واقع نہیں ہو تی۔

11 نافرمان اور ہٹ دھرم لوگوں پر اللہ تعالی کا معاملہ بڑا سخت ہے۔

12 اطاعت گزار لوگوں پر اللہ تعالی رحم وکرم فرماتاہے۔

13 اللہ کی مخلوقات اللہ کےوجود پر اثبات کی دلیل ہے۔

14 اللہ اور یوم آخرت سے غافل اور انکار کرنے والوں کو تنبیہ کی جارہی ہے۔

---

109 (التفكير في آيات الله تعالى ومخلوقاته في ضوء القرآن والسنة للدكتور : عبد الله بن إبراهيم اللحيدان)
ابن تيمية: الجواب الصحيح لمن بدل دين المسيح، ابن القيم: هداية الحيارى في أجوبة اليهود والنصارى، د. سعود الخلف: اليهودية والنصرانية

﴾15﴿ عقلمندی آخرت پر ایمان لانے اور اس کی تیاری کرنے میں ہے۔

﴾16﴿ جھٹلانے والی اقوام کے انجام میں غور وفکر کرنے کی تعلیم دی گئ۔

﴾17﴿ غور وفکر سے ایک آدمی حقیقت تک پہنچے گا اور ایمان لاکر خسارے سے بچ جائے گا۔

﴾18﴿ ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی ضروری ہے۔

﴾19﴿ ایمان اور عمل صالح کے بغیر قیامت کے دن مال ودولت کچھ فائدہ نہیں دینگے۔

﴾20﴿ جو ذات پہلی مرتبہ پیدا کرنے پر قادر ہے وہ دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔

﴾21﴿ قیامت کے دن لوگوں کی دو جماعتیں ہو گی ایک جنتی دوسرا جہنمی۔ جنتی جنت میں ہمیشہ انعام وکرام کی زندگی گذارینگے۔ جہنم میں جہنمیوں کے ساتھ اہانت آمیز سلوک کیا جائے گا۔

﴾22﴿ اللہ تعالی کی ذات کو ہر قسم کی صفات کمال سے متصف کیا جائے۔

﴾23﴿ اللہ تعالی کا حکم ہے اس کی ساری نعمتوں پر بندے اس کی حمد اور تعریف بیان کریں۔

﴾24﴿ اللہ تعالی نے ایمان والے بندوں کو پانچ وقت کی نمازوں کے اداکرنے کا تا دم حیات حکم دیا۔

﴾25﴿ نماز کا حکم اس لیے دیا گیا تاکہ اللہ تعالی کی رضا حاصل ہو جائے۔

﴾26﴿ اللہ تعالی کا انسانوں کو مٹی سے پیدا کرنا اس کی ربوبیت الوہیت اوحدانیت کی دلیل ہے۔

﴾27﴿ نوع انسانی کی توالد کے ذریعہ بقاء اللہ تعالی کی ربوبیت الوہیت اور وحدانیت کی دلیل ہے۔

﴾28﴿ شوہر بیوی کا رشتہ اور ان کی آپسی محبت اللہ تعالی کی ربوبیت الوہیت اور وحدانیت کی دلیل ہے۔

﴾29﴿ اللہ تعالی کی مخلوقات میں اس کی ربوبیت الوہیت اور وحدانیت کی نشانیاں ہیں۔

- آسمان اور زمین کی تخلیق
- رنگوں کا مختلف ہونا
- زبانوں کا مختلف ہو نا
- رات و دن میں انسان پر آنے والے حالات
- بجلی کی پیدائش
- بادلوں کی تخلیق
- بارش کے ذریعہ مردہ زمین کو زندہ کرنا
- اپنی قدرت سے آسمان اور زمین کو روکے رکھنا
- یہ ساری مخلوقات اور نشانیاں اللہ تعالی کے قیامت کے دن دوبارہ پیدا کرنے کی قدرت پر دلالت کررہی ہیں

﴾30﴿ اسلام دین فطرت ہے اور وہ ہے توحید۔

﴿31﴾ دین فطرت کو قبول کرنا بغیر کسی قسم کی تبدیلی کے واجب ہے۔

﴿32﴾ اللہ تعالی نے اخلاص کے ساتھ عبادت کرنے کا حکم دیا ہے۔

﴿33﴾ گناہوں سے رجوع ہونے اور توبہ کا حکم دیا گیا ۔

﴿34﴾ عمل اور اطاعت میں اخلاص کا حکم دیا گیا۔

﴿35﴾ اوامر پر عمل اور نواہی سے اجتناب کا حکم دیا گیا۔

﴿36﴾ ہر عمل اللہ تعالی کی رضا کے لیے ہونا چاہیے۔

﴿37﴾ مشرکین پریشانیوں میں اللہ کو پکارتے ہیں اور مصیبتوں کے ہٹتے ہی نافرمانی کرنے لگ جاتے ہیں۔

﴿38﴾ بیشک کفار کے پاس ان کے کفر پر کوئی دلیل نہیں ، نہ تو کوئی کتاب ان کی تائید میں نازل ہوئی اور نہ کوئی رسول آیا۔

﴿39﴾ اللہ تعالی ساری مخلوقات کا رازق ہے ، اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے جسے جتنا چاہتا ہے رزق عطا فرماتا ہے۔

﴿40﴾ اللہ کی عطاء اور منع، نہ رضاء کی دلیل ہے نہ ناراضگی کی دلیل ہے، دونوں حالات سے آزمائش مطلوب ہے، مومن مصائب میں صبر اور نعمتوں میں شکر کرتا ہے ، دونوں حالات مومن لیے خیر لے کر آتے ہیں اور یہی اللہ کو مطلوب بھی ہے۔

﴿41﴾ آدمی کا رشتہ داروں محتاج مساکین ومسافرین پر خرچ کرنا نیکی اور احسان کے مظاہر میں سے ہے ۔

﴿42﴾ اگر آدمی ریاکاری یا دنیوی مقاصد حاصل کرنے کے لیے خرچ کرتا ہے تو اس کو آخرت میں اجر نہیں ملے گا۔

﴿43﴾ اللہ قیامت کے دن دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے ۔

﴿44﴾ شرک بہت بڑا فساد ہے ۔یہی وہ گناہ ہے جو تمام گناہوں اور انحراف کا موجب ہے ۔ شرک سے زندگی سے برکت نکل جاتی ہے۔

﴿45﴾ فساد کا شہروں میں ظاہر ہونا کھیتی اور نسل کی ہلاکت کی طرف لیجاتا ہے۔

﴿46﴾ زمین میں فساد پھیلانا دنیاو آخرت میں عذاب کا موجب ہے ۔

﴿47﴾ فساد فی الارض سے دنیامیں جنگیں ہوتی ہیں اور بارش روک لی جاتی ہے۔

﴿48﴾ اللہ کے نبیوں کو جھٹلانے کی وجہ سے ہلاک ہونے والی اقوام کے انجام سے عبرت حاصل کرنا چاہیے۔

﴿49﴾ لوگوں کو اسلامی تعلیمات کی اتباع اور عمل کا حکم دیا گیا۔

﴿50﴾ لوگوں کی اعمال کے حساب سے قیامت کے دن دو جماعتیں ہونگی، اللہ کے اوامر پر عمل اور نواہی سے اجتناب

کرنے والے جنت میں جائینگے اور رسول کا انکار کرنے والے بے عمل لوگ جہنم میں جائینگے۔

51 انصاف کا تقاضا ہے کہ کافروں کو ان کے کفر وعناد کی سزا اور باعمل مومن کو ان کے اعمال کا بدلہ جنت اور رضائے الٰہی کی شکل میں دیا جائے۔

52 اللہ تعالی نے زمین کے موت کے بعد بارش کے ذریعہ زندہ کرنے کو بعث بعد الموت واحدانیت کی دلیل کے طور پر پیش کیا۔

53 کشتیوں اور ہوا کا چلنا اور لوگوں کا ایک جگہ سے دوسرے جگہ سفر یہ بھی اللہ کی واحدانیت کو ثابت کرنے والے دلائل ہیں۔

54 نبوت و رسالت اللہ تعالی کی نعمتوں میں سے ہے۔

55 اللہ تعالی نے انبیاء و رسولوں کو ان کی نبوت کی صداقت کے لیے معجزے دینے کے باوجود لوگوں نے ان کا مذاق اڑایا اور انکار کیا۔

56 انبیاء و رسل کی مدد کے واقعات کا ذکر مومنوں کی ڈھارس باندھنے کے لیے ہے کہ اللہ کی مدد اور نصرت ہمیشہ اس کے نیک بندوں کے ساتھ ہوتی ہے۔

57 دنیا اور آخرت میں کامیابی مومنین کے لیے ہے اور بربادی کفار و مشرکین اور نافرمان کے لیے ہے۔

58 انسان کی زندگی کے مختلف مراحل اللہ تعالی کی قدرت علم تدبیر تصرف اپنے مخلوقات اور افعال کی دلیل ہے۔

59 یہ دنیا ہی دارالعمل ہے، اس دنیا میں ہی بندہ کی توبہ قبول کی جاتی ہے آخرت میں نہیں، قیامت کے واقع ہونے کے بعد نہ تو عمل کا موقع ملے گا نہ تو توبہ کا موقع ملے گا۔

60 قیامت کے دن انسان کو اپنے کیے کا بدلہ دیا جایگا اور یہ وہ دن ہے جس میں مومن کافر سے کہیں گے یہی وہ دن ہے جس کا تم انکار کرتے تھے وہ واقع ہو چکا جس کا تم مشاہدہ کر رہے ہو۔

61 قرآن کریم اور اس کی واضح مثالیں اور بیان توحید اور محمد ﷺ کی نبوت پر دلیل ہے، قرآن اللہ کے نبی ﷺ کا بڑا معجزہ ہے۔

62 دعاۃ کو دعوت الی اللہ پر برابر لگے رہنا چاہیے اور آنے والی مصیبتوں پر صبر کرنا چاہیے۔

63 دین پر ثابت قدمی کی تعلیم دی گئی۔

64 کفار اور مشرکین کی باتوں سے اہل ایمان کو دل بر داشتہ نہیں ہونا چاہیے۔

65 کفار کے کفر اور عناد کی وجہ سے ان کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر مہر لگادی گئی اس لیے کفار مہر کی وجہ سے معنوی معجزات اور حسی معجزات کا کوئی فائدہ نہیں اٹھاسکتے۔

لطائف

روم اور فارس کے درمیان موازنہ

روم	فارس
مذہبی اعتبار سے عیسائی	مذہبی اعتبار سے مجوسی اور صابئی
زبان عبرانی وغیرہ	زبان فارسی
37 ملکوں میں تقسیم	17 ملکوں میں تقسیم
عقیدہ تثلیث	دو خدا
حدیث: مستورد قرشی نے عمرو بن عاص کی موجودگی میں کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت اس وقت قائم ہوگی جب نصاری تمام لوگوں سے زیادہ ہوں گے تو عمرو نے ان سے کہا غور کرو کیا کہہ رہے ہو، انہوں نے کہا میں وہی کہتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ عمرو نے کہا اگر تو یہی کہتا ہے تو ان میں چار خصلتیں ہوں گی: (1)وہ آزمائش کے وقت لوگوں میں سب سے زیادہ برباد ہوں گے (2) اور مصیبت کے بعد لوگوں میں سب سے زیادہ جلدی اس کا ازالہ کرنے والے ہوں گے (3) اور لوگوں میں سے مسکین یتیم (4) اور کمزور ہوں گے اور پانچویں خصلت نہایت عمدہ یہ ہے کہ وہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ بادشاہوں کو ظلم سے روکنے والے ہوں گے۔ (مسلم: 2898) ابن کثیر رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق دجال آنے سے پہلے یوروپ (روم) اسلام قبول کرے گا۔(تفسیر ابن کثیر)	1۔ مجوسی ۔ آگ ۔ شر 2۔ صابئی ۔ نجم(تارہ) ۔ خیر سائنسی اعتبار سے تارا کوئی ٹھنڈی چیز نہیں بلکہ سورج سے بھی خطرناک گرمی اور آگ ہے،اس طرح پورے پارسی عقیدہ کی بنیاد ہل گئی۔

کتاب الصارم المسلول میں ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا: کسری نے نبی ﷺ کا خط پھاڑا تھا اس لیے اس کی حکومت آج باقی نہیں لیکن رومی حکومت آج بھی (600 سال بعد تک) باقی ہے کیونکہ مقوقس نے آپ ﷺ کے خط کا عزت سے جواب دیا تھا۔

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا لِّتَسْكُنُوٓا۟ إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾ ﴾ الروم

ترجمہ: اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام پاؤ اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی، یقیناً غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ۔

حدیث: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذي جاره واستوصوا بالنساء خيرا ، فإنهن خلقن من ضلع ، وإن أعوج شيء في الضلع أعلاه ، فإن ذهبت تقيمه كسرته ، وأن تركته لم يزل أعوج ، فاستوصوا بالنساء خيرا(صحیح البخاري:5185)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور میں تمہیں ۔ عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اس کے اوپر کا حصہ ہے ۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اگر اسے چھوڑ دوگے تو وہ ٹیڑھی ہی باقی رہ جائے گی اس لیے میں تمہیں عورتوں کے بارے میں اچھے سلوک کی وصیت کرتا ہوں ۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ ظَهَرَ ٱلْفَسَادُ فِى ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِى ٱلنَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ ٱلَّذِى عَمِلُوا۟ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٤١﴾ ﴾ الروم

ترجمہ: خشکی اور تری میں لوگوں کی بداعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا۔ اس لیے کہ انہیں ان کے بعض کرتوتوں کا پھل اللہ تعالیٰ چکھا دے (بہت) ممکن ہے کہ وہ باز آجائیں۔

حدیث: تقومُ الساعةُ والرومُ أكثرُ الناسِ . فقالَ لهُ عمرو : أبصِرْ ما تقولُ . قال : أقولُ ما سمعتُ مِنْ رسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ . قال : لئنْ قلتَ ذلكَ ، إنَّ فيهِمْ لخصالًا أربعًا : إنهُمْ لأحلمُ الناسِ عندَ فتنةٍ . وأسرعُهمْ إفاقةً بعدَ مصيبةٍ . وأوشكُهمْ كرَّةً بعدَ فرَّةٍ . وخيرُهمْ لمسكينٍ ويتيمٍ وضعيفٍ . وخامسةٌ حسنةٌ وجميلةٌ : وأمنعُهُمْ مِنْ ظُلمِ الملوكِ . (مسلم: 2898)

ترجمہ :مستورد قرشی نے عمرو بن عاص کی موجودگی میں کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت اس وقت قائم ہوگی جب نصاری تمام لوگوں سے زیادہ ہوں گے تو عمرو نے ان سے کہا غور کرو کیا کہہ رہے ہو، انہوں نے کہا میں وہی کہتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ عمرو نے کہا اگر تو یہی کہتا ہے تو ان میں چار خصلیتں ہوں گی وہ آزمائش کے وقت لوگوں میں سب سے زیادہ برباد ہوں گے اور مصیبت کے بعد لوگوں میں سب سے زیادہ جلدی اس کا ازالہ کرنے والے ہوں گے اور لوگوں میں سے مسکین یتیم اور کمزور ہوں گے اور پانچویں خصلت نہایت عمدہ یہ ہے کہ وہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ بادشاہوں کو ظلم سے روکنے والے ہوں گے۔

أهداف سورالقرآن
سُورَةُ لُقْمَانَ
Luqman | لقمان
Luqman (A wise Man)
31
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- اس سورت کا ہدف ہے اولاد کی تربیت۔

بعض موضوعات

1. قرآن کریم کا ٹاسک۔ (1-3)
2. محسنین اور مضلین کی صفات اور ان کا بدلہ۔(4-7)
3. اللہ کی وحدانیت اور اس کی قدرت کے دلائل۔(10-11)
4. لقمان علیہ السلام کا قصہ اور ان کی اپنے بیٹے کو نصیحتیں۔ (12-19)
5. اللہ کی نعمتیں اور مشرکوں کی ہٹ دھرمی۔ (20-24)
6. اللہ کی قدرت کا اعتراف من جانب مشرکین ، اور اللہ کی قدرت اور اس کے علم کی وسعت کا اثبات ۔ (25-27)
7. بعث بعد الموت کا اثبات۔ (28)
8. اللہ کے وجود اور اس کی بے بہا نعمتوں اور قدرتوں پر مزید دلائل۔ (29-31)
9. کفار کا مزاج۔ (32)
10. تقوی کا حکم، اخرت کا خوف، اور دنیا اور شیطان سے بچنے کی تلقین۔ (33)
11. غیب کی چابیاں صرف اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہیں۔ (34)

بعض اسباق

1 لقمان اپنے فرزند کو بڑے پیار سے مندرجہ ذیل نصیحتیں کررہے ہیں:

- شرک نہ کرنا ،(آیت نمبر 13)
- والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا، (آیت نمبر 14)
- نماز، امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور صبر ، (آیت نمبر 17) [110]
- آداب و اخلاق، (آیت نمبر 18)
- چال اور آواز میں نرمی، (آیت نمبر 19)

2 یہ سورت آباء پرستی سے روکتی ہے۔ (آیت نمبر 21)

3 اور ساتھ یہ بھی بتاتی ہے کہ باپ کی ذمہ داری ہے کہ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرے۔ [111]

4 اختتام میں بتایا گیا ہے کہ کائنات میں صرف اللہ کی چلتی ہے۔

5 باپ کو یہ سمجھانا چاہیے کہ دنیا کی زندگی تمہیں زندگی دینے والے سے دور نہ کردے۔

6 پانچ چیزوں کا علم صرف اللہ کو ہے۔(آیت نمبر 34)

7 کفار قریش آباء و اجداد کی عزت کرتے تھے اور اپنے اشعار میں کائنات کا نقشہ خوب کھینچتے تھے، اس سورہ میں لقمان اور تاریخی حقائق کی روشنی میں غور و فکر پر ابھارا گیا ہے۔[112]

8 نعمتوں کا ذکر اور شکر اور ایمان کی دعوت

9 عرب قوم اپنے آباو اجداد کو بہت مانتے تھے،انہیں لقمان حکیم کی باتیں بتا کر ماننے کے لیے کہا جارہا ہے کیونکہ وہ عرب کے بڑوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔

10 پانچ غیبیات :

- قیامت کا وقت
- بارش کا برسنا
- ماں کے رحم مادر کے اندر کی تفصیلات
- کل کیا کمائے گا
- کہاں مرے گا

110 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں - الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر:أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)
111 (الهدي النبوي في تربية الأولاد في ضوء الكتاب والسنة: سعيد بن علي بن وهف القحطاني)
112 (التفكير في آيات الله تعالى ومخلوقاته في ضوء القرآن والسنة للدكتور : عبد الله بن إبراهيم اللحيدان)

﴿11﴾ اللہ تعالی نے اس قرآن کو ہر قسم کی حکمت سے بھر دیا ہے ۔ قرآن میں کسی قسم کا اختلاف اور خلل نہیں ہے ۔ قرآن مجید ساری انسانیت پر ہدایت اور رحمت کی وجہ سے اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے ۔

﴿12﴾ قرآن پر ایمان اور عمل دنیا میں صلاح اور آخرت میں فلاح کا ذریعہ ہے ۔

﴿13﴾ آخرت پر ایمان دلوں کو جگاتا، باتوں میں سچائی اور اعمال کو صالح بناتاہے ۔

﴿14﴾ انسانیت میں ایسے لوگ ہیں جو خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں اور برائیوں کو مزین کرتے ہیں ۔

﴿15﴾ جہالت اور تکبر ایک ایسی بیماری ہے جو حق کو سننے اور قبول کرنے سے روک دیتی ہے ۔

﴿16﴾ لوگوں کا مذاق اڑانے والے کے لیے سخت وعید ہے۔

﴿17﴾ ایمان اور عمل صالح دو اہم عنصر ہیں دونوں میں کسی ایک کے بغیر نجات ممکن نہیں ۔ ایمان عمل کی سچائی کی دلیل ہے اور عمل ایمان کی سچائی کی دلیل ہے ۔

﴿18﴾ اللہ تعالی کا ہر وعدہ سچا ہوتا ہے ۔

﴿19﴾ اللہ اپنی شریعت میں حکیم اور اپنے حکم میں زبر دست ہے ۔

﴿20﴾ اونچے آسمان، کشادہ زمین اور ان کے درمیان موجود ساری مخلوقات اللہ تعالی کی نشانیاں ہیں ۔

﴿21﴾ اور یہ ساری نشانیاں خالق کے وجود اور اس کی صفت خلقت اور اس کےعبادت کے کیلیے مستحق ہونے پر دلالت کررہی ہے۔

﴿22﴾ ہر چیز میں نشانی ہے جو دلالت کر رہی ہے کہ ان کا بنانے والا ایک اللہ ہی ہے۔

﴿23﴾ تمام حقوق میں سب سے بڑاحق توحید ہے ۔

﴿24﴾ شرک سب سے بڑاگناہ ہے جس کو ظلم عظیم سے تعبیر کیا گیا ۔

﴿25﴾ شرک کی مذمت اور اس سے بچنے کی تعلیم دی گئی ۔

﴿26﴾ اللہ کا حق ساری کائنات کے لوگوں کے حقوق پر مقدم ہے ۔

﴿27﴾ اللہ کی نافرمانی میں نہ والدین کی اطاعت کی جاسکتی ہے نہ بادشاہ وقت کی کی جاسکتی ہے ۔

﴿28﴾ اللہ کے بعد سب سے بڑا حق اولاد پر ماں باپ کا ہوتا ہے ۔

﴿29﴾ والدین کی اطاعت اولاد پر واجب ہے ۔

﴿30﴾ اسلام نے لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تعلیم دی ہے ۔

﴿31﴾ حسن سلوک مسلمان اور غیر مسلمان دونوں کے ساتھ کرنا چاہئے ۔

﴿32﴾ اللہ کی عظمت کا احساس دلایا جارہا ہے ۔

﴿33﴾ ہر چیز اللہ کے علم میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

﴿34﴾ نماز کا ادا کرنا واجب ہے ۔

﴿35﴾ ایک مومن کولوگوں کو بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اور اس راہ میں آنے والی مصیبتوں پر صبر کرنا چاہیے ۔

﴿36﴾ قول و فعل میں تکبر حرام ہے ۔

﴿37﴾ چلنے میں میانہ روی کی تعلیم دی گئی ۔

﴿38﴾ دعوت دین کا ایک طریقہ یہ بھی ہے مخلوق سے خالق پر اور نعمتوں سے منعم پر استدلال کر کے بتلایاجائے ۔

﴿39﴾ نعمتوں کی قسمیں ہوتی ہیں جن میں ایک قسم ظاہری اور دوسری قسم باطنی ہوتی ہیں ۔

﴿40﴾ اللہ کی نعمتوں کو یاد کرنا اور اس کا شکر بجالانا واجب ہے ۔

﴿41﴾ نعمتوں کی شکر گزاری کا تقاضاہے کہ بندہ اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری میں لگ جائے ۔

﴿42﴾ بغیر علم کے جدال گمراہی کی طرف لے جاتاہے ۔

﴿43﴾ آباء واجداد کی اندھی تقلید ایک آدمی کے حق کی معرفت اور اور اس کے قبول میں رکاوٹ بن جاتی ہے ۔

﴿44﴾ لوگوں کی دو قسمیں ہے 1)مسلمان 2)کفار ومشرکین ۔

﴿45﴾ اسلام میں احسان تقوی کے اعلی مرتبہ کا نام ہے ۔

﴿46﴾ انسان ایک نور کامحتاج ہے جس سے اس کو ہدایت ملے اور ایسے کڑے کا محتاج ہے جس کو وہ مضبو طی سے تھامے اور وہ اللہ کا دین ہے ۔

﴿47﴾ کافر اپنے کفر سے کسی اور کو کوئی نقصان نہیں پہنچاسکتا اس کے کفر کا وبال اسی پر ہوگا۔

﴿48﴾ اللہ کے پاس کافر کو اس کے کفر کی سزا ملکر رہیگی۔

﴿49﴾ مشرکین عرب ربوبیت میں موحد تھے اور عبادت (عبودیت) میں مشرک تھے ۔

﴿50﴾ اللہ تعالی اپنی مخلوقات سے بے نیاز ہے۔

﴿51﴾ اللہ تعالی کی ذات ہر قسم کی تعریفوں کی مستحق ہے ساری دنیا میں اسی کی ملکیت اور تصرف ہے ۔

﴾52﴿ اللہ تعالی کا علم بڑا وسیع ہے اور اس کی تعریف کے کلمات کبھی ختم ہونے والے نہیں ہے ۔

﴾53﴿ اللہ تعالی لوگوں کو حقائق سمجھانے کے لیے مثال دیتا ہے ۔

﴾54﴿ اللہ تعالی کے لیے عزت حکمت سننے اور دیکھنے کی صفات کو ذکر کیاگیا۔ اللہ تعالی اپنی صفات میں اکیلا ہے اسکا کو ئی شریک نہیں ہے ۔

﴾55﴿ کائنات میں موجود قدرت کی نشانیوں سے نصیحت کیجا رہی ہے ۔

﴾56﴿ اللہ تعالی نے کائنات کی نشانیوں کو انسان کی مصلحت راحت اور فائدہ کے لیے مسخر کر دیا ہے ۔

﴾57﴿ مخلوقات کے مسخر کر دیے جانے پر انسان کو اللہ کا شکر گزار ہو نا چاہیے ۔

﴾58﴿ کائنات کی نشانیاں اللہ تعالی کے حقیقی معبود ہو نے پر دلالت کررہی ہیں ۔

﴾59﴿ غیر اللہ کی عبادت اور دعوت کے ساتھ کسی قسم کا حق نہیں ہے جس کے باطل ہونے میں کسی قسم کا شک نہیں ہو نا چاہیے ۔

﴾60﴿ اطاعت پر صبر، معصیت سے صبر اور نعمتوں پر شکر یہ اوصاف متکاملہ ہیں۔

﴾61﴿ تکالیف میں توحید اختیار کر نا اور حالات خوشی میں شرک کر نا مشرکین کے اعمال میں سے ہے ۔

﴾62﴿ تقوی واجب ہے۔

﴾63﴿ قیامت کے دن دوبارہ اٹھائے جانے کو ثابت کیا گیا۔

﴾64﴿ قیامت کا دن بڑا سخت دن ہو گا جس میں باپ بیٹے کے رشتے کچھ کام نہیں آئینگے ۔

﴾65﴿ دنیوی زندگی کے مال و متاع اور اس کے شہوات کے دھو کے سے بچنے کی تعلیم دی گئی ۔

﴾66﴿ غیب کی پانچوں کنجیوں کا علم صرف اللہ کو ہے۔

بعض مناسبت / لطائف التفسیر

✿ سورہ لقمان میں ایک حکیم کی تعلیمات بھی شرک کے خلاف تھیں اور قرآن بھی شرک کے خلاف کہہ رہا ہے اور توحید کی دعوت پیش کررہا ہے تو اے کفار قریش قرآن کی تعلیمات common sense کے مطابق ہے قرآن کی تعلیمات سے روگردانی فطرت سے بھاگنے کے مطابق ہے ، اس فطری سوچ اور حالات کو بتانے والا اللہ ہے لوگ کہتے ہیں یہ سب natural ہے لیکن اس nature کو کس نے بنایا اس کو discover نہ کرسکے۔

سورہ سجدہ میں بھی قرآن مجید کو من گھڑت کہہ کر شوشہ نکالنے والوں پر تنبیہ کی گئی اور جن باتوں سے مخالفین قرآن سے پریشان اور بوکھلاہٹ کا شکار تھے ان کے جوابات دیے کہ جب تورات آئی اس کی مخالفت کرنے والوں نے کوئی کسر باقی نہ رکھی لیکن انجام کیا ہوا؟ تورات غالب آئی، بالکل اسی طرح قرآن کے بتلائے طریقہ کے مطابق اور نبی ﷺ کے بتلائے طریقہ کے مطابق چلنے والوں کو فتح ہوگی۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَإِن جَٰهَدَاكَ عَلَىٰٓ أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِۦ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِي ٱلدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَٱتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾ ﴾ لقمان

ترجمہ: اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شریک کرے جس کا تجھے علم نہ ہو تو تو ان کا کہنا نہ ماننا، ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اور اس کی راہ چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہو، تمہارا سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے تم جو کچھ کرتے ہو اس سے پھر میں تمہیں خبردار کروں گا۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي ٱلْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌۢ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿٣٤﴾ ﴾ لقمان

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے وہی بارش نازل فرماتا ہے اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے۔ کوئی (بھی) نہیں جانتا کہ کل کیا (کچھ) کرے گا؟ نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا۔ (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے۔

حدیث: مفاتيحُ الغيبِ خمسٌ ، لا يعلمُها إلا اللهُ : لا يعلمُ ما تَغيضُ الأرحامُ إلا اللهُ ، ولا يعلمُ ما في غدٍ إلا اللهُ ، ولا يعلمُ متى يأتي المطرُ أحدٌ إلا اللهُ ، ولا تدري نفسٌ بأي أرضٍ تموتُ إلا اللهُ ، ولا يعلمُ متى تقومُ الساعةُ إلا اللهُ(صحيح البخاري:7379)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں پانچ ہیں جن کو بجز اللہ کے کوئی نہیں جانتا، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ عورت کے رحم میں کیا ہے، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہونے والا ہے، اور نہ اللہ کے سوا کوئی جانتا ہے کہ بارش کب ہو گی، اور نہ سوائے اللہ کے کسی کو علم ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا، اور نہ اللہ کے سوا کوئی جانتا ہے کہ قیامت کب آئے گی۔

أهداف سورالقرآن
سُورَةُ السَّجْدَةِ
Sajdah | The Prostration | سجدہ
32
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- اپنے رب کے سامنے جھک جانا۔ [113]
- اس سورت میں جو اپنے رب کے آگے نہیں جھکتے ان کا انجام بھی بتایا گیا ہے۔(آیت نمبر 14، 20)
- نبی ﷺ جمعہ کی فجر میں یہ سورت تلاوت کرتے تھے اور سجدہ کرتے تھے۔ (صحیح مسلم879)

بعض موضوعات

1. قرآن اللہ کی جانب سے ہے اور جو لوگ اس کو گھڑی ہوئی کہتے ہیں ان کا رد۔ (1-3)
2. اللہ کی قدرت ، وحدانیت اور اس کی نعمتوں کے بعض دلائل۔ (4-9)
3. مشرکوں کا بعث بعد الموت سے انکار اور ان کا قیامت کے روز حشر۔ (10-14)
4. مومنوں کی صفات اور ان کا بدلہ۔ (15-19)
5. اللہ کی نشانیوں سے کافروں کا اعراض اور ان کا بدلہ۔(20-22)
6. موسی-علیہ السلام- پر تورات نازل ہونے کا ذکر اور ان کے متبعین کی تکریم۔ (23-25)
7. ہر چیز پر اللہ کی قدرت کا اثبات۔ (26-27)
8. بعث بعد الموت کا اثبات۔ (28-30)

113 (مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں - تذكير البشر بفضل التواضع وذم الكبر:عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

بعض اسباق

1. جو اس دنیا میں اپنے رب کے آگے سرِ تسلیم خم کرے وہ آخرت میں کامیاب و کامران ہوگا۔[114]
2. قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے میں کسی قسم کا شک نہیں ۔
3. قرآن مجید پورا کا پورا حق اور سچا کلام ہے ۔
4. قرآن مجید کا مقصد سارے انسانوں اور جنات کو حق کی رہنمائی ہے۔
5. خالق کی قدرت کو بیان کیا گیا۔
6. اللہ تعالی کے لیے عرش پر مستوی ہونے کو اس کے کمال اور جلال کے لحاظ سے ثابت کیا گیا۔
7. اللہ تعالی کی نعمتوں کا ذکر کرنا اور اور شکر گزاری واجب ہے ۔
8. بعث بعد الموت اور موت کے بعد قیامت کے دن بدلہ دیے جانے کی خبر دی گئی ۔
9. قیامت کے دن اٹھائے جانے کا انکار جہالت ہے ۔
10. ہر نفس کے لیے موت کا فرشتہ مؤکل ہے ۔
11. کبر اور متکبرین کی مذمت اور اللہ کے لیے تواضع اور عاجزی اختیار کرنے والوں کی فضیلت بیان کی گئی ۔
12. نفل عبادات جیسے قیام اللیل نفل صدقہ وغیرہ کی فضیلت بیان کی گئی۔
13. مومنوں کو عظیم نعمتوں اور عزت کی بشارت سنائی گئی ۔
14. عمل مختلف تو بدلہ بھی مختلف ہوگا ۔
15. مومن کافر اور نیک ،فاجر اور مطیع ، نافرمان کو برابر سمجھنے والوں کی غلطی بیان کی گئی۔
16. مومن اور فاسقوں میں سے ہر ایک کو بدلہ دیا جائے گا۔
17. نفس بشر کے لیے قرآن کی آیات سے اعراض ظلم ہے ۔
18. کتابوں کا نازل کرنا اور رسولوں کا بھیجنا اللہ تعالی کی نعمت ہے ۔

---
114 (مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں - لمن طلب الخشوع فی الصلاۃ- لابن القیم)

﴿19﴾ صبر اور یقین سے دین میں امامت حاصل ہوتی ہے۔

﴿20﴾ قیامت کے دن ہر قسم کے اختلافات کا اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمادینگے۔

﴿21﴾ اللہ تعالیٰ کی سنتوں میں سے ہے کہ وہ متکبرین کو ہلاک کر کے بعد میں آنے والوں کے لیے اس میں نصیحت کا سامان رکھتا ہے۔

﴿22﴾ عقیدہ بعث بعد الموت کو مثالوں کے ذریعہ ثابت کیا گیا تاکہ بات اچھی طرح سمجھ میں آجائے۔

﴿23﴾ کافروں کے لیے عذاب کا جلدی مچانا ان کے جہالت اور کبر کی دلیل ہے۔

﴿24﴾ عذاب کے وقت توبہ قبول نہیں کی جاتی۔

بعض مناسبت / لطائف التفسیر

- سورہ لقمان میں ایک حکیم کی تعلیمات بھی شرک کے خلاف تھیں اور قرآن بھی شرک کے خلاف کہہ رہا ہے اور توحید کی دعوت پیش کررہا ہے تو اے کفار قریش قرآن کی تعلیمات common sense کے مطابق ہے قرآن کی تعلیمات سے روگردانی فطرت سے بھاگنے کے مطابق ہے ، اس فطری سوچ اور حالات کو بتانے والا اللہ ہے لوگ کہتے ہیں یہ سب natural ہے لیکن اس nature کو کس نے بنایا اس کو discover نہ کرسکے۔

- سورہ سجدہ میں بھی قرآن مجید کو من گھڑت کہہ کر شوشہ نکالنے والوں پر تنبیہ کی گئی اور جن باتوں سے مخالفین قرآن سے پریشان اور بوکھلاہٹ کا شکار تھے ان کے جوابات دیے کہ جب تورات آئی اس کی مخالفت کرنے والوں نے کوئی کسر باقی نہ رکھی لیکن انجام کیا ہوا؟ تورات غالب آئی، بالکل اسی طرح قرآن کے بتلائے طریقہ کے مطابق اور نبی ﷺ کے بتلائے طریقہ کے مطابق چلنے والوں کو فتح ہوگی۔

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِىَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿١٧﴾ ﴾ السجدة

ترجمہ: کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ کر رکھی ہے، جو کچھ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے۔

حدیث: أعددت لعبادي الصالحين : ما لا عين رأت ، ولا أذن سمعت ، ولا خطر على قلب بشر .
قال أبو هريرة : اقرؤوا إن شئتم : ﴿ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِىَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿١٧﴾ ﴾ السجدة .(صحیح البخاري :4779)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرا رب ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندوں کے لیے ایسی ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہوں گی اور نہ کسی کان نے سنی ہوں گی اور نہ وہ کسی کے وہم و خیال میں رہیں گی اس کے راوی نے کہا تم چاہو تو اس آیت کو پڑھو: کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ کر رکھی ہے، جو کچھ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے۔ (السجدۃ:17)

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَأَمَّا ٱلَّذِينَ فَسَقُوا۟ فَمَأْوَىٰهُمُ ٱلنَّارُ ۖ كُلَّمَآ أَرَادُوٓا۟ أَن يَخْرُجُوا۟ مِنْهَآ أُعِيدُوا۟ فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا۟ عَذَابَ ٱلنَّارِ ٱلَّذِى كُنتُم بِهِۦ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٠﴾ ﴾ السجدة

ترجمہ: لیکن جن لوگوں نے حکم عدولی کی ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ جب کبھی اس سے باہر نکلنا چاہیں گے اسی میں لوٹا دیے جائیں گے۔ اور کہہ دیا جائے گا کہ اپنے جھٹلانے کے بدلے آگ کا عذاب چکھو۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْأَحْزَابِ
The Confederates | Giroh | گروہ
33
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- سنگین حالات میں بھی اللہ کے آگے خود سپردگی۔ ایک مسلمان کی عزت اسی میں ہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دے۔[115]

- اس سورت کا محور یہ آیت ہے: قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥٓ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ ٱلْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَن يَعْصِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَٰلًا مُّبِينًا ﴿٣٦﴾ ﴾ الأحزاب[116]

ترجمہ: اور (دیکھو) کسی مومن مرد و عورت کو اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا (36)۔

- اس سورت کا نام احزاب اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ احزاب اشارہ ہے سب سے سنگین حالات کا جس سے صحابہ گزرے، ہر طرف سے مشرکین دھاوا بول رہے تھے ایسے وقت میں انہوں نے اللہ کے آگے خود سپردگی اختیار کی جس پر اللہ نے ملائکہ اور آندھیوں سے ان کی مدد کی۔ قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿ هُنَالِكَ ٱبْتُلِىَ ٱلْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا۟ زِلْزَالًا شَدِيدًا ﴿١١﴾ ﴾ الأحزاب

- انسان مکلف ہے۔ اس نے امانت کو سنبھالنے اور اس کو ادا کرنے کی ذمہ داری لی ہے۔ امانت سے مراد اطاعت الٰہی اور شرعی تکالیف ہیں۔

بعض موضوعات

1. نبی ﷺ کی رہنمائی۔ (1-3)
2. ظہار اور متبنی کی حرمت۔ (4-5)
3. نبی ﷺ کا مقام اور رشتہ داروں میں وراثت کی مشروعیت۔ (6)
4. نبیوں سے میثاق لیا گیا۔ (7-8)

115 (مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں : من أسباب السعادة لعبد العزيز بن محمد السدحان)
116 (مزید تفصیل کے لیےدیکھیے تفسیرقرطبی ج14/ص169)

5 غزوہ احزاب کا قصہ اور اس سے ماخوذ چند عبرتیں۔(9-27)

6 نبی ﷺ کی بیویوں کو دنیا اور آخرت کے درمیان انتخاب کا اختیار۔ (28-29)

7 بیت نبوت کے آداب اور ہدایات۔ (30-34)

8 زینب اور زید رضی اللہ عنہما کا قصہ اور رسول اللہ ﷺ سے ان کی شادی تا کہ متبنی کا تصور ختم کیا جائے۔ (36-40)

9 کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے کا حکم اور مومنوں پر اللہ کا فضل۔ (41-44)

10 رسول اللہ ﷺ کا کام اور ان کی بعض صفات۔ (45-48)

11 نکاح، طلاق اور عدت کے احکام، خصوصا رسول اللہ ﷺ کی شادی کے احکام۔ (49-52)

12 نبی ﷺ کے گھر داخل ہونے کے مومنوں کے لیے آداب۔ (53-55)

13 نبی پر درود بھیجنے کا حکم اور اس کی فضیلت۔ (56)

14 جو اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کو اذیت پہنچاتے ہیں ان کا درد ناک انجام۔(57-58)

15 پردہ کا حکم۔ (59)

16 منافقوں کا خطرہ۔ (60-62)

17 قیامت کیسے واقع ہوگی، اور اللہ نے جو کافروں کے لیے تیار کر رکھا ہے۔ (63-68)

18 مومنوں کو ہدایات اور ان پر کاربند رہنے کا بدلہ۔ (69-71)

19 امانت کی اہمیت اور خیانت پر تنبیہ۔ (72-73)

بعض اسباق

1 خاتم النبیین محمد ﷺ کے بعد اب کوئی نبی اور رسول آنے والا نہیں ۔

2 یہ سورہ معاشرتی اُمور سے متعلق ہے، جیسے: ۞ پردہ ۞ محرم اور غیر محرم
۞ اوہام کو توڑنا -(آپ ﷺ نے زینب رضی اللہ عنہا سے شادی کی جب کہ ان کی پہلی شادی زید رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی۔یعنی متبنی بیٹے کی مطلقہ بیوی سے شادی)۔/ من گھڑت واقعات سے بچیں اور اس معاملہ میں تفسیروں کا مطالعہ کریں۔

﴿3﴾ نبی ﷺ کو نبی کے وصف سے اللہ تعالی کا خطاب کرنا آپ ﷺ کی عظمت کو واضح کرتا ہے

﴿4﴾ مسلمانوں کی زندگی میں تقوی کی بڑی اہمیت ہے

﴿5﴾ کفار و منافقین کی پیروی سے روکا گیا جو مسلمانوں کے حق میں خیر نہیں سوچ سکتے

﴿6﴾ امر و نہی میں وحی ربانی کی اتباع ضروری ہے

﴿7﴾ اللہ تعالی کی ذات پر کامل بھروسہ ویقین ضروری ہے جس کے بغیر کامیابی نہیں ہوسکتی

﴿8﴾ قرآن مجید حق کا مصدر ہے اس لیے کہ یہ اللہ سبحانہ و تعالی کی جانب سے ہے

﴿9﴾ شریعت کے خلاف سماج میں چلنے والی عادات کا اعتبار نہیں ہوگا

﴿10﴾ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی زندگی میں اپنے رب کی مرضی کو اپنا مقصد بناکر اوامر پر عمل اور نواہی سے بچتا رہے۔

﴿11﴾ مسلمانوں کے لیے قرآن کے خلاف کسی مصدر مثلا مشرق و مغربی تہذیب کے کسی بات کو قبول کرنا جائز نہیں ہے

﴿12﴾ اللہ تعالی نے انسان کے لیےزندگی گذارنے کے لیے ایک ہی طریقہ بتایا ہے وہ ہے دین اسلام

﴿13﴾ ایک ہی وقت میں دو متناقض منہج پر چلنا نا ممکن ہے کیونکہ ایک آدمی کے سینے میں دو دل نہیں بنائے گئے

﴿14﴾ ظہار در حقیقت عورت کے حق میں بہت بڑا ظلم ہے۔

﴿15﴾ اسلام نے عورت پر ہونے والے اس ظلم سے روکا اور مردوں کو اس حرکت سے دور رہنے کی تاکید کی

﴿16﴾ آیات ظہار عورت کے جانب سے دفاع کر رہی ہے

﴿17﴾ لے پالک حقیقی بیٹا نہیں ہو سکتا۔

﴿18﴾ اسلام نے متبنی یعنی کسی اولاد کو اپنی طرف نسبت دینا حرام قرار دیا ہے کیونکہ اس سے بہت سے نقصانات ہوتے ہیں

﴿19﴾ اللہ تعالی کی صفات میں سے مغفرت اور رحمت ہے

﴿20﴾ اللہ تعالی بندہ کی انجانے میں غلطی پر نہیں پکڑتا لیکن جو غلطی عمدا کرے تو اس پر مواخذہ کرتا ہے

﴿21﴾ مومن کو چاہیے کہ وہ نبی کی اطاعت میں کسی قسم کا تردد نہ کرے

﴿22﴾ نبی کو اپنی جان سے زیادہ محبوب رکھا جائے کیونکہ اللہ تعالی کے بعد سب سے بڑا حق نبی کا ہے۔ النبی اولی بالمومنین

23 دو آیتوں میں نبی کے مقام کو واضح کیا گیا۔ ایک مقام یہ ہے کہ تمام مومنوں پر نبی کی ولایت کو مقدم کیا گیا۔ تمام انبیاء کے ناموں پر آپ ﷺ کے نام کو مقدم رکھا گیا

24 ان آیات میں واضح رد ہے ان جاہلوں پر جنہوں نے نبی ﷺ کے مقام کو نہیں پہنچانا

25 انسان پر رشتہ داروں کا حق عظیم ہے

26 قرآن مجید نے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے والوں اور ان کے حقوق کے بارے ڈرنےوالوں کی تعریف بیان فرمائی ہے۔

27 اللہ تعالی نے چیزوں کے واقع ہونے سے قبل لوح محفوظ میں لکھ دیا ہے۔

28 انبیا تمام علاتی بھائی ہیں تمام نے ایک ہی دین لایا ہے اور ان میں سے بعض نے بعض کی تائید کی ہے۔ انا اولي الناس بعيسي بن مريم في الاولي والآخرة قالوا: وكيف ذاك يا رسول الله قال الانبياءاخوة من علات آمهاتهم دينهم واحد وليس بيننا نبي (البخاری)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ میں ابن مریم علیہما السلام سے دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ قریب ہوں، انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہیں اور میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

29 انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالی کی ان گنت نعمتوں پر شکر بجالائے

30 اللہ تعالی کی نعمتوں کی گنتی کرنا محال ہے

31 انسانی زندگی میں شکر گذاری کے بڑے بہترین نتائج آتے ہیں

32 شکر گذاری کے اقسام میں سب سے بڑی قسم اللہ تعالی کی عبادت اور فرائض کی ادائیگی ہے

33 اللہ تعالی نے اپنے متقی بندوں کے لیے مدد کے اسباب کو مسخر کردیا اور ایسے لشکر سے ان کی تائید کی جس کا علم اللہ کے علاوہ کسی اور کو نہیں

34 جب ہم اللہ تعالی کے دین کی مدد کرتے ہیں تو ہم پر اللہ کی مدد آتی ہے

35 بیشک "ہوا" اللہ تعالی کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے

36 اللہ تعالی نے فرشتوں کو بھیج کر اپنے اولیاء کی مدد کی

37 اللہ تعالی کے ساتھ حسن ظن رکھنا واجب ہے(انا عند ظن عبدي بي وآنا معه اذا ذكرني) میں اپنے بندے کے گمان کے حساب سے فیصلہ کرتا ہوں۔

﴾38﴿ اللہ تعالی بندوں کو ان کے ایمان و اعمال کے مطابق آزماتا ہے تاکہ ان کے درجات بلند کرے((ونبلوکم بالشر والخير فتنه))

﴾39﴿ مسلمانوں کا معاملہ آپسی مشوروں سے ہو، نبی ﷺ نے سلمان فارسی کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے خندق کھودنے کا حکم دیا جو مشرکین کی ہزیمت کا بہت بڑا سبب بنا۔[117]

﴾40﴿ غزوہ خندق میں ایک معجزہ یہ رونما ہوا کہ ایک ہزار آٹھ سو صحابہ جابر کی بکری سے شکم سیر ہوئے

﴾41﴿ یہود کا دھوکہ اور نبی ﷺ سے سخت عداوت کا اظھارر ہوا

﴾42﴿ اسی غزوہ میں لوگوں کا نفاق کھل کر سامنے آیا

﴾43﴿ منافق دل اور نفس کا بیمار ہوتا ہے، یہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ برا گمان رکھتا ہے ، اوراللہ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کا پورا خیال نہیں کرتا ۔

﴾44﴿ اللہ تعالی کی قدر سے مفر ممکن نہیں جب اللہ تعالی کسی چیز کو مقدر کرتا ہے تو وہ چیز لا محالہ ہوکر رہیگی، انسان کو چاہیےاللہ کے فیصلہ سے فرار اختیار کرنے کی کوشش نہ کرے بلکہ رضا وقبول کے ساتھ اس کا سامنا کرے

﴾45﴿ منافقین کی بری صفات سے اجتناب واجب ہے مثلا بخیلی ، حرص اور دوسروں کے حق میں بغض وغیرہ : ولا يحض على طعام المسكين

﴾46﴿ مسلمانوں کو چاہیے اپنی زندگی میں اللہ کے نبی ﷺ کی زندگی کو اپنے لیے اسوہ وقدوہ بنائے

﴾47﴿ ایمان باللہ اورآخرت پر ایمان کا تقاضہ ہے کہ آدمی اللہ کے رسول ﷺ کی اتباع کرے

﴾48﴿ اللہ تعالی نے اپنے صحابہ کی تعریف کی کہ یہی وہ لوگ ہیں جو سب سے زیادہ متقین اور اللہ تعالی کے وعدوں میں سچے اترے

﴾49﴿ صحابہ یہ وہ اعلی کردار کے لوگ ہیں جنھوں نے تادم حیات اپنے ایمان اور تقوی کا ثبوت دیا ۔

﴾50﴿ اللہ تعالی ہی کی ذات ہے جس نے انسان کو اس کے نفس اور مال کا مالک بنایا

﴾51﴿ اللہ تعالی ہی ہر چیز کا مالک حقیقی ہے

117 فن حدیث کی بنیاد پر سلمان فارسی کے خندق کی کھدوائی کے مشورہ والی روایت پر کلام ہے لیکن دو مشہور سیرت نگار نے اپنی کتابوں میں سلمان فارسی کے مشورہ کا ذکر فرمایا ہے اور حاشیہ میں فن حدیث کے اعتبار سے ضعیف ہونے کا اشارہ کیا ہے۔ دکتور اکرم ضیاء العمری کہتے ہیں: ایسے تاریخی واقعات میں جو عقائد اور شریعت سے متعلق نہ ہوں فن نقد حدیث کے ضوابط کی تطبیق میں سختی کرنے سے پرہیز کرنےکی دعوت دی ہے۔ (مقدمہ السیرۃ النبویہ الصحیحہ ص: 30) ان کی عبارت کچھ اس طرح ہے: أن الروايات الضعيفة من الناحية الحديثية لم تستبعد نهائيا، بل تمت الإفادة منها في الموضوعات التي لا تتعلق بالعقيدة أو الشريعة، حيثما لم نجد روايات صحيحة وفق معايير المحدثين، حيث يمكن التعامل معها وفق معايير منهج النقد التاريخي.

﴿52﴾ مومن کو چاہیے کہ وہ اللہ کی رضا اور جنت حاصل کرنے کے لیے دنیا کی ہر قسم کی تکلیف برداشت کر لے لیکن جنت کا سودہ نہ کرے

﴿53﴾ اللہ تعالی نیک عمل کرنے والے کا اجر ضائع نہیں کرتا

﴿54﴾ برا عمل کرنے والے کو اس کی برائی کا بدلہ ملیگا لیکن اللہ کا رحم وکرم یہ ہے کہ موت تک اس کے لیے توبہ کے دروازہ کھلا رکھا گیا

﴿55﴾ کفار اور دین کے دشمنوں کا انجام دنیا و آخرت میں رسوائی ہے یہی انجام یہود کا ہوا

﴿56﴾ اللہ تعالی نے محمد ﷺ کی رعب کے ذریعہ مدد فرمائی اور یہی رعب کا معاملہ یہود کے ساتھ ہوا

﴿57﴾ بیشک اللہ تعالی کا وعدہ پورا ہوا اور اس نے اپنے ان نیک سچے عمل کرنے والے بندوں کو ان کے ایمان اور عمل صالح کی بنا جب خلافت عطا فرمائی تو کوئی ان کی طرف آنکھ اٹھا نہیں سکتا تھا

﴿58﴾ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ یہود کاہمیشہ دھوکہ دہی اور نبیوں اور ان کے پیغامات سے خیانت کرنا امتیازی وصف رہا

﴿59﴾ مسلمانوں کو اس بات کی تعلیم ہے کہ وہ کبھی یہودیوں میں جو دوشمنی پر اتر آتے ہیں ان پر بھروسہ نہ کریں۔

﴿60﴾ یا ایها النبي قل لا زواجک۔۔۔۔۔۔۔۔ ان آیات میں نبی کو تکلیف دینے سے بچنے کی تعلیم دی گئ اگرچہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو

﴿61﴾ ازواج مطہرات کی دینداری اور آخرت کی زندگی کا اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے اس زائل ہونے والی ڈھلتی چھاؤں کی مانند دنیا پر اللہ اور اس کے رسول کی مرضی کو ترجیح دی۔

﴿62﴾ عورتوں کو اجنبیوں کے سامنے زیب وزینت کے ساتھ نکلنے سے منع کیا گیا

﴿63﴾ نماز کے قائم کرنے زکاۃ ادا کرنے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا گیا

﴿64﴾ گناہوں کے مقابلہ میں تقوی سے مزین ہونے کی تعلیم دی گئ

﴿65﴾ امہات المؤمنین کے ساتھ دوسری عورتوں کو بھی تعلیم دی گئ تاکہ تمام خواتین کو تقوی کا اعلی معیار حاصل ہو جائے.

﴿66﴾ ازواج مطہرات پر اللہ تعالی کی ان گنت نعمتیں تھی جس میں سے ایک یہ کہ نبی کی زوجیت کے لیے اللہ نے انہیں چنا تھا۔

﴿67﴾ اللہ تعالی کی نعمتوں میں ازواج مطہرات کو لغو بات سے دور کرنا اور پاک کردینا ہے

﴿68﴾ اہل السنہ والجماعۃ کے پاس ازواج مطہرات آل بیت میں داخل ہے

﴿69﴾ آل بیت کی محبت فرض ہے ان کو ایذا دینا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذاء دینا ہے۔

﴿70﴾ اللہ تعالی کو مطلوب دس صفات ذکر کیے گئے

1 مسلم مسلمہ
2 مومن مومنہ
3 فرمابردار مرد، فرمابردار عورتیں
4 راست باز مرد، راست باز عورتیں
5 صبر کرنے والے مرد، صبر کرنے والی عورتیں
6 عاجزی کرنے والے مرد، عاجزی کرنے والی عورتیں
7 خیرات کرنے والے مرد، خیرات کرنے والی عورتیں
8 روزہ رکھنے والے مرد، روزہ رکھنے والی عورتیں
9 اپنے نفس کی نگہبانی کرنے والے مرد، اور نگہبانی کرنے والی عورتیں
10 اللہ کا بکثرت ذکر کرنے والے مرد اور بکثرت ذکر کرنے والی عورتیں ۔

﴿71﴾ یہ آیت شرعی تکلیف اور بدلہ دونوں میں مرد اور عورت کے درمیان انصاف کا درس دیتی ہے۔ ان لوگوں پر اس آیت میں رد ہے جو کہتے ہیں کہ اسلام عورتوں کو مردوں سے زیادہ حقوق دیتا ہے۔

﴿72﴾ اسلام میں حقوق کے معاملہ میں انصاف ہے اور ذمہ داریوں میں صلاحیت کا اعتبار ہے

﴿73﴾ عورت کے نسوانی ساخت و صلاحیت کے حساب سے عورت پر اسلام میں ذمہ داریاں ڈالی گئیں اور مرد کے مردانگی ساخت کے اعتبار سے مرد پر ذمہ داریاں ڈالی گئیں اگر عورت پر مرد کے کاموں کا بوجھ ڈالا جائے تو یہ عورت پر ظلم ہے کہ حمل و رضاعت و حضانت کے ساتھ ساتھ مرد کی طرح شانہ بشانہ مالی، سیاسی ذمہ داری ڈالی جائے تو یہ زیادتی عمل Human Resource Development کے اصولوں کے بھی خلاف ہے کہ حد سے زیادہ مشقت ڈالنا صحیح نہیں ہے ۔

﴿74﴾ مسلمان کو چاہیے اوامر اور نواہی پر عمل میں اپنے آپ کو بلا تردد اللہ اور رسول کے حوالے کردے

﴿75﴾ زید رضی اللہ عنہ کی عظمت کہ یہ واحد صحابی ہے جن کا نام کے ساتھ ذکر کیا گیا جو قیامت تک قرآن کے الفاظ کی حیثیت سے پڑھا جائے گا

﴿76﴾ زینب رضی اللہ عنہ نیک صالح اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والی عورتوں کے لیے ایک مثال ہے

﴿77﴾ انسان پر ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور سے نہ ڈرے پس وہی ذات ہے جس کے ہاتھ میں ہر قسم کا خیر ہے وہی دینے والا اور روکنے والا ہے وہی عزت دینے والا اور ذلیل کرنے والا ہے

﴿78﴾ اسلام دین مساوات ہے کسی عربی پر عجمی کو اور کسی عجمی کو عربی پر سفید کو کالے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں سوائے تقوی کے ۔

﴿79﴾ یہ آیت اللہ کے نبی ﷺ کے وحی الہی کے بلا کم و کاست پہنچادینے کی دلیل ہے اگر اللہ کے نبی ﷺ اس معاملہ میں نعوذ باللہ خائن ہوتے تو ان آیات کو کبھی نہ بتا دے

﴿80﴾ اللہ کے نبی ﷺ کا زینب سے نکاح میں احکام شریعہ بتائے گئے

﴿81﴾ محمد ﷺ خاتم النبین ہیں ۔ یہ آیت ان لوگوں پر رد ہے جو کسی نبی کی آمد (سوائے عیسی کے جو امتی کی حیثیت سے دوبارہ آمد فرمائیں گے اور زندگی گزار کر رخصت فرمائیں گے) کے منتظر یا نبوت کا دعوی کرتے ہیں۔

﴿82﴾ قیامت کے وقوع سے قبل اس دنیا میں 30 جھوٹے نبی آئینگے۔(لا تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون دجالون كلهم يزعم انه رسول الله)[سنن ابو داؤد: 4333، صحیح]
ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک تیس دجال ظاہر نہ ہو جائیں ، وہ سب یہی کہیں گے کہ میں اللہ کا رسول ہوں " ۔

﴿83﴾ اللہ کے ذکر اوراس کی نعمتوں پر شکر کرنے پر ابھارا گیا

﴿84﴾ فرشتے مومنوں کے حق میں دعاء مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

﴿85﴾ مومن کو قوت اور اطمینان حاصل ہوتا ہے جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی رحمت اور فرشتے ان کے حق میں دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں

﴿86﴾ اللہ تعالی نے محمد ﷺ کو اپنی جانب داعی بنا کر بھیجا

﴿87﴾ اللہ تعالی نے آپ کو روشن چراغ بنایا تاکہ آپ لوگوں کو ہدایت کی روشنی سے جنت کی نعمتوں تک پہنچائے

﴿88﴾ اللہ تعالی نے آپکو نذیر ڈرانے والا بنایا تاکہ آپ دین اسلام سے اعراض کرنے والے کو سخت عذاب سے ڈرائے۔

﴿89﴾ عقلمند وہ ہے جو نبی کے پیغام کو قبول کرے

﴿90﴾ اللہ کے نبی ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ کفار کی تکالیف پر صبر کرتے ہوئے اللہ پر بھروسہ کرے لیکن کسی معاملہ میں ان کی اطاعت نہ کرے

﴿91﴾ داعی کے لیے یہ سبق ہے کہ دشمن سے خوف کھاکر اپنی دعوتی کام کو نہ چھوڑے بلکہ اللہ پر توکل کرتے ہوئے حکمت سے دعوتی کام انجام دے اللہ تعالی ہر قسم کے مصائب سے بچانے والا ہے

﴿92﴾ خلوت کے بغیر جس عورت کی طلاق ہو بالاجماع اس کے لیے عدت نہیں

﴿93﴾ جس عورت سے دخول ہو چکا اس پر عدت ہے جس پر سارے علماء کااجماع ہے

﴿94﴾ عدت گذارنا یہ بندہ کے ساتھ اللہ کا بھی حق ہے کیونکہ نسب میں اختلاط کے فساد سے روکنا یہ شارع کی طرف سے مقرر ہے اگر طلاق دینے والا عدت ساقط کردے تو بھی وہ ساقط نہیں ہوگی

﴿95﴾ جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے تو وہ اس کے ساتھ اچھی طرح سے پیش آئے اس کو تکلیف دینے کی کوشش نہ کرے

﴿96﴾ **ولو اعجبك حسنهن** یہ اس بات پر دلیل ہے کہ آدمی جب ارادہ نکاح کرے تو وہ اپنی منکوحہ کو دیکھ سکتا ہے۔ حدیث اس کی تائید کرتی ہے۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"انْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا". (سنن ابن ماجہ: 3249، صحیح)
ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک (انصاری) عورت سے شادی کا ارادہ کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(پہلے) اسے دیکھ لو کیونکہ انصاری عورتوں کی آنکھوں میں کچھ (نقص) ہوتا ہے"۔

﴿97﴾ ان آیات میں نبی ﷺ کے خصائص بیان کیے گیے

﴿98﴾ اللہ تعالی نے چندچیزیں آپ پر حلال کی جو دوسروں کے لیے حلال نہیں ۔

﴿99﴾ اللہ کے نبی اس قدر انصاف اپنی بیویوں کے درمیان کرتے کہ سفر میں جاتے تو ان کے درمیان قرعہ ڈالتے اور مرض الموت میں آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہنے کے لیے تمام بیویوں کی اجازت لی ۔

﴿100﴾ مومن کو چاہیے کہ ظاہر و باطن میں گناہوں اور غیر صالح نیتوں سے بچے کیونکہ اللہ تعالی اس کے ساتھ ہے اس کے دل کی پوشیدہ باتوں کو بھی جانتا ہے

﴿101﴾ اللہ تعالی کے ان آیات میں اسماء حسنی غفور رحیم علیم اور حلیم بیان کیے گیے تاکہ ان کی معرفت سے بندہ میں اپنے رب کی محبت میں اضافہ ہو

﴿102﴾ اللہ تعالی نے نبی کے گھر میں نبی کی اجازت سے داخل ہونے کا حکم دیا اور جب مقصد مکمل ہو جائے تو پھر وہاں سے نکل جانے کا حکم دیا تاکہ نبی کو تکلیف نہ ہو

﴿103﴾ نبی کی زوجات سے کوئی بھی چیز پردے کے پیچھے سے طلب کی جائے مثلا ان سے کوئی مسئلہ یا کوئی فتوی پوچھنا ہو۔

﴿104﴾ کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کسی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت میں رہے تاکہ وہ شیطان کے وسوسہ سے بچا رہے

﴿105﴾ اللہ کے رسول ﷺ کو تکلیف اور آپ کی ازواج سے نکاح کرنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ امام شافعی نے فرمایا نبی ﷺ کے انتقال کے بعد ازواج مطہرات سے نکاح کو حلال سمجھنے والا کافر ہے ۔

﴿106﴾ اللہ تعالی پوشیدہ ظاہر جوچیز واقع ہوئی اور جو نہیں ہو ی ماضی اور مستقبل کی ساری چیزوں سے با خبر ہے

﴿107﴾ محارم رشتہ جن سے پردہ نہیں کیا جائے گا نسبی اور رضاعی ہیں

1. باپ دادا اوپر تک
2. بیٹے پوتے نیچے تک
3. بھائی
4. بھتیجے

5 بھانجے
6 مومن عورتیں
7 بچے جن کو عورتوں کی پوشیدہ باتوں کا علم نہ ہو

108 اللہ کے نبی پر درود پڑھنا عبادات میں افضل عبادت ہے اس لیے اللہ تعالی نے بندوں کو درود پڑھنے کا حکم دیا

109 اللہ تعالی کا نبی پر درود پڑھنے کا حکم دینا آپکی فضلیت بشر وفضلیت نبوت کو ثابت کرتا ہے

110 نبی کا نام جب منہ سے لیا جایے تب بھی درود پڑھا جائے اور لکھتے ہوئے بھی آپ ﷺ کے نام کے ساتھ درود کے الفاظ لکھے جائے یہ ادب کا تقاضہ ہے

111 بہت سے مواقع پر نبی ﷺ پر درود پڑھنے کی تعلیم دی گئ

- نماز ختم کرنے سے پہلے درود پڑھنا مسنون ہے۔ (صحیح سنن ترمذی: 2767)
- نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد درود پڑھنا مسنون ہے۔ (مسند شافعی: 581)
- اذان سننے کے بعد دعا مانگنے سے پہلے درود پڑھنا مسنون ہے۔ (مسلم)
- اہل ایمان کو ہر وقت ، ہر جگہ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم ہے۔ (سلسلہ صحیحہ: 1530/4)
- جمعہ کے دن آپ ﷺ پر بکثرت درود بھیجنا چاہیے۔ (صحیح سنن ابو داؤد: 925)
- دعا مانگنے سے پہلے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد درود پڑھنے کا حکم ہے۔ (صحیح سنن ترمذی: 2765)
- گناہوں کی مغفرت حاصل کرنے کے لیے درود پڑھنا مسنون ہے۔ (صحیح سنن ترمذی: 1999)
- تکلیف ، مصیبت، رنج اور غم کے موقع پر درود پڑھنا مسنون ہے۔ (صحیح سنن ترمذی: 1999)
- رسول اللہ ﷺ کا اسم مبارک سننے، پڑھتے یا لکھتے وقت درود پڑھنا مسنون ہے۔ (صحیح سنن ترمذی: 2811)
- مسجد میں داخل ہوتے اور مسجد سے نکلتے وقت آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجنا مسنون ہے۔ (صحیح سنن ابن ماجہ: 625)
- اذان سے فارغ ہونے کے بعد آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجنا مسنون ہے۔
- ہر مجلس میں آپ ﷺ پر درود پڑھنا مسنون ہے۔ (صحیح سنن ترمذی: 2691)

112 اللہ کے نبی ﷺ کو تکلیف دینا ان کبیرہ گناہوں میں سے ہے جس سے آدمی اللہ تعالی کی رحمت سے دھتکار دیا جاتا ہے

113 مومن مرد یا مومن عورت کو جھوٹے الزامات تہمت لگا کر تکلیف دینا حرام ہے یہ ایسا گناہ ہے جس میں آج امت کے بہت سے افراد مرتکب ہے

﴾114﴿ حجاب کا حکم پہلے پہل ازواج مطہرات کو دیا گیا پھر ساری امت کی عورتوں کو دیا گیا

﴾115﴿ پردہ عورت کی حفاظت کا ضامن ہے، پردہ اسلامی شعائر میں سے ہے ، پردہ مسلمان اور غیر مسلمان عورت میں فرق کرنے والا ہے۔

﴾116﴿ پردہ عورت کے فطرت کے عین مناسب ہے اس لیے کہ فطرت سلیمہ پر موجود ہر عورت چاہے گی کہ اس کی حفاظت فاسق و فاجر لوگوں سے ہو اور اس کی زینت اس کے شوہر کے لیے خاص ہو۔

﴾117﴿ حجاب کا چھوڑ دینا معاشرے کے تمام مرد اور عورت کے لیے نقصاندہ ہے

﴾118﴿ موجودہ زمانہ کے سارے مفاسد میں بے پردگی کا بہت بڑا رول ہیں

﴾119﴿ نفاق ایک دل کی بیماری ہے جس کی کئی قسمیں ہیں ۔ حرام خواہشات کی پیروی مثلا زنا وغیرہ یہ نفاق کی علامتوں میں سے ہے ۔

﴾120﴿ اللہ تعالی کے قوانین تبدیل نہیں ہوتے انسان پر واجب ہے کہ وہ ایسے کام کرے جس سے اس کو اللہ کی رضاء حاصل ہو اور اللہ تعالی کی ناراضگی سے بچ جائے

﴾121﴿ اللہ تعالی نے قیامت کے واقع ہونے کو غیب کے پردے میں رکھا تاکہ ہر آدمی عمل جلدی کرے اور گناہوں سے بچا رہے

﴾122﴿ ہر بلانے والے کے پیچھے انسان نہ چلا جائے بلکہ اپنی عقل کو استعمال کر کے اہل حق کی اتباع کرے

﴾123﴿ جو آدمی دنیا میں عقل سے کام نہیں لیگا دین کے معاملہ میں ایسا آدمی قیامت کے دن پچھتائے گا

﴾124﴿ قیامت میں پچھتانا انسان کو تھوڑا بھی فائدہ نہیں دے گا

﴾125﴿ قیامت کے دن آدمی سے اس کے کیے کا حساب ہو گا اس دن کسی قسم کا عذر نہیں ہو گا

﴾126﴿ ہر آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی میں تقوی کو لازم پکڑے اس کے بہت بڑے نتائج آتے ہیں

﴾127﴿ قول و فعل میں سچائی کو لازم پکڑنے کی تعلیم دی گئی جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اللہ تعالی اعمال کی اصلاح کرے گا دنیا میں اور آخرت میں گناہوں کو معاف فرمائیگا اور جنت کی عظیم کامیابی سے ہمکنار فرمائے گا

﴾128﴿ بیشک اللہ تعالی ایمان والوں کا دفاع کرتا ہے

﴾129﴿ جو اللہ کے ساتھ ہو گا اس کے ساتھ اللہ ہو گا اور جس کے ساتھ اللہ تعالی نہ ہو اس کے ساتھ کوئی نہیں ہے اگر چہ اس کے ساتھ ساری دنیا کیوں نہ ہو

﴿130﴾ اللہ تعالی نے انسان کو بہترین شکل وصورت کے ساتھ ساری مخلوقات پر فضیلت عطا کی تو اس اعتبار سے انسان کو اس کے مقام کے مطابق ذمہ داری بھی بطور امانت عطا کی

﴿131﴾ انسان کا نیکیوں کا بجالانا یہ محض اللہ کا فضل اور توفیق ہے کیونکہ انسان کا اکثر میلان گناہ اور معصیت کی طرف ہوتا ہے ((ومآابرئ نفسی ان النفس لامارة بالسوء الا من رحم ربي))

بعض مناسبت / لطائف التفسير

مسلسل قرآن اور رسالت پر اٹھنے والے سوالات کے جواب کا سلسلہ جاری ہے ، سورہ فرقان سے غور کرتے آئیے۔

آیات اور حدیث

آیت 1: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ٱلْأُولَىٰ ۖ وَأَقِمْنَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتِينَ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِعْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿٣٣﴾ ﴾ الأحزاب

ترجمہ: اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کرو اور نماز ادا کرتی رہو اور زکوۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کرو۔ اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والیو! تم سے وہ (ہر قسم کی) گندگی کو دور کردے اور تمہیں خوب پاک کردے۔

حدیث: المرأةُ عورةٌ فإذا خرجتِ استشرفَها الشَّيطانُ (صحيح الجامع: 6690)

ترجمہ: عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے کیونکہ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے بہکانے کے لیے موقع تلاش کرتا رہتا ہے۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ إِنَّا عَرَضْنَا ٱلْأَمَانَةَ عَلَى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱلْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا ٱلْإِنسَٰنُ ۖ إِنَّهُۥ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ﴿٧٢﴾ ﴾ الأحزاب

ہم نے اپنی امانت کو آسمانوں پر ،زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کیا لیکن سب نے اس کے اٹھانے سے انکار کردیا اور اس سے ڈر گئے (مگر) انسان نے اسے اٹھا لیا، وہ بڑا ہی ظالم جاہل ہے۔

أهداف سور القرآن
سُوْرَةُ سَبَإٍ
سبا (ملکہ)
Saba (Maleka) | Saba (The Queen)
34
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- اللہ کے آگے خود سپردگی ترقی و تہذیب کی بقا کی ضامن۔اور ناشکری تباہی کا الارم۔[118]
- یہ مکی سورت ہے ، اس میں دو مثالیں نفیس تہذیبوں کی بیان کی گئی ہیں:
  - داود-علیہ السلام اور سلیمان-علیہ السلام-
  - سبا
- اثبات توحید اور اثبات آخرت کے ذریعہ ناشکری کی بیماری کو نکالنے کا پیغام دیا۔
- اللہ نے داود علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام پر اپنی نعمتیں نچھاور کیں، سلیمان علیہ السلام کے لیے ہوا ، جن اور ہر ایک چیز کو مسخر کردیا اور داود علیہ السلام کے لیے لوہے کو نرم کر دیا۔
- اللہ نےانہیں ہر طرح کی نعمتیں دیں اس کا سبب استسلام ہی تھا۔دوسری طرف اس کے برعکس قوم سبا تھی۔
- اس کا نام سبا اس لیے رکھا گیاکیونکہ یہ ایک رمز ہے اس قوم کا جو خود سپردگی اختیار نہیں کرتے، اللہ کے آگے ان کا انجام تباہی و بربادی کے سوا کچھ نہیں۔[119]
- چھوٹا پرندہ ہدہد کوتک شرک پسند نہیں ہے ۔
- شکر گزاری کی مثال داود اور سلیمان علیہما السلام اور ناشکری کی مثال قومِ سبا۔
- اللہ نے سلیمان علیہ السلام کو پرندے کی بولی سکھلائی تھی تو انھوں نے پلٹا کر اس صلاحیت کے ذریعہ توحید پھیلادی، ملکہ سبا نے اسلام قبول کیا۔

بعض موضوعات

1. اللہ تعالی ہی سب تعریفوں کا حقدار ہے۔ (1-2)
2. کفار کے قیامت کا انکار، قیامت کا برحق ہونا، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا بیان۔ (3-9)

---

118 (مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں : من أسباب السعادة لعبد العزيز بن محمد السدحان)
119 (مزید تفصیل کے لیےدیکھیے تفسیر ابن کثیرج7/ص504)

3 داود اور سلیمان علیہما السلام اور ان پر اللہ کی نعمتوں کا تذکرہ۔ (10-14)

4 سبا اور سیل عرم کا واقعہ۔ (15-19)

5 شیطان کا بہکانا۔ (20-21)

6 جہاں میں سب اختیارات اللہ کے ہیں۔ (22-27)

7 محمد ﷺ کی رسالت عامہ کا ذکر۔ (28-30)

8 مشرکوں کا ایمان بالقرآن سے انکار اور بروز قیامت گمراہ ہونے والوں اور گمراہ کرنے والوں کے درمیان مباحثہ۔ (31-33)

9 دنیا اور آخرت میں کفار کا انجام۔ (34-45)

10 نبی ﷺ کا دفاع اور آپ ﷺ کی خیر خواہی کا بیان۔ (46-50)

11 روز قیامت کافروں کی گھبراہٹ اور ان کے انجام کا بیان۔ (51-54)

بعض اسباق

1 اللہ تعالی نے خود اپنی تعریف فرمائی کیونکہ وہی ہر قسم کی تعریفوں کا مستحق ہے

2 اللہ تعالی دنیا و آخرت میں نعمتوں سے نوازنے والا ہے

3 اللہ تعالی کی حمد اس کی نعمتوں پر کرنا چاہیے

4 اللہ تعالی کی نعمتیں مختلف ہیں:

- عام
- خاص
- گذری ہوئی نعمتیں
- موجودہ نعمتیں
- جلد آنے والی نعمتیں
- کچھ وقفہ سے آنے والی نعمتیں
- ظاہری نعمتیں
- باطنی نعمتیں وغیرہ

5 اللہ تعالی نے پانچ سورتوں کو اپنی حمد سے شروع کی ہے، یہ سورت انہی میں سے ایک ہے۔

﴿6﴾ آسمان و زمین اللہ ہی کے ہے اور اسی کی بادشاہی اس میں چلے گی

﴿7﴾ اللہ تعالی دنیا میں ان نعمتوں کی ایجاد پر قادر ہے بدرجہ اولی آخرت میں اس کے ایجاد کرنے پر قادر ہے

﴿8﴾ اللہ تعالی اپنے ملک اور تدبیر میں حکمت والا ہے

﴿9﴾ اللہ تعالی اپنے حکم تقدیر میں افعال اقوال کو ظاہر اور باطن سے باخبر ہے

﴿10﴾ اللہ تعالی کے علم میں جو کچھ ہو چکا ہے اور جو ہو رہا ہے اور ہونے والا ہے ہر چیز ہے

﴿11﴾ قیامت کا واقع ہونا امر یقینی ہے تاکہ عدل و انصاف کو قائم کیا جاسکے

﴿12﴾ قیامت کا علم امر غیبی ہے

﴿13﴾ علم والے لوگ حق کو پہچان کر اس کی تصدیق کرتے ہیں

﴿14﴾ ایک آدمی حق پر چل کر ہی سیدھا راستہ پاسکتا ہے

﴿15﴾ قیامت کا انکار کرنے والے گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں

﴿16﴾ اللہ تعالی نے اطراف و اکناف کی نشانیوں میں غور و فکر کی تعلیم دی تاکہ قیامت کے وقوع کا ادراک ہو جائے

﴿17﴾ اللہ تعالی نے اپنی بڑی نعمتوں کے ذریعہ اپنے انبیاء کی تایئد کی اور بطور انعام عطا فرمایا

﴿18﴾ اللہ تعالی نے داود علیہ السلام لوہے اور زرہ کی کاریگری کا علم عطا کیا

﴿19﴾ شریعت اہل علم کو ہنر سیکھنے سے منع نہیں کرتی اورنہ ہی اس سے ان کے منصب پر اثر نہیں پڑتا

﴿20﴾ اسلام کماکر کھانے کو اہمیت دیتا ہے کہ اس مقابلے انسان سستی کرکے دوسروں پر اعتماد و بھروسہ کرے

﴿21﴾ تمام احوال واقوال میں مراقبہ یعنی اللہ تعالی دیکھ رہا ہے سن رہا ہے اور دل کے احساسات کو جان رہا ہے اور میں یہ عمل اللہ سے ڈرکر نہ کروں اس بات کی تعلیم دی گئی

﴿22﴾ اللہ تعالی نے سلیمان علیہ السلام کو عظیم ملک کا بادشاہ بنایا اور ایک بڑے لشکر سے ان کی تائید فرمائی

﴿23﴾ شکر کا اظہار دل زبان اور جوارح سے ہوتا ہے

﴿24﴾ اللہ کی نعمتیں تو ہر بندہ پر ہوتی ہے

﴿25﴾ اگر ایک بندہ مومن کو دنیوی نعمتیں ملتی ہیں اوراس کا صحیح استعمال کرتا ہے تو گویا یہ نعمتیں اخروی نعمتوں پر دلیل ہے

﴿26﴾ قوم سبا کے واقعہ میں کفار قریش اور ہر زمانہ کے سرکش لوگوں کے لیے عبرت نصیحت اور حجت ہے

27 قوم سبا کے لیے اللہ کی نعمتوں کے دسترخوان بچھادیے گئے لیکن ان لوگوں نے اللہ کی نعمتوں سے ناشکری کی نعمتوں کا جواب نافرمانی سے دیا تو اللہ تعالی نے انہیں ان نعمتوں سے محروم کردیا

28 اللہ تعالی کا قانون ہے کہ ناشکروں کو ان کی ناشکری کا بدلہ اور شکر گزار کو ان کی شکر گزاری کا بدلہ عطا کرتا ہے

29 قوم سبا میں ان قوموں کے لیے عبرت و نصیحت ہے جو اللہ کی نعمتوں میں رہنے کے باوجود ناشکری کررہے ہیں

30 آدمی کی ناشکری خود نعمتیں چھننے جانے کا سبب ہواکرتی ہے

31 مومن کا معاملہ صبر اور شکر کے درمیان کا ہوتا ہے ۔

32 لوگوں کے لیے ابلیس کا فتنہ آزمائش اور امتحان ہے تاکہ سچے مومن اور شک کرنے والے کافر میں فرق ہو جائے

33 مومن ایمان پر ثابت قدم رہتا ہے اور اللہ تعالی اس کو اس کی جستجو کے مطابق دنیا کے فتنوں سے بچا تا ہے اور کافر شیطان کے ہتکنڈوں کا شکار ہو تا ہے

34 خالق رازق اور مالک صرف اللہ کی ذات ہے

35 اللہ تعالی کی اجازت مرضی کے بغیر کوئی کسی کی سفارش نہیں کرسکتا

36 شفاعت کرنے والا اور جس کی سفارش کی جارہی ہے دونوں کے لیے اللہ کی مرضی اور اجازت ضروری ہے

37 آخرت کا تذکرہ مومن کے ایمان میں اضافہ کرتا ہے اور کفار کے لیے ڈراوا ہوتا ہے

38 قیامت کے دن اتباع کرنے والے اور متبوعین ، تکبر کرنے والے اور کمزور لوگ ایک دوسرے پر ملامت کرینگے اور الزام تراشی کرینگے

39 قیامت کے دن ساری پوشیدہ چیزیں ظاہر ہوجائینگی لیکن اس دن کسی قسم کی مہلت نہیں ہوتی

40 مالدار کی مالداری اور غریب کی غربت دونوں میں سے کوئی بھی مطلق نہ تو اللہ کی رضا کی علامت ہے نہ ناراضگی کی علامت ہے

41 ایک مومن کے لیے مالداری اور غریبی دونوں حالتیں بطور امتحان اور آزمائش ہے جبکہ سرکش انسان کے لیے مالداری اس حق میں مہلت اور اتمام حجت ہے

42 نافرمان اور گمراہ لوگوں کے تنگی قحط سالی ان کے حق میں عذاب ہے تاکہ وہ ہوش کے ناخون لے

43 اکثر اوقات مالدار و خوشحال لوگوں کی خوشحالی ان کو دین سے روکتی ہے

44 اکثر اوقات عیش پرست لوگ حق کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں

45 اکثر اوقات عیش پرست لوگ دنیا کی عیاشی اور لذتوں میں پڑھکر حق کا انکار کردیتے ہیں

46 رزق اللہ جس کو چاہتا ہے کشادگی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگی کے حالات سے گزارتا ہے

47 اللہ کا تقرب ایمان اور عمل صالح سے ملتا ہے

48 مال اور اولاد اللہ کا تقرب نہیں ہے بلکہ ان کا صحیح استعمال اور تربیت وسیلہ تقرب ہے

49 انفاق فی سبیل اللہ پر ابھارا گیا

50 جو آدمی خرچ کرتا ہے اس کے حق میں فرشتے برکت اور اضافہ کی دعا کرتے ہیں اور جو آدمی مال کو خرچ نہیں کرتا ہے فرشتے اس کے مال کے نقصان کی دعا کرتے ہیں

51 قیامت کے دن مشرک اور ان کے معبود دونوں کو جمع کر کے پوچھا جائے گا

52 فرشتوں کی عبادت کرنے کا دعوی کرنے والے حقیقت میں جنات کی عبادت کر رہے ہیں جبکہ قیامت کے روز فرشتے ان کی عبادت سے انکار کردینگے اور اللہ کی پاکی اور تعریف بیان کرینگے

53 قیامت کے دن مشرکین اور کفار کسی قسم کی حجت قائم نہیں کر سکیں گے

54 مشرکین اللہ تعالی کی نشانیوں سے اعراض کرتے ہوئے مختلف قسم کے بہانے بناتے ہیں

55 باپ دادا کی اندھی محبت اور پیچھے چلنے کے غلط جذبہ نے اکثر قوموں کو ہلاک و برباد کیا

56 اللہ تعالی نے ہر قوم میں رسول اور تعلیمات بھیجی ہیں

57 انسانوں کو غور و فکر کی جانب دعوت دی گئی

58 آیت 46 میں اصول ثلاثہ بیان کیے گیے ہیں۔ (أَن تَقُومُوا لِلَّـهِ) میں توحید کی طرف (مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم) میں رسالت کی طرف اور (بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ) میں آخرت کی طرف اشارہ ہے۔

59 داعی کو اپنے دعوتی کام پر صرف اللہ تعالی سے اجر کی امید رکھنی چاہیے

60 باطل مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ مٹتا جاتا ہے اور حق تقویت حاصل کرتا ہے

61 قیامت کی ہولناکی کا ذکر کیا گیا

62 دین کے حقائق میں شک وشبہ محرومی اور بربادی کا باعث ہے۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَمَآ أَرۡسَلۡنَٰكَ إِلَّا كَآفَّةٗ لِّلنَّاسِ بَشِيرٗا وَنَذِيرٗا وَلَٰكِنَّ أَكۡثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعۡلَمُونَ ٢٨ ﴾

ترجمہ: ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے خوشخبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ہاں مگر (یہ صحیح ہے) کہ لوگوں کی اکثریت بے علم ہے۔

حدیث: قال رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم أُعطيتُ خمسًا لم يُعطَهُنَّ أحَدٌ قبلي . كان كلُّ نبيٍّ يُبعَثُ إلى قومِه خاصةً، وبُعِثْتُ إلى كلِّ أحمرَ وأسوَدَ . وأُحِلَّتْ لِيَ الغنائمُ، ولم تَحِلَّ لأحدٍ قبلي . وجُعِلَتْ لِيَ الأرضُ طيبةً طَهورًا ومسجدًا . فأيُّما رجلٍ أدركَتْه الصلاةُ صلَّى حيثُ كان . ونُصِرْتُ بالرُّعبِ بين يَدَيْ مسيرةِ شهرٍ . وأُعطيتُ الشفاعةَ . .(صحيح مسلم: 521)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ ایسی چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ پہلے ہر نبی صرف خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں ہر سرخ اور سیاہ کی طرف بھیجا گیا ہوں، پہلے کسی نبی کے لئے مال غنیمت حلال نہیں ہوتا تھا وہ صرف میرے لئے حلال کردیا گیا ہے۔ اور صرف میرے لئے تمام روئے زمین پاک اور مسجد بنا دی گئی ہے لہذا جو آدمی جس جگہ بھی نماز کا وقت پائے وہاں نماز پڑھ لے اور میری ایسے رعب سے مدد کی گئی جو ایک ماہ کی مسافت سے طاری ہو جاتا ہے اور مجھ کو شفاعت عطا کی گئی۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ قُلۡ إِنَّ رَبِّي يَبۡسُطُ ٱلرِّزۡقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقۡدِرُ وَلَٰكِنَّ أَكۡثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعۡلَمُونَ ٣٦ ﴾ سبأ

ترجمہ: کہہ دیجیے! کہ میرا رب جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کردیتا ہے اور تنگ بھی کردیتا ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

أهداف سورالقرآن

سُوْرَةُ فَاطِرٍ

Paida karne waala | پیدا کرنے والا

The Originator of Creation

35

یہ سورت مکی ہے

OBJECTIVE OF EACH SURAH

- اللہ کے آگے خود سپردگی ہی عزت پانے کا ذریعہ ہے۔ [120]

مَن كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ هُوَ يَبُورُ۔ (10) [121]

ترجمہ: جو شخص عزت حاصل کرنا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ ہی کی ساری عزت ہے، تمام تر ستھرے کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل ان کو بلند کرتا ہے، جو لوگ برائیوں کے داؤں گھات میں لگے رہتے ہیں ان کے لئے سخت تر عذاب ہے، اور ان کا یہ مکر برباد ہو جائے گا (10)۔

- اس سورت کی متعدد آیتوں میں کائنات میں اللہ کی قدرت کی نشانیوں کا ذکر کیا گیا ہے، بتلایا گیا ہے کہ یہ سب اللہ کے آگے سر نگوں ہیں۔ [122]
- اگر شرک کی مذمت کو سمجھنا یا سمجھانا ہو (آسانی کے ساتھ مثالوں کے ذریعہ) تو اس سورت کو بار بار پڑھیے شرک کی مذمت اور تباہ کاریاں کھل کر ظاہر ہو جائے گی۔ [123]
- معبودان باطلہ کا رد خاص طور پر ملائکہ کو اللہ کی بیٹیاں اور معبود بنالیا گیا تو اس پر پرزور رد۔
- شرک کے رد اور توحید کے فہم کے لیے یہ سورت کافی ہے۔
- اس سورت کے اہداف میں معروف سوالات کے جوابات بھی ہیں جیسے:
  - ہم کون ہیں؟
  - ہمیں کس نے پیدا کیا؟
  - مرنے کے بعد کہاں جانا ہے؟
  - ہمیں کیوں پیدا کیا گیا؟
  - ہمیں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا ہے؟

120 (مزیدمعلومات کے لیے دیکھیں :من أسباب السعادة لعبد العزيز بن محمد السدحان)
121 (مزیدتفصیل کے لیے دیکھیے تفسیر أضواء البيان في إيضاح القرآن بالقرآن)
122 (التفكير في آيات الله تعالى ومخلوقاته في ضوء القرآن والسنة للدكتور : عبد الله بن إبراهيم اللحيدان)
123 (مزید معلومات کے لیے دیکھیے- مجموع فتاوى ابن تيمية ج1/ ص 88)

1 اللہ کی تعریف کیونکہ ہر چیز اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہی پیدا کرنے والا اور انعام کرنے والا ہے۔ (1-4)

2 دنیا اور شیطان سے بچنے کی تلقین ، اور اس معاملہ میں لوگوں کے دو گروہ۔(5-8)

3 بعث بعد الموت اور حساب وکتاب کا اثبات۔(9-10)

4 قدرت کے مظاہر۔(11-13)

5 بتوں کی حقیقت۔ (14)

6 اللہ کی قدرت، اللہ کے غنی اور انسان کے فقیر ہونے کا بیان۔ (15-18)

7 مومن اور کافر کے لیے مثال۔(19-22)

8 رسول کی حقیقت۔(23-26)

9 تخلیق میں تنوع ایک ہی نظام کے ساتھ خالق کے ایک ہونے پر دلالت کرتا ہے، اور علماء کی فضیلت۔ (27-28)

10 اللہ کی کتاب پڑھنے والوں اور اس کے وارثین کی فضیلت اور ان کا بدلہ۔ (29-35)

11 جہنم میں کافروں کا حال اور مشرکوں سے ان کے عقائد پر مناقشہ ۔(36-43)

12 مہلت کے بعد کفار کو ہلاک کرنے سے متعلق اللہ کی سنت۔(44-45)

1 انسان چاہے جتنا بڑا بن جائے وہ اللہ کا فقیر ہی رہے گا۔ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ أَنتُمُ ٱلْفُقَرَآءُ إِلَى ٱللَّهِ ۖ وَٱللَّهُ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿١٥﴾ ﴾ فاطر[124]
ترجمہ: اے لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ بے نیاز خوبیوں والاہے (15)۔

2 اس سورت کی ابتداء اللہ تعالی کی حمد و تعریف اور توصیف سے ہوئی

3 اللہ تعالی کی تعریف وتوصیف بندوں کو اس کی نعمتوں کی شکر گزاری میں کرنی چاہیے

4 اکثر لوگ اللہ کی حمد میں سستی کا شکار ہوکر ناشکری کا ثبوت دیتے ہیں

124 (مزید تفصیل کے لیےتفسیرقرطبی ج14/ص240)

5 فرشتوں کو اللہ تعالی نے پروں والی مخلوق بنایا

6 کائنات میں موجود ساری مخلوقات اللہ تعالی کی انوکھی کاریگری پر دلالت کر رہی ہے

7 جتنا زیادہ آدمی کائنات میں غور وفکر کرے گا اس قدر اللہ کی معرفت ایمان ویقین میں اضافہ ہو گا

8 اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو نعمتیں یاد دلا کر توحید کی دعوت دی ہے

9 پچھلے انبیاء کے حالات و واقعات کے ذریعہ آپ ﷺ کی تسلی کا سامان کیا گیا کہ لوگوں کا جھٹلانا یہ کوئی نئی بات نہیں ہے

10 تمام انبیاء نے لوگوں کے جھٹلانے اور اذیت دینے پر صبر کا مظاہرہ کیا

11 شیطان اور دنیا کے فتنوں سے بچنے کی تعلیم دی گئی

12 شیطان ساری انسانیت کا دشمن ہے اور اس کی ہر ممکن کوشش یہ ہے کہ وہ اپنے مکر و فریب سے اکثریت کو جہنم رسید کردے

13 حق سے رکنے اور روکنے کے اسباب میں سے باطل سے دھوکا کھاجاناہے

14 حسی دلائل سے قیامت کے وقوع کو ثابت کیا گیا مثلاً: جس طرح بارش کے پانی سے اللہ تعالی مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے اسی طرح ساری کائنات کے فناء ہونے کے بعد اس کو دوبارہ پیدا کرے گا

15 سمندر کا پانی جس کا ایک حصہ میٹھا اور دوسرا کھارا ہے یہ بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ہے

16 معبودان باطلہ کی بے بسی کو واضح کیا گیا

17 اللہ تعالی کی ذات تنہا تعریفوں والی بے نیاز ہے جبکہ ساری کائنات کی مخلوقات اس کے آگے فقیر ومحتاج ہے

18 کوئی آدمی کسی اور آدمی کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا

19 اگر کوئی گناہ کی طرف دعوت دیتا ہے اس کو گناہ کی دعوت دینے کا اور اس پر عمل کرنے والے کا گناہ ملے گا لیکن گناہ گار کے گناہ میں سے کچھ کمی نہیں ہو گی

20 ایمان دلوں کی زندگی، آنکھوں کا نور ،دلوں کا سکون اور عقلوں کو جلاء بخشنے والا ہے

21 کفر سے دل میں تاریکی، نفس میں وحشت ،روح کے لیے موت، آنکھوں پر پردہ اور عقلوں کو ناکام بنا دیتا ہے

22 جن لوگوں کے اندر اطاعت خشیت ہو انہیں ہی انذار کا فائدہ ہوتا ہے

﴿23﴾ حق کو جھٹلا نا یہ کفار کی ہر زمانہ میں صفت رہی ہے اور انکا انجام بھی بڑا دردناک ہوتا ہے

﴿24﴾ کائنات کی خوبصورتی میں غور وفکر کی دعوت دی گئی تا کہ خالق کی عظمت کا پتہ چل جائے

﴿25﴾ لوگوں کے زبان، رنگ، ہیئت، طبیعت، جنس اور تہذیب کے اعتبار سے مختلف ہونے میں بھی اللہ کی عظمت کے مظاہر ہیں

﴿26﴾ اللہ تعالی کے پاس رنگ ونسل کی بنیاد پر مقام نہیں ملتا بلکہ مقام کی بنیاد علم وتقوی ہے

﴿27﴾ تقوی اور علم ایک دوسرے کو لازم اور ملزوم ہیں۔ تقوی علم کا راستہ ہے اور علم تقوی کو تقویت پہنچاتا ہے اور اس میں اضافہ کا ضامن ہے

﴿28﴾ مومن کو علم حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے یہاں تک کہ وہ خشیت کے اعلی مقامات تک پہنچ جائے

﴿29﴾ جس قدر مومن مراتب علم طئے کرے گا اس قدر خشیت کے اعلی مراتب تک پہنچے گا

﴿30﴾ اللہ کی کتاب میں تامل اور غور وفکر کی دعوت دی گئی تا کہ اللہ تعالی کی عظمت کے شواہد مل جائے

﴿31﴾ قرآن مجید کی تلاوت اس کے معانی پر تدبر اس کے مقاصد احکام عبرتوں میں غور وفکر اور اس کی تعلیمات کو مضبوطی سے تھامنے اور اس کے بیان کردہ اخلاق سے اپنے آپ کو مزین کرنے کی تعلیم دی گئی

﴿32﴾ اللہ تعالی نے محمد ﷺ اور آپ کی امت کو اس عظیم کتاب اور امانت کو حوالے کیا

﴿33﴾ جہنم اس کے عذاب اور اس کی بدبختی سے ڈرایا گیا کہ یہ عذاب ان سے کبھی ہٹایا نہیں جائے گا

﴿34﴾ کفار کے ٹھکانے میں غور وفکر اللہ کی عظمت کا استحضار اور اس کے مقام کی ہیبت وجلال ہے

﴿35﴾ کفار کو معنوی اور حسی دونوں عذاب دیے جائینگے

﴿36﴾ اللہ تعالی کی لوگوں پر نعمتوں میں سے یہ ہے کہ وہ انہیں زمیں پر خلافت عطا کرتا ہے

﴿37﴾ اللہ تعالی تمام جہانوں سے بے نیاز ہے اطاعت گذاروں کی اطاعت نہ تو اللہ کو فائدہ دے گی اور نہ کافروں کا کفر نقصان دے گا

﴿38﴾ دین سے اعراض کرنے والے اور روکنےوالے زمین میں تکبر اور دین کے خلاف مکر وفریب کرتے ہیں لیکن جو لوگ دین کے خلاف مکر کرتے ہیں اکثر ان کا مکر انہیں لے ڈوبتا ہے

﴿39﴾ اللہ تعالی کے قوانین ہمیشہ ایک ہوتے ہیں اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوتی

﴿40﴾ زمین میں چلنے پھرنے اور گذری ہوئی اقوام کے احوال سے عبرت حاصل کرنے کی تعلیم دی گئی

﴿41﴾ اللہ تعالی کی قدرت کی حد نہیں ہے

﴿42﴾ اللہ تعالی کفار کے نا فرمانی اور بغاوت پر ڈھیل دیتا ہے پھر اتمام حجت کے بعد ان کا مؤاخذہ کر تا ہے

سورہ سبا اور سورہ فاطر میں توحید کو مضبوطی سے ثابت کیا گیا ہے، مثال کے طور پر نا شکری کے الگ الگ پہلو بتائے گئے ہیں ، نا شکری سے باز رہنا چاہیے۔[125]

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿إِنَّمَا يَخْشَى ٱللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ ٱلْعُلَمَٰٓؤُا۟ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿٢٨﴾﴾ فاطر

ترجمہ: اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔

حدیث: عن ابي الدرداء رضي الله عنه قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضَاءً لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّموَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيتَانُ فِي الْمَاءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ بِهِ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ " (سنن الترمذي: 2682، سنن ابي داؤد: 3641، صحیح)

ترجمہ: ابو الدرداء نے کہامیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص علم دین کی تلاش میں کسی راستہ پر چلے، تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اسے جنت کے راستہ پر لگا دیتا ہے۔ بیشک فرشتے طالب (علم) کی خوشی کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں، اور عالم کے لیے آسمان و زمین کی ساری مخلوقات مغفرت طلب کرتی ہیں۔یہاں تک

125 (مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں-شرح کتاب التوحید للإمام ابن عبد الوهاب: الشیخ محمد بن صالح العثیمین)

کہ پانی کے اندر کی مچھلیاں بھی، اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چاند کی فضیلت سارے ستاروں پر، بیشک علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہیں بنایا، بلکہ انہوں نے علم کا وارث بنایا ہے۔ اس لیے جس نے اس علم کو حاصل کر لیا، اس نے (علم نبوی اور وراثت نبوی سے) پورا پورا حصہ لیا"۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَلَوْ يُؤَاخِذُ ٱللَّهُ ٱلنَّاسَ بِمَا كَسَبُواْ مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِن دَآبَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِۦ بَصِيرًا ﴿٤٥﴾ ﴾ فاطر

ترجمہ: اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب داروگیر فرمانے لگتا تو روئے زمین پر ایک جاندار کو نہ چھوڑتا، لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ایک میعاد معین تک مہلت دے رہا ہے، سو جب ان کی وہ میعاد آپہنچے گی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آپ دیکھ لے گا۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ يٰس
Yaaseen | Yaaseen | یاسین
36
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- اس میں دعوتی کاموں سے مسلسل جڑے رہنے کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔[126]

- یہ سورت ان لوگوں کے بارے میں گفتگو کر رہی ہے جو ابھی ایمان نہیں لائے۔ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَسَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ ءَأَنذَرۡتَهُمۡ أَمۡ لَمۡ تُنذِرۡهُمۡ لَا يُؤۡمِنُونَ ﴿١٠﴾ ﴾یس[127]
ترجمہ: اور آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں دونوں برابر ہیں، یہ ایمان نہیں لائیں گے (10)

- پھر انطاکیہ کے گاؤں کی مثال دی جارہی ہے جن کی طرف اللہ نے تین نبیوں کو بھیجا تاکہ انہیں توحید کی دعوت دیں لیکن انہوں نے جھٹلایا لیکن ان میں کا ایک وہ آدمی جو دور گاؤں میں رہتا تھا ایمان لایا اور نبیوں کی بھرپور تائید کی قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَجَآءَ مِنۡ أَقۡصَا ٱلۡمَدِينَةِ رَجُلٞ يَسۡعَىٰ قَالَ يَٰقَوۡمِ ٱتَّبِعُواْ ٱلۡمُرۡسَلِينَ ﴿٢٠﴾ ﴾یس،
ترجمہ: اور ایک شخص (اس) شہر کے آخری حصے سے دوڑتا ہوا آیا کہنے لگا کہ اے میری قوم! ان رسولوں کی راہ پر چلو (20)۔ اس آیت میں یہ بتایا گیا کہ وہ آدمی نہ صرف خود ایمان لایا بلکہ لوگوں کو دعوت بھی دینے لگا۔[128]

- سورت کے آخر میں موت کا تذکرہ کیا گیا ہے کیونکہ ہر چیز کی موت ہے۔اور دنیا کی ہر چیز مٹنے والی ہے۔ اور اسی لیے سورت کے آخر میں آیات تکوینی کا ذکر کیا گیا ہے۔ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَٱلشَّمۡسُ تَجۡرِي لِمُسۡتَقَرّٖ لَّهَاۚ ذَٰلِكَ تَقۡدِيرُ ٱلۡعَزِيزِ ٱلۡعَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَٱلۡقَمَرَ قَدَّرۡنَٰهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَٱلۡعُرۡجُونِ ٱلۡقَدِيمِ ﴿٣٩﴾ ﴾یس،
ترجمہ: اور سورج کے لئے جو مقررہ راہ ہے وہ اسی پر چلتا رہتا ہے۔ یہ ہے مقرر کردہ غالب، باعلم اللہ تعالیٰ کا (38) اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کر رکھی ہیں، یہاں تک کہ وہ لوٹ کر پرانی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے (39)
سورج اور چاند زوال کی طرف جارہے ہیں ساری دنیا زوال کی طرف بڑھ رہی ہے پے در پے۔[129]

---

126 (مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں -الأمة الوسط والمنهاج النبوي في الدعوة إلى الله: عبد الله بن عبد المحسن التركي)

127 (مزید معلومات کے لیے دیکھیے : زاد الداعية إلى الله:للعلامة محمد صالح العثيمين، اصناف المدعوين- حمود الرحيلى)

128 (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے تفسیر قرطبی ج15/ص19)

129 (مزید علم کے لیے اس کتاب کوضرور پڑھیں: شرح رياض الصالحين ، باب ذكر الموت وقصر الأمل المجلد الثالث :للشيخ العلامة محمد بن صالح العثيمين)

اس سورت میں اثبات آخرت کو ہمدردی کے پیرائے اور عقلی اور فطری دلائل سے بھر پور طریقہ سے سجایا گیا۔ اگر کوئی شخص ذرا بھی اپنی عقل صحیح و سالم کا استعمال کرے گا تو مان لے گا ورنہ آخرت میں سمجھنا ہی پڑیگا کیونکہ آخرت میں جو شک ہے وہ رفع ہوجائے گا: قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ۔ اول میں ابتدا کی مشکل نہ ہوئی تو اعادہ کیونکر مشکل ہوگا۔[130]

بعض موضوعات

1. اللہ کی جانب سے رسول پر قرآن کا نزول، جو سرکش مشرکوں کو عذاب سے ڈراتے ہیں اور مومنوں کو نیک بدلہ کی خوش خبری دیتے ہیں۔(1-12)
2. ایک گاؤں کے سرکش لوگوں کا قصہ۔ (13-32)
3. زمین و آسمان اوربحر و بر میں اللہ کی قدرت اور اس کے فضل کے مظاہر۔ (33-44)
4. اللہ کی وہ نشانیاں جو تقوی اور انفاق کی دعوت دیتی ہوں سے متعلق کفار کا موقف۔(45-48)
5. بعث بعد الموت کا اثبات، جنت میں مومنوں کا ثواب اور جہنم میں کافروں کا عذاب۔ (49-68)
6. رسول اللہ ﷺ کا ٹاسک اور اس بات کی نفی کہ وہ شاعر ہیں۔(69-70)
7. اللہ قدرت اور اس کی نعمتوں کا بیان۔ (71-73)
8. اللہ کی نعمتوں کے تئیں مشرکوں کا موقف۔ (74-76)
9. بعث بعد الموت کے اثبات کے دلائل۔ (77-83)

بعض اسباق

1. انسانیت کی کمزوری اور اللہ کی قوت کے اظہار کا معاملہ ہے آدمی اگر غور کرے تو مسائل ختم ہوں گے ورنہ نہیں۔

130 (مزید تفصیل کے لیےدیکھیے تفسیرابن کثیر ج7/ص594)

2 بعث و نشور، جزاء، اثبات وجود اللہ وتوحید الوہیت، reasoning point اور Alert کے لیے سورہ یس اتمام حجت کے لیے زبردست ہے۔

3 دلائل عقلیہ و نقلیہ و فطریہ کائناتی، آفاقی وانفس توجیہات کی بھرمار ہے تاکہ اتمام حجت ہوسکے۔

4 دعوتی میدان میں کبھی ہمیں ہمت نہیں ہارنا چاہیے بلکہ مسلسل دعوت دیتے رہنا چاہیے جو ایمان لایا نجات پایا۔اور جو ایمان نہیں لائینگے ان تک پیغام پہنچانے کا اجر تو ملنے والا ہے ۔

5 محمد ﷺ کی نبوت اور رسالت کو ثابت کیا گیا۔

6 رسول کو بھیجنے اور کتاب کو نازل کرنے کی حکمت بیان کی گئی۔

7 دنیا کی محبت اور آخرت سے اعرض سے ایک آدمی ہلاک وبرباد ہوتا ہے ۔

8 جو آدمی کوئی سنت کو زندہ کرتا ہے تو جب تک وہ نیکی پر عمل ہوتا رہے گا تب تک اس کو اجر ملتا رہے گا اور جو آدمی کوئی برائی یا بدعت ایجاد کرے گا جب تک یہ برائی اور گناہ باقی رہے گا تب تک اس کو اس کا گناہ لکھا جاتا رہے گا۔

9 اکثرلوگ نبی ﷺ کے بشر ہونے کی وجہ سے رسالت کا انکار کربیٹھے۔

10 اسلام میں بدشگونی حرام ہے۔

11 رجل مومن کا شرف بیان کیا گیا کہ اس نے اپنی ذمہ داری نصیحت کرکے ادا کر دی ۔

12 ہر زمانہ اور جگہ میں توحید اور دین حق کے داعیوں کے لیے حالات پر خطر ہوا کرتے ہیں ۔

13 حق کا پہنچانا ہر زمانہ میں ضروری ہے ۔

14 ایک چیخ میں اہل قریہ کو ہلاک کر دینے میں اللہ تعالی کی قدرت کے مظاہر ہیں ۔

15 قیامت کے دن بندہ کو اس کے کارِ خیر اور منکرات سے اجتناب ہی کام آئینگے ۔

16 بارش، ہوا اللہ کی نعمتیں ہیں جن پر بندہ کو اللہ کا شکر بجالانا چاہیے۔

17 کفار کی سرکشی اور ان کا مومنوں سے مذاق اڑانے کا ذکر کیا گیا۔

18 کفار کے دلوں میں ظلمت وتاریکی ہے ۔

19 سرکش لوگ اللہ تعالی کی نشانیوں سے اعراض کرتے ہیں جبکہ وہ اس کی وحدانیت کو ثابت کرتی ہیں۔

20 قیامت کے واقع ہونے اور ہر اچھے برے کا بدلہ دیے جانے کا ذکر کیا گیا۔

﴿21﴾ قیامت اچانک آئے گی۔

﴿22﴾ حساب اور بدلہ کے دن مکمل انصاف کیا جائے گا یہاں تک کہ ہر عمل کرنے والا اپنے عمل کے بدلے سے مطمئن ہو جائے گا۔

﴿23﴾ نیک بندوں کا ٹھکانہ جنت ہے، جنتیوں پر اللہ کی سلامتی ہو گی جہاں اہل جنت جنت میں اللہ تعالی کا دیدار کرینگے۔

﴿24﴾ سرکش لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

﴿25﴾ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

﴿26﴾ قیامت کے دن انسان کا کوئی عمل چھپا ہوا نہیں ہو گا۔

﴿27﴾ اللہ تعالی کے عذاب سے بچنے کی تعلیم دی گئی۔

﴿28﴾ انسان کا جوانی کے بعد بڑھاپے میں کمزور ہو جانا اللہ تعالی کی قدرت کے مظاہر میں سے ہے۔

﴿29﴾ قرآن مجید ذکر اور کلام الہی ہے یہ کوئی شعر وشاعری نہیں۔

﴿30﴾ نزول قرآن کی حکمت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ رسول امت کو آگاہ کردے۔

﴿31﴾ اللہ کی نعمتوں کاذکر اور اس کا شکر ادا کرنا واجب ہے اور اللہ کی نعمتوں کا شکر یہ ہے کہ وہ اس کی مرضی کے مطابق استعمال کیا جائے

﴿32﴾ حجت قائم کرنے اورمجادلہ میں عقلیات کا استعمال کی مشروعیت۔

﴿33﴾ اللہ تعالی کی ذات ہر قسم کے نقائص اور عیوب سے پاک ہے

﴿34﴾ اللہ جب ساری چیزوں کا مالک ہے تو اس کے علاوہ کسی اور سے مانگنا اور عبادت کرنا جائز نہیں۔

﴿35﴾ عبادت میں اللہ کو ایک ماننا یہ اللہ کا حق ہے۔

بعض مناسبت / لطائف التفسیر

- مکی سورتوں میں توحید رسالت آخرت کا پہلو غالب ہوتا ہے اس میں بھی یہی ہے سابقہ دو سورتوں کی طرح۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَٰبَنِىٓ ءَادَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا۟ ٱلشَّيْطَٰنَ ۖ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٦٠﴾ وَأَنِ ٱعْبُدُونِى ۚ هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا۟ تَعْقِلُونَ ﴿٦٢﴾ ﴾ یس

ترجمہ: اے اولاد آدم! کیا میں نے تم سے قول وقرار نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا، وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔اور میری ہی عبادت کرنا۔ سیدھی راہ یہی ہے ۔ شیطان نے تو تم میں سے بہت ساری مخلوق کو بہکا دیا۔ کیا تم عقل نہیں رکھتے ۔

آیت 2 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ ٱلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰٓ أَفْوَٰهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا۟ يَكْسِبُونَ ﴿٦٥﴾ ﴾ یس

ترجمہ: ہم آج کے دن ان کے منھ پر مہریں لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں گواہیاں دیں گے، ان کاموں کی جو وہ کرتے تھے

آیت 3 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ أَوَلَمْ يَرَ ٱلْإِنسَٰنُ أَنَّا خَلَقْنَٰهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٧٧﴾ ﴾ یس

ترجمہ: کیا انسان کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ ہم نے اسے نطفے سے پیدا کیا ہے؟ پھر یکایک وہ صریح جھگڑالو بن بیٹھا۔

حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ الْعَاصِ بْنُ وَائِلٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَظْمٍ حَائِلٍ فَفَتَّهُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَيَبْعَثُ اللهُ هَذَا بَعْدَ مَا أَرَمَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، يَبْعَثُ اللهُ هَذَا يُمِيتُكَ، ثُمَّ يُحْيِيكَ، ثُمَّ يُدْخِلُكَ نَارَ جَهَنَّمَ» قَالَ: فَنَزَلَتِ الْآيَاتُ {أَوَلَمْ يَرَ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ} [يس: 77] إِلَى آخِرِ السُّورَةِ. {المستدرك للحاكم: 3606}

ترجمہ: عاص بن وائل رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بوسیدہ ہڈی لے کر آیا اور اسے ریزہ ریزہ کردیا پھر کہا: اے محمد (ﷺ) اس کے بوسیدہ ہونے کے بعد بھی اللہ اسے دوبارہ زندہ کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! اللہ دوبارہ زندہ کرے گا، تجھے موت دے گا پھر تجھے زندہ کرے گا پھر تجھے جہنم رسید کرے گا، جس پر یہ آیات نازل ہوئیں: کیا انسان کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ ہم نے اسے نطفے سے پیدا کیا ہے؟ پھر یکایک وہ صریح جھگڑالو بن بیٹھا (77)

أهداف سورالقرآن
سُورَةُ الصَّافَّاتِ
صف باندھنے والے فرشتے
Saf baandhne waale farishte
Those Ranged in Ranks
37
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- اللہ کے حضور خود سپردگی کرنا چاہیے اگرچیکہ معاملہ بظاہر ناقابل فہم ہو۔
- محور: وحی، رسالت، بعث و نشور، عقیدہ توحید۔[131]
- ابراہیم-علیہ السلام- اپنے بیٹے کو قربان کرنے تیار ہوگئے:

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿٩٩﴾ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٠٠﴾ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ﴿١٠٢﴾ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ﴿١٠٣﴾﴾ الصافات

ترجمہ: اور اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا میں تو ہجرت کر کے اپنے پروردگار کی طرف جانے والا ہوں۔ وہ ضرور میری رہنمائی کرے گا (99) اے میرے رب! مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما (100) تو ہم نے اسے ایک بردبار بچے کی بشارت دی (101) پھر جب وہ (بچہ) اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے، تو اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا میرے پیارے بچے! میں خواب میں اپنے آپ کو تجھے ذبح کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ اب تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے جواب دیا کہ ابا! جو حکم ہوا ہے اسے بجالائیے ان شاءاللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے (102) غرض جب دونوں مطیع ہوگئے اور اس نے (باپ نے) اس کو (بیٹے کو) پیشانی کے بل گرا دیا (103)۔

- اس سورت کا نام الصافات اس لیے رکھا گیا ہے تاکہ بندوں کو معلوم ہو کہ فرشتے اللہ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔[132]

1. اللہ کی وحدانیت اور اس کی قدرت اور شیاطین سے آسمان کی حفاظت۔ (1-10)
2. مشرکین کا بعث بعد الموت سے انکار اور بروز قیامت ان کا بدلہ۔ (11-39)

131 (مزید معلومات کےلیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں - معنى لا إله إلا الله ومقتضاها وآثارها في الفرد والمجتمع :صالح بن فوزان الفوزان)
132 (اس کتاب کو پڑھنا نہ بھولیں -درء تعارض العقل والنقل: لابن تيمية ج5/ص385)

3 جنتی اور ان کی نعمتیں اور ان کا دنیا کے برے افراد کو یاد کرنا۔(40-51)

4 جہنم میں ظالموں کے لیے زقوم کا درخت اور ان کی سزا کا سبب۔(62-74)

5 نوح -علیہ السلام- کا قصہ اور جھٹلانے والوں کا انجام۔(75-82)

6 ابراہیم علیہ السلام کا قصہ اور آگ کے ٹھنڈے ہونے کا معجزہ۔(83-98)

7 اسماعیل علیہ السلام کی بشارت، ان کے ذبح کیے جانے اور اسحاق-علیہ السلام- کی بشارت۔(99-113)

8 موسی ، ہارون، الیاس، لوط، یونس علیہم السلام کا قصہ۔(114-148)

9 مشرکوں کے عقائد پر تنقید اور آخرت میں ان کا انجام۔(149-170)

10 اللہ کا وعدہ سچا ہے کہ اس کے رسول ہی غالب و منصور رہیں گے۔ حمد اللہ کے لیے اور سلام پیغمبروں پر۔(171-182)

بعض اسباق

1 فلاح صرف رسولوں کے طرز زندگی (life style) اور بتائی گئی تعلیمات پر عمل پیرا رہنے سے حاصل ہوگی، سارے مکذبین نے ہر دور میں نبیوں کی نافرمانی کی تو نقصان کس کا ہوا؟

2 اللہ تعالی کے ناموں میں سے کسی نام یا صفات کی قسم کے علاوہ کسی اور شخص یا چیز کی قسم نہیں کھائی جاسکتی۔

3 اللہ تعالی اپنی مخلوقات میں سے جس کی چاہے قسم کھاتا ہے۔

4 اللہ تعالی کے لیے صف یا اللہ تعالی کی راہ میں صف بنانے کی فضیلت بتائی گئی۔

5 قسم کے ذریعہ توحید کو ثابت کیا گیا۔

6 آسمان کی خوبصورتی کے لیے ستارے بنائے گئے اور ساتھ ہی یہ شیطان سے وحی الہی اور فیصلوں کے سننے سے حفاظت کرتے ہیں۔

7 نبوت محمدیہ سے پہلے جنات آسمانوں کی باتیں سنا کرتے تھے۔

8 نبوت محمد ﷺ کے بعد جنات آسمان کی باتیں سننے کی غرض سے رخ نہیں کر سکتے کیونکہ ان پر آگ کے گولے برسائے جاتے ہیں۔

﴿9﴾ یوم آخرت پر ایمان ارکان ایمان میں سے ایک رکن ہے ۔

﴿10﴾ علم نافع حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے ۔

﴿11﴾ اللہ تعالی نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا ۔

﴿12﴾ قیامت کے دن کو یوم الفصل اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ بندوں کے درمیان اس دن فیصلے کر دیے جائینگے ۔

﴿13﴾ شریعت نے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر فضیلت عطا کی ۔

﴿14﴾ داعی کے لیے سب سے اہم بات کی تبلیغ کلمہ توحید کا پہنچانا ہے ہر آدمی کو اس کے عمل کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

﴿15﴾ قیامت کے دن کوئی کسی اور کا بوجھ نہیں اٹھائے گا ۔

﴿16﴾ تمام انبیاء کی دعوت دعوت توحید ہے ، تمام انبیاء کا دین ایک ہے جبکہ شریعتیں مختلف زمان ومکان کے اعتبار سے تھی ۔

﴿17﴾ اللہ کے ساتھ شرک کرنا سب سے بڑا ظلم ہے ۔

﴿18﴾ جنت کی نعمتوں میں ایک نعمت شراب ہو گی جو دنیا کے شرابوں سے مختلف ہو گی، جنت کے شراب میں نشہ نہیں ہو گا عقل محفوظ رہے گی سر درد نہیں ہو گا اور آدمی نشہ میں آکر فساد نہیں کرے گا۔ دنیا کی شراب کی قباحت کے لیے اتنا کافی ہے کہ اس کا نام ام الخبائث تمام خبائث کی ماں رکھا گیا۔

﴿19﴾ برے لوگوں کی دوستی سے روکا گیا ۔

﴿20﴾ وقت ضرورت اللہ تعالی کی نعمتوں کو بطور تحدیث نعمت کے ذکر کیا جاسکتا ہے ۔

﴿21﴾ کفار کو سب سے پہلے دین کی اصل توحید کی دعوت دیجائی گی ۔

﴿22﴾ توحید کے بعد بقیہ ارکان اسلام اور واجبات ومستحبات بتائے جائینگے ۔

﴿23﴾ اللہ کا فضل ہے بندوں پر کہ اس نے ایک نیکی کا اجر دس سے ساتھ سو گناہ اور اس سے بڑھ کر رکھا اور گناہ کی سزا اتنی ہی رکھی جتنا اس نے جرم کیا بلکہ استغفار کی وجہ سے بہت سے گناہوں کی سزا کی معافی ہو جاتی ہے ۔

﴿24﴾ جنت کی نعمتیں اور جہنم کا عذاب برحق ہے ۔

﴿25﴾ کافروں کو اللہ کا عذاب دینا اللہ تعالی کی رحمت کے منافی نہیں ہے جیسا عمل ویسا بدلہ ہے سخت عذاب سرکش لوگوں کے لیے ہے جبکہ معافی رجوع کرنے اور توبہ کرنے والوں کے لیے ہے۔

﴿26﴾ آخرت کی زندگی ابدی ہے ۔

﴿27﴾ قیامت میں لوگ تین قسم کے ہونگے انجام کے اعتبار سے:

۞ مومن جو جنت میں داخل ہونگے جو کبھی اس سے باہر نکلیں گے۔

۞ کافر جو جہنم میں داخل ہونگے جو کبھی اس سے نہیں نکلیں گے۔

۞ فاسق اور نافرمان جنکو ان کے گناہوں کے بقدر عذاب دے کر جنت میں ہمیشہ کے لیے بھیج دیا جائے گا۔

﴿28﴾ موت دو قسم کی ہوتی ہے ایک وقتی جس کو نیند کہا جاتا ہے اور ایک دائمی جس میں قیامت تک کے لیے آدمی کی روح نکال لی جاتی ہے

﴿29﴾ دنیا کی زندگی پر آخرت کی زندگی کو قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

﴿30﴾ اسلام میں اندھی تقلید حرام ہے۔

﴿31﴾ عقلمند آدمی مشرکین اور نافرمانوں کی کثرت سے دھوکہ نہیں کھاتا ۔

﴿32﴾ پچھلی اقوام کی مثالیں موجود قوم کو عبرت ونصیحت حاصل کرنے کے لیے دی جاتی ہے۔

﴿33﴾ اچھائی اور برائی ایک دوسرے کی ضد ہے جس کو اللہ تعالی نے بطور امتحان کے پیدا کیا۔

﴿34﴾ ایمان والے بندوں کی اللہ تعالی حفاظت فرماتا ہے۔

﴿35﴾ ایمان پر ثابت قدم رہنے والے بندوں کو اللہ تعالی دنیا وآخرت کی سعادتیں نصیب فرماتا ہے۔

﴿36﴾ اللہ تعالی کے مخلص بندوں کا ذکر خیر ہر زمانہ میں باقی رہتا ہے۔

﴿37﴾ اللہ تعالی پر ایمان اور اس کی کامل اطاعت سے بندہ اونچے درجات کا مستحق ہوجاتا ہے۔

﴿38﴾ اللہ تعالی کی جانب مومن بندوں کی عزت وتکریم کی جاتی ہے اور ان پر سلامتی کا نزول ہوتا ہے۔

﴿39﴾ مومن پر اس جگہ سے ہجرت کرنا واجب ہے جہاں وہ ساری شریعت پر عمل نہیں کر سکتا۔

﴿40﴾ اس دنیا میں سب سے پہلی ہجرت ابراہیم علیہ السلام نے کی۔

﴿41﴾ جتنی طاقت ہو اس قدر منکر برائی کو روکنا واجب ہے۔

﴿42﴾ آزمائش اور مصیبت کا مانگنا جائز نہیں۔

﴿43﴾ عافیت کے سوال کے باوجود مصیبت یا تکلیف آئے تو اس کو آزمائش سمجھ کر صبر کرے اور تقدیر سے راضی رہنا چاہیے۔

﴿44﴾ ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ اپنی فکر، دعوت، منہج، صبر، عبادت، اطاعت، سلامت قلب اور خشوع میں مستقل امت ہے۔

﴿45﴾ اللہ تعالی نے جہاں انسان کو پیدا کیا ہے وہیں پر ان کے افعال کو بھی پیدا کرنے والا ہے جبکہ جبریہ اور قدریہ کا

کہنا ہے کہ انسان خود اپنے افعال کا خالق ہے۔[133]

﴿46﴾ اللہ تعالی نے اولاد کے ذریعہ ابراہیم علیہ السلام کو آزمایا۔

﴿47﴾ ابراہیم کا اپنے فرزند کو ذبح کرنے ارادہ کرنا یہ گناہ نہیں بلکہ یہ اللہ کے حکم کی تعمیل میں تھا۔

﴿48﴾ ابراہیم علیہ السلام کا اللہ تعالی کی آزمائش میں کامل اتر جانے پر دنیا میں یہ فضل ہے کہ آپ کی اس سنت کو جانور کی قربانی کی شکل میں قیامت تک کے لیے جاری فرما دیا۔

﴿49﴾ انبیاء کے خواب کی حیثیت وحی کی ہوتی ہے اور وہ سچے ہوتے ہیں۔

﴿50﴾ اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام سے ان کی خلیلیت(دوستی) کا امتحان لیا۔

﴿51﴾ اللہ تعالی کا اپنے انبیاء اور رسولوں کو عزت واکرام کرنے کا ذکر ہے۔

﴿52﴾ انبیاء ورسل کا تقوی اور ایمان سب سے زیادہ اور پختہ ہوتا ہے اس لیے ان کا مقام بھی سب سے زیادہ ہوتا ہے

﴿53﴾ یہ اللہ کا فضل بنی اسرئیل پر تھا کہ اس نے انہیں فرعون کی غلامی اور ظلم سے نجات دی۔

﴿54﴾ اسلام ایک قوی اور مضبوط دین ہے جس میں کسی قسم کی کجی نہیں ہے۔

﴿55﴾ تورات ایک آسمانی کتاب ہے جو موسی علیہ السلام پر بنی اسرائیل کی ہدایت ورہنمائی کے لیے نازل کی گئی۔

﴿56﴾ قرآن مجید نے تمام کتابوں کو منسوخ کردیا۔

﴿57﴾ اللہ تعالی کا قانون ہے کہ وہ اپنے مخلص اور محسن بندوں کو دنیاوی مصائب سے نجات دیتا ہے۔

﴿58﴾ حضرت موسی علیہ السلام اور ہارون کے واقعہ میں امت محمدیہ کے لیے بہت سی نصیحتیں پوشیدہ ہیں۔

﴿59﴾ احسان کی فضیلت اور اس کے بدلہ کا ذکر کیا گیا۔

﴿60﴾ ایمان کی فضیلت کو بیان کیا گیا اور یہ ہر خیر اور کمال کا سبب ہے۔

﴿61﴾ الیاس علیہ السلام بھی ایک نبی تھے۔

﴿62﴾ انسان کی نجات ایمان اور عمل صالح کی بنیاد پر ہوتی ہے۔

﴿63﴾ لوط علیہ السلام اپنی مشرکہ بیوی کو نا بچا سکے جبکہ اللہ تعالی نے قوم لوط کو ان کے کفر اور شرک کی بناء پر ہلاک وبرباد کردیا۔

﴿64﴾ قوم لوط کے انجام سے کفار قریش کو نصیحت کی جارہی ہے۔

﴿65﴾ مومنوں کو اللہ تعالی کا ذکر کثرت سے کرنے کی تعلیم دی جارہی ہے۔

133 (تفصیل کے لئے امام بخاری کی خلق افعال العباد ضرور پڑھیے)

﴿66﴾ جو بندہ خوشحالی میں اللہ کو یاد رکھتا ہے اللہ تعالی مشکلات میں اس کی مدد کرتا ہے اور اس کی دعاء کو قبول کرتا ہے۔

﴿67﴾ یونس علیہ السلام کی قوم نے اللہ تعالی کا عذاب دیکھنے کے بعد ایمان لایا

﴿68﴾ داعی کو چاہیے کہ وہ دعوتی میدان میں کفار کے ایمان کے معاملہ میں جلد بازی نہ کرے۔

﴿69﴾ دعوت کا کام انجام دینے کے بعد انجام کو اللہ کے حوالے کرے۔

﴿70﴾ نوح علیہ السلام کی کے واقعہ میں دعاۃ کے لیے بہت سی نصیحتیں ہیں۔

﴿71﴾ حق اور باطل ایک دوسرے کی ضد ہے۔

﴿72﴾ اللہ تعالی کی ذات ہر قسم کے عیب اور دنیوی حاجات سے پاک اور اعلی ہے۔

﴿73﴾ اللہ تعالی کی نہ اولاد ہے اور نہ ماں باپ ہیں، فرشتے اللہ تعالی کی مخلوق ہے جو نور سے پیدا کی گئ ہے، فرشتے صبح وشام اللہ تعالی کی تسبیح وتعریف بیان کرتے ہیں۔

﴿74﴾ فرشتے نہ مذکر نہ مؤنث نہ کھاتے ہیں اور نہ پیتے ہیں۔

﴿75﴾ اسلام کفار ومشرکین کو عقل سے کام لینے کی دعوت دیتا ہے کیونکہ عقلمند سے اسلام کی حقانیت پوشیدہ نہیں ہوسکتی

﴿76﴾ ایمان والے بندوں سے اللہ تعالی کی مدد کا وعدہ ہے اس لیے کہ اللہ تعالی کی مدد ایمان لانے والے عمل صالح کرنے والے اور دین پر ثابت قدمی کے ساتھ جمے رہنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے۔

﴿77﴾ مومنوں کو ہر ہمیشہ اللہ کی تسبیح کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

﴿78﴾ مجلس سے اٹھتے ہوئے کفارہ مجلس کا اہتمام کرنا چاہیے۔

﴿79﴾ اللہ کے نبی ﷺ کی نبوت کو ثابت کیا گیا۔

بعض مناسبت / لطائف التفسیر

سورۃ الصافات کے بعد سورۃ ص پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ سورۃ الصافات میں انبیاء کا ذکر تھا بقیہ انبیاء کا ذکر سورہ ص میں کرکے تسلسل باقی رکھا گیا گویا یہ تکملہ یا تتمہ ہے۔ جیسے: سورہ شعراء کے بعد نمل، سورہ مریم کے بعد طٰہٰ اور انبیاء، سورہ ہود کے بعد سورہ یوسف۔

سورة الصافات میں نوح، ابراہیم ، ذبیح اللہ، موسیٰ، ہارون، لوط اور الیاس علیہم السلام کا تذکرہ ہے۔ اور سورۃ ص میں داود، سلیمان کا ایوب علیہم السلام کا تذکرہ ہے۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَقَالُوا۟ يَـٰوَيْلَنَا هَـٰذَا يَوْمُ ٱلدِّينِ ﴿٢٠﴾ هَـٰذَا يَوْمُ ٱلْفَصْلِ ٱلَّذِى كُنتُم بِهِۦ تُكَذِّبُونَ ﴿٢١﴾ ﴾ الصافات

ترجمہ: اور کہیں گے کہ ہائے ہماری خرابی یہی جزا (سزا) کا دن ہے ۔ یہی فیصلہ کا دن ہے جسے تم جھٹلاتے رہے۔

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ سُبْحَـٰنَ رَبِّكَ رَبِّ ٱلْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٨٠﴾ وَسَلَـٰمٌ عَلَى ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿١٨١﴾ وَٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ ﴿١٨٢﴾ ﴾ الصافات

ترجمہ: پاک ہے آپ کا رب جو بہت بڑی عزت والا ہے ہر اس چیز سے (جو مشرک) بیان کرتے ہیں (180) پیغمبروں پر سلام ہے (181) اور سب طرح کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا رب ہے (182)

حدیث: عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " صلوا على أنبياء الله و رسله ، فإن الله بعثهم كما بعثني " (مصنف عبد الرزاق (2 / 612) ، شعب الايمان للبيهقي (1 / 131)، السلسلة الصحيحة: 3692)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء و رسل پر درود بھیجا کرو ، بیشک اللہ ہی انہیں مبعوث کیا ہے جیسا کہ مجھے مبعوث کیا ہے۔

أهداف سورالقرآن
سُورَةُ ص
Arabic Alphabet | Saad | ص
38
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- اللہ کی طرف رجوع کیسے کریں؟ [134]
- اس سورت میں تین انبیاء کے قصے ذکر کیے گئے ہیں کہ وہ کیسے اللہ کی طرف رجوع کیے:
- داودعلیہ السلام کا قصہ: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ اصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿١٧﴾ ﴾ ص
- ان کا حق کی طرف رجوع: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ۗ وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ﴿٢٤﴾ ﴾ ص [135]
- سلیمان علیہ السلام کا قصہ: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَوَهَبْنَا لِدَاوُودَ سُلَيْمَانَ ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿٣٠﴾ ﴾ ص
- ان کا حق کی طرف رجوع: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ﴿٣٤﴾ ﴾ ص [136]
- ایوب علیہ السلام کا قصہ: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ﴿٤١﴾ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ ﴾ ص [137]
- ان کا حق کی طرف رجوع: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا تَحْنَثْ ۗ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۚ نِّعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿٤٤﴾ ﴾ ص [138]
- اور جو غلطی کے بعد رجوع نہیں کیا وہ ابلیس ہے جس کی مثال بھی اس سورت میں بیان کی گئی ہے۔
- قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿٧٣﴾ إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ

134 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرورپڑھیں-أيها العاصي أقبل، لابن خزيمة

135 (مزید تفصیل کے لیے دیکھیں- تفسیرقرطبی ج15/ص143)

136 (مزید تفصیل کے لیے دیکھیں تفسیرطبری ج21/ص192)

137 (مزید تفصیل کے لیے دیکھیں تفسیر ابن کثیرج4/ص74)

138 (مزید تفصیل کے لیے دیکھیں تفسیر ابن کثیرج4/ص75)

مِنَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿٧٤﴾ قَالَ يَٰٓإِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ ٱلْعَالِينَ ﴿٧٥﴾ قَالَ أَنَا۠ خَيْرٌ مِّنْهُ ۖ خَلَقْتَنِى مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُۥ مِن طِينٍ ﴿٧٦﴾ ص

اس پر اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿قَالَ فَٱخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٧٧﴾ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِىٓ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلدِّينِ ﴿٧٨﴾﴾ ص

اس سورہ میں لڑائی جھگڑوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر آپ مزاحمت کا تفصیلی مطالعہ کرنا چاہیں تو اس سورت کا مطالعہ کریں۔ سب سے پہلے رسول اللہ اور کفار قریش کی مزاحمت کا ذکر ہے۔ پھر داود علیہ السلام کے پاس دو اختلاف کرنے والوں کا آنا، جہنمیوں کا آپس میں لڑنا، پھر ابلیس کا رب العٰلمین سے اختلاف، پھر شیطان کا بنی آدم کے بارے میں گمراہ کرنے کا اختلاف، الغرض اس سورت میں فتنوں اور آزمائشوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ (بدائع الفوائد: 3/693)

1. مشرکوں کا تکبر و غرور، انکار اور اس کا رد۔ (1-11)
2. سابقہ امتوں کا تذکرہ، رسولوں کا جھٹلانا اور اس کا انجام۔ (12-16)
3. قصہ داود، سلیمان، ایوب، ابراہیم علیہم السلام۔ (17-48)
4. متقیوں اور سرکشوں کا بروز قیامت حشر۔ (49-64)
5. نبی ﷺ کی رسالت کی تاکید۔ (65-70)
6. آدم -علیہ السلام- کی تخلیق، سجود ملائکہ اور ابلیس کا تکبراور اس کی بنی آدم سے دشمنی۔ (71-83)
7. رسول اور قرآن کا ٹاسک۔ (86-88)

1 اللہ تعالی اپنی مخلوقات میں سے جس کی چاہتا ہے قسم کھا تا ہے ۔

2 کفار محمد ﷺ کے دین اسلام کی وجہ سے دشمن بن گئے ۔

3 قرآن مجید نے غیب کی خبر دی جس کو اس کے وقوع نے سچ کردیا۔

4 اللہ کے نبی کو قریش کے تکلیف دیے جانے اور جھٹلانے اور ان کی سرکشی پر صبر کی تعلیم دی گئی ۔

5 سرکش لوگوں کو عذاب کی دھمکی سنائی گئی ۔

6 مشرکین اللہ کی شریعت کا مذاق اڑایا کرتے تھے ۔

7 اسلام میں نیک لوگوں کی پیروی اور نمونہ کو لینے کی مشروعیت ہے ۔

8 اللہ تعالی نے اپنے نبی داوود علیہ السلام پر سریلی آواز، پہاڑوں اور پرندوں مسخر کر کے ان پر احسان فرمایا۔

9 انسان سے جب گناہ ہو جائے تب اس کو جلد از جلد توبہ کرنی چاہیے ۔

10 عدل کرنا واجب ہے اور حقیقی عدل اللہ کی شریعت کے علاوہ کسی اور میں نہیں ۔

11 خواہشات کی اتباع حرام ہے جو انسان کو ہلاکت وخسارہ میں ڈالنے والی ہے ۔

12 بعث بعدالموت کو ثابت کیا گیا ۔

13 اللہ تعالی کی ذات ظلم سے پاک ہے۔

14 جو لوگ تدبر سے کام لیتے ہیں ان کی عقلوں کی فضیلت بیان کی گئی قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جس کی برکت کبھی ختم ہونے والی نہیں ہے۔علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے : لا تنقضي عجائبه (اس کے عجائب ختم ہونے والے نہیں)

15 نیک اولاد والدین کے حق میں اللہ تعالی کا عطیہ ہے جس پر والدین کو شکر ادا کرنا چاہیے ۔

16 گناہ کے بعد فورا توبہ کی توفیق یہ بندہ پر اللہ کا فضل ہے ۔

17 ہر چھوٹے اور بڑے گناہ پر توبہ کرنا چاہیے ۔

﴿18﴾ اللہ تعالی کے اسماء حسنی سے وسیلہ لینا جائز ہے۔

﴿19﴾ سلیمان علیہ السلام پر اللہ تعالی نے جو انعامات کیا اس کا ذکر کیا جا رہا ہے کہ اللہ تعالی نے سلیمان علیہ السلام کے لیے ہوا اور جنات کو مسخر کیا۔

﴿20﴾ قرآن میں موجود تمام واقعات سچے ہیں کیونکہ یہ وحی الہی ہے۔

﴿21﴾ اللہ تعالی اپنے محبوب بندوں کو مقام کی بلندی اور رفعت شان کے لیے آزماتا ہے۔

﴿22﴾ صبر کی فضیلت بیان کی گئی کہ اس کا بدلہ دنیا وآخرت میں بہت اچھا ہوتا ہے۔

﴿23﴾ جو آدمی اپنی قسم توڑتا ہے اس پر کفارہ لازم ہے۔

﴿24﴾ عبادت میں قوت اور دینی بصیرت کی فضیلت بیان کی گئی۔

﴿25﴾ آخرت کو یاد رکھنا یہ اطاعت و فرمانبرداری میں معاون ہوتا ہے۔

﴿26﴾ تقوی اور اہل تقوی کی فضیلت بیان کی گئی کہ حساب کے دن متقین کو ان کے لیے تیار کردہ نعمتیں انہیں عطا کی جائینگی اور آخرت کی نعمتیں کبھی ختم ہونے والی نہیں۔

﴿27﴾ جنت میں جنتیوں کے لیے نہ موت ہے نہ بڑھاپہ اور نہ کمزوری۔

﴿28﴾ سرکشی کی مذمت بیان کی گئی۔ سرکشی کا مطلب ظلم اور کفر میں حد سے زیادہ بڑھ جانا ہے۔

﴿29﴾ اہل جہنم کے احوال عبرت کے لیے ذکر کیے گئے۔

﴿30﴾ دلائل کے ساتھ توحید کو ثابت کیا گیا۔

﴿31﴾ قرآن ایک عظمت والی کتاب ہے، قرآن اس قدر عظمت والی کتاب ہونے کے باوجود انسانیت اسی قدر اس سے غافل ہے۔

﴿32﴾ ابلیس کی آدم علیہ السلام سے دشمنی کو بیان کیا گیا۔

﴿33﴾ ابلیس نے آدم علیہ السلام سے حسد کیا۔

﴿34﴾ تکبر اور حسد کی مذمت بیان کی گئی کہ کبر وحسد یہ ایسے دو گناہ ہیں جو اس دنیا میں سب سے پہلے وجود میں آئے۔

﴿35﴾ جو لوگ دین کے معاملہ میں جستجو کرتے رہے ان پر شیطان کا غلبہ نہیں ہوتا۔

﴿36﴾ اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھنے سے بچنا چاہیے۔

بعض مناسبت / لطائف التفسیر

- سورة الصافات کے بعد سورة ص پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ سورة الصافات میں انبیاء کا ذکر تھا بقیہ انبیاء کا ذکر سورہ ص میں کر کے تسلسل باقی رکھا گیا گویا یہ تکملہ یا تتمہ ہے۔ جیسے: سورہ شعراء کے بعد نمل، سورہ مریم کے بعد طٰہ اور انبیاء، سورہ ہود کے بعد سورہ یوسف۔
- سورة الصافات میں نوح، ابراھیم ، ذبیح اللہ، موسیٰ، ہارون، لوط اور الیاس علیہم السلام کا تذکرہ ہے۔ اور سورة ص میں داود، سلیمان کا ایوب علیہم السلام کا تذکرہ ہے۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾ ﴾ ص

ترجمہ: کہنے لگا پھر تو تیری عزت کی قسم! میں ان سب کو یقیناً بہکا دوں گا ۔ بجز تیرے ان بندوں کے جو چیدہ اور پسندیدہ ہوں ۔

حدیث: قال النبي صل الله عليه وسلم : «ما من بني آدم مولود إلا يمسه الشيطان حين يولد، فيستهل صارخًا من مس الشيطان، غير مريم وابنها». (صحيح البخاري:3431)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی آدم میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے چھوتا ہے پس وہ چیخ کر آواز بلند کرتا ہے شیطان کے چھونے کی وجہ سے مگر مریم اور ان کے لڑکے (پر شیطان کا یہ اثر نہیں ہو سکا)

حدیث: قال صل الله عليه وسلم : «ليأكل أحدكم بيمينه، وليشرب بيمينه، وليأخذ بيمينه، وليعط بيمينه؛ فإن الشيطان يأكل بشماله، ويشرب بشماله، ويعطي بشماله، ويأخذ بشماله (صحيح الجامع:5348)

ترجمہ: تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے سیدھے ہاتھ سے کھائے اور اپنے سیدھے ہاتھ سے پانی پیے ، اپنے سیدھے ہاتھ سے لے اور سیدھے ہاتھ سے دے ، اس لیے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ،پیتا ہے اور اپنے بائیں ہاتھ سے لیتا اور دیتا ہے ۔

أهداف سور القرآن
سُوْرَةُ الزُّمَرِ
Mukhtalif Jama'atein | مختلف جماعتیں
The Groups
39
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

توحید خالص ہونا چاہیے نہ کہ ملاوٹ والی ۔ [139]

عبادت میں اخلاص: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ أَمَّنْ هُوَ قَٰنِتٌ ءَانَآءَ ٱلَّيْلِ سَاجِدًا وَقَآئِمًا يَحْذَرُ ٱلْأَخِرَةَ وَيَرْجُوا۟ رَحْمَةَ رَبِّهِۦ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى ٱلَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَٱلَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿٩﴾ ﴾ الزمر [140]

ترجمہ: بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو، (اور جو اس کے برعکس ہو برابر ہو سکتے ہیں) بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔ (اپنے رب کی طرف سے)۔

توبہ میں اخلاص: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ قُلْ يَٰعِبَادِىَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا۟ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿٥٣﴾ وَأَنِيبُوٓا۟ إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا۟ لَهُۥ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ ٱلْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ﴿٥٤﴾ ﴾ الزمر

ترجمہ: (میری جانب سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے (53) تم (سب) اپنے پروردگار کی طرف جھک پڑو اور اس کی حکم برداری کیے جاؤ اس سے قبل کہ تمہارے پاس عذاب آجائے اور پھر تمہاری مدد نہ کی جائے (54)۔

لفظ "انیبوا" کا استعمال اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ تیزی سے اللہ کی طرف لوٹیں۔ صحابہ کرام کا کہنا ہے کہ یہ آیت امید افزہ ہے جس میں اللہ کی رحمت کی وسعت اور گناہوں کے مغفرت کی خوش خبری ہے۔بندے کے گناہ چاہے جتنے بھی ہوں اس کی رحمت کے سامنے بالکل حقیر ہیں۔ [141]

---

139 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں :فقہ العبادات ، للشیخ محمد بن صالح العثیمین)

140 (مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں-الأعمال بالنیات: لابن تیمیة)

141 (شروط التوبة النصوح -للشیخ ابن باز رحمه الله)

بعض موضوعات

1. قرآن کی صفت، اللہ واحد کی عبادت کا حکم، مشرکین کے احوال۔ (1-4)
2. اللہ کی قدرت اور اس کی نعمتوں کے مظاہر، بعث بعد الموت حساب کا اثبات۔ (5-7)
3. خوشحالی اور تنگی میں انسان کی طبیعت۔ (8)
4. مومنوں کے احوال اور ان کا بدلہ۔ (9-14)
5. کافروں کا انجام اور مومنوں کی صفات اور ان کا بدلہ۔ (15-19)
6. دنیا کا حال، اسلام کا نور اور قرآن کی تاثیر۔ (21-23)
7. کافروں کا انجام۔ (24-26)
8. سچوں کا بدلہ۔ (33-35)
9. نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ، مشرکوں کے عقائد کا ابطال، نزول قرآن۔ (36-41)
10. اللہ کی قدرت، مشرکوں سے مناقشہ، قیامت کے روز ظالموں کا حال، تنگی اور کشادگی میں انسان کی طبیعت، رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ (42-52)
11. اللہ کی بندوں کو توبہ اور انابت کی دعوت۔ (53-55)
12. اللہ کی دعوت پر کان نہ دھرنے والوں کا انجام اور مومنوں کا بروز قیامت لوٹنا۔ (56-61)
13. اللہ کی وحدانیت، شرک کی نفی۔ (62-67)
14. صور پھونکا جائے گا اور حساب لیا جائے گا، کفار اور مومنوں کا حال اور ان کا انجام، بروز قیامت اللہ کی عظمت۔ (68، 75)

بعض اسباق

1. اللہ کی عظمت کا اقرار کرنے سے اخلاص میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ کی عظمت سے نا واقف رہنا ہی عدم اخلاص کی

بنیاد ہے۔اگر بندہ قدر جانتا تو ہرگز شرک نہ کرتا۔[142]

2 مشرکین مکہ اپنے آپ کو توحید پر قائم سمجھ رہے تھے، کشتی اور سمندر میں اس کا اظہار کرتے البتہ خشکی میں آتے تو کہتے چھوٹا رب، ہر قبیلہ ہر شخص نے اپنی پسند کا معبود بنا رکھا تھا یہاں تک کہ 360 بت ہوگئے تھے، لات، منات،عزی، ہبل وغیرہ۔ وہ کہا کرتے تھے:لبيك اللّٰهُمَّ لبيك لا شريك لك لبيك الا شريكا واحدا تملكه وما ملك. (مسلم: 1185)

3 پتا چلا کہ ان میں بڑا خدا اور سفارشی خدا کا تصور پایا جاتا تھا اسی طرح وہ اپنی عبادتیں سفارشی کو دیتے اور ساتھ ہی ان میں مؤنث خداؤں کا تصور بھی تھا فرشتوں کو لے کر۔

4 اللہ کے نبی محمد ﷺ کی نبوت کو ثابت کیا گیا۔

5 توحید کو ثابت کیا گیا اور شرک کو باطل عقیدہ قرار دیا گیا۔

6 قیامت کے دن اٹھائے جانے اور حساب وکتاب کو ثابت کیا گیا۔

7 کائنات میں موجود اللہ تعالی کی نشانیوں کو ذکر کیا گیا۔

8 کائنات کی نشانیوں کو توحید کے لیے بطور دلیل پیش کیا گیا۔

9 کفر،ایمان کے مقابلہ میں عجوبہ ہے۔ ایمان کے لاتعداد دلائل ملینگے جبکہ کفر پر ایک دلیل بھی نہیں ملے گی۔

10 کفر کی ایک دلیل نہ ملنے کے باوجود لوگوں کی ایک بڑی تعداد شرک میں پڑی ہوئی ہے۔

11 اللہ تعالی سارے بندوں سے بے نیاز ہے جبکہ سارے بندہ ہر چھوٹی بڑی چیز میں اس کے محتاج ہیں۔

12 اللہ تعالی قیامت کے دن ذرہ برابر بھی لوگوں کے درمیان ناانصافی نہیں کریگا۔

13 اللہ تعالی بندہ کے ہر چھوٹے بڑے ظاہر وباطن معاملات واحوال سے باخبر ہے۔

14 جو لوگ اللہ کی راہ سے گمراہ ہوئے اور گمراہ کرتے ہیں ان کو جہنم کی وعید سنائی گئی۔

15 اطاعت گزار مومن کی فضیلت بیان کی گئی۔

16 اللہ تعالی نے عالم کو جاہل پر فضیلت اس کے علم اور عمل کی بنیاد پر دی۔

17 ہر مسلمان کوتقوی پر جمے رہنا واجب ہے۔

18 اسلام کی فضیلت اور مسلمانوں کے شرف کو بیان کیا گیا۔

142 (العقيدة الصحيحة وما يضادها ونواقض الإسلام عبد العزيز بن عبد الله بن باز)

﴿19﴾ دنیا کے خسارہ کی آخرت کے خسارہ کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں ۔

﴿20﴾ اہل تمیز کی فضیلت ہے کہ وہ اچھائی کو لیتے ہیں اور برائی کو چھوڑتے ہیں ۔

﴿21﴾ اہل ایمان اور تقوی کے لیے جنت کی نعمت اور جنت میں ان کی عزت و اکرام کا ذکر ہوا ۔

﴿22﴾ نصیحت اور تذکیر کے لیے بات کو مثالوں کے ذریعہ سمجھانا ضروری ہے ۔

﴿23﴾ اللہ تعالی کی قدرت اور وحدانیت کے دلائل اس کی مخلوقات اور کائنات میں واضح ہو رہے ہیں

﴿24﴾ قرآن مجید کی آیات اور کائنات میں موجود نشانیوں سے عقل سلیم اور فطرت سلیم رکھنے والے ہی فائدہ اٹھاتے ہیں

﴿25﴾ لوگوں کے دل دو طرح کے ہوتے ہیں ایک ہدایت کے قابل دوسرے ہدایت کے غیر قابل

﴿26﴾ قرآن مجید کی ساری خبریں سچی اور اس کے احکام انصاف پر مبنی ہیں۔

﴿27﴾ قرآن مجید کے وعیدوں کو سننے کے بعد جن لوگوں کی روح کانپ اٹھتی ہے اور ان کے دل نرم ہو جاتے ہین ان کو اہل الخشیۃ کہا جاتا ہے۔

﴿28﴾ اللہ تعالی سے ڈرنے والوں کی فضیلت بیان کی گئی ۔

﴿29﴾ جو لوگ دین کو جھٹلاتے ہیں اور دین کا انکار کرتے ہیں ان کو دنیا وآخرت میں عذاب کا مزہ چکھنا پڑیگا ۔

﴿30﴾ لوگوں کو آخرت کا صحیح علم اور یقین ہو جائے تو وہ نہ کبھی آخرت کو جھٹلائینگے اور نہ دنیا میں ظلم وفساد کرینگے ۔

﴿31﴾ ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے ۔

﴿32﴾ جو اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھتے ہیں انہیں سخت عذاب جہنم کی وعید سنائی گئی ۔

﴿33﴾ عقیدہ، اقوال اور اعمال میں سچائی کی ترغیب دی ہے ۔

﴿34﴾ تقوی، احسان کی فضیلت اور قیامت کے دن ان کے جزاء کو بیان کیا گیا۔

﴿35﴾ اللہ تعالی اپنے بندوں کے لیے کافی ہوتا ہے بشرطیکہ بندہ بندگی کا حق ادا کرے ۔

﴿36﴾ اللہ تعالی مومنوں کے دشمنوں سے ضرور بدلہ لیتا ہے اگر چہ کہ ڈھیل کے ساتھ ہی صحیح ۔

﴿37﴾ اللہ تعالی کی ربوبیت کے مظاہر اس کے الوہیت کے موجب ہے ۔

﴿38﴾ اللہ تعالی پر توکل اور بھروسہ کرنا واجب ہے ۔

﴿39﴾ اللہ تعالی رسول اور مومنوں سے کیے ہوئے وعدوں کوضرور پورا کرتا ہے ۔

﴿40﴾ نبی ﷺ کو تسلی دی جارہی ہے اور یہ کہ مشکل حالات میں صبر اور ثبات کو لازم پکڑے رہیے ۔

﴿41﴾ موت وحیات میں اللہ تعالی کی قدرت کے مظاہر ہیں ۔

﴿42﴾ شفاعت ساری کی ساری اللہ تعالی کے لیے ہے معبودان باطلہ شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے ۔

﴿43﴾ مشرکین کی یہ کیسی بیوقوفی ہے کہ توحید کا ذکر ہوتا ہے تو ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں اور جب شرک کا ذکر ہو تو خوش ہوتے ہیں ۔

﴿44﴾ قیامت کے دن نافرمان لوگوں کے سخت پکڑ اور عذاب ہے جہاں اللہ کی پکڑ اور اس کے عذاب سے بچنا محال ہوگا اگر آدمی ساتوں آسمان وزمین بھر دولت دے کر بھی چھٹکارا نہیں پائیگا ۔

﴿45﴾ اللہ کی خبروں اور وعد ووعید کے استھزاء سے بچنے کی تعلیم دی گئ ۔

﴿46﴾ انسان پر مصیبت خود اس کے گناہوں کی وجہ سے آتی ہے ۔

﴿47﴾ اہل ایمان نشانیوں اور دلائل سے فائدہ اٹھاتے ہیں اس لیے کہ ان کے دل زندہ ہیں آنکھیں کھلی ہوئی ہیں اور وہ عقل سے کام لیتے ہیں ۔

﴿48﴾ کفار مردہ ہیں وہ نشانیوں کو دیکھنے کے باوجود عقل سے کام نہیں لیتے ۔

﴿49﴾ اللہ تعالی کا رحم وکرم ہے بندوں پر کہ ان کے گناہوں کو توبہ کرنے پر معاف فرماتا ہے ان کی توبہ کو قبول فرماتا ہے ۔

﴿50﴾ اللہ تعالی کی رحمت کہ اس نے توبہ کرنے کی اپنے بندوں کو دعوت دی ہے ۔

﴿51﴾ عذاب اور موت سے پہلے تک بندہ کی توبہ قبول کی جاتی ہے اس لیے انسان کو چاہیے کہ وہ توبہ میں جلدی کرے کیونکہ اس کو اس بات کا علم ہی نہیں کے عذاب کب آئے یاموت کا فرشتہ اس کوکس وقت دستک دےدے ۔

﴿52﴾ قیامت کے دن چہروں کی سیاہی کفر کی علامت اور جہنم کے ٹھکانے کی علامت ہوگی ، والعیاذ باللہ۔

﴿53﴾ قیامت کے دن چہروں کی سفیدی ایمان کی علامت اور خلود فی الجنۃ کی علامت ہوگی ۔

﴿54﴾ ہر چیز اللہ کے ہاتھ میں ہے اس لیے اللہ کے علاوہ کسی اور سے مانگنا حرام ہے ۔

﴿55﴾ شرک سے سارے اعمال ضائع اور برباد ہو جاتے ہیں ۔

﴿56﴾ اللہ کی عبادت، اللہ تعالی کے اوامر پر عمل اور نواہی سے اجتناب کرتے ہوے بجالانا چاہیے ۔

﴿57﴾ اللہ تعالی کی ہر نعمت پر شکر گزاری واجب ہے ۔

﴿58﴾ قیامت کے قائم ہونے اور اس کے احوال کو بیان کیا گیا۔

﴿59﴾ قیامت کے دن اللہ تعالی ہر معاملہ میں انصاف فرمائینگے ۔

﴿60﴾ یہ امت پچھلی ساری امتوں پر گواہ بنائی جا ئیگی اور اس امت کا ساری پچھلی امتوں پر گواہ بنایا جانا اس کی فضیلت کو واضح کرتا ہے۔

﴿61﴾ جہنمی کو جہنم کی جانب ذلت کے ساتھ گھسیٹتے ہوئے لے جایا جائے گا۔

﴿62﴾ اللہ کی عبادت سے تکبر کرنے والوں کو عذاب کی دھمکی دی جارہی ہے۔

﴿63﴾ اللہ تعالی کے اولیاء کو جنت کی جانب عزت اور اکرام کے ساتھ لے جایاجائے گا جہاں ان کے لیے جنت میں تکریم، احترام اور سلامتی ہوگی۔

﴿64﴾ ہر کام کا اختتام اللہ کی حمد پر کیا جائے۔

بعض مناسبت / لطائف التفسیر

میدان جنگ کے حالات کی پیشگی خبر کی جو کیفیت ہوتی ہےاور پھر دوران میدان جنگ کی جو کیفیت طاری رہتی ہے بالکل اسی طرح دعوتی میدان میں جب حق و باطل کا ٹکراؤ کا مرحلہ ہوتا ہے اس وقت یہ "سات حم والی سورتیں" انسان کے لیے تسلی کرتی ہیں۔ اس میں ایسے ہی تاریخی واقعات کے ذریعہ تسلی دی گئی ہے۔

آیات اور حدیث

آیت 1: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿إِن تَكْفُرُوا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ عَنكُمْ ۖ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ ٱلْكُفْرَ ۖ وَإِن تَشْكُرُوا۟ يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ۞٧﴾ الزمر

ترجمہ: اگر تم ناشکری کرو تو (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ تم (سب سے) بے نیاز ہے، اور وہ اپنے بندوں کی ناشکری سے خوش نہیں اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمہارے لیے پسند کرے گا۔ اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا پھر تم سب کا لوٹنا تمہارے رب ہی کی طرف ہے۔ تمہیں وہ بتلا دے گا جو تم کرتے تھے۔ یقیناً وہ دلوں تک کی باتوں سے واقف ہے۔

حدیث: عن أبي هريرة قال لما نزلت وأنذر عشيرتك الأقربين دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم قريشا فاجتمعوا فعم وخص فقال يا بني كعب بن لؤي يا بني مرة بن كعب يا بني عبد شمس ويا بني عبد مناف ويا بني هاشم ويا بني عبد المطلب أنقذوا أنفسكم

من النار ويا فاطمة أنقذي نفسك من النار إني لا أملك لكم من الله شيئا غير أن لكم رحما سأبلها ببلالها (سنن النسائي: 3646، وصححه الالباني)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اپنے قریب کے خاندان کو ڈرائیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کو بلایا وہ لوگ اکٹھا ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عام طور سے سب کے سب کو بلایا اور پھر خاص طریقہ سے اپنے رشتہ داروں کو ڈراتے ہوئے فرمایا۔ اے بنو کعب بن لؤی! (یہ عرب کے ایک قبیلہ کا نام ہے) اور اے بنو مرہ بن کعب (یہ بھی ایک قبیلہ کا نام ہے) اے بنو عبد شمس اے بنو عبد مناف! اے بنوہاشم! اور اے بنو عبدالمطلب! اپنے نفسوں کو دوزخ سے بچاؤ۔ اے فاطمہ! تم اپنے نفس کو دوزخ سے بچا کیونکہ میں قیامت کے روز تم لوگوں کو اللہ تعالی کی گرفت سے بچانے میں کسی کام نہیں آ سکتا۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ میرے اور تمہارے درمیان رحم کا تعلق ہے جس کا حق میں ادا کروں گا۔

آیت 2: قَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ يَٰعِبَادِيَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُواْ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعًاۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿٥٣﴾ وَأَنِيبُوٓاْ إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُواْ لَهُۥ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ ٱلْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ﴿٥٤﴾﴾ الزمر

ترجمہ: (میری جانب سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔ تم (سب) اپنے پروردگار کی طرف جھک پڑو اور اس کی حکم برداری کیے جاؤ اس سے قبل کہ تمہارے پاس عذاب آ جائے اور پھر تمہاری مدد نہ کی جائے۔

حدیث: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً ".(سنن الترمذي:3540، صحیح)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ کہتا ہے: اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھ سے دعائیں کرتا رہے گا اور مجھ سے اپنی امیدیں اور توقعات وابستہ رکھے گا میں تجھے بخشتا رہوں گا، چاہے تیرے گناہ کسی بھی درجے پر پہنچے ہوئے ہوں، مجھے کسی بات کی پرواہ و ڈر نہیں ہے، اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کو چھونے لگیں پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرنے لگے تو میں تجھے بخش دوں گا اور مجھے کسی بات کی پرواہ نہ ہو گی۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو زمین برابر بھی گناہ کر بیٹھے اور پھر مجھ سے (مغفرت طلب کرنے کے لیے) ملے لیکن میرے ساتھ کسی طرح کا شرک نہ کیا ہو تو میں تیرے پاس اس کے برابر مغفرت لے کر آؤں گا (اور تجھے بخش دوں گا)"۔

أهداف سورالقرآن

سُوْرَةُ غَافِرٍ

توبہ قبول کرنے والا

Tauba qabool karne waala

The Forgiver

40

یہ سورت مکی ہے

OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

۞ دعوت کی اہمیت اور معاملہ اللہ کے حوالے کرنے کی اہمیت۔[143]

۞ اس سورت میں دعوت کا ایک نمونہ بتایا گیاہے، رجل مومن کاواقعہ کہ وہ کس کس طرح اپنی دعوت کو پیش کرتے ہیں:

۞ منطق کا استعمال: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَـٰنَهُۥٓ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّىَ ٱللَّهُ وَقَدْ جَآءَكُم بِٱلْبَيِّنَـٰتِ مِن رَّبِّكُمْ ۖ وَإِن يَكُ كَـٰذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُۥ ۖ وَإِن يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُم بَعْضُ ٱلَّذِى يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ ﴾ غافر
اور ایک مومن شخص نے، جو فرعون کے خاندان میں سے تھا اور اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا، کہا کہ کیا تم ایک شخص کو محض اس بات پر قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور تمہارے رب کی طرف سے دلیلیں لے کر آیا ہے، اگر وہ جھوٹا ہو تو اس کا جھوٹ اسی پر ہے اور اگر وہ سچا ہو، تو جس (عذاب) کا وہ تم سے وعدہ کر رہا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ تو تم پر آ پڑے گا، اللہ تعالیٰ اس کی رہبری نہیں کرتا جو حد سے گزر جانے والے اور جھوٹے ہیں.[144]

۞ جذبات کا استعمال: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ يَـٰقَوْمِ لَكُمُ ٱلْمُلْكُ ٱلْيَوْمَ ظَـٰهِرِينَ فِى ٱلْأَرْضِ فَمَن يَنصُرُنَا مِنۢ بَأْسِ ٱللَّهِ إِن جَآءَنَا ۚ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ أُرِيكُمْ إِلَّا مَآ أَرَىٰ وَمَآ أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ ٱلرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ ﴾ غافر، اس آیت میں نکتہ کی بات یہ ہے کہ رجل مومن نے ملک و حکومت کی نسبت قوم کی طرف کی تاکہ پتہ چلے کہ میں حکمرانی کا خواہشمند نہیں ہوں، یہ ملک تو تمہارا ہے، جب عذاب کی بات آئی تو خود بھی شامل ہوگئے، اس میں قوم سے انتہائی محبت کی دلیل ہے۔

۞ قوم سے محبت' نجات کی فکر اور انجام کا ڈر: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَقَالَ ٱلَّذِىٓ ءَامَنَ يَـٰقَوْمِ إِنِّىٓ أَخَافُ عَلَيْكُم مِّثْلَ يَوْمِ ٱلْأَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ مِثْلَ دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَٱلَّذِينَ مِنۢ بَعْدِهِمْ ۚ وَمَا ٱللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿٣١﴾ ﴾ غافر

---

143 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں : مكانة الدعوة إلى الله وأسس دعوة غير المسلمين:عبد الرزاق بن عبد المحسن العباد البدر)

144 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں-الرد على المنطقيين: أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)

۞ تاریخ سے استدلال: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوسُفُ مِن قَبْلُ بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِى شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُم بِهِۦ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَن يَبْعَثَ ٱللَّهُ مِنۢ بَعْدِهِۦ رَسُولًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ ٱللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ ﴿٣٤﴾ ﴾ غافر،
گذشتہ امت کی تاریخ سے استدلال ' ان کے انجام سے باخبر اور ان سے عبرت حاصل کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

۞ قیامت اور اللہ سے ملاقات کی یاد دہانی؛ یہ چیز دلوں کو نرم کرنے والی ہے۔ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَيَٰقَوْمِ إِنِّىٓ أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ ٱلتَّنَادِ ﴿٣٢﴾ ﴾ غافر،
لفظ(التناد) قیامت کی صفت بیان کرنے کے لے لایا گیا تاکہ بتائے کہ کیسے لوگ ایک دوسرے کو پکارینگے اور کیسا نفسا نفسی کا عالم ہوگا ۔ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ مَا لَكُم مِّنَ ٱللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۗ وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ ﴾ غافرقَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ ۞ وَيَٰقَوْمِ مَا لِىٓ أَدْعُوكُمْ إِلَى ٱلنَّجَوٰةِ وَتَدْعُونَنِىٓ إِلَى ٱلنَّارِ ﴿٤١﴾ تَدْعُونَنِى لِأَكْفُرَ بِٱللَّهِ وَأُشْرِكَ بِهِۦ مَا لَيْسَ لِى بِهِۦ عِلْمٌ وَأَنَا۠ أَدْعُوكُمْ إِلَى ٱلْعَزِيزِ ٱلْغَفَّٰرِ ﴿٤٢﴾ ﴾ غافر،
جب قوم کو ہر ممکن سمجھایا تو آخرکار اپنے معاملے کو اللہ کے حوالے کیا۔ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِىٓ إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُۥ دَعْوَةٌ فِى ٱلدُّنْيَا وَلَا فِى ٱلْءَاخِرَةِ وَأَنَّ مَرَدَّنَآ إِلَى ٱللَّهِ وَأَنَّ ٱلْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ﴿٤٣﴾ فَسَتَذْكُرُونَ مَآ أَقُولُ لَكُمْ ۚ وَأُفَوِّضُ أَمْرِىٓ إِلَى ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بَصِيرٌۢ بِٱلْعِبَادِ ﴿٤٤﴾ ﴾ غافر
اللہ کی جانب سے فورا رد بھی آیاقَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ فَوَقَىٰهُ ٱللَّهُ سَيِّـَٔاتِ مَا مَكَرُوا۟ ۖ وَحَاقَ بِـَٔالِ فِرْعَوْنَ سُوٓءُ ٱلْعَذَابِ ﴿٤٥﴾ ﴾ غافر
پھر موسی نے رب کی پناہ مانگی۔ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَقَالَ مُوسَىٰٓ إِنِّى عُذْتُ بِرَبِّى وَرَبِّكُم مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ ٱلْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ ﴾ غافر

۞ ایک داعی کے اوصاف کیا ہونے چاہیے؟ وہ کس طرح بات کرے؟ استقامت، ہمت ، عزیمت کا مظاہرہ حکمت کے ساتھ کیسے کرے؟ برے سورماؤں کے پاس کیسا اسلام پیش کریں؟، توکل کا اعلی معیار کیسا رہنا چاہیے؟ یہ سب کچھ اس سورت میں بتایا گیا ہے۔ سورہ مومن ہر داعی کو پڑھنا ضروری ہے۔

بعض موضوعات

1. قرآن اللہ کا کلام ہے، اور اللہ کی صفات۔ (1-3)
2. سابقہ امتوں کی تکذیب اور ان کا انجام۔ (4-6)
3. حاملین عرش اور ان کا مومنوں کے حق میں دعا کرنا۔ (7-9)
4. قصہ موسیٰ -علیہ السلام-- فرعون،ہامان اور قارون۔ (23-27)
5. رجل مومن کا قصہ۔ (28-46)
6. رسول ﷺ کو صبر کی تلقین یہاں تک کہ اللہ کا امر آجائے۔ (77-78)
7. کافروں کا برا انجام، عذاب دیکھنے پر ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ (82-85)

بعض اسباق

1. مسلمان توحید کی دعوت دیں۔ [145]
2. عزیمت کا راستہ اختیار کریں اور سخت حالات میں دعوت توحید نہ چھوڑیں۔
3. رجل مومن بھی ثابت قدمی کا علامتی نشان (symbol) ہے اور تاریخ کی ایمان کا مثالی نمونہ بھی۔
4. اللہ تعالی کی جانب سے قرآن مجید کا نزول ہوا ہے ۔
5. اللہ نے رسالت محمدی ﷺ کی تصدیق میں ابتدائی آیات نازل فرمائی ۔
6. اللہ تعالی نے انسان کے لیے ہدایت اور گمراہی کے دونوں راستے واضح کردیے انسان کو اختیار ہے کہ وہ ہدایت یافتہ بنے یا گمراہ ۔ ہدایت کے طلب کرنے والوں کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور جو شخص سرکشی اور گمراہی کو پسند کرتا ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہوتا ہے۔
7. حق و باطل صلاح وفساد میں جھگڑا آدم علیہ السلام اور ابلیس کے دور سے شروع ہوا ۔

145 (مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں-التوحيد أولا يا دعاة الإسلام: محمد ناصر الدين الألباني)

﴾8﴿ جھٹلانے والے گمراہ لوگوں کی جانب نوح علیہ السلام سب سے پہلے رسول تھے۔

﴾9﴿ داعی برحق کو فتنہ و فساد مچانے والوں سے تنگ دل نہیں ہونا چاہیے۔

﴾10﴿ مومنوں کو اتحاد کا حکم دیا گیا۔

﴾11﴿ ایک مومن کو دوسرے مومن کا دفاع کرنا چاہیے۔

﴾12﴿ فرشتے مومنوں کے حق میں دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

﴾13﴿ اللہ تعالی اپنے بندہ کی توبہ سے ویسے ہی خوش ہوتا ہے جیسے کوئی شخص ساز و سامان سے لدا اونٹ گم ہونے کے بعد پالیتا ہے اور خوشی کی انتہا ہوتی ہے۔

﴾14﴿ توبہ کے دروازہ بند ہونے سے قبل توبہ میں جلدی کرنے کی دعوت دی گئی۔ اللہ تعالی غرغرۃ الموت تک توبہ کو قبول فرماتا ہے۔

﴾15﴿ اللہ تعالی آسمان سے بارش نازل فرماتا ہے تاکہ اس کے ذریعہ رزق انتظام ہو جائے۔

﴾16﴿ رزق اور زندگی جب اللہ کے ہاتھ میں ہے تو پھر مومن کو حق بولنے میں نہ اپنی جان کی پرواہ کرے نہ رزق کی پرواہ کرے لیکن کوئی فردبشر کسی چیز کا مالک نہیں مگرجس کو اللہ تعالی جس چیز کا چاہتا ہے مالک بناتا ہے۔

﴾17﴿ اگر مومن اللہ کے لیے اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے مجاہدہ کرتا ہے تو اس کی زندگی سعادت مندی کی ہوگی اور وہ باعزت ہو کر مرے گا۔

﴾18﴿ انسانوں کے مقابلہ میں اللہ تعالی کی ذات سے شرم کرنی چاہیے اور اللہ تعالی سے شرم اس لیے بھی کرنی ہے کہ وہ دلوں کے بھیدوں کو جاننے والا ہے اور بندہ کو اسی کے حضور اسے جواب دینا ہے۔

﴾19﴿ سرکش لوگوں کو اپنے سے پہلے لوگوں سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

﴾20﴿ تمام سرکش لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالی نے ان سے زیادہ عقلمند کسی اور کو نہیں بنایا۔

﴾21﴿ اکثر سرکش لوگ اہل صلاح کو اہل فساد کا نام دے کر بدنام کرتے ہیں اور اپنی سرکشی کو اصلاح کا نام دیتے ہیں۔

﴾22﴿ داعی کو چاہیے کہ وہ سرکش لوگوں کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔

﴾23﴿ داعی حکمرانوں کے سامنے ان کے مرتبہ اور مقام کا خیال کر کے دعوتی کام انجام دے لیکن مداہنت نہ کرے۔

﴾24﴿ دعوت کی تاریخ اور اللہ کے قوانین اس بات پر شاہد ہے کہ آخر کار غلبہ داعی الی الحق کو ہی نصیب ہوتا ہے۔

﴾25﴿ دعوت میں ترغیب اور ترہیب کے سلوب کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

﴿26﴾ داعی کو چاہیے کہ گفتگو ایسی کرے جو لوگوں کی سمجھ میں آئے ۔

﴿27﴾ داعی کو چاہیے کہ وہ مدعو کو خوف الٰہی کا درس دے ۔

﴿28﴾ فکر آخرت کا موضوع لوگوں کی اصلاح کے لیے بڑا اہم ہے ۔

﴿29﴾ اکثر گمراہ لوگ ایسی چیزوں کو دلیل بناتے ہیں جو کہ حقیقت میں دلیل نہیں بن سکتی ۔

﴿30﴾ داعی کو چاہیے کہ وہ کافر کو موت سے ڈرائے تا کہ اس کی اصلاح ہو جائے ۔

﴿31﴾ داعی عقلی دلائل افہام وتفہیم کے لیے دے سکتا ہے جو شریعت سے نہ ٹکراتی ہوں۔

﴿32﴾ اللہ تعالی دعاۃ کو گمراہی سے بچاتا ہے۔

﴿33﴾ مومن حق کی پیروی کرے نہ کسی جماعت کی نہ کسی فرد کی ۔

﴿34﴾ اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے جدوجہد کرنے والوں کے لیے اللہ تعالی اپنی مدد کو لازم کر دیتے ہیں ۔

﴿35﴾ تمام انبیاء کی دعوت عقیدہ توحید تھی ۔

﴿36﴾ دعوت کی راہ میں آنے والی تکالیف اور رکاوٹوں سے داعی کو دعوت سے بد ظن نہیں ہونا چاہیے ۔

﴿37﴾ صبر کرنے ہی میں ظفر یعنی کامیابی ہے ۔

﴿38﴾ دعاء عبادت ہے اس لیے کہ یہ انسان کی عاجزی اور انکساری کی دلیل ہے ۔

﴿39﴾ دعاء بندہ اور رب کے درمیاں ایک رابطہ ہے ۔

﴿40﴾ انسان ہر معاملہ اللہ تعالی کا محتاج ہے ۔

﴿41﴾ انسان اپنی ماں کے پیٹ میں مختلف مراحل سے گزرتا ہے اور یہ سب اللہ تعالی کے حکم سے ہوتا ہے ۔

﴿42﴾ دین میں جھگڑا کرنے والوں کا انجام آخر کار جہنم ہوتا ہے ۔

﴿43﴾ مشرکین قیامت کے دن شرک سے براءت کا اظہار کرینگے ۔ مشرکین کا براءت کرنا حق کے اعتراف کر لینے کے معنی میں ہو گا لیکن قیامت کے دن یہ اعتراف سے جہنم سے نہیں بچا جا سکتا ۔

﴿44﴾ چوپایوں کے پیدا کیے جانے کے مقاصد میں سے سواری اور ان کا گوشت بطور غذاء استعمال کرنا ہے ۔

﴿45﴾ چوپایوں میں بھی اللہ کی نشانیاں ہیں ۔

﴿46﴾ کائنات میں غور وفکر کرنے سے انسان کائنات کے خالق کی معرفت تک پہنچ سکتا ہے۔

﴿47﴾ آخرت میں کفار خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہونگے۔

میدان جنگ کے حالات کی پیشگی خبر کی جو کیفیت ہوتی ہےاور پھر دوران میدان جنگ کی جو کیفیت طاری رہتی ہے بالکل اسی طرح دعوتی میدان میں جب حق و باطل کا ٹکراؤ کا مرحلہ ہوتا ہے اس وقت یہ "سات حم والی سورتیں" انسان کے لیے تسلی کرتی ہیں ۔ اس میں ایسے ہی تاریخی واقعات کے ذریعہ تسلی دی گئی ہے ۔

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَىٰٓ إِلَّا مِثْلَهَا ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَٰلِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُو۟لَٰٓئِكَ يَدْخُلُونَ ٱلْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٤٠﴾ ﴾ غافر

ترجمہ: جس نے گناہ کیا ہے اسے تو برابر برابر کا بدلہ ہی ہے اور جس نے نیکی کی ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان والا ہو تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور وہاں بے شمار روزی پائیں گے۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ٱدْعُونِىٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِى سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾ ﴾ غافر

ترجمہ: اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہوکر جہنم میں پہنچ جائیں گے ۔

حدیث: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ". (سنن ترمذی: 3373، صحیح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اللہ سے سوال نہیں کرتا ، اللہ اس سے ناراض اور ناخوش ہوتا ہے"۔

أهداف سور القرآن
سُوْرَةُ فُصِّلَتْ
فرق کرنے والی
Explained in detail | Farq karne waali
41
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- رسولوں سے سوال کیا جائے گا۔تمہاری ڈیوٹی ہے سچا پیغام سب کو پہنچانا ، کیا واجبات ہیں اور کن چیزوں سے بچنا ہے۔
- اس سورت کا نام فصلت اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس میں ہر چیز تفصیل سے بیان کی گئی ہے اور اللہ تعالی کی قدرت و وحدانیت کے دلائل کو واضح کیا گیا، اس کے وجود و عظمت و تخلیق پر قطعی دلائل بیان کیے گئے۔
- اس میں اللہ کا انسانیت سے یہ وعدہ بھی بیان کیا گیا کہ کائنات میں نشانیاں دکھاتا رہے گا تاکہ قران کی سچائی منظر عام پر آئے۔
- لیکن یہ اسی وقت ہوگا جب کہ اس کی نازل کردہ کتاب کی روشنی میں اس کی عظیم کائنات پر غور و تدبر کریں.
- توحید کے دلائل پر روشنی ڈالی گئی۔[146]

1. قرآن اور اس کا ٹاسک۔ (1-4)
2. قرآن کے بارے میں مشرکوں کا خیال ، اس کا جواب اور ان کا عذاب۔ (5-7)
3. قصۂ تخلیقِ انسان، اللہ کے وجود اور اس کی قدرت کے دلائل۔ (9-12)
4. بروز محشر اللہ کے دشمنوں کا انجام۔ (19-29)
5. دعوت الی اللہ کے آداب و فضائل۔ (33-36)
6. قرآن کے خلاف ملحدین کچھ کہنے سے باز آجائیں۔ قرآن کی تاثیر۔ (40-44)
7. موسی -علیہ السلام- اور تورات۔ (45-46)
8. علم غیب اور علم قیامت صرف اللہ کے پاس ہے۔ (47-48)
9. آفاق و انفس میں اللہ کی نشانیوں پر غور۔ (53-54)

146 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں -دلائل التوحید: محمد بن عبد الوهاب

بعض اسباق

1 دعوتی میدان میں کثرت سے قرآن سنانے کی کوشش کیجیے کیونکہ قرآن پہاڑ پر اتاراجاتا تو وہ ریزہ ریزہ ہوجاتا، باطل تو مکڑی کا جالا ہے وہ تو اور جلدی ختم ہوگا۔ان شاء اللہ

2 انسان زمین پر خلیفہ ہے لیکن اللہ کا خلیفہ نہیں ہے ۔ زمین پر اللہ کا خلیفہ کہنا غلط ہے۔ (تفسیر احسن البیان)

3 تحمل کے ساتھ توحید کا پیغام پہنچاتے رہیے۔[147]

4 استقامت کی نیکی اور ثمر آور نتائج بتلائے گئے۔[148]

5 قرآن مجید کو اللہ تعالی نے سارے جہاں والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے

6 مومن داعی سے مشرکین ایمان اور اسلام کی بنیاد اعراض کرتے ہیں

7 اللہ تعالی نے عرب کو یہ شرف عطا کیا کہ قرآن مجید کو انہی کی زبان میں نازل فرمایا

8 داعی کو دعوتی میدان میں ثابت قدمی کے ساتھ دعوت کا کام انجام دینا چاہیے

9 داعی کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی میں کثرت سے استغفار کرے

10 بیشک اللہ تعالی کائنات کی مخلوقات کو مختلف مراحل میں پیدا فرمایا

11 جب اللہ تعالی نے ساری مخلوقات کو پیدا کیا توپھر تم اللہ کے ساتھ عبادت میں کسی اور کو کیوں شریک کرتے ہو

12 مشرکین کا فرشتوں کا مطالبہ بھی پورا کر دیا جاتا پھر بھی وہ ایمان نہیں لاتے

13 کفار نے دین حق کے واضح ہونے کے باوجود کفر کو ترجیح دیا

14 جس آدمی کا عقیدہ ہو کہ وہ اپنا عمل اللہ تعالی سے چھپا سکتا ہے وہ بڑا بیوقوف ہے اس لیے کہ اللہ تعالی نے اس کے دل اور اس کے دل میں آنے والی ساری باتوں کو پیدا کیا تو پھر اللہ کے علم میں یہ بات کیسے نہیں آسکتی ؟

15 اللہ تعالی سارے اعضاء کو بولنے کی صلاحیت قیامت کے دن عطا کرے گا اور سارے اعضاء انسان کے متعلق گواہی دینگے

---

147 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو پڑھنا نہ بھولیں (الدعوة إلى الله وأخلاق الدعاة:عبد العزيز بن عبد الله بن باز)

148 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں - الاستقامة:أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)

﴿16﴾ بیشک اللہ تعالی نے انسان پر فرشتوں کو مقرر کر رکھا ہے جو اعمال کو درج کرتے ہیں ۔

﴿17﴾ انسان کو اختیار رہے کہ وہ اچھے لوگوں کی صحبت میں رہے جس سے اس کی دینداری میں اضافہ ہو یا بروں کی صحبت اختیار کرے جس سے خود بھی برا ہو اور اپنی آخرت بھی تباہ کرلے ۔

﴿18﴾ کفار مکہ بھی سمجھتے تھے قرآن ہی ہدایت والی کتاب ہے اس لیے باہر سے آنے والوں سے کہا کرتے تھے کہ قرآن نہ سنو اور پڑھے جانے کے وقت شور وغل کرو ورنہ اس قرآن کی حقانیت دلوں میں اتر جائے گی ۔

﴿19﴾ جب آدمی اپنے اعمال کو بہتر بناتے ہوئے سارے حقوق وواجبات کو ادا کرتا ہوا اللہ کی رضا کے لیے کوشش کرتے ہوئے دعوتی کام انجام دیتا ہے تو ایسے شخص کی اللہ تعالی کی جانب سے مدد کی جاتی ہے اور اس کی مدد کے لیے فرشتے اتارے جاتے ہیں ۔

﴿20﴾ فرشتے مومن بندہ کو دنیا میں مدد کی اور آخرت میں جنت کی خوشخبری سناتے ہیں ۔

﴿21﴾ جنت میں وہ سب کچھ ہے جو کچھ انسان کی چاہت میں ہے ۔

﴿22﴾ جنت کی زندگی کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ عام گھریلو زندگی نہیں ہوگی بلکہ مہمان نوازی کی زندگی ہوگی ۔

﴿23﴾ مومن کی زندگی میں ایسے بھی لوگ ہونگے جو اس کے ساتھ اچھا سلوک کرینگے اور کچھ ایسے بھی ہونگے جو اس کے ساتھ برا سلوک کرینگے ، مومن کو چاہیے کہ وہ برا سلوک کرنے والوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرے اور اس کے حق میں دعائے استغفار کرے ۔

﴿24﴾ مسلمان کو اس بات کی رہنمائی کی جارہی ہے کہ وہ اپنا تعلق اللہ تعالی سے گہرا رکھے اور شیطان کے مکر وفریب سے اللہ تعالی کی پناہ اور مدد طلب کرے ۔

﴿25﴾ مومن جب اپنی عملی زندگی میں کوتاہی محسوس کرے تو پھر اس بات کو سمجھا جائے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے اور فورا اللہ کی طرف رجوع کرے اور اللہ سے اس کے وسوسوں سے پناہ مانگے ۔

﴿26﴾ یہ سورج چاند ستارے یہ اللہ کی مخلوق ہیں اللہ تعالی ان کا خالق ہے مخلوقات عبادت کی مستحق ہیں یا پھر ان کا پیدا کرنے والا ؟ خالق ہی تنہا عبادت کا مستحق ہے ۔

﴿27﴾ ہمیشہ سے ایسے لوگ موجود ہیں جو چاند سورج اور ستاروں کی عبادت کرتے ہیں ۔ اہل بابل ستاروں کی عبادت کیا کرتے تھے ۔ انسان کے لیے ہدایت ہے کہ وہ غیر اللہ کے سامنے جھک کر اپنے آپ کو ذلیل نہ کرے ۔

﴿28﴾ فرشتے ہمیشہ اللہ کی حمد اور تسبیح بیان کرتے ہیں اور اس سے کبھی نہیں تھکتے۔

﴿29﴾ جس طرح اللہ تعالی مردہ زمین کو بارش سے زندہ کرنے پر قادر ہے اسی طرح انسان کے مرنے کے بعد اس کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے ۔

﴿30﴾ قرآن مجید کا چیلنج ہے کہ اس جیسی کوئی بات لاکر بتادے ۔ قرآن مجید کا یہ چیلنج اس کا اعجاز ہے۔

﴿31﴾ اللہ کے نبی ﷺ کو تسلی دی جارہی ہے کہ آپ کا اور قرآن کا جھٹلایا جانا کوئی نئی بات نہیں ہر دور میں لوگوں نے نبی اور اس کی تعلیمات کا انکار کیا۔

﴿32﴾ بیشک اللہ تعالی نافرمان لوگوں کو اس دنیا میں مہلت دیتا ہے کسی کو اس دنیا میں ہی اس کی حد سے زیادہ سرکشی کی وجہ سے پکڑ لیتا ہے اور اس کو ہلاک وبرباد کرتاہے ۔

﴿33﴾ قیامت کا علم صرف اللہ تعالی کوہی ہے اللہ تعالی کے علاوہ نہ اسکا علم فرشتوں کو ہے اورنہ اس کا علم انبیاء کو ہے

﴿34﴾ اللہ تعالی بندوں کے پوشیدہ اور ظاہر سارے اعمال سے واقف ہے ۔

﴿35﴾ مشرکین قیامت کے دن اپنے معبودانِ باطلہ کا انکار کرینگے بلکہ خود ان کے معبود ان سے براءت کا اظہار کرینگے۔

﴿36﴾ بیشک انسان خیر کی طلب سے پیچھے نہیں ہٹتا چاہے اس کے پاس کتنازیادہ مال ہو اس کے مقابلے میں جب تھوڑی سی تکلیف پہنچے تو وہ مایوس اور ناامید ہو جاتا ہے ۔

﴿37﴾ انسان کو جب مال و دولت ملتی ہے تو سمجھتا ہے کہ اس کو اس نے اپنی صلاحیت اور طاقت سے کمایا ہے اور پریشانی لاحق ہوتی ہے تو تب اپنی عاجزی کا لمبی لمبی دعائیں کرکے اعتراف کرتا ہے ۔

﴿38﴾ مومن کو چاہیے کہ ہر چھوٹی اور بڑی نعمت کی نسبت اللہ تعالی کی طرف کرے چاہے وہ کتنی ہی زیادہ صلاحیت اور اسباب کا مالک کیوں نہ ہو ۔

﴿39﴾ انسان کی زندگی کے دو لازمی حصے ہیں ایک خوشحالی کی حالت اور دوسری مصائب ومشکلات والی حالت کامیاب انسان وہ ہے جو خوشحالی میں اللہ کا شکر ادا کرے اور مصائب ومشکلات میں صبر کا مظاہرہ کرے۔

بعض مناسبت / لطائف التفسیر

- سارے "حم" والی سورتیں توحید کا اثبات اور دفاع سے متعلق ہے توحید کی مخالفت کرنے والوں کا صبر و تحمل کے ساتھ کیسے جواب دیا جائے بتایا گیا اور مخالفین کے کردار کو بتایا گیا۔

- سورہ مومن میں سابقہ قوموں کا جدال، اشارہ کفار قریش کے جدال کی طرف، جب کہ سورہ فصلت میں وضاحت کے ساتھ کفار قریش کے ساتھ جدال کی جھلکیاں پیش کی گئیں۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالٰی: ﴿ حَتَّىٰٓ إِذَا مَا جَآءُوهَا شَهِدَ عَلَيۡهِمۡ سَمۡعُهُمۡ وَأَبۡصَٰرُهُمۡ وَجُلُودُهُم بِمَا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ ۝٢٠ وَقَالُواْ لِجُلُودِهِمۡ لِمَ شَهِدتُّمۡ عَلَيۡنَاۖ قَالُوٓاْ أَنطَقَنَا ٱللَّهُ ٱلَّذِيٓ أَنطَقَ كُلَّ شَيۡءٖۚ وَهُوَ خَلَقَكُمۡ أَوَّلَ مَرَّةٖ وَإِلَيۡهِ تُرۡجَعُونَ ۝٢١ وَمَا كُنتُمۡ تَسۡتَتِرُونَ أَن يَشۡهَدَ عَلَيۡكُمۡ سَمۡعُكُمۡ وَلَآ أَبۡصَٰرُكُمۡ وَلَا جُلُودُكُمۡ وَلَٰكِن ظَنَنتُمۡ أَنَّ ٱللَّهَ لَا يَعۡلَمُ كَثِيرٗا مِّمَّا تَعۡمَلُونَ ۝٢٢ ﴾ فصلت

ترجمہ: یہاں تک کہ جب بالکل جہنم کے پاس آجائیں گے اور ان پر ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے اعمال کی گواہی دیں گی ۔ یہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی، وہ جواب دیں گی کہ ہمیں اس اللہ نے قوت گویائی عطا فرمائی جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت بخشی ہے، اسی نے تمہیں اول مرتبہ پیدا کیا اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے ۔ اور تم (اپنی بداعمالیاں) اس وجہ سے پوشیدہ رکھتے ہی نہ تھے کہ تم پر تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں گی، ہاں تم یہ سمجھتے رہے کہ تم جو کچھ بھی کر رہے ہو اس میں سے بہت سے اعمال سے اللہ بے خبر ہے ۔

حدیث: عَنْ أَنَسٍ قال: كنا عند رسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ فضحك فقال " هل تدرون مما أضحكُ ؟ " قال قلنا : اللهُ ورسولُه أعلمُ . قال " من مخاطبة العبدِ ربَّه . يقول : يا ربِّ ! ألم تُجِرْني من الظلمِ ؟ قال يقول : بلى . قال فيقول : فإني لا أُجيزُ على نفسي إلا شاهدًا مني . قال فيقول : كفى بنفسك اليوم عليك شهيدًا . وبالكرامِ الكاتبين شهودًا . قال فيختمُ على فيه . فيقال لأركانِه : انطِقي . قال فتنطق بأعمالِه . قال ثم يُخلّى بينه وبين الكلامِ . قال فيقول : بُعدًا لكُنَّ وسُحقًا . فعنكن كنتُ أناضلُ " .(صحیح مسلم:2969)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں کس وجہ سے ہنسا ہوں؟ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں بندے کی اس بات سے ہنسا ہوں کہ جو وہ اپنے رب سے کرے گا، وہ بندہ عرض کرے گا

اے پروردگار کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی ؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ فرمائے گا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر بندہ عرض کرے گا میں اپنے اوپر اپنی ذات کے علاوہ کسی کی گواہی کو جائز نہیں سمجھتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ فرمائے گا کہ آج کے دن تیرے اوپر تیری ہی ذات کی گوہی اور کراما کا تبین کی گواہی کفایت کر جائے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر اس بندے کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے دیگر اعضاء کو کہا جائے گا کہ بولیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے اعضاء اس کے سارے اعمال بیان کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر بندہ اپنے اعضاء سے کہے گا دور ہو جاؤ چلو دور ہو جاؤ میں تمہاری طرف سے ہی تو جھگڑا کر رہا تھا۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾ ﴾ فصلت

ترجمہ: نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی۔ برائی کو بھلائی سے دفع کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست۔

أهداف سورالقرآن
سُورَةُ الشُّوْرَى
Mashwara | مشورہ
The Consultation
42
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- مشاورت و اتحاد کی اہمیت اور فرقہ بندی کی سنگینی بیان کی گئی ہے۔
- اس سورت میں منہج صحیح کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ [149]
- توحید کی اہمیت اور فرقہ بندی کے نقصانات بتائے گئے۔ [150]
- اختلاف مختلف لوگوں اور طبیعتوں کا نتیجہ ہے۔اور یہ بھی بتایا کہ اختلاف کی صورت میں حَکَم اللہ اور اس کے رسول ہوں گے۔ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا ٱخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَىْءٍ فَحُكْمُهُۥٓ إِلَى ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبِّى عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿١٠﴾﴾ الشوری
ترجمہ: اور جس جس چیز میں تمہارا اختلاف ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے، یہی اللہ میرا رب ہے جس پر میں نے بھروسہ کر رکھا ہے اور جس کی طرف میں جھکتا ہوں ۔
- فرقہ بندی نے سابقہ اقوام کو ہلاک کیا، قَالَ تَعَالَى: ﴿شَرَعَ لَكُم مِّنَ ٱلدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِۦ نُوحًا وَٱلَّذِىٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِۦٓ إِبْرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰٓ ۖ أَنْ أَقِيمُوا۟ ٱلدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا۟ فِيهِ ۚ كَبُرَ عَلَى ٱلْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ ٱللَّهُ يَجْتَبِىٓ إِلَيْهِ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِىٓ إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ ﴿١٣﴾﴾ الشوری
ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کردیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے، اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا، کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا جس چیز کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں وہ تو (ان) مشرکین پر گراں گزرتی ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے وہ اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔
- حتی الامکان اختلاف سے بچنا چاہیے، اگر اختلاف ہو بھی جائے تو شورائی نظام کو قائم کرنا ،شورائی نظام گھر سے لے کر عدالت تک قائم ہونا چاہیے. زندگی کی گوناگوں حالات میں اختلاف یقینی امر ہے لہذا اس کے لیے شورائی نظام کی اشد ضرورت ہے۔اسی اہمیت کے پیش نظر اس سورت کا نام شوری رکھا گیا ہے۔شورائی نظام انفرادی اور اجتماعی زندگی

149 (الشورى في ظل نظام الحكم الإسلامي.لعبدالرحمن عبدالخالق)
150 (دلائل التوحيد:محمد بن عبد الوهاب)

میں بہت ہی اہمیت کا حامل ہے جیسا کہ اللہ فرماتا ہے قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿٣٨﴾ ﴾ الشوری .[151]
ترجمہ: اور اپنے رب کے فرمان کو قبول کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ان کا (ہر) کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے، اور جو ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہمارے نام پر) دیتے ہیں۔

- مرکزی موضوع توحید، سارے "حٰمٓ" توحید کو بنیاد بنا کر آخرت کی یاد دہانی کرواتے ہیں، جب مالک کا تصور صحیح ہوجائے گا تو یوم الدین (انصاف والا دن) سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

- سارے انبیاء نے توحید کی دعوت دی ۔ [152]، انبیاء کا مقصد عقیدہ توحید کو عام کرنا تھا، ''اقیموا الدین'' سے مراد حکومت نہیں بلکہ عقیدہ ہے ورنہ لازم آئے گا کہ نوح علیہ السلام ، ابراہیم علیہ السلام ، موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام حکم کی تعمیل نہ کر سکے ۔ واللہ أعلم۔

بعض موضوعات

1. وحی ایک، دین بھی ایک لیکن لوگوں کا اس میں اختلاف۔ (13-14)
2. دعوت کا حکم ۔ (15-16)
3. مومنوں اور کافروں کا بدلہ۔ (20-26)
4. اللہ کی اس کے بندوں میں سنت ، اور اللہ کی قدرت کے بعض مظاہر کا تذکرہ۔ (28-36)
5. مومنوں کی صفات، کافروں کا انجام۔ (37-46)
6. قیامت کا اثبات، اور دنیا اور آخرت میں ہر معاملہ کا اللہ کے ہاتھ میں ہونے کا تذکرہ۔ (47-50)
7. وحی کی قسمیں اور اس کی حقیقت۔ (51-53)

151 (الأمر بالاجتماع والإئتلاف والنهي عن التفرق والإختلاف:عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)
152 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (مدارج السالكين بين منازل إياك نعبد وإياك نستعين:أبو عبد الله محمد بن أبي بكر (ابن قيم الجوزية) ص: 411 الجزء الثالث)

بعض اسباق

1 سارے انبیاء کی تعلیمات میں چند قدرِ مشترک ہوتی تھیں جس میں توحید، قیامت کا وقوع، نیکی اور بدی کا بدلہ، نیکی کرنے کی ترغیب اور ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچنے کی تعلیم شامل ہے۔

2 اللہ تعالی کی عظمت کو بیان کیا گیا کہ اللہ کے خوف کا اثر آسمانوں پر یہ ہے کہ وہ خوف الٰہی سے پھٹ پڑینگے۔

3 فرشتے اللہ کی حمد اور مومنوں کے حق میں استغفار کرتے رہتے ہیں۔

4 نبی ﷺ کو تسلی دی گئی کہ کفار کے ایمان نہ لانے سے آپ دلبرداشتہ نہ ہوں، آپ ان کی ہدایت کے ذمہ دار نہیں ہیں، آپ کا کام تو صرف اور صرف پیغام کو پہنچانا ہے۔

5 وحی الٰہی کے ذریعہ محمد ﷺ کی نبوت کو ثابت کیا گیا۔

6 مکہ کا شرف خود اس کے نام سے واضح ہو رہا ہے اور وہ نام ہے ام القری (بستیوں کی ماں)۔

7 لوگ قیامت کے دن نیک بخت اور بد بخت دو جماعتوں میں منقسم ہو جائینگے۔

8 جو آدمی اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کو اپنا ولی بناتا ہے تووہ ہلاک وبرباد ہو گا اور جو اللہ کو ولی بنالے اللہ تعالی اس کے لیے ہر چیز سے کافی ہو جاتا ہے ۔

9 اختلافات میں اللہ تعالی کی جانب رجوع کرنا واجب ہے تاکہ انہیں ان کے اختلافات کا حل مل جائے ۔

10 اللہ کی طرف رجوع کرنے کا مطلب قرآن و حدیثِ رسول کی طرف رجوع کرنا ہے۔

11 تمام امور میں اللہ تعالی کی ذات پر توکل کرنا واجب ہے ۔

12 اللہ تعالی کے بلند اور اچھے ناموں پر ایمان واجب ہے بلکہ اس پر ایمان توحید کا حصہ ہے ۔

13 اللہ کے صفات کی تشبیہ مخلوقات سے دینا حرام ہے اللہ تعالی ان سب چیزوں سے پاک ہے ۔

14 اللہ تعالی کے رزاق ہونے پر ایمان لانا واجب ہے ۔

15 رزق کے تمام خزانوں کی کنجیاں اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے، اللہ تعالی جس پر چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے، جس پر چاہتا ہے رزق تنگ کر دیتا ہے اور اس کی حکمت کو وہی جانتا ہے ۔

﴿16﴾ علم آنے کے باوجود تفرقہ حسد کی وجہ سے ہوتا ہے۔

﴿17﴾ ساری انسانیت کو اسلام کی طرف بلانا واجب ہے، انسانیت کی نجات اسلام کے بغیر ناممکن ہے۔

﴿18﴾ خواہشات کی پیروی کرنا اور باطل امور میں ان کی موافقت کرنا حرام ہے۔

﴿19﴾ عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاق و آداب پر استقامت واجب ہے۔

﴿20﴾ اللہ تعالی کی باتوں میں جھگڑنے والوں کے لیے اللہ تعالی کا سخت عذاب ہے۔

﴿21﴾ اللہ تعالی اپنے بندوں کے حق میں نرم ہے۔

﴿22﴾ اللہ تعالی کے لیے ہر قسم کی حمد اور شکر ہے۔

﴿23﴾ نیت کی اصلاح واجب ہے کیونکہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے۔

﴿24﴾ رشتہ دار کا حق ادا کرنا اور ان سے محبت کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔

﴿25﴾ رسول اکرم ﷺ کی قرابت کا احترام کرنا واجب ہے۔

﴿26﴾ اللہ کے نبی ﷺ اللہ پر جھوٹ باندھنے سے بری ہیں۔

﴿27﴾ اللہ تعالی اپنے بندوں کے اعمال کا قدر دان ہے اور ان کے اعمال کا کئی گنا اجر بڑا کر دیتا ہے۔

﴿28﴾ توبہ کرنا واجب ہے اور اللہ تعالی نے اس کے قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

﴿29﴾ توبہ کا لازم کرنا یہ بھی بندوں پر اللہ کی مہربانی ہے۔

﴿30﴾ بندہ گناہ کر کے اپنے اوپر اللہ تعالی کے عذاب کو لازم کر رہا ہے اور اللہ تعالی توبہ کو لازم کر کے اس کو عذاب سے بچانا چاہتا ہے۔

﴿31﴾ اللہ تعالی نے نیک اعمال کرنے والوں کی دعاء کو قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

﴿32﴾ اللہ تعالی کا اپنے بندوں کو ایک معین مقدار میں رزق عطا کرنے کی حکمت یہ ہے کہ بندے کثرت مال کی وجہ سے اللہ تعالی کے باغی نہ بن جائیں۔

﴿33﴾ انسانوں کی مایوسی کے بعد اللہ تعالی کا آسمان سے زمین پر بارش کا نازل کرنا اور اس پر چوپایوں کو پھیلانا اللہ تعالی کے ربوبیت کے ان مظاہر میں سے ہے جو الوہیت کی دلیل ہے۔

﴿34﴾ اکثر اوقات انسان کے نفس، مال اور اولاد پر مصیبت اس کے گناہوں کی وجہ سے آتی ہے۔

﴿35﴾ بہت سے گناہوں پر اللہ مؤاخذہ نہیں کرتا بلکہ ان کو معاف فرما دیتا ہے ۔

﴿36﴾ صبر کرنے والوں اور شکر کرنے والوں کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

﴿37﴾ انسان کے حال پر تعجب ہے جب عذاب دیکھتا ہے تو اس وقت رب کو پہچانتا ہے اور دوسروں کا انکار کرتا ہے ۔

﴿38﴾ دنیاوی سازوسامان کی حیثیت ڈھلتی چھاؤں کی طرح ہے، اس کے مقابلے میں اللہ تعالی ان کے لیے جنت کی ابدی نعمتیں تیار کر رکھا ہے۔

﴿39﴾ قصاص اور ظالم کا معاقبہ کرنے کی اسلام میں مشروعیت ہے ۔

﴿40﴾ ظلم وزیادتی پر اپنا حق لینا بالکل جائز ہے اور معاف کر دینا ایمان والوں کی نشانی ہے۔

﴿41﴾ حدود کو قائم کرنا یہ مسلمانوں کے حاکم کا کام ہے۔

﴿42﴾ لوگوں کو معاف کرنا، صبر کرنا ، مسلمانوں کے قول وفعل سے پہنچنے والی باتوں اور تکالیف کو درگزر کرنا بڑی فضیلت کے کام ہیں۔

﴿43﴾ ہدایت وگمراہی اللہ کے ہاتھ میں ہےاور بندہ اپنی جستجو سے ہدایت یافتہ اور کوتاہی و بے اعتنائی سے گمراہ ہوجاتا ہے ۔

﴿44﴾ قیامت کے دن کفار کاحال بیان کیا جارہاہے کہ کس قدر ان پر ذلت چھائیگی تاکہ یہ لوگ دنیا میں عبرت حاصل کرکے اس سے بچ جائیں ۔

﴿45﴾ عقلمند وہ ہوتا ہے جو دوسروں کے احوال سے عبرت حاصل کرتا ہے ۔

﴿46﴾ سب سے بڑی محرومی جنت سے محرومی ہے، کفار اور بے عمل لوگوں کے لیے سب سے بڑا خسارہ کا دن قیامت کا دن ہے۔

﴿47﴾ انسان کی حالت پر تعجب ہے کہ وہ دنیوی زندگی میں اپنے اہل وعیال کے مستقبل کا فکر مند ہے جو وقتی مستقبل ہے اور حقیقی مستقبل آخرت کو بھول جاتا ہے ۔

﴿48﴾ قیامت سے قبل اللہ کی طرف بلانے والے داعی کے ہر چھوٹے بڑے پیغام کو قبول کر لینا واجب ہے ۔

﴿49﴾ وہ تعلیمات جو بندوں سے اللہ کو مطلوب ہے مثلا توحید،عبادات، معاملات کا دعاۃ کو پہنچانا واجب ہے ۔

﴿50﴾ ساری مخلوقات میں صرف اللہ تعالی کا مطلق تصرف ہے ۔

﴿51﴾ بندہ کے لیے اللہ کا نوازنا بھی اس کے لیے نعمت ہے اور نہ نوازنا بھی اس کے لیے نعمت ہے ۔

﴿52﴾ اگر مردوں میں نامردی اور عورتوں میں بانجھ پن ہو تو اس کا علاج جائز طریقہ سے کرانے میں کوئی حرج نہیں ۔

﴿53﴾ اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے جس سے چاہتا ہے بذریعہ وحی ، الہام یا فرشتہ کے ذریعہ کلام کرتا ہے ۔

﴿54﴾ قرآن مجید ایسا نور ہے جس سے زندگی روشن ہوتی ہے اور ایسی روح ہے جس سے مردہ دل زندہ ہوتے ہیں ۔

﴿55﴾ اسلام واضح نہج اور سیدھا راستہ ہے اور اس کے علاوہ سارے مذاہب میں کجی اور تفرق ہے۔

نبی کا امی ہونا ان کے نبی ہونے کی دلیل ہے۔ نبی ﷺ کا امی ہوکر سمندر کی تفصیلات، رحم مادر کی تفصیلات، آسمان کی تفصیلات، زمین کے خزانوں کی تفصیلات بتانا نبی کے صادق وامین رسول ہونے کی دلیل ہے۔

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَمَا كُنتَ تَتْلُوا۟ مِن قَبْلِهِۦ مِن كِتَـٰبٍ وَلَا تَخُطُّهُۥ بِيَمِينِكَ ۖ إِذًا لَّٱرْتَابَ ٱلْمُبْطِلُونَ ﴿٤٨﴾ ﴾ العنكبوت

ترجمہ: اس سے پہلے تو آپ کوئی کتاب پڑھتے نہ تھے اور نہ کسی کتاب کو اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے کہ یہ باطل پرست لوگ شک وشبہ میں پڑتے۔

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ مَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ ٱلْـَٔاخِرَةِ نَزِدْ لَهُۥ فِى حَرْثِهِۦ ۖ وَمَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ ٱلدُّنْيَا نُؤْتِهِۦ مِنْهَا وَمَا لَهُۥ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ مِن نَّصِيبٍ ﴿٢٠﴾ ﴾ الشوری

ترجمہ: جس کا ارادہ آخرت کی کھیتی کا ہو ہم اسے اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے اور جو دنیا کی کھیتی کی طلب رکھتا ہو ہم اسے اس میں سے ہی کچھ دے دیں گے، ایسے شخص کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ۔

حدیث: تلا رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم : مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ الآيةَ . قال : يقولُ اللهُ : ابنَ آدمَ تفرَّغْ لعبادتي أملأْ صدرَك غنًى ، وأسُدُّ فقرَك ، وإلَّا تفعلْ ملأتُ صدرَك شُغلًا ، ولم أسُدَّ فقرَك

(صحیح الترغیب والترھیب: 129 /4)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: ”جس کا ارادہ آخرت کی کھیتی کا ہو ---“ اور فرمایا: اللہ کہے گا اے آدم کی اولاد تو میری عبادت کے لیے فارغ ہوجا، میں تیرے سینے کو بے نیازی سے بھر دوں گا اور

تیرے فقر کو دور کردوں گا اور اگر تو ایسا نہ کرے تو تجھے بے کار کے کاموں میں مشغول کردوں گا اور تیرے فقر کو دور نہ کروں گا۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَلَوْ بَسَطَ ٱللَّهُ ٱلرِّزْقَ لِعِبَادِهِۦ لَبَغَوْا۟ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَٰكِن يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُۥ بِعِبَادِهِۦ خَبِيرٌۢ بَصِيرٌ ﴿٢٧﴾ ﴾ الشوری
ترجمہ: اگر اللہ رزق کو اپنے بندوں پر کشادہ کردے تو وہ زمین میں سرکشی کرنے لگیں گے ۔ اس لئے وہ اندازے سے رزق نازل کرتا ہے ، یقینا وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے ، دیکھنے والا ہے ۔

حدیث:ما طلعتِ الشمسُ قطُّ إلا بُعث بجنبتيها ملكان إنهما يُسمعان أهلَ الأرضِ إلا الثقلين: يأيُّها الناسُ هلموا إلى ربِّكم فإنَّ ما قلَّ وكفى خيرٌ مما كثُر وألهى. ولا غربتْ شمسٌ قطُّ إلا وبُعث بجنبتيها ملكان يناديان: اللّٰهُمَّ عجِّل لمنفقٍ خلفًا وعجِّل لمسِكٍ تلفًا. {صحیح الترغیب: 3167}
ترجمہ: جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں پہلوؤں میں دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں جو یہ منادی کرتے ہیں اور اس منادی کو جن وانس کے علاوہ تمام اہل زمین سنتے ہیں "کہ اے لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ کیونکہ وہ تھوڑا جو کافی ہوجائے، اس زیادہ سے بہتر ہے جو غفلت میں ڈال دے" اسی طرح جب بھی سورج غروب ہوتا ہے تو اس کے دونوں پہلوؤں میں دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں جو یہ منادی کرتے ہیں اور اس منادی کو بھی جن وانس کے علاوہ تمام اہل زمین سنتے ہیں "کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا نعم البدل عطاء فرما اور اے اللہ! روک کر رکھنے والے کے مال کو ہلاک فرما"۔

أهداف سور القرآن
سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ
The Ornaments of Gold | Sona | سونا
43
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- یہ سورت ان لوگوں کے متعلق ہے جو دنیا کی چمک دمک میں مگن رہتے ہیں انہیں اس بات سے روکا جارہا ہے۔کیونکہ سابقہ امتیں اسی لیے ہلاک ہوگئیں کہ وہ دنیوی چمک دمک میں منہمک ہو گئیں تھیں۔
- اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ آخرت کو جھٹلانے کی اہم وجہ یہی دنیوی مال و متاع ہے۔ [153]
- اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ حقیقی شرف مال و دولت نہیں بلکہ دین ہے۔ قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿ وَإِنَّهُۥ لَذِكۡرٞ لَّكَ وَلِقَوۡمِكَۖ وَسَوۡفَ تُسۡـَٔلُونَ ﴿٤٤﴾ ﴾ الزخرف ، (ذکر سے مراد شرف ہے) [154]
ترجمہ: اور یقیناً یہ (خود) آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے اور عنقریب تم لوگ پوچھے جاؤ گے۔
- عیسی علیہ السلام کا بھی ذکر ہے جو کہ زہد و ورع کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔ قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿ وَلَمَّا جَآءَ عِيسَىٰ بِٱلۡبَيِّنَٰتِ قَالَ قَدۡ جِئۡتُكُم بِٱلۡحِكۡمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُم بَعۡضَ ٱلَّذِي تَخۡتَلِفُونَ فِيهِۖ فَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿٦٣﴾ ﴾ الزخرف
ترجمہ: اور جب عیسیٰ (علیہ السلام) معجزے کو لائے تو کہا۔ کہ میں تمہارے پاس حکمت لایا ہوں اور اس لیے آیا ہوں کہ جن بعض چیزوں میں تم مختلف ہو، انہیں واضح کردوں، پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔
- اس سورت کا نام زخرف رکھنے کی بھی یہی وجہ ہے کہ اس میں مال و دولت کو بجلی سے اور چمکدار زیور سے تشبیہ دی گئی ہے۔ بہت سارے لوگ اس سے دھوکہ کھاتے ہیں جبکہ اللہ کے پاس اس کی قدر مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے۔ اسی لیے اللہ تعالی دنیا نیک و بد دونوں کو دیتا ہے۔اور آخرت صرف نیک لوگوں کے لئے ہے۔دنیا دارالفنا ہے اور آخرت دارالبقا ہے۔ [155]
- جدال، اعراض ، کٹ حجتی، بحث و مغالطہ سب کی خوب جم کر قلعی کھولی گئی اور کفر سے براءت کا اظہار کرکے فرق کردیا گیا۔ کسی بھی قسم کے زخرفہ سے دھوکہ میں نہ آئیں چاہے دنیا ہزار زخرفے اور چکاچوند لے کر آئے صراط مستقیم کی شاہراہ واضح ہے ۔ "لیلها كنهارها" [156]
- اسلام دنیا میں اچھے کھانے پینے اور کمانے سے نہیں روکتا لیکن آخرت کے نقصان کی بنیاد پر دنیا کو ترجیح دینا اس

153 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں-إنما الحياة الدنيا متاع :صلاح بن محمد البدير)
154 (من أسباب السعادة: عبد العزيز بن محمد السدحان)
155 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں - الدنيا ظل زائل: عبد الملك القاسم)
156 (اقتضاء الصراط المستقیم : ابن تیمیہ)

کو برا کہتا ہے ، مال تو عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا لیکن اسلام کہتاہے تم قارون مت بنو، عہدہ تو عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ کے پاس بھی تھا اسلام یہ کہتا ہے کہ تم ہامان اور فرعون مت بنو۔

بعض موضوعات

1. قرآن، اس کی زبان اور اس کا مقام۔ (1-4)
2. حد سے آگے بڑھنے والے، ان کا انبیاء کا مذاق اڑانا اور ان کا انجام۔ (5-8)
3. مشرکوں کی افترا پردا زیاں اور ابراہیم علیہ السلام کا کچھ قصہ۔ (15-35)
4. جو اللہ کے ذکر سے اعراض کرے شیطان اس کا دنیا اور نار جہنم میں ساتھی بن جاتا ہے ۔ (36-42)
5. نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو چند ہدایات۔ (43-45)
6. موسی اور عیسی علیہما السلام کا قصہ ، عیسی علیہ السلام کا نزول علاماتِ قیامت میں سے ہے۔ (46-66)
7. متقیوں کے لیے جنت اور جہنمیوں کے لیے عذابات کا تذکرہ۔(67-80)
8. اللہ کی وحدانیت کے دلائل ، شرک اور اللہ کا بیٹا ہونے کی نفی۔ (81-89)

بعض اسباق

1. پچھلی ساری کتابوں پر قرآن کریم کا شرف اور مرتبہ بیان کیا گیا۔
2. لوگ شرک اور فساد میں اس قدر آگے بڑھ گئے کہ ان کو نصیحت اور وعظ کچھ کام نہیں دے رہی ہے ۔
3. جب اللہ تعالی نے اچھے اچھے طاقتوروں کو ہلاک کردیا تو پھر کمزور لوگ اللہ کی پکڑ سے کیسے بچ سکتے ہیں ۔
4. عقیدہ بعث بعد الموت کو ثابت کیا گیا۔
5. قرآن کریم نے کہا رشتہ زوجیت ہر چیز میں موجود ہے یہاں تک کہ ذرہ میں بھی ۔

﴿6﴾ سواری پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھنا مشروع ہے: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَـٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ. وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ. (زخرف: 14-13)
ترجمہ: پاک ذات ہے اس کی جس نے اسے ہمارے بس میں کر دیا حالانکہ ہمیں اسے قابو کرنے کی طاقت نہ تھی (13) اور بالیقین ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (14)

﴿7﴾ مشرکین عرب کے زمانہ جاہلیت کا حال بیان کیا گیا کہ وہ لوگ اپنے لیے لڑکیوں کو عار سمجھتے تھے اور فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیا کرتے تھے۔

﴿8﴾ عورت زیورات اور نمائش میں پلتی ہے۔

﴿9﴾ جو آدمی دنیا میں جھوٹی اور باطل گواہی دیتا ہے اس کو قیامت میں سوال کیا جائے گا اور اس کی سزا بھی دی جائے گی۔

﴿10﴾ اللہ تعالی پر کوئی بات بغیر علم کے بولنا حرام ہے اور اللہ تعالی کی جانب ایسی چیزوں کی نسبت کرنا جس کی اللہ نے اپنی طرف نسبت نہیں کی ہے حرام ہے۔

﴿11﴾ بغیر علم کے کسی کی تقلید حرام ہے۔

﴿12﴾ کمال عقل یہ ہے کہ آدمی ہدایت کی پیروی کرے اگر چہ کہ اس کی قوم اس کی مخالفت کرے۔

﴿13﴾ شرک اور مشرکین سے براءت واجب ہے۔

﴿14﴾ کفار کی مالداری اللہ کی رضا مندی کی علامت نہیں ہے۔

﴿15﴾ دنیا کی طرف میلان انسان کی فطرت میں ہے۔ دنیا مومنوں کے ایمان میں فتنہ نہیں ہوتی تو اللہ تعالی کفار کے گھروں کے چھت سونے اور چاندی کے بنا دیتا۔

﴿16﴾ مومن کی نظر میں دنیا حقیر اور معمولی ہونی چاہیے اور آخرت کے مقابلے میں دنیا کو قید خانہ سمجھنا چاہیے۔

﴿17﴾ جو آدمی اللہ تعالی کے ذکر سے اعراض کرتا ہے تو شیطان اس کا ساتھی بن جاتا ہے، اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور گمراہی کے راستے کو مزین کرتا ہے۔

﴿18﴾ گمراہ کرنے والے اور گمراہ ہونے والے سب کو عذاب دیا جائے گا، اس میں تھوڑی بھی تخفیف نہیں ہوگی۔

﴿19﴾ اللہ تعالی نے نبی کی دشمنوں پر مدد کرکے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔

﴿20﴾ عقیدہ اور عمل کی سطح پر کتاب وسنت کو مضبوطی سے پکڑنا لازم ہے۔

﴿21﴾ اس امت کا شرف قرآن کی وجہ سے ہے، جو قوم اس کو ضائع کرے گی اللہ اس کو ضائع اور ذلیل کرے گا۔

﴾22﴿ اللہ تعالی کا قانون ہے کہ افراد اور جماعت کا گناہوں کی وجہ سے وقتا فوقتا مؤاخذہ کرتا ہے تاکہ وہ توبہ کریں۔

﴾23﴿ وعدہ خلافی اور عہد شکنی حرام ہے اور یہ دونوں نفاق کی نشانیاں ہیں۔

﴾24﴿ فخر ومباہات متکبرین اور ظالمین کی صفات میں سے ہے۔

﴾25﴿ فقراء کو حقیر اور معمولی سمجھنا ظالم اور متکبر لوگوں کی صفات میں سے ہیں۔

﴾26﴿ اللہ تعالی کے غضب سے بچنا ضروری ہے کیونکہ وہ جب غضبناک ہوتا ہے تو بڑی سخت پکڑ پکڑتا ہے۔

﴾27﴿ باطل کے لیے جدال مذموم ہے۔

﴾28﴿ عیسی علیہ السلام کے شرف اور مقام کو بیان کیا گیا۔

﴾29﴿ عیسی علیہ السلام اس دنیا میں دوبارہ نزول فرمائینگے اور ان کی آمد قیامت کے وقوع کی دس بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

﴾30﴿ بعث بعد الموت کو ثابت کیا گیا۔

﴾31﴿ شیطان کی اتباع حرام ہے کیونکہ وہ خود گمراہ ہے۔

﴾32﴿ یہود ونصاری کو دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی۔

﴾33﴿ ہر قسم کی دوستیاں قیامت کے دن ختم ہوجائینگی سوائے ان کے جن کی دوستیوں کی بنیاد اللہ کی رضامندی ہو۔

﴾34﴿ تقوی کی فضیلت اور متقیوں کے شرف کو بیان کیا گیا۔

﴾35﴿ اللہ تعالی مومن اور اس کی نیک بیوی کو جنت میں جمع کرے گا۔

﴾36﴿ اللہ تعالی کے فضل کے بعد ایمان اور اعمال صالحہ جنت میں دخول کا سبب ہیں۔

﴾37﴿ شرک اور گناہ جہنم میں داخلہ کا سبب ہے اور یہ اللہ تعالی کا عدل ہے۔

﴾38﴿ جہنمی جہنم میں عذاب کی تاب نہ لاکر کے موت مانگیں گے لیکن موت نہیں آئیگی کیونکہ موت کی موت ہوچکی ہوگی۔

﴾39﴿ حق کی ناپسندیدگی کے عوامل میں سے ایک دنیا کی محبت اور خواہشات کی پیروی ہے۔

﴾40﴿ باطل امور میں آباء واجداد کی اتباع واندھی تقلید حرام ہے۔

﴾41﴿ اللہ تعالی کے نزدیک دنیا معمولی اور حقیر ہےاوراس کی حیثیت مومن کے لیے قیدخانہ اور کافر کے لیے جنت کی ہے۔

﴾42﴿ شفاعت اللہ تعالی کی ملکیت ہے۔اللہ اپنے نیک باعمل بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے شفاعت کا حق عطا کرتا ہے۔

﴾43﴿ کفار اللہ تعالی کی ربوبیت کے قائل تھے لیکن اس کی الوہیت میں شرک کیا کرتے تھے۔

﴾44﴿ دعوت کے مراحل میں سے ایک مرحلہ یہ ہے کہ ان پر اتمام حجت کے بعد ان سے اعراض کرلیا جائے۔

اس سورت میں انذار سے زیادہ اثبات کا پہلو غالب ہے جبکہ آئندہ سورتوں میں انذار کا پہلو زیادہ نظر آتا ہے۔

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَلَوْلَآ أَن يَكُونَ ٱلنَّاسُ أُمَّةً وَٰحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِٱلرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ﴿٣٣﴾ وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَٰبًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔونَ ﴿٣٤﴾ وَزُخْرُفًا ۚ وَإِن كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَٰعُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۚ وَٱلْـَٔاخِرَةُ عِندَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٣٥﴾ ﴾ الزخرف

ترجمہ: اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمام لوگ ایک ہی طریقہ پر ہو جائیں گے تو رحمٰن کے ساتھ کفر کرنے والوں کے گھروں کی چھتوں کو ہم چاندی کی بنادیتے۔ اور زینوں کو (بھی) جن پر چڑھا کرتے (33) اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت بھی جن پر وہ تکیہ لگا لگا کر بیٹھتے (34) اور سونے کے بھی، اور یہ سب کچھ یونہی سا دنیا کی زندگی کا فائدہ ہے اور آخرت تو آپ کے رب کے نزدیک (صرف) پرہیزگاروں کے لیے (ہی) ہے۔ (35)۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ ٱلرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُۥ شَيْطَٰنًا فَهُوَ لَهُۥ قَرِينٌ ﴿٣٦﴾ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ ٱلسَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ﴿٣٧﴾ ﴾ الزخرف

ترجمہ: اور جو شخص رحمٰن کی یاد سے غفلت کرے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کردیتے ہیں وہی اس کا ساتھی رہتا ہے۔ اور وہ انہیں راہ سے روکتے ہیں اور یہ اسی خیال میں رہتے ہیں کہ یہ ہدایت یافتہ ہیں۔

حدیث: عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "يقول اللهُ تعالَى: أنا عندَ ظنِّ عبدي بي، وأنا معه إذا ذكَرَني، فإن ذكَرَني في نفسِه ذكرتُه في نفسي، وإن ذكَرَني في ملأٍ ذكرتُه في ملأٍ خيرٌ منهم ....". (صحيح البخاري:7405)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو اسے اس سے بہتر فرشتوں کی مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں۔

أهداف سور القرآن
سُوْرَةُ الدُّخَانِ
The Smoke | Dhuwaan | دھواں
44
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- سلطنت اور حکومت کے دھوکے سے بچنا اس سورۃ کا ہدف ہے ۔ [157]
- اس سورت میں فرعون اور اس کی قوم کا ذکر اور ان کی نافرمانی و طغیانی کی وجہ سے جو عذاب نازل ہوا اس عذاب کی وجہ سے جو کچھ وہ باغات و محلات چھوڑ کر گئے ان سب کا ذکر کیا گیا ہے۔حالانکہ اللہ نے ان کو حکومت دے رکھی تھی، اس عطا کردہ نعمت کی قدر نہیں کی بلکہ تکبر کیا اس کا انجام ہلاکت و بربادی رہا۔[158]
- اس سورت میں قریب میں پیش آنے والے دخان کے واقعہ کا ذکر ہے تاکہ عبرت حاصل کریں۔ ابھی تک صرف دھمکی ہو رہی تھی آہستہ آہستہ حقیقت میں نظر بھی آ رہی ہے۔[159]

1. قرآن کا نزول مبارک رات میں ہوا۔ (1-6)
2. اللہ کی قدرت کا بیان۔ (7-8)
3. دعوت کے کام میں مشرکوں کی سازشیں۔ (9-16)
4. قوم فرعون کا قصہ۔ (17-33)
5. مشرکوں کا بعث بعد الموت سے انکار اور ان پر رد۔ (34-50)
6. متقیوں کا جنت میں اجر۔ (51-59)

157)مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں-مسؤولية الدول الإسلامية عن الدعوة ونموذج المملكة العربية السعودية: عبد الله بن عبد المحسن التركي)

158 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں- (تذكير البشر بفضل التواضع وذم الكبر:عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

159 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر قرطبی ج 17/ص 117)

بعض اسباق

1. قرآن مجید بندوں کے حق میں رحمت ہے۔

2. قرآن کا نزول مبارک رات میں ہوا۔

3. قوم فرعون کا نبی کو جھٹلانے پر جو انجام ہوا اس کا تذکرہ۔

4. اثبات بعث بعد الموت۔

5. فجار و منکرین کا انجام کے ذریعہ ترھیبی انداز۔

6. مومنوں کا انجام بتا کر ترغیبی پہلو اختیار کیا گیا۔

7. بندوں کو چاہیے کہ قرآن مجید کی روشنی میں ایک اللہ ہی کی عبادت کریں جو کہ آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا اور اس پر غالب آنے والا ہے۔

8. کفار کی طبیعت کو بیان کیا گیا کہ اللہ تعالی کے عہد و پیمان کو بار بار توڑتے ہیں اور اس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہیں۔

9. اللہ تعالی کی نرمی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ بندہ اللہ کی بڑی سے بڑی نافرمانی کرنے کے باوجود اللہ تعالی بڑی نرمی سے سمجھاتا اور متنبہ کرتا ہے۔

10. دھواں قیامت کی دس بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

11. اہل مکہ پر اس نشانی کا ظہور ہو چکا کہ ان کی نافرمانی پر اللہ کے نبی نے ان کے حق میں بددعا کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ تعالی ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ کا قحط نازل فرما، دعاقبول ہوئی اور ان پر اس قدر قحط پڑا کہ ان لوگوں کو مردار کی ہڈیاں بھی چبانا پڑا اور جب یہ لوگ آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے توشدت بھوک کی وجہ سے آسمان پر صرف دھواں ہی نظر آتا۔

12. کافروں کے حالات بیان کیے گئے کہ وہ مصائب و مشکلات میں اللہ تعالی کی طرف گڑگڑاتے ہوئے آتے ہیں اور خوشحالی میں اللہ تعالی کو بھول کر سرکشی کی راہ اختیار کرتے ہیں۔

13. فرعون اور اس کی قوم کے انجام سے مشرکین کو درس عبرت دیا جا رہا ہے کہ کہیں تمہارا حال بھی محمد ﷺ کی نافرمانی کی وجہ سے موسی علیہ السلام کی نافرمانی کرنے والوں کے انجام جیسانہ ہو جائے۔

﴿14﴾ گزری ہوئی قومیں بہت زیادہ طاقتور ہونے کے باوجود جب اللہ کے عذاب سے نہ بچ سکیں تو آج کا انسان کہاں سے اپنے آپ کو بچا سکتا ہے؟

﴿15﴾ کفار اور مومنین میں برابری نہیں ہو سکتی، بیشک اچھا انجام متقین کے لیے ہے اور ہلاکت سرکش اور نافرمان لوگوں کے لیے ہے۔

﴿16﴾ کفار قیامت کے انکار اور رسول کی نافرمانی میں قوم فرعون کی طرح ہو چکے، اب عنقریب ان پر بھی اللہ کا عذاب آجائے گا اور قوم موسیٰ کی طرح یہ لوگ بھی ہلاک کر دیے جائینگے۔

﴿17﴾ قیامت کے انکار میں مشرکین کی کمزور حجتوں پر رد کیا گیا۔

﴿18﴾ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو توحید کی دلیل اور اس کی اطاعت کے اظہار کے لیے پیدا فرمایا۔

﴿19﴾ آسمان و زمین کی تخلیق میں غور وفکر کی تعلیم دی گئی۔

﴿20﴾ قیامت کے دن ہر آدمی کو اپنے نفس کے لیے کیے ہوئے اعمال کا جواب دینا ہو گا۔

﴿21﴾ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندوں کے سارے اعمال کا حساب لینگے۔

﴿22﴾ قیامت کے دن اچھے اور برے میں تمیز کر دی جائے گی، ایک جماعت جنتی ہو گی اور دوسری جہنمی ہوگی۔

﴿23﴾ اللہ تعالیٰ نے کفار کی جہنم کی ذلت اور اہانت کا تذکرہ فرمایا جس میں کھانے کے لیے زقوم (کانٹے دار پھل) اور پینے کے لیے کھولتا ہوا پانی ہو گا۔

﴿24﴾ جنت کی نعمتوں میں سے بعض یہ ہیں:

- امن وچین کی زندگی
- باغات
- چشمیں
- باریک دبیز ریشم کے لباس
- آمنے سامنے بیٹھ کر مجالس قائم کرینگے
- بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے نکاح کیا جائے گا
- جنتی دلجمعی کے ساتھ ہر قسم کے میووں کی فرمائش کرینگے
- موت سے چھٹکارا دے دیا جائے گا۔

﴿25﴾ ہر زمانہ اور ہر جگہ پر انسانیت کی کامیابی اتباع کتاب و سنت میں رکھ دی گئی ہے۔

بعض مناسبت / لطائف التفسیر

اس سورت میں اثبات سے زیادہ انذار کا پہلو غالب ہے جبکہ گزشتہ سورتوں میں اثبات کا پہلو زیادہ نظر آتا ہے۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿إِنَّ ٱلْمُتَّقِينَ فِى مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾﴾ الدخان
ترجمہ: بے شک (اللہ سے) ڈرنے والے امن چین کی جگہ میں ہوں گے۔

حدیث: المسلمُ أخو المسلمِ ، لا يخونُه ، و لا يكذِّبُه ، و لا يخذُلْه ، كلُّ المسلمِ على المسلمِ حرامٌ ، عِرضُه ، ومالُه ، ودمُه ، التقوى ها هنا وأشار إلى القلبِ بحسْبِ امرئٍ من الشرِّ أن يحقِرَ أخاه المسلمَ (صحیح الجامع: 6706)
ترجمہ: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے ، وہ اس کے ساتھ خیانت نہ کرے ، جھوٹ نہ بولے، دھوکہ نہ دے ۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت ، مال اور خون حرام ہے ، تقوی یہاں ہے تقوی یہاں ہے ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دل کی جانب اشارہ کیا ، آدمی کے شر(بُرا ہونے) کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو کم تر جانے۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿فَإِنَّمَا يَسَّرْنَٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾ فَٱرْتَقِبْ إِنَّهُم مُّرْتَقِبُونَ ﴿٥٩﴾﴾ الدخان
ترجمہ: ہم نے اس (قرآن) کو آپ کی زبان میں آسان کردیا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں. اب آپ منتظر رہیں یہ بھی منتظر ہیں ۔

أهداف سور القرآن
سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ
Al-Jasiyah | گھٹنوں کے بل بیٹھنا
The Kneeling
45
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- زمین میں تکبر کا انجام ۔ [160]

- اس سورت میں تکبر کی خطرناکی بیان کی گئی ہے اور تکبر سیدھے جہنم میں لے جانے والی چیز ہے۔" لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال ذرة من كبر." جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہو گا جس کے دل میں رائی کے برابر بھی تکبر (گھمنڈ) ہو۔ (الترمذي: 1999، صحيح)

- تکبر انتہائی خطرناک چیز ہے۔ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ يَسْمَعُ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٨﴾ وَإِذَا عَلِمَ مِنْ ءَايَٰتِنَا شَيْـًٔا ٱتَّخَذَهَا هُزُوًا ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٩﴾ ﴾ الجاثية. [161]

ترجمہ: جو آیتیں اللہ کی اپنے سامنے پڑھی جاتی ہوئی سنے پھر بھی غرور کرتا ہوا اس طرح اڑا رہے کہ گویا سنی ہی نہیں، تو ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خبر (پہنچا) دیجئے (8) وہ جب ہماری آیتوں میں سے کسی آیت کی خبر پالیتا ہے تو اس کی ہنسی اڑاتا ہے، یہی لوگ ہیں جن کے لیے رسوائی کی مار ہے (9)۔

- اس سورت کا نام جاثیہ اس لیے رکھا گیا کہ قیامت کے دن لوگ ہیبت ناک حالات کی وجہ سے حساب کے انتظار میں گھٹنوں کے بل کھڑے ہونگے۔

- کفار قریش جب تکبر کے مرحلہ تک پہنچ گئے تو انہیں واضح دھمکی دی گئی۔

- یہود نے کفار قریش کی درپردہ مدد کی تو انہیں بھی سبق یاد دلایا گیا۔ انبیاء کی تعلیمات چھوڑ کر وہ نقصان اٹھائیں گے، اگر اب بھی نہ سدھرے تو پھر کب؟؟

- اس سورت میں چھ دلائل کے ذریعہ اللہ کی الوہیت اور وحدانیت کو واضح کیا گیا ہے:

1. آسمان وزمین کی تخلیق
2. جانوروں کی تخلیق
3. آسمان سے پانی کا اترنا اور زمین سے اگائی
4. انسانوں کی تخلیق
5. رات ودن کی گردش
6. ہواؤں کا چلنا اور اس کا نظام

160 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں- تذكير البشر بفضل التواضع وذم الكبر:عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)
161 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں- مدارج السالكين بين منازل إياك نعبد وإياك نستعين: ابن قيم الجوزيةج2/ص311)

بعض موضوعات

1. اللہ کی وحدانیت اور قدرت پر دلالت کرنے والی نشانیاں۔ (1-6)
2. کافروں اور اللہ کی نشانیوں کو جھٹلانے والوں کو تنبیہ۔ (7-11)
3. اللہ نے انسانوں کے لیے زمین و آسمان کی ہر چیز کو مسخر کردیا۔ (12-13)
4. مومنوں کو ہدایات۔ (14-15)
5. بنی اسرائیل پر اللہ کی نعمت، اس کے مقابلہ ان کی سرکشی وطغیانی۔ (16-22)
6. مشرکوں اور کافروں کا بعث بعد الموت سے انکار اور ان کا انجام۔ (23-35)
7. اللہ کے فضل اور اس کی کبریائی کا ذکر۔ (36-37)

بعض اسباق

1. قرآن کریم اللہ کی جانب سے نازل ہوا ہے،یہ محمد ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ ہے جس کے ذریعہ سارے عرب کو چیلنج کیا گیا۔
2. عرب کو چیلنج کسی اجنبی زبان سے نہیں بلکہ خود ان کی زبان میں کیا گیا جس میں وہ آپس میں گفتگو کیا کرتے تھے۔
3. عرب کا چیلنج میں ناکام ہونا قرآن کے من جانب اللہ ہونے کی دلیل ہے۔
4. مشرکین کو کائنات کی مختلف چیزوں میں غور و فکر کی تعلیم دی گئی۔
5. آسمان اور زمین میں غور وفکر سے آدمی کو اپنے پیدا کرنے والے کا اندازہ لگانا چاہیے۔
6. ان لوگوں کے لیے سخت وعید ہے جو حق سے منہ پھیرتے اور تکبر کرتے ہیں۔
7. ہدایت سے روگردانی کرنے والوں کو جہنم کے عذاب کی دھمکی دی گئی۔
8. ہدایت سے روگردانی کرنے والوں کو آخرت میں ان کی دوستی کام نہیں آئے گی۔
9. اللہ تعالی نے اپنی نعمتوں کا ذکر فرمایا جیسے سمندر کا مسخر ہونا، کشتیوں سے معاشی فوائد کا حصول جس میں مچھلی کا شکار،موتی وغیرہ کا حصول ہے، ستارے، سورج اور چاند بھی اللہ کی نعمتوں میں سے ہیں۔

﴾10﴿ اللہ تعالی نے انسان کو اخلاق فاضلہ کے اپنانے کی دعوت دی اور یہ اخلاق مومن کے درجات کو بلند کرتے ہیں ۔

﴾11﴿ نیک عمل آدمی کو فائدہ پہنچا تا ہے اور برا عمل آدمی کو نقصان پہنچا تا ہے ۔

﴾12﴿ قرآن مجید نے نبی ﷺ اور مومنوں کو نصیحت کی ہے کہ بنی اسرئیل کو اللہ تعالی نے قیادت اور زمین پر سلطنت عطا فرمائی، لیکن جب یہ لوگ ایمان کو خیرآباد کرتے ہوئے گناہوں میں زندگی گزارنے لگے تو اللہ نے بھی ان کو دنیوی اور اخروی نعمتوں سے محروم کر دیا ، اس سے امت محمدیہ کو بھی سبق حاصل کرنا چاہیے ۔

﴾13﴿ جو اپنی خواہشات کی پیروی کرنے والے ہوتے ہیں ہر زمانہ میں گمراہ وہی لوگ ہوتے ہیں اور ان کی خواہش ہوتی ہے کہ مومنین ان کی پیروی کریں۔

﴾14﴿ مومنوں کو چاہیے کہ وہ ان کی سازشوں سے ہوشیار رہتے ہوئے ان کے گمراہ کن عقائد سے بچنے کی کوشش کریں۔

﴾15﴿ قیامت کے دن اللہ کے پاس مومنوں کے اعلی مقام کو واضح کیا گیا۔

﴾16﴿ محسنین اور گناہ گاروں کے درمیان نہ اس دنیا میں برابری ہو سکتی ہے نہ آخرت میں ہو سکتی ہے ۔

﴾17﴿ قیامت کے دن بدلہ بندوں کے اعمال کے مطابق ہو گا ۔

﴾18﴿ ایک ذرہ کے برابر کا بدلہ مل کر رہے گا اورایک ذرہ کے برابر گناہ کا بدلہ بھی چکانا پڑے گا ۔

﴾19﴿ اللہ تعالی ہر چیز کوپہلی مرتبہ اور دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے ۔

﴾20﴿ فرقہ دہریہ پر رد ہے جو دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرتے ہیں ۔

﴾21﴿ اللہ تعالی کی قدرت کا صحیح علم حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ۔

﴾22﴿ اللہ تعالی کا قیامت کےدن ناکام بنانے والے اسباب کے ساتھ ناکامی کے دن کا منظر پیش کرنا بندوں پر ہر اعتبار سے حجت کا قائم ہو جانا ہے ۔

﴾23﴿ اللہ تعالی نے ایمان والوں کے سامنے ان کی کامیابی کا تذکرہ کر کے ان کے شوق اور جستجو میں اضافہ فرمایا تاکہ اہل ایمان اپنی کامیابی کے لیے مزید محنت کریں اور اعلی سے اعلی درجات کا مستحق بنیں۔

﴾24﴿ کفار کے سامنے ان کے کبر اور نافرمانی کے انجام کو ذکر کر کے انہیں غفلت سے نکلنے کی تعلیم دی گئی ۔

﴾25﴿ تمام تعریفوں کا حقدار صرف اور صرف اللہ سبحانہ و تعالی ہی ہے جس نے اپنی تمام مخلوقات پر ہر قسم کی نعمتوں کو نچھاور فرمادیا ۔

﴾26﴿ اللہ تعالی نے ہی تمام انسانوں کو پیدا کیا، وہی انکا اور تمام آسمانوں وزمینوں کامالک ہے،وہ اپنی کاریگری میں مدبراورزبردست حکمت والا ہے۔

بعض مناسبت / لطائف التفسیر

ابن تیمیہ رحمۃ اللہ نے الجواب الصحیح میں سورہ جاثیہ کی آیت (45:13) کی روشنی میں "جمیعا منه" سے "روح منه" کے عیسائی مغالطہ کا جواب دیا اگر "روح منه" سے تم نے عیسی علیہ السلام کو اللہ کا حصہ سمجھا تو پھر "جمیعا منه" سے بھی پوری کائنات کو اللہ کا حصہ سمجھو۔ پھر تم تثلیث سے نکل کر وحدۃ الوجود میں چلے جاؤ گے۔ اور عیسائی وحدۃ الوجود کو نہیں صرف تثلیث الوجود فی لباس التوحید مانتے ہیں۔ یعنی تثلیث، توحید کا مبدل، محرف اور غیر عقلی تصور ہے!!

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿ أَفَرَءَيْتَ مَنِ ٱتَّخَذَ إِلَٰهَهُۥ هَوَىٰهُ وَأَضَلَّهُ ٱللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِۦ وَقَلْبِهِۦ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِۦ غِشَٰوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِنۢ بَعْدِ ٱللَّهِ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٣﴾ ﴾ الجاثية

ترجمہ: کیا آپ نے اسے بھی دیکھا؟ جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور باوجود سمجھ بوجھ کے اللہ نے اسے گمراہ کردیا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی ہے اور اس کی آنکھ پر بھی پردہ ڈال دیا ہے، اب ایسے شخص کو اللہ کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے، تم کیوں غور نہیں کرتے؟

آیت2: قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿ وَقَالُوا۟ مَا هِىَ إِلَّا حَيَاتُنَا ٱلدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ إِلَّا ٱلدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿٢٤﴾ ﴾ الجاثية

ترجمہ: انہوں نے کہا کہ ہماری زندگی تو صرف دنیا کی زندگی ہی ہے۔ ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں صرف زمانہ ہی مار ڈالتا ہے، (دراصل) انہیں اس کا کچھ علم ہی نہیں۔ یہ تو صرف (قیاس اور) اٹکل سے ہی کام لے رہے ہیں۔

حدیث: قال رسول الله :قال اللهُ تعالَى : يُؤذيني ابنُ آدمَ ، يسبُّ الدَّهرَ وأنا الدَّهرُ ، بيدي الأمرُ ، أُقلِّبُ اللَّيلَ والنَّهارَ۔ (صحیح البخاري:7491)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے ، زمانہ کو برا بھلا کہتا ہے ، حالانکہ میں ہی زمانہ کا پیدا کرنے والا ہوں ، میرے ہی ہاتھ میں تمام کام ہیں ، میں جس طرح چاہتا ہو رات اور دن کو پھیرتا رہتا ہوں ۔ "

أهداف سور القرآن
سُوْرَةُ الأَحْقَافِ
Al-Ahqaaf | مٹی کے بڑے بڑے تودے
The Wind Curved-Sandhills
46
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- اس سورت میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب آپ قرآن پیش کریں گے تو کچھ لوگ قبول کریں گے اور بہت سارے لوگ اعراض کریں گے۔
- اس سورت میں ایسے واقعات کا ذکر کیا گیا ہے جس میں تناقض کی مثالیں ہیں، ایک واقعہ مثبت کردار کا عکس ہے تو دوسرا واقعہ منفی کردار کا عکس ہے۔[162]،ایک طرف بتایا گیا کہ نبی قران سناتے ہیں تو جن بھی قبول کر رہے ہیں۔ (احقاف: 32-29) [163]،اور دوسری طرف بتایا جا رہا ہے باپ اسلام کی دعوت دتیا ہے لیکن ٹیا قبول یہنں کرتا۔ (احقاف: 17)، خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ کے احکامات کو وہی قبول کریں گے جن کو اللہ توفیق دے۔اور توفیق اسی کو ملتی ہے جو سننا اور سمجھنا چاہتا ہے۔
- احقاف کی وجہ تسمیہ : سرزمین یمن اور سعودی کے درمیان میں احقاف اس جگہ کا نام ہے جس میں قوم عاد رہتی تھی، اللہ نے ان کی نافرمانی و سرکشی کی وجہ سے انہیں ہلاک کر دیا۔ [164]
- قوم عاد، احقاف (یمن اور سعودی کے درمیان پڑنے والے ریتیلی پہاڑیاں(The Curved Sand Hills) جو صحراؤں کے درمیان تھیں)میں رہتی تھی۔

بعض موضوعات

1. قدرت الہی کا اثبات اور مشرکوں کے شرک پر مناقشہ۔ (1-6)
2. استقامت سے رہنے والوں کی جزا۔ (13-14)
3. والدین سے متعلق وصیت اور ان کا مقام و مرتبہ۔ (15-16)
4. والدین سے بد تمیزی کرنے والے کا انجام۔ (17-19)
5. ہود علیہ السلام کا قصہ۔ (21-28)
6. جنوں کا قرآن پر ایمان لانے کا واقعہ۔ (29-32)

---

162 (تعارض وتناقض کے مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں - درء تعارض العقل والنقل: أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)

163 (مزید تفصیل کے لیے -سیر اعلام النبلاء ج/27/ص 159)

164 (تفصیل کے لیے دیکھیے تفسیر ابن کثیر ج 7/ص 286)

بعض اسباق

1. حٰمٓ حروف مقطعات میں سے ہے جو قرآن کے اعجاز کو ثابت کررہا ہے۔

2. آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق بہترین تدبیر کے ساتھ کی گئی ہے۔

3. جس طرح ہر چیز کا مقررہ وقت ہے اسی طرح زمین اور آسمان کا بھی فنا ہونے کا وقت مقرر ہے اور وہ قیامت کا دن ہوگا۔

4. کفار کو آسمانوں اور زمین کے فنا ہونے سے جتنا ڈرا یا جا تا ہے وہ اتنا ہی اس سے غافل ہوتے جاتے ہیں۔

5. جو زمین کے کسی ایک حصہ کا مالک نہ ہو وہ معبود کیسے ہو سکتا ہے۔

6. تمہارا معبود جس کو تم پکار رہے ہو وہ تمہاری حاجت قیامت تک بھی پوری نہیں کر سکتا، کتنا کمزور ہے یہ معبود۔

7. اکثر لوگ حق کے آجانے کے بعد اپنے آپ کو عمل کی تکلیف سے بچانے اور دنیاوی نعمتوں کے چھن جانے کے خوف سے حق کو جادو یا کسی اور چیز کا نام دے دیتے ہیں تاکہ باآسانی چھٹکارا مل جائے۔

8. اللہ کے نبی نے شریعت میں کوئی چیز اپنی طرف سے نہیں داخل کی۔

9. نبی کی ذمہ داری امت کو انجام سے باخبر کر دینے کی ہے۔

10. لوگوں کے پاس حق آجانے اور حق کی حقانیت ثابت ہو جانے کے بعد بھی اگر یہ ایمان نہ لائے تو ایسے ہی لوگ سراسر ظالم ہیں۔

11. ہدایت جستجو کی بنیاد پر ملتی ہے، ہدایت کی بنیاد امیری اور غریبی نہیں۔

12. ایمان پر ثابت قدم بندوں کے لیے دنیا اور آخرت میں امن و امان والی اور حزن وملال سے پاک زندگی ہے اور ان کے عمل کے بدلہ جنت اور اس کی نعمتیں ہیں۔

13. ماں باپ کے احسانات کا تقاضا ہے کہ انکے ساتھ احسان کا معاملہ کیا جائے اور شریعت نے اسکو واجب قرار دیا ہے۔

14. باپ کے مقابلے میں ماں کا حق اولاد پر تین گنا زیادہ ہوا کرتا ہے اس لیے کیونکہ:
   - ماں نے تکلیف جھیل کر اس کو پیٹ میں رکھا
   - اس کو جنا
   - اس کو مدت رضاعت میں دودھ پلایا

   یہ وہ مراحل ہیں جو صرف اور صرف ماں کے ساتھ خاص ہے جس میں باپ شریک نہیں ہے۔

﴿15﴾ والدین کے احسان کا تقاضا یہ ہے کہ ان کے لیے رحم وکرم اور آخرت کی کامیابی کی دعا کی جائے۔

﴿16﴾ بندہ کو نعمتوں پر اللہ کی شکر گزاری کی توفیق کے لیے بھی دعا کرنی چاہیے۔

﴿17﴾ نیک اعمال کی توفیق اور اولاد کی اصلاح کے لیے بھی دعا کرنا چاہیے۔

﴿18﴾ جس بندہ کے اندر اللہ کی عبودیت کے اقرار کے ساتھ عمل بھی ہو اور عمل کی توفیق بھی مانگتا ہو تو ایسے شخص کے اعمال اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوتے ہیں، گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور ان سے جنت کا وعدہ بھی ہے۔

﴿19﴾ آخرت میں بندوں پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا، جتنا گناہ اتنی ہی سزا ملے گی۔

﴿20﴾ قوم عاد کو ان کی نافرمانی اور کفر کی بنا ہلاک کیا گیا۔

﴿21﴾ جس طرح قوم عاد پر آنے والا عذاب خو بصورت شکل میں آیا اور ان کو ہلاک کر دیا اسی طرح دنیا کی رنگینی کبھی بھی غافل انسان کے لیے عذاب کا پیش خیمہ بن سکتی ہے۔

﴿22﴾ جس طرح انسان شریعت کے مکلف ہیں اسی طرح جنات بھی اس کے مکلف ہیں۔

﴿23﴾ جنات نے بھی اقرار کیا کہ قرآن سچی اور ہدایت والی کتاب ہے۔

﴿24﴾ جنات بھی اگر دین کا انکار کرینگے تو ان کی بھی ہلاکت یقینی ہے۔

﴿25﴾ جو لوگ اللہ کی مخلوقات میں غور و فکر کر کے ایمان نہیں لائینگے وہ لوگ جہنم میں جانے کے بعد اقرار کرینگے لیکن ان کا اقرار ان کو ذرہ برابر بھی فائدہ نہیں دے گا۔

﴿26﴾ دعاۃ کو چاہیے کہ وہ دعوتی میدان میں صبر کے ساتھ اپنی ذمہ داری کو نبھاتے رہیں اور لوگوں کو حتی المقدور ہدایت پر لانے کی کوشش کریں۔

بعض مناسبت / لطائف التفسیر

- جس طرح بعض سورتوں کو انبیاء کے نام سے موسوم کیا گیا جیسے سورۂ یوسف، سورۂ ابراہیم، سورۂ یونس، سورۂ ہود اسی طرح بعض سورتوں کو قوم کے نام سے موسوم کیا گیا جیسے: سورۃ الاحقاف، سورۃ الحجر وغیرہ۔

- اعراض بھی کفر کی وجہ ہے۔جب قوم اس قسم کی بیماری میں مبتلا ہوجائے تو سورۃ الاحقاف پڑھ لے اس میں آدمی کو سنبھلنے کا موقع ملے گا۔

- سورۃ الاحقاف میں وحدانیت کے دلائل ہیں اور انکار کرنے والوں کا انجام بتایا گیا ہے۔ جبکہ سورۃ محمد میں شروع سے ہی ان نافرمانوں کی صفات بیان کی گئی جو سیدھے راستے سے روکتے تھے۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٥﴾ ﴾ الأحقاف

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کرکے اسے جنا۔ اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے۔یہاں تک کہ جب وہ پختگی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجا لاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد کو بھی صالح بنا، میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِل لَّهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ ۚ بَلَاغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٣٥﴾ ﴾ الأحقاف

ترجمہ: پس (اے پیغمبر!) تم ایسا صبر کرو جیسا صبر عالی ہمت رسولوں نے کیا اور ان کے لیے (عذاب طلب کرنے میں) جلدی نہ کرو، یہ جس دن اس عذاب کو دیکھ لیں گے جس کا وعدہ کیے جاتے ہیں تو (یہ معلوم ہونے لگے گا کہ) دن کی ایک گھڑی ہی (دنیا میں) ٹھہرے تھے، یہ ہے پیغام پہنچا دینا، پس بدکاروں کے سوا کوئی ہلاک نہ کیا جائے گا۔

حدیث: ما يكونُ عِندي من خيرٍ، فلَنْ أدَّخِرَهُ عنكمْ، وإنَّهُ مَنْ يَستعِفَّ يُعِفَّهُ اللهُ، ومَنْ يَستغْنِ يُغنِهِ اللهُ، ومَنْ يَتصبَّرْ يُصبِّرْهُ اللهُ، وما أُعطِيَ أحدٌ عطاءً خيرًا وأوسَعَ من الصبرِ. (صحيح البخاري: 1469)

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس جو کچھ بھی مال ہوگا، میں تم سے بچا نہیں رکھوں گا اور جو شخص سوال سے بچنا چاہے تو اللہ اسے بچا لیتا ہے ۔جو شخص بے پروائی چاہے تو اسے اللہ تعالیٰ بے پرواہ بنا دے گا اور جو شخص صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا کرے گا اور کسی شخص کو صبر سے بہتر اور کشادہ تر نعمت نہیں ملی۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ
Muhammad | محمد ﷺ
The Prophet Muhammad
47
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- اتباع رسول ہی قبولیت اعمال کا ذریعہ ہے۔[165]

- اس سورت میں احباط اعمال کا تذکرہ 12 مرتبہ آیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ محمد ﷺ کی اطاعت نہ کروگے تو اعمال اکارت جائیں گے، اطاعت کرنے ہی سے اعمال مقبول ہوں گے۔[166]

- اس سورت کی محور دو آیات ہیں 20 اور 21:

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَيَقُولُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۖ فَإِذَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا ٱلْقِتَالُ ۙ رَأَيْتَ ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ ٱلْمَغْشِىِّ عَلَيْهِ مِنَ ٱلْمَوْتِ ۖ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ ﴿٢٠﴾ طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ۚ فَإِذَا عَزَمَ ٱلْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُواْ ٱللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿٢١﴾﴾ محمد

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے وہ کہتے ہیں کوئی سورت کیوں نازل نہیں کی گئی؟ پھر جب کوئی صاف مطلب والی سورت نازل کی جاتی ہے اور اس میں قتال کا ذکر کیا جاتا ہے تو آپ دیکھتے ہیں کہ جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے اس شخص کی نظر ہوتی ہے جس پر موت کی بیہوشی طاری ہو، پس بہت بہتر تھا ان کے لئے (20) فرمان کا بجا لانا اور اچھی بات کا کہنا۔ پھر جب کام مقرر ہو جائے، تو اللہ کے ساتھ سچے رہیں تو ان کے لئے بہتری ہے (21)

- جہاد نفس انسانی پر بہت شاق گزرتا ہے لیکن اطاعت کا تقاضہ ہے کہ جہاد میں شامل ہوں۔

- حق کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے والوں کے لیے بہت ہی سخت وارننگ کااظہار کیا گیا ہے۔[167]

- اب ناکارہ درختوں کو اکھاڑنے والے ہاتھ مضبوط ہوچکے ہیں۔

---

165) مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں-قاعدة مختصرة في وجوب طاعة الله ورسوله صلى الله عليه وسلم وولاة الأمور:أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)

166 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں - وجوب العمل بسنة الرسول صلى الله عليه وسلم وكفر من أنكرها:عبد العزيز بن باز)

167 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں - اقتضاء الصراط المستقيم لمخالفة أصحاب الجحيم:أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)

بعض موضوعات

1 کفار اور مومنوں کے احوال ۔ (1-3)

2 کافروں سے جہاد کا حکم اور اس کا ثواب۔ (4-6)

3 مومنوں کے لیے مدد کی شرائط ، کافروں کی ذلت اوران دونوں کا آخرت میں بدلہ۔ (7-14)

4 متقیوں کے لیے جنت میں تیار کردہ نعمتیں اور کافروں کے لیے جہنم میں تیار کردہ عذابات کا تذکرہ ۔ (15-18)

5 علم حاصل کرنے اور استغفار کرنے کا حکم ۔ (19)

6 منافقوں کا ذکر اور ان کا انجام۔ (20-34)

7 مجاہدین کی آزمائش اور مومنوں کو ہدایات۔ (31-33)

8 دنیا کی حقیقت ، زہد کی تعلیم ، انفاق اور جہاد کا حکم ۔ (35-38)

بعض اسباق

1 محمد ﷺ کو تسلی دی گئی کہ ان لوگوں کی پرواہ مت کرو، یہ لوگ عقل و خرد کو استعمال کریں تو ٹھیک ورنہ ناعاقبت اندیش کے رویہ سے دکھی مت ہو۔

2 اعمال کی قبولیت کے لیے ایمان شرط ہے ۔

3 کفار کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیا جاتا ہے ۔

4 بعض لوگوں کو اللہ تعالی ان کی جستجو اور ان کے اچھے اعمال کی بنیاد پر ایمان نصیب فرماتا ہے جیسے حکیم بن حزام سے آپ ﷺ نے فرمایا: اسلمت علی ما اسلفت من خیر۔ (صحیح مسلم: 123) ترجمہ: آپ کو ان نیکیوں کی وجہ سے اسلام لانے کی توفیق ملی ہے جو آپ نے اسلام لانے سے پہلے کی ہیں۔

5 ایمان کے بعد نجات کے لیے اعمال بھی ضروری ہیں، بغیر ایمان کے عمل کی مثال اس جسم کی طرح ہے جس میں روح نہ ہو اور بغیر عمل کے ایمان اس درخت کی طرح ہے جس میں کوئی پھل نہ ہو ۔

﴿6﴾ ایمان کا ثمرہ ایمان والوں کو دنیا وآخرت میں کئی شکلوں میں ملتا ہے۔ دنیا میں اللہ کی رحمت، مدد، دشمنوں پر غلبہ ، آخرت میں اللہ کی رضا اور جنت کی اعلی نعمتیں ملتی ہیں۔

﴿7﴾ اللہ تعالی دنیا میں جنگ کے میدان میں غلبہ ایمان کے امتحان کے بعد ایمان والوں کو ہی عطا فرماتا ہے ۔

﴿8﴾ اللہ تعالی کی مدد اس کی راہ میں جد وجہد کرنے والوں، اوامر پر عمل کرنے والوں اور نواہی سے بچنے بچانے والوں کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔

﴿9﴾ دعوتی میدان میں اگلی قوموں کی ہلاکت کے تذکرے ہونا چاہیے تاکہ مدعو کو اس سے نصیحت اور عبرت حاصل ہو سکے۔

﴿10﴾ جن لوگوں کو دعوتی راستہ پر آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان کی تکلیف کی کمی کے لیے مناسب باتیں بتائی جائیں۔

﴿11﴾ قرآن کریم میں ہر انسان کے لیے رہنمائی موجود ہے ۔

﴿12﴾ ہدایت کا طالب مومن قرآن کو بغور سنتا ہے ، اس کی آیات پر غور و فکر کرتا ہے ، عمل کرتا ہے، جس سے اس کے ایمان میں مزید اضافہ ہوتا ہے ۔

﴿13﴾ قیامت کا علم اللہ کے علاوہ کسی اور کو نہیں ہے لیکن اس کی نشانیوں کا علم اس امت کو دیا گیا جو احادیث میں مذکور ہیں ۔

﴿14﴾ علم عمل کی بنیاد ہے "فاعلم انه لا اله الا الله" علم کو عمل پر مقدم کیا گیا اسی لیے امام بخاری نے باب باندھا "باب العلم قبل القول والعمل " یعنی قول و فعل سے قبل علم کا درجہ۔

﴿15﴾ "فاعلم انه لا اله الا الله " توحید کا علم پہلے حاصل کرنے کا حکم دینا توحید کی اہمیت کو واضح کرتا ہے کیونکہ یہ تمام اطاعات کی بنیاد اور تمام عبادات کی روح ہے ۔

﴿16﴾ سارے انبیاء معصوم عن الخطا ہوتے ہیں، آپ ﷺ کو استغفار کا حکم گناہوں سے حفاظت کے لیے ہے۔

﴿17﴾ استغفار صرف توبہ کے لیے ہی نہیں بلکہ استغفار کرنے کے مقاصد اور بھی ہیں مثلا آپ ﷺ نے فرمایا جو آدمی چاہتا ہے کہ وہ اپنے نامۂ اعمال کو دیکھ کر خوش ہو تو وہ کثرت سے استغفار کرے، اسی طرح استغفار ہر غم کا مداوا اور ہر پریشانی کا حل ہے۔

﴿18﴾ واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات ....بعض اہل علم کہتے ہیں اس آیت کی روشنی میں مومن پر تمام مومنوں اور مومنات کے حق میں دعائے مغفرت کرنا واجب ہے ۔

﴿19﴾ انسان کو ہر معاملہ میں جلد بازی سے بچنا چاہیے، ہمیشہ اللہ تعالی سے دعاء کرتے رہے اور اپنی تقدیر سے راضی رہے ۔

﴿20﴾ اللہ تعالی ہی معاملات کے وقوع کے صحیح اور بہتر وقت کو جانتاہے ۔

﴿21﴾ مومن کی دعاکے باوجوداللہ کی جانب سے اس کی قبولیت میں تاخیر دراصل یہ مومن کے حق میں اللہ ہی کی جانب سے بہتری ہے۔

﴿22﴾ اسلام کو ماننے میں ہی امن وامان ہے اور اسلام سے اعراض ہر قسم کے شر وفساد کا ذریعہ ہے۔

﴿23﴾ شیطان کے مکر چلنے یا نہ چلنے کا معاملہ خود انسان کے ہاتھ میں ہے، جب آدمی ہدایت سے غافل ہو جاتا ہے تو شیطان وسوسوں سے اس کی دنیا اور آخرت کو برباد کر دیتا ہے۔

﴿24﴾ صبر اور شکر کے امتحان کے لیے اللہ تعالی اس دنیا میں لوگوں پر آزمائش کے حالات ڈالتے ہیں۔

﴿25﴾ آزمائش ایمان اور کفر کے درمیان فرق کرنے کی کسوٹی ہے۔

﴿26﴾ آزمائش سے منافقین کا نفاق بھی ظاہر ہو جاتا ہے۔

﴿27﴾ اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے انحراف کرنے سے اعمال ضائع اور برباد ہو جاتے ہیں۔

﴿28﴾ جن لوگوں کی موت حالت کفر اور اللہ کی راہ سے روکتے ہوئے ہو تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالی کبھی معاف نہیں فرمائے گا۔

﴿29﴾ ایک مومن اپنی زندگی اس دنیا کی حیثیت کو سمجھتے ہوئے گذارے۔

﴿30﴾ اس دنیا کے لہو و لعب سے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے آخرت کی کامیابی کی کوشش کرتا رہے۔

﴿31﴾ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا حکم دیا گیا اور بخیلی سے بچنے کی تعلیم دی گئی۔

﴿32﴾ انسان چاہے کتنا بڑا مالدار ہو جائے اس کی حیثیت اس دنیا میں اللہ کے سامنے ایک ادنی فقیر سے بڑھ کر نہیں ہوسکتی۔

﴿33﴾ اگر کوئی قوم اپنے فریضہ کو ادا نہ کرے تو اللہ تعالی اس کی جگہ کسی اور قوم کو لے آتا ہے جو اس دین کو قائم کرتی ہے۔

﴿34﴾ جو لوگ دعوتی ذمہ داری میں کوتاہی کرتے ہیں ان کو سوچنا چاہیے کہ کہیں یہ منصب چھین کر اللہ تعالی کسی اور کے حوالے نہ کر دے۔

﴿35﴾ عمل قبول ہونے کے لیے ایمان بنیادی شرط ہے۔

﴿36﴾ عمل صالح ایمان کا حصہ ہے۔

﴿37﴾ ہمیشہ جیت حق کی ہوگی۔

﴿38﴾ مومنوں کے احوال کے بارے میں درد اور خیال رکھنا ایمان کا حصہ ہے۔

﴿39﴾ مثبت و تعمیری سوچ پیدا کی گئی کہ جنگ میں اگر جیتو تو کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں۔

﴿40﴾ سورۃ محمد "السلام المسلح" (peace keeping force) سے تعبیر ہے یعنی اسلام میں طاقت کا استعمال دفاع، ظلم کے خاتمہ اور امن کے قیام کے لیے ہے نہ کہ دہشت گردی اور معصوموں کو ستانے کے لیے۔ آج کے UN Rules نے انہیں زریں اصول کو اپنا لیا ہے۔

﴿41﴾ قتال کا مقصد ہے امن کا قیام تاکہ سماج میں بدنظمی پیدا کرنے اور معصوموں کو ستانے والے کا زور ختم ہو۔

جیسے ہی مقصد حاصل ہو جائے (یعنی امن قائم)، پھر مسلم کا لڑائی چاہنا اللہ کو ناراض کرتا ہے ۔ جس کے دلائل حسب ذیل ہیں:

۞ حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا. (سورۃ محمد: 4)، ترجمہ: تاوقتیکہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے۔

۞ فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا. (سورۃ النساء: 90)، ترجمہ: اگر یہ لوگ تم سے کنارہ کشی اختیار کر لیں اور تم سے لڑائی نہ کریں اور تمہاری جانب صلح کا پیغام ڈالیں، تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ان پر کوئی راہ لڑائی کی نہیں کی۔

۞ لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ. (سورۃ الممتحنۃ: 8)، ترجمہ: جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک واحسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا، بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

۞ فتح مکہ کے موقعہ پر آپ ﷺ نے معاف کردیا اور عملی ثبوت دیا کہ اسلام کا مقصد کافروں کو مار کے ختم کردینا ہی ہوتا تو فتح مکہ کے موقعہ پر معافی کا اعلان نہ ہوا ہوتا ، نہ معاہدوں (بنو نظیر، بنو قینوقاع، بنو قریظہ کے ساتھ) کا وجود ہوتا۔

﴿42﴾ اسلام میں قتال کی اجازت مندرجہ ذیل امور کے لیے ہے:

۞ دفاع کے لیے

۞ ظلم کا زور توڑنے کے لیے

۞ امن کے قیام کے لیے

﴿43﴾ قتال کا مقصد معصوموں کو مارنا ہر گز نہیں، اسے کوئی ثابت نہیں کر سکتا، بلکہ یہ تعلیم دی گئی ہے کہ معصوموں کو نہ ماریں اور ان کی حفاظت کریں۔ (سورۃ المائدہ: 32)

﴿44﴾ اسلام میں جنگی قیدی کے ساتھ مندرجہ ذیل طریقہ کا برتاؤ کیا جاتا ہے:

۞ معافی دے دینا ، بلا کسی معاوضہ کے آزاد کر دینا ۔

۞ فدیہ لے کر آزاد کرنا۔

۞ مقابل میں اپنے قیدیوں کو چھڑوا کر آزاد کر دینا۔

۞ جو باتیں اوپر کہی گئی ہیں وہی اصل ہیں لیکن کبھی حالات کا تقاضہ یہ ہوتا ہے کہ قیدی بنا کر رکھا جائے اور ان پر آدھے حقوق والی زندگی کا معاملہ کیا جائے(یعنی ایک قسم کی غلامی)اور بعض اوقات کسی مصلحت کی خاطر قید کے بعد نبی ﷺ نے قتل بھی کروایا جیسے ابن خطل کے ساتھ کیا، یہ سخت مجبوری تھی، یہ استثنائی حالات ہے نہ کہ اصولی، کیوں کہ ابن خطل کے جرائم بھی ایسے تھے کہ وہ معافی کے بعد بھی معصوموں کی جان کے لئے خطرہ بنتا ۔

﴿45﴾ جو لوگ مذکورہ بالا تفصیل کی معلومات نہیں رکھتے وہ اسلام پر مسئلہ غلامی کو لے کر اعتراضات کرتے رہتے ہیں کہ: اسلام غلامی کا قائل ہے۔ جبکہ اسلام آزاد معصوم کو غلام بنانا حرام قرار دیتا ہے جس طرح کہ معصوم کا قتل حرام ہے بلکہ انہیں دہشت زدہ کرنااور ڈرانا بھی حرام ہے - آپ ﷺ نے فرمایا: قَالَ اللَّهُ:"ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ"۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تین طرح کے لوگ ایسے ہوں گے جن کا قیامت کے دن میں مدعی بنوں گا، ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر عہد کیا اور وہ توڑ دیا، وہ شخص جس نے کسی آزاد انسان کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی اور وہ شخص جس نے کوئی مزدور اجرت پر رکھا، اس سے پوری طرح کام لیا، لیکن اس کی مزدوری نہیں دی۔

جو غیبت کو تک حرام کہتا ہے وہ دہشت گردی کی کیسے اجازت دے سکتا ہے؟

﴿46﴾ اگر غلام عورت ہو اور اس سے حلال ہم بستری سے بچہ پیدا ہوجائے اس کو ام الولد کہا جاتا ہے۔ اب اس عورت کو بیچنا جائز نہیں ہے۔ عورت مالک کے انتقال کے بعد آزاد کہلائی جائے گی اور اس عورت سے جو لڑکا پیدا ہوگا وہ غلام نہیں آزاد کہلایا جائے گا۔ (دیکھیں علماء کے فتاوی)

﴿47﴾ اسلامی جزیہ کا مطلب

- جزیہ "جزاء" سے نکلا ہے ، امن کی سہولت کے بدلے ان سے فیس لی جارہی ہے۔
- اگر امن نہ دے سکے دشمن کے مقابلہ میں تو جزیہ واپس کردیا جائے گا۔
- بہت ہی کم فیس ہے جس کی مقدار غیر معتد بہ ہے۔
- بوڑھے ، کمزور، بیمار، اپاہج اور عورت اس سے مستثنٰی ہے ، ان سے فیس نہیں لی جائے گی۔

﴿48﴾ اگر کوئی آکر یہ کہے کہ ایک پولیس والا جیل میں بریانی کھا رہا تھا اور بیچارا قیدی سلاخوں کے پیچھے ایک معمولی روٹی کھا رہا تھا۔ اگر کوئی سلاخوں کا مطلب نہیں سمجھتا وہ کہے گا یہ تو انصاف کے خلاف ہے، پولیس ظالم ہے، لیکن اگر تفصیل سامنے ہو تو آدمی کہے گا مجرم کو معمولی روٹی تو مل رہی ہے اتنے جرائم کے بعد جیل کے سلاخوں کے پیچھے ، الٹا اسے تو شکر ادا کرنا چاہیے نہ کہ جیلر کی بریانی دیکھ کر non humanity کی تہمت لگانی چاہیے۔

﴿49﴾ جن قیدیوں کو بھی غلام بنایا جاتا ہے اصولی اعتبار سے نہیں بلکہ چند استثنائی صورتوں میں ورنہ اسلام تو (فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً۔ محمد: 4) کا حکم دیتا ہے۔ منا :احسان کرو (معاف کرو) ،فداء: بدلہ میں آزاد کرو

﴿50﴾ جیل میں ڈال کر سزا اور عمر قید کی سزا دینے کے بعد آزاد ۔ ان دونوں چیزوں سے بہتر اسلامی اصول ہے۔ جنگ ہار دشمن کو معاشرہ میں آزاد رکھ کر اس کو آدھے حقوق دے کرمعاشرہ کا حصہ بنایا جاتا ہے یا پھر آزادی کے کوئی اور بہانے بنا کر بھی مومن اپنے غلام کو آزاد کر سکتا ہے-

﴿51﴾ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ قرآن کے نزول سے قبل بہانے بنا بنا کر غلام بنالیا جاتا تھا جبکہ اسلام بہانے بنا بنا کر غلام کو آزاد کرنے کا حکم دیتا ہے۔ یعنی غلامی کے دروازے تنگ اور آزاد کرنے کی وجوہات وسیع کر دیے۔

سابقہ سورتوں کے وعدوں اور وعیدوں کی تکمیل ہے ۔ توحید ، رسالت اور آخرت کا ذکر ہے۔

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ ٱلْقُرْءَانَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَآ ۝٢٤﴾ محمد

ترجمہ: کیا یہ قران میں غور وفکر نہیں کرتے؟ یا ان کے دلوں پر تالے لگ گئے ہیں؟

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوٓا۟ أَعْمَـٰلَكُمْ ۝٣٣﴾ محمد

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو ، رسول کا کہا مانو اور اپنے اعمال کو غارت نہ کرو۔

حدیث: من أطاعني فقد أطاعَ اللهَ ومن عصاني فقد عصى الله . ومن يُطِعِ الأميرَ فقد أطاعَني . ومن يَعْصِ الأميرَ فقد عَصَانِي . (صحیح مسلم:1835)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو امیر کی اطاعت کرتا ہے اس نے میری اطاعت کی اور جو امیر کی نافرمانی کرتا ہے اس نے میری نافرمانی کی۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْفَتْحِ
The Victory | Al-Fatah | کامیابی
48
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- فتوحات اور ربانی تجلیات کا بیان ۔ [168]
- یہ سورہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام صلح کی دعوت دیتا ہے جنگ کی نہیں۔
- مومنوں سے رضامندی ظاہر کی گئی۔
- مکہ کے مومنوں کو دلاسہ دیا گیا۔
- فتح مکہ کی بشارت دی گئی۔
- دین کا غلبہ یقینی امر ہے۔ [169]
- مغفرت اور زبردست مدد کا وعدہ کیا گیا۔
- سکینت نازل کی گئی۔
- منافقوں کا پردہ فاش کیا گیا۔ [170]
- صلح حدیبیہ کے بعد لوگوں کا اسلام میں داخلہ ہونے لگا۔ [171]
- آخری آیت میں مومنوں کی صفات بتائی گئی۔ [172]
- فتح پانے والی قوم کی صفات اور فتح نہیں پانے والی قوم کی صفات کا ذکر کیا گیا ۔
- یہ سورت سنہ 6 ہجری صلح حدیبیہ سے لوٹتے وقت ،غزوۂ خیبر سے پہلے کراع الغمیم کے مقام پر (مکہ اور مدینہ کے درمیان) رات میں نازل ہوئی۔
- نبی ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی تسلی کے لیے یہ سورت پیغام اور پیش گوئی ہے کہ مکہ سے روک دیا جانا دراصل ہار نہیں بلکہ جیت ہے، کفار قریش کے خاتمہ کا وقت قریب آگیا اور مسلمانوں کی فتح کا وقت بھی قریب ہے۔
- مسمانوں کے صبر کا پیمانہ جب بھی لبریز ہوگا حق کی بنیاد پر فتح مکہ جیسی عظیم کامیابی ہاتھ کو لگے گی، ان شاء اللہ ۔

---

168 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (غزوات الرسول صلى الله عليه وسلم: إسماعيل بن عمر بن كثير)

169 (مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں: إظهار الحق: رحمة الله بن خليل الرحمن الهندي)

170 (مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کوضرور پڑھیں- صفات المنافقين: ابن قيم الجوزية)

171 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کوضرور پڑھیں (بعض فوائد صلح الحديبية :محمد بن عبد الوهاب)

172 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کوضرور پڑھیں- تذكير المسلمين بصفات المؤمنين:عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

- رحمت سے مایوس نہ ہوں، پژمردہ نہ ہوں، توکل نہ چھوٹے، ایمان وعزم محکم ہوتو پھر دنیا کی کوئی طاقت فتح سے نہیں روک سکتی ۔

- کفار قریش اپنے آپ کو ''سدانة البيت''، سقایہ و رفادہ کے مالک اور دین ابراہیمی کے دعویدار سمجھتے تھے تو سورۃ محمد ﷺ کے آخری میں دھمکی ہے (وان تتولوا يستبدل قوما) اور سورۃ فتح میں ''انا فتحنا لك فتحا مبينا'' یعنی نبی اور صحابہ بہت جلد مکہ پر فاتح ہوں گے اور کفار قریش استبدال (replace)کے شکار ہوں گے۔

1. صلح حدیبیہ اور اس کے فوائد، منافقوں اور مشرکوں کا انجام۔ (1-7)
2. نبی ﷺ کے فرائض اور حدیبیہ میں صحابہ کی بیعت۔ (8-10)
3. منافقوں کی حقیقت، ان کا حدیبیہ سے پیچھے ہٹ جانا اور ان کا دردناک انجام۔ (11-16)
4. بیعت رضوان۔ (18-26)
5. رسول ﷺ کا خواب اور رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعض اوصاف۔ (27-29)

1. ہر دور میں اسلام کا غلبہ ہوکر رہے گا، اس میں ہم کتنا استعمال ہوتے ہیں ہمارا امتحان ہے
2. برے میں ہم کتنے ذمہ دار ہیں اس پر غور کریں۔
3. صرف اچھے کام کے لیے ذریعہ بننے کی دعا کی جائے۔
4. جمہور اہل علم کا کہنا ہے کہ "الفتح" سے مراد صلح حدیبیہ ہے ۔
5. صلح حدیبیہ کو "فتح" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ فتح مکہ کا سبب بنی ۔

6 نبی ﷺ کو فتح سے چار امور میں فوائد:
- آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرمائے
- دنیا وآخرت کی سعادت کو جمع کر کے اللہ تعالی نے اپنی نعمت کو پورا کیا
- تبلیغ رسالت، صراط مستقیم کی رہنمائی
- اللہ تعالی کی زبردست مدد

7 مومنوں کو فتح سے چار فوائد:
- سکینت وطمانیت
- ایمان کی زیادتی
- جنت میں داخلہ
- گناہوں کا کفارہ۔

8 فتح سے کفار کو چار نقصانات:
- عذاب الیم
- اللہ تعالی کا غضب
- اللہ تعالی کی رحمت سے دوری
- جہنم کا دخول

9 صلح حدیبیہ سے بہت سے علماء نے بہت سے معانی اور نتائج نکالے ہیں:
- دشمنوں کی قوت کا اندازہ ہوا
- منافقین سے سچے ایمان والے الگ ہوئے
- بہت سے لوگ مشرف با اسلام ہوئے

10 اللہ کے نبی کی تین اہم ذمہ داریاں:
- تبلیغ دین کے بعد ان پر گواہی
- جس نے نبی کی اطاعت کی اس کو جنت کی خوشخبری
- جو نافرمانی کرے اس کو جہنم کی آگ سے ڈرانا

11 اہل السنۃ والجماعہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ کی صفات پر ویسے ہی ایمان لایا جائے جیسے بتایا گیا، نہ تو اس کی تاویل کی جائی اور نہ کسی مخلوق سے تشبیہ دی جائے اور نہ کسی صفت کا انکار کیا جائے۔

12 بیعت رضوان اس بات پر تھی کہ اگر دشمنوں سے مقابلہ ہو تو جم کر لڑائی کرینگے اور اللہ کی راہ میں جان کو قربان کرینگے۔

13 جس کسی نے بھی بیعت کو توڑا وہ بڑا بدبخت، ثواب سے محروم، عذاب کا مستحق ہوا اور جس نے عہد پورا کیا اس کو تو اللہ تعالی بہت بڑے اجر سے نوازینگے۔

14 بیعت کی اہمیت واضح کی گئی۔

15 صلح حدیبیہ کی بیعت موت کی بیعت تھی اس لیے اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ یزید بن ابی عبید نے سلمہ سے کہا صلح حدیبیہ کے دن تم نے کس بات پر بیعت کی تھی انہوں نے فرمایا ہم نے موت پر بیعت کی۔ (صحیح بخاری: 4169، صحیح مسلم: 1856، 1860)۔

﴾16﴿ اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہنا مال اور نفس پر دین کو ترجیح دینے کی علامت ہے۔

﴾17﴿ اکثر لوگ مال و دولت اور اہل و عیال کی وجہ سے ناکام ہو جاتے ہیں، جب آدمی کے دل میں اللہ تعالی کا صحیح مراقبہ نہ ہو تو دین پر دنیا کو ترجیح دے بیٹھتا ہے۔

﴾18﴿ تعجب ہے انسان کی حالت پر کہ وہ وقتی تکلیف پر وقتی راحت کو ترجیح دے کر ہمیشہ کی راحت کے بدلہ ہمیشہ کی تکلیف کو خرید رہا ہے۔

﴾19﴿ بہترین اجر اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں ہے، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا بدلہ جنت اور اس کی نہریں ہیں۔

﴾20﴿ لوگوں کو جب دنیوی زندگی کے دھوکہ سے آخرت کی طرف بلایا جاتا ہے تب جن لوگوں کو اپنی دنیا چھوٹتی ہوئی نظر آتی ہے وہ مخلص داعی سے کہتے ہیں کہ تم کو ہماری دولت اور خوشی دیکھی نہیں جاتی۔

﴾21﴿ بیمار اور معذور لوگوں پر جہاد میں نکلنا فرض نہیں۔

﴾22﴿ بیعت رضوان والوں کو اللہ تعالی نے دو بدلے دیے:

- ان کی اطاعت و فرمانبرداری کی وجہ سے اللہ نے رضا مندی کا اعلان کیا اور ان کی دلوں میں سکینت نازل کی
- مادی نعمتیں جیسے خیبر کی فتح، فتح مکہ اور مال غنیمت وغیرہ عطا فرمائی

﴾23﴿ اللہ تعالی مزید غنیمت اور فتوحات کا وعدہ کیا ہے جس میں ہوازن، فارس اور روم کے مال غنیمت شامل ہیں۔

﴾24﴿ قرآن مجید مستقبل میں اموال غنیمت وفتوحات کا وعدہ کیا اور اسی کے مطابق فتوحات کا واقع ہونا اعجاز قرآن پر دلالت کرتا ہے اسی طرح قرآن کے کلام اللہ اور رسول کا اپنی نبوت میں سچا ہونے کی دلیل ہے۔

﴾25﴿ بطن مکہ کو جمہور مفسرین نے حدیبیہ پر محمول کیا ہے۔

﴾26﴿ اگر کفار کے پاس مسلمان مرد اور عورت ہو اور وہ مسلمانوں پر کوئی زیادتی کرے اور مسلمانوں کے پاس طاقت بھی ہے لیکن کفار اپنے پاس موجود مسلمانوں کو تکلیف پہنچا سکتے ہیں تو ایسے موقع پر مومن کے خون کی حرمت کا تقاضا ہے کہ جنگ کے فیصلے کی بجائے مصالحت کی راہ اختیار کی جائے جس سے دوررس نتائج آسکتے ہیں۔

﴾27﴿ "وکان اللہ بکل شیئ علیما" اس میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالی مومنین کے حالات سے واقف ہے اور مومنوں کا کفار کے مقابلے دفاع کرنے پر بھی قادر ہے اور ساتھ ساتھ اللہ تعالی حدیبیہ کی صلح کی مصلحت و حکمت سے واقف ہے کہ صلح در اصل فتح ہے۔

﴾28﴿ صحابہ کی آٹھ صفات ذکر کی گئیں:

1. دشمنانِ اسلام پر سخت
2. مومنوں کے ساتھ رحم دل

3 کثرت سے اعمال صالحہ بجا لانے والے، خصوصا نماز

4 عبادات میں اخلاص اور اس پر اجرو ثواب کی چاہت

5 پیشانیوں پر سجدوں کے نشانات

6 ان کے اوصاف تورات و انجیل میں بھی لکھے ہوئے ہیں

7 کثرت خیرو برکت

8 اللہ تعالی کا ان سے مغفرت اور جنت کا وعدہ

29 صحابہ تمام کے تمام سچے ہیں اللہ تعالی کے اولیاء ہیں۔(الصحابة كلهم عدول)

30 صحابہ تمام لوگوں میں انبیاء کے بعد افضل ہیں یہی اہل السنۃ والجماعۃ کا موقف ہے ۔

31 صحابہ میں بعض پر بعض کو اللہ تعالی نے مقام عطا کیا ہے مثلا حضرت ابو بکر کو تمام صحابہ پر ۔

32 امام مالک رحمہ اللہ نے اس آیت سے ان روافض کو کافر قرار دیا ہے جو صحابہ کو گالی دیتے اور لعن طعن کرتے ہیں ۔

33 فتح پانے والی قوم اور فتح نہیں پانے والی قوم کی صفات کا تذکرہ۔

34 سنہ 6 ہجری، صلح حدیبیہ سے لوٹتے وقت ،غزوۂ خیبر سے پہلے، کراع الغمیم کے مقام پر، مکہ اور مدینہ کے درمیان، رات میں یہ سورت نازل ہوئی۔

35 نبی ﷺاور صحابہ رضی اللہ عنہم کی تسلی کیلئے یہ سورہ پیغام اور پیشن گوئی ہے کہ مکہ سے روک دیا جانا در اصل ہار نہیں بلکہ جیت ہے، کفار قریش کے خاتمہ کا وقت قریب آگیا اور مسلمانوں کی فتح کا وقت بھی قریب ہے۔

36 مسلمانوں کے صبر کا پیمانہ جب بھی لبریز ہوگا حق کی بنیاد پر فتحِ مکہ جیسی عظیم کامیابی ہاتھ کو لگے گی ، ان شاء اللہ۔

37 رحمت سے مایوس نہ ہوں، پژمردہ نہ ہوں، توکل نہ چھوٹے، ایمان وعزم محکم ہوتو پھر دنیا کی کوئی طاقت فتح سے نہیں روک سکتی ہے۔

38 کفار قریش اپنے آپ کو "سدانۃ البیت"، سقایہ و رفادہ کے مالک اور دین ابراہیمی کے صحیح پیروکار سمجھتے تھے۔ سورۃ محمد کے آخری میں دھمکی ہے (وان تتولوا يستبدل قوما) اور سورۃ فتح میں "انا فتحنا لک فتحا مبینا" یعنی نبی اور صحابہ بہت جلد مکہ پر فاتح ہوں گے اور کفار قریش استبدال (Replace) کے شکار ہوں گے۔

بعض مناسبت / لطائف التفسیر

فتح و کامرانی کا معیار تو ایمان کی بنیاد پر ہے، سابقہ سورت میں یہ پیغام واضح تھا۔اب اس سورت میں فتح مکہ کے اعلان کی تمہید اور صلح حدیبیہ کا ذکر خیر ہورہا ہے۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَيُعَذِّبَ ٱلْمُنَٰفِقِينَ وَٱلْمُنَٰفِقَٰتِ وَٱلْمُشْرِكِينَ وَٱلْمُشْرِكَٰتِ ٱلظَّآنِّينَ بِٱللَّهِ ظَنَّ ٱلسَّوْءِ ۚ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ ٱلسَّوْءِ ۖ وَغَضِبَ ٱللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيرًا ﴿٦﴾ ﴾ الفتح

ترجمہ: اور تاکہ ان منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرکہ عورتوں کو عذاب دے جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدگمانیاں رکھنے والے ہیں، (دراصل) انہیں پر برائی کا پھیرا ہے، اللہ ان پر ناراض ہوا اور انہیں لعنت کی اور ان کے لیے دوزخ تیار کی اور وہ (بہت) بری لوٹنے کی جگہ ہے۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ ٱللَّهِ ۚ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ أَشِدَّآءُ عَلَى ٱلْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَىٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ ٱللَّهِ وَرِضْوَٰنًا ۖ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ ٱلسُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي ٱلتَّوْرَىٰةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي ٱلْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْـَٔهُۥ فَـَٔازَرَهُۥ فَٱسْتَغْلَظَ فَٱسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِۦ يُعْجِبُ ٱلزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ ٱلْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًۢا ﴿٢٩﴾ ﴾ الفتح

ترجمہ: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں، تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں، ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے، ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے، مثل اسی کھیتی کے جس نے اپنا انکھوا نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہوگیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہوگیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تاکہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے، ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ
Al-Hujuraat | The Dwellings | کمرے
49
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- اس سورت میں تعلقات کے آداب بتائے گئے ہیں (یعنی نبی کے ساتھ، مسلمانوں کے ساتھ اور عام لوگوں کے ساتھ کیسے معاملہ کریں بتایا گیا ہے)۔ [173]
- اس سورت میں اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ اے مسلمانوں تم کو فتوحات حاصل ہوتی رہیں گیں اب سیکھ لو کہ کس سے کیسے معاملہ کیا جائے اوررسول کے ساتھ کیسے پیش آیا جائے۔ [174]
- عقیدہ و عبادت کے ساتھ اخلاقی صفات جمع ہوں تاکہ اللہ کی نعمتوں کے حقدار بن سکیں۔ [175]
- اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ سماجی تعلقات بہتر بنانے کے لیے کن اصولوں کا خیال رکھنا چاہیے ۔
- اس سورت میں ایمان کے مستلزمات بتائے گئے ہیں۔کیونکہ ایمان کا اثر معاملات پر ہوتاہے۔
- یہ سورت بناء المجتمع کی حیثیت رکھتی ہے،آج پوری دنیا اس پر عمل کرے تو معاشرہ باغ فرحت اورسروربن جائے گا۔
- اس سورت میں فتح پانے والے قوم کی مزید تفصیلات بیان کی گئی ہیں:
  - کتاب وسنت سے آگے نہ بڑھو۔ (49:1)
  - ہر میدان میں تحقیق شدہ علم پر ہی فیصلہ کرو (49:6)
  - معاشرہ میں ظالم کے ہاتھ کو پکڑو (10-8: 49)
  - اپنے سے زیادہ سامنے والے کا خیال رکھو ،کیونکہ بھائی بھائی ہونے کا مطلب بھی تو یہی ہے ۔ اور یہ کہ ایک دوسرے کا سخریہ (مذاق) نہ اڑاؤ ، غیبت چغلی ، سوء ظن ، جاسوسی ، اہانت نہ کرو۔
  - تقوی کی بنیاد پر محبت ہونی چاہیے ۔ یہ تعلیمات صرف ظاہر اسلام ہی نہیں بلکہ باطنی ایمان اور حلاوت کا باعث ہیں۔
  - عمل قبول ہونے کے لیے ایمان بنیادی شرط ہے (1:47)
  - عمل صالح ایمان کا حصہ ہے(2:47)
  - ہمیشہ جیت حق کی ہوگی (4:47)
  - مومنوں کے احوال کے بارے میں درد رکھنا اور خیال رکھنا ایمان کا پھل اور نتیجہ ہے (5:47)
  - Positive سوچ کہ جیتو تو ایسا کرو اور ایسا نہ کرو (47)

---

173 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (مکارم الأخلاق: محمد بن صالح العثیمین)

174 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (حقوق النبی : محمد خلیفہ التمیمی)

175 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (حقوق دعت إليها الفطرة وقررتها الشريعة:محمد بن صالح العثیمین)

1. نبی ﷺ کے ساتھ مومنوں کے آداب۔ (1-5)
2. خبر کی پختگی حاصل کی جائے، مومنوں کے آپسی آداب۔ (6-13)
3. ایمان اور اسلام کے درمیان فرق، صحیح ایمان کی حقیقت،ہدایت من جانب اللہ حاصل ہونے کا بیان۔ (14-18)

1. یہ سورت بے شمار آداب کو سموئے ہوئے ہے:[176]

۞ شریعت کا ادب: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُقَدِّمُواْ بَيْنَ يَدَيِ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ١﴾ الحجرات

ترجمہ: اے ایمان والے لوگو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔

۞ نبی کا ادب: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَرْفَعُوٓاْ أَصْوَٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ ٱلنَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُواْ لَهُۥ بِٱلْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَٰلُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ٢ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَٰتَهُمْ عِندَ رَسُولِ ٱللَّهِ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ٱمْتَحَنَ ٱللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰۚ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ٣﴾ الحجرات

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر نہ کرو اور نہ ان سے اونچی آواز سے بات کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں (ایسا نہ ہو کہ) تمہارے اعمال اکارت جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو (2) بیشک جو لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حضور میں اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کے لئے جانچ لیا ہے۔ ان کے لئے مغفرت ہے اور بڑا ثواب ہے (3)۔

۞ کسی بھی خبر کو سننے کے آداب : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓاْ أَن تُصِيبُواْ قَوْمًۢا بِجَهَٰلَةٍ فَتُصْبِحُواْ عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَٰدِمِينَ ٦﴾ الحجرات

176 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (حقوق دعت إليها الفطرة وقررتها الشريعة:محمد بن صالح العثيمين)

ترجمہ: اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ۔

۞ مومنوں کے درمیان محبت واخوت کے آداب: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا۟ بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٠﴾ ﴾ الحجرات

ترجمہ: (یاد رکھو) سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

۞ اختلاف ہونے کی صورت میں اصلاح کے آداب: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱقْتَتَلُوا۟ فَأَصْلِحُوا۟ بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنۢ بَغَتْ إِحْدَىٰهُمَا عَلَى ٱلْأُخْرَىٰ فَقَـٰتِلُوا۟ ٱلَّتِى تَبْغِى حَتَّىٰ تَفِىٓءَ إِلَىٰٓ أَمْرِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن فَآءَتْ فَأَصْلِحُوا۟ بَيْنَهُمَا بِٱلْعَدْلِ وَأَقْسِطُوٓا۟ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ ﴿٩﴾ ﴾ الحجرات [177]

ترجمہ: اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرا دیا کرو۔ پھر اگر ان دونوں میں سے ایک جماعت دوسری جماعت پر زیادتی کرے تو تم (سب) اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے، اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور عدل کرو بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

۞ مسلمانوں کے درمیان اجتماعی و اخلاقی آداب: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُونُوا۟ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّن نِّسَآءٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا۟ بِٱلْأَلْقَـٰبِ ۖ بِئْسَ ٱلِٱسْمُ ٱلْفُسُوقُ بَعْدَ ٱلْإِيمَـٰنِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّـٰلِمُونَ ﴿١١﴾ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱجْتَنِبُوا۟ كَثِيرًا مِّنَ ٱلظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ ٱلظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا۟ وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾ ﴾ الحجرات [178]

ترجمہ: اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہو اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے یہ ان سے بہتر ہوں، اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو برے لقب دو۔ ایمان کے بعد فسق برا نام ہے، اور جو توبہ نہ کریں وہی الم لوگ ہیں (11) اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (12)

177 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (معالم في طريق الإصلاح :عبد العزيز بن محمد السدحان)

178 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الأخوة الإسلامية وآثارها:عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

۞ عام لوگوں کے ساتھ تعامل کے آداب: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقۡنَٰكُم مِّن ذَكَرٖ وَأُنثَىٰ وَجَعَلۡنَٰكُمۡ شُعُوبٗا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓاْۚ إِنَّ أَكۡرَمَكُمۡ عِندَ ٱللَّهِ أَتۡقَىٰكُمۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٞ ﴿١٣﴾ ﴾ الحجرات

ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک (ہی) مرد وعورت سے پیدا کیا ہے اور اس لئے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو کنبے اور قبیلے بنا دیئے ہیں، اللہ کے نزدیک تم سب میں باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔ یقین مانو کہ اللہ دانا اور باخبر ہے۔

سب سے پہلے نبی کے ساتھ آداب سکھائے گے پھر عام لوگوں کے ساتھ کیسے ہوں۔ تاکہ جب فتوحات ہونگے تو غیر مسلموں کے ساتھ اسلامی آداب کو ملحوظ رکھا جائے اس لیے کہ صرف جنگ اور تلوار سے فتح حاصل نہیں کی جاتی بلکہ دلوں پر فتح حاصل کی جاتی ہے دلوں کی حکومت ہی تادیر اور مضبوط ہوتی ہے۔ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ لوگ مسلمانوں کے اخلاق کو دیکھ کر ہی اسلام قبول کیے۔ اسلام اخلاق سے پھیلا نہ کہ تلوار سے۔

۞ اللہ اور ایمان کے ساتھ تعامل کے آداب: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ يَمُنُّونَ عَلَيۡكَ أَنۡ أَسۡلَمُواْۖ قُل لَّا تَمُنُّواْ عَلَيَّ إِسۡلَٰمَكُمۖ بَلِ ٱللَّهُ يَمُنُّ عَلَيۡكُمۡ أَنۡ هَدَىٰكُمۡ لِلۡإِيمَٰنِ إِن كُنتُمۡ صَٰدِقِينَ ﴿١٧﴾ ﴾ الحجرات

ترجمہ: اپنے مسلمان ہونے کا آپ پر احسان جتاتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ اپنے مسلمان ہونے کا احسان مجھ پر نہ رکھو، بلکہ دراصل اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت کی اگر تم راست گو ہو۔

2 مسلمانوں کے لیے قرآن و حدیث کی اتباع لازم ہے، اقوال وافعال اور آراء میں ان سے آگے بڑھنا حرام ہے

3 اللہ کے نبی ﷺ کی عظمت یہ ہے کہ آپ سے قول و فعل میں آگے نہ بڑھے اور آپ ﷺ کی موجودگی میں بلند آواز سے کلام بھی نہ کیا جائے۔

4 نبی ﷺ کی آوز پر اپنی آواز کو اونچی کرنے سے اعمال ضائع اور برباد ہو جاتے ہیں۔

5 آپ ﷺ پر درود بھیجنا آپ ﷺ کے ادب کا تقاضا ہے۔

6 دین میں کوئی نیا کام کرنا اللہ اور رسول پر تقدم کرنا ہے۔

7 بعض لوگ فتوی دینے میں جلدی کرتے ہوئے اپنی زبانوں سے ایسی لاعلمی کی باتیں نکال دیتے ہیں جو تقدم کے دائرے میں آتی ہے جس سے ہر آدمی کو بچنا چاہیے۔

8 نبی ﷺ سے پست آوز میں بات کرنے والوں کو متقی قرار دینا اور ان سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کرنا نبی ﷺ کا اللہ تعالی کے پاس اعلی مقام و مرتبہ کو واضح کرتا ہے۔

﴿9﴾ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو نصیحت کی ضرورت پڑسکتی ہے تو بدرجہ اولی دنیا کے ہر چھوٹے بڑے عالم کو اس کی ضرورت ہے ۔

﴿10﴾ اللہ تعالی کا بندوں کی تربیت کے لیے مختلف اعمال پر متنبہ کرنا بندوں کے لیے رحمت کے طور پر ہے تاکہ بندے ان برے اعمال سے بچ جائیں اور جنت کے اعلی درجات کے مستحق ہو جائیں ۔

﴿11﴾ زبان کی ہلاکت یہ ہے کہ آدمی اپنی زبان کو بے لگام کر کے من مانی طریقہ سے اس کا استعمال کرے ۔

﴿12﴾ قران مجید جب اصلاح کے باب میں غلطی پرتنبیہ کرتا ہے تو وہاں پر غلطی کرنے والے کے نام کی صراحت نہیں کرتا تاکہ اس کی بے عزتی نہ ہو ۔ صرف غلطی پر تنبیہ کرنے سے غلطی کرنے والے کے ساتھ تمام لوگوں کی اصلاح ہو جایا کرتی ہے۔ قرآن مجید کے اس اسلوب کو علماء اور دعاۃ کو لازم پکڑنا چاہیے ۔

﴿13﴾ شخصی تنقید سے بچنا چاہیے ورنہ دعوتی کام مؤثر نہیں ہو گا ۔

﴿14﴾ زبان دل سے مربوط ہوتی ہے، جو کچھ دل میں ہوتا ہے وہی زبان پر آجاتا ہے، اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا : لا يَسْتَقِيمُ إِيمانُ عبدٍ حتى يَسْتَقِيمَ قلبُهُ ، ولا يَسْتَقِيمُ قلبُهُ حتى يَسْتَقِيمَ لسانُهُ۔ (آدمی کا ایمان اس وقت تک ٹھیک نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا دل ٹھیک نہ ہوجائے، اور اس کا دل اس وقت تک ٹھیک نہیں ہوتا جب تک کہ اس کی زبان ٹھیک نہ ہوجائے۔ (صحیح الترغیب: 2865)

﴿15﴾ نجات کے لیے توحید کے اختیار کرنے کے ساتھ اللہ کے نبی ﷺ کے حقوق کو ادا کرنا ضروری ہے

﴿16﴾ اللہ کے نبی جب بھی تعلیم کے لیے سوال کرتے صحابہ نبی کے سامنے یہ بات کہنے کو ترجیح دیتے "اللہ ورسولہ اعلم"

﴿17﴾ آدمی اپنی زندگی میں اچھے اور برے عمل میں کسی کو معمولی نہ سمجھے ۔

﴿18﴾ لوگوں کو علماء کا احترام کرنا چاہیے ان کی موجودگی میں اپنی آواز کو بلند نہ کرے ۔

﴿19﴾ علماء کو مخاطب کرتے وقت ان کے مقام ومرتبہ کا خیال رکھاجائے ۔

﴿20﴾ سورۃ الحجرات میں اجتماعی زندگی کے اصول بیان کیے گئے مثلا :مساوات ،اخوت ،عدالت وغیرہ ۔

﴿21﴾ آدمی کو چاہیے کہ اچھے اخلاق اپنائے جو آدمی اخلاق میں بہتر ہو گا وہ عقلی اعتبار سے بھی اعلی ہوگا ۔

﴿22﴾ بدؤں نے اللہ کے نبی ﷺ کواونچی آواز میں پکار، اللہ تعالی نے کہا 'اکثرھم لا یعقلون' ان میں اکثر عقل نہیں رکھتے ۔

﴿23﴾ لوگوں پر حکم لگانے میں دقت سے کام لینا چاہیے کیونکہ ان میں سے اکثر بے عقل ہیں کہاگیا۔

﴿24﴾ بہت سے لوگ ایک دو افراد کی غلطیوں کی وجہ سے سارے شہر پر اس بات کا حکم لگا دیتے ہیں، ہم کو اس معاملہ میں محتاط رویہ اختیار کرنا چاہیے اور اپنی زبانوں کو لگام لگانا چاہیے۔

﴿25﴾ اعرابیوں کے اللہ کے نبی کے احترام کے خلاف کرنے کے باوجود ان کو توبہ کی دعوت دینا اللہ تعالی کی وسعت رحمت کی علامت ہے۔

﴿26﴾ کسی بھی خبر کے آنے کے بعد اس پر یقین کرنے یا دوسروں تک پہنچانے سے پہلے تحقیق کرنا چاہیے کہ خبر سچی ہے یا جھوٹی

﴿27﴾ موجودہ زمانہ میں واٹس اپ، فیس بک پر آنے والی خبر اکثر لوگ بغیر کسی تحقیق کے آگے بڑھا دیتے ہیں جو آیت کی روشنی میں درست نہیں ہے۔

﴿28﴾ اللہ کا احسان ہے کہ انسانوں کے جنس میں سے نبی کو بھیجا۔

﴿29﴾ صحابہ کا یہ مقام اور شرف ہے کہ اللہ تعالی ان کو نبی کی صحبت اور نبی سے شریعت سیکھ کر دوسروں تک پہنچانے کے لیے ان کا انتخاب فرمایا۔

﴿30﴾ صحابہ سے بطور احسان کہا جا رہا ہے کہ تم کتنے خوش قسمت ہو کہ تمہارے درمیان رسول اللہ ہیں ۔

﴿31﴾ شریعت کے اوامر اور نواہی ہمارے حق میں خیر ہی ہیں۔

﴿32﴾ شریعت کے تمام امور کے نفاذ میں ہی ہر قسم کا خیر رکھ دیا گیا ہے۔

﴿33﴾ تمام امور اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی کی محبت، دین پر ثبات قدمی اختیار کرے اور فسق وفجور سے بچے رہنے کی دعا کرے۔

﴿34﴾ جب مسلمان سوسائیٹی میں اسلامی زندگی ہوتی ہے تو سارے افراد سلامتی اور چین کی زندگی گذارتے ہیں

﴿35﴾ جس جگہ اپنی مرضی کا غلبہ ہوتا ہے تب وہاں فتنہ و فساد داخل ہو جاتا ہے۔

﴿36﴾ امام بخاری نے "وان طائفاتان من المومنين اقتتلوا" سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمان سے کوئی بڑا گناہ سرزد ہوجائے تو وہ ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ یہ آیت معتزلہ پر رد ہے جو مرتکب کبیرہ کو مخلد فی النار کہتے ہیں۔

﴿37﴾ عدل اور انصاف ان اہم ارکان میں سے ہے جن پر نیک صالح معاشرہ قائم ہوتا ہے

﴿38﴾ جس معاشرہ میں ظلم و ناانصافی ہو وہ معاشرہ چین وسکون کی زندگی گذار نہیں سکتا اوراس کا زوال یقینی ہوجاتا ہے۔

﴿39﴾ شریعت انسانی زندگی کے تمام امور میں انصاف کی تعلیم دیتی ہے، انصاف نفس کے ساتھ کیا جائے انصاف

اولا د، بیویوں ،طلباء اور رعایا کے ساتھ کیا جائے

﴿40﴾ گذشتہ امتوں کی ہلاکت کے اسباب میں سے نا انصافی بھی ہے بلکہ شرک وکفر توعین نا انصافی ہی ہے

﴿41﴾ بھائی چارگی اسلام کی اساس ہے

﴿42﴾ بھائی چارگی مومنوں پر اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے

﴿43﴾ ایک دوسرے کا مذاق اڑانا اسلامی معاشرہ کے لیے بہت ہی نقصاندہ ہے

﴿44﴾ مذاق اڑانا یہ ایسی بیماری ہے جو مرد اور عورت دونوں میں پائی جاتی ہے

﴿45﴾ ایک دوسرے کا مذاق اڑانا، آپس میں ایک دوسرے کو عیب لگانا، برے القاب سے پکارنا ،اخوت کے شیرازہ کو بکھیر دیتے ہیں جو کبیرہ گناہ ہے

﴿46﴾ بدگمانی اور غیبت سے بچنے کی تعلیم دی گئی ہے

﴿47﴾ غیبت کرنا اتنا برا ہے جتنا اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانا برا ہے

﴿48﴾ انسانون کے باپ آدم علیہ السلام ہےجن کی پھسلی سے حوا علیہا السلام کو پیدا کر کے ساری انسانی نسل کو پھیلایا گیا

﴿49﴾ دین میں عزت ومقام تقوی سے حاصل ہوتا ہے

﴿50﴾ ایمان خاص ہے اور اسلام عام ہے یہی اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے حدیث جبرئیل بھی اسی پر دلالت کرتی ہے

﴿51﴾ "وان تطیعوا اللہ ورسولہ لا یلتکم من اعما لکم شیئا" اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اہمیت پر اس آیت سے استدلال کیا گیا اور اسی پر بدلہ بھی دیا جائے گا، جو جتنا زیادہ اس کو اہمیت دے گا وہ اتنا زیادہ اجر کا مستحق ہوگا ۔ سنت کی اہمیت بھی معلوم ہوتی ہے۔ اس سے ان لوگوں پر بھی رد ہے جو کہتے ہیں کہ ہمارے لیے قرآن کافی ہے ۔

﴿52﴾ بندہ پر اللہ کا احسان یہ بھی ہے کہ جب وہ شریعت کے احکامات پر عمل کرتا ہے تو اس کو بہترین اجر سے نوازتا ہے اور اس کے گناہوں کو بھی معاف کرتا ہے ۔

﴿53﴾ مذہب اسلام لوگوں میں پائی جانے والی برائیوں کا علاج کرتا ہے، انہیں تقوی کی دعوت دیتا ہے اور ان ساری صفات کی تعلیم دیتا ہے جس سے اس کے ایمان میں اضافہ اور اس کو کامل ایمان والا بننے میں مدد دیتا ہے۔

﴿54﴾ قرآن کریم ایمان کے کمال کی صفات کو ذکر کرتا ہے تاکہ ہر زمانہ اور جگہ میں رہنے والے لوگ ان صفات

کو اپنا کر اپنے درجات اعلی سے اعلی بنا سکیں۔

﴿55﴾ ایمان صرف قول کا نام نہیں ہے بلکہ دل سے یقین، زبان سے اقرار اور جوارح سے عمل کرنے کا نام ہے۔

﴿56﴾ جب آدمی کا ایمان پختہ ہوتا ہے،آنے والے سارے فتنوں سے وہ محفوظ اوراس کے مقابلے میں ثابت قدم رہتا ہے۔

﴿57﴾ ہر چیز کی حقیقت ہوتی ہے، ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔

﴿58﴾ جو آدمی اس سے محروم رہا درحقیقت وہ ایمان کی حقیقت کو نا پا سکا۔

﴿59﴾ جب آدمی اپنے مال سے جہاد کرتے ہوئے صدقہ وخیرات کرتا ہے تو اس کا ایمان پختہ ہوتا ہے اس کے دل سے مال کی حرص اور محبت نکلتی ہے

﴿60﴾ دین ایک مومن کے پاس سب سے زیادہ قیمتی چیز ہوتی ہے جس کی اتباع اور سربلندی میں اپنا کمایا ہوا مال بھی لگا دیتا ہے

﴿61﴾ دین کی سربلندی کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کی بڑی اہمیت ہے اور یہ ایمان کی سچائی کی دلیل ہے

﴿62﴾ اعمال کی قبولیت کے لیے اخلاص ضروری ہے سچائی کا تعلق صرف زبان سے نہیں ہوتا بلکہ نیت اور عمل میں بھی سچائی کا اختیار کرنا ضروری ہے

﴿63﴾ اللہ تعالی کا احسان ہے کہ اس نے بندہ کے لیے اطاعت کو آسان کیا ، بندہ کو چاہیے کہ اطاعت و فرمانبرداری پر اللہ کا شکر کرتے ہوئے اس کی حمد بیان کرے، عبادت پر فخر نہ کرے کیونکہ اللہ کی توفیق کے بغیر اطاعت وفرمانبرداری بھی ناممکن ہے.

﴿64﴾ ایمان ہو تو اس کا اثر معاملات پر بھی پڑتا ہے۔ایمان کے مستلزمات اس سورت میں بتائے گئے۔

﴿65﴾ یہ سورت سن 9 ہجری میں نازل ہوئی اور آپ ﷺ کے حجرے بھی نو (9) تھے۔

﴿66﴾ بناء المجتمع : آج پوری دنیا اس سورت پر عمل کرلے تو معاشرہ باغ فرحت وسرور بن جائے گا، فتح پانے والی قوم کی مزید صفات سورۃ حجرات میں ہے:

- کتاب وسنت سے آگے نہ بڑھے (49-1)
- ہر میدان میں تحقیق شدہ علم پر عمل کرے (49-6)
- معاشرہ میں ظالم کے ہاتھ کو پکڑو (8-10 :49)
- اپنے سے زیادہ سامنے والے کا خیال رکھو۔ بھائی بھائی سمجھنے کا مطلب یہی ہے کہ دوسرے کا مذاق نہ اڑایا جائے، غیبت، چغلی، سوء ظن،جاسوسی اور اہانت نہ کی جائے ، یہ سب تقوی کے مغایر ہیں ۔

- سورۃ الاحقاف کے آخری میں صحابہ کی اچھائیوں کا ذکر چھڑا تو مزید اس سلسلہ کو سورۂ حجرات میں وضاحات سے بیان کیا گیا۔
- اچھے لوگوں کی اور کیا صفات ہونی چاہیے؟ آداب اور تعلقات بتلائے۔ [179]
- سورۃ الفتح، سورۃ محمد ﷺ اور سورۃ الحجرات کا محور ایک ہی ہے۔ سورۃ محمد ﷺ میں اتباع کا ذکر، سورۃ الفتح میں اتباع کی کیفیت کا ذکر اور سورۃ الحجرات میں اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ رسول اللہ کے ساتھ کن آداب کے ساتھ رہیں۔
- یہ سورت 9 ہجری میں نازل ہوئی اور حجرے بھی 9 تھے۔

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا۟ أَن تُصِيبُوا۟ قَوْمًۢا بِجَهَـٰلَةٍ فَتُصْبِحُوا۟ عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَـٰدِمِينَ ﴿٦﴾ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ ٱللَّهِ ۚ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِى كَثِيرٍ مِّنَ ٱلْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَـٰكِنَّ ٱللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ ٱلْإِيمَـٰنَ وَزَيَّنَهُۥ فِى قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ ٱلْكُفْرَ وَٱلْفُسُوقَ وَٱلْعِصْيَانَ ۚ أُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلرَّٰشِدُونَ ﴿٧﴾ فَضْلًا مِّنَ ٱللَّهِ وَنِعْمَةً ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٨﴾ ﴾ الحجرات

ترجمہ: اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ۔ اور جان رکھو کہ تم میں اللہ کے رسول موجود ہیں، اگر وہ تمہارا کہا کرتے رہے بہت امور میں، تو تم مشکل میں پڑ جاؤ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمہارے لیے محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دے رکھی ہے اور کفر کو اور گناہ کو اور نافرمانی کو تمہارے نگاہوں میں ناپسندیدہ بنا دیا ہے، یہی لوگ راہ یافتہ ہیں۔ اللہ کے احسان وانعام سے اور اللہ دانا اور باحکمت ہے۔

آیت 2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱقْتَتَلُوا۟ فَأَصْلِحُوا۟ بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنۢ بَغَتْ

179 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (عقیدة أهل السنة والجماعة في الصحابة:عبد المحسن بن حمد العباد البدر) / رفقاً أهل السنة بأهل السنة لفضيلة الشيخ عبد المحسن العباد حفظه الله)

إِحۡدَىٰهُمَا عَلَى ٱلۡأُخۡرَىٰ فَقَٰتِلُواْ ٱلَّتِي تَبۡغِي حَتَّىٰ تَفِيٓءَ إِلَىٰٓ أَمۡرِ ٱللَّهِۚ فَإِن فَآءَتۡ فَأَصۡلِحُواْ بَيۡنَهُمَا بِٱلۡعَدۡلِ وَأَقۡسِطُوٓاْۖ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلۡمُقۡسِطِينَ ۝٩ إِنَّمَا ٱلۡمُؤۡمِنُونَ إِخۡوَةٞ فَأَصۡلِحُواْ بَيۡنَ أَخَوَيۡكُمۡۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُونَ ۝١٠ ﴾ الحجرات

ترجمہ: اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرا دیا کرو۔ پھر اگر ان دونوں میں سے ایک جماعت دوسری جماعت پر زیادتی کرے تو تم (سب) اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے، اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور عدل کرو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے ۔ (یاد رکھو) سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

حدیث: قيل للنبيِّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ : لو أتيتَ عبدَ اللهِ بنَ أُبيٍّ ؟ قال : فانطلق إليه . وركب حمارًا . وانطلق المسلمون . وهي أرضٌ سَبِخَةٌ . فلما أتاه النبيُّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ قال : إليكَ عنِّي . فواللهِ ! لقد آذاني نَتَنُ حمارِكَ . قال : فقال رجلٌ من الأنصارِ : واللهِ ! لَحمارُ رسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ أطيبُ ريحًا منك . قال : فغضب لعبدِاللهِ رجلٌ من قومِه . قال : فغضب لكلِّ واحدٍ منهما أصحابُه . قال : فكان بينهم ضربٌ بالجَريدِ وبالأيدي وبالنِّعالِ . قال : فبلغَنا أنها نزلت فيهم : وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا [الحجرات : 9] .(صحیح مسلم :1799)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے پاس دعوت اسلام کے لیے تشریف لے جائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف گدھے پر سوار ہو کر چلے اور مسلمان بھی چلے اور یہ شور والی زمین تھی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس پہنچے تو اس نے کہا مجھ سے دور رہو اللہ کی قسم تمہارے گدھے کی بدبو سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ انصار میں سے ایک آدمی نے کہا اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گدھا تجھ سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ پس عبداللہ کی قوم میں ایک آدمی غصہ میں آ گیا، پھر دونوں طرف کے ساتھیوں کو غصہ آ گیا اور انہوں نے چھڑیوں، ہاتھوں اور جوتوں سے ایک دوسرے کو مارنا شروع کر دیا۔ راوی کہتے ہیں ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ”اور اگر مومنین کی دو جماعتیں لڑ پڑیں تو ان دونوں کے درمیان صلح کرا دو“۔

أهداف سورالقرآن
سُورَةُ ق
Arabic Alphabet | Qaaf | ق
50
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- بعث بعد الموت کا اثبات کیا گیا ہے۔
- اس سورت میں اٹھان ہے، طمطراقانہ انداز میں یہ واضح کیا گیا کہ اب تمہیں اختیار ہے چاہے خیر کا راستہ اپناؤ یا شر کا راستہ اپناؤ۔[180]
- اس سورت میں حشر و نشر کا مضمون غالب ہے۔

بعض موضوعات

1. مشرکوں کا بعث بعد الموت سے انکار اور اس کے اثبات کے دلائل۔ (1-11)
2. پچھلی امتوں کا بعث بعد الموت سے انکار اور اس پر وعیدیں۔ (12-15)
3. انسان کو اللہ نے پیدا کیا۔ (16-18)
4. موت اور دوبارہ اٹھنا برحق ہے، کافر اور اس کے قرین کے درمیان بروز محشر گفتگو۔ (19-30)
5. مومنوں کا جنت میں ثواب اور ان کی صفات۔ (31-35)

بعض اسباق

1. اس سورت میں ان تین چیزوں کا تذکرہ ہے جو انسان کو ہلاکت کے راستے پر لے جاتے ہیں:[181]

- نفس کا وسوسہ: قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ﴿١٦﴾﴾ ق

ترجمہ: ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں جو خیالات اٹھتے ہیں ان سے ہم واقف ہیں اور ہم

---

180 مزید تفصیل کے لیے پڑھیں (وصف النار وأسباب دخولها وما ينجي منها:عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

181 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (شرح كتاب ذم الموسوسين والتحذير من الوسوسة: ابن قيم الجوزية)

اس کی رگ جان سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں۔

۞ شیطان کا وسوسہ: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَقَالَ قَرِينُهُۥ هَٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ﴿٢٣﴾﴾ ق
ترجمہ: اس کا ہم نشین (فرشتہ) کہے گا یہ حاضر ہے جو کہ میرے پاس تھا۔

۞ غفلت: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُۥ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى ٱلسَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴿٣٧﴾﴾ ق [182]
ترجمہ: اس میں ہر صاحب دل کے لئے عبرت ہے اور اس کے لئے جو دل سے متوجہ ہو کر کان لگائے اور وہ حاضر ہو۔

﴿2﴾ "القرآن المجید" اللہ تعالی نے قرآن کو اسی وصف سے متصف کیا جس سے اپنے آپ کو متصف کیا۔

﴿3﴾ اللہ تعالی کا قرآن اپنے وصف سے متصف کرنا قرآن کے کلام اللہ ہونے کی دلیل ہے۔

﴿4﴾ قرآن اللہ کی صفت ہے وہ مخلوق نہیں ہو سکتا۔

﴿5﴾ اللہ تعالی کا قرآن مجید کی قسم کھانا قرآن مجید کی عظمت کو واضح کرتا ہے۔

﴿6﴾ کفار کا وبال خطرناک ہے یہ لوگ قرآن کی عظمت کا اندازہ نہ لگا سکے۔

﴿7﴾ اگر کفار قرآن مجید پر غور وفکر کرتے تو انہیں معلوم ہو تا کہ قرآن مجید من جانب اللہ ہے اور اس کو پڑھتے تا کہ انہیں قیامت کے واقع ہونے کے واضح دلائل مل جائیں۔

﴿8﴾ کفار نے اللہ کو مخلوق پر قیاس کیا اور قیامت کا انکار کردیا۔

﴿9﴾ کفار نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسے اس کی قدر کا حق ہے۔

﴿10﴾ اللہ تعالی کا علم ہر چیز پر محیط ہے، مردوں کے اجسام اور زمین کیا زیادہ کرتی اور کم کرتی ہے ان تمام باتوں کا علم اللہ کو ہے۔

﴿11﴾ میت مکمل مٹی میں نہیں ملتا بلکہ کم سے کم اس کی ریڑھ کی ہڈی کا ایک حصہ باقی رہتا ہے۔

﴿12﴾ اکثر قوموں نے الجھاؤ میں پڑ کر حق کو ترک کردیا۔

﴿13﴾ قرآن مجید کے دلائل واضح ہیں جس میں کسی قسم کی پیچید گی نہیں ہے

182 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الغفلة .. مفهومها، وخطرها، وعلاماتها، وأسبابها، وعلاجها: سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

14﴾ انسان، آسمان، زمین، پہاڑ اور پودوں میں غور وفکر کرے تو وہ اپنے خالق تک پہنچ جاتا ہے

15﴾ مشرکین جب قیامت کا انکار کرتے ہیں تو دراصل اپنی عقلوں پر تالے لگا لیتے ہیں

16﴾ قیامت کو ثابت کرنے والے دلائل میں غور وفکر سے مزید ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور تقویت حاصل ہوتی ہے

17﴾ جو آیات قیامت کے واقع ہونے کے لیے نازل کی گئی کوئی اس سے عبرت حاصل کرے یا نہ کرے اہل ایمان کے ایمان میں اضافہ ہوگا۔

18﴾ اسلام نے عقلی طور پر بھی قیامت کے اثبات میں بہت سارے دلائل دیے

19﴾ اسلام نے آفاق و انفس کے سارے دلائل ونشانیوں سے توحید، رسالت اور آخرت کو ثابت کیا

20﴾ آسمان اور زمین کی زینت سے ایمان باللہ اور ایمان بالآخرۃ کی دعوت دی گئی

21﴾ زمین کو اللہ تعالی نے بچھا دیا اور پہاڑوں کو اس کے اندر گاڑدیا تاکہ یہ انسانوں کے رہنے کے قابل بن جائے

22﴾ جو آدمی راہ حق سے دور ہے لیکن وہ ہدایت کی جستجو رکھتا ہے ایسے شخص کے لیے زمین اور آسمان میں حق کو جاننے کی بہت سی نشانیاں ہیں۔

23﴾ اللہ تعالی نے جو باغات، کٹنے والے غلے اور کھجوروں کے بلند وبالا درخت جس کے خوشے تہ بہ تہ ہیں کا ذکر کیا اس کے دو اسباب ہیں:

- "تبصرة وذكرى" بینائی اور دانائی کے لیے
- "رزقا للعباد" بندوں کے لیے رزق کے طور پر

24﴾ انسان کی پیدائش اور آسمان و زمین کی تخلیق سے عقیدہ آخرت کو ثابت کیا گیا کہ جو ان مخلوقات کو بہترین ڈھانچہ میں پیدا کیا کیا وہ دوبارہ پیدا نہیں کر سکتا؟

25﴾ "ونحن اقرب اليه من حبل الوريد" اس آیت میں انسان کو مراقبہ کی دعوت دی گئی کہ اللہ تعالی اس کے سارے اعمال سے باخبر ہے۔

26﴾ اللہ تعالی کے شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہونے کا علم ہوجانے کے بعد آدمی کو اللہ کی نافرمانی کرتے ہوے شرم محسوس ہونی چاہیے۔

27﴾ قرب الہی میں اللہ کا علم مراد ہے نہ کہ ذات مراد ہے کیونکہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی عرش پر مستوی ہے۔امام ابن کثیر نے استدلال کیا "انا نحن نزلنا" میں بھی اللہ کی طرف نسبت ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ازخود آکر قرآن دے کر جاتا ہے بلکہ جبرئیل سے یہ کام انجام پاتا ہے۔ اس سے

پتا چلا کہ فرشتوں سے کام کروانا ہی اللہ کی طرف نسبت کے لیے کافی ہے کیونکہ وہ اللہ کے حکم سے ہی ہو رہا ہے۔

28 اللہ تعالی کے عدل میں سے یہ بات بھی ہے کہ اس نے انسان کے سارے علم کے باوجود دو فرشتے مقرر فرمائے تاکہ ان پر اتمام حجت قائم ہو جائے۔

29 موت کی سختی لا محالہ آکر رہے گی، عقلمند وہ ہے جو اس کی تیاری کرلے، ہر ہمیشہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے

30 مومن کوئی نیکی یا بدی معمولی نہ سمجھے کیونکہ چھوٹی نیکی ایک آدمی کو جہاں جنت کے درجات کا مستحق بناتی ہے، وہیں چھوٹا گناہ جہنم کی گہرائیوں کا مستحق بنا سکتا ہے۔

31 جہنمی کی صفات:

- کافر
- سرکش
- نیک کام سے روکنے والا
- شک کرنے والا
- حد سے گزرنے والا
- اللہ کے علاوہ اوروں کو معبود بنانے والا

32 جنتی کی صفات:

- تقوی اختیار کرنے والا
- رجوع کرنے والا
- پابندی کرنے والا

33 جنتی اور جہنمی کی صفات کا تذکرہ کرکے اختیار دیا گیا، اب انسان پر ہے کہ وہ جو چاہے راہ اختیار کرے

34 غفلت سے نکلنے کی تعلیم دی گئی۔

35 جو لوگ عقل اور دل سے کام لیتے ہیں ان کے لیے جنت اور جہنم کے تذکرے میں نصیحت ہے۔

36 جو آدمی جتنا زیادہ اللہ کے قریب ہو گا جنت اس کے اتنے قریب ہو گی۔

37 جس آدمی کے اندر خوف ورجاء دونوں اوصاف پائے جائیں اس کی زندگی میں بے اعتدالی نہیں ہو سکتی۔

38 صفتِ خشیت آدمی کو بیجا امید سے بچاتی ہے اور صفتِ رحمت ناامیدی سے بچاتی ہے۔

39 استقامت کو لازم پکڑنا چاہیے۔

40 قیامت کے دن "قلب منیب" وہی آدمی لے کر آئے گا جو آدمی مرتے دم تک ایمان اور اسلام پر رہاہو۔

41 جہنم سے ڈرانے کے بعد جنت کی ترغیب دلائی گئی لہذا دعاۃ اور خطباء کو چاہیے کہ اس اسلوب کو لازم پکڑے۔

42 قرآن کی تاثیر اور دعوتی میدان میں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

43 مدعو کی تکلیف دہ باتوں پر صبر کرنے کی تعلیم دی گئی۔

﴿44﴾ سورج کے طلوع ہونے اور ڈوبنے سے قبل اذکار کی تعلیم دی گئی۔

﴿45﴾ اللہ تعالی اپنی ملکیت میں عظیم اور مطلق طاقت رکھتا ہے۔

﴿46﴾ لوگوں کو قران کے ذریعہ نصیحت کی جائے کیونکہ جو اللہ سے ڈرتا ہے اس کے لیے قرآن میں نصیحت ہے۔ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿فَذَكِّرْ بِالْقُرْءَانِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ ﴿٤٥﴾﴾ ق [183]
ترجمہ: تو آپ قرآن کے ذریعے انہیں سمجھاتے رہیں جو میرے وعید (ڈرانے کے وعدوں) سے ڈرتے ہیں۔

﴿47﴾ "موت کے بعد کی زندگی میں بدلہ ملے گا - اس بات سے سب کو ڈرا کر یہ شخصی لیڈر بننا چاہتا ہے" کفار اس مذموم قیاس آرائی کو لے کر ہر طرح کی مخالفت میں مبتلا ہوگئے۔

﴿48﴾ اس سورت میں مرنے کے بعد جی اٹھنے کے تین دلائل بیان کیے گئے ہیں:

1 علم 2 قدرت 3 حکمت

1 علم: اللہ علیم ہے ، کیسے واپس لانا چاہیے وہ اس کو جانتاہے کیونکہ اس کے علیم ہونے کا تقاضہ یہی ہے ۔

2 قدرت: آفاق کی طاقتوں سے اندازہ لگاؤ -قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿أَفَلَمْ يَنظُرُوٓا۟ إِلَى ٱلسَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَٰهَا وَزَيَّنَّٰهَا وَمَا لَهَا مِن فُرُوجٍ ﴿٦﴾﴾ ق،
ترجمہ: کیا انہوں نے آسمان کو اپنے اوپر نہیں دیکھا؟ کہ ہم نے اسے کس طرح بنایا ہے اور زینت دی ہے اس میں کوئی شگاف نہیں۔

انفس کی ششدر کر دینے والی چیزوں سے اندازہ لگاؤ۔ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِۦ نَفْسُهُۥ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ ٱلْوَرِيدِ ﴿١٦﴾﴾ ق
ترجمہ: ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں جو خیالات اٹھتے ہیں ان سے ہم واقف ہیں اور ہم اس کی رگ جان سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں۔

3 حکمت: کیوں واپس لائے ؟جواب ہے تاکہ انصاف کا تقاضہ پورا کیا جائے اور ظلم و نیکی کا بدلہ ملے ۔

بعض مناسبت / لطائف التفسیر

سورۃ "ق": قوت اور بلندی کی سورت ہے ۔ابن قیم رحمہ اللہ سورۃ ق کے متعلق فرماتے ہیں یہ سورت کلمات قافیۃ پر مبنی ہے اور قول کا لفظ باربار دہرایا گیا ہے ۔ اس سورت کے تمام معانی "حرف قاف" کے مناسب ہے جو شدت اور جہر اورعلو(بلندی) اور انفتاح کے معانی ہیں۔ (بدائع الفوئد: 3/693)

183 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (فضائل القرآن: محمد بن عبد الوهاب)

سورۂ ق اور سورۃ الذاریات میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو امکان قیامت کو محال اور ناممکن سمجھتے ہیں۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ مَّا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ﴿١٨﴾ ﴾ ق

ترجمہ: (انسان) منہ سے کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر کہ اس کے پاس نگہبان تیار ہے ۔

حدیث: مرَّ بِهِ رجلٌ لَه شَرَفٌ فقالَ لَه علقمةُ إنَّ لَكَ رحِمًا وإنَّ لَكَ حقًّا وإنِّي رأيتُكَ تدخلُ علَى هؤلاءِ الأمراءِ وتتَكَلَّمُ عندَهُم بما شاءَ اللَّهُ أن تتَكَلَّمَ بِهِ وإنِّي سمِعتُ بلالَ بنَ الحارثِ المزَنيَّ صاحبَ رسولِ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عليهِ وسلَّمَ يقولُ قالَ رسولُ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عليهِ وسلَّمَ إنَّ أحدَكُم ليتَكَلَّمُ بالكلِمةِ من رضوانِ اللَّهِ ما يظنُّ أن تبلُغَ ما بلغت فيَكْتبُ اللَّهُ عزَّ وجلَّ لَه بِها رِضوانَهُ إلى يومِ القيامةِ وإنَّ أحدَكُم ليتَكَلَّمُ بالكلِمةِ من سَخَطِ اللَّهِ ما يَظنُّ أن تبلُغَ ما بلغت فيَكْتبُ اللَّهُ عزَّ وجلَّ عليهِ بِها سَخطَهُ إلى يومِ يلقاهُ قالَ عَلقَمَةُ فانظُرْ ويحَكَ ماذا تَقولُ وماذا تَكَلَّمُ بِهِ فرُبَّ كلامٍ قد منعَني أن أتَكَلَّمَ بِهِ ما سمِعتُ من بلالِ بنِ الحارثِ (صحیح ابن ماجہ:3220)

ترجمہ: علقمہ بن وقاص کے پاس ایک آدمی گزرا جو صاحب شرف تھا علقمہ نے اس سے کہا تمہارے ساتھ قرابت ہے اور تمہارا میرے اوپر حق ہے اور میں نے دیکھا کہ تم ان حکام کے پاس جاتے ہو اور جو اللہ چاہتا ہے گفتگو کرتے ہو اور میں نے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلال بن حارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک اللہ کی خوشنودی کی ایک بات کہتا ہے اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک پہنچے گی (اور کس قدر موثر اور اللہ کی خوشنودی کا باعث ہوگی) تو اللہ عزوجل اس ایک بات کی وجہ سے قیامت تک کے لیے اپنی خوشنودی اس کے لیے لکھ دیتے ہیں، اور تم میں سے ایک اللہ کی ناراضگی کی بات کہتا ہے اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک پہنچے گی ،اللہ عزوجل اس بات کی وجہ سے قیامت تک کے لیے اپنی ناراضگی اس کے حق میں لکھ دیتے ہیں۔ علقمہ نے فرمایا نادان غور کیا کرو کہ تم کیا گفتگو کرتے ہو اور کون سی بات کہتے ہو میں بہت سی باتیں کرنا چاہتا ہوں لیکن بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی ہوئی حدیث مجھے وہ باتیں کہنے سے مانع ہو جاتی ہے ۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ فَٱصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ ٱلشَّمْسِ وَقَبْلَ ٱلْغُرُوبِ ﴿٣٩﴾ ﴾ ق

ترجمہ: پس یہ جو کچھ کہتے ہیں آپ اس پر صبر کریں اور اپنے رب کی تسبیح تعریف کے ساتھ بیان کریں سورج نکلنے سے پہلے بھی اور سورج غروب ہونے سے پہلے بھی ۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الذّٰارِيَاتِ
Az-zaariyaat | بکھرنے والی ہوائیں
The wind that Scatters
51
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

کسی بھی چیز کا عطا کرنا صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔[184]

ساری آیتیں تقریبا روزی سے متعلق ہیں۔قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ﴿٢٢﴾﴾ الذاریات۔[185]،(ترجمہ: اور تمہاری روزی اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے سب آسمان یمں ہے)۔
یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام کا قصہ آتا ہے، جس طویل مدت تک اولاد طلب کی جارہی ہے اور اولاد بھی روزی ہی ہے۔پھر ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی کا ذکر آپ مہمانوں کے لیے بچھڑا لاتے ہیں یہ بھی روزی ہی ہے۔

اس سورت کی محور آیت یہ ہے: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿مَا أُرِيدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَن يُطْعِمُونِ ﴿٥٧﴾ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ﴿٥٨﴾﴾ الذاریات،
ترجمہ: نہ میں ان سے روزی چاہتا ہوں نہ میری یہ چاہت ہے کہ یہ مجھے کھلائیں (75) اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کا روزی رساں توانائی والا اور زور آور ہے (85)۔
روزی رساں تو اللہ ہے اب آپ کی مرضی کہ آپ روزی دینے والے سے مانگیں یا روزی کے محتاج سے!!!

بعض موضوعات

1. بعث بعد الموت کا اثبات اور اس کے واقع ہونے پر قسم ، اور جو اس کے منکر ہیں ان کا انجام۔ (1-14)
2. متقیوں کے اوصاف اور ان کا بدلہ۔ (15-19)
3. آفاق و انفس میں اللہ کی نشانیاں اور رزق کی حقیقت۔ (20-23)
4. ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کا قصہ اور قوم لوط کی ہلاکت۔ (24-37)
5. بعض انبیاء کے قصے اور ان کی جھٹلانے والی قوم کا انجام۔ (38-46)

184 (مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں ((تيسير العزيز الحميد في شرح كتاب التوحيد الذي هو حق الله على العبيد: سليمان بن عبد الله بن محمد بن عبد الوهاب)

185 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (تذكير الخلق بأسباب الرزق: عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

6 اللہ کی قدرت اور اس کی وحدانیت۔ (47-51)

7 کفار کا رسولوں کے ساتھ برتاؤ، رسولوں کو ان سے اعراض اور تذکیر میں استمرار کا حکم۔ (52-55)

8 جنوں اور انسان کی پیدائش کا مقصد۔ (56-58)

9 ظالموں اور کافروں کا انجام۔ (59-60)

بعض اسباق

1 یہ سورت مکی ہے اس کا آغاز بھی قسم سے ہوتا ہےقَالَ تَعَالَیٰ: ﴿وَٱلذَّٰرِيَٰتِ ذَرۡوٗا ۝١ فَٱلۡحَٰمِلَٰتِ وِقۡرٗا ۝٢ فَٱلۡجَٰرِيَٰتِ يُسۡرٗا ۝٣ فَٱلۡمُقَسِّمَٰتِ أَمۡرًا ۝٤﴾الذاریات
ترجمہ: قسم ہے بکھیرنے والیوں کی اڑا کر (1) پھر اٹھانے والیاں بوجھ کو (2) پھر چلنے والیاں نرمی سے (3) پھر کام کو تقسیم کرنے والیاں (4)۔

- فالذاریات: یہ وہ شدید ہوا ہے جو بادلوں کو لے چلتی ہے برسنے نہیں دیتی۔[186]
- فالحاملات: یہ وہ ہوا ہے جو بادلوں کو اکٹھا کرتی ہے پھر اللہ کی جہاں مرضی ہو برساتی ہے۔اللہ تعالی اسی ہوا سے بادلوں کو اکٹھا کرتا ہے اور اسی سے بادلوں کو منتشر کرتا ہے۔
- الجاریات: یہ وہ کشتیاں ہیں جو سمندر میں ہوا کے زور پر چلتی ہیں اور لوگ روزی اکٹھا کرتے ہیں۔[187]
- المقسمات: یہ وہ فرشتے ہیں جو بندوں میں روزی تقسیم کرنے کے لے مقرر کیے گئے ہیں۔اللہ جس کو چاہے روزی دے اور جس سے چاہے روک دے۔

2 جب روزی دینا یا منع کرنا سب اللہ کی طرف سے ہے تو کیوں نہ اس کی طرف دوڑیں؟(فَفِرُّوٓاْ إِلَى ٱللَّهِۖ إِنِّي لَكُم مِّنۡهُ نَذِيرٞ مُّبِينٞ) آیۃ 50 (ترجمہ: پس تم اللہ کی طرف دوڑ بھاگ (یعنی رجوع) کرو، یقیناً میں تمہیں اس کی طرف سے صاف صاف تنبیہ کرنے والا ہوں)۔

3 اللہ تعالی عظیم امر کی قسم کھائی ان کی اہمیت کو بتانے کے لیے اور جس چیز کے لیے قسم کھائی جا رہی ہے اس کے آسا ن ہونے کی طرف اشارہ یعنی قیا مت کا واقع ہو نا کوئی مشکل بات نہیں ہے ۔

---

186 (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے تفسیر ابن کثیرج8/ص413)
187 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر قرطبی17/ص29)

﴿4﴾ مخلوقات کی قسم میں ان کا شرف واضح ہوتا ہے۔

﴿5﴾ دلائل کے بعد کفار کا قیامت کے انکار ان کے گمراہی کی دلیل ہے۔

﴿6﴾ اللہ تعالی اپنی مخلوقات میں جیسا چاہتا ہے تصرف کرتا ہے پھر اس بات میں کونسا شک باقی رہ جاتا ہے کہ وہ دوبارہ اپنی مخلوقات کو پیدا کرے گا۔

﴿7﴾ اللہ تعالی دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے اس کے دلائل کائنات میں بہت زیادہ ہیں مثلا پودوں کا مرجھا کردوبارہ اگنا، مردہ زمین کا دوبارہ زرخیز ہونا وغیرہ۔۔۔

﴿8﴾ متقین کو ان کے اعمال کے بدلہ میں آخرت میں نعمتوں والی آرامدہ زندگی ملے گی۔

﴿9﴾ اللہ تعالی کی عظمت پر دلالت کرنے والی نشانیوں میں سے اللہ تعالی کا آسمان سے رزق کا نازل کرنا ہے

﴿10﴾ اللہ تعالی ہی تنہا معبود ہے۔

﴿11﴾ رزق کی طلب صرف اللہ سے ہونی چاہیے۔

﴿12﴾ خیر اور شر کے فیصلے آسمان پر ہوتے ہیں اور اس میں اس بات کی تعلیم دی گئی کہ بندے ہمیشہ خیر اللہ تعالی سے ہی مانگیں۔

﴿13﴾ اللہ تعالی کا متقین کی رات میں نیند کو ترک کرکے قیام کرنے پر تعریف کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ رات کی نوافل کی دن کی نوافل پر فضیلت رکھتی ہے کیونکہ دل رات میں زیادہ فارغ ہوتا ہے اور دعاء کی قبولیت کا ضامن ہوتا ہے۔

﴿14﴾ مجلس میں آنے والے کو چاہیے کہ اہل مجلس کو سلام کرے اور اہل مجلس کو سلام کا جواب دینا چاہیے۔

﴿15﴾ ضیافت ابراہیم علیہ السلام کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے۔

﴿16﴾ اللہ تعالی نے امت محمدیہ کو مہمان نوازی کرنے کا حکم دیا ہے۔

﴿17﴾ مہمانوں کا تعارف کرانا مشروع ہے۔

﴿18﴾ مہمانوں سے نرم گفتگو اور رویہ اختیار کرنا چاہیے تاکہ انسیت پیدا ہو جائے۔

﴿19﴾ ضیافت کرنے میں جلدی کرنا چاہیے۔

﴿20﴾ مہمان سے گفتگو نرم کرنی چاہیے خاص کر کھانا پیش کرتے وقت جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے کھانا پیش کرتے ہوئے فرمایا "الا تأکلون" کیا آپ لوگ نہیں کھائینگے۔

﴿21﴾ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے انہیں کوئی واقعہ نصیحت حاصل کرنے پر مجبور نہیں کرتا۔

﴿22﴾ اللہ تعالی کو نہ آسمانوں میں کوئی عاجز کر سکتا ہے نہ زمین میں۔

﴿23﴾ اللہ تعالی اچھے سے اچھے طاقتور کی پکڑ کرنے پر قادر ہے۔

﴿24﴾ اللہ تعالی کی قوت ہر طاقت والے پر غالب ہے۔

﴿25﴾ ہر مومن مسلم ہوتا ہے لیکن ہر مسلم مومن نہیں ہوتا، مسلمان کو چاہیے کہ وہ ایمان کے چھ ارکان کو اپنائے اور اپنا ایمان مضبوط بنائے۔

﴿26﴾ اللہ تعالی کی اطاعت سے نکلنا اور نافرمانی اختیار کرنا ہلاکت اور سزا کا سبب بنتا ہے۔

﴿27﴾ آسمان اور زمین کی خلقت اوراس کا مخلوقات کے لیے بچھونا بننا اللہ تعالی کی حکمت اورقدرت پردلالت کرتا ہے۔

﴿28﴾ اللہ کی نعمتوں کو یاد دلایا جارہا ہے اور اس کے احسانات پر اس کی شکر گزاری میں تعریف کا حکم دیا جارہا ہے

﴿29﴾ اللہ تعالی کی سنتوں میں سے ایک سنت یہ ہے کہ اس کائنات میں ہر چیز کے جوڑے بنائے

﴿30﴾ آسمان کی خلقت کے بعد زمین کو ہموار کیا گیا، جس طرح گھر میں چھت بنانے کے بعد فرش کو ہموار کیا جاتا ہے

﴿31﴾ اللہ تعالی کی طرف دوڑنے کا مطلب ایمان اور اطاعت میں داخل ہونے کا حکم ہے

﴿32﴾ توبہ میں جلدی کرنا عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہے

﴿33﴾ ہر زمانہ اور جگہ میں کافروں میں سے ایک جماعت حق بات بتانے والے کی بات کو جھٹلایا کرتی ہے

﴿34﴾ اللہ تعالی کا نبی کو بری الذمہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے امانت ادا کر دی اور امت کی خیرخواہی کا حق ادا کر دیا

﴿35﴾ بار بار نصیحت کرنے سے مومنوں کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور غفلت دور ہوتی ہے

﴿36﴾ کفار کوبار بار نصیحت کرنے سے ان پر اتمام حجت قائم ہوتی ہے

﴿37﴾ اللہ تعالی ہر چیز سے بے نیاز ہے، اللہ تعالی دنیا کے سرداروں کے مانند بھی نہیں کہ جن کا کام ان کے نوکر چاکر کیے بغیر نہیں ہوتا

﴿38﴾ اللہ تعالی نے کفار کو واقع ہونے والے عذاب کی دھمکی دی ہے جس کا وقوع ہوکر ہی رہے گا

گزشتہ سورت میں اثبات حیات بعد از موت پر توجہ تھی ، اس سورت میں مزید بات کو آگے بڑھا کر جزاء و سزا کا بھی ذکر آیا ہے " انما توعدون لصادق وان الدین لواقع"

آیت 1 : قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿ وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ﴿٤٧﴾ وَٱلْأَرْضَ فَرَشْنَـٰهَا فَنِعْمَ ٱلْمَـٰهِدُونَ ﴿٤٨﴾ ﴾الذاریات

ترجمہ: آسمان کو ہم نے (اپنے) ہاتھوں سے بنایا ہے اور یقیناً ہم کشادگی کرنے والے ہیں۔اور زمین کو ہم نے فرش بنا دیاہے پس ہم بہت ہی اچھے بچھانے والے ہیں۔

آیت 2: قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿ وَمَا خَلَقْتُ ٱلْجِنَّ وَٱلْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ ﴾الذاریات

ترجمہ: میں نے جنات اورانسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔

حدیث: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ " إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِلاَّ تَفْعَلْ مَلأْتُ يَدَيْكَ شُغْلاً وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ " .(سنن الترمذي:2466، صحیح ابن ماجہ:3331)

ترجمہ: اللہ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے تو اپنا دل بھر کر فراغت سے میری عبادت کر میں تیرادل تونگری سے بھردوں گا اور تیری مفلسی دور کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرا دل (دنیا کے) بکھیڑوں سے بھر دوں گا اور تیری مفلسی دور نہیں کروں گا۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الطُّوْرِ
At-Toor | پہاڑ کا نام
(The Name of Mountain)
52
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- اس سورت میں اس بات کا پورا اختیار دیا گیا کہ چاہے آپ جنت کا راستہ اختیار کریں یا جہنم کا۔[188]
- اس سورت کا محور یہ آیت ہے: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَالَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَٱتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَـٰنٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ أَلَتْنَـٰهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَىْءٍ ۚ كُلُّ ٱمْرِئٍۭ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ﴿٢١﴾﴾ الطور
  ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کی پیروی کی ہم ان کی اولاد کو ان تک پہنچا دیں گے اور ان کے عمل سے ہم کچھ کم نہ کریں گے، ہر شخص اپنے اعمال کا گروی ہے۔
- باطل اور اہل باطل کس طرح مٹتے ہیں اس بات کا تذکرہ کیا گیا۔
- اللہ کا عذاب آکر رہے گا اس بات کی یقین دہانی کرائی گئی۔

بعض موضوعات

1. بروز قیامت جھٹلانے والوں کو عذاب۔ (1-16)
2. متقیوں اور کفار کے لیے بدلہ۔ (17-47)
3. نبی ﷺ کو صبر اور تسبیح کی ہدایات۔ (48-49)

بعض اسباق

1. اللہ تعالی اپنی مخلوقات میں سے جس کی چاہتا ہے قسم کھاتا ہے۔ بندہ کے لیے درست نہیں کہ وہ اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کی قسم کھائے۔
2. بعث بعد الموت کو ثابت کیا جا رہا ہے۔

188 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (وصف النار وأسباب دخولها وما ينجي منها:عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

3 قیامت کا انکار کرنے والے عذاب الٰہی کے مستحق ہونگے ۔

4 مسلم بندہ کو چاہیے کہ عذاب کی طرف لے جانے والے اسباب سے دور رہے ، آخرت کی زندگی کے لیے توشہ تیار کرے اور بے کار کھیل کود کو ترک کرے جس کا کوئی فائدہ نہ ہو ۔

5 جیسا عمل ہو گا ویسا بدلہ ہو گا ۔

6 تقوی کی فضیلت اور متقین کی عزت و اکرام کو بیان کیا گیا ہے۔

7 اللہ تعالی جنت میں مومنوں کی ذریت کے درجات کو بڑھا کر ان تک پہنچا دے گا تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں اور ان کو سکون حاصل ہو جائے ۔

8 اللہ تعالی جنت میں مومنوں کو ہر قسم کی راحت اور سامان عطا کرے گا ، جس میں حورعین، من پسند کھانے مشروبات، جس سے مجلسوں میں بیٹھ کر جنتی عیش و آرام کے ساتھ لطف اندوز ہونگے ۔

9 ایمان اور عمل جنت میں داخلہ کا سبب ہونگے لیکن یہ اس کی قیمت نہیں ہو گی کیونکہ جنت انسان کے اعمال سے بہت زیادہ مہنگی ہے۔

10 اللہ تعالی کا شدید خوف آخرت کی سلامتی کا سبب ہے ۔

11 جنتی جنت میں گزری ہوئی باتوں کو یاد کرینگے، اسی طرح کافر بھی دنیا کی نعمتیں اور راحت یاد کرے گا۔

12 مومن کو تنگی سے کشادگی کا احساس اس کی لذت میں اور اضافہ کرے گا ، اسی طرح کافر کو کشادگی سے تنگی کی طرف آنے کا احساس مزید تکلیف میں اضافہ کرے گا ۔

13 ہر شخص قیامت کے دن اپنے عمل میں گرفتار ہو گا جس سے اللہ ہی آزاد کرے گا ۔

14 جو شخص اپنی گردن کو جہنم کی آگ سے آزاد کرسکتا ہے آزاد کر لے اور یہ ایمان، اسلام اور احسان سے ہی ممکن ہے

15 اللہ کے سامنے گڑگڑا کر دعاء کرنا جنت کا راستہ ہے جس سے اللہ کی رحمت اور مغفرت حاصل ہوتی ہے ۔

16 اللہ تعالی امتحان کے لیے اچھے اور برے حالات سے گزارتا ہے ۔

17 امتحان میں کامیابی کے بعد بندہ آخرت میں اللہ تعالی کی حقیقی نعمتوں کا مشاہدہ کرے گا ۔

18 مومن کو چاہیے کہ آزمائش کے حالات میں زندگی کے مقصد کو سامنے رکھے اور اللہ تعالی سے شکایت نہ کرے ۔

19 اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ ان کے کہنے سے آپ جادوگر اور دیوانہ نہیں بن جاتے۔

20 مشرکین نے اللہ کے رسول ﷺ کو آپس میں ٹکرانے والے اوصاف سے ملقب کیا جو خود ان کے بیوقوف اور کم عقل ہونے کی بہترین مثال ہے ۔

﴿21﴾ عقل سلیم رکھنے والا متضاد کلام نہیں کرتا۔

﴿22﴾ کہانت اسلام میں حرام ہے کیونکہ یہ شیطان کے اعمال میں سے ہے۔

﴿23﴾ مشرکین کا قرآن کے مثل کوئی کلام لانے سے عاجز ہو جانا قرآن کے منزل من اللہ ہونے اور نبوت کی صداقت ہونے کی دلیل ہے۔

﴿24﴾ سرکشی اور تکبر ہر شر، گمراہی اور فتنہ کی اصل ہے۔

﴿25﴾ اللہ تعالی کا پیدا کرنے میں تنہا ہونا اس کی وحدانیت اور الوہیت کی دلیل ہے۔

﴿26﴾ غیب کا علم اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کو نہیں ہے۔

﴿27﴾ قرآن مجید میں آپ ﷺ کے لیے اور آپ کے امتیوں میں سے ہر ایک کے لیے تسلی کا سامان موجود ہے۔

﴿28﴾ بندہ کو چاہیے کہ وہ ظلم سے بچے کیونکہ اس کی سزا دنیا اور آخرت میں بہت بڑی ہے۔

﴿29﴾ صبر کرنا یہ انبیاء کی سنت ہے اور یہ دعاۃ الی اللہ کا توشہ ہے۔

﴿30﴾ مکر کرنے والوں کا مکر انہی پر لوٹتا ہے۔

﴿31﴾ اللہ تعالی اپنے نبی کا نگران اور محافظ ہے، ہرگز کوئی نبی کو ذرہ برابر تکلیف بھی اللہ کے حکم کے بغیر نہیں پہنچا سکتا۔

﴿32﴾ مسلمان کو چاہیے کہ وہ ذکر، نماز اور دعاء کے موقع کو غنیمت جانے۔

﴿33﴾ اللہ تعالی کے ذکر کے لیے اوقات اور مکان کی کوئی قید نہیں ہے، ہر وقت، ہر جگہ کی شریعت نے اجازت دی ہے۔

سورۂ طور اس لیے کہا گیا کہ اس میں جبل طور کی قسم کھائی گئی ہے۔جس پر اللہ نے موسی علیہ السلام سے کلام کیا تھا، اس پہاڑ پر نور چھایا تھا جس کی وجہ سے اس پہاڑ کا مقام بہت بلند ہوا۔

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَٱتَّبَعَتۡهُمۡ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَٰنٍ أَلۡحَقۡنَا بِهِمۡ ذُرِّيَّتَهُمۡ وَمَآ أَلَتۡنَٰهُم مِّنۡ عَمَلِهِم مِّن شَيۡءٖۚ كُلُّ ٱمۡرِيِٕۭ بِمَا كَسَبَ رَهِينٞ ﴿٢١﴾ ﴾الطور

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اورانکی اولادنے بھی ایمان میں ان کی پیروی کی ہم ان کی اولاد کو ان تک پہنچا دیں گے اور ان کے عمل سے ہم کچھ کم نہ کریں گے، ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا گروی ہے ۔

آیت2:وقَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَٱصۡبِرۡ لِحُكۡمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعۡيُنِنَاۖ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٤٨﴾ ﴾الطور

ترجمہ: تو اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر سے کام لے، بے شک تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ صبح کو جب تو اٹھے اپنے رب کی پاکی اور حمد بیان کر۔

حدیث: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ " إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِلاَّ تَفْعَلْ مَلأْتُ يَدَيْكَ شُغْلاً وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ " .(سنن الترمذي :2466، صحیح ابن ماجہ:3331)

ترجمہ: اللہ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے تو اپنا دل بھر کر فراغت سے میری عبادت کر میں تیرا دل تونگری سے بھر دوں گا اور تیری مفلسی دور کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرا دل (دنیا کے) بکھیڑوں سے بھر دوں گا اور تیری مفلسی دور نہیں کروں گا۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ النَّجْمِ
The Star | An-Najm | ستارہ
53
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- علم و معرفت کا مصدر صرف اللہ ہے۔ [189]
- یہ سورت بتاتی ہے کہ اللہ کے بارے میں علم و معرفت حاصل کرنے کے دو طریقے ہیں: [190]
  - ظن و گمان کا راستہ
  - وحی کا راستہ
- اور کفار کو کہا جارہا ہے کہ تم نے جس راستے کا انتخاب کیا ہے وہ گمان کا ہے۔

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿إِنْ هِيَ إِلَّآ أَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَٰنٍ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَمَا تَهْوَى ٱلْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَآءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ ٱلْهُدَىٰٓ ﴿٢٣﴾﴾ النجم

ترجمہ: دراصل یہ صرف نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے ان کے رکھ لیے ہیں اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔ یہ لوگ تو صرف اٹکل کے اور اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ اور یقیناً ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آ چکی ہے (23)۔

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَمَا لَهُم بِهِۦ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ ۖ وَإِنَّ ٱلظَّنَّ لَا يُغْنِى مِنَ ٱلْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿٢٨﴾﴾ النجم

ترجمہ: حالانکہ انہیں اس کا کوئی علم نہیں وہ صرف اپنے گمان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور بیشک وہم (و گمان) حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں دیتا (28)۔

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِۦ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ ٱهْتَدَىٰ ﴿٣٠﴾﴾ النجم

ترجمہ: یہی ان کے علم کی انتہا ہے۔ آپ کا رب اس سے خوب واقف ہے جو اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہی خوب واقف ہے اس سے بھی جو راہ یافتہ ہے (30)۔

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿أَعِندَهُۥ عِلْمُ ٱلْغَيْبِ فَهُوَ يَرَىٰٓ ﴿٣٥﴾﴾ النجم

ترجمہ: کیا اسے علم غیب ہے کہ وہ (سب کچھ) دیکھ رہا ہے؟ (35)۔

---

189 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (اتحاف الخلق بمعرفة الخالق: عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

190 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (شرح أصول الإيمان: محمد بن صالح العثيمين)

علم سارا کا سارا اللہ کی جانب سے ہے۔اس وحی کی سچائی کے بارے میں کسی قسم کا شک نہ ہو۔

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَمَا يَنطِقُ عَنِ ٱلْهَوَىٰٓ ۝٣ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْىٌ يُوحَىٰ ۝٤ ﴾النجم

ترجمہ: اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں (3) وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے (4)۔

اب ہم خود سوچیں کہ علم کہاں سے لیں؟ اس ستارے سے علم نہ لیں جو گرتا ہے اور مادی چیز ہے بلکہ علم لیں اس وحی سے جو نبی صادق پر نازل ہوتی ہے جو گمراہ نہیں ہیں ۔

بعض موضوعات

1. وحی کا اثبات اور نبی ﷺ کا جبرئیل علیہ السلام کو دیکھنا اور اللہ کی بڑی نشانیاں۔ (1-18)
2. بتوں کی پرستش ایک ضلالت ہے۔ (19-30)
3. گناہ گار اور نیکوکار کا انجام اور محسنین کی صفات۔ (31-32)
4. ولید بن مغیرہ پر زجر و توبیخ۔ (33-41)
5. اللہ تعالی مخلوقات کے تصرف پر قادر ہے، کافروں کو عذاب دینے پر قادر ہے۔ (42-62)

بعض اسباق

1. خالق اپنی مخلوقات میں جس کی چاہتا ہے قسم کھاتا ہے مخلوق کے لیے خالق کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانا جائز نہیں ۔
2. ستاروں کا ظاہر ہونا اور ڈوبنا ایک متعین وقت میں ہوتا ہے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالی نے ستاروں کو ایک معین نظام کے ساتھ جوڑدیا ہے ۔
3. ستارے عبادت کے مستحق نہیں بلکہ ان کا پیدا کرنے والا عبادت کا زیادہ مستحق ہے ۔
4. "ثم دنا فتدلی" (پھر نزدیک ہوا اور اتر آیا) اس بات کی دلیل ہے کہ جبرئیل اور آپ ﷺ کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں تھی ۔

5 الله تعالی نے محمد ﷺ کی تعریف بیان کی ۔

6 آپ ﷺ غایت درجہ اپنے رب کا ادب کیا کرتے تھے، جس بات کا حکم الله تعالی آپ کو دیتا اس سے تجاوز نہیں فرماتے ۔

7 دین میں ہر وہ چیز جس کی دلیل الله نے نہیں اتاری وہ باطل اور فاسد ہے اور وہ دین کا حصہ نہیں ہو سکتا ۔

8 الله تعالی کے مقرب باعزت فرشتوں کی سفارش بھی دو شرائط کے بغیر نفع نہیں پہنچا سکتی: 1۔ الله تعالی ان کو سفارش کی اجازت دے، 2۔ جس کے بارے میں سفارش کی جارہی ہے اس سے بھی الله تعالی راضی ہو ۔

9 مشرکین کا قول کہ فرشتے الله کی بیٹیاں ہیں یہ قول نہ الله سے ماخوذ ہے ،نہ رسول سے ماخوذ ہے ، نہ فطرت اس پر دلالت کرتی ہے اور نہ عقل اس کی تائید کرتی ہے ۔

10 الله تعالی نے فرشتوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔

11 آخرت پر ایمان رکھنے والوں کی ساری کوششیں آخرت کے اجر کے لیے ہی ہوتی ہیں اور ان کا علم کتاب و سنت سے ماخوذ ہوتا ہے ۔

12 الله تعالی ساتوں آسمانوں اور زمینوں کا مالک ہے اور اپنے ماسوا سے بے نیاز ہے ۔

13 الله تعالی راہ حق سے بھٹکے ہوئے کو بھی جانتا ہے اور راہ پالینے والے کو بھی جانتا ہے، جس کی جیسی جستجو ویسا معاملہ ہوتا ہے ۔

14 محسنین بڑے گناہوں کا ارتکاب نہیں کرتے ہیں جیسے شرک، فواحش اور زنا وغیرہ کا ارتکاب ۔

15 صغیرہ گناہوں سے کوئی محفوظ نہیں ہوتا نماز اور دوسری نیکیاں اس کا کفارہ ہو جاتی ہیں۔

16 جو آدمی صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کی مغفرت کی دعاء کرتا ہے الله تعالی کی مغفرت ایسے لوگوں کے لیے بڑی وسیع ہے ۔

17 الله تعالی اپنے بندوں کے تمام احوال، اقوال اور افعال سے باخبر ہے۔

18 کوئی آدمی الله پر اپنے نفس کی پاکی پیش نہیں کر سکتا بلکہ الله ہی "مُزَکِی" ہے۔

19 ریاکاری اور دکھاوے سے بچنا چاہیے ۔

20 غیب کا علم الله کے علاوہ اور کسی کو نہیں ہے ۔

21 قرب الہی کے اعمال کا دارو مدار نصوص پر ہوتا ہے قیاس اور آراء پر اس کا انحصار نہیں ہو سکتا۔

22 صدقہ ودعاء دونوں نص سے ثابت ہے جس کا ثواب میت کو پہنچتا ہے ۔

23 ابراہیم علیہ السلام کو تمام اوامر کو بجالانے ، نواہی سے بچنے اور تبلیغ رسالت کمال درجہ تک انجام دینے کی وجہ سے انہیں سارے لوگوں کا امام بنایا گیا تاکہ لوگ تمام احوال، اقوال اور افعال میں ابراہیم علیہ السلام کی اقتداء کریں۔

﴿24﴾ اللہ تعالی اپنے حکم اور فیصلے میں عدل سے کام لیتاہے ، قدرت والا،جاننے والا اور قوی ہے ۔

﴿25﴾ اللہ تعالی کی خشیت سے رونے کی ترغیب دلائی گئی اور اللہ تعالی سے دور کرنے والی چیز سے روکا گیا۔

﴿26﴾ سورۃ النجم کی آخری آیت پر سجدہ کرنا چاہیے، یہ سجدہ تلاوت ہے، اللہ کے نبی کے ساتھ مشرکین بھی بے ساختہ سجدہ میں گر پڑے تھے۔

مناسبت / لطائف التفسیر

- سابقہ سورت میں اختتام نجم سے اور اس سورت کی ابتدا بھی نجم سے ہوئی : قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿وَٱلنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ۝١﴾ النجم (ترجمہ: قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے)۔
- سابقہ سورت میں انذار اور عذاب کے پہلو کو غالب کر کے پیش کیا گیا تھا اس سورت میں تردید کا زیادہ ذکر ہے:
  - باطل شفاعت کی تردید
  - منکرین و مکذبین کو تنبیہ
  - معبودان باطلہ پر تکیہ لگا کر بیٹھنے والوں پر تردید کہ وہ صرف فرضی نام ہیں اور کچھ نہیں۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿ٱلَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَـٰٓئِرَ ٱلْإِثْمِ وَٱلْفَوَٰحِشَ إِلَّا ٱللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ وَٰسِعُ ٱلْمَغْفِرَةِ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنشَأَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ وَإِذْ أَنتُمْ أَجِنَّةٌ فِى بُطُونِ أُمَّهَـٰتِكُمْ ۖ فَلَا تُزَكُّوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ ٱتَّقَىٰٓ ۝٣٢﴾ النجم

ترجمہ: جو صغیرہ گناہوں کے سوا بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں۔ بے شک تمہارا پروردگار بڑی بخشش والا ہے۔ وہ تم کو خوب جانتا ہے۔ جب اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچّے تھے۔ تو اپنے آپ کو پاک صاف نہ جتاؤ۔ جو پرہیز گار ہے وہ اس سے خوب واقف ہے۔

حدیث: أن رجلًا ذُكِرَ عندَ النبيِّ صلى الله عليه وسلم فأثنى عليه رجلٌ خيرًا ، فقال النبيُّ صلى الله عليه وسلم : ويحك ! قطعتَ عُنُقَ صاحبِك - يقولُه مِرارً -، إن كان أحدُكم

مادِحًا لا مَحالةَ فلْيقلْ : أَحسَبُ كذا وكذا ، إن كان يَرى أنه كذلك ، واللهُ حَسيبُه ، ولا يُزَكِّي على اللهِ أحدًا .(صحيح البخاري:6061)

ترجمہ: ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا اور اس کی تعریف کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افسوس تجھ پر تو نے اپنے دوست کی گردن توڑ دی اور چند بار یہی کلمات فرمائے (پھر فرمایا) اگر تم میں سے کسی کی تعریف کرنی ہی تو کہے کہ میں ایسا ایسا گمان کرتا ہوں، اگر اس کے خیال میں ایسا ہے اور اس کو سمجھنے والا اللہ ہے اور اللہ پر کسی کی پاکیزگی بیان نہیں کرنی چاہیے۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ﴿٣٩﴾﴾النجم

ترجمہ: اور یہ کہ ہر انسان کے لیے صرف وہی ہے جس کی کوشش خود اس نے کی ۔

حدیث: إذا ماتَ الإنسانُ انقطعَ عنه عملُه إلا من ثلاثةٍ : إلا من صدقةٍ جاريةٍ . أو علمٍ ينتفعُ به . أو ولدٍ صالحٍ يدعو له.(صحیح مسلم:1631)

ترجمہ:جب انسان مر جاتاہے تو اس کا عمل کا سلسلہ منقطع ہوجاتاہے سوائے تین باتوں کے ۔ صدقہ جاریہ ، نفع بخش علم اور صالح اولاد جو اس کے حق میں دعا کرے۔

أهداف سور القرآن
سُوْرَةُ الْقَمَرِ
The Moon | Al-Qamar | چاند
54
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- اس سورت کی بیشتر آیتوں میں جھٹلانے والوں کا انجام بتایا گیا،اس سورت میں مختلف عذابوں کا مشاہدہ کراتے ہوئے دھمکیوں کی بھرمار کی گئی ہے۔[191]
- ان دو آیتوں کو بار بار دہرایا گیا: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴾القمر
ترجمہ: بتاؤ میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں کیسی رہیں؟ (16)
اور قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴾القمر
ترجمہ: اور بیشک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کردیا ہے۔ پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟ (17)

بعض موضوعات

1. شق قمر کا معجزہ۔ (1)
2. شق قمر کے معجزے پر مشرکوں کا برتاؤ اور ان کا انجام۔ (2-8)
3. نوح علیہ السلام ، عاد و ثمود، لوط علیہ السلام اور آل فرعون کا قصہ۔ (9-42)
4. کفار قریش کو دھمکی اور مجرموں کا ٹھکانہ۔ (43-53)
5. متقیوں کا بدلہ۔ (54-55)

بعض اسباق

1. قیامت کے دن کا وقت قریب ہے لہذا لوگوں کو اس کی تیاری کرنا ضروری ہے ۔
2. شق قمر ان حسی معجزات میں سے ہے جس کے ذریعے اللہ تعالی نے اپنے نبی کی تائید فرمائی۔

191 مزیدمعلومات کے لیے اس کتابکو ضرور پڑھیں (اتحاف الخلق بمعرفة الخالق: عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

3 قرب قیامت کی خبر انسان کو اللہ کی اطاعت، اس کی رضا حاصل کرنے، تقوی اختیار کرنے اوراعمال صالحہ بجالانے کی طرف دعوت دے رہی ہے۔

4 قرب قیامت واقع ہونے والی علامات کے واقع ہونے کے باوجود کفار اعراض، خواہشات کی پیروی، جھٹلانے والی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

5 جھوٹ، اعراض، خواہشات کی پیروی، اللہ تعالی کی نشانیوں سے غفلت، یہ سب ایک آدمی کی ہلاکت کے اسباب میں سے ہے۔

6 ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر ہے اور کام کا نتیجہ بھی ہوتا ہے۔

7 رات چاہے جتنی لمبی ہو سورج ضرور طلوع ہوتا ہے اسی طرح ظالموں کو بطور مہلت کتنا ہی لمبا وقت کیوں نہ دیا جائے پکڑ کاوقت قریب آہی جاتا ہے۔

8 قیامت کے دن سارے لوگ ننگے بدن، ننگے سر اور بغیر ختنہ کے ہونگے، کفار کی آنکھیں مارے افسوس اور ندامت کے جھکی ہوئی ہونگی اور وہ دن کافروں پر بڑا سخت ہوگا۔

9 "مھطعین الی الداع یقول الکافرون ھذا یوم عسر" (ترجمہ: پکارنے والے کی طرف دوڑتے ہوں گے اور کافر کہیں گے یہ دن تو بہت سخت ہے (8))
یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مومنین پر قیامت کادن آسان ہوگا اور یہ خوشیوں اور خوشخبریوں کا دن ہوگا۔

10 "فکیف عذابی ونذر" (ترجمہ: بتاؤ میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں کیسی رہیں؟ (61))
اس آیت کے تکرار میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ پچھلی قوموں میں سے جس کا بھی ذکر ہو تو لوگ اچھی طرح سے سنے اور اس سے نصیحت حاصل کریں۔

11 جھٹلانے والوں کا انجام دنیا وآخرت میں برا ہوتا ہے۔

12 دنیا میں فریب سے نجات اور دشمنوں پر مدد کی شکل میں مومنوں کو ان کا بدلہ دیا جاتا ہے۔

13 اللہ تعالی نے اپنی کتاب کو سمجھنے، پڑھنے اور یاد کرنے کے اعتبار سے آسان کیا ہے۔

14 اللہ تعالی کے قوانین میں تبدیلی نہیں ہوتی۔

15 ہوا اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے، جو اہل ایمان کے پاس خوشخبری لاتی ہے اور کفار، سرکش لوگوں پر اللہ کا عذاب لے کر آتی ہے

﴿16﴾ اللہ کے اولیاء کے ساتھ اللہ کی رحمت اور نصرت ہوتی ہے۔

﴿17﴾ انبیاء کرام کفار کی جانب سے دی جانی والی تکالیف پر صبر کرنے اور تقدیر پر راضی رہنے کو کفارۂ سیئات اور رفع درجات کا ذریعہ سمجھتے تھے۔

﴿18﴾ کفار اور سرکش لوگوں کے پیمانے الٹے ہوتے ہیں ،ہدایت ان کی نظر میں گمراہی اور گمراہی ہدایت ہوتی ہے، کفر اور گمراہ لوگوں کا تعلق بے کار قسم کے شبہات سے ہوتا ہے۔

﴿19﴾ حق کے دشمن نہ کسی حرمت کا خیال رکھتے ہیں، نہ کسی عہد اور ذمہ کا ۔

﴿20﴾ جن نفوس میں خباثت ہوتی ہے امتحان کے ذریعہ اللہ تعالی ان کی چھپی ہوئی باتوں کو ظاہر کرتے ہیں ۔

﴿21﴾ قوم لوط ہم جنس پرستی کی وجہ سے پتھروں کی بارش سے ہلاک و برباد کر دی گئی۔

﴿22﴾ اس عذاب سے لوط علیہ السلام اور ان کے گھر والوں میں سے جنہوں نے ایمان لایا وہ بچ گئے ۔

﴿23﴾ ظالموں کی ہلاکت اور متقین کی نجات بھی اللہ کی نعمت ہے جس پر اللہ کاشکر ادا کرنا چاہیے ۔

﴿24﴾ کفر اور تکذیب کا انجام ایک ہی ہے چاہے اس کی شکلیں مختلف ہی کیوں نہ ہوں۔

﴿25﴾ جھٹلانے والوں کے انجام سے عبرت ونصیحت حاصل کرنا چاہیے ۔

﴿26﴾ مشرکین کو ان کی قوت اور وحدت اللہ کے عذاب سے بچا نہ سکی ۔

﴿27﴾ آخرت کا عذاب دنیا کے عذاب سے زیادہ خطرناک ہے ۔

﴿28﴾ چند قوموں کا بھی تذکرہ ہوا:

۞ قوم نوح:قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَفَجَّرْنَا ٱلْأَرْضَ عُيُونًا فَٱلْتَقَى ٱلْمَآءُ عَلَىٰٓ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾ ﴾القمر،

ترجمہ: اور زمین سے چشموں کو جاری کر دیا پس اس کام کے لیے جو مقدر کیا گیا تھا (دونوں) پانی جمع ہو گئے (12)

۞ قوم عاد : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ إِنَّآ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِى يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ ﴾القمر،

ترجمہ: ہم نے ان پر تیز وتند مسلسل چلنے والی ہوا، ایک پیہم منحوس دن میں بھیج دی (19)

۞ قوم ثمود:قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ إِنَّآ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَٰحِدَةً فَكَانُوا۟ كَهَشِيمِ ٱلْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ ﴾القمر،

ترجمہ: ہم نے ان پر ایک چیخ بھیجی پس ایسے ہو گئے جیسے باڑ بنانے والے کی روندی ہوئی گھاس (31)

۞ قوم لوط: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ إِنَّآ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّآ ءَالَ لُوطٍ ۖ نَّجَّيْنَٰهُم بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾ ﴾القمر،

ترجمہ: بیشک ہم نے ان پر پتھر برسانے والی ہوا بھیجی سوائے لوط (علیہ السلام) کے گھر والوں کے، انہیں ہم نے سحر کے وقت نجات دے دی (34)

آل فرعون: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿كَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذۡنَٰهُمۡ أَخۡذَ عَزِيزٖ مُّقۡتَدِرٍ ﴿٤٢﴾﴾القمر
ترجمہ: انہوں نے ہماری تمام نشانیاں جھٹلائیں پس ہم نے انہیں بڑے غالب قوی پکڑنے والے کی طرح پکڑ لیا (42)

یہ ساری آیتیں عذاب کی کیفیت بیان کر رہی ہیں تا کہ ہم جانیں کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔

مناسبت / لطائف التفسیر

- گذشتہ سورت اجمالی طور پر قیامت کا اشارہ دے کر ختم ہوئی یہ سورت اس موضوع کو بنیاد بنا کر شروع کی گئی۔
- گذشتہ سورت میں آسمانی ستارے کے گرنے سے شروعات کر کے سمجھا یا گیا،اس سورت میں آسمان کی ہی ایک نشانی چاند کے پھٹنے کو بنیاد بنا کر آفاقی دلائل سے سمجھایا گیا۔
- سورۂ قمر میں اللہ کے عذابوں کا ذکر ہے، سورۂ رحمن میں اللہ کی نعمتوں کا ذکر ، ایک سورت انذار کا خلاصہ دوسری سورت تبشیر کا خلاصہ،سورۂ رحمن اور سورۂ قمر میں بار بار ترجیع ہے، دونوں میں ڈانٹنے کا انداز ہے۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَلَقَدۡ يَسَّرۡنَا ٱلۡقُرۡءَانَ لِلذِّكۡرِ فَهَلۡ مِن مُّدَّكِرٖ ﴿١٧﴾﴾القمر
ترجمہ: اور بے شک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے۔ پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟ ۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَكُلُّ صَغِيرٖ وَكَبِيرٖ مُّسۡتَطَرٌ ﴿٥٣﴾﴾القمر
ترجمہ: (اسی طرح) ہر چھوٹی بڑی بات بھی لکھی ہوئی ہے ۔

حدیث: يا عائشةُ إياكِ ومحقَّراتِ الأعمالِ فإنَّ لها من اللهِ طالبًا(صحیح ابن ماجہ:3440)
ترجمہ: ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا تو ان گناہوں سے بچی رہ جن کو لوگ حقیر جانتے ہیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ان کا بھی مؤاخذہ کرے گا۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الرَّحْمَنِ
Ar-Rahman | بڑا مہربان
The Most Gracious
55
اس سورت کے مکی یا مدنی ہونے میں اختلاف ہے، مصحف مدینہ کے مطابق
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- بذریعۂ نعمت اللہ کی معرفت۔[192]

- اس آیت کی تکرار بار بار ہوئی ہے قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾الرحمن، (ترجمہ: پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟) اس آیت کو 31مرتبہ دہرایا گیا۔

- یہ وہ پہلی سورت ہے جس میں جن و انس کو ایک ساتھ مخاطب کیا گیا ہے۔قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ ٱلثَّقَلَانِ ﴿٣١﴾ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٢﴾ يَٰمَعْشَرَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ إِنِ ٱسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا۟ مِنْ أَقْطَارِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ فَٱنفُذُوا۟ لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَٰنٍ ﴿٣٣﴾﴾الرحمن
ترجمہ: (جنوں اور انسانوں کے گروہو!) عنقریب ہم تمہاری طرف پوری طرح متوجہ ہو جائیں گے (31) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤگے؟ (32) اے گروہ جنات و انسان! اگر تم میں آسمانوں اور زمین کے کناروں سے باہر نکل جانے کی طاقت ہے تو نکل بھاگو! بغیر غلبہ اور طاقت کے تم نہیں نکل سکتے (33)۔

- ایک ضدی شخص دیکھ کر بھی انجان بنتا ہے، آپ سے پوچھتا ہے یہ کہاں ہے وہ کہاں ہے؟ تو آپ اس کو بار بار سمجھاتے ہوئے کہتے ہیں کیا تجھے یہ نظر نہیں آیا؟ یہ نظر نہیں آیا؟ بالکل اسی طرح نشانیوں کا مطالبہ کرنے والوں کو آفاق و انفس کی نشانیوں کو بار بار دکھا کر سمجھایا جارہا ہے کہ تجھے یہ نشانی نظر نہیں آتی؟ یہ نشانی نظر نہیں آتی؟

بعض موضوعات

1. اللہ کی بندوں پر نعمتیں اور نعمتوں کی ناقدری کرنے والوں پر زجر و توبیخ۔ (1-25)
2. ہر مخلوق فنا ہونے والی ہے اور اللہ ہی کی ذات باقی رہنے والی ہے۔ (26-30)
3. جن و انس اللہ کی قدرت کے آگے بے بس ہیں۔ (31-36)
4. مجرموں کا آخرت میں انجام۔ (37-45)
5. جنت کے اوصاف۔ (46-78)

192 مزیدمعلو مات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (اتحاف الخلق بمعرفة الخالق: عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

بعض اسباق

1 اس سورت میں مجرموں اور متقیوں کے انجام کی خبر دی گئی ہے :

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ﴿٤١﴾﴾ الرحمن
ترجمہ: گناہ گار صرف حلیہ ہی سے پہچان لیے جائیں گے اور ان کی پیشانیوں کے بال اور قدم پکڑ لیے جائیں گے (41)۔

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ﴿٤٦﴾﴾ الرحمن
ترجمہ: اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا دو جنتیں ہیں (46)۔

2 سورت کی ابتداء اللہ تعالی کی صفت الرحمان سے کی ہے جس کا مادہ رحمت ہے، رحمت اللہ تعالی کی سب سے بڑی اور خوبصورت صفات میں سے ہے اللہ تعالی کی رحمت کا اندازہ اس حدیث سے ہو گا: إن للهِ مائةَ رحمةٍ. أنزل منها رحمةً واحدةً بين الجنِ والإنسِ والبهائمِ والهوامِ . فبها يتعاطفون . وبها يتراحمون . وبها تعطفُ الوحشُ على ولدِها . وأخّر اللهُ تسعًا وتسعين رحمةً . يرحمُ بها عبادَه يومَ القيامةِ.
(ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ کے لئے سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک جنات انسانوں چوپاؤں اور کیڑوں مکوڑوں کے لئے نازل کی جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر شفقت ومہربانی اور رحم کرتے ہیں اور اسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچہ پر شفقت کرتا ہے اور اللہ نے ننانوے رحمتیں بچا کر رکھی ہیں جن سے قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحمت فرمائے گا۔) ﴿صحیح مسلم: 2752﴾

3 اللہ تعالی کی بڑی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت علم ہے، جس سے دل اور روح کو زندگی ملتی ہے، جس کی بنیاد پر قومیں ترقی کرتی ہیں ۔

4 مومنوں کو چاہیے کہ اللہ تعالی کی نعمت علم پر شکر گزاری کرتے ہوئے اس کی حمد بیان کریں۔

5 نعمتِ علم کی شکر گزاری میں سے علم پر عمل کرنا، اس کو لوگوں تک پہنچانا اور کتمان علم سے بچنا ہے ۔

6 اگر مومن اس سورت پر غور وفکر کرے گا تو اللہ تعالی کی بہت سی نعمتیں پائے گا جس میں آسمان، زمین ستارے وغیرہ ہیں۔

7 قرآن کریم کا اعجاز ہے کہ وہ انسان کی خلقت کے بارے میں گفتگو کرتا ہے کہ اس کی اصل لیسدار مٹی ہے جو سوکھ کر ٹھیکری کے مانند ہو گئی ۔

8 ہر روز صبح وشام سورج کا طلوع اور غروب ہونا اللہ کی نشانیوں میں سے ہے ۔

9 دن اور رات کا اختلاف، موسموں کی تبدیلی، اللہ تعالی کی نشانیاں بھی ہیں اور نعمتیں بھی جس سے ساری مخلوقات فوائد حاصل کرتی ہیں۔

10 سمندر اور نہریں اللہ کی نعمت ہیں، جس میں بعض کا پانی میٹھا ہے، جس سے ساری مخلوقات اپنی ضروریات کی تکمیل کرتی ہیں اور کھارے پانی کی اہمیت بھی اپنی جگہ مسلم ہے۔

11 موت بھی اللہ کی ایک نعمت ہے جس سے انسان کو اس زندگی کی اور زندگی میں موجود نعمتوں کی قدر ہوتی ہے۔

12 موت کا نعمت ہونے کا معنی یہ بھی ہے کہ مومن موت کے ذریعہ دنیاوی فتنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے
جیسا کہ حدیث میں آتا ہے: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجِنَازَةٍ، فَقَالَ: "مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ"، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ قَالَ: "الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللّٰهِ، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ، وَالْبِلَادُ، وَالشَّجَرُ، وَالدَّوَابُّ".
ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "مستریح" (یعنی آرام پانے والا ہے) یا «مستراح منه» (یعنی اس سے آرام پایا گیا ہے)۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: مستریح و مستراح منہ سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مومن آدمی دنیا کی مصیبتوں سے آرام پاجاتا ہے اور فاجر وبدکار آدمی سے بندے، شہر، درخت اور جانور آرام پاجاتے ہیں۔ (متفق علیہ، بخاری: 6512، صحیح مسلم: 950)

13 "کل یوم هو فی شان" اس آیت میں یہود پر رد ہے، یہود کا کہنا ہے کہ اللہ تعالی ہفتہ کے دن آرام کرتا ہے کوئی کام نہیں کرتا، اگر اللہ تعالی ایک لمحہ کے لیے بھی نعوذباللہ غافل ہو تو پھر اس دنیا کی تباہی وبربادی ہو جائے گی۔

14 اللہ تعالی کی شان یہ ہے کہ وہ بندوں کے گناہ معاف فرماتا ہے، عیب پر پردہ ڈالتا ہے، ان کی مدد کرتا ہے اوررحم وکرم کا معاملہ کرتا ہے۔

15 حساب وجزاء ان بڑی نعمتوں میں سے ہے جس سے دنیا کے امور اور آخرت کی میزان قائم ہوتے ہیں تاکہ محسن کو اس کے احسان کا بدلہ ملے، برے کو اس کی برائی کا بدلہ اور مظلوم کواس کی مظلومیت کا بدلہ مل جائے۔

16 اللہ تعالی کی یہ اپنے بندوں پر مہربانی ہے کہ اس نے اس کی ناراضگی اور غضب کے اسباب سے آگاہ کردیا۔

17 حساب اور بدلہ ایک نعمت ہے، محسنین کے حق میں رحمت ہے اور بروں کے حق میں انصاف کامعاملہ ہے۔

18 قیامت کے دن کوئی شخص اللہ کے فیصلے سے نہ بھاگ سکتا ہے، نہ کوئی اس کو بچا سکتا ہے اور نہ اس دن اللہ کے دشمنوں کا کوئی مددگار ہوگا۔

19 انسانیت کو قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر کر کے نصیحت کرنا بھی اللہ کی ایک نعمت ہے جس کو تصور میں رکھتے ہوئے لوگ تقوی اور نعمتوں کی زندگی گزاریں۔

﴿20﴾ اللہ تعالی اس کی نعمتوں کا انکار ،اور جھٹلانے والوں کی پکڑ پر کامل قدرت رکھتا ہے ۔

﴿21﴾ اللہ تعالی کا دنیا میں جنت کی نعمتوں کا ذکر کر دینا بھی ایک نعمت ہے تاکہ مومن کو اس کے جاننے پرمزید اس کی طلب میں شوق وجذبہ میں اضافہ ہو جائے ۔

﴿22﴾ عورت کا نگاہوں کو نیچے رکھنا اس کی شرافت کی علامت اورمزید اس کے حسن وجمال کا ذریعہ ہے ۔

﴿23﴾ عجیب بات ہے کہ انسان جنت کی بہترین حور کو چھوڑ کر کے دنیا کے پیچھے پڑا ہوا ہے ۔

﴿24﴾ خوف الٰہی جنت کی نعمتوں کے حصول کا ذریعہ ہے ۔

سورۂ قمر میں عذابوں کے ذریعہ نصیحت و عبرت ہے، سورۂ رحمن میں نعمتوں کے ذریعہ عبرت لینے کا ذکر۔

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَأَقِيمُوا۟ ٱلْوَزْنَ بِٱلْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا۟ ٱلْمِيزَانَ ﴿٩﴾ ﴾الرحمن
ترجمہ: انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تول میں کم نہ دو ۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِۦ جَنَّتَانِ ﴿٤٦﴾ ﴾الرحمن
ترجمہ: اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا دو جنتیں ہیں

حدیث: جنتانِ من فضةٍ ، آنيتُهما وما فيهما ، وجنتانِ من ذهبٍ ، آنيتُهما وما فيهما ، وما بين القومِ وبين أن ينظروا إلى ربهم إلا رداءُ الكبرياءِ على وجهِه في جنةِ عدنٍ(صحيح البخاري:7444)
ترجمہ: آں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو جنتیں ایسی ہوں گی کہ ان کے برتن اور وہاں کی تمام چیزیں چاندی کی ہوں گی اور دو جنتیں ایسی ہوں گی کہ ان کے تمام برتن اور وہاں کی تمام چیزیں سونے کی ہوں گی، اور لوگوں کے درمیان اور اس امر کے درمیان کہ وہ اپنے پروردگار کو جنت عدن میں دیکھ سکیں، اللہ کے چہرے پر چادر کبریائی کے سوا کوئی چیز حائل نہ ہو گی۔

أهداف سور القرآن
سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ
Waqe' hone waali | واقع ہونے والی
The Event
56
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- سورہ واقعہ قیامت کے حالات پر مشتمل ہے۔
- قیامت کے دن لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہونگے:
  - أصحاب اليمين - سیدھے ہاتھ والے، قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿فَأَصۡحَٰبُ ٱلۡمَيۡمَنَةِ مَآ أَصۡحَٰبُ ٱلۡمَيۡمَنَةِ ٨﴾ الواقعة (ترجمہ: پس داہنے ہاتھ والے کیسے اچھے ہیں داہنے ہاتھ والے (8))
  - أصحاب الشمال - بائیں ہاتھ والے، قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَأَصۡحَٰبُ ٱلۡمَشۡـَٔمَةِ مَآ أَصۡحَٰبُ ٱلۡمَشۡـَٔمَةِ ٩﴾ الواقعة (ترجمہ: اور بائیں ہاتھ والے کیا حال ہے بائیں ہاتھ والوں کا (9))
  - والسابقون - سبقت کرنے والے، قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَٱلسَّٰبِقُونَ ٱلسَّٰبِقُونَ ١٠﴾ الواقعة (ترجمہ: اور جو آگے والے ہیں وہ تو آگے والے ہی ہیں (10))
- ان تین گروہ کا انجام کار بتایا گیا، قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿فَأَمَّآ إِن كَانَ مِنَ ٱلۡمُقَرَّبِينَ ٨٨ فَرَوۡحٞ وَرَيۡحَانٞ وَجَنَّتُ نَعِيمٖ ٨٩ وَأَمَّآ إِن كَانَ مِنۡ أَصۡحَٰبِ ٱلۡيَمِينِ ٩٠ فَسَلَٰمٞ لَّكَ مِنۡ أَصۡحَٰبِ ٱلۡيَمِينِ ٩١ وَأَمَّآ إِن كَانَ مِنَ ٱلۡمُكَذِّبِينَ ٱلضَّآلِّينَ ٩٢ فَنُزُلٞ مِّنۡ حَمِيمٖ ٩٣ وَتَصۡلِيَةُ جَحِيمٍ ٩٤ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ ٱلۡيَقِينِ ٩٥ فَسَبِّحۡ بِٱسۡمِ رَبِّكَ ٱلۡعَظِيمِ ٩٦﴾ الواقعة

ترجمہ: پس جو کوئی بارگاہ الٰہی سے قریب کیا ہوا ہوگا (88) اسے تو راحت ہے اور غذائیں ہیں اور آرام والی جنت ہے (89) اور جو شخص داہنے (ہاتھ) والوں میں سے ہے (90) تو بھی سلامتی ہے تیرے لیے کہ تو داہنے والوں میں سے ہے (91) لیکن اگر کوئی جھٹلانے والوں گمراہوں میں سے ہے (92) تو کھولتے ہوئے گرم پانی کی مہمانی ہے (93) اور دوزخ میں جانا ہے (94) یہ خبر سراسر حق اور قطعاً یقینی ہے (95) پس تو اپنے عظیم الشان پروردگار کی تسبیح کر (96)۔

- اللہ کی قدرت کاملہ پر دلائل فراہم کیے گئے ہیں۔ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿أَفَرَءَيۡتُم مَّا تُمۡنُونَ ٥٨﴾ ﴿أَفَرَءَيۡتُم مَّا تَحۡرُثُونَ ٦٣﴾ ﴿أَفَرَءَيۡتُمُ ٱلۡمَآءَ ٱلَّذِي تَشۡرَبُونَ ٦٨﴾ ﴿أَفَرَءَيۡتُمُ ٱلنَّارَ ٱلَّتِي تُورُونَ ٧١﴾ الواقعة[193]

193 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (دلائل التوحید: محمد بن عبد الوہاب)

ترجمہ: اچھا پھر یہ تو بتلاؤ کہ جو منی تم ٹپکاتے ہو (58) اچھا پھر یہ بھی بتلاؤ کہ تم جو کچھ بوتے ہو (63) اچھا یہ بتاؤ کہ جس پانی کو تم پیتے ہو (68) اچھا ذرا یہ بھی بتاؤ کہ جو آگ تم سلگاتے ہو (71)۔

روح کے خارج ہوتے وقت کے منظر کا ذکر ہوا۔[194]

بعض موضوعات

1 قیامت کے احوال اور اس وقت لوگوں کے اصناف کا ذکر۔ (14-1)

2 سابقین ، اصحاب یمین اور اصحاب شمال کا ذکر۔ (56-15)

3 بعث بعد الموت اور حساب پر اللہ کی قدرت کا تذکرہ۔ (56-41)

4 قرآن کی عظمت اور اس کے مکذبین کو سخت تنبیہ۔ (87-75)

5 مقربین اور اصحاب یمین کا صلہ اور مکذبین کا درد ناک انجام۔ (96-92)

بعض اسباق

1 قیا مت کے وا قع ہو نے میں کسی قسم کا شک نہیں ہے ۔

2 ہر ایک پر ضروری ہے کہ وہ ہر اس سبب سے بچے جو اس کو آخر ت میں نا کا م کر دے ۔

3 مو من کو چا ہیے کہ نجا ت اور رفع درجا ت کے لیے ہمیشہ کو شش کر تا رہے ۔

4 دنیا وآخرت میں آد می کے درجات کو اس کا ایما ن اور تقوی بڑا تے ہیں ، مشرک اور نا فرمان کو اس کی نا فرما نی اور شرک دنیا وآخرت میں رسوا وذلیل کر تا ہے ۔

5 لو گو ں کی قیا مت کے دن ان کے اعما ل کے اعتبا ر سے تین قسمیں ہو نگی :

السا بقون(سبقت لے جانے والے)

---

194 (مزید معلومات کے لیے یہ کتاب ضرور پڑھیں :کتاب الروح لابن قیم الجوزیة)

۞ **اهل اليمين** (دائیں ہاتھ والے)

۞ **اهل الشمال** (بائیں ہاتھ والے)

﴿6﴾ جولوگ ایمان، اطاعت، جہاد اور توبہ میں سبقت لے جاتے ہیں یہی لوگ اللہ کے ہاں مقرب ہیں۔

﴿7﴾ اصحاب الیمین کے لیے جنت میں ان کے ایمان کا بدلہ کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے اور یہ تمام امتوں میں سے ایک بہت بڑی تعداد ہوگی۔

﴿8﴾ اصحاب الشمال کو آخرت میں مختلف قسم کے عذاب دیے جائینگے کیونکہ دنیا میں گناہوں پر اڑے رہتے تھے اور قیامت کا انکار کرتے تھے۔

﴿9﴾ جیسا عمل ہوگا ویسا بدلہ ہوگا۔

﴿10﴾ آخرت میں فیصلے حق کی بنیاد پر ہونگے، حسب و نسب کی بنیاد پر نہیں، ایمان اور تقوی کی بنیاد پر۔

﴿11﴾ اللہ تعالی مخلوقات کی موت کے بعد انہیں دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے جیسا کہ اس نے انہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا۔

﴿12﴾ دوسری مرتبہ پیدا کرنا پہلی مرتبہ پیدا کرنے سے زیادہ آسان ہے۔

﴿13﴾ انسان کو موت کب آنے والی ہے وہ نہیں جانتا توپھر وہ لمبی عمر کے دھوکہ میں نہ رہے اور آخرت کی تیاری سے غافل نہ ہو جائے۔

﴿14﴾ پانی تمام زندگیوں کی اصل ہے، اگر اللہ تعالی پانی کو میٹھا نہ بناتا توپھر اس سے فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا تھا، اللہ تعالی کی ان گنت اور لاتعداد نعمتوں پر لوگوں کو شکرگزاری کرنی چاہیے۔

﴿15﴾ دنیا کی آگ میں مومنوں اور متقیوں کے لیے عبرت ونصیحت ہے۔

﴿16﴾ اللہ تعالی کی ذات کو ہر عیب اور ہر اس چیز سے جو اس کے شایان شان نہ ہو پاک قرار دینا ضروری ہے۔

﴿17﴾ اللہ تعالی اپنی مخلوقات میں جس کی چاہتا ہے قسم کھاتا ہے لیکن بندہ اپنے رب کے علاوہ کسی اور کی قسم نہیں کھاسکتا۔

﴿18﴾ ستاروں کی قسم سے خالق کی عظمت اور اس کی مخلوق کی وسعت کی طرف اشارہ ہے۔

﴿19﴾ قرآن کریم اللہ کا کلام ہے اور یہ اللہ کے نبی کا ہمیشہ رہنے والا معجزہ ہے نہ تو یہ شاعری ہے اور نہ جادو ہے۔

﴿20﴾ قرآن مجید کو اللہ تعالی نے انسانیت کی ہدایت کے لیے بتدریج نازل فرمایا۔

﴿21﴾ قرآن کا نزول فرشتوں کے ذریعہ سے ہوا نہ کہ جنات کے ذریعہ۔

﴿22﴾ قرآن کریم تبدیلی اور باطل سے محفوظ ہے کیونکہ اللہ تعالی نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے۔

﴿23﴾ قرآن حکیم کے احکام انصاف پر مبنی ہے اور اس کی خبریں ساری کی ساری سچی ہیں۔

﴿24﴾ دین کے معاملہ میں مداہنت حرام ہے۔

﴿25﴾ موت ہر زندہ کی انتہاء ہے، حقیقی مومن موت سے کبھی غافل نہیں ہوتا ہے۔

﴿26﴾ دنیا عمل اور کوشش کرنے کی جگہ ہے اور آخرت حساب اور بدلہ کی جگہ ہے۔

﴿27﴾ سارے لوگ اللہ کی قدرت کے سامنے عاجز وبےبس ہیں۔

﴿28﴾ اللہ تعالی کی تسبیح وتعریف میں مشغول رہنے سے آدمی مقربین کی درجات تک پہنچتا ہے۔

اس سورت میں اچھے اور برے کی تقسیم بتائی گئی جبکہ آنے والی سورت میں نہ صرف اچھے بننے کی تلقین کی گئی بلکہ جنت کی کوشش پر ابھارا گیا۔

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ﴿٢٥﴾ إِلَّا قِيلًا سَلَٰمًا سَلَٰمًا ﴿٢٦﴾ ﴾الواقعة

ترجمہ: نہ وہاں بکواس سنیں گے اور نہ گناہ کی بات۔ صرف سلام ہی سلام کی آواز ہوگی۔

آیت 2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ فَلَوْلَآ إِذَا بَلَغَتِ ٱلْحُلْقُومَ ﴿٨٣﴾ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ﴿٨٥﴾ ﴾الواقعة

ترجمہ: پس جبکہ روح نرخرے تک پہنچ جائے۔ اور تم اس وقت آنکھوں سے دیکھتے رہو۔ ہم اس شخص سے بہ نسبت تمہارے بہت زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم نہیں دیکھ سکتے۔

حدیث: جنتانِ من فضةٍ، آنيتُهما وما فيهما، وجنتانِ من ذهبٍ، آنيتُهما وما فيهما، وما بين القوم وبين أن ينظروا إلى ربهم إلا رداءُ الكبرياءِ على وجهِهِ في جنةِ عدنٍ (صحيح البخاري:7444)

ترجمہ: آن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو جنتیں ایسی ہوں گی کہ ان کے برتن اور وہاں کی تمام چیزیں چاندی کی ہوں گی اور دو جنتیں ایسی ہوں گی کہ ان کے تمام برتن اور وہاں کی تمام چیزیں سونے کی ہوں گی، اور لوگوں کے درمیان اور اس امر کے درمیان کہ وہ اپنے پروردگار کو جنت عدن میں دیکھ سکیں، اللہ کے چہرے پر چادر کبریائی کے سوا کوئی چیز حائل نہ ہو گی۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ
Al-Hadeed | Iron | لوہا
57
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- بتایا گیا کہ مادیت اور روحانیت کے درمیان توازن کیسے قائم رکھیں۔
- دو قسم کے لوگوں کے بارے میں بحث کی گئی:
  - مادیت کے پیچھے دوڑنے والے: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿أَلَمۡ يَأۡنِ لِلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَن تَخۡشَعَ قُلُوبُهُمۡ لِذِكۡرِ ٱللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ ٱلۡحَقِّ وَلَا يَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلۡكِتَٰبَ مِن قَبۡلُ فَطَالَ عَلَيۡهِمُ ٱلۡأَمَدُ فَقَسَتۡ قُلُوبُهُمۡۖ وَكَثِيرٞ مِّنۡهُمۡ فَٰسِقُونَ ١٦﴾ الحدید

    ترجمہ: کیا اب تک ایمان والوں کے لیے وقت نہیں آیا کہ ان کے دل ذکر الٰہی سے اور جو حق اتر چکا ہے اس سے نرم ہو جائیں اور ان کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں ان سے پہلے کتاب دی گئی تھی پھر جب ان پر ایک زمانہ دراز گزر گیا تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں بہت سے فاسق ہیں۔
  - مطلق روحانیت کا نعرہ لگانے والے: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَرَهۡبَانِيَّةً ٱبۡتَدَعُوهَا مَا كَتَبۡنَٰهَا عَلَيۡهِمۡ إِلَّا ٱبۡتِغَآءَ رِضۡوَٰنِ ٱللَّهِ فَمَا رَعَوۡهَا حَقَّ رِعَايَتِهَاۖ فَـَٔاتَيۡنَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنۡهُمۡ أَجۡرَهُمۡۖ وَكَثِيرٞ مِّنۡهُمۡ فَٰسِقُونَ ٢٧﴾ الحدید

    ترجمہ: رہبانیت (ترک دنیا) تو ان لوگوں نے ازخود ایجاد کرلی تھی ہم نے ان پر اسے واجب نہ کیا تھا سوائے اللہ کی رضاجوئی کے۔ سو انہوں نے اس کی پوری رعایت نہ کی، پھر بھی ہم نے ان میں سے جو ایمان لائے تھے۔ انہیں ان کا اجر دیا اور ان میں زیادہ تر لوگ نافرمان ہیں۔
- جو اللہ مردہ زمین سے پودے اگانے پر قادر ہےوہی اللہ مردہ دلوں کو زندہ کرنے کرنے پر بھی قادر ہے، مادہ پرستوں کا تذکرہ کرنے کے بعد اس آیت کو لایا گیا۔ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ يُحۡيِ ٱلۡأَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَاۚ قَدۡ بَيَّنَّا لَكُمُ ٱلۡأٓيَٰتِ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُونَ ١٧﴾ الحدید۔

  ترجمہ: یقین مانو کہ اللہ ہی زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے۔ ہم نے تو تمہارے لیے اپنی آیتیں بیان کردیں تاکہ تم سمجھو۔

بعض موضوعات

1. اللہ کی تسبیح جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے۔ (1-6)
2. اللہ پر ایمان لانے کا حکم ، انفاق کا ذکر، مومنوں اور منافقوں کا انجام۔ (7-12)

3 منافق بروز محشر مومنوں سے بات کرینگے۔ (13-15)

4 مومنوں کو اللہ کی خشیت اختیار کرنا چاہیے، صدقہ کا ذکر، کافروں اور مومنوں کا انجام ۔ (16-19)

5 دنیا کی حقیقت، عمل صالح کی دعوت، تقدیر پر ایمان۔ (20-24)

6 رسولوں کو بھیجنے کی حکمت، بعض رسولوں کے قصے۔ (25-27)

7 اہل کتاب کو ایمان لانے کی دعوت۔ (28-29)

بعض اسباق

1 امت محمدیہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا جارہا ہے کہ تم لوگ بنی اسرائیل کی طرح دنیا پرست نہیں ہو نہ ہی نصاری کی طرح رہبانیت کے شیدائی ہو بلکہ تم لوگ دونوں کے درمیان توازن برقرار رکھنے والے ہو۔

2 اللہ تعالی اپنی ذات وصفات میں ساری مخلو قات سے بے نیاز اور ساری مخلو قات اپنے سارے احوال میں اللہ کے محتاج ہیں ۔

3 اللہ تعالی نے سات آسمان اور زمین کوچھ دنوں میں پیدا کیا اور ان دونوں کے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے ۔

4 اللہ تعالی کے ساتھ ہونے کی دو نوعیت ہے 1) معیت خاص 2) معیت عام۔ معیت خاص اپنے اولیاء کے ساتھ ہوتی ہے۔ معیت عام اللہ تعالی کو اپنے سارے بندوں اور ساری مخلوقات کا علم ہے اوران پر قدرت رکھتا ہے ۔

5 مسلمانوں کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ ہر معاملہ اللہ کی جانب لوٹنے والا ہے ۔

6 اللہ تعالی اپنے بندوں کے اعمال کی نیتوں کو جانتا ہے ۔

7 ایمان اور انفاق فی سبیل اللہ حساب کے دن نجات کا ذریعہ ہے ۔

8 مومنین قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ رہینگے ۔

9 اہل ایمان کی صفات میں سے خشیت الہی ہےاور وہ اس کے اوامر کی اطاعت اور اس کی نواہی سے اجتناب کرنے والے ہیں۔

10 مومنوں کو قرآن اور اس کی تعلیمات سے غفلت سے بچنا چاہیے کہیں ان کے دل میں سختی پیدا نہ ہو جائے ۔

11 دین سے دوری ہی یہود کے دل کی سختی کا سبب بنی ۔

12 اللہ تعالی دلوں کی سختی کے بعد نرم کرنے پر قادر ہے ۔

13 اللہ تعالی کی رضا حاصل کرنے کے لیے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا دگنا اجر اور دخول جنت کا ذریعہ ہے ۔

﴿14﴾ مومن کو چاہیے کہ اس دنیوی زندگی کو عمل کے ذریعہ آخرت کے دائمی نعمتوں کا ذریعہ اور سخت عذاب سے بچاؤ کے لیے ڈھال بنائے۔

﴿15﴾ اللہ تعالی کے فضل اور مغفرت کے حصول میں سبقت لے جانا یہ شریعت کو مطلوب ہے۔

﴿16﴾ دنیوی متاع کے حصول میں منافست جس سے دین ضائع ہو جائے مذموم ہے۔

﴿17﴾ جنت بڑا مہنگا سامان ہے۔ یہ اللہ کی رحمت اور فضل کے بغیر ناممکن ہے اور اللہ تعالی صاحب فضل ہے۔

﴿18﴾ مسلمان کو اس بات پر کامل ایمان اور یقین ہونا چاہیے کہ خیر و شر سب اللہ تعالی نے اس کی تقدیر میں لکھ دیا ہے۔

﴿19﴾ مومن کو مصائب میں مایوسی اور نعمتوں میں ناشکری سے بچنا چاہیے۔

﴿20﴾ اللہ تعالی محمود ہے اپنی ان نعمتوں کی وجہ سے جو اس نے اپنی ساری مخلوقات پر کی ہے جو شکرگزاری نا کرے تو اس کی ناشکری اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

﴿21﴾ آسمانی رسالتیں اپنے مصدر، منہج اور مقصد میں ایک ہی ہیں۔

﴿22﴾ لوگوں پر یہ اللہ کی رحمت اور فضل ہے کہ اس نے رسولوں کو بھیجا، کتابیں نازل فرمائیں، میزان اور لوہا اتارا۔

﴿23﴾ رہبانیت کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

﴿24﴾ اللہ تعالی کی سنتوں میں سے یہ ہے کہ لوگوں میں رسول کو بھیجا ہے ان کی ہدایت کے لیے، جو لوگ جستجو کرتے ہیں انہیں ہدایت دیتا ہے اور جو جستجو نہیں کرتے انہیں گمراہ کردیتا ہے۔

﴿25﴾ اللہ کے نبی محمد ﷺ کے آنے کے بعد یہود و نصاری کا صرف عیسی علیہ السلام اور موسی علیہ السلام پر ایمان لانا کافی نہیں ہوگا جب تک کہ خاتم الانبیاء محمد ﷺ پر ایمان نہ لائے۔

﴿26﴾ دنیا و آخرت میں اللہ تعالی کی ولایت حاصل کرنے کے لیے ایمان اور تقوی یہی دو راستے ہیں۔

﴿27﴾ نبوت یہ محض اللہ تعالی کا فضل ہے، اللہ تعالی جسے چاہتا ہے نبوت سے سرفراز کرتا ہے یہ کسی قوم کے ساتھ خاص نہیں۔

مناسبت / لطائف التفسیر

سابقہ سورت میں اچھے اور برے کی تقسیم بتائی گئی اس سورت میں نہ صرف اچھے بننے کی تلقین کی گئی بلکہ جنت کی کوشش پر ابھارا گیا۔ لیکن یہود کے دل سخت ہوگئے اور تکبر کا شکار ہو کر اطاعت سے خالی ہوگئے۔ نصاری بہت زیادہ ہی نرمی اور عبادت میں غلو کرکے رہبانیت کا شکار ہوگئے لہذا اپنے آپ کو متوازن رکھنے کے لیے کہا گیا ہے۔ اعتدال پسندی بڑی دولت ہے افراط و تفریط سے پاک رہنا ضروری ہے، دینداری کا مطلب غلو اور رہبانیت نہیں۔

آیات اور حدیث

آیت 1 :قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۖ وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٢٥﴾﴾ الحدید: ۲۵

ترجمہ: یقیناً ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان (ترازو) نازل فرمایا تاکہ لوگ عدل پر قائم رہیں۔ اور ہم نے لوہے کو اتارا جس میں سخت ہیبت وقوت ہے اور لوگوں کے لیے اور بھی (بہت سے) فائدے ہیں اور اس لیے بھی کہ اللہ جان لے کہ اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد بے دیکھے کون کرتا ہے، بیشک اللہ قوت والا اور زبردست ہے۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ۖ وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿٢٠﴾﴾ الحديد

ترجمہ: خوب جان رکھو کہ دنیا کی زندگی صرف کھیل، تماشا،زینت اور آپس میں فخر (و غرور) اور مال واولاد میں ایک کا دوسرے سے اپنے آپ کو زیادہ بتلانا ہے، جیسے بارش اور اس کی پیداوار کسانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے پھر جب وہ خشک ہو جاتی ہے تو زرد رنگ میں اس کو تم دیکھتے ہو پھر وہ بالکل چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب اور اللہ کی مغفرت اور رضامندی ہے اور دنیا کی زندگی بجز دھوکے کے سامان کے اور کچھ بھی تو نہیں ۔

حدیث: عن أبي هريرة - رضي الله عنه - أن رسول الله - صلى الله عليه وسلم - قال: ما من يوم يصبح العباد فيه إلا ملكان ينزلان فيقول أحدهما: اللّٰهُمَّ أعطِ منفِقًا خلفًا، ويقول الآخر: اللّٰهُمَّ أعط ممسكًا تلفًا.(صحيح البخاري:1442، صحيح مسلم:1010)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندوں پر کوئی صبح نہیں آتی، مگر اس میں دو فرشتے نازل ہوتے ہیں، ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطاء فرما اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخل کرنے والے کو تباہی عطا کر۔

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ

بحث و مباحثہ کرنا | Bahes wa Mubahasa karna

The Disputation

58

یہ سورت مدنی ہے

- دوستی اور دشمنی کا معیاراللہ کی رضا ہونا چاہیے۔[195]
- اس سورت میں ظہار اور اس کے کفارے کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔
- خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا یہ وہ صحابیہ ہیں جن کے سوال پر یہ سورت نازل کی گئی ، انہیں یقین تھا کہ یہ دین ان کے معاملہ میں انصاف کرے گا۔
- اس سورت کی آیت نمبر 19 اور 22 میں حزب اللہ اور حزب الشیطان کے فرق کو واضح کیا گیا۔[196]
- منافقین کی دشمنوں کے ساتھ ساز باز پر رد۔
- بعض اچھے خاصے مسلمان بھی ولاء و براء کا سبق بھول چکے تھے اندرونی طور پر compromise کی بو آرہی تھی تو اس سے پہلے کہ compromise کی شکل تناور درخت اختیار کر جائے ولاء و براء کے اصول کو دہرایا گیا۔[197]
- قَالَ تَعَالَىٰ:﴿ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ﴿٦﴾﴾الکافرون، اسلام کے نہ ماننے والوں سے تعلقات تو رکھے جاسکتے ہیں لیکن مداہنت کا کوئی chance نہیں۔

1. ظہار اور اس کا کفارہ۔ (1-4)
2. کافروں کو وعید ، اللہ ان کے اعمال دیکھ رہا ہے۔ (5-6)
3. اللہ کا علم ، بُری سرگوشی کی سزا، سرگوشی کے آداب کا بیان۔ (7-11)
4. رسول سے بات کرنے پر صدقہ کا وجوب اور اس حکم کا منسوخ ہونا۔ (12-13)
5. کفار سے موالات کی نفی اور ان سے موالات قائم کرنے والوں کا انجام۔ (14-22)

195 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الإسلام دين كامل: محمد الأمين الشنقيطي)
196 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الفرقان بين أولياء الرحمن وأولياء الشيطان:أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)
197 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الولاء والبراء في الإسلام:صالح بن فوزان الفوزان)

1. اس سورت میں خولہ بنت ثعلبہ کا واقعہ ذکر کیا گیا جن کو ان کے شوہر نے ظہار کر دیا تھا

2. ظہار کا معنی شوہر کا اپنی بیوی سے کہدینا "انت کظھر امی" کہ تم میری ماں کی پیٹ کی طرح ہو،ایام جاہلیت میں ظہار کو طلاق شمار کیا جاتا تھا۔

3. بیوی کو ماں کی طرح کہنے سے وہ ماں نہیں بن جاتی ماں تو وہی جس نے اس کو جنا ہے

4. ظہار کے الفاظ کے ادا کرنے کو اللہ تعالی نے قول منکر اور جھوٹ کہا ہے، اس قول منکر اور جھوٹ کی معافی کفارہ ادا کرنے میں ہے، ہم بستری سے قبل کفارہ ادا کرنا لازم ہے، کفارہ :
   - ایک غلام آزاد کرنا،
   - اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بلا ناغہ پے در پے مسلسل دو مہینے روزہ رکھنا ،
   - اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پھر ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا،چاہے وہ ایک ساتھ ہو یا الگ الگ جائز ہے، لیکن الگ کھلانے کی صورت میں جب تک ساٹھ کی تعداد مکمل نہ ہواس وقت تک ہم بستری کرنا جائز نہیں ہے.

5. جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتے ہیں ان کے لیے دنیا وآخرت میں ہلاکت لکھ دی گئی

6. اس سورت میں غزوۂ بدر کی جانب اشارہ ہے جس میں مشرکین مکہ کا جانی ومالی نقصان ہوا

7. اللہ تعالی تمام لوگوں کی نافرمانیوں پر خود گواہ ہے کل قیامت کے دن انسان اللہ کے پاس جھٹلا نہیں سکتا

8. اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والی ساری اقوام ہلاک وبرباد کر دی گئی

9. لوگوں کی ہونے والی سرگوشیوں سے اللہ تعالی بخوبی واقف ہے، اس سے کوئی چیز پوشیدہ و مخفی نہیں ہے

10. خلوت، جلوت ،شہر ،جنگل ،صحراؤں،آبادیوں،بیابانوں اور پہاڑوں میں ہر جگہ اللہ تعالی سے کوئی بات مخفی نہیں

11. منافقین کوسرگوشی سے روکنے کے بعد بھی وہ لوگ باز نہ آئے اور ان کی سرگوشیوں کا مقصد مسلمانوں کو خوف زدہ کرنا ہوتا ہے

12. منافقین کی سرگوشیاں زیادتی اور رسول کی نافرمانی میں ہوتی ہے مثلا کسی کی غیبت، الزام تراشی بیہودہ گوئی، ایک دوسرے کو رسول کی نافرمانی پر اکسانا وغیرہ

13. سلام کا طریقہ یہ بتلایا گیا تھا کہ تم کہو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ لیکن یہودی نبی ﷺ کی خدمت میں آتے

السام علیکم تم پر موت طاری ہو کہتے اللہ کے نبی جواب میں صرف کہتے وعلیکم تم پر ہی ہو

﴿14﴾ اللہ تعالی کے قانون امہال کو واضح کیا گیا کہ منافقین اور یہود پر اللہ کی پکڑ ابھی تک نہ آنے سے خوش نہ ہو جائیں بلکہ اللہ تعالی ڈھیل کے بعد بڑی سخت پکڑ پکڑ تا ہے

﴿15﴾ ایمان والوں کو تعلیم دی گئی کہ منافقین کی طرح اللہ کی نافرمانی اور گناہوں میں سرگوشی نہ کرو ہاں اگر دینی معاملات میں سرگوشی ہورہی ہو تو جائز ہے

﴿16﴾ اللہ اور اس کی نافرمانی میں ہونے والی سرگوشیاں شیطانی کام ہے کیونکہ شیطان ہی ان باتوں پر آمادہ کرتا ہے

﴿17﴾ مومنوں کو دشمنان اسلام کی سرگوشیوں سے گھبرانا نہیں چاہیے، اللہ کی ذات پر توکل ،وسائل کو اپناتے ہوئے دین کی اشاعت ، دین اور مسلمانوں کا دفاع کرنا چاہیے

﴿18﴾ مجلس کے آداب سکھائے گئے، مجلس کا دائرہ وسیع رکھا جائے تاکہ بعد میں آنے والوں کے لیے سہولت اور جگہ ملے

﴿19﴾ مجلس کا ایک ادب اللہ کے نبی ﷺ نے یہ بتایا کہ کوئی شخص دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر نہ بیٹھے

﴿20﴾ نبی کے ساتھ ہونے والی مجلس کا ادب یہ تھا کہ مجلس کے اختتام کا جب اعلان ہو جائے اور نبی جانے کو کہے تو لوگوں کو چلے جانا چاہیے تاکہ ان لوگوں کو تکلیف نہ ہو جو نبی سے خلوت میں بات کرنا چاہتے ہیں

﴿21﴾ یہود کی سرکشی کی وجہ سے ان پر اللہ کا غضب نازل ہوا اور اللہ تعالی نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کررکھا ہے

﴿22﴾ منافقین کی اصلیت کو واضح کیا گیا کہ یہ لوگ جتنی بھی جھوٹی قسمیں کھالے کچھ فائدہ کی نہیں ہے یہ مسلمان نہیں ہیں منافقین اپنے نفاق کو چھپانے کے لیے قیامت کے دن بھی جھوٹی قسمیں کھائیں گے حالانکہ وہاں کوئی چیز مخفی نہیں ہوگی

﴿23﴾ شیطان نے انہیں اللہ تعالی کی تعلیمات سے غافل کردیا اور یہی شیطان کی جماعت ہے جو آخرت میں ناکام ہونے والے ہیں

﴿24﴾ قرآن و حدیث کی مخالفت کرنے والے ہی دنیا میں ذلیل ہونگے

﴿25﴾ ایمان والوں کو کتاب وسنت کی مخالفت کرنے والوں سے محبت نہیں رکھنی چاہیے چاہے ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں

﴿26﴾ ایمان اور عمل صالح کا بدلہ اللہ کی رضا ، جنت اور اس کی نعمتیں ہیں

مناسبت / لطائف التفسیر

اس سورت میں بتایا گیا کہ غلبہ صرف ایمان والوں کو حاصل ہو گا اور مخالفت کرنے والوں کو ذلیل و خوار کر دیا جائے گا اور آنے والی سورت میں یہودیوں کے اپنے ہاتھ سے اپنے محلوں کو تباہ کرنے کا منظر بتا کر "فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ" کہا گیا ہے۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُواْ فِى ٱلْمَجَٰلِسِ فَٱفْسَحُواْ يَفْسَحِ ٱللَّهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ ٱنشُزُواْ فَٱنشُزُواْ يَرْفَعِ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمْ وَٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْعِلْمَ دَرَجَٰتٍ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١١﴾﴾ المجادلة

ترجمہ: اے ایمان والوں ! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں ذرا کشادگی پیدا کرو تو تم جگہ کشادہ کر دو اللہ تمہیں کشادگی دے گا، اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو جاؤ تو تم اٹھ کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دیے گئے ہیں درجے بلند کر دے گا، اور اللہ تعالیٰ (ہر اس کام سے) جو تم کر رہے ہو (خوب) خبر دار ہے ۔

حدیث: نَهَى النبيُّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلمَ أنْ يُقِيمَ الرجلُ أخَاهُ من مَقْعَدِهِ ويجلسُ فيهِ . قلتُ لنافِعٍ : الجمعةَ ؟ قالَ : الجمعةَ وغيرَهَا .(صحيح البخاري:911)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا، اس بات سے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے ہٹا کر اس کی جگہ پر بیٹھے۔ میں نے نافع سے پوچھا کہ کیا یہ جمعہ کا حکم ہے، تو انہوں نے جواب دیا کہ جمعہ اور غیر جمعہ دونوں کا یہی حکم ہے۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْحَشْرِ
The Gathering | Al-Hashr | حشر
59
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- اللہ کے دین سے وابستگی کے مختلف مواقف۔
- اس سورت میں یہودیوں کے قبیلہ بنو نضیر کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ نبی ﷺ نے ان کو مدینہ سے جلا وطن کیا۔
- اس سورت میں دو قسم کے لوگوں کا تذکرہ کیا گیا مومنین اور منافقین۔
- منافقین مسلمانوں کی مدد کرنے کے صرف وعدے کرتے رہے کبھی حقیقت میں نہیں کیا۔بس وہ وہی باتیں کرتے ہیں جو کرتے نہیں۔آیت: 11،12[198]
- ایک دوسرا وہ منظر بھی بیان کیا گیا ہے جب شیطان اپنے پیروکاروں سے براءت کا اظہار کرتے ہوئے الگ ہوگیا۔ آیۃ 16 و 17.
- اہل ایمان کے اصناف بیان کیے گئے ہیں:

  - اسلام کی طرف انتساب کرنے والے: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿لِلْفُقَرَآءِ ٱلْمُهَٰجِرِينَ ٱلَّذِينَ أُخْرِجُوا۟ مِن دِيَٰرِهِمْ وَأَمْوَٰلِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ ٱللَّهِ وَرِضْوَٰنًا وَيَنصُرُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصَّٰدِقُونَ ۝٨﴾ الحشر

    ترجمہ: (فیء کا مال) ان مہاجر مسکینوں کے لیے ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے نکال دیئے گئے ہیں وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضامندی کے طلب گار ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی راست باز لوگ ہیں (8)۔

  - انصار: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَٱلَّذِينَ تَبَوَّءُو ٱلدَّارَ وَٱلْإِيمَٰنَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِى صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ أُوتُوا۟ وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِۦ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ۝٩﴾ الحشر

    ترجمہ: اور (ان کے لیے) جنھوں نے اس گھر میں (یعنی مدینہ) اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی ہے اور اپنی طرف ہجرت کرکے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو (بات یہ ہے) کہ جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب (اور بامراد) ہے (9)۔

  - بعد میں آنے والی نسل کی ایک خصوصی صفت: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَٱلَّذِينَ جَآءُو مِنۢ بَعْدِهِمْ

198 (صفات المنافقين:ابن قيم الجوزية)

يَقُولُونَ رَبَّنَا ٱغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَٰنِنَا ٱلَّذِينَ سَبَقُونَا بِٱلْإِيمَٰنِ وَلَا تَجْعَلْ فِى قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ رَبَّنَآ إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٠﴾ الحشر

ترجمہ: اور (ان کے لیے) جو ان کے بعد آئیں جو کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (اور دشمنی) نہ ڈال، اے ہمارے رب بیشک تو شفقت ومہربانی کرنے والاہے (10)۔

- یہ سورت مومنوں کو نصیحت کرتی ہے کہ میدان حشر کو نہ بھولیں وہ ہولناک دن جس میں نہ حسب و نسب کام آسکتا ہے نہ مال ودولت۔ [199]

- جنتیوں اور جہنمیوں کا انجام بیان کیا گیا۔

- اس سورت میں ایک آیت ہے جو قران کی عظمت بیان کرتی ہے۔قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُۥ خَٰشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ ٱللَّهِ ۚ وَتِلْكَ ٱلْأَمْثَٰلُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾ الحشر [200]

ترجمہ: اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو تو دیکھتا کہ خوف الٰہی سے وہ پست ہوکر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور وفکر کریں (21)۔

- یہ آیت جس مقام پر موجود ہے اس میں بہت بڑی حکمت پوشیدہ ہے۔ وہ یہ کہ یہود سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے ان کی حفاظت کے لیے کافی ہیں لیکن بتایا گیا کہ تم قلعوں کے محفوظ ہونے کی بات کر رہے ہو؟ اگر یہ قرآن پہاڑوں پر نازل ہو تو بڑے بڑے پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو جائیں گے ،کیا قلعے زیادہ مضبوط ہیں یا پہاڑ؟اور یاد رکھو اللہ کے علاوہ کوئی حامی و ناصر نہیں ہے۔

- سورت کا اختتام جن آیتوں سے ہو رہا ہےاس آیت میں مختلف اسمائے حسنیٰ کا ذکر کیا گیا ہے جو سارے کے سارے اللہ کی عظمت و جلال پر دلالت کرتی ہیں۔ [201]

بعض موضوعات

1. یہودی قبیلہ بنی نضیر کی جلا وطنی۔ (1-5)
2. مال فئ (مال غنیمت کا پانچواں حصہ) کا حکم بیان کیا گیا۔ (6-7)

199 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الفوز العظیم والخسران المبین في ضوء الكتاب والسنة: سعيد بن علي بن وهف القحطاني)
200 (مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (فضائل القرآن: محمد بن عبد الوهاب)
201 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (أسماء الله وصفاته وموقف أهل السنة منها:محمد بن صالح العثيمين)

3. فقراءِ مہاجرین و انصار کا ذکر ۔ (8-10)
4. منافق اوران کی یہودیوں سے دوستی کا بیان۔ (11-17)
5. تقوی اور متقیوں کی کامیابی کا تذکرہ۔ (18-20)
6. قرآن کی تاثیر۔ 21
7. اسماء حسنی کا تذکرہ۔ (22-24)

بعض اسباق

1. آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کر رہی ہے ۔
2. بنو نضیر کے عہد شکنی اور ان کے مدینہ سے جلا وطنی کا واقعہ ذکر کیا گیا۔
3. اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ عہد شکنی کرنے والوں کی دنیا اور آخرت دونوں ضائع ہو جاتی ہے ۔
4. مال فئ وہ مال ہے جو دشمنوں سے لڑائی کے بغیر مسلمانوں کے قبضے میں آجائے ۔
5. اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو کفار پر بغیر جنگ کے بھی ان کے دلوں میں ہیبت اور بزدلی ڈال کر مسلمانوں کو غلبہ عطا کرتا ہے۔
6. نبی ﷺ جو دے وہ لے لے اور جس سے روکے اس سے رک جائے اسی میں امت کی بھلائی ہے اور خسارے سے حفاظت ہے ۔
7. مال فئے کے مستحق وہ مہاجر صحابہ تھے جن کو اللہ کے دین کے خاطر گھر سے محروم کر دیا گیا ۔
8. جو آدمی اللہ کے لیے اپنے مال ودولت کو قربان کر دے اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی بغیر محنت کے اللہ اس سے بہتر اجر عطا کرتا ہے ۔
9. فقراء و مہاجرین کے ایمان کی صداقت کی گئی ۔
10. انصار صحابہ کی تعریف کی گئی ۔
11. انصار صحابہ کی خصوصیات میں سے ہے کہ وہ اپنی ضروریات پر دوسروں کو ترجیح دیا کرتے تھے ۔
12. بخیلی سے انسان ناکام و نامراد ہو سکتا ہے ۔

﴿13﴾ مومنوں کو اپنے لیے اور پچھلے گزرے ہوئے مومنوں کے لیے دعائے مغفرت کرنی چاہیے۔

﴿14﴾ مومن کو اپنے مومن بھائی کے حق میں اچھا گمان رکھنا چاہیے۔

﴿15﴾ مومن کو بدگمانی سے بچنا چاہیے اور بدگمانی سے اللہ کی پناہ میں آنا چاہیے۔

﴿16﴾ دعاء کے وقت اللہ تعالی کے اسماءِ حسنی کا وسیلہ لینا چاہیے تاکہ دعاء میں اثر پیدا ہو۔

﴿17﴾ منافقین کی منافقت کو واضح کیا گیا۔

﴿18﴾ منافقین جھوٹے اور اپنے فائدہ کے حریص ہوتے ہیں۔

﴿19﴾ منافقین حقیقت میں بیوقوف ہوتے ہیں۔

﴿20﴾ مادہ پرستی اسلام میں حرام ہے۔

﴿21﴾ یہود اللہ کے نبی کی خدمت میں آکر السلام علیکم کے بجائے السام علیکم کہا کرتے تھے سلامتی کے بجائے بربادی کی بد دعاء کرتے تھے۔

﴿22﴾ یہود اور کفار اپنے کرتوتوں پر اللہ کی پکڑ نہ آنے پر خوش فہمی میں مبتلاء ہوتے تھے جبکہ یہ ان کی حق میں ڈھیل تھی۔

﴿23﴾ مجلس کے آداب میں سے ایک ادب کشادگی اختیار کرنا ہے جس سے اہل ایمان کے درجات بلند ہوتے ہیں۔

﴿24﴾ نبی ﷺ سے سرگوشی کا ادب یہ کہ پہلے صدقہ کردیا جائے اگر مسکین اور غریب ہو تو کوئی حرج نہیں۔

﴿25﴾ منافقین کا انجام سخت عذاب کی شکل میں ہوگا۔

﴿26﴾ جھوٹی قسمیں کھانا منافقین کی نشانی ہے۔

﴿27﴾ عقلمند مومن وہ ہے جو ایمان لانے کے بعد آخرت کی تیاری کرے غفلت کی زندگی نہ گزارے۔

﴿28﴾ جو اللہ تعالی سے غافل ہوگا اللہ خود اس کو اس کی ذات سے غافل کر دے گا۔

﴿29﴾ قرآن مجید اس قدر عظیم کتاب ہے کہ اگر اس کا نزول پہاڑ پر ہوتا تو وہ خوف الہی سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے۔

﴿30﴾ قرآن مجید میں مثالیں لوگوں کے سمجھنے کے لیے دی جاتی ہے۔

﴿31﴾ اللہ تعالی کی اعلی صفات کا ذکر کیا گیا۔

مناسبت / لطائف التفسیر

- گذشتہ سورت میں بتایا گیا کہ غلبہ صرف ایمان والوں کو حاصل ہو گا اور مخالفت کرنے والوں کو ذلیل و خوار کر دیا جائے گا اس سورت میں یہودیوں کے اپنے ہاتھ سے اپنے محلوں کو تباہ کرنے کا منظر بتا کر "فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ" کہا گیا ہے۔
- ذلت ان کے حصہ میں آکر رہے گی جنہوں نے حق کا راستہ اختیار نہیں کیا۔
- منافق یہودیوں کے بھروسے یا ان کے ڈر سے منافقت کا راستہ اختیار کر چکے تھے ان سے عبرت لینے کی تعلیم دی گئی۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمْ عَنْهُ فَٱنتَهُوا۟ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ۝٧﴾ الحشر

ترجمہ: اور تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو، اور جس سے روکے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے ۔

آیت 2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَٱلَّذِينَ تَبَوَّءُو ٱلدَّارَ وَٱلْإِيمَـٰنَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِى صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ أُوتُوا۟ وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِۦ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ۝٩﴾ الحشر

ترجمہ: اور (ان کے لیے) جنہوں نے اس گھر میں (یعنی مدینہ) اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی ہے اور اپنی طرف ہجرت کرکے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو (بات یہ ہے) کہ جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب (اور بامراد) ہے ۔

حدیث: أَتَى رجلٌ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ فقالَ : يا رسولَ اللهِ ، أَصابَنِي الجَهْدُ ، فأَرْسَلَ إلى نِسَائِهِ فلمْ يجِدْ عندَهُنَّ شيئًا ، فقالَ رسولُ اللهِ صلى اللهُ عليهِ وسلَّمَ :

(ألا رجلٌ يُضَيِّفُهُ هذهِ الليلةَ ، يرْحَمُهُ اللهُ) . فقامَ رجلٌ من الأنصارِ فقالَ : أنَا يا رسولَ اللهِ ، فذَهبَ إلى أهْلِهِ فقالَ لامرأَتِهِ : ضَيْفُ رسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ ، لا تَدَّخِريهِ شيئًا ، قالتْ : واللهِ ما عنْدِي إلا قوتُ الصِّبْيَةِ ، قالَ : فإذَا أرادَ الصِّبْيَةُ العشاءَ فنَوِّميهِمْ وتعَالَيْ ، فأَطْفِئِي السِّرَاجَ ، ونَطْوِي بطُونَنَا الليلةَ ، ففعَلَتْ ، ثمَّ غدَا الرجلُ على رسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ ، فقالَ : (لقدْ عَجِبَ اللهُ عزَّ وجلَّ ، أوْ : ضَحِكَ من فلانٍ وفلانَة) . فأنزلَ اللهُ عزَّ وجلَّ : { وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ } .(صحيح البخاري:4889)

ترجمہ: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے سخت بھوک لگی ہے، آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کے پاس بھیجا وہاں کوئی چیز نہیں ملی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ہے جو آج کی رات اس کی مہمانی کرے اللہ اس پر رحم کرے گا، انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا میں مہمانی کروں گا یا رسول اللہ ﷺ! چنانچہ وہ اپنے گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہے اس سے کوئی چیز چھپانا نہیں، بیوی نے کہا خدا کی قسم! سوائے بچوں کے کھانے کے اور کچھ نہیں ہے، اس نے کہا کہ جب بچہ رات کا کھانا مانگے تو اس کو سلا دینا اور تم آکر چراغ بجھا دینا اور ہم لوگ اس رات کو بھوکے رہیں گے، چنانچہ بیوی نے ایسا ہی کیا پھر وہ شخص صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ بزرگ و برتر نے پسند کیا یا فرمایا کہ فلاں مرد اور فلاں عورت پر ہنسا تو اللہ بزرگ و برتر نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ”وہ اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ فاقہ میں ہوں“۔

ﷺ حدیث: من أطاعني فقد أطاعَ اللهَ ومن عصاني فقد عصى اللهَ . ومن يُطِعِ الأميرَ فقد أطاعَنِي . ومن يَعْصِ الأميرَ فقد عَصَانِي .(صحيح مسلم:1835)

ترجمہ: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو امیر کی اطاعت کرتا ہے اس نے میری اطاعت کی اور جو امیر کی نافرمانی کرتا ہے اس نے میری نافرمانی کی۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ
Jise aazmaya gaya | جسے آزمایا گیا
The Woman to be Examined
60
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- دین سے وابستگی کا امتحان

- سورت کا آغاز ایک ایسی آیت سے ہو رہا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اسلام ہر کافر سے بائے کاٹ کا حکم نہیں دیتا بلکہ صرف ان کافروں سے معاملات کرنے سے روکتا ہے جو مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرتے ہیں اور تکلیف دیتے ہیں۔

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَتَّخِذُواْ عَدُوِّى وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِٱلْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُواْ بِمَا جَآءَكُم مِّنَ ٱلْحَقِّ يُخْرِجُونَ ٱلرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ ۙ أَن تُؤْمِنُواْ بِٱللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَٰدًا فِى سَبِيلِى وَٱبْتِغَآءَ مَرْضَاتِى ۚ تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِٱلْمَوَدَّةِ وَأَنَا۠ أَعْلَمُ بِمَآ أَخْفَيْتُمْ وَمَآ أَعْلَنتُمْ ۚ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ ٱلسَّبِيلِ ﴿١﴾﴾ الممتحنة[202]

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آچکا ہے کفر کرتے ہیں، پیغمبر کو اور خود تمہیں بھی محض اس وجہ سے جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان رکھتے ہو، اگر تم میری راہ میں جہاد کے لیے اور میری رضا مندی کی طلب میں نکلتے ہو (تو ان سے دوستیاں نہ کرو)، تم ان کے پاس محبت کا پیغام پوشیدہ بھیجتے ہو اور مجھے خوب معلوم ہے جو تم نے چھپایا اور وہ بھی جو تم نے ظاہر کیا، تم میں سے جو بھی اس کام کو کرے گا وہ یقیناً راہ راست سے بہک جائے گا (1)۔

- اسلام اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ جو دشمن ہیں ان کے ساتھ دوستی نہ کریں اور جو دشمن نہیں ہیں ان کے ساتھ انصاف کیا جائے۔

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿لَّا يَنْهَىٰكُمُ ٱللَّهُ عَنِ ٱلَّذِينَ لَمْ يُقَٰتِلُوكُمْ فِى ٱلدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَٰرِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوٓاْ إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ ﴿٨﴾ إِنَّمَا يَنْهَىٰكُمُ ٱللَّهُ عَنِ ٱلَّذِينَ قَٰتَلُوكُمْ فِى ٱلدِّينِ وَأَخْرَجُوكُم مِّن دِيَٰرِكُمْ وَظَٰهَرُواْ عَلَىٰٓ إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿٩﴾﴾ الممتحنة

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہیں صرف ان لوگوں کی محبت سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائیاں لڑیں اور تمہیں شہر سے نکال دیئے اور شہر سے نکالنے والوں کی مدد کی جو لوگ ایسے کفار سے محبت کریں وہ (قطعاً) ظالم ہیں (9)۔

202 (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے قرطبی ج 18/ص 45)

اس سورت میں چار امتحانات کا ذکر ہے:

امتحان لیا گیا لیکن ناکام رہے ،وہ حاطب بن بلتعہ ہیں کہ انہوں نے مکہ والوں کو رسول اللہ ﷺ کے حملے کی اطلاع دی تھی کہ نبی ﷺ حملہ کرنے والے ہیں، کیونکہ ان کے رشتہ دار مکہ میں تھے چاہا کہ ان کی حمایت حاصل کریں، پس وحی نازل ہوئی، نبی ﷺ نے ان کو معاف کر دیا اس لیے کہ وہ بدری صحابی تھے۔

ابراہیم علیہ السلام کا امتحان جس میں وہ کامیاب ہو گئے۔ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ ۖ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿٤﴾﴾ الممتحنة[203]

ترجمہ: (مسلمانو!) تمہارے لیے حضرت ابراہیم میں اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے، جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ان سب سے بالکل بیزار ہیں۔ ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں جب تک تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کے لیے بغض وعداوت ظاہر ہوگئی لیکن ابراہیم کی اتنی بات تو اپنے باپ سے ہوئی تھی کہ میں تمہارے لیے استغفار ضرور کروں گا اور تمہارے لیے مجھے اللہ کے سامنے کسی چیز کا اختیار کچھ بھی نہیں۔ اے ہمارے پروردگار تجھی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے (4)۔

غیر مسلموں سے انصاف کا امتحان۔قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٨﴾﴾

ترجمہ: جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک واحسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا، بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (8)۔

عورتوں سے بیعت کا امتحان : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ ۙ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾﴾ الممتحنة

203 (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے تفسیر ابن کثیر ج23/ص 318)

- قبول حق اور براءت باطل سے ایمان مکمل ہوتا ہے ۔
- ایمان کے شرائط کی قبولیت کے ساتھ باطل سے براءت اور انکار بھی اہم رکن ہے۔ [204]
- کلمہ میں اثبات اور نفی ہے ، حق کا اثبات اور باطل کی نفی کے بعد ہی ایمان مکمل ہوتا ہے۔ [205]

بعض موضوعات

1. کفار سے موالات کی نفی۔ (1-3)
2. ابراہیم -علیہ السلام- کا قصہ۔ (4-7)
3. کفار سے مسلمانوں کے روابط (تعلقات) کے احکام۔ (8-9)
4. مہاجرات کے احکام، نبی ﷺ کو ان سے بیعت لینے کا حکم۔ (10-12)
5. کفار سے دوستی کرنے کی سختی سے ممانعت۔ (13)

بعض اسباق

1. اللہ کے لیے محبت اور اللہ کے لیے نفرت ایمان کا مضبوط کڑا ہے ۔
2. کفار کی دوستی میں ان کی مدد اور تائید کرنا حرام ہے ۔
3. اہل بدر کی فضیلت سارے مومنوں پر ہے۔
4. مسلمان کی قرابت کافر کو کچھ فائدہ نہیں دے گی ۔
5. فائدہ، ایمان اور عمل صالح کی بنیاد پر ہو گا ۔
6. جو آدمی کفر پر اپنے گھر والوں کی موافقت کرے ان کو راضی کرنے کے لیے تو وہ نقصان اٹھائے گا اور ناکام ہو گا ۔

---

204 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الولاء والبراء في الإسلام:صالح بن فوزان الفوزان)

205 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (معنى لا إله إلا الله ومقتضاها وآثارها في الفرد والمجتمع: صالح بن فوزان الفوزان)

﴿7﴾ انبیاء میں ہر مسلمان کے لیے کفار سے براءت کے معاملہ میں اچھا نمونہ ہے ۔

﴿8﴾ ابراہیم علیہ السلام کی اقتداء کا حکم اس قول کو صحیح قرار دیتا ہے کہ ہم سے پہلی کی شریعت بھی ہمارے لیے شریعت ہے جبکہ وہ ہماری شریعت سے نہ ٹکرائے۔

﴿9﴾ اگر کوئی نیک آدمی غلطی کرے تو اس کی اس عمل میں اقتداء نہیں کی جا سکتی ۔

﴿10﴾ اللہ کے نبی ﷺ کی فضیلت ہے کہ آپ ﷺ جو دیں وہ لینا ہے اور جس سے روکے رک جانا ہے ۔

﴿11﴾ جس آدمی کے بارے میں مسلمان ہونے کا خیال ہو اس کے حق میں استغفار کی اجازت ہے ۔

﴿12﴾ مومن کی دشمنی کافر سے اس کے کفر کی وجہ سے ہونی چاہیے اگر وہ اسلام قبول کر لے تو عداوت دوستی میں بدل جانی چاہیے ۔

﴿13﴾ مومن کو توکل انابت اور استغفار کا حکم دیا گیا۔

﴿14﴾ اللہ تعالی سے التجاء کرنا اور دعاء میں گڑگڑانا انبیاء وصالحین کا طریقہ ہے ۔

﴿15﴾ کفار میں سے جن لوگوں سے معاہدہ ہوا ہے ان سے اچھا سلوک کرنے سے اسلام نہیں روکتا ۔

﴿16﴾ اسلام کا معاہدین کے حقوق کے خیال رکھنے کی تعلیم اسلام کے مبنی بر انصاف ہونے کی دلیل ہے۔

﴿17﴾ جو کفار مسلمانوں سے دین کی بنیاد پر لڑتے ہیں ان سے دوستی رکھنا اور ان کی مدد کرنا جائز نہیں ۔

﴿18﴾ جو عورتیں دار الکفر سے دار الایمان کو ہجرت کرتی ہے ان کا امتحان لینا ضروری ہے تاکہ ان کے ایمان کی سچائی معلوم ہو جائے ۔

﴿19﴾ ایسے کفار جنہوں نے مسلمانوں سے جنگ نہیں کی اور گھروں سے نہیں نکالا ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے نہیں روکا گیا بلکہ ان کے ساتھ انصاف ضروری ہے۔

﴿20﴾ ایمان میں سچی نکلنے والی عورتوں کو ان کے کافر شوہروں کی طرف لوٹانا جائز نہیں ہے کیونکہ عورت کا اسلام اس کو اس کے کافر شوہر کے لیے حرام کر دیتا ہے اس کے شوہر کا مہر واپس کر دیا جائے گا ۔

﴿21﴾ مسلمان عورتیں مشرک اور وثنی کے لیے حرام ہیں ابتداءِ اسلام میں مومنہ کا نکاح مشرک سے جائز تھا جیسا کہ نبی ﷺ کی بیٹی کا نکاح ابو العاص بن ربیع سے ہوا تھا ۔

﴿22﴾ شریعت میں ظاہر پر حکم لگایا جاتا ہے پوشیدہ چیزیں اللہ کے حوالے کی جاتی ہیں ۔

﴿23﴾ مشرکہ عورتیں جو غیر اہل کتاب ہیں جن کا اللہ پر ایمان نہ ہو ان سے نکاح حرام ہے ۔

24 اگر بیوی کفر پر باقی رہے یا اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جائے تو شوہر کے لیے جائز ہے کہ وہ مشرکین سے اس کی بیوی پر خرچ کیا ہو امہر کا مطالبہ کرے۔

25 کافر آدمی کی بیوی مسلمان ہو جائے کافر شوہر کا مسلمانوں سے مہر کا مطالبہ کرنا جائز ہے۔

26 مسلمانوں میں سے جس کی بیوی دار الکفر چلی جائے اس عورت پر اس نے جو خرچ کیا اس میں سے کچھ لوٹا یا بھی نہیں گیا پھر مسلمانوں نے ان ملکوں سے جہاد کیا اور فتح ہوئی اور غنیمت کا مال ملا تقسیم غنیمت سے پہلے اس کا خرچ کیا ہو امال دے دیا جائے۔

27 شریعت اسلامیہ انسانوں کے حقوق کا خیال رکھتی ہے جس میں مسلمان اور کافر کا فرق نہیں ہوتا ہے۔

28 شریعت کی تطبیق اور احکام کے نفاذ کے لیے اللہ کا تقوی اختیار کرنا ضروری ہے۔

29 مسلمانوں کے امام سے بیعت کی مشروعیت اسلام میں ہے اور بیعت کو پورا کرنا واجب ہے۔

30 اللہ کے ساتھ شرک کرنا ،زنا ،اولاد کو قتل کرنا، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا اور اللہ کی شریعت کی نافرمانی کرنا حرام ہے اور تمام کبیرہ گناہ ہیں۔

31 ولی الامر کی اطاعت شریعت کے حدود میں واجب ہے۔

نفاق کو کچل کر مومنوں کے نفوس کو پاک کرنا تاکہ آئندہ سورتوں میں جو کمزوریاں بتائی گئی وہ ان کمزوریوں سے اپنے آپ کو بچا کر سرخرو ہوجائیں۔ گویا مسلمان کو کچے مسلمانوں سے جدا کردیا گیا۔

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا ٱللَّهَ وَٱلْيَوْمَ ٱلْـَٔاخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْغَنِيُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿٦﴾﴾ الممتحنۃ

ترجمہ: یقیناً تمہارے لیے ان میں اچھا نمونہ (اور عمدہ پیروی ہے خاص کر) ہر اس شخص کے لیے جو اللہ کی اور قیامت

کے دن کی ملاقات کی امید رکھتا ہو، اور اگر کوئی روگردانی کرے تو اللہ تعالیٰ بالکل بے نیاز ہے اور سزا وار حمد وثنا ہے۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ لَّا يَنْهَىٰكُمُ ٱللَّهُ عَنِ ٱلَّذِينَ لَمْ يُقَٰتِلُوكُمْ فِى ٱلدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَٰرِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوٓا۟ إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ ﴿٨﴾ ﴾ الممتحنۃ

ترجمہ: جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک و احسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا، بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

حدیث: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ ـ رضى الله عنهما ـ قَالَتْ قَدِمَتْ عليَّ أمي وهي مشركةٌ، في عهدِ رسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ، فاستفتيتُ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ،قلتُ: إنَّ أمي قَدِمَتْ وهي راغبةٌ، أَفَأَصِلُ أمي؟ قال: (نعم، صِلِي أمَّكِ). (صحيح البخاري:2620)

ترجمہ: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میرے پاس میری ماں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آئیں اور وہ مشرکہ تھیں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور عرض کیا وہ محبت سے میرے پاس آئی ہے تو کیا میں اپنی ماں کے ساتھ سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں اپنی ماں کے ساتھ سلوک کرو۔

أهداف سور القرآن
سُورَةُ الصَّفِّ
Saf bandi | صف بندی
The Row or The Rank
61
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

۞ وحدت امت کی اہمیت[206]

۞ اس کے نام سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ اس سورت میں صف بندی اور وحدانیت کا ذکر ہے۔جیسا کہ یہ آیت مزید وضاحت کرتی ہے:قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلَّذِينَ يُقَٰتِلُونَ فِي سَبِيلِهِۦ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَٰنٌ مَّرْصُوصٌ ﴿٤﴾ ﴾الصف

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ جہاد کرتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں۔

۞ سورت کا اختتام :عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت اپنے حواریوں کو کہ وہ اسلام کی مدد کریںقَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُونُوٓا۟ أَنصَارَ ٱللَّهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّـۧنَ مَنْ أَنصَارِيٓ إِلَى ٱللَّهِ ۖ قَالَ ٱلْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ ٱللَّهِ ۖ فَـَٔامَنَت طَّآئِفَةٌ مِّنۢ بَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ وَكَفَرَت طَّآئِفَةٌ ۖ فَأَيَّدْنَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا۟ ظَٰهِرِينَ ﴿١٤﴾ ﴾الصف

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے مددگار بن جاؤ۔ جس طرح مریم علیہا السلام کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں سے فرمایا کہ کون ہے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار بنے؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کی راہ میں مددگار ہیں، پس بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت تو ایمان لائی اور ایک جماعت نے کفر کیا تو ہم نے مومنوں کی انکے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی پس وہ غالب آ گئے۔

۞ دین سے وابستگی: عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے حواریوں کے پاس دین صرف نماز ، روزہ اور عبادت تک ہی محصور نہیں ہے بلکہ دین میں یہ سب بھی شامل ہیں ۔[207]

206 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الأمر بالاجتماع والإئتلاف والنهي عن التفرق والإختلاف:عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)، (کتاب التصفية و التربية: الالبانى)۔

207 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الدلائل القرآنية في أن العلوم والأعمال النافعة العصرية داخلة في الدين الإسلامي :عبد الرحمن بن ناصر السعدي)

بعض موضوعات

1 اللہ کی تسبیح۔ (1)

2 مسلمان کے اخلاق۔ (2-4)

3 موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کا قصہ۔ (5-8)

4 دین اسلام جسے محمد ﷺ لائے ہیں سب ادیان پر غالب ہے۔ 9

5 فائدہ مند تجارت۔ (10-14)

بعض اسباق

1 مکمل قبول ایمان اور براءتِ باطل کی نشانی یہ ہے کہ آدمی اللہ کی راہ میں ہر چیز قربان کرنے کے لیے تیار ہوجائے یہاں تک کہ اپنی جان بھی۔

2 یہود اور نصاریٰ کی طرح نہ ہو جانا جنھوں نے حق آنے کے بعد انکار کیا۔

3 ساتوں آسمانوں و زمین کا صرف اللہ کی تسبیح و تمجید کرنا اس کی ربوبیت، الوہیت اور اس کی صفات میں کمال کی دلیل ہے۔

4 مومن کے راسخ اخلاق کی علامت یہ ہے کہ ان کے قول وفعل میں تضاد نہیں ہوتا۔

5 کہی ہوئی بات پر عمل نہ کرنا اللہ کی ناراضگی کو دعوت دیتا ہے۔

6 مجاہدین سے اللہ تعالیٰ محبت کا اعلان کر رہے ہیں۔

7 انبیاء اور رسولوں کے اوامر کی مخالفت عذاب کا موجب ہے۔

8 اللہ تعالیٰ اپنے سارے بندوں کے ساتھ خیر کا ارادہ رکھتا ہے۔

9 اللہ تعالیٰ ناحق کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔

﴿10﴾ تمام انبیاء کی رسالتیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں۔

﴿11﴾ نبی ﷺ کی رسالت کی تصدیق توراۃ اور انجیل میں کی گئی تھی ۔

﴿12﴾ کفر کی طبیعت ایک ہی ہوتی ہے چاہے زمانے اور جگہیں کتنے ہی مختلف کیوں نہ ہو ۔

﴿13﴾ موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے معجزہ دیکھنے کے بعد بھی انکار کردیا یہی معاملہ عیسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ کے ساتھ بھی ہوا۔

﴿14﴾ پچھلی کتابوں میں آپ ﷺ کی نبوت کی بشارت، آپ کی نبوت کی سچائی کی دلیل ہے ۔

﴿15﴾ کفار و مشرکین کی اسلام کے خلاف ساری کوششیں ناکام اور بے کار جانے والی ہیں۔

﴿16﴾ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب کرنے والا ہے چاہے کفار کتنا ہی اس کو ناپسند کریں۔

﴿17﴾ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو جو دین دے کر بھیجا وہ سارے ادیان پر غالب آکر رہے گا ۔

﴿18﴾ سب سے بڑی تجارت ایمان اور عمل صالح اور اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرنا ہے ۔

﴿19﴾ جہاد کی قسمیں:

- جہاد بالمال،
- جہاد بالنفس۔

﴿20﴾ حالات اور مقام کے اعتبار سے ایک دوسرے پر مقدم کیا جائے گا ۔

﴿21﴾ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان اور جہاد فی سبیل اللہ کے ثمرات میں سے گناہوں کی مغفرت اور جنت کے باغات ہیں ۔

﴿22﴾ ایمان اور جہاد فی سبیل اللہ کا دنیوی بدلہ دشمنان اسلام پر مدد اور زمین پر حکومت کا عطا کیا جانا ہے۔

﴿23﴾ دین اور رسول کی مدد در اصل اللہ کی مدد ہے اور اس کے بدلہ کے طور پر اللہ دنیا میں مومنوں کو غلبہ عطا کیا۔

مناسبت / لطائف التفسیر

- سورۂ صف میں صحیح تجارت کا فائدہ اور سورۂ جمعہ میں غلط تجارت کا نقصان واضح کیا گیا ہے۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ يُرِيدُونَ لِيُطْفِـُٔوا۟ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفْوَٰهِهِمْ وَٱللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِۦ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْكَـٰفِرُونَ ۝٨ ﴾ الصف

ترجمہ: وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منھ سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچانے والا ہے گو کافر برا مانیں۔

حدیث: ليبلغَنَّ هذا الأمرُ ما بلغ الليلُ والنهارُ ولا يتركُ اللّٰهُ بيتَ مدرٍ ولا وبرٍ إلا أدخله اللّٰهُ هذا الدينَ بعزِّ عزيزٍ أو بذلِّ ذليلٍ عزًّا يعزُّ اللّٰهُ به الإسلامَ وأهلَه وذلًّا يذلُّ اللّٰهُ به الكفرَ، وكان تميمُ الداريُّ يقولُ عرفت ذلك في أهلِ بيتِي لقد أصاب مَن أسلمَ منهم الخيرَ والشرفَ والعزَّ ولقد أصاب مَن كان منهم كافرًا الذلَّ والصغَارَ والجزية (احمد: 16957 صحیح)

ترجمہ: یہ دین ہر اس جگہ تک پہنچ کر رہے گا جہاں دن اور رات کا چکر چلتا ہے اور اللہ کوئی کچا پکا گھر ایسا نہیں چھوڑے گا جہاں اس دین کو داخل نہ کر دے، خواہ اسے عزت کے ساتھ قبول کر لیا جائے یا اسے رد کر کے ذلت قبول کر لی جائے، عزت وہ ہوگی جو اللہ اسلام کے ذریعہ عطا کرے گا اور ذلت وہ ہوگی جس سے اللہ کفر کو ذلیل کر دے گا۔ تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اس کی معرفت حقیقی اپنے اہل خانہ میں ہی نظر آگئی کہ ان میں سے جو مسلمان ہوگیا اسے خیر، شرافت اور عزت نصیب ہوئی اور جو کافر رہا، اسے ذلت رسوائی اور ٹیکس نصیب ہوا۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَـٰرَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝١٠ تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَتُجَـٰهِدُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ بِأَمْوَٰلِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝١١ ﴾ الصف

ترجمہ: اے ایمان والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت بتلا دوں جو تمہیں درد ناک عذاب سے بچا لے؟۔ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم میں علم ہو۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ
Friday | Jumu'ah | جمعہ
62
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH
ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

بعض اہداف

- دین سے وابستگی میں نماز جمعہ کا کردار
- بعثت رسول کے تین اہم مقاصد: 1۔ آیات کی تلاوت، 2۔ تزکیہ، 3۔ کتاب و حکمت کی تعلیم

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿هُوَ ٱلَّذِى بَعَثَ فِى ٱلْأُمِّيِّـۧنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَـٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَـٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا۟ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَـٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٢﴾﴾ الجمعة

ترجمہ: وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

- اس سورت میں نماز جمعہ کے مقاصد اور احکام بیان کیے گئے ہیں ۔ [208]
- نماز جمعہ کے مقاصد: تزکیہ، اتحاد اور اجتماعیت۔
- جمعہ کادن یہ امت کی اجتماعیت کادن ہے،امت کو نصیحت کرنے کادن ہے اور یہ بھی اسلام سے وابستگی ہے۔[209]
- جمعہ سے تعلق مختلف احکامات۔ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا نُودِىَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوْمِ ٱلْجُمُعَةِ فَٱسْعَوْا۟ إِلَىٰ ذِكْرِ ٱللَّهِ وَذَرُوا۟ ٱلْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩﴾﴾ الجمعة

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو(آیت نمبر 9)

- اس سورت میں ان یہودیوں کا تذکرہ ہے جنہوں نے اپنی شریعت پر عمل نہیں کیا قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿مَثَلُ ٱلَّذِينَ حُمِّلُوا۟ ٱلتَّوْرَىٰةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ ٱلْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًۢا ۚ بِئْسَ مَثَلُ ٱلْقَوْمِ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَـٰتِ ٱللَّهِ ۚ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّـٰلِمِينَ ﴿٥﴾﴾ الجمعة

ترجمہ: جن لوگوں کو تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا پھر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہو۔ اللہ کی باتوں کو جھٹلانے والوں کی بڑی بری مثال ہے اور اللہ (ایسے) ظالم

208 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (صلاة الجماعة في ضوء الكتاب والسنة: سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

209 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (التصفية والتربية وحاجة المسلمين إليهما:محمد ناصر الدين الألباني)

قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

1 اللہ کی تسبیح۔(1)

2 نبی ﷺ کا دعوتی مشن۔ (2-4)

3 یہودیوں کی مثال جو تورات پر عمل نہیں کرتے۔ اور ان کے اللہ کے ولی ہونے کی تردید۔ (5-8)

4 نماز جمعہ کے احکام۔ (9-11)

1 کائنات میں موجود ساری مخلوقات اللہ تعالی کی ذات کی پاکی بیان کر رہی ہے۔

2 اسی طرح ساری مخلوقات اللہ کی توحید کو بھی ثابت کر رہی ہے۔

3 محمد ﷺ کی نبوت کو ثابت کیا گیا۔

4 آپ ﷺ کی بعثت کے مقاصد بیان کیے گئے:

- امت کو قرآن مجید کی آیات کی تلاوت کر کے سنانا
- کفر اور جاہلیت کے مفاسد کی گندگیوں سے پاک کرنا
- قرآن و سنت میں موجود احکام، حکمتیں اور اسرار و رموز کی تعلیم دینا

5 نبی کو امی بنا کر بھیجنے کے تین مقاصد ہیں:

- پچھلے انبیاء علیہم السلام نے جو آپ کے بارے میں بشارت دی تھی اس کی موافقت،
- نبی ﷺ کا حال بھی امتیوں جیسا ہو،
- نبی ﷺ کی تعلیم کے بارے میں غلط گمان نہ ہو۔

﴿6﴾ محمد ﷺ کی رسالت قیامت تک کے سارے انسان اور جنات کے لیے ہے۔

﴿7﴾ صحابہ کی فضیلت اور ان کی اتباع اور مصاحبت کی فضیلت بیان ہوئی۔

﴿8﴾ اللہ تعالی نے نبوت بنو اسرائیل سے بنو اسماعیل کی طرف منتقل کیا جو اس کے اس کے زیادہ حق دار تھے۔

﴿9﴾ امت محمدیہ کے لیے تنبیہ ہے کہ تم قرآن مجید کے ساتھ وہی معاملہ نہ کرو جو اہل کتاب نے اپنی آسمانی کتابوں کے ساتھ کیا۔

﴿10﴾ اگر یہ امت بھی قرآن کو چھوڑ دے گی اس کا بھی وہی حال ہو گا جو پچھلی امتوں کا ہوا۔

﴿11﴾ اس عالم کا انجام برا ہے جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا۔

﴿12﴾ یہود کا یہ دعوی جھوٹا ہے کہ وہ اللہ کے ولی ہیں۔

﴿13﴾ ایمان اور تقوی ہی ولایت کا طریقہ ہے۔

﴿14﴾ مومنوں کا ایمان امید اور خوف کے درمیان ہوتا ہے اور یہی مومن کی شان ہوا کرتی ہے۔

﴿15﴾ مومن کو یہود کی طرح کامیابی کا یقینی بھرم نہیں ہوتا بلکہ وہ اعمال کے بعد اعمال کے قبولیت کی فکر میں لگا رہتا ہے۔

﴿16﴾ جمعہ تمام مسلمانوں پر فرض ہے سوائے عورت، غلام، بیمار، بچہ اور مسافر کے۔

﴿17﴾ جمعہ کی اذان کے بعد خرید وفروخت حرام ہے۔

﴿18﴾ جمعہ سے قبل اور بعد تجارت حلال ہے۔

﴿19﴾ خطبۂ جمعہ خطیب کو کھڑے ہو کر دینا چاہیے۔

﴿20﴾ رزق اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے انسان پر ضروری ہے کہ وہ کمائی کے اسباب اختیار کرے۔

﴿21﴾ مومن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ آخرت کی تجارت پر دنیا کی تجارت کو ترجیح دے۔

مناسبت / لطائف التفسیر

✿ دنیوی تجارت میں اس قدر مگن ہوجانا کہ اصل تجارت میں نقصان اٹھانا پڑے ایسی حرکت صحیح نہیں، دونوں سورتوں (سورۂ صف اور سورۂ جمعہ) کا مشترک موضوع صحیح تجارت اور غلط تجارت میں فرق

آیت 1 : قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا نُودِىَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوْمِ ٱلْجُمُعَةِ فَٱسْعَوْاْ إِلَىٰ ذِكْرِ ٱللَّهِ وَذَرُواْ ٱلْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩﴾﴾ الجمعة

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو ۔

حدیث: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ـ رضى الله عنه ـ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ " مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلاَئِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ ".(صحيح البخاري:881)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن غسل جنابت کیا، پھر نماز کے لیے چلا گیا تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی کی، اور جو شخص دوسری گھڑی میں چلا، تو گویا اس نے ایک گائے کی قربانی کی، اور تیسری گھڑی میں چلا تو گویا سینگ والا دنبہ قربانی کیا، اور جو چوتھی گھڑی میں چلا تو اس نے گویا ایک مرغی قربانی کی، اور جو پانچویں گھڑی میں چلا تو اس نے گویا ایک انڈہ اللہ کی راہ میں دیا، پھر جب امام خطبہ کے لیے نکل جاتا ہے تو فرشتے ذکر سننے کے لیے حاضر ہوجاتے ہیں۔

آیت2: قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿وَإِذَا رَأَوْاْ تِجَـٰرَةً أَوْ لَهْوًا ٱنفَضُّوٓاْ إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَآئِمًا ۚ قُلْ مَا عِندَ ٱللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ ٱللَّهْوِ وَمِنَ ٱلتِّجَـٰرَةِ ۚ وَٱللَّهُ خَيْرُ ٱلرَّٰزِقِينَ ﴿١١﴾﴾ الجمعة

ترجمہ: اور جب کوئی سودا بکتا دیکھیں یا کوئی تماشا نظر آجائے تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ اللہ کے پاس جو ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہترین روزی رساں ہے ۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْمُنَافِقُوْنَ
Al-Munaafiqoon | منافقین
The Hypocrites
63
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- نفاق کا خطرہ [210]

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ﴿١﴾﴾ المنافقون

ترجمہ: تیرے پاس جب منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں، اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً آپ اس کے رسول ہیں۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعاً جھوٹے ہیں (آیت نمبر 1) [211]

- اس آیت میں باریک نکتہ بیان کیا گیا ہے(وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ)اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً آپ اس کے رسول ہیں کیونکہ اگر رد نہیں کیا جاتا تو معنیٰ ایسا ہوتا اللہ تعالیٰ ان منافقوں کو جھٹلاتا ہے جو رسول کے لیےرسالت کی گواہی دیتے ہیں وحاشا للہ ،اللہ اس طرح کی گواہی دے۔ لیکن اللہ ان کی نیتوں کو جان لیا اور ان کا اس گواہی سے کیا مقصد تھا اس سے وہ بخوبی واقف تھا۔

- اس سورت میں منافقوں کے پندرہ صفتوں کا ذکر کیا گیا۔ [212]

- منافقین امت کا اتحاد نہیں چاہتے ہیں۔

- اور سورت کا اختتام ان آیات سے ہوتا ہے کہ مومنوں کو یہ دعوت دی جارہی ہے کہ ان کے مال اور ان کی اولاد ان کو اللہ سے اور اس دین پر عمل کرنے سے غافل نہ کردے۔(قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٩﴾﴾ المنافقون

ترجمہ: اے مسلمانو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔ اور جو ایسا کریں وہ بڑے ہی نقصان اٹھانے والے لوگ ہیں۔ [213]

---

210 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (مفسدات القلوب (النفاق): محمد صالح المنجد)

211 (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے تفسیر اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن ج8/ص188)

212 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (صفات المنافقين:ابن قيم الجوزية)

213 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الغفلة .. مفهومها، وخطرها، وعلاماتها، وأسبابها، وعلاجها:سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

بعض موضوعات

1. منافق ، ان کی خصلتیں اور ان کی افترا پردازیوں پر رد۔ (1-8)
2. نصیحتیں و ہدایات برائے مومنین۔ (9-11)

بعض اسباق

1. جھوٹ اور دھوکا منافقین کی گھٹیا صفات اور ان کی بری طبیعت کا حصہ ہے ۔
2. منافقین کا مسلمانوں کی صفوں میں رہنا بڑا خطرناک ہے اور ان سے احتراز کرنے کا حکم دیا گیا۔
3. منافقین کی صفات میں سے کسی بھی صفت میں مشابہت اختیار کرنے سے روکا گیا۔
4. ظاہر سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے، آدمی اپنے عمل سے پہچانا جاتا ہے نہ کہ ظاہر سے ۔
5. منافقین کی میٹھی زبان اور بات میں حلاوت تھی لیکن ان کے دل اسلام کے لیے کڑوے تھے ۔
6. دین کے دشمنوں پر اتمام حجت کے بعد ہلاکت اور بربادی کی بد دعاء کی جا سکتی ہے ۔
7. منافقین اور کفار کے لیے استغفار اور دعائے مغفرت کرنا جائز نہیں ۔
8. عزت اسلام سے ہی ملتی ہے اور اس کا عطا کرنے والا اللہ رب العزت ہے ۔
9. اللہ تعالی جس کو چاہتا ہے عزت عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے ۔
10. اللہ تعالی کو کوئی ذلیل نہیں کر سکتا ۔
11. زمین و آسمان کے خزانے اللہ کے ہاتھ میں ہے ۔
12. جو بندہ اللہ کی ذات پر ایمان لاتے ہوئے اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اس کے لیے اللہ تعالی زمین و آسمان کے خزانے کھول دیتے ہیں ۔
13. منافقین کی کم عقلی اور جہالت کو بیان کیا گیا۔

﴿14﴾ منافقین کو ان کی جہالت نے جہنم کے نچلے درجہ کا مستحق بنا دیا۔

﴿15﴾ دین کا علم اور تفقہ ایک آدمی کو نفاق اور منافقین کے دھوکے سے بچاتا ہے۔

﴿16﴾ اللہ کی اطاعت ایک بندہ مومن کی زندگی کا حقیقی مقصد ہے، کوئی چیز اس کے درمیان حائل نہیں ہوسکتی۔

﴿17﴾ دنیوی زیب و زینت ایک مومن کی زندگی کے دینی امور میں رکاوٹ نہ بنے۔

﴿18﴾ خیر کی راہوں میں خرچ کرنے کی تعلیم دی گئی۔

﴿19﴾ موت سے قبل ایمان اور عمل صالح کے ساتھ تیار رہنے کی تعلیم دی گئی۔

﴿20﴾ منافقین دین پر دنیا کو ترجیح دینے کی وجہ سے اللہ کے ذکر سے غافل ہو گئے نتیجہ میں بہت بڑے خسارے سے دو چار ہوئے۔

﴿21﴾ مومنوں کو ان کے حال سے عبرت حاصل کرنے کا حکم دیا گیا۔

﴿22﴾ مومن پر ضروری ہے کہ وہ نفاق اور اس کی علامات سے بچے اور اس سے اللہ کی پناہ میں آئے۔

مناسبت / لطائف التفسیر

دنیوی محبت جب غالب ہوتی ہے تو آدمی جمعہ سے زیادہ تجارت کو اہمیت دیتا ہے، اسی طرح منافق ایمان تو لائے لیکن دنیاوی مفاد کی خاطر دل میں نفرت چھپائے بیٹھے ہیں۔وہ بظاہر مومنین اور نبی کی نظر میں اپنا بھرم جمانے کے لیے مسلمانہ کام کرتا ہے، ایمان کا دعوی کرتا ہے لیکن اس کے باوجود ان کا نفاق ظاہر ہو کر رہ گیا۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُلۡهِكُمۡ أَمۡوَٰلُكُمۡ وَلَآ أَوۡلَٰدُكُمۡ عَن ذِكۡرِ ٱللَّهِۚ وَمَن يَفۡعَلۡ ذَٰلِكَ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡخَٰسِرُونَ ﴿٩﴾ ﴾المنافقون

ترجمہ: اے مسلمانو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔ اور جو ایسا کریں وہ بڑے ہی زیاں کار لوگ ہیں۔

آیت 2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَأَنفِقُوا مِن مَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٠﴾﴾ المنافقون

ترجمہ: اور جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) اس سے پہلے خرچ کرو کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے تو کہنے لگے اے میرے پروردگار! مجھے تو تھوڑی دیر کی مہلت کیوں نہیں دیتا؟ کہ میں صدقہ کروں اور نیک لوگوں میں سے ہو جاؤں۔

حدیث: أَبُو هُرَيْرَةَ ـ رضى الله عنه ـ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ " أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ، تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى، وَلاَ تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلاَنٍ كَذَا، وَلِفُلاَنٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلاَنٍ ". (صحیح البخاري:1419)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا صدقہ اجر کے اعتبار سے زیادہ بڑا ہے ؟ آپ نے فرمایا کہ اگر تو صدقہ کرے اس حال میں کہ تندرست ہے، بخیل ہے اور فقر سے ڈرتا ہے اور مال داری کی امید کرتا ہے اور اتنی دیر نہ کردے کہ جان حلق تک آجائے اور تو کہے کہ اتنا مال فلاں شخص کے لیے ہے اور اتنا مال فلاں شخص کو دے دیا جائے حالانکہ اب تو وہ مال فلاں کا ہو ہی چکا ہے۔

أهداف سور القرآن

سُورَةُ التَّغَابُنِ

Qayamat ka ek naam | قیامت کا ایک نام

Mutual Loss or Gain

64

اس سورت کے مقام نزول میں اختلاف ہے، مصحف مدینہ کے حساب سے

یہ سورت مدنی ہے

OBJECTIVE OF EACH SURAH

- سماجی مشاغل دین کی وابستگی سے دور کر رہے ہیں۔ غیبت کا نقصان یہ ہے کہ قیامت کے دن آپ کی نیکیاں اس کو دے دی جائیں گی جس کو آپ بہت ناپسند کرتے ہیں یہی تو تغابن ہے یعنی گھاٹا۔
- اس سورت میں بعض اولاد اور بیویوں کے خطرات کو بیان کیا گیا ہے جو مسلمان کو اپنے دین پر عمل کرنے سے روکتی ہیں۔

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّ مِنۡ أَزۡوَٰجِكُمۡ وَأَوۡلَٰدِكُمۡ عَدُوّٗا لَّكُمۡ فَٱحۡذَرُوهُمۡۚ وَإِن تَعۡفُواْ وَتَصۡفَحُواْ وَتَغۡفِرُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٞ رَّحِيمٌ ١٤﴾التغابن

ترجمہ: اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور بعض بچے تمہارے دشمن ہیں، پس ان سے ہوشیار رہنا اور اگر تم معاف کر دو اور درگزر کر جاؤ اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ [214]

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿إِنَّمَآ أَمۡوَٰلُكُمۡ وَأَوۡلَٰدُكُمۡ فِتۡنَةٞۚ وَٱللَّهُ عِندَهُۥٓ أَجۡرٌ عَظِيمٞ ١٥﴾التغابن

ترجمہ: ”تمہارے مال اور اولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہیں۔ اور بہت بڑا اجر اللہ کے پاس ہے “۔ [215]

1. اللہ کی قدرت اور اس کا علم ۔ (1-4)
2. ایک ناشکری قوم کا قصہ ۔ (5-6)
3. مشرک جو بعث بعد الموت کا انکار کرتے تھے اور ان کا عقاب۔ (7-10)
4. مومنوں کو ہدایات۔ (11-18)

214 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الضوابط الشرعية لموقف المسلم من الفتن: صالح بن عبد العزيز آل الشيخ)
215 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الهدي النبوي في تربية الأولاد في ضوء الكتاب والسنة:سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

بعض اسباق

1 اللہ تعالی کی تسبیح و تمجید کائنات کی ساری مخلوقات کرتی ہے۔

2 زمین میں کوئی اللہ کو عاجز نہیں کرسکتا ہے۔

3 اللہ تعالی نے ساتوں آسمانوں کو پیدا کیا۔

4 انسان کو اللہ نے بہترین شکل وصورت میں پیدا کیا۔

5 اللہ تعالی کو پوشیدہ، ظاہر چیز، جو کام ہو چکا اور جو ہونے والا ہے سب کا علم ہے۔

6 گذری ہوئی اقوام سے عبرت حاصل کرنا چاہیے۔

7 کفر کا انجام برا ہوتا ہے، کافر دنیا اور آخرت میں ناکام ونامراد ہوتا ہے۔

8 اللہ تعالی تمام جہاں والوں سے بے نیاز ہے۔

9 اطاعت گذاروں کی اطاعت اور نافرمانوں کی نافرمانی اللہ کو نافائدہ پہنچاتی ہے اور نہ نقصان۔

10 اللہ کی حکمت ہے کہ وہ انسانوں میں ایک رسول کو بھیجتا ہے تاکہ لوگ اس کی تعلیمات اور زندگی کو اپنے لیے عملی نمونہ بنائیں۔

11 کفار کی کیسی یہ کم عقلی ہے کہ ان کا معبود پتھر کا ہو سکتا لیکن نبی انسان نہیں ہو سکتا۔

12 قرآن و حدیث جو سراپا انسانیت کے حق میں رحمت ہے اس کی طرف دعوت دی گئی۔

13 ہر مومن کو چاہیے کہ وہ اپنے ایمان کو تازہ کرے اور اس کی تجدید کرے کیونکہ یہی کامیابی کا طریقہ ہے۔

14 اللہ تعالی کی کتاب انسان کی زندگی کے ہر پہلو پر بحث کرتی ہے اورانسان کے دل کو منور اور عقل کو بصیرت عطا کرتی ہے۔

15 ایمان اور عمل رحمت الہی اور مغفرت الہی کا ذریعہ ہے۔

16 دین کا انکار اور جھٹلانے کا انجام بہت برا اور درد ناک ہوا کرتا ہے۔

17 تقدیر پر ایمان لانا واجب ہے۔

18 اللہ تعالی جو کام ہو چکا ہے، جو ہو رہا ہے اور جو ہونے والا ہے سب کا جاننے والا ہے۔

﴿19﴾ جنت کی کامیابی اور جہنم کے خسارے سے بچنے کا سب سے بڑا ذریعہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے۔

﴿20﴾ کامیابی کے اسباب میں سے اللہ کی ذات پر کامل بھروسہ کرنا ہے۔

﴿21﴾ نبی ﷺ کی ذمہ داری صرف تبلیغ رسالت کی ہے۔

﴿22﴾ اللہ تعالی بندہ کی جستجو کے مطابق ہدایت عطا فرماتے ہیں۔

﴿23﴾ تبلیغ رسالت سے لوگوں پر اتمام حجت قائم ہوتی ہے۔

﴿24﴾ اولاد اور بیویوں کے فتنہ سے ہوشیار رہنے کی تعلیم دی گئی کیونکہ اکثر لوگ انہی کی وجہ سے خسارہ اٹھاتے ہیں، فتنہ اولاد و ازواج کا مطلب ان کی محبت میں اس قدر غلو کہ اللہ کے حقوق میں آدمی کمی کرنے لگے یا اللہ کو بھلا دے۔

﴿25﴾ عفو ودرگذر کی تعلیم دی گئی۔

﴿26﴾ اولاد کی محبت فطری ہے لیکن اس کا حد سے بڑھ جانا شریعت میں جائز نہیں۔

﴿27﴾ اولاد کی صحیح تربیت رفع درجات کا ذریعہ ہے اور ان کے معاملہ میں غفلت ناکامی وبربادی کا ذریعہ ہے۔

﴿28﴾ خیر کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دلائی گئی۔

﴿29﴾ قرض حسن کی فضیلت بیان کی گئی۔

﴿30﴾ حتی المقدور اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیے۔

﴿31﴾ اللہ کی صفات ذکر کی گئی

- مغفرت کرنے والا
- قدر دان
- بڑا بردبار
- پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا
- زبردست
- حکمت والا

مناسبت / لطائف التفسیر

سابقہ سورت میں بتایا گیا کہ مال اور اولاد کی محبت میں اتنے مگن نہ ہو جانا کہ آخرت کا سودا کر بیٹھو اور آخرت سے غافل ہو جاؤ۔ اس سورت میں کھل کر اعلان کیا گیا کہ جو آخرت سے غافل کردے وہ رشتے فتنہ ہیں لہذا رشتوں کو آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بنا کر نعمت بنایا جائے۔

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ مَآ أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۗ وَمَن يُؤْمِنۢ بِٱللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿١١﴾ ﴾التغابن

ترجمہ: کوئی مصیبت اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں پہنچ سکتی، جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے ۔

آیت 2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ إِنَّمَآ أَمْوَٰلُكُمْ وَأَوْلَٰدُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَٱللَّهُ عِندَهُۥٓ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٥﴾ ﴾التغابن

ترجمہ: تمہارے مال اور اولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہیں۔ اور بہت بڑا اجر اللہ کے پاس ہے ۔

حدیث: عَنْ أَبِي، : بُرَيْدَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ " صَدَقَ اللَّهُ: (إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلاَدُكُمْ فِتْنَةٌ) فَنَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا " .(سنن الترمذي:3774، وصححه الالباني)

ترجمہ:ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک حسن و حسین آگئے، دونوں نے سرخ قمیص پہنی ہوئی تھی، چلتے تھے تو (چھوٹے ہونے کی وجہ سے) گرجاتے تھے، آپ صلی علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے اور دونوں کو اٹھا کر اپنے سامنے بٹھالیا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ سچ فرماتا ہے کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں فتنہ (آزمائش) ہیں۔ لہٰذا دیکھو کہ جب میں نے انہیں دیکھا کہ گر گر کر چل رہے ہیں تو صبر نہ کرسکا اور اپنی بات کاٹ کر انہیں اٹھا لیا۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الطَّلَاقِ
The Divorce | At-Talaaq | طلاق
65
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- اجتماعیت
- جب تمام معاملوں میں تقوی پایا جائے گا تو اجتماعیت باقی رہے گی اور دین سے تعلق باقی رہے گا۔ اس لیے اس سورت میں تقوی کا لفظ کافی مرتبہ آیا ہے۔[216]

بعض موضوعات

1. احکام طلاق، عدت، رضاعت وغیرہ۔ (1-7)
2. سرکش لوگوں کی سرکوبی اور مومنوں کو ان سے بچے رہنے کی ہدایت۔ (8-10)
3. مومنوں سے اچھے بدلے کا وعدہ، اللہ کی قدرت۔ (11-12)

بعض اسباق

1. حلال چیزوں میں سب سے ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔
2. وقت ضرورت و مجبوری طلاق دینا جائز ہے۔
3. طلاق حالت حیض و نفاس میں بدعت ہے۔
4. اگر کوئی اپنی بیوی کو عمدا حالت حیض اور اس طہر میں جس میں کہ اس نے جماع کیا طلاق دے اس نے اللہ کی نافرمانی کی لیکن طلاق واقع ہو جائے گی اس لیے کہ نبی ﷺ نے ابن عمر کو رجوع کرنے کا حکم دیا اگر طلاق واقع

216 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (نور التقوى وظلمات المعاصي في ضوء الكتاب والسنة: سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

نہ ہوتی تو آپ ﷺ رجوع کا حکم نہیں دیتے۔

﴿5﴾ طلاق کا صحیح طریقہ یہ ہے طلاق اس طہر میں ہو جس میں جماع نہ کیا گیا ہو۔

﴿6﴾ حائضہ عورتوں کی عدت تین حیض ہے۔

﴿7﴾ عدت کے ایام میں گھر سے نکلنا مطلقہ کے لیے منع ہے الا یہ کہ کوئی ناگزیر حالت وضرورت ہو۔

﴿8﴾ عدت کے ایام پورے ہونے کے بعد عورت باہر نکل سکتی ہے۔

﴿9﴾ رجوع اور طلاق کے موقع پر دو گواہ ہونا چاہیے۔

﴿10﴾ اللہ تعالی کے احکامات بندوں کے حدود ہیں اور اس کی پابندی میں ساری انسانیت کی بھلائی ہے۔

﴿11﴾ شریعت کی مخالفت کرنا اپنے حق میں غلط فیصلہ ہے۔

﴿12﴾ اللہ کا تقوی اختیار کرنا مصائب سے نکلنے کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔

﴿13﴾ تقوی،رزق اور اللہ کی عطاء کی کنجی ہے۔

﴿14﴾ اللہ تعالی پر توکل کرنا ہر حال میں واجب ہے۔

﴿15﴾ مومن کو مصیبتوں میں معاملات اللہ کے حوالے کرنا چاہیے اور تقدیر پر راضی رہنا چاہیے اور اللہ سے اچھاگمان رکھنا چاہیے۔

﴿16﴾ جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔

﴿17﴾ جو اللہ کی ذات پر بھروسہ نہیں کرتا ہے اللہ تعالی اس کو اس کی عاجزی کے حوالے کردیتا ہے۔

﴿18﴾ جو عورتیں حیض سے مایوس ہیں ان کی عدت تین ماہ ہے۔

﴿19﴾ حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے۔

﴿20﴾ تمام امور میں تقوی اللہ کو لازم پکڑنے کا حکم دیا گیا۔

﴿21﴾ اللہ تعالی کے احکامات پر عمل کرنا اور منع کردہ چیزوں سے بچنا ضروری ہے اور اسی میں ایک مومن کی نجات رکھی گئی ہے۔

﴿22﴾ تقوی اللہ ہی مصائب سے نکلنے کی راہ ہے۔

﴿23﴾ طلاق رجعی میں آدمی کو اس کی استطاعت کے مطابق نفقہ اور سکنی دینا لازم ہے۔

﴿24﴾ اسلام نے ماؤں اور بچوں کے حقوق کا خیال کیا ہے۔

25 اگر مطلقہ حاملہ ہے تو وضع حمل تک کا خرچ شوہر کے ذمہ ہوگا۔

26 نفقہ کی مقدار اسلام نے متعین نہیں کی ہے آدمی اپنے مالی حالت کے لحاظ سے اپنی استطاعت کے بقدر خرچ کرے گا۔

27 اسلام نے تمام حقوق اور واجبات کے درمیان توازن اور انصاف کی تعلیم دی ہے۔

28 اللہ تعالی کی رحمت ہے کہ بندوں کو اس نے اتنی ہی بات کا مکلف بنایا جتنی اس کے اندر طاقت موجود ہے۔

29 گذری ہوئی اقوام کی ہلاکت وبربادی سے سبق لینے کا حکم دیا گیا۔

30 عقلمند ہی ہلاک شدہ قوموں سے عبرت حاصل کرتے ہیں۔

31 پچھلی امتوں سے سبق حاصل کرنے سے تقوی پیدا ہوتا ہے۔

32 خوش بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے، بد بخت وہ جو نصیحت سے کام نہیں لیتا۔

33 ہر آدمی پر امر بالمعروف والنھی عن المنکر اپنی استطاعت کے مطابق واجب ہے۔

34 جس طرح اللہ تعالی نے سات آسمان بنائے اسی طرح سات زمین بنائے۔

مناسبت / لطائف التفسیر

رشتہ داروں سے حد سے زیادہ محبت آخرت سے غافل کر دیتی ہے، اسی طرح حد سے زیادہ نفرت ظلم کا ذریعہ بن جاتا ہے نتیجہ آخرت میں ماخوذ ہونا پڑتا ہے، لہذا سورہ طلاق ، سورہ تحریم، سورہ تغابن اور سورہ منافقون پڑھنے کے بعد اعتدال کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ حد سے زیادہ محبت اور حد سے زیادہ نفرت انسان کو ناکام بنا سکتی ہے، محبت اور نفرت کو اسلامی حدود دیے جائیں۔

آیات اور احادیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يَجۡعَل لَّهُۥ مَخۡرَجٗا ۝٢ وَيَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُۚ وَمَن يَتَوَكَّلۡ عَلَى ٱللَّهِ فَهُوَ حَسۡبُهُۥٓۚ إِنَّ ٱللَّهَ بَٰلِغُ أَمۡرِهِۦۚ قَدۡ جَعَلَ ٱللَّهُ

لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ﴿٣﴾ الطلاق

ترجمہ: جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے ۔ اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کرکے ہی رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔

حدیث: قال رسول الله صلي الله عليه وسلم : "إِنّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ" . (صحیح الجامع:1630)

ترجمہ:رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک رزق بندے کی اس طرح تلاش کرتا ہے جس طرح انسان کو اس کی موت ڈھونڈتی ہے۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ سَبۡعَ سَمَٰوَٰتٍ وَمِنَ ٱلۡأَرۡضِ مِثۡلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ ٱلۡأَمۡرُ بَيۡنَهُنَّ لِتَعۡلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ ٱللَّهَ قَدۡ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عِلۡمَۢا ﴿١٢﴾ الطلاق

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اسی کے مثل زمینیں بھی۔ اس کا حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو بہ اعتبار علم گھیر رکھا ہے ۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ
At-Tahreem | تحریم
The Prohibition
66
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- اس سورت کا ہدف اجتماعیت ہے۔
- خاندانی ماحول ترقی اور کامیابی کے لیے ایک اہم ذریعہ ہے ۔

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ قُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا ٱلنَّاسُ وَٱلْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ ٱللَّهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٦﴾﴾ التحریم

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجا لاتے ہیں ۔

- معاشرہ کی ترقی اور اجتماعیت کے لیے خاندان مرکزی محور ہے اس کے بغیر نہ ترقی ممکن ہے اور نہ ہی اجتماعیت۔ اور ان تمام چیزوں میں عورت کا بنیادی کردار ہے وہی نسلوں کی تربیت کرتی ہے اور معاشرہ کے افراد پر اثر چھوڑ سکتی ہے وہی مردوں کو تیار کرنے والی ہے ۔[217]
- قرآن نے ہمارے لیے ایسی خواتین کی مثالیں بیان کی ہیں جو اپنے مقاصد میں کامیاب ہوئیں جیسے کہ فرعون کی بیوی اور مریم بنت عمران علیہما السلام : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱمْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ٱبْنِ لِى عِندَكَ بَيْتًا فِى ٱلْجَنَّةِ وَنَجِّنِى مِن فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِۦ وَنَجِّنِى مِنَ ٱلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿١١﴾ وَمَرْيَمَ ٱبْنَتَ عِمْرَٰنَ ٱلَّتِىٓ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِۦ وَكَانَتْ مِنَ ٱلْقَٰنِتِينَ ﴿١٢﴾﴾ التحریم[218]

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی جبکہ اس نے دعا کی کہ اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں مکان بنا اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا اور مجھے ظالم لوگوں سے خلاصی دے (11) اور (مثال بیان فرمائی) مریم بنت عمران کی جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی پھر ہم نے اپنی طرف سے اس میں جان پھونک دی اور (مریم) اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور عبادت گزاروں میں سے تھی (12)۔

217 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (مسؤولية المرأة المسلمة: عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)
218 (مزید معلومات کے لیے دیکھیے تفسیر اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن ج8/آیت نمبر 11تا12)

اور دوسری ایسی خواتین کی مثالیں بیان کی جو دین کے معاملہ میں ناکام ہوگئیں انہوں نے دین کو چھوڑ کر دنیا کو اختیار کیا تو انہیں ان کی سزا ملی: قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿ ضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱمْرَأَتَ نُوحٍ وَٱمْرَأَتَ لُوطٍ ۖ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَٰلِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا وَقِيلَ ٱدْخُلَا ٱلنَّارَ مَعَ ٱلدَّٰخِلِينَ ﴿١٠﴾ ﴾التحریم[219]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے نوح کی اور لوط کی بیوی کی مثال بیان فرمائی یہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو (شائستہ اور) نیک بندوں کے گھر میں تھیں، پھر ان کی انہوں نے خیانت کی پس وہ دونوں (نیک بندے) ان سے اللہ کے (کسی عذاب کو) نہ روک سکے اور حکم دے دیا گیا (اے عورتوں) دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی چلی جاؤ (10)۔

1 نبی ﷺ اور بعض ازواج مطہرات کے درمیان واقع ہونے والا قصہ۔ (1-5)

2 مومنوں کو جہنم سے بچنے کی تلقین۔ (6)

3 کافروں کو تنبیہ کہ کوئی عذر بروز قیامت قبول نہیں کیا جائے گا۔ (7)

4 مومنوں کو توبہ نصوحہ کی تاکید۔ (8)

5 نبی ﷺ کو کفار سے جہاد کرنے کا حکم۔ (9)

6 خواتین کے لئے اچھی اور بری دو مثالیں دی گئی۔ (10-12)

1 دین سے وابستگی اور دین کی مدد بے شک ایک اہم معاملہ ہے، تمام امت مسلمہ کو چاہیے کہ دین سے تعلق رکھیں۔

2 جب نبی ﷺ کو حلال و حرام کا اختیار نہیں تو امتی کو کہاں حلال وحرام کا اختیار ہو سکتا ہے۔

219 (مزید معلومات کے لیے دیکھیے تفسیر ابن کثیر ج8/ص172)

3 شریعت کی ساری تعلیمات من جانب اللہ ہے اس میں نبی ﷺ کی جانب سے کسی قسم کی زیادتی نہیں ہے۔

4 اسلام میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے کے لیے قسم کھانا جائز نہیں لیکن اگر قسم کھالے تو کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔

5 امہات المومنین کی تکریم میں طلاق کے الفاظ میں نرمی کا خیال رکھا گیا۔

6 بہترین بیویوں کی صفات

- اسلام والیاں
- ایمان والیاں
- فرمانبرداری کرنے والیاں
- توبہ کرنے والیاں
- عبادت بجالانے والیاں
- روزے رکھنے والیاں۔

7 اللہ تعالی ہر ذمہ دار سے اپنے ماتحتین کے بارے میں سوال کرنے والا ہے۔

8 اپنے آپ کی ہدایت کی فکر اور اپنی اصلاح کرلینا کافی نہیں استطاعت کے مطابق دعوت واصلاح کی کوشش ہر مسلمان پر فرض ہے خصوصا اپنے گھر والوں کے معاملے میں۔

9 اللہ کی رحمت سے مایوسی کفر ہے۔

10 بندہ سے چاہے کتنے ہی گناہ ہو جائے اللہ تعالی نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔

11 توبہ کرنے والے سے اللہ تعالی محبت کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔

12 توبہ نصوح کے شرائط:

- گناہ کو چھوڑنا
- گناہ پر نادم ہونا
- آئندہ نہ کرنے کا عزم کرنا
- اگر گناہ کا تعلق حقوق العباد سے ہے اس سے معافی چاہنا۔

13 اللہ تعالی کی مہربانی ہے کہ وہ اپنے گناہ گار بندوں کو توبہ نصوح کی دعوت دے رہا ہے۔

14 گناہ گار جہنم کی آگ کے مستحق ہونگے۔

15 کافروں کی جانب سے معذرت قبول نہیں کی جائے گی۔

16 توبہ سے گناہ بھی معاف ہوتے ہیں اور نیکیاں بھی لکھی جاتی ہے۔

17 نبی اور ایمان والے آخرت کی رسوائی سے محفوظ رہینگے۔

18 کفار کو کفر کا انجام سمجھانے کے لیے امراۃ نوح اور اور لوط علیہ السلام کی بیوی کی مثال بیان کی گئی۔

19 آخرت میں ایمان و عمل کے بغیر حسب و نسب آدمی کو کچھ کام نہیں دے گا۔

﴿20﴾ ایمان والوں کی ثبات قدمی کے لیے فرعون کی بیوی اور مریم علیہا السلام کی مثال بیان کی گئی ۔

﴿21﴾ یہ آیات ان لوگوں پر رد ہے جو لوگ کہتے ہیں اسلام میں عورت کا کوئی مقام نہیں ہے ۔

﴿22﴾ ہمیشہ اسلام کے لیے جہاں پر مردوں نے قربانی دی ہے وہیں پر عورتوں نے بھی قربانی دی ہے ۔

﴿23﴾ ہدایت کسی کی وراثت نہیں ہے اگر ظالم وجابر کافر ومشرک کے گھر میں اگر کوئی ہدایت کے لیے کوشش کرے تو اس کو بھی ہدایت ملتی ہے ۔

﴿24﴾ مومن دنیا کی نعمتوں کے چھوٹ جانے پر آخرت کی نعمتوں پر نظر رکھتا ہے ۔

﴿25﴾ مومن کی زندگی کا سارا مقصد رضائے الٰہی ہو تا ہے ۔

﴿26﴾ مریم علیہا السلام کی زندگی میں مومن مرد اور عورت دونوں کے لیے اسباق ہیں ۔

﴿27﴾ داعی اور عالم کو چاہیے کہ وہ اپنی گفتگو میں مثال کے لیے صحیح واقعات بیان کرے تاکہ بات سمجھنے میں آسانی ہو۔

رشتہ داروں سے حد سے زیادہ محبت آخرت سے غافل کر دیتی ہے، اسی طرح حد سے زیادہ نفرت ظلم کا ذریعہ بن جاتا ہے نتیجہ آخرت میں ماخوذ ہونا پڑتا ہے، لہٰذا سورہ طلاق ، سورہ تحریم، سورہ تغابن اور سورہ منافقون پڑھنے کے بعد اعتدال کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ حد سے زیادہ محبت اور حد سے زیادہ نفرت انسان کو ناکام بنا سکتی ہے، محبت اور نفرت کو اسلامی حدود دیے جائیں۔

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ قُوٓاْ أَنفُسَكُمۡ وَأَهۡلِيكُمۡ نَارٗا وَقُودُهَا ٱلنَّاسُ وَٱلۡحِجَارَةُ عَلَيۡهَا مَلَٰٓئِكَةٌ غِلَاظٞ شِدَادٞ لَّا يَعۡصُونَ ٱللَّهَ مَآ أَمَرَهُمۡ وَيَفۡعَلُونَ مَا يُؤۡمَرُونَ ٦﴾ التحریم

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجا لاتے ہیں ۔

حدیث:عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم " كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ، فَالإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ، أَلاَ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ ". (صحيح البخاري:5188)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب لوگ نگہبان ہو، اور تم سب لوگوں سے سوال کیا جائے گا، امام بھی نگہبان ہے، اس سے بھی سوال ہو گا، مرد اپنے گھر والوں پر نگہبان ہے اور اس سے بھی سوال کیا جائے گا،عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے اس سے بھی سوال کیا جائے گا، اور غلام بھی اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اس سے بھی سوال کیا جائے گا، خبردار! تم سب نگہبان ہو اور تم سے سوال ہو گا.

آیت2: قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿ ضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُواْ ٱمۡرَأَتَ نُوحٖ وَٱمۡرَأَتَ لُوطٖۖ كَانَتَا تَحۡتَ عَبۡدَيۡنِ مِنۡ عِبَادِنَا صَٰلِحَيۡنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمۡ يُغۡنِيَا عَنۡهُمَا مِنَ ٱللَّهِ شَيۡـٔٗا وَقِيلَ ٱدۡخُلَا ٱلنَّارَ مَعَ ٱلدَّٰخِلِينَ ﴿١٠﴾ وَضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلٗا لِّلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱمۡرَأَتَ فِرۡعَوۡنَ إِذۡ قَالَتۡ رَبِّ ٱبۡنِ لِي عِندَكَ بَيۡتٗا فِي ٱلۡجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِن فِرۡعَوۡنَ وَعَمَلِهِۦ وَنَجِّنِي مِنَ ٱلۡقَوۡمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿١١﴾ وَمَرۡيَمَ ٱبۡنَتَ عِمۡرَٰنَ ٱلَّتِيٓ أَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا فَنَفَخۡنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا وَصَدَّقَتۡ بِكَلِمَٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِۦ وَكَانَتۡ مِنَ ٱلۡقَٰنِتِينَ ﴿١٢﴾ ﴾التحريم

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے نوح کی اور لوط کی بیوی کی مثال بیان فرمائی یہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو (شائستہ اور) نیک بندوں کے گھر میں تھیں، پھر ان کی انہوں نے خیانت کی پس وہ دونوں (نیک بندے) ان سے اللہ کے (کسی عذاب کو) نہ روک سکے اور حکم دے دیا گیا (اے عورتوں) دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی چلی جاؤ۔اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی جبکہ اس نے دعا کی کہ اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں مکان بنا اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا اور مجھے ظالم لوگوں سے خلاصی دے ۔اور (مثال بیان فرمائی) مریم بنت عمران کی جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی پھر ہم نے اپنی طرف سے اس میں جان پھونک دی اور (مریم) اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور عبادت گزاروں میں سے تھی۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْمُلْكِ
Dominion | Al-Mulk | ملک
67
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- توحید ربوبیت سے توحید الوہیت کا اثبات اور عظمت الہی کی معرفت۔
- یہ سورت ایک ہی معنی پر گردش کرتی ہے وہ ہے : (إعرف قدر الله وتوحيد العبادة) "اللہ کی قدر کو پہچان کر توحید الوہیت کو اپناؤ"۔ [220]
- اس سورت میں تمام آیتیں اللہ کی قدرت اور ملکیت سے متعلق ہیں۔
- اس سورت میں اللہ کی کئی گواہیاں پیش فرمائی گئی ہیں ،اس کی بنیاد پر آخرت کے انکار سے باز آنے کا مطالبہ کیا گیا۔ [221]
- ﴿أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلْخَبِيرُ ﴿١٤﴾﴾ کہہ کر آسان طریقہ سے ملحدین اور atheists کو سمجھایا گیا۔ [222]
- اس سورت میں اللہ کے قدرت کے مظاہر کو سامنے رکھ کر سمجھایا گیا ، اللہ کی قدر کرو ۔
- تفكَّرُوا فِي خَلْقِ اللهِ ، ولَا تَفَكَّرُوا فِي اللهِ (صحيح الجامع: 2976)
  ترجمہ: اللہ کی مخلوقات میں غور و فکر کرو ، اللہ کی ذات میں غور و فکر مت کرو۔
- توحید ربوبیت میں تین اہم معنی (مالک، خالق، حاکم) موجود ہیں اس لیے توحید حاکمیت کی نئی الگ سے کوئی قسم بنانے کی ضرورت نہیں واللہ اعلم، تین قسمیں جو سلف سے چلی آرہی ہیں وہ کافی اور جامع و مانع ہیں [223]۔ قدیم کتابوں میں یہ تینوں قسمیں پائی جاتی ہیں۔ [224]

بعض موضوعات

1 اللہ کی قدرت۔ (1-5)

220 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں : (معنى لا إله إلا الله ومقتضاها وآثارها في الفرد والمجتمع :صالح بن فوزان الفوزان)
221 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة: محمد بن أحمد القرطبي)
222 (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے تفسیر قرطبی ج18/ص198)
223 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں:(القول السديد في الرد علي من انكر تقسيم التوحيد -عبدالرزاق بن عبد المحسن العباد البدر)
224 (الإبانة الكبرى - المؤلف : ابن بطة العكبري)

2 کفار کا انجام اور وہ اپنے کرتوتوں کا اعتراف کرینگے۔ (6-11)

3 اللہ سے ڈرنے والوں کا نیک انجام۔ (12)

4 اللہ کا علم اور اس کی نعمتیں، کفار کے لیے اللہ کا عذاب، مشرکوں کو بت پرستی پر وعید۔ (13-22)

5 حشر اور حساب پر اللہ کی قدرت اور آخرت میں نجات دینا اور دنیا میں پانی لانا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ (28-30)

بعض اسباق

1 جو ذات ہر چیز پر قادر ہو اور ساری ملکیت اسی کے ہاتھ میں ہو وہ ذات بڑی بابرکت ذات ہو سکتی ہے اور وہ صرف اللہ تعالی ہی کی ذات ہے۔

2 انسان کی کی زندگی کا مقصد امتحان ہے۔

3 انسان کی زندگی کی کامیابی حسن عمل میں ہے۔

4 ساتوں آسمانوں کی حسن کاریگری اللہ کے کمال قدرت کی نشانی ہے۔

5 ستاروں کے تین مقاصد ہیں:
- آسمان کو روشن کرنے کے لیے
- وحی الہی اور تقدیر کے فیصلوں کی حفاظت میں شیاطین کو مار بھگانے کے لیے
- راہ دکھانے کے لیے۔

6 شیاطین کے لیے جہنم کی آگ ہے۔

7 اللہ تعالی کی ربوبیت اور الوہیت کی واضح نشانیاں جاننے کے بعد ایمان نہ لانے والوں کے لیے جہنم کا سخت عذاب ہے۔

8 جہنم کے ہولناک مناظر کا ذکر کیا گیا۔

9 کفار کو جہنم میں جماعت کی شکل میں داخل کیا جائے گا۔

10 کفار کا قیامت کے دن اعترافِ جرم کچھ فائدہ نہیں دے گا۔

11 کفار کے جہنم میں اعتراف کے مطابق اصل عقلمندی دین اسلام کے مان لینے میں ہے۔

﴿12﴾ اللہ تعالیٰ کی خشیت اختیار کرنا مغفرت گناہ اور بڑی کامیابی کا ذریعہ ہے۔

﴿13﴾ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد دلایا گیا کہ زمین کو چلنے پھرنے کے قابل بنایا۔

﴿14﴾ حق سمجھانے کے بعد ایمان نہ لانے سے دنیا میں بھی عذاب آسکتا ہے۔

﴿15﴾ پرندوں کا آسمان میں اڑنا، پر پھیلانا اور سکیڑنا اللہ کی خلقت کی نشانی ہے۔

﴿16﴾ کان، آنکھ اور دل اللہ کی بہت بڑی نعمتیں ہیں لیکن اکثر لوگ ان کا غلط استعمال کر کے اللہ کی ناشکری کرتے ہیں۔

﴿17﴾ آخرت کے وقوع کا علم اللہ کے علاوہ کسی اور کو نہیں۔

﴿18﴾ جس کو اللہ ہلاک کرنے کا ارادہ کرے اس کو کوئی نہیں بچا سکتا۔

﴿19﴾ جس پر اللہ تعالیٰ رحم کا ارادہ کر لے اس کو کوئی ہلاک نہیں کر سکتا۔

﴿20﴾ پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جس پر ساری مخلوقات کا دارومدار ہے۔

- سورہ ملک سے لے کر سورہ ناس تک اکثر سورتوں میں قیامت کا ذکر غالب ہے۔
- سورہ ملک میں لا الہ الا اللہ کی تشریح ہے۔ اور سورہ قلم میں محمد رسول اللہ ﷺ کی تشریح ہے۔
- سورہ ملک میں اللہ کا تعارف، سورہ قلم میں محمد ﷺ کا تعارف اور سورہ حاقہ میں آخرت کا تعارف ہے۔

آیت: ﴿ وَقَالُوا۟ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِىٓ أَصْحَـٰبِ ٱلسَّعِيرِ ﴿١٠﴾ فَٱعْتَرَفُوا۟ بِذَنۢبِهِمْ فَسُحْقًا لِّأَصْحَـٰبِ ٱلسَّعِيرِ ﴿١١﴾ ﴾ الملک

ترجمہ: اور کہیں گے اگر ہم سنتے ہوتے یا عقل رکھتے ہوتے تو دوزخیوں میں (شریک) نہ ہوتے پس انہوں نے اپنے جرم کا اقبال کر لیا۔ اب یہ دوزخی دفع ہوں (دور ہوں)

أهداف سورالقرآن
سُورَةُ الْقَلَمِ
The Pen | Al-Qalam | قلم
68
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- محمد ﷺ کی عظمت اور داعیوں کے اوصاف۔[225]
- اس سورت میں داعی کے اچھے اوصاف بیان کیے گئے اس کے بالمقابل باغ والوں کے بد اخلاقی کا بھی ذکر ہے۔
- رسالت پر اٹھائے گئے اعتراضات کے جوابات دیے گئے۔
- باغ والوں کا قصہ، کفران نعمت کا نتیجہ بیان کیا گیا۔
- آخرت کے شدید حالات بیان کیے گئے۔
- مسلمین اور مجرمین کا حشر بیان کیا گیا۔
- مقصد اثبات نبوت اور تثبیت قلب ہے۔
- اس سورت میں علم کی توثیق کی دعوت دی گئی ہے۔
- سابقہ سورت کے مقابلہ اس سورت میں انذار اور سخت ہے، اور اس کو باغ کی مثال دے کر سمجھا یا گیا۔[226]
- ﴿نٓ ۚ وَٱلْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ①﴾ علم تحریر کے ذریعہ محفوظ کیا جاتا ہے اسی لیے قلم کا ذکر کیا گیا ہے اس لیے کہ اگر ہم علم کو محفوظ کریں گے تو وہ ہمارے لیے دعوتی میدان میں ہتھیار ہو گا۔
- اور اس سورت میں داعی کے اخلاق اور اوصاف کا بھی تذکرہ ہے۔[227] جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ④﴾ ترجمہ: اور بے شک آپ بہت عمدہ اخلاق پر فائز ہیں۔
- اور اس سورت میں اس کے بالمقابل برے اخلاق کا بھی تذکرہ ہے جیسے باغ والوں کا قصہ، کسی داعی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ اس کے اخلاق برے ہوں داعی کو چاہیے کہ رسول ﷺ کے اخلاق کو اپنائے۔[228]

---

225 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الدعوة إلى الله وأخلاق الدعاة:عبد العزيز بن عبد الله بن باز)

226 (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے تفسیر قرطبی ج18/ص222)

227 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں :(الأمة الوسط والمنهاج النبوي في الدعوة إلى الله: عبد الله بن عبد المحسن التركي)

228 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (مكارم الأخلاق: محمد بن صالح العثيمين)

بعض موضوعات

1. نبی ﷺ کے اخلاق۔ (1-7)
2. مکذبین کی صفات۔ (8-16)
3. باغ والوں کا قصہ۔ (17-33)
4. متقیوں کا بدلہ، مجرموں پر حجت اور ان کے لیے وعید۔ (34-47)
5. نبی کو صبر کی تلقین اور یونس -علیہ السلام- کا قصہ برائے ثابت قدمی۔ (48-52)

بعض اسباق

1. آدمی غیر مسلموں سے compromise نہ کرے اور نہ ہی مداہنت جائز ہے۔البتہ تعلقات اور رواداری جائز ہے ۔ تعلقات الگ چیز ہیں اور مداہنت الگ چیز ہے ۔
2. دنیوی امور میں غیر مسلموں کے ساتھ حسن اخلاق کا مظاہرہ کیا جاسکتاہے ۔ جیسا کہ (60:8) اور (31 :14-15) میں اس کا ذکر ہوا ہے۔ لیکن دین کا اختلاف ہو تو ﴿لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝٦﴾الکافرون
3. جلدی نتائج کی فکر نہ کریں اور نہ مایوس ہوں (یونس علیہ السلام کی زندگی سے سبق ملتاہے ۔) اگر ایسا ہو تو یونس علیہ السلام کے اعتراف میں اسوہ ہے ۔ اوراچھے لوگوں کی علامت یہی ہے کہ وہ سیکھنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔
4. اللہ تعالی اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھاتا ہے ۔
5. اللہ تعالی نے قلم کی فضیلت کو بتانے کے لیے اس کی قسم کھائی ہے۔
6. قلم کی فضیلت اس لیے ہے کہ اس سے خیر و ہدایت کی باتیں لکھی جاتی ہیں۔
7. تقدیر کا عقیدہ بر حق ہے بلکہ ایمان کے چھ ارکان میں سے ایک رکن ہے ۔
8. قلم کو اللہ تعالی نے بندوں کی تقدیر لکھنے کا حکم دیا جس کے حکم پر اس نے اول تا آخر سب کی تقدیریں لکھ دی ۔

﴿9﴾ اللہ کے نبی ﷺ آداب و اخلاق کے باب میں کمال درجہ پر فائز تھے ۔

﴿10﴾ امت مسلمہ کو چاہیے کہ اخلاق وآداب میں آپ ﷺ کو اسوہ اور نمونہ بنائے ۔

﴿11﴾ ہدایت وگمراہی اللہ کے ہاتھ میں ہے ۔

﴿12﴾ بندہ کو ہدایت وگمراہی کے اختیار کرنے کا اختیار ہے۔

﴿13﴾ کفار کے اوصاف مذمومہ کا ذکر ہوا: جھوٹی قسمیں کھانا، بے وقاری ، عیب جوئی ، چغل خوری ، بھلائی سے روکنا، حد سے بڑھ جانا، گناہوں کی زندگی ، بد نامی وغیرہ۔

﴿14﴾ مال و اولاد کی کثرت اگر خوف الٰہی اور شریعت پر عمل پیرا رہنے سے رکاوٹ بنے تو یہ وبال ہے ۔

﴿15﴾ کثرت مال و اولاد اللہ تعالی کی تکریم کی دلیل نہیں ۔

﴿16﴾ برے اخلاق انسان کے لیے دنیا وآخرت کی رسوائی کا ذریعہ ہے ۔

﴿17﴾ آدمی کی آزمائش اچھے اور برے حالات کے ذریعے سے ہوتی ہے ۔

﴿18﴾ خوش بخت لوگ وہ ہیں جو خوشی اور پریشانی ہر حال میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت پر جمے رہتے ہیں۔

﴿19﴾ جو لوگ آزمائش کے حالات سے گزرتے ہیں ان کے حالات سے نصیحت کرنا جائز ہے تاکہ شکر گزاری بھی پیدا ہو جائے ۔

﴿20﴾ صبر کے واقعات کی تذکیر سے صبر کا مادہ پیدا ہوتا ہے ۔

﴿21﴾ مجرمین اور مومنین قیامت کے دن برابر نہیں ہو سکتے،مومنین جنتی ہونگے اور مجرمین جہنمی ہونگے ۔

﴿22﴾ قیامت کے دن متکبرین پر ذلت چھارہی ہوگی ۔

﴿23﴾ مومن کو سارے معاملات اللہ کے حوالہ کر دینا چاہیے۔

﴿24﴾ معاملات چاہے آسان ہوں یا مشکل ہر حال میں اللہ تعالی ہی کفیل اور ذمہ دار ہے ۔

﴿25﴾ جب دعوتی میدان میں مشکلات کا سامنا ہو تو داعی کو دعوت پر آنے والے مصائب پر صبر کرنا چاہیے۔

﴿26﴾ مشرکین اللہ کے نبی کو بغض وحسد کی وجہ سے دیوانہ اور جادوگر کہا کرتے تھے، اللہ کے نبی نے اس پر بھی صبر کا مظاہرہ کیا اور دعوت وتبلیغ کے فریضہ کو نہیں چھوڑا ۔

﴿27﴾ داعی کو جلد بازی سے بچنا چاہیے اور تمام مراحلِ دعوت میں صبر کا مظاہرہ کرنا چاہیے ۔

28 ضرب الامثال کی اہمیت واضح کی گئی ۔

29 اگلوں کے حالات سے تسلی ملتی ہے اور مزید ثبات قدمی میں اضافہ ہو تا ہے۔

30 ہر زمانہ اور جگہ پر صبر انبیاء ودعاۃ کا ہتھیار رہا ہے ۔

31 جلدبازی اسلام میں جائز نہیں ہے، جلد بازی سے اکثر نقصان ہی ہو تا ہے۔

مناسبت / لطائف التفسیر

- سورۂ ملک میں اللہ کا تعارف اور سورۂ قلم میں محمد ﷺ کا تعارف ہے۔
- سورۂ ملک میں لا الہ الا اللہ کی تشریح ہے ۔ اور سورۂ قلم میں محمد رسول اللہ ﷺ کی تشریح ہے ۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : ﴿ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴿٤﴾ ﴾القلم

ترجمہ: اور بے شک آپ بہت عمدہ اخلاق پر فائز ہیں ۔

حدیث: أَنَسٌ ـ رضى الله عنه ـ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم عَشْرَ سِنِينَ، فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ. وَلاَ لِمَ صَنَعْتَ وَلاَ أَلاَّ صَنَعْتَ.(صحیح البخاري:6038)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی تو آپ نے کبھی مجھے اف تک نہیں کہا اور نہ کبھی فرمایا کہ کیوں تو نے ایسا کیا اور نہ یہ فرمایا کہ کیوں تو نے ایسا نہیں کیا۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ
Al-Haaqqah | ثابت ہونے والی
The Inevitable
69
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- آخرت کی ہولناکیوں کا تعارف۔ [229]
- اس سورت کی تمام آیتوں میں آخرت کا تذکرہ ہے۔
- اور آخرت کا تذکرہ داعیوں کے لیے بہت اہم وسیلہ ہے اور داعیوں کو چاہیے کہ اس اہم ذریعہ کو اپنی دعوت میں استعمال کریں ، اس لیے کہ آخرت کے تذکرہ سے سخت دل نرم ہوتے ہیں ۔ [230]
- اس سورت میں قیامت کے مناظر کو بیان کیا گیا ہے ۔ [231]
- پانچ ابرز عناوین:
  - قیامت کی خطرناکی کا بیان ہے۔
  - قیامت کی ہولناکیاں بیان کی گئی ہیں۔
  - ابرار کا انجام بیان کیا گیا ہے۔
  - شقی یعنی بدکردار لوگوں کا انجام بیان کیا گیا ہے۔
  - قرآن کی عظمت کا ذکر ہے۔

بعض موضوعات

1. قیامت کے احوال۔ (1-3)
2. عاد ، ثمود، قوم فرعون اور قوم نوح کی ہلاکت۔ (4-12)
3. قیامت کے احوال۔ (13-18)
4. اصحاب یمین اور اصحاب شمال کا ٹھکانہ۔ (19-37)
5. قرآن۔ (38-52)

---

229 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کوضرور پڑھیں (زاد الداعية إلى الله: محمد بن صالح العثيمين)

230 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (أمراض القلوب وشفاؤها:أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)

231 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (من مشاهد القيامة وأهوالها وما يلقاه الإنسان بعد موته:عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

بعض اسباق

1 بعث بعد الموت کو ثابت کیا گیا۔

2 عادو ثمود نے قیامت کو جھٹلا یا نتیجہ میں یہ لوگ ہلاک کیے گئے۔

3 جو آدمی رسول کی نا فرمانی کر تا ہے اس پر دنیا و آخرت میں عذاب واجب ہو جا تا ہے۔

4 سر کش لو گوں کی ہلاکت میں غور وفکر کر نا ضروری ہے۔

5 دنیا کا اختتام اور آخرت کے وقوع کا منظر پیش کیا گیا۔

6 جو آدمی ظاہر اور باطن میں گناہ کا ارتکاب کرتا ہے ان کو تنبیہ کی جارہی ہے۔

7 جو آدمی یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اس کی تیاری کر تا ہے۔

8 جو آدمی آخرت کی تیاری کرتا ہے اس کو نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

9 دنیا، آخرت کی کھیتی ہے۔جو دنیا میں عمل کرے گا وہ آخرت میں اس کا پھل پائے گا۔

10 جو عقیدہ آخرت کا انکار کرے گا وہ آخرت میں بڑا خسارہ اٹھائے گا۔

11 ایمان اور عمل صالح نہ ہو تو پھر مال انسان کو فائدہ نہیں دے گا۔

12 بے عمل لوگ آخرت میں افسوس کرینگے ان کا افسوس ان کو کچھ کام نہیں دے گا۔

13 مساکین کے کھلا نے اور ان کی عزت کر نے پر ابھارا گیا۔

14 وحی اور نبوت محمدیہ کو ثابت کیا گیا۔

15 اللہ کے رسول ﷺ کی ایک صفت کریم ہے۔

16 انبیاء کا جھوٹا ہو نا محال ہے۔

17 قرآن مجید تحریف، اغلاط اور افتراء پر دازی سے پاک ہے۔

18 بائیں ہاتھ والوں کو ان کی ندامت قیامت کے دن کچھ فائدہ نہیں دے گی۔

- سورۂ ملک میں اللہ کا تعارف ہے ، سورۂ قلم میں محمد ﷺ کا تعارف ہے اور سورۂ حاقۃ میں قیامت کا تعارف ہے ۔
- گذشتہ اور اس سورت کا مشترک مضمون آخرت ہے ۔

آیت 1 : ﴿ يَٰلَيْتَهَا كَانَتِ ٱلْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ مَآ أَغْنَىٰ عَنِّى مَالِيَهْ ۜ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّى سُلْطَٰنِيَهْ ﴿٢٩﴾ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ ٱلْجَحِيمَ صَلُّوهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِى سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَٱسْلُكُوهُ ﴿٣٢﴾ ﴾ الحاقۃ

ترجمہ: کاش! کہ موت (میرا) کام ہی تمام کر دیتی ۔ میرے مال نے بھی مجھے کچھ نفع نہ دیا ۔ میرا غلبہ بھی مجھ سے جاتا رہا ۔(حکم ہوگا) اسے پکڑ لو پھر اسے طوق پہنادو ۔ پھر اسے دوزخ میں ڈال دو ۔ پھر اسے ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش ستر ہاتھ کی ہے جکڑ دو ۔

آیت 2: ﴿ إِنَّهُۥ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿٤٠﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿٤٢﴾ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٤٣﴾ ﴾ الحاقۃ

ترجمہ: کہ بے شک یہ (قرآن) بزرگ رسول کا قول ہے ۔ یہ کسی شاعر کا قول نہیں (افسوس) تمہیں بہت کم یقین ہے ۔ اور نہ کسی کاہن کا قول ہے، (افسوس) بہت کم نصیحت لے رہے ہو ۔ (یہ تو) رب العالمین کا اتارا ہوا ہے ۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ
Al-Ma-aarij | سیڑھیاں
The Way of Ascent
70
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- عبادت مع اخلاق کی اہمیت۔[232]
- اس سورت میں مومنوں کی صفات بیان کی گئی ہیں اور یہ سورۃ المؤمنون کے مشابہ ہے بلکہ یہ اس کا تکملہ ہے۔[233]، اس لیے داعی کو چاہیے کہ اپنے آپ کو عبودیت کی ان صفات سے آراستہ کریں جو سورۃ المؤمنون میں ذکر کی گئیں ہیں اور اسی طرح اخلاق صفات بھی مومن کے لیے ضروری ہیں جن کا اس سورت میں بھی ذکر کیا گیا۔[234]
- جو کھل کر مخالفت کر رہے تھے اور پیش پیش تھے ایسے لوگوں کو خاص طور سے اس سورہ میں target بنایا گیا۔

بعض موضوعات

1. قیامت کے احوال۔ (1-18)
2. انسان کی فطرت۔ (19-21)
3. مومن کی صفات اور ان کا بدلہ۔ (22-35)
4. کافروں کی صفات اور ان کا ٹھکانہ۔ (36-44)

بعض اسباق

1. ہر زمانہ میں اسلام کا مذاق اڑایا گیا۔
2. نبی ﷺ جن کو سارا معاشرہ امین و صادق مانتا تھا، آپ کو نبی بنائے جانے کے بعد لوگوں نے آپ کا اور اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑایا۔

232 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (مكارم الأخلاق: محمد بن صالح العثيمين)
233 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (تذكير المسلمين بصفات المؤمنين :عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله) اور (فتح المنان في صفات عباد الرحمن وحيد بن عبد السلام بالي)
234 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الدعوة إلى الله وأخلاق الدعاة:عبد العزيز بن عبد الله بن باز)

﴿3﴾ داعی کو دین کے مذاق اڑائے جانے پر اتمام حجت تک صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے ۔

﴿4﴾ اللہ تعالی ساتویں آسمان پر عرش پر مستوی ہے۔

﴿5﴾ علماء اور دعاۃ کو چاہیے کہ وہ عوام سے جڑے رہیں تا کہ ان کے شکوک و شبہات کا علم ہواوران کا جواب بھی دے سکیں۔

﴿6﴾ قرآن مجید شبہ پر رد کر تا ہے نہ کہ اس کے قائل پر،یہی اسلوب علماء اور دعاۃ کو اپنا ناچاہیے ۔

﴿7﴾ انسان چاہے کتنے ہی بلند مرتبہ پر فائز ہوجا ئے لیکن پھر بھی وہ نصیحت کا محتاج ہے ۔

﴿8﴾ اللہ تعالی نے اپنے نبی کو صبر جمیل کی تلقین کی۔

﴿9﴾ علماء کو چاہیے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کریں ۔

﴿10﴾ قیا مت کے دن آسمان مثل تلچھٹ اور پہاڑ مثل رنگین اون کے ہو جا ئینگے ۔

﴿11﴾ لوگوں کی تعلقات کی بنیاد دین ہو نی چاہیے، قیامت کے دن تعلقات کی دوسری بنیادیں کا م نہیں آئینگی ۔

﴿12﴾ ہر آدمی اپنے آپ کو قیا مت کی ہو لناکیوں سے بچانے کی کو شش کر ے ۔

﴿13﴾ برو ز قیا مت رشتہ داریاں بھی کا م نہیں آئینگی۔

﴿14﴾ قیا مت کے دن انسان کو اس کا ایمان اور عمل ہی کام آئے گا ۔

﴿15﴾ غرو ر وتکبر اور مال کی کثرت کے دھوکہ میں آکر اطا عت سے منہ پھیر نے والے جہنم میں جائیں گے۔

﴿16﴾ انسان کو اپنے نفس کو مہذب کر نا چاہیے ۔

﴿17﴾ اس سورت میں نما زکا بار بار ذکر نماز کی اہمیت کو واضح کر تا ہے ۔

﴿18﴾ نماز کوافضل الاعمال قرار دیا۔

﴿19﴾ آخرت پر ایمان رکھنے والے، لوگوں کے ساتھ احسان کا معاملہ اور غرباءو مساکین کے ساتھ محبت کا معاملہ کرتے ہیں ۔

﴿20﴾ اسلام میں مسلمان کی عفت کی اہمیت بہت زیادہ ہے ۔

﴿21﴾ اسلام چاہتاہے کہ ایک مرد و عورت رشتہ ازدواج میں جڑ کر پاکیزہ زندگی گزاریں۔

﴿22﴾ امانت کی حفاظت اور وعدہ کو پورا کر نے کی اہمیت بیان کی گئی ۔

﴿23﴾ گواہی پر قائم رہنا مو منوں کی نشانیوں میں سے ہے ۔

24. کفار اللہ کے نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی نبوت کی حقانیت کو جاننے کے باوجود اپنے کینہ اور حسد کی وجہ سے آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا انکار کردیے۔

25. ہر زمانہ میں مشرکین کی ایک تعداد ایسی ہوتی ہے جو حق جاننے کے باوجود حق کا انکار کرتی ہے ۔

26. ہدایت اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے ۔

27. آج بھی دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جو اللہ کی مختلف نشانیوں کے عجائبات کا مشاہدہ کرنے کے باوجود ایمان نہیں لاتے ۔

28. اللہ تعالی کی صفت رحمت، حکمت اور حلم ہے۔یہی وجہ ہے کہ مشرکین و کفار کے شرک اور کفر پر فوری پکڑ نہیں کرتا بلکہ ان کو سمجھنے اور توبہ کرنے کا موقع دیتا ہے تاکہ یہ لوگ ہلاکت سے بچ جائیں۔

29. مدعو کے دعوت کے قبول نہ کرنے پر داعی کو مایوس نہیں ہونا چاہیے ۔

30. مشرکین مکہ کے استہزاء اور تمسخر کے باوجود اللہ کے نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان کے ہدایت کے حریص تھے۔

- دونوں سورتوں کا مضمون مشترک ہے اثبات جزاء و سزا۔
- سورۂ ملک میں توحید، سورۂ قلم میں رسالت، سورۂ حاقہ میں آخرت، سورۂ معارج میں اچھے صفات کی بنیاد آخرت کا اچھا انجام اور برے صفات کی بنیاد پر آخرت میں برا انجام ہونے کا تذکرہ ہے۔

آیت 1: ﴿ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ﴿١٠﴾ يُبَصَّرُونَهُمْ ۚ يَوَدُّ ٱلْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِى مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيهِ ﴿١١﴾ وَصَـٰحِبَتِهِۦ وَأَخِيهِ ﴿١٢﴾ وَفَصِيلَتِهِ ٱلَّتِى تُـْٔوِيهِ ﴿١٣﴾ ﴾ المعارج

ترجمہ: اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا۔ (حالانکہ) ایک دوسرے کو دکھا دیے جائیں گے، گناہگار اس دن کے عذاب کے بدلے فدیے میں اپنے بیٹوں کو۔ اپنی بیوی کو اور اپنے بھائی کو۔ اور اپنے کنبے کو جو اسے پناہ دیتا تھا۔

آیت2: ﴿ وَالَّذِينَ فِيٓ أَمۡوَٰلِهِمۡ حَقّٞ مَّعۡلُومٞ ﴿٢٤﴾ لِّلسَّآئِلِ وَٱلۡمَحۡرُومِ ﴿٢٥﴾ ﴾المعارج
ترجمہ: اور جن کے مالوں میں مقررہ حصہ ہے۔ مانگنے والوں کا بھی اور سوال سے بچنے والوں کا بھی۔

حدیث: عن أبي هريرة - رضي الله عنه - قال: قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: ((قال الله - تعالى -: أنفِق يا ابنَ آدم، يُنفَق عليك))؛ (صحيحالبخاري:5352)
ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! خرچ کر میں تیری ذات پر خرچ کروں گا۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ نُوْحٍ
The Prophet Noah | Nooh | ایک نبی کا نام
71
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- دعوت و اصلاح کے میدان میں ہمت نہ ہاریں اور نوح علیہ السلام کا صبر پیدا کیجیے۔[235]
- اس سورت میں دعاۃ کی چند مثالیں بیان کی گئی ہیں ۔[236]
- نوح علیہ السلام کے قصے میں وسائل دعوت بیان کیے گئے ہیں۔
- نوح علیہ السلام اپنی قوم کو ساڑھے نو سو سال ہر وقت مختلف طریقوں سے اللہ کی طرف دعوت دیتے رہے ، ۔[237]
- اس سورت میں گویا نوح علیہ السلام اپنے رب کے سامنے اپنا حساب پیش کررہے ہیں ۔
- یہ سورت دعوت کے فن پر مشتمل ہے۔[238]

بعض موضوعات

1. نوح علیہ السلام کا ان کی قوم کی طرف بعثت کا تذکرہ اور ان کی مہم کا تذکرہ (1-4)
2. نوح علیہ السلام کا اپنے رب سے قوم کی شکایت کرنا اور قوم کی برائیوں کی وضاحت کرنااور قوم کے لیے ہلاکت کی بد دعا کرنے کا تذکرہ ہے(5-28)

بعض اسباق

1. نوح علیہ السلام کے قصے میں وسائل دعوت بیان کیے گئے ہیں۔

---

235 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (مقومات الدعوة إلى الله: صالح بن محمد اللحيدان)
236 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الأمة الوسط والمنهاج النبوي في الدعوة إلى الله: عبد الله بن عبد المحسن التركي)
237 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (مكانة الدعوة إلى الله وأسس دعوة غير المسلمين: عبد الرزاق بن عبد المحسن العباد البدر)
238 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الدعوة إلى الله وأخلاق الدعاة:عبد العزيز بن عبد الله بن باز)

2 مایوس نہ ہوں۔

3 اثبات عذاب قبر: ﴿مِّمَّا خَطِيٓـَٔـٰتِهِمۡ أُغۡرِقُواْ فَأُدۡخِلُواْ نَارٗا فَلَمۡ يَجِدُواْ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ أَنصَارٗا ﴿٢٥﴾﴾ نوح

ترجمہ: یہ لوگ بہ سبب اپنے گناہوں کے ڈبو دیئے گئے اور جہنم میں پہنچا دیئے گئے اور اللہ کے سوا اپنا کوئی مددگار انہوں نے نہ پایا (25)۔

4 نوح علیہ السلام کی ساڑھے نو سو سالہ دعوتی زندگی میں بہت سے اسباق موجود ہیں ۔

5 دعاۃ کو چاہیے کہ وہ اپنی ذمہ داری میں کوتاہی نا کریں ۔

6 مدعو حضرات کے ساتھ دعاۃ کو نرم پہلو اختیار کرناچاہیے اور ایسے القاب سے مخاطب کر ناچاہیے جس سے مدعو کو اپنائیت کا احساس ہو مثلاً میرے بھائی، عمر دراز لوگوں کو چچا وغیرہ سے ملقب کرنے سے مدعو کے دل میں داعی کی بات سننے کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔

7 داعی کو چاہیے کہ وہ اپنی بات کو وضاحت کے ساتھ پیش کرے ۔

8 داعی کو چاہیے کہ وہ دعوتی گفتگو میں مدعو کے ذہنی مستوی کا خیال رکھے ۔

9 دعوت کی ابتداء توحید سے کی جائے ،توحید کے قائل ہونے کے بعد مزید ارکان کو بیان کیا جائے ۔

10 نافرمان لوگوں کے پاس کلام مختصر کرنا چاہیے کیونکہ ایسے لوگ طویل بات کے سننے کی حالت میں نہیں ہوتے ۔

11 اللہ تعالی کی وحدانیت کی دعوت تمام انبیاء کی پہلی دعوت تھی۔

12 اسلام میں تقوی کی بڑی اہمیت ہے ۔

13 دعاۃ کو چاہیے کہ وہ لوگوں کی تقوی اور خشیت الہی کے معاملہ میں تربیت کرے۔

14 اطاعت رسول کی اہمیت بتائی گئی۔

15 حدیث کو چھوڑکر صرف قرآن کافی ہونے کا دعوی کرنے والوں کا رد ہے ۔

16 رسولوں کی دعوت کے اصول ایک ہی تھے اوروہ توحید، تقوی اور اطاعت ہے ۔

17 گناہوں کی مغفرت تمنا سے نہیں ہوتی، توبہ کرنے سے ہوتی ہے ۔

18 استغفار کی اہمیت کو واضح کیا گیا۔

19 دعاۃ کا کام اللہ کا پیغام امت تک پہنچاناہے چاہے مدعو اس کو قبول کرے یا نہ کرے ۔

﴾20﴿ اگر مدعو دعوت کا انکار کردے تو اس کا داعی ذمہ دار نہیں ۔

﴾21﴿ داعی کو صبر و تحمل کے ساتھ دعوتی کا انجام دینا چاہیے ۔

﴾22﴿ نوح علیہ السلام نے دعوتی میدان میں بہت زیادہ محنت اور کوشش کی ۔

﴾23﴿ استغفار بارش اور حصول رزق کا بہت بڑا ذریعہ ہے ۔

﴾24﴿ داعی کو چاہیے کہ دعوتی گفتگو میں ترغیب کے پہلو کو اہمیت دے ۔

﴾25﴿ مدعو کو دعوت دیتے ہوئے اخروی فوائد کے ساتھ دنیوی فوائد کا بھی ذکر کرے ۔

﴾26﴿ کسی مسلمان کا مالدار ہو ناعیب کی بات نہیں کیونکہ اللہ نے قوم نوح سے ایمان لانے پر خیر کثیر کا وعدہ کیا تھا ۔

﴾27﴿ خیر کثیر میں مال اولاد اور کھیتیاں سب شامل ہیں۔

﴾28﴿ مالدار کا مال اللہ کی اطاعت میں معاون ہو تو یہ قابل تعریف ہے اور رفع درجات کا سبب ہے ۔ اگر اللہ کے ذکر میں حائل ہو جائے تو ایسا مال اور اولاد فتنہ ہے ۔

﴾29﴿ داعی کو چاہیے کہ وہ دعوتی گفتگو میں مدعو کو کائنات کی مخلوقات مثلا چاند،سورج، ستاروں وغیرہ میں غور وفکر کی دعوت دے تاکہ وہ ان کے پیدا کرنے والے تک پہنچ سکے ۔

﴾30﴿ کائنات کی ہر نشانی اللہ کی وحدانیت پر دلالت کررہی ہے ۔

﴾31﴿ داعی کو چاہیے کہ کائنات کی نشانیوں سے بعث بعد الموت کے عقیدہ کو ثابت کرے ۔

﴾32﴿ دعوتی گفتگو میں اللہ کی نعمتوں کا ذکر کیا جائے۔

﴾33﴿ داعی مدعو کی جانب سے پہنچنے والی تکالیف کی شکایت اللہ کی بارگاہ میں کرے باوجود اس کے کہ اللہ تعالی ان کے احوال سے واقف اور باخبر ہے ۔

﴾34﴿ ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے نوح علیہ السلام کی ساڑھے نو سو سال کی محنت کے باوجود ایک قلیل تعداد نے اسلام قبول کیا ۔

﴾35﴿ داعی کتاب و سنت کے مطابق پوری محنت کے ساتھ دعوت دینے کے باوجود مدعو دعوت قبول نہ کرے تو اس میں داعی کا کوئی قصور نہیں ۔

﴾36﴿ دنیا اور اس کی زینت کا فتنہ لوگوں کو بری طرح ناکام کر دیتا ہے ۔

﴾37﴿ کافرین کی طبیعت میں غیب پر ایمان لانا نہیں ہوتا ۔

﴿38﴾ اللہ کی جانب سے ایمان اور استغفار کی بنیاد پر مال ودولت کا وعدہ بھی غیب کی بات تھی اس لیے ان لوگوں نے اس بات کو بھی قبول نہیں کیا۔

﴿39﴾ انسان کا کثرت مال و اولاد یا قلت مال و اولاد والا ہونا اللہ کی رضا یا ناراضگی کی علامت نہیں ہوتی۔

﴿40﴾ قوم نوح کو اللہ تعالی نے اتمام حجت کے بعد ان کے کفر ،شرک اور گناہوں کی بنیاد پر پکڑ لیا۔

﴿41﴾ قوم نوح کے انجام سے ہر نافرمان اور مشرک کو عبرت حاصل کرنا چاہیے۔

﴿42﴾ اگر مشرک اپنے شرک اور سرکش اپنی سرکشی سے باز نہ آئے تو ایسے لوگوں پر اس دنیا میں ہی عذاب آجائے گا۔

﴿43﴾ نبی اور رسول کا وجود دنیا والوں کے حق میں رحمت ہوتا ہے۔

﴿44﴾ نوح علیہ السلام کی کافروں کے حق میں بددعا مومنوں کے حق میں رحمت ہے۔

﴿45﴾ مفسدین کی ہلاکت کے بعد ہی فساد ختم ہو سکتا ہے اور تب ہی مومنوں کو راحت ملے گی۔

﴿46﴾ اولاد کو اپنے والدین کے حق میں دعائے مغفرت و رحمت کرنا چاہیے۔

﴿47﴾ نوح علیہ السلام کی مومنوں کے حق میں دعا اس بات کی طرف کی اشارہ ہے کہ مومن اپنے حق میں جو پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائیوں کے حق میں پسند کرتا ہے۔

﴿48﴾ دعاء میں ابتداء اپنے لیے اور پھر اپنے اقارب پھر تمام مومنین اور مومنات کے حق میں دعائے مغفرت اور رحمت کرناچاہیے۔

﴿49﴾ الولاء والبراء کی ایک مثال یہاں موجود ہے۔

﴿50﴾ مومنوں کے حق میں دعاء کرنا ان سے ولاء اور کفار پر اتمام حجت کے بعد ان کی سرکشی پر بد دعاء کرنا ان سے البراء کا ثبوت ہے۔

﴿51﴾ دعوت کے اسالیب بیان کیے گئے ہیں:

۞ دن اور رات کا ذکر

﴿ قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ۝٥ ﴾نوح

ترجمہ: (نوح علیہ السلام نے) کہا اے میرے پرورگار! میں نے اپنی قوم کو رات دن تیری طرف بلایا ہے (5)

رات کا پہلے تذکرہ ہے، انہوں نے دعوت کی ابتداء رات سے کی مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی دعوت میں تھکے نہیں نہ رات میں اور نہ ہی دن میں ،

۞ سری ، جہری اور علانیۃ طور پر بلایا جائے

﴿ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ﴿٨﴾ ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ﴿٩﴾﴾نوح

ترجمہ: پھر میں نے انہیں بآواز بلند بلایا (8) اور بیشک میں نے ان سے علانیہ بھی کہا اور چپکے چپکے بھی (9)۔

۞ عمومی طور پر میں ترغیب کا پہلو نظر انداز نہ کیا جائے، جیساکہ یہ آیت دلالت کرتی ہے ﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ﴿١٠﴾﴾نوح

ترجمہ: اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے (10)

اللہ کے انعامات کو یاد دلایا اور ان کو اللہ سے استغفار کرنے کی دعوت دی۔

۞ اللہ کی عظمت بیان کی جائے۔ ﴿مَّا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ﴿١٣﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ﴿١٤﴾ أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ﴿١٥﴾ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿١٦﴾ وَاللَّهُ أَنبَتَكُم مِّنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ﴿١٧﴾ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ﴿١٨﴾ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا ﴿١٩﴾ لِّتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿٢٠﴾﴾نوح

ترجمہ: تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کی برتری کا عقیدہ نہیں رکھتے (13) حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح سے پیدا کیا ہے (14) کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے اوپر تلے کس طرح سات آسمان پیدا کر دیئے ہیں (15) اور ان میں چاند کو جگمگاتا بنایا ہے اور سورج کو روشن چراغ بنایا ہے (16) اور تم کو زمین سے ایک (خاص اہتمام سے) اگایا ہے (اور پیدا کیا ہے) (17) پھر تمہیں اسی میں لوٹا لے جائے گا اور (ایک خاص طریقہ) سے پھر نکالے گا (18) اور تمہارے لیے زمین کو اللہ تعالیٰ نے فرش بنادیا ہے (19) تاکہ تم اس کی کشادہ راہوں میں چلو پھرو (20)۔

۞ اور آخرت کا تذکرہ ﴿قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ﴿٢١﴾﴾نوح

ترجمہ:نوح علیہ السلام نے کہا اے میرے پروردگار! ان لوگوں نے میری تو نافرمانی کی اور ایسوں کی فرمانبرداری کی جن کے مال واولاد نے ان کو (یقیناً) نقصان ہی میں بڑھایا ہے۔ (21)

﴿52﴾ سورت کا اختتام نوح علیہ السلام کی دعا سے ہوتا ہے:

﴿رَّبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾﴾نوح

ترجمہ: اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میرے ماں باپ اور جو بھی ایمان کی حالت میں میرے گھر میں آئے اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دے اور کافروں کو سوائے بربادی کے اور کسی بات میں نہ بڑھا (28)۔

اس لیے کہ یہ دعاۃ کے صفات اور اس کے واجبات میں سے ہے کہ وہ ساری امت کے لیے دعا کریں ۔

سابقہ سورت میں اولو العزم من الرسل کی طرح صبر پیدا کرنے کی تلقین کی گئی اور کہا صاحب الحوت کی طرح نہ ہو جانا۔ اس سورت میں نوح -علیہ السلام- کی زندگی کے طویل مراحل کا ذکر ہے ، صبر و انتظار کے بعد فیصلہ کی گھڑی آتی ہے اور جیت ہمیشہ حق کی ہوتی ہے" والعاقبة للمتقين "۔

آیت 1 : ﴿مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ﴿١٣﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ﴿١٤﴾﴾ نوح

ترجمہ: تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کی برتری کا عقیدہ نہیں رکھتے ۔ حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح سے پیدا کیا ہے ۔

آیت 2: ﴿مِّمَّا خَطِيٓـَٔـٰتِهِمْ أُغْرِقُوا۟ فَأُدْخِلُوا۟ نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا۟ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ أَنصَارًا ﴿٢٥﴾﴾ نوح

ترجمہ: یہ لوگ بہ سبب اپنے گناہوں کے ڈبو دیے گئے اور جہنم میں پہنچا دیے گئے اور اللہ کے سوا اپنا کوئی مدد گار انہوں نے نہ پایا۔

أهداف سور القرآن
سُوْرَةُ الْجِنِّ
Al-Jinn | Al-Jinn | جن
72
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- بعض جن جلد اثر لے کر دعوت کا کام بھی شروع کرتے ہیں ۔ نوح علیہ السلام کے بعد ایک اور دعوتی مثال دی گئی۔[239]
- جنوں نے جب قرآن کو سنا تو وہ بھی دعاۃ الی اللہ بن گئے۔یہ آیت ان کے دین سے وابستگی پر دلالت کرتی ہے ۔[240]

﴿ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ ٱسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ ٱلْجِنِّ فَقَالُوٓا۟ إِنَّا سَمِعْنَا قُرْءَانًا عَجَبًا ﴿١﴾ ﴾الجن

ترجمہ: (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا اور کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے ۔

﴿ يَهْدِيٓ إِلَى ٱلرُّشْدِ فَـَٔامَنَّا بِهِۦ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ أَحَدًا ﴿٢﴾ ﴾الجن

ترجمہ: جو راہ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لاچکے (اب) ہم ہرگز کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے

- جنوں سے مدد لینا اور ان کو اللہ کے علاوہ مدد کرنے والا سمجھنا اس سے منع کیا گیا۔

﴿ وَأَنَّهُۥ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ ٱلْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ ٱلْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا ﴿٦﴾ ﴾الجن

ترجمہ:بات یہ ہے کہ چند انسان بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے

- دعوت پر توجہ دیے جانے سے متعلق ذکر ہوا۔[241]

بعض موضوعات

1. جنوں کا قرآن سننے کے بعد ایمان لانا اور جنوں کی قسموں اور ان کے عقائد کا تذکرہ(1-17)
2. رسول ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ کی خصوصی مراعات ورہنمائی کا تذکرہ (18-25)
3. علم غیب اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا (26-28)

239 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الأمة الوسط والمنهاج النبوي في الدعوة إلى الله: عبد الله بن عبد المحسن التركي, عالم الجن والشياطين عمر سليمان الأشقر

240 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر ج8/ص238)

241 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الدعوة إلى الله وأخلاق الدعاة:عبد العزيز بن عبد الله بن باز)

بعض اسباق

1 اس امت کے پہلے داعی محمد ﷺ ہیں جیسا کہ جنوں کی جماعت نے کہا: ﴿ يَٰقَوۡمَنَآ أَجِيبُواْ دَاعِيَ ٱللَّهِ وَءَامِنُواْ بِهِۦ يَغۡفِرۡ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمۡ وَيُجِرۡكُم مِّنۡ عَذَابٍ أَلِيمٖ ٣١ ﴾الأحقاف،
ترجمہ: اے ہماری قوم! اللہ کے بلانے والے کا کہا مانو، اس پر ایمان لاؤ، تو اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں المناک عذاب سے پناہ دے گا۔

2 جنات انسانوں کے مقابلے میں جلد اثر قبول کرتے ہیں۔

3 جنوں میں مسلم اور کافر دونوں ہیں۔

4 جنوں میں مرد اور عورت دونو ں ہوتے ہیں۔

5 "اعوذ برجال من الجن " کہہ کر کفار قریش دعا مانگتے تھے۔ جبکہ ہم کو سکھایا گیا "اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم"

6 جن تکبر میں آکر انسان پر حاوی ہوجاتے ہیں۔کیونکہ فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا تھا اورانسان جنوں کو سجدہ کر کے یا جنوں سے پناہ مانگ کر اپنی فضیلت کھو رہے ہیں۔

7 آسمان میں جن کی آبادیاں ہواکرتی تھی اسی سے ان کی سرعت ، طاقت اور شکل بدلنے کی کیفیت کا اندازہ لگایا جاسکتاہے ۔ لیکن نزول قرآن سے ان کا زور کم پڑگیا۔

8 قرآن مجید اللہ تعالی کی جانب سے نازل کیا گیا۔

9 رسول کی ذمہ داری دین کی تبلیغ ہو تی ہے ۔

10 علم غیب صرف اللہ ہی کو ہے، آپ ﷺ کو جنات کے قران مجید سننے کے بارے میں علم وحی کے بعد ہوا ۔

11 جن ایک مخلوق ہےجو اس دنیا میں مو جو د ہے ۔

12 یہ آیات ان لوگوں پر رد کر رہی ہیں جو جنات کے وجو د کا انکار کر تے ہیں ۔

13 جنات عربی زبان کو جانتے تھے ۔

14 جنات کو قرآن مجید کے اعجاز کا علم تھا ۔

﴿15﴾ جنات قرآن مجید پر عمل کے مکلف ہیں ۔

﴿16﴾ محمد صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تمام جن و انس کی جانب رسول بنا کر بھیجے گئے ۔

﴿17﴾ جنات نے قرآن مجید کو غور سے سنا ۔

﴿18﴾ قرآن سے ہدایت غور سے سننے پر ہی ملتی ہے اور اس کی تاثیر پیدا ہو تی ہے ۔

﴿19﴾ دین کی تو فیق اللہ کے ہاتھ میں ہے ۔

﴿20﴾ بہت سے انسان اللہ کے نبی صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی امانت اور رسالت کی سچائی کو جانتے ہوئے بھی ایمان نہیں لائے جبکہ جنات نے ایک مرتبہ قرآن کو غور سے سنا اور ایمان لے آئے ۔

﴿21﴾ جن لوگوں کے دل صحیح سالم ہو تے ہیں ان کے دلوں میں قرآن مجید اثر کر جاتا ہے ۔

﴿22﴾ تاثیر قرآن کے لیے قرآن کو بغور سننا ہدایت کی جستجو کے ساتھ کا فی ہے ۔

﴿23﴾ قرآن مجید کو بغور سننا جنات کی ہدایت کے لیے کافی ہوگیا ۔

﴿24﴾ دعاۃ کو چاہیے کہ دعوتی گفتگو میں قرآن مجید کی تلاوت کا التزام کرے تاکہ دعوتی کا م میں تاثیر پیدا ہو۔

﴿25﴾ دعاۃ کو چاہیے کہ وہ احسن طریقہ سے دعوتی کام انجام دے اور نتیجہ اللہ کے حوالے کرے۔

﴿26﴾ انسانیت کی اصلاح قرآن وحدیث کے بغیر ناممکن ہے۔

﴿27﴾ انسان کا بنایا ہوا قانون نفس اور نفسانی خواہشات سے خالی نہیں ہو سکتا ۔

﴿28﴾ ایمان باللہ میں کسی قسم کا شرک جائز نہیں چاہے وہ شرک اکبر ہو چاہے شرک اصغر ہو ۔

﴿29﴾ فطرت سلیم جب قرآن کے نور سے منور ہوتی ہے تو وہ اللہ کی معرفت کی طرف لوٹ سکتی ہے ۔

﴿30﴾ قرآن کریم ہدایت کا سبب ہے ۔

﴿31﴾ افسوس کہ جنات تو قرآن سے ہدایت پالیے لیکن دنیا کے بڑے عقلمند کہے جانے والے لوگ ہدایت نہیں حاصل کر سکے۔

﴿32﴾ دنیوی نعمتیں اس وقت چھین لی جاتی ہے جب آدمی کے دین اور تقوی میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔

﴿33﴾ پانی اللہ کی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے ۔

﴿34﴾ پانی کو اللہ تعالی نے کئی نعمتوں کا ذریعہ بنایا ہے۔

﴿35﴾ مساجد میں توحید کو قائم کرنے اور شرک سے پاک رکھنے کی تعلیم دی گئی ۔

﴿36﴾ مشرکین پر زجرو توبیخ ہے کہ وہ عبادت کی جگہوں میں شرکیہ اعمال کرتے تھے خاص کر مسجد حرام میں ۔

﴿37﴾ دعوت کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے والوں سے داعی کو پریشان نہیں ہونا چاہیے ۔

﴿38﴾ علم غیب اللہ کے علاوہ کسی اور کو نہیں ہے ۔

﴿39﴾ کسی مدعی علم غیب کے لیے کسی قسم کے جھوٹے دعوی کا راستہ نہیں رہ جاتا ۔

﴿40﴾ داعی کی ذمہ داری ہے کہ وہ علم غیب کے موضوع کی حقانیت کو واضح کرے تاکہ لوگ اپنا عقیدہ برباد نہ کریں۔

دعاۃ کے لیے جنوں کی مثال بیان کی گئی، نوح علیہ السلام کی مثال کے بعد دوسرے عالم کی مثال بیان کی گئی۔

آیت : ﴿ وَأَنَّ ٱلْمَسَٰجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا۟ مَعَ ٱللَّهِ أَحَدًا ﴿١٨﴾ ﴾ الجن

ترجمہ: اور یہ کہ مسجدیں صرف اللہ ہی کے لیے خاص ہیں پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو ۔

حدیث: أنَّ أمَّ سَلَمَةَ ذكَرَتْ لرسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم كَنيسةً رأَتْها بأرضِ الحبَشَةِ ، يُقالُ لها مارِيةُ ، فذكَرَتْ له ما رأَتْ فيها منَ الصُّوَرِ ، فقال رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم : أولئكَ قومٌ إذا مات فيهمُ العبدُ الصالحُ ، أوِ الرجلُ الصالحُ ، بنَوا على قبرِه مسجدًا ، وصوَّروا فيه تلك الصُّوَرَ ، أولئكَ شِرارُ الخلقِ عِندَ اللهِ .(صحيح البخاري:434)

ترجمہ: ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گرجے کا ذکر کیا، جو انہوں نے حبشہ کی سرزمین میں دیکھا تھا، اس کو ماریہ کہتے تھے، انہوں نے جو جو تصویریں اس میں دیکھیں تھیں، آپ سے بیان کیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی ایک بندہ یا (یہ فرمایا کہ) کوئی نیک مرد مر جاتا ہے، اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے ہیں اور اس میں ان کی صورتوں کو بنا دیتے ہیں، یہ لوگ اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ
Al-Muzzammil | چادر لپیٹنے والا
The One wrapped in Garment
73
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- ایک داعی اور مسلمان کے لیے تہجد اور قیام اللیل اندرونی طاقت کا ذریعہ ہے۔[242]
- یہ سورت داعیوں کے لیے توشہ ہے، دعاۃ جس زاد کے محتاج ہیں وہ ہے قیام اللیل، اس کے ذریعہ سے دعاۃ کو اپنی دعوت میں مدد ملے گی۔
- موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ ہے جنھوں نے متکبر فرعون کا سامنا کیا تھا۔
- قیام اللیل زندگی کے مشکل اوقات میں اور لوگوں کو دعوت دینے میں دن میں کام آنے والی چیز ہے (تمھارا توشہ قیام اللیل ہے)
- ابتدائی دعوت میں رسول ﷺ اور صحابہ اکرام رضی اللہ عنھم پر قیام اللیل فرض تھا یہاں تک کہ وہ اپنی دعوت میں مضبوط ہوگئے پھر ایک سال بعد تخفیف کی گئی اس لیے کہ تمہید تھی ان لوگوں کے لیے جو (مستقبل فتح مکہ)میں قتال کے لیے جانے والے تھے۔[243]
- جب بھی کسی نبی نے دعوت پیش کی قوم کے سرداروں اور ناز ونعم میں پلنے والوں نے مخالفت کی ، بالکل اسی طرح نبی ﷺ کے ساتھ بھی یہی واقعہ پیش آیا۔اس سورت میں بالکل ابتدا ہی میں مخالفت کی جھلک پیش کی گئی ہے ۔
- دعوت کا کام شروع کرنے اوردعوت میں تاثیر پیدا کرنے کے لیے داخلی طور پر کن اوصاف سے متصف ہونا ضروری ہے ؟
- معمولات یومیہ (داعی کے شب و روز)میں داخلی طورپر مضبوطی کے لیے کیا activities ہونی چاہیے ؟

بعض موضوعات

1. اللہ کی جانب سے نبی کی رہنمائی کی گئی تا کہ وہ وحی حاصل کرنے اوراس کو لوگوں تک پہنچانے کے قابل بنیں(1-10)
2. جھٹلانے والوں کو قیامت کی ہولناکیوں اور جہنم کے ذریعہ سخت تنبیہ کی گئی۔ (11-19)

242 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (زاد الداعية إلى الله: محمد بن صالح العثيمين)
243 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (مواقف النبي صلى الله عليه وسلم في الدعوة إلى الله تعالى:سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

بعض اسباق

1. کفار قریش " جن "کو مانتے تھے ان کے بارے میں بھی قرآن نے نصیحت کی۔ ان کا جنوں اور کاہنوں پر کافی یقین تھا اور ان کی عبادت کی حدت تک آگے بڑھ گئے تھے۔ قرآن نے کہا وہ جن اثر لے کر اسلام قبول کر رہے ہیں۔
2. تہجد کا حکم دیا گیا جو آپ ﷺ کے حق میں فرض تھی اور امت کے حق میں نفل ہے۔
3. قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا واجب ہے تاکہ قاری قرآن مجید پر غوروفکر کر سکے ۔
4. قرآن مجید میں غور وفکر سے دل میں خشیت اور خوف الہی پیدا ہوتا ہے ۔
5. عذاب اور آخرت کو جھٹلانے والے کفار اور مشرکین کو دو قسم کے عذاب دیے جائینگے، دنیا کا عذاب جو بدر کے موقع پر دیا گیا، دوسرا جہنم کے مختلف قسم کے عذابات ہوں گے۔
6. شریعت مکلفین کے حالات کا خیال رکھتی ہے ۔
7. اسلام میں کوئی ایسا حکم نہیں دیا گیا جو انسان کی طاقت کے باہر ہو ۔
8. اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں اور حلال کمانے والوں کا درجہ بیان کیا گیا۔
9. اللہ کی راہ میں خرچ کرنا گویا اللہ تعالی کو قرض دینا ہے۔
10. یہاں صدقات سے مراد نفلی صدقات ہیں ۔
11. جو کچھ آدمی اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا وہ اللہ کے پاس بہترین اجر پائے گا۔
12. اللہ تعالی نے بندوں کو ہمیشہ استغفار کرنے کا حکم دیا ہے ۔
13. استغفار سے مومن کے دنیا اور آخرت کے مسائل حل ہوتے ہیں۔

مناسبت / لطائف التفسیر

گذشتہ سورہ میں انسانوں کی ہٹ دھرمی بتائی گئی کہ نوح -علیہ السلام- کی لمبی دعوت پر بھی ایمان نہ لائے جبکہ اس کے بعد کے سورہ میں بتایا گیا کہ جن جلدی اثر لینے والے ہیں۔کفار قریش قوم نوح کی طرح بننا

چاہتی ہے یا مومن جنوں سے سبق لینا چاہتی ہے۔

- اہل تقویٰ اور اہل المغفرۃ بننے والے اپنے آپ کو سورہ مزمل اور سورہ مدثر کی روشنی میں mentally مضبوط کیسے کریں:
  - تہجد
  - ترتیل قرآن
  - ھجر جمیل
  - صلوۃ
  - تبتل اسلامی انداز میں نہ کہ بدعتی شکلوں میں

- سورہ مزمل اور سورہ مدثر میں بتایا گیا داعی کو ذہنی طور سے مضبوط رہنا چاہیے۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : ﴿إِنَّ نَاشِئَةَ ٱلَّيۡلِ هِيَ أَشَدُّ وَطۡـٔٗا وَأَقۡوَمُ قِيلًا ۝٦ إِنَّ لَكَ فِي ٱلنَّهَارِ سَبۡحٗا طَوِيلٗا ۝٧ وَٱذۡكُرِ ٱسۡمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلۡ إِلَيۡهِ تَبۡتِيلٗا ۝٨﴾ المزمل

ترجمہ: بیشک رات کا اٹھنا دل جمعی کے لیے انتہائی مناسب ہے اور بات کو بہت درست کر دینے والا ہے ۔ یقیناً تجھے دن میں بہت شغل رہتا ہے ۔ تو اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کر اور تمام خلائق سے کٹ کر اس کی طرف متوجہ ہو جا

آیت 2: ﴿وَمَا تُقَدِّمُواْ لِأَنفُسِكُم مِّنۡ خَيۡرٖ تَجِدُوهُ عِندَ ٱللَّهِ هُوَ خَيۡرٗا وَأَعۡظَمَ أَجۡرٗاۚ وَٱسۡتَغۡفِرُواْ ٱللَّهَۖ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٞ رَّحِيمُۢ ۝٢٠﴾ المزمل

ترجمہ: اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ۔

حدیث: يقولُ العبدُ مالي مالي إنما له من مالِه ثلاثٌ ما أكل فأَفْنى أو لبِس فأبْلى أو أعطى فاقْتَنى وما سِوى ذلك فهو ذاهبٌ وتارِكُه للناسِ. (صحیح مسلم:2959)

ترجمہ: بندہ کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ اس کے مال میں سے اس کی صرف تین چیزیں ہے جو کھایا اور ختم کرلیا جو پہنا اور پرانا کرلیا جو اس نے اللہ کے راستہ میں دیا یہ اس نے آخرت کے لیے جمع کرلیا اس کے علاوہ تو صرف جانے والا اور لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ
Al-Muddassir | چادر اوڑھنے والا
The One Enveloped
74
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- یہ سورت دعوت کے قیام کے لیے دعوت دے رہی ہے ۔[244]
- دعاۃ کے لیے آیتیں، مثالیں، صفات ، اورتوشہ بیان کرنے کے بعد اب علی الاعلان دعوت دینے کی تاکید کی جارہی ہے۔[245]
- اللہ تعالیٰ کی قدر اور تکبیر بیان کرنے پر زور دیا گیا، اور حکم کیا کہ زمین میں اور مخلوقات میں اللہ کو سب سے بڑا بنایا جائے ۔[246]
- دعوت کے میدان میں ایسی حرکت و چستی کا مظاہرہ کرے کہ باطل زور توڑ دے اور بدک جائے۔

بعض موضوعات

1. رسول ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ کی مراعات و رہنمائی (1-7)
2. قیامت کے دن کی ہولناکیوں کے ذریعہ، کافروں کو تنبیہ (8-10)
3. ولید بن مغیرہ کے قصے کا تذکرہ اور اس کے لیے وعید سنائی گئی (11-26)
4. جہنم کی صفت اور اس کے خازنوں کی حقیقت کا تذکرہ (27-37)
5. مجرمین کو جہنم میں عذاب کے اسباب خود ان کی زبانی(38-53)
6. قرآن کی حقیقت اور ہر چیز اللہ کے ارادے سے ہوتی ہے (54-56)

بعض اسباق

1. (يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ)اللہ تعالی نے اپنے حبیب سے بڑی نرمی سے خطاب کیا۔یا محمد، یا فلان کہہ کر خطاب نہیں کیا۔

244 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الدعوة إلى الله وأخلاق الدعاة:عبد العزيز بن عبد الله بن باز)
245 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (زاد الداعية إلى الله: محمد بن صالح العثيمين)
246 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (اتحاف الخلق بمعرفة الخالق:عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

﴿2﴾ قیامت کا دن یہ وہ دن ہو گا جس میں سارے انبیاء پریشان ہو نگے۔

﴿3﴾ مال و اولا د اور جاہ و منصب کی وجہ سے اکثر لوگ سرکشی اور نافرنانیوں پر اتر آتے ہیں ۔

﴿4﴾ اللہ تعالی جس کو مال و اولاد کے فتنے سے محفو ظ رکھے وہی محفوظ رہ سکتا ہے ۔

﴿5﴾ جو آدمی اللہ کی نعمتوں کی قدر کر تا ہے اس کی نعمت باقی رہتی ہے اور جو ناقدری کر تا ہے اس کی نعمت چھین لی جاتی ہے ۔

﴿6﴾ ولید بن مغیرہ پر لعن طعن کیا گیا ہے اور جہنم کے عذاب کی دھمکی دی گئی کیونکہ اس نے حق کو سمجھنے کے بعد انکار کیا۔

﴿7﴾ جہنم کے داروغہ فرشتوں پر غلبہ پانا محال ہے ۔

﴿8﴾ ہدایت اور گمراہی انسان کی اپنی جستجو کی بنیاد پر مقدر ہوتی ہے ۔

﴿9﴾ انسان مجبور محض نہیں ہے ۔

﴿10﴾ انسان اپنے اختیار کا صحیح استعمال کرے تو اس کو ہدایت ملے گی اور غلط استعمال سے گمراہی مقدر ہو گی ۔

﴿11﴾ اہل سنت والجماعت کا موقف ہے کہ ایمان قول و عمل کا نام ہے، اطاعت سے ایمان بڑھتا ہے اور گناہ سے ایمان گھٹتا ہے۔

﴿12﴾ "ومایعلم جنود ربك الا هو" جہنم کے داروغہ کی طرف اشارہ ہے اور ابو جہل کے مذاق کا جواب ہے ۔

﴿13﴾ کفارومشرکین کو ان کے شرک اور کفر کی وجہ سے کسی کی بھی سفارش کام نہیں آئے گی ۔

﴿14﴾ قیامت کے دن سفارش وہی کرے گا جس کو سفارش کی اجازت ملے گی اور اسی کے حق میں سفارش ہو گی جس کے حق میں سفارش کی اجازت دی جائے گی ۔

﴿15﴾ مشرک اور کافر کے حق میں سفارش کی اجازت نہیں ہو گی ۔

﴿16﴾ ہر شخص اپنے اعمال پر ماخوذ ہو گا ۔

﴿17﴾ اصحاب الیمین چونکہ نیک لوگ ہوں گے ان کو اللہ تعالی ان کے اعمال اور اپنی رحمت سے بچالے گا ۔

﴿18﴾ جہنمیوں کے عذاب کے اسباب میں سے ترک صلاۃ اور صدقہ ہے ۔

﴿19﴾ نماز اور زکاۃ واجب ہے کیونکہ عذاب، ترک واجب پر ہی ہو تا ہے ۔

﴿20﴾ قیامت کے دن کفار کی پریشان حالی کا ذکر کیا گیا۔

﴿21﴾ جو قیامت کی خبروں سے نصیحت حاصل کرلے تقوی اختیار کرلے اور مغفرت طلب کر لے ایسے لوگ کامیاب ہیں۔

مناسبت / لطائف التفسیر

- گذشتہ سورت میں جس ذمہ داری کا ذکر کیا گیااس سورت میں اس کی مزید وضاحت کی گئی۔
- اگر ہم سورۃ المزمل اور سورۃ المدثر کے درمیان مقارنہ کرکے دیکھیں تو دونوں کے درمیان لطیف تعلق ہے ۔ سورۃ المزمل کی آیتوں کے سیاق کے فوری بعد سورۃ المدثر کے آیات بیان کیے گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں سورتوں کا مقصد اور ہدف ایک ہی ہے ۔

آیت 1 :﴿ وَلَا تَمْنُن تَسْتَكْثِرُ ﴿٦﴾ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ﴿٧﴾ ﴾المدثر

ترجمہ: اور احسان کرکے زیادہ لینے کی خواہش نہ کر ۔ اور اپنے رب کی راہ میں صبر کر ۔

حدیث: ثلاثةٌ لا يُكلِّمُهمْ اللهُ يومَ القِيامةِ ولا يُزَكِّيهِمْ (قال أبو مُعاوِيَةَ : ولا يَنظُرُ إليهِمْ) ولَهُمْ عذابٌ ألِيمٌ : شَيْخٌ زانٍ . ومَلِكٌ كذّابٌ . وعائِلٌ مُستَكْبِرٌ(صحیح مسلم:107)

ترجمہ:" اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تین شخص ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا یعنی یا تو رضا و خوشنودی کا کلام نہیں کرے گا یا مطلق کوئی کام نہیں کرے گا اور نہ ان کی تعریف و ستائش کرے گا اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور ان کے دردناک عذاب ہوگا ایک تو زناکار بڈھا، دوسرا جھوٹا بادشاہ اور تیسرا تکبر کرنے والا مفلس۔

آیت2: ﴿ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ﴿٤٥﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿٤٦﴾ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ﴿٤٧﴾ ﴾المدثر

ترجمہ: اور ہم بحث کرنے والے (انکاریوں) کا ساتھ دے کر بحث مباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے ۔ اور روز جزا کو جھٹلاتے تھے ۔یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی ۔

ایک مختصر خاکہ سورہ قیامہ سے سورہ ناس تک

- اس سورت سے لے کر سورۃ الناس تک آخرت کا ذکر صراحۃ یا اشارۃ آیا ہے سوائے چند سورتوں کے۔
- سورۃ الدھر میں ہے کہ جو فیصلہ کی آزادی اللہ نے دی اس کا صحیح استعمال کرے اور رب کی مرضی پر چلتا رہے۔ تب ہی وہ نعمتوں میں رہے گا بصورت دیگر جو اس کے خلاف کرے گا اس کا ذکر سورۃ المرسلات میں کیا گیاہے کہ اللہ کی مرضی پر نہ چلنے والوں کا انجام کیا ہوگا ۔سورہ مرسلات میں صرف دلائل اور حقائق پر اکتفاء نہیں کیا گیا بلکہ باربار تنبیہ کی گئی۔
- جن سرکش لوگوں کے دل پر مہر لگ چکی ہے ان کے لیے مرسلات آخری warning کا ایک اہم جز ہے ۔
- آفاق و انفس کی شہادت Micro World اور Macro World کو سمجھنے کے لیے (microscope ,telescope) دونوں نے دھوم مچادی ہے۔
- Arial View اور zoom کا جو فرق ہے ۔
- اسی طرح سورہ نازعات اور عبس میں طامۃ اور صاخہ قیامت کا جو تصور ہوتاہےاس تصور کو مزید وضاحت کے ساتھ سورۃ التکویر میں بتلایا گیا ہے۔
- اگر انسان کسی چیز کو serious لیتاہے تو اس کے لئے programing کرنا اور بتلانا ، سمجھانا آسان ہوجاتاہے ، ایک خیر خواہ مخاطب کی افادیت کے لیے موقع بناتاہے ، اسی لیے ان سورتوں میں سنجیدہ لوگوں کے لیے کبھی وحی کو، کبھی اللہ تعالیٰ کی توحید کو تو کبھی رسالت کو مختلف پیرایوں میں ثابت کیا گیا ہے۔
- کہیں Micro Level پر ذکر ہوتاہے تو کہیں Macro Level پر
- کہیں Zoom Out تو کہیں Zoom In .
- (الطامۃ اور الصاخہ کی تفصیلات سورہ تکویر میں تو ابرار و فجار کی تفصیلات سورہ انفطار میں) پھر ابرار و فجار انفطار میں، مطففین میں Micro Level پر بیان کیا گیا۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْقِيَامَةِ
Al-Qiyamah | قیامت
The Resurrection
75
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH
ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

بعض اہداف

- یہ سورت آخرت کے لیے یاد دہانی کا کام کرتی ہے، تیاری کی فکر کراتی ہے اور نیکو کاروں کو تسلی بھی دیتی ہے۔[247]
- یہ سورت بہت ہی رقیق سورت ہے جو موت اور اللہ سے ملاقات کو یاد دلاتی ہے۔[248]

بعض موضوعات

1. بعث بعد الموت کے وقوع کا اثبات۔ (1-15)
2. نبی ﷺ پر جو قرآن نازل ہوتا تھا اس کو یاد کرنے، آپ ﷺ کی حرص اور آپ کو اطمینان دلانے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔(16-19)
3. قیامت کے دن لوگوں کے احوال بعث بعد الموت کے اثبات کا تذکرہ۔ (20 -40)

بعض اسباق

1. اس سورت میں لوگوں کے لیے نصیحت ہے کہ وہ دعوت کے کام کو جاری رکھیں اگرچہ کہ لوگ ان کی دعوت کو قبول نہ بھی کریں۔فیصلہ قیامت میں ہوگا۔
2. قیامت کے دن کی اور نفس لوامہ کی قسم کھاکر اللہ تعالی ان کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔
3. فیصلہ قیامت کے دن ہوگا جب اللہ تعالیٰ ہر انسان کو اس کے عمل کا پورا پورا بدلہ دے گا۔
4. آخرت کے دن کا آنا کوئی مشکل نہیں ہے کیونکہ جب اس کی ابتداءہو چکی ہے تو اعادہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔
5. ضرورتِ آخرت- مظلوم سے پوچھیے۔

---

247 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (مكانة الدعوة إلى الله وأسس دعوة غير المسلمين: عبد الرزاق بن عبد المحسن العباد البدر)

248 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة: محمد بن أحمد القرطبي)

﴿6﴾ آخرت کے دن کا ایک عقلی جائزہ اور فائدہ: انصاف ضروی ہے۔

﴿7﴾ آخرت کا دن کیوں ضروری ایک جائزہ :عقیدۂ پونر جنم کے مطابق خدا کا مرتبہ گھٹتاہے ۔ اللہ صرف تماشا دیکھ رہا ہے۔لیکن وہ انصاف دلانے پر قادر نہیں ظالم تو بدتر شکل میں دوسرا جنم لے گا۔ لیکن مظلوم کا کیا ہو گا؟ اس کا حساب کون دے گااس کے انصاف کاکیا ہو گا۔ جبکہ اسلام میں جزاءً وِفاقاً کا عقیدہ ہے جس سے جرائم پیشہ کے حوصلہ پست ہوتے ہیں۔

﴿8﴾ پونر جنم کا معنی "باربار کی زندگی "کسی بھی ڈکشنری میں یہ معنی نہیں البتہ پونر جنم کا مطلب ایک مرتبہ پھر زندگی کی ضرورت کا معنی آتا ہے تو پھر اسلام کا عقیدہ ہے (بعث بعد الموت) ۔

﴿9﴾ موت کے بعد کی زندگی اگر تفصیلی چاہیے تو پھر قرآن کی طرف رجوع ہونا پڑے گا کیونکہ قرآن کے علاوہ فی الوقت کے کسی بھی مذہب ، کسی بھی کتاب میں ، اتنی صاف ، تفصیلی صحیح معلومات نہیں ملتی۔ لہذا اسلام ہی کی تعلیمات کی طرف لوٹنا پڑے گا۔

﴿10﴾ انسان کی افراط اور تفریط پر اس کا نفس ملامت کر تا رہتاہے

﴿11﴾ نفس لوامہ کی پکار پر مومن عمل کرتے ہوئے برائی سے رک جا تا ہے

﴿12﴾ نفس لوامہ کا فاسق اور فاجرپر کسی قسم کا اثر نہیں ہو تا

﴿13﴾ آخرت کاذکر ضروری ہے تاکہ ایک انسان اس کو اپنے ذہن میں مستحضر رکھتے ہوئے آخرت کی تیاری کر تا رہے

﴿14﴾ قیامت اور اس کی ہولناکیوں کا ذکر کرکے قرآن نے ہدایت اور نجات کے راستے پر چلنے کی دعوت دی ہے۔

﴿15﴾ قیامت اور اس کی ہولناکیوں سے بچنے میں نجات کا راستہ قرآن پر عمل ہے

﴿16﴾ دنیا میں بہت سے لوگ اپنے دنیوی مفادات کے لیے قرآن وحدیث کی بات کو نظر انداز کر دیتے ہیں

﴿17﴾ جو آدمی دنیا پر آخرت کو ترجیح دے گا وہی کامیاب ہو گا

﴿18﴾ جو آخرت پر دنیا کو ترجیح دے گا وہ ناکام و نامراد ہو گا

﴿19﴾ جس طرح اللہ تعالی انگلیوں کے پوروں کو جمع کرنے پر قادر ہے اسی طرح نبی ﷺ کے دل میں قرآن مجید جمع کرنے پر قادر ہے

﴿20﴾ قرآن مجید نجات اور کامیابی کا راستہ ہے

﴿21﴾ اللہ کے نبی ﷺ قرآن مجید یاد کرنے کے بڑے شوقین تھے، حرص اتنی کہ آپ ﷺ اس کے یاد کرنے میں جلدی کرنے لگتے تھے۔ ایک طرف نبی کی اطاعت کا یہ عالم کہ آپ فکر مند ہیں کہ قرآن کیسے یاد

کریں اور پہنچائیں، دوسری طرف کفارِ قریش کی غفلت کا یہ عالم کہ قرآن سے انجان ہو کر آخرت کا انکار کر رہے ہیں۔ (امام سیوطی)

﴿22﴾ اللہ تعالی کا اپنے نبی کے ساتھ رحمت کا معاملہ کہ قرآن یاد دلانے کی ذمہ داری اپنے اوپر لی تاکہ آپ ﷺ پریشان نہ ہوں

﴿23﴾ مومنوں کے چہرے آخرت میں ہشاش بشاش ہونگے، دیدار الہی کے بعد ان کے چہروں کی رونق میں مزید اضافہ ہوگا

﴿24﴾ قیامت کے دن کافروں کا حال بہت برا ہو گا

﴿25﴾ موت اور اس کی شدت کو یاد دلایا گیا

﴿26﴾ موت انسان کے لیے ایک بہت بڑی ناصح ہے

﴿27﴾ موت سے کوئی آدمی بھاگ نہیں سکتا

﴿28﴾ غفلت اور دھوکہ سے روکا گیا

﴿29﴾ تکبر سے روکا گیا کیونکہ تکبر کا انجام ہلاکت کے علاوہ کچھ اور نہیں

﴿30﴾ کافر کو موت کے وقت نیک اعمال نہ کرنے پر حسرت ہوگی اور وہ انجام سے خوف کھایا ہوا ہوگا

مناسبت / لطائف التفسیر

- اس سورت (سورۂ قیامہ) سے لے کر سورۃ الناس تک آخرت کا ذکر صراحۃ یا اشارۃ آیا ہے سوائے چند سورتوں کے۔
- سورہ قیامت میں بڑی عدالت اور چھوٹی عدالت کا ذکر آیا ہے۔ بڑی عدالت سے مراد قیامت ہے اور چھوٹی عدالت سے مراد نفس لوامہ ہے۔
- سورۂ قیامہ میں قیامت کا تذکرہ ہے اور سورۂ انسان اور سورۂ دھر میں ان نعمتوں کا ذکر ہے جو بروزِ قیامت کامیاب لوگوں کو ملیں گی جبکہ سورۂ مرسلات میں قیامت کے دن ناکام لوگوں کو کیا سزا ملے گی اس کا ذکر ہے۔ ان سورتوں کی آپس میں گہری مناسبت ہے۔

آیت 1 : ﴿ أَيَحْسَبُ ٱلْإِنسَٰنُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُۥ ﴿٣﴾ بَلَىٰ قَٰدِرِينَ عَلَىٰٓ أَن نُّسَوِّىَ بَنَانَهُۥ ﴿٤﴾ ﴾القيامة

ترجمہ: کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع کریں گے ہی نہیں ۔ ہاں ضرور کریں گے ہم تو قادر ہیں کہ اس کی پور پور تک درست کردیں۔

آیت2: ﴿ كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ ٱلْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾ وَتَذَرُونَ ٱلْءَاخِرَةَ ﴿٢١﴾ ﴾القيامة

ترجمہ: نہیں تم جلدی ملنے والی (دنیا) کی محبت رکھتے ہو ۔ اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو ۔

حدیث: الدُّنيا سِجنُ المؤمنِ وجنةُ الكافرِ (صحیح مسلم:2956)

ترجمہ:دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت۔

حدیث: عن ابن عباس في قوله تعالى (لا تحرك به لسانك لتعجل به) قال: كان رسول الله - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُعالج من التنزيل شدة، وكان مما يحرّك شفتيه، فقال ابن عباس: فأنا أحركهما لكم كما كان رسول الله - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُحركهما. وقال سعيد: أنا أحركهما كما رأيت ابن عباس يحركهما - فحرّك شفتيه - فأنزل الله تعالى (لا تحرك به لسانك لتعجل به إن علينا جمعه وقرآنه) قال: جمعه لك في صدرك وتقرأه (فإذا قرأناه فاتبع قرآنه) قال فاستمع له وأنصت (ثم إن علينا بيانه) ثم إن علينا أن تقرأه، فكان رسول الله - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بعد ذلك إذا أتاه جبريل استمع، فإذا انطلق جبريل قرأه النبي - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كما قرأه.(الصحيح للبخاري : 5)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کلام الٰہی «لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ» الخ کی تفسیر کے سلسلہ میں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزول قرآن کے وقت بہت سختی محسوس فرمایا کرتے تھے اور اس کی (علامتوں) میں سے ایک یہ تھی کہ یاد کرنے کے لیے آپ اپنے ہونٹوں کو ہلاتے تھے ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں جس طرح آپ ہلاتے تھے ۔ سعید کہتے ہیں میں بھی اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں جس طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما کو میں نے ہلاتے دیکھا ۔ پھر انھوں نے اپنے ہونٹ ہلائے ۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا) پھر یہ آیت اتری کہ اے محمد ! قرآن کو جلد جلد یاد کرنے کے لیے اپنی زبان نہ ہلاؤ ۔ اس کا جمع کر دینا اور پڑھا دینا

ہمارا ذمہ ہے ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں یعنی قرآن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں جمادینا اور پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے ۔ پھر جب ہم پڑھ چکیں تو اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (اس کا مطلب یہ ہے) کہ آپ اس کو خاموشی کے ساتھ سنتے رہو ۔ اس کے بعد مطلب سمجھا دینا ہمارے ذمہ ہے ۔ پھر یقیناً یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ آپ اس کو پڑھو (یعنی اس کو محفوظ کر سکو) چنانچہ اس کے بعد جب آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام (وحی لے کر) آتے تو آپ (توجہ سے) سنتے ۔ جب وہ چلے جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس (وحی) کو اسی طرح پڑھتے جس طرح جبرائیل علیہ السلام نے اسے پڑھا تھا ۔

حدیث: عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ " هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ ". قَالُوا لاَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ " فَهَلْ تُمَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ ". قَالُوا لاَ. قَالَ " فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ (الصحيح للبخاري: 806)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ! کیا ہم اپنے رب کو قیامت میں دیکھ سکیں گے ؟ آپ نے (جواب کے لیے) پوچھا، کیا تمہیں چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں جب کہ اس کے قریب کہیں بادل بھی نہ ہو شبہ ہوتا ہے ؟ لوگ بولے ہرگز نہیں یا رسول اللہ ! پھر آپ نے پوچھا اور کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں جب کہ اس کے قریب کہیں بادل بھی نہ ہو شبہ ہوتا ہے ۔ لوگوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ ! پھر آپ نے فرمایا کہ رب العزت کو تم اسی طرح دیکھو گے ۔

أهداف سور القرآن
سُوْرَةُ الْإِنْسَانِ
The Man | Al-insaan | انسان
76
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- یہ انسان کے ذہن میں اٹھنے والے سوالات کے جوابات سے متعلق سورہ ہے ۔ (میں کون ہوں؟ میری زندگی کا کیا مقصد ہے؟ مجھے کس نے پیدا کیا؟) 249
- تمہاری ذمہ داری دعوت دینا اور ہدایت دینا اللہ کا کام ہے ۔ 250
- اس سورت میں انسانوں کی دو قسموں کا تذکرہ ہے:
  - ایک ایسے لوگ جو دعاۃ کی دعوت کو قبول کرتے ہیں۔
  - دوسرے ایسے لوگ جنہوں نے سرکشی کی اور دعوت سے اعراض کیا ۔
- ان میں سے ہر ایک کا آخرت میں کیا ٹھکانہ بتایا گیاہے ۔
- انسان کی حقیقت
  - Anthropology
  - الانسان ذلك المجهول الكيس The Human The Unknown
  - آج تک وہ جان نہ سکے جس انسان کا ذکر سورہ انسان میں ہے۔
- انسان کے مشہور سوالوں کے جوابات:
  - میں کون ہوں؟ میری حقیقت کیا ہے ؟
  - مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں؟
  - کون Law Maker ہے کون ہے اس کائنات کو چلانے والا؟
  - مرنے کے بعد مجھے کہاں جاناہے ؟
- انسان کو اچھے اور برے کام کرنے کا ارادہ بھی دیا ہے اور آزادی بھی دی ہے ﴿إِنَّا هَدَيْنَٰهُ ٱلسَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ﴿٣﴾﴾ الإنسان ۔ انسان اپنی خلقت میں بطوردلیل کافی ہے، لیکن اس پر غورکرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ سے سزاکامطالبہ کرتاہے، مگراللہ تعالیٰ اس کی راہنمائی کرتاہے، جو اس کی رحمت پردلیل ہے۔
  - رسولوں کے ذریعہ
  - کتابوں کے ذریعہ
  - آفاق و انفس کے دلائل کے ذریعہ عذابوں اور عبرتوں کے انبار لگا دیے تاکہ اتمام حجت ہو ۔

249 الایمان بالقدر لابن تیمیة / شبهات واجوبة عن القدر للشيخ الصالح الصالح}

250 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (مواقف النبي صلى الله عليه وسلم في الدعوة إلى الله تعالى:سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

- اس کے باوجود بھی اگر کسی انسان کے پاس رسول یا رسول کی تعلیمات نہیں پہنچی ہیں تو اس کے ساتھ اہل الفترۃ کا معاملہ کیا جائے گا۔ (فتاوی الشیخ الالبانی)
- اب سوال یہ ہے کہ اسلام میں ظلم کہاں ہے ؟ اس میں آزادی بھی خوب دی گئی اور اتمام حجت کا بھی خوب موقع دیا گیا۔

بعض موضوعات

1. انسان کی پیدائش عدم سے، پھر دونوں راستوں کی طرف اس کی راہنمائی کی گئی ہے ۔ (1-3)
2. قیامت کے دن کافروں کے عذاب کا تذکرہ ۔ (4)
3. نیک لوگ اور ان کی صفات اور آخرت میں ان پر انعامات کا تذکرہ ۔ (5-22)
4. نبی ﷺ اور مومنوں کے لیے ہدایات ۔ (23-31)

بعض اسباق

1. انسان کو نعمتِ وجود یاد دلائی گئی ہے۔
2. انسان کی زندگی کا مقصد عبادت ہے ۔
3. انسان کو خیر و شر کی صلاحیت عطا کرنا بھی اللہ کی نعمت ہے ۔
4. انسان کی کمزوری اور اللہ کے فضل کو یاد دلا گیا۔
5. غرور و تکبر اور نسیان کا علاج اپنی اصل کو یاد کرنے اور اپنے ٹھکانے کو یاد کرنے میں ہے ۔
6. آزمائش اللہ تعالی کے قوانین میں سے ہے ۔
7. اللہ تعالی نے انسان کو ادراک کے تین اہم وسائل آنکھ، کان اور دل عطا کیے ہیں۔
8. اللہ تعالی نے کفار کے کفر اور سرکشی کے بدلے میں جہنم کا سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔

﴾9﴿ مومن بندوں کو کبھی ختم نہ ہونے والا اجر ملے گا۔

﴾10﴿ قرآن کا اعجاز ہے کہ وہ انسان کے پیدائش کے مختلف ادوار کا ذکر کرتا ہے جس کی آج سائنس بھی تصدیق کر رہی ہے ۔

﴾11﴿ نذر پوری کرنے کی فضیلت کا بیان ۔

﴾12﴿ مومن کو ہر کام اللہ کی رضا کے لیے کرنا چاہیے ۔

﴾13﴿ مومن کی زندگی کا مقصد اللہ کی رضاہے ۔

﴾14﴿ آخرت میں غور وفکر کرنے سے عمل میں رغبت اور فکر آخرت میں اضافہ ہو تا ہے ۔

﴾15﴿ اعمال خیر سے انسان کے اندر مزید خوف الٰہی پیدا ہو تا ہےاور گناہوں سے بچنے کے لیے ڈھال ثابت ہوتے ہیں ۔

﴾16﴿ کھانا کھلانے کی فضیلت بیان کی گئی ۔

﴾17﴿ دل کی سختی کا علاج غرباء وایتام کو کھانا کھلانے میں ہے۔

﴾18﴿ قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت بتائی گئی ہے۔

﴾19﴿ اللہ تعالی عمل قلیل پر اجر کثیر عطا کرتا ہے۔

﴾20﴿ جنت ہر قسم کی گندگیوں سے پاک ہوگی ۔

﴾21﴿ جنت کی نعمتوں میں مومنوں کے نفوس اور آنکھوں کی لذت کا ہر سامان موجود ہو گا۔

﴾22﴿ نیک لوگوں کے لیے ان کے پرورد گار کے پاس بڑی عزت اور احترام ہے۔

مناسبت / لطائف التفسیر

- سورۂ قیامہ سے لے کر سورۃ الناس تک آخرت کا ذکر صراحۃ یا اشارۃ آیا ہے سوائے چند سورتوں کے۔
- سورۃ القیامۃ میں پانچ مرتبہ انسان کا لفظ آیا ہے جب کہ سورۃ الدھر کا ایک اور نام " انسان" ہے۔

آیت 1: ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ﴿٨﴾ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَآءً وَلَا شُكُورًا ﴿٩﴾﴾الإنسان

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو۔ ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے کھلاتے ہیں نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر گزاری۔

حدیث 1: فكُّوا العانِيَ ، يعني : الأسيرَ ، وأطعموا الجائعَ ، وعودوا المريضَ(صحيح البخاري:3046)

ترجمہ:ابووائل ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیدی کو رہائی دو بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیماروں کی عیادت (یعنی بیمار پرسی) کرو۔

حدیث 2: قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم" اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا . فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ " . (الصحیح لمسلم: 617 a)

ابو ھریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی اور کہا اے میں رب میرے بعض بعض کو کھا جا رہا ہے۔ اس پر اسکو دو سانس (ایک موسم گرما میں اور دوسری موسم سرماں میں) لینے کی اجازت دی گئی جس کی وجہ سے سخت گرمی اور سخت سردی تم محسوس کرتے ہو۔

حدیث 3: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ، - وَهُوَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ - حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، - يَعْنِي ابْنَ سَلاَّمٍ - عَنْ زَيْدٍ، - يَعْنِي أَخَاهُ - أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلاَّمٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ، أَنَّ ثَوْبَانَ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم حَدَّثَهُ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَجَاءَ حَبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ فَقَالَ السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ . فَدَفَعْتُهُ دَفْعَةً كَادَ يُصْرَعُ مِنْهَا فَقَالَ لِمَ تَدْفَعُنِي فَقُلْتُ أَلاَ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ الْيَهُودِيُّ إِنَّمَا نَدْعُوهُ بِاسْمِهِ الَّذِي سَمَّاهُ بِهِ أَهْلُهُ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " إِنَّ اسْمِي مُحَمَّدٌ الَّذِي سَمَّانِي بِهِ أَهْلِي " . فَقَالَ الْيَهُودِيُّ جِئْتُ أَسْأَلُكَ . فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " أَيَنْفَعُكَ شَىْءٌ إِنْ حَدَّثْتُكَ " . قَالَ أَسْمَعُ

بِأُذُنَيَّ فَنَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بِعُودٍ مَعَهُ . فَقَالَ " سَلْ " .
فَقَالَ الْيَهُودِيُّ أَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الأَرْضُ غَيْرَ الأَرْضِ وَالسَّمَوَاتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " هُمْ فِي الظُّلْمَةِ دُونَ الْجِسْرِ " . قَالَ فَمَنْ أَوَّلُ النَّاسِ إِجَازَةً قَالَ " فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ " . قَالَ الْيَهُودِيُّ فَمَا تُحْفَتُهُمْ حِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَالَ " زِيَادَةُ كَبِدِ النُّونِ " قَالَ فَمَا غِذَاؤُهُمْ عَلَى إِثْرِهَا قَالَ " يُنْحَرُ لَهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِي كَانَ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِهَا " . قَالَ فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ " مِنْ عَيْنٍ فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلاً " . (الصحیح لمسلم: 315).

ترجمہ: زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ کھڑا ہوا تھا کہ یہودی علماء میں سے ایک عالم نے آکر السلام علیک یا محمد کہا تو میں نے اس کو دھکا دیا قریب تھا کہ وہ گر جاتا اس نے کہا آپ مجھے کیوں دھکا دیتے ہیں میں نے کہا تو نے یا رسول نہیں کہا تو یہودی نے کہا ہم آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اسی نام سے پکارتے ہیں جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھر والوں نے رکھا تھا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میرا نام جو میرے گھر والوں نے رکھا ہے وہ محمد ہے، یہودی نے کہا کہ میں آپ سے کچھ پوچھنے آیا ہوں تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس سے فرمایا اگر میں تجھ کو کچھ بیان کروں تو تجھے کچھ فائدہ ہوگا؟ اس نے کہا میں اپنے دونوں کانوں سے سنوں گا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے پاس موجود چھڑی سے زمین کرید رہے تھے تب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا پوچھ! یہودی نے کہا جس دن زمین و آسمان بدل جائیں گے تو لوگ کہاں ہوں گے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا وہ اندھیرے میں پل صراط کے پاس، اس نے کہا لوگوں میں سب سے پہلے اس پر سے گزرنے کی اجازت کس کو ہوگی آپ نے فرمایا فقراء مہاجرین کو، یہودی نے کہا جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کا تحفہ کیا ہوگا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا مچھلی کے جگر کا ٹکڑا، اس نے کہا اس کے بعد ان کی غذا کیا ہوگی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ان کے لئے جنت کا بیل ذبح کیا جائے گا جو جنت کے اطراف میں چرا کرتا تھا، اس نے کہا اس پر ان کا پینا کیا ہوگا فرمایا ایک چشمہ ہے جس کو سلسبیل کہا جاتا ہے اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا

آیت 2: ﴿ إِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا ﴿٢٢﴾ ﴾ الإنسان
ترجمہ: (کہا جائے گا) کہ یہ ہے تمہارے اعمال کا بدلہ اور تمہاری کوشش کی قدر کی گئی۔

أهداف سور القرآن
سُوْرَةُ الْمُرْسَلاتِ
Al-Mursalaat | ہواؤں کی ایک صفت
Those Sent Forth
77
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

اس سورت میں ایک آیت بار بار دہرائی گئی ہے اور یہی آیت سورت کا ہدف ہے(ویل للمکذبین) جھٹلانے والوں کے لیے ویل (جہنم کا گڑھا) ہے۔

بعض موضوعات

1. قیامت کے قیام اور اس کے احوال کا تذکرہ (1-15)
2. ہلاکتوں کے ذریعہ کافروں کو ڈرانا (16-19)
3. قدرت الٰہی کے مظاہر اور اس کے ذریعہ سے کافروں کو ڈرانا (20-28)
4. قیامت کے دن کی ہولناکیوں کے ذریعہ کافروں کو ڈرانا اور تنبیہ کرنا (29-40)
5. متقین کا بدلہ (41-44)
6. جھٹلانے والے مجرمین کا انجام (45-50)

بعض اسباق

1. قیامت کے وقوع کو ثابت کرنے والے دلائل کے معاملے میں قرآن مجید کے اسالیب بڑے انوکھے ہیں۔
2. سورت کی ابتداء میں ہواؤں اور فرشتوں کی قسم کے ذریعہ قیامت کے وقوع کو ثابت کیا گیا۔
3. عالم ملائکہ میں غور وفکر کی دعوت دی گئی۔
4. ملائکہ اللہ کی عظیم مخلوق اور اس کی قدرت کی عظیم نشانی ہے۔
5. ہوائیں اللہ تعالی کی محسوس کی جانی والی نعمت ہے
6. ہوائیں اللہ تعالی کی کمال قدرت اور تدبیر پر دلالت کرتی ہیں

7 ہلاک شدہ اقوام کی ہلاکت اوران سرکشی کی بنیاد پر غور وفکر کی دعوت دی گئی تاکہ موجودہ سرکش اقوام اس سے نصیحت حاصل کریں

8 اللہ ، رسول اوردین کے جھٹلانے والوں کا آخر کارانجام تباہی وبربادی اور محرومی ہی ہے

9 اس دنیا میں مکذبین کا مؤاخذہ اوران پر اللہ تعالی کا عذاب آنا یہ اللہ تعالی کے کمال قدرت کی کمال کی واضح نشانی ہے

10 انسان کاوجوداور اس کی یہ پہلی زندگی اس کے دوبارہ اٹھائے جانے کی نشانی اور دلیل ہے

11 جو رب، حقیر پانی سے پیدا کرنے پر قادر ہے کیا وہ پروردگار دوبارہ پیدا کرنے پر قادر نہیں ہوسکتا ؟

12 اللہ تعالی کی نشانیاں مثلا پہاڑ، زمین وغیرہ قیامت کے واقع ہونے کے منہ بولتا ثبوت ہیں

13 غرور وتکبر کا علاج اپنی اصل میں غور کر لینے میں ہے ،انسان حقیر پانی سے پیدا کیاگیا ہے ، حقیرپانی اور تکبریہ دونوں ایک ساتھ کیسے جمع ہوسکتے ہیں؟

14 مُردوں کو زمین میں دفن کرنا واجب ہے ۔

15 اگر کسی کی حادثاتی موت سمندر میں غرق ہوکر یا جانور کے کھاجانے پر ہوجائے تو وہی ان کی قبر ہوگی۔

16 مُردوں کو جلانا حرام ہے ۔

17 قیامت کی حقیقت کو ثابت کرنے کے بعد جہنم کی ہولناکیوں کا منظر کھینچاگیا ۔

18 مشرکین اور کفار کے مقابلے مومنوں کا حال پر امن اور راحت والا ہو گا ۔

19 جنت کی زندگی پرسکون لذتوں والی زندگی ہو گی ۔

20 داعی کوچاہیے قرآن مجید کے منہج سے استفادہ کرے اور قرآن کے اسلوب کو اختیار کرے۔

مناسبت / لطائف التفسیر

- سورۂ قیامہ سے لے کر سورۃ الناس تک آخرت کا ذکر صراحۃ یا اشارۃ آیا ہے سوائے چند سورتوں کے۔

- گویا سورۃ القیامۃ اور سورۃ الانسان داعیوں سے کہہ رہی ہیں کہ دعوت دین دو اور ہدایت کا معاملہ اللہ کے حوالے کردو اور سورۃ المرسلات کہہ رہی ہے اے دعوت کو جھٹلانے والو تمہارا انجام ویل ہے۔

﴿ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴾ ترجمہ:اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ویل (افسوس) ہے۔ [251]

251 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الدعوة إلى الله وأخلاق الدعاة:عبد العزيز بن عبد الله بن باز)

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ ٱنطَلِقُوٓاْ إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَٰثِ شُعَبٍ ﴿٣٠﴾ لَّا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ ٱللَّهَبِ ﴿٣١﴾ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَٱلْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ ﴾المرسلات

ترجمہ: چلو تین شاخوں والے سائے کی طرف ۔ جو در اصل نہ سایہ دینے والا ہے اور نہ شعلے سے بچاسکتا ہے ۔ یقیناً دوزخ چنگاریاں پھینکتی ہے جو مثل محل کے ہیں ۔ گویا کہ وہ زرد اونٹ ہیں۔

آیت 2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ كُلُواْ وَتَمَتَّعُواْ قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ ﴿٤٦﴾ ﴾المرسلات

ترجمہ: (اے جھٹلانے والو) تم دنیا میں تھوڑا سا کھا لو اور فائدہ اٹھا لو بیشک تم گنہگار ہو ۔

حدیث 1: سبعةٌ يُظِلُّهم اللهُ في ظِلِّه يومَ لا ظِلَّ إلا ظِلُّه : الإمامُ العادلُ، وشابٌّ نشأ في عبادةِ ربِّه، ورجلٌ قلبُه مُعَلَّقٌ في المساجدِ، ورجلان تحابَّا في اللهِ اجتمَعا عليه وتفرَّقا عليه، ورجلٌ طلَبَتْه امرأةٌ ذاتُ مَنصِبٍ وجمالٍ، فقال إني أخافُ اللهَ، ورجلٌ تصَدَّق، أخفَى حتى لا تَعلَمَ شِمالُه ما تُنفِقُ يمينُه، ورجلٌ ذَكَرَ اللهَ خاليًا، ففاضَتْ عيناه .(صحيح البخاري:660)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات قسم کے آدمیوں کو اپنے سایہ میں لے گا جس دن کہ اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، امام عادل اور وہ جوان جس نے اپنی جوانی اللہ کی راہ میں صرف کی ہو اور وہ مرد جس نے اللہ کو تنہائی میں یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، اور وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہے اور وہ دو آدمی جو آپس میں خدا کے لیے محبت کریں اور وہ جسے کوئی منصب والی عورت اپنی طرف بلائے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ جو پوشیدگی سے اس طرح صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔

حدیث 2: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي غَارٍ فَنَزَلَتْ {وَالْمُرْسَلاَتِ عُرْفًا} فَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ، إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ مِنْ جُحْرِهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا، فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " وُقِيَتْ شَرَّكُمْ، كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا ". (الصحيح للبخاري: 3317) .

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (مقام منیٰ میں) ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آیت " والمرسلات عرفا " نازل ہوئی ، ابھی ہم آپ کی زبان مبارک سے اسے سن ہی رہے تھے کہ ایک بل میں سے ایک سانپ نکلا۔ ہم اسے مارنے کے لیے جھپٹے ، لیکن وہ بھاگ گیا اور اپنے بل میں داخل ہوگیا، (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے) اس پر فرمایا، تمہارے ہاتھ سے وہ اسی طرح بچ نکلا جیسے تم اس کے شر سے بچ گئے۔

أهداف سور القرآن
سُورَةُ النَّبَإِ
'The Great News | An-Naba | عظیم خبر
78
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- اس کا نام "النبأ" اس لیے ہے کیونکہ اس میں ایک اہم خبر ہے اور وہ قیامت کا تذکرہ ہے۔[252]
- یہ سورت آخرت کے اثبات پر دلالت کرتی ہے جس کا مشرک انکار کیا کرتے تھے۔
- اس میں بتایا گیا کہ جس طرح اللہ اس کائنات کو بنانے پر قدرت رکھتا ہے اسی طرح دوبارہ اٹھانے پر بھی قادر ہے۔
- روز جزا کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ مشرکوں اور کافروں کے لیے جہنم کے مختلف عذاب کے تذکرہ کے ساتھ متقیوں کے لیے جنت میں جو نعمتیں تیار کی گئی ہیں اس پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ گویا یہ سورت ترغیب و ترہیب دونوں پر مشتمل ہے۔[253]
- آخر میں قیامت کے مناظر اور احوال بیان کیے گئے ہیں۔
- کفار قریش اللہ کی ربوبیت کو مانتے تھے الوہیت کو نہیں ۔ اسی طرح نبی کی امانت و صداقت کو مانتے تھے لیکن رسالت کو نہیں اور آخرت کو تو بالکل نہیں مانتے تھے۔ اسی لئے یہ مکمل سورہ اسی کے ذکر میں نازل ہوا ہے۔اور آخرت سے متعلق کئی سورتیں نازل کی گئیں۔
- کفار قریش ہی نہیں بلکہ ہر زمانہ میں آخرت کا موضوع حساس رہا لوگوں کو شیطان آسانی سے جھانسہ میں ڈالتا آرہا ہے لہذا کثرت سے اس موضوع کو الگ الگ پیرائے میں تکرار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ "إذا تكرر تقرر"

بعض موضوعات

1. بعث بعد الموت کا اثبات (1-5)
2. کائنات میں اللہ کی قدرت اور اس کی نعمتوں کا تذکرہ (6-16)
3. قیامت کے قیام اور اس کے احوال کا تذکرہ اور جہنم میں سرکش لوگوں کا انجام اور اس کا سبب (17-30)

252 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر ج8/ص302)

253 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الفوز العظيم والخسران المبين في ضوء الكتاب والسنة: سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

4 جنت میں متقین کی جزاء کا تذکرہ (31-36)

5 قیامت کے دن کی ہولناکیوں کے ذریعہ کافروں کو ڈرایا گیا ہے۔ (37-40)

بعض اسباق

1 اللہ تعالی بعث بعد الموت پر قادرہے ، اس کے دلائل پیش کیے گئے۔

2 ارکان ایمان میں سے آخرت پر ایمان بھی ہے جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالی نے اپنے بندوں سے قیامت کے وقت کو چھپا رکھا ہے جس میں اس کی عظیم حکمت پوشیدہ ہے، لیکن اللہ نے اس کی کچھ علامات بتادی ہیں تاکہ مسلمان اس کے لیے تیاری کرتے رہیں۔

3 ہر دور میں شیطان انسانوں کو آخرت کے بارے میں کافی آسانی کے ساتھ جھانسے میں ڈال دیتا ہے۔[254]

4 پونر جنم کے نظریہ میں خدا کا مرتبہ گھٹتا ہے کہ اوپر والا صرف دیکھتا ہے انصاف نہیں دلا سکتا جبکہ اسلام میں ہے "جزاء وفاقا" ایک دوسرے کو پورا پورا انصاف دلایا جائے گا پورا پورا۔ (مالک یوم الدین) [255]

5 کفار و مشرکین آپسی سوالات کے ذریعہ قیامت کا مذاق اڑا رہے ہیں ، لیکن جب قیامت واقع ہوگی تب پتہ چلے گا کہ یہ کتنا بڑا اور کتنا خطرناک دن ہے ۔

6 "الم نجعل الارض مھادا" اللہ تعالی کی قدرت کے دلائل کو ذکر کیاگیا کہ اللہ تعالی کی ذات وہ ذات ہے جو زمینوں میں عاجز ہے نہ آسمانوں میں عاجز ہے، اتنی ساری مخلوقات کا مالک تمہیں قیامت کی خبر دے رہاہے پھر بھی تم جھٹلارہے ہو!

7 قیامت کا دن فیصلہ کا دن ہے جس میں کون خوش نصیب ہے اور کون بدبخت ہے اس بات کا فیصلہ کردیا جائے گا اور اس کا وقت مقرر ہے لیکن وہ صرف اللہ تعالی کے ہی علم میں ہے ۔

8 "لابثین فیھا احقابا" مشرکین اور کفار ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہینگے جس میں بھوک لگنے پر پیٹ کوراحت دینے والی غذانہیں دی جائے گی۔ بلکہ ایسے کھانےاورایسی پینے کی چیزیں دی جائیں گی جو مزیدان کی تکلیف کوبڑھادے گی۔

9 "ان للمتقین مفازا" مومن کو دنیا کے وقتی آزمائش اور ناکامیوں کے بعد جنت اور اس کی نعمتوں کی ابدی خوشخبری سنائی جائے گی۔

254 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں :(وأنذرهم يوم الحسرة: عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)
255 (نور الإخلاص وظلمات إرادة الدنيا بعمل الآخرة في ضوء الكتاب والسنة :سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

﴿10﴾ قیامت کا آنا برحق ہے۔

﴿11﴾ قیامت کے دن سفارش صرف وہی آدمی کرسکے گا جس کو اللہ اجازت دے اور سفارش اسی کی ہوگی جس کے بارے میں اجازت دی جائے گی۔

- سورۂ قیامہ سے لے کر سورۃ الناس تک آخرت کا ذکر صراحۃ یا اشارۃ آیا ہے سوائے چند سورتوں کے۔
- ہر دور میں شیطان لوگوں کو بآسانی قیامت سے غافل کرتا آرہاہے،اورانسان جلد بھول جاتاہے، اس کی یاددہانی کے لئے اس سورہ کا نزول ہواہے۔
- ان تمام سورتوں کا ایک مشترکہ عنوان ہے قیامت کا ذکر۔
- آخرت کا موضوع چونکہ نہایت حساس ہے اس لئے اس کو مختلف سورتوں میں کثرت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ”إذا تکرر تقرر“

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿كَلَّا سَيَعۡلَمُونَ ﴿٤﴾ النبأ یہاں نعمتوں کے تذکرہ کے بعد قیامت کا ذکر ہے۔ جنت اور جہنم کا بھی ذکر ہے جیسا کہ کہا قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ثُمَّ كَلَّا سَيَعۡلَمُونَ ﴿٥﴾﴾ النبأ اوریہاں آخر المنازل جنت و جہنم کا تذکرہ ہے۔

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتۡ مِرۡصَادٗا ﴿٢١﴾ لِّلطَّٰغِينَ مَـَٔابٗا ﴿٢٢﴾ لَّٰبِثِينَ فِيهَآ أَحۡقَابٗا ﴿٢٣﴾ لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرۡدٗا وَلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾ إِلَّا حَمِيمٗا وَغَسَّاقٗا ﴿٢٥﴾ جَزَآءٗ وِفَاقًا ﴿٢٦﴾ إِنَّهُمۡ كَانُواْ لَا يَرۡجُونَ حِسَابٗا ﴿٢٧﴾ وَكَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَا كِذَّابٗا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيۡءٍ أَحۡصَيۡنَٰهُ كِتَٰبٗا ﴿٢٩﴾ فَذُوقُواْ فَلَن نَّزِيدَكُمۡ إِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾﴾ النبأ

ترجمہ: بیشک دوزخ گھات میں ہے (21) سرکشوں کا ٹھکانہ وہی ہے (22) اس میں وہ مدتوں تک پڑے رہیں گے (23) نہ کبھی اس میں خنکی کا مزہ چکھیں گے، نہ پانی کا (24) سوائے گرم پانی اور (بہتی) پیپ کے (25) (ان کو) پورا پورا بدلہ ملے گا (26) انہیں تو حساب کی توقع ہی نہ تھی (27) اور بے باکی سے ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے (28) ہم نے ہر ایک چیز کو لکھ کر شمار کر رکھا ہے (29) اب تم (اپنے کیے کا) مزہ چکھو ہم تمہارا عذاب ہی بڑھاتے رہیں گے (30) ۔

حدیث: إنَّ أهوَنَ أهلِ النَّارِ عذابًا يومَ القيامةِ رجلٌ ، على أخمَصِ قدمَيْه جَمْرتان ، يَغلي منهما دماغُه كما يَغلي المِرجَلُ بالقُمْقمِ(صحیح البخاري:6562)

ترجمہ:عبداللہ بن رجاء، اسرائیل، ابواسحاق ، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن سب سے ہلکے عذاب والا وہ شخص ہو گا جس کے دونوں پاؤں پر دو چنگاریاں رکھی ہوں گی اور ان دونوں کے سبب سے اس کا دماغ اس طرح جوش کھائے گا جس طرح ہانڈی یا گھڑا جوش کھاتا ہے۔

آیت2: قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ﴿٣٥﴾ جَزَآءً مِّن رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾﴾ النبأ

ترجمہ: وہاں نہ تو وہ بیہودہ باتیں سنیں گے اور نہ جھوٹی باتیں سنیں گے ۔ (ان کو) تیرے رب کی طرف سے (ان کے نیک اعمال کا) بدلہ ملے گا جو کافی انعام ہو گا۔

أهداف سور القرآن
سُورَةُ النَّازِعَاتِ
An-Naazi-aat | فرشتوں کی ایک صفت
Those Who Pull Out
79
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- روح کے نکلنے کا منظر، آخرت کے بارے میں کفار قریش کے سوالات پھر ان کے جوابات۔[256]
- سورہ نبأ میں قیامت کا ذکر ہوا اور اثبات کے لیے آیات شرعیہ اور آیات کونیہ سے استدلال بھی کیا گیا ہے ، اس سورت میں خاص طور سے قیامت کا لفظ نہیں لیکن قیامت سے متعلق کفار قریش کے سوالات کے جوابات دیے گئے ہیں۔
- تاریخی مثال یعنی فرعون کا کیا حشر ہوا بتلایا گیا، اورآیات کونیہ سے نعمتیں بیان کرکے سوچنے پر ابھاراگیاہے۔(سمجھانے کے لیے تاریخی اور مشاہداتی طرز اپنایا گیا)
- سبب تکذیب: طغیان وسرکشی (فَأَمَّا مَن طَغَىٰ ﴿٣٧﴾ وَءَاثَرَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا ﴿٣٨﴾)
- سبب نجات: خواہشات پر کنٹرول (وَنَهَى ٱلنَّفْسَ عَنِ ٱلْهَوَىٰ) [257]
- اس سورت میں بھی قیامت اور اس کے احوال کا تذکرہ ہے۔[258]
- مجرموں کا انجام اور متقیوں پر انعام کا تذکرہ ہے۔
- موسی-علیہ السلام- اور فرعون کا قصہ ذکر کیا گیا، جو تکبر کرتے ہوئے الوہیت کا دعوی کررہا تھا اس کا انجام کیا ہوا؟ یہی انجام ہر متکبر اور حق سے اعراض کرنے والے کا ہوگا۔[259]

1. قیامت کے قیام اور اس کی ہولناکیاں اور اس دن مشرکوں کی عبرتناک حالتیں(1-14)
2. موسیٰ علیہ السلام کا قصہ فرعون کے ساتھ اور فرعون کا انجام (15-26)
3. قدرت الٰہیہ کے مظاہر (27-33)

256 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (كتاب الروح: ابن قيم الجوزية)
257 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (طريق الهجرتين وباب السعادتين: ابن قيم الجوزية)
258 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة: محمد بن أحمد القرطبي)
259 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (تذكير البشر بفضل التواضع وذم الكبر: عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

4 قیامت کا وقوع اور کافروں کا ٹھکانہ (39-34)

5 متقین کا ٹھکانہ (41-40)

6 قیامت کے آنے کا وقت صرف اللہ کو ہے (46-42)

بعض اسباق

1 یہ مشرکوں کے لیے تنبیہ ہے جو تکبر اوراعراض کی وجہ سے نبی کو جھٹلارہے ہیں ۔

2 اللہ تعالی فرمارہاہے کہ یہ کفار قریش کافی کمزور ہیں ، ان سے طاقتور افراد و اقوام کا اس نے خاتمہ کر دیاہے۔

3 قیامت کا وقت اللہ کو معلوم ہے نبی تو فقط اس سے خبردار کرنے والے ہیں۔

4 جزا و سزا کے لیے روزِ جزا کا آنا ایک لازمی امر ہے۔

5 انسان جب بھٹکتا ہے تو ابلیس اور جن سے بھی آگے بڑھ جاتا ہے، ابلیس لاکھ کفر کے باوجود ”رب انظرني“ کہا جبکہ فرعون نے کہا ”انا ربكم الاعلي“۔

6 انسان جب اچھا اور نیک ہوجاتا ہے تو وہ ”خير البرية“ یعنی فرشتوں سے بھی اونچا مقام پا لیتا ہے۔ اس لیے کہ آدم -باِذن اللہ- مسجود ملائکہ تھے ۔لیکن جب انسان کفر کرتا ہے تو ”شر البرية“ بن جاتا ہے۔

7 قیامت کے بارے میں اشکالات کے جوابات دیے گئے ۔ 12 آیات میں فرعون کی مثال دے کر سمجھایا گیا ہے ۔ اس کے بعد 7 آیات نعمت / 12 آیات سبب تکذیب ، طغیان نفس / نہی النفوس الھوی / ان سب امور سے متعلق سوالات کے جوابات دیے گئے ہیں ۔

8 مخلوقات کی قسم کھانا صرف اللہ تعالی کے ساتھ خاص ہے، اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں جس کی چاہتاہے قسم کھاتاہے لیکن مخلوق کے لیے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانا جائز نہیں اس لیے کہ قسم عبادت ہے اور عباد ت صرف اللہ کی ہونی چاہیے۔

9 بعث بعد الموت کے عقیدہ کو ثابت کیا گیا۔

10 قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر ہے کہ جس کی شروعات صور پھونکنے سے ہوتی ہے پھر اس کے بعد بقیہ ہولناکیاں ایک کے بعد ایک واقع ہوں گی۔

﴿11﴾ انبیاء کے واقعات کے ذریعہ آپ ﷺ کو تسلی دی گئی اور ان کے اقوام کا بھی ذکر کیا گیا تاکہ ان کے حالات سے عبرت حاصل کی جائے۔

﴿12﴾ قیامت کے دن مومنوں کا بدلہ جنت ہے اور کافر کا بدلہ جہنم ہے جو کہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے ۔

﴿13﴾ قیامت کا علم صرف اللہ کے پاس ہے اس کا علم نہ تو کسی مقرب فرشتہ کو ہے نہ کسی نبی کو ہے اور یہ غیب کی کنجیوں میں سے ایک کنجی ہے ۔

﴿14﴾ زندگی کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو لیکن آخرت کے مقابلے میں بہت ہی مختصر اور قلیل ہے ۔

﴿15﴾ تکبر کفار کی طبیعتوں کا حصہ ہے ۔

مناسبت / لطائف التفسیر

- تاریخی مثال اور مشاہداتی مثال ہر دو کے ذریعے سمجھایا گیا ہے، آیات کونیہ وآیات شرعیہ ہر دو کا تذکرہ ہے اس سورت میں ۔
- سورۂ قیامہ سے لے کر سورۃ الناس تک آخرت کا ذکر صراحۃ یا اشارۃ آیا ہے سوائے چند سورتوں کے۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوٓا۟ إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَىٰهَا ﴿٤٦﴾﴾ النازعات

ترجمہ: جس روز یہ اسے دیکھ لیں گے تو ایسا معلوم ہوگا کہ صرف دن کا آخری حصہ یا اول حصہ ہی (دنیا میں) رہے ہیں ۔

حدیث 1: عن أبي هريرة - رضي الله عنه - أن النبي - صلى الله عليه وسلم - قال: "مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ، فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ، فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ، كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيَرَى سَبِيلَهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ"(صحیح مسلم:987)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو سونے یا چاندی والا اس میں اس کا حق ادا نہیں کرتا اس کے لیے قیامت کے دن آگ کی چٹانیں بنائی جائیں گی اور ان کو جہنم کی آگ میں خوب گرم

کیا جائے گا اور ان سے اس کے پہلو، پیشانی اور پشت کو داغا جائے گا، جب وہ ٹھنڈے ہو جائیں گے تو ان کو دوبارہ گرم کیا جائے گا اس دن برابر یہ عمل اس کے ساتھ ہوتا رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی یہاں تک کہ بندوں کا فیصلہ کر دیا جائے تو اس کو جنت یا دوزخ کا راستہ دکھا دیا جائے گا۔

حدیث 2: عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ " يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ " . قَالَ أُبَيٌّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلاَةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلاَتِي فَقَالَ " مَا شِئْتَ " . قَالَ قُلْتُ الرُّبُعَ . قَالَ " مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ " . قُلْتُ النِّصْفَ . قَالَ " مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ " . قَالَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ . قَالَ " مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ " . قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلاَتِي كُلَّهَا . قَالَ " إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ " . (السنن الترمذي : 2457) .

ترجمہ: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب دو تہائی رات گزر جاتی تو رسول اللہ ﷺ اٹھتے اور فرماتے: لوگو! اللہ کو یاد کرو، اللہ کو یاد کرو، کھڑکھڑانے والی آ گئی ہے اور اس کے ساتھ ایک دوسری آ لگی ہے، موت اپنی فوج لے کر آ گئی ہے۔ موت اپنی فوج لے کر آ گئی ہے"، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ پر بہت صلاۃ (درود) پڑھا کرتا ہوں سو اپنے وظیفے میں آپ پر درود پڑھنے کے لیے کتنا وقت مقرر کر لوں؟ آپ نے فرمایا: " جتنا تم چاہو "، میں نے عرض کیا چوتھائی؟ آپ نے فرمایا: " جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کر لو تو تمہارے حق میں بہتر ہے "، میں نے عرض کیا: آدھا؟ آپ نے فرمایا: " جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کر لو تو تمہارے حق میں بہتر ہے، میں نے عرض کیا دو تہائی؟ " آپ نے فرمایا: " جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کر لو تو تمہارے حق میں بہتر ہے، میں نے عرض کیا: وظیفے میں پوری رات آپ پر درود پڑھا کروں؟۔ آپ نے فرمایا: " اب یہ درود تمہارے سب غموں کے لیے کافی ہو گا اور اس سے تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے "۔

حدیث 3: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ ـ رضى الله عنه ـ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ بِإِصْبَعَيْهِ هَكَذَا بِالْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الإِبْهَامَ " بُعِثْتُ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ " . (صحیح البخاري : 4936) .

ترجمہ: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہا آپ اپنی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کے قریب والی انگلی کے اشارے سے فرما رہے تھے کہ میں ایسے وقت میں مبعوث ہوا ہوں کہ میرے اور قیامت کے درمیان صرف ان دو کے برابر فاصلہ ہے۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ عَبَسَ
The Frowned | Abasa | ترش رو
80
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- اسلام میں مالداری و غربت کوئی بنیاد نہیں اصل بنیاد تقویٰ ہے۔[260]

- یہ سورت عبداللہ بن ام مکتوم کے واقعہ کے بعد نازل ہوئی۔

- رسول اللہ ﷺ زعماء قریش کو دین کی دعوت پیش کررہے تھے اس مقصد سے کہ اگر یہ ایمان لائیں تو ان کے پیروکار بھی ایمان لالیں گے، اسی جذبہ کے ساتھ آپ ﷺ اسلام قبول کرنے والوں پر توجہ زیادہ دے نہ پائے تو اللہ نے یہاں پر ان کفار قریش کو ڈانٹتا ہے ، بظاہر خطاب نبی کی طرف ہے جبکہ مقصود یہ کہ یہ کفار قریش متکبرین میں سے ہیں ، اے نبی ان کے اندر خشیت ہوتی تو آپ کی بات پر توجہ دیتے، ان پر آپ کی ذمہ داری کلمہ پڑھانا نہیں صرف بتانا ہے۔ آپ ان پر ذمہ دار نہیں اور نہ ہی زبردستی کرسکتے ہیں۔بس انذار، تبشیر اور تذکیر ہی آپ کی ذمہ داری ہے۔عرب کے لوگ قبیلہ کے سردار کو خطاب کرکے قوم مراد لیتے تھے۔یہاں بھی وہی طریقہ اپنایا گیا بظاہر خطاب و ناراضگی نبی پر معلوم ہوتی ہے دراصل محبت کے اظہار کا یہ بھی ایک طریقہ ہے، اے نبی چھوڑیے ان کو ان پر آپ مسلط نہیں نہ آپ کی ذمہ داری کلمہ پڑھانا ہے جو خشیت والا ہے وہ آئے گا آپ اس پر توجہ دیں۔[261]

- اللہ اپنی نعمتوں کا تذکرہ کرتے ہیں ۔ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿فَلْيَنظُرِ ٱلْإِنسَٰنُ إِلَىٰ طَعَامِهِۦٓ ﴿٢٤﴾﴾ عبس

- اختتام پر قیامت کے احوال کا تذکرہ ہے قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿يَوْمَ يَفِرُّ ٱلْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿٣٤﴾ وَأُمِّهِۦ وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾ وَصَٰحِبَتِهِۦ وَبَنِيهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ ٱمْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿٣٧﴾﴾ عبس ، ابعد سے اقرب کی طرف، یعنی سب سے زیادہ اولاد قریب ہوتی ہے۔

- خشیت نے ابن ام مکتوم کو سرخرو کیا (سورہ عبس پڑھنے سے پتہ چلتا ہے) اور عدم خشیت نے فرعون کو تباہ کیا (سورہ النازعات پڑھنے سے پتہ چلتا ہے)۔

- 12 آیات میں ایمان و تقوی وخشیت سے گفتگو ہورہی ہے۔ اور پانچ آیات بعد چھٹویں آیت سے زندگی اور موت پر غور کرنے کی دعوت دی جارہی ہے۔

- مزید نویں آیت سے آیات کونیہ پر غور کرنے کا حکم دیا گیاہے ، جس کو سورہ نازعات میں سوال وجواب کی شکل میں پیش کیا گیا تھا۔

---

260 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (نور التقوى وظلمات المعاصي في ضوء الكتاب والسنة: سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

261 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر ج8/ص319)

- سورہ عبس میں بتلایا گیاہے کہ جن رشتوں کی وجہ سے دنیا میں حق سے دوری ہورہی ہے وہ رشتے آخرت میں کام نہیں آئیں گے۔
- اللہ تعالی کے فعل اور قول میں تضاد نہیں ہوسکتاہے۔لہذا کائنات اللہ کا فعل ہے اور قرآن اللہ کا کلام ہے۔ لہذا قرآن اور مسلمہ حقائق سائنس میں ٹکراؤ نہیں ہوسکتا۔ نقلِ صحیح اور عقلِ سلیم آپس میں کبھی نہیں ٹکراتے۔[262]

بعض موضوعات

1. ام مکتوم کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی ﷺ کو تنبیہ کرنا (1-10)
2. قرآن کریم کی اہمیت (11-16)
3. انسان کی پیدائش، اس کی زندگی اور اس کا دوبارہ اٹھایا جانا اللہ کے ہاتھ میں ہے (17-23)
4. بندوں پر اللہ تعالیٰ کے انعامات کا تذکرہ(24-32)
5. قیامت کے دن کافروں کے لئے تیار کی گئی عذابات اوراہل ایمان کے لئے تیار کی نعمتوں کا تذکرہ۔ (33-42)

بعض اسباق

1. ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کیا، سبب پوچھا گیا تو اس نے کہا اگر محمد ﷺ صادق اور امین نہ ہوتے تو یہ اپنے خلاف والی آیت چھپا دیتے لیکن آپ نے اپنے خلاف ڈانٹنے والی آیت بھی امانت داری کے ساتھ پہنچا دی۔
2. آیات شرعیہ اور آیات کونیہ دونوں میں تضاد نا ممکن ہےکیونکہ ایک اللہ کا قول اور دوسرا اللہ کا فعل ہے، قول اور فعل میں ٹکراؤ کیسا؟ اسی لیے سلیم عقل، صحیح نقل اور صحیح سائنس (مسلمہ حقائق عيني / scientific facts) کبھی آپس میں نہیں ٹکراتے۔[263]
3. خشیت نے ایک غریب اور نابینا کو سرخرو کردیا اور تکبر نے قوت والے کو عبرت ناک بنا دیا۔
4. کسی کافر کے لئے کسی مومن کو نہیں چھوڑنا چاہئے۔اللہ ہی ہے جو سب کے دلوں کے احوال جانتا ہے۔

---

262 درء تعارض العقل والنقل - ابن تيمية

263 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (درء تعارض العقل والنقل: أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)

﴿5﴾ دعوت دین میں مساوات کی تعلیم دی گئی کہ دعوت میں امیر و غریب ، افضل و مفضول میں فرق نہ کیا جائے۔

﴿6﴾ داعی کو چاہیے کہ دعوت دین کے دوران ترغیب وترہیب دونوں سے کام لے ، کفر سے ایمان کی طرف لانے کے لیے زبردستی نہ کرے۔

﴿7﴾ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی ہے ، کافر اور حاسدین اس میں تحریف نہیں کرسکتے، اس کا خوف کھانے کی بھی ضرورت نہیں۔

﴿8﴾ اسلام انسان کی تکریم اور اس کو اعلیٰ مراتب تک پہنچانے کے لیے آیا ہے اللہ تعالیٰ نے زندہ اور مردہ دونوں کو عزت سے نوازا، مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس عظیم نعمت کی قدر کرے، اس دین کو قائم کریں اور اس کی اتباع کریں۔

﴿9﴾ انسان پر تعجب اس بات کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک معمولی نطفہ سے پیدا کیا اور اس کو بہترین ڈھانچہ ، شکل و صورت عطا کی ، باعزت زندگی دی پھر بھی اللہ کا ناشکرابن کر اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرتا ہے ۔

﴿10﴾ اللہ تعالیٰ نے مرنے کے بعد مسلمانوں کو تدفین کا حکم دے کر مسلمانوں کی تعظیم کی ہے ، جبکہ دوسری اقوام اپنے مردوں کو جلا کر ان کی بے عزتی کرتی ہیں ۔

﴿11﴾ قیامت کے دن صور کی آواز سے کان بہرے ہوجائیں گے اور دل دہل جائیں گے۔

﴿12﴾ دنیا کی زندگی امتحان اور آزمائش کے لیے ہے اور آخرت بدلہ کی جگہ ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے، انسان کو چاہیے کہ وہ آخرت کے لیے توشہ تیار کرے۔

﴿13﴾ قیامت کے دن لوگوں کی دو جماعتیں ہونگی ایک نیک بخت اور دوسری بدبخت، نیک بخت لوگوں کے چہرے ہشاش بشاش چمک رہے ہوں گے۔کیونکہ وہ اپنی نجات کی خوشخبری سن لے گیں ۔ بدبخت لوگوں کے چہروں پر تاریکی چھا رہی ہوگی کیونکہ ان کو معلوم ہوگا کہ ان کو جنت سے محروم کردیا گیا ہے اور بد بختی ان پر ثابت ہوچکی ہے۔

مناسبت / لطائف التفسیر

- سورۂ قیامہ سے لے کر سورۃ الناس تک آخرت کا ذکر صراحۃ یا اشارۃ آیا ہے سوائے چند سورتوں کے۔
- پہلے کی سورت ”نازعات“ میں تاریخی دلائل پر زیادہ توجہ دی گئی ہے جبکہ ”عبس“ میں آفاق و انفس دونوں پر توجہ ہے۔
- سورہ نازعات میں پہلے دعوی ہے پھر دلیل جبکہ سورہ عبس میں پہلے دلیل ہے پھر دعوی (آخرت)کا ذکر ہے۔
- سورہ نازعات میں تکبر کی اعلی مثال فرعون کی دی گئی ہے، جب کہ سورہ عبس میں خشیت کی اعلی

مثال عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے۔

نازعات مین فرعون کا ذکر ہوااور عبس میں عبداللہ بن ام مکتوم کا ذکر ہوا۔ آخرت کی کامیابی امیر غریب کو نہیں دیکھا جاتاہے بلکہ اللہ کی عبادت، تقوی اور ایمان کی بنیاد پر فیصلہ دیا جاتاہے۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿يَوْمَ يَفِرُّ ٱلْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿٣٤﴾ وَأُمِّهِۦ وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾ وَصَٰحِبَتِهِۦ وَبَنِيهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ ٱمْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿٣٧﴾﴾ عبس

ترجمہ: اس دن آدمی اپنے بھائی سے۔ اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے۔ اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایسی فکر (دامنگیر) ہوگی جو اس کے لیے کافی ہوگی۔

حدیث 1: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ " تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً " . فَقَالَتِ امْرَأَةٌ أَيُبْصِرُ أَوْ يَرَى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ قَالَ " يَا فُلاَنَةُ: لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ " . (صحيح سنن الترمذي : 3652).

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے نقل کرتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم لوگ ننگے سرننگے بدن اور بغیر ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے۔ ایک عورت نے پوچھا کہ کیا سب ایک دوسرے کا ستر دیکھیں گے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایا اے فلاں عورت (لِكُلِّ امْرِ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْهِ) (عبس: 37) (ہر مرد کو ان میں سے اس دن ایک فکر لگی ہوگی جو اس کے لئے کافی ہوگی)۔

حدیث 2:عن عائشة رضي الله عنها أنها ذكرت النار فبكت فقال رسول اللهِ صلى الله عليه وسلم ما يبكيك قالت ذكرت النار فبكيت فهل تذكرون أهليكم يوم القيامة فقال رسول اللهِ صلى الله عليه وسلم أما في ثلاثة مواطن فلا يذكر أحد أحدا عند الميزان حتى يعلم أيخف ميزانه أو يثقل وعند الكتاب حين يقال (هاؤم اقرؤوا كتابيه) حتى يعلم أين يقع كتابه أفي يمينه أم في شماله أم من وراء ظهره وعند الصراط إذا وضع بين ظهري جهنم۔ (سنن أبي داود:4755)

ترجمہ: عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ جہنم کا تصور کیا تو رونے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کس چیز نے تجھے رلا دیا؟ انہوں نے کہا میں جہنم کے عذاب کو یاد کیا تو رونا آگیا۔ کیا آپ روز قیامت اپنے گھر والوں کو یاد رکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ تین مقامات ایسے ہیں کہ کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا۔ وزن کے اعمال کے وقت، جب تک کہ اسے معلوم نہ ہو جائے کہ اس کا میزان ہلکا ہے یا بھاری۔ نامہ اعمال کے وقت جب کہا جائے گا آؤ اپنی کتاب پڑھو جب تک کہ اسے معلوم نہ ہوجائے کہ اس کانامہ اعمال کہاں رکھا جائے گا داہنے ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ پیچھے سے۔ اور پل صراط کے وقت جب اسے جہنم کی پشت پر رکھا جائے گا۔

حدیث 3: عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ أُنْزِلَ : (عبَسَ وَتَوَلَّى)فِي ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الأَعْمَى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَجَعَلَ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْشِدْنِي وَعِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الآخَرِ وَيَقُولُ أَتَرَى بِمَا أَقُولُ بَأْسًا فَيُقَالُ لاَ . فَفِي هَذَا أُنْزِلَ . (سنن الترمذي : 3651)

ترجمہ: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سورۂ عبس عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (نابینا صحابی) کے متعلق نازل ہوئی۔ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے دین کا راستہ بتائے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس اس وقت مشرکین کا ایک بڑا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے باتیں کرتے رہے اور عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سے اعراض کیا۔ انہوں نے عرض کیا کیا میری بات میں کوئی مضائقہ ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا نہیں۔ اس پر یہ سورت عبس نازل ہوئی۔

حدیث 4:عن أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ " بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ ". قَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ. قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ. قَالَ أَرْبَعُونَ شَهْرًا. قَالَ أَبَيْتُ، وَيَبْلَى كُلُّ شَىْءٍ مِنَ الإِنْسَانِ إِلاَّ عَجْبَ ذَنَبِهِ، فِيهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ. (الصحیح لمسلم: 4814)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا دونوں نفخوں کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا لوگوں نے کہا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ چالیس دن انہوں نے کہا میں نہیں کہتا لوگوں نے کہا چالیس سال انہوں نے کہا میں نہیں کہتا پھر اللہ عزوجل آسمان سے پانی اتاریں گے جس سے لوگ سبزہ کے اگنے کی طرح اگیں گے اور انسان کی ایک ہڈی کے سوا سب چیز گل سڑ جائے گی اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے اور اسی ہڈی سے مخلوق کو قیامت کے روز جمع کیا جائے گا

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ
At-Takweer | لپیٹنا
The Overthrowing
81
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- قیامت واقع ہونے کا نقشہ۔[264]
- احوال قیامت اور وحی و رسالت پر مبنی یہ سورت ہے جو ایمان کے لازمی جزء ہیں۔[265]
- ابتدائی 15 آیات میں احوال آخرت کا ذکر ہے، پھر کچھ آیات میں آخرت میں فلاح اور کامیابی کو ثابت کیا گیا ہے، اوراس کامیابی کے حصول کا طریقہ یہ ہے کہ تکبر سے باز آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔
- یہ شیطانی کلام نہیں بلکہ اللہ کا کلام ہے جو نبی کے ذریعہ انسانوں تک پہنچایا گیا ہے ۔مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ آج کے دور میں بھی کچھ لوگوں نے Satanic Verses کہا جبکہ قرآن میں "فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم" کہا گیا ہے۔ اگر یہ شیطان کا کلام ہے تو کیا شیطان اپنے سے پناہ مانگنا سکھا سکتا ہے؟؟؟

بعض موضوعات

1. قیامت کے دن کی ہولناکیاں (1-14)
2. رسول ﷺ اور قرآن کے سچے ہونے پر اللہ کی قسم کا تذکرہ(15-29)

بعض اسباق

1. قیامت کا ذکر ہو تو انسان کا دل نرم ہوجاتا ہے، نرم قوم کو جس طرح چاہے موڑ سکتے ہیں اور اس طرح وہ ترقی کر پاتی ہے۔اس کے بعد رسالت کا سمجھانا آسان ہوجاتا ہے۔[266]
2. اذا الشمس کورت ۔۔۔ ان آیات میں قیامت کے ہولناک مناظر ذکر کیے گئے ہیں تاکہ عقل مند اور

264 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں :(من مشاهد القيامة وأهوالها وما يلقاه الإنسان بعد موته:عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

265 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (أسباب زيادة الإيمان ونقصانه:عبد الرزاق بن عبد المحسن العباد البدر)

266 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الدروس المهمة لعامة الأمة:عبد العزيز بن عبد الله بن باز)

سمجھدار لوگ قیامت کے آنے سے پہلے اس کی تیاری کر کے غفلت سے باز آجائیں۔

3 اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی شیطان سے مکمل حفاظت فرمادی ہے۔

4 اللہ تعالیٰ نے جبرئیل امین کو ان کے اچھے اخلاق اوراچھی خصلتوں کی وجہ سے کریم کے لقب سے نوازا اور جبرئیل علیہ السلام سارے ملائکہ میں افضل اور ان کے سردار ہیں۔

5 اللہ کے پاس قرآن مجید کا جو شرف ہے وہ بیان کیا ، مومنوں کو چاہیے کہ وہ قرآن عظیم کو جانیں،اس کی تعظیم کریں،اوراس کو اپنے لئے کتاب حیات بنائیں۔

6 اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی تعریف بیان کی کہ آپ پر قرآن مجید نازل کیا گیا اور آپ لوگوں کو اس کی طرف بلاتے ہیں، آپ لوگوں میں زیادہ عقل مند بااخلاق اور سچے ہیں۔

7 اللہ کے رسول آسمان اور زمین والوں کے امین ہیں، آپ نے پوری وضاحت کے ساتھ دین کا پیغام پہنچا دیا ہے ، آپ اس دنیا سے اس وقت تک رحلت نہیں فرمائے جب تک کہ سارا دین آپ نے امت تک نہیں پہنچا دیا۔

مناسبت / لطائف التفسیر

- سورہ تکویر میں روشنی کی قلت کو بیان کیا گیا۔
- 15 آیات میں آخرت کے احوال بیان کیے گئے ہیں ، پھر قسم اور گواہ کے بعد وحی اور رسالت کے اثبات کے لیے آیتیں بیان کی گئی ہیں۔
- تین سورتوں میں آخرت کی جس کامیابی کا ذکر ہوا ہے اس کے لیے انسان کو syllabus کی ضرورت ہے سورہ تکویر میں نصابِ فلاحِ آخرت کا ذکر ہوا، یعنی قرآن و سنت ہی حق ہے اسی کو follow کرو تو آخرت میں کامیاب ہوں گے۔
- گذشتہ تین سورتوں میں عقلی، مشاہداتی ،تاریخی، انفس و آفاق پر تدبر کے ذریعہ انسان کی حقیقت اور آخرت کا مطلب سمجھایا گیا (آخرت کا مطلب اعادۂ تخلیق ہے تم نے اول تخلیق کا اعتراف کیا تو اعادہ کیا مشکل ہے)۔[267]
- تین سورتوں میں قیامت کا اثبات اور اس میں حقیقی کامیابی اور اصل ٹارگیٹ ہے ، دنیا میں موت کی اور آخرت کے دن کی تیاری کرنا ہے۔

267 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الفوز العظيم والخسران المبين في ضوء الكتاب والسنة: سعيد بن علي بن وهف القحطاني

باطل ﴿ وَٱلَّيۡلِ إِذَا عَسۡعَسَ ﴿١٧﴾ ﴾(اور رات کی جب جانے لگے) کی طرح ہے جب کہ حق ﴿ وَٱلصُّبۡحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾ ﴾(اور صبح کی جب چمکنے لگے) کی طرح ہے۔

تین سورتوں میں آخرت کی یاد دلا کر Programming کی جارہی ہے ۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَإِذَا ٱلۡمَوۡءُۥدَةُ سُئِلَتۡ ﴿٨﴾ بِأَيِّ ذَنۢبٖ قُتِلَتۡ ﴿٩﴾ ﴾التکویر
ترجمہ: اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جائے گا۔ کہ کس گناہ کی وجہ سے وہ قتل کی گئی؟ ۔

حدیث 1: من عال ثلاث بنات فأدبهن وزوجهن وأحسن إليهن فله الجنة(سنن أبي داود:5147)
ترجمہ: جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی انہیں ادب سکھلایا ان کی شادیاں کیں ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا اس کے لیے جنت ہے۔

حدیث 2: عن ابْنِ عُمَرَ، يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأْىُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ (إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ) و (إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ) وَ (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) " . (سنن الترمذي : 3653)
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جو شخص قیامت کا حال اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے وہ سورت تکویر، سورت انفطار اور سورت انشقاق پڑھ لے۔

حدیث 3: عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ، أُخْتِ عُكَّاشَةَ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي أُنَاسٍ وَهُوَ يَقُولُ " لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُغِيلُونَ أَوْلاَدَهُمْ فَلاَ يَضُرُّ أَوْلاَدَهُمْ ذَلِكَ شَيْئًا " . ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " ذَلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ " . زَادَ عُبَيْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ عَنِ الْمُقْرِئِ وَهْىَ { وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ} (صحیح مسلم: 1442b).
جدامہ بنت وہب اخت عکاشہ (رض) کی بہن سے روایت ہے کہ لوگوں کی موجودگی میں میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما رہے تھے میں نے غیلہ سے منع کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا تھا پس میں نے اہل روم وفارس میں دیکھا کہ ان کی اولادیں غیلہ کرتی ہیں اور ان کی اولاد کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا یہ پوشیدہ طور پر زندہ درگور کرنا ہے عبید اللہ نے اپنی حدیث میں مقری سے (وَإِذَا الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ) اضافہ ذکر کیا ہے۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْإِنْفِطَارِ
Al-Infitar | پھٹ جانا
The Cleaving
82
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- احوال قیامت کا تذکرہ کیا گیا کہ اس وقت کائنات میں کیا تبدیلیاں رونما ہونگی۔ قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿ إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنفَطَرَتۡ ١ ﴾ الانفطار [268]
- انسان کی ناشکری کا تذکرہ ہوا، وہ اس لیے کرتا ہے کیونکہ وہ بھول جاتا ہے کہ فرشتے اس کے اعمال لکھ رہے ہیں جو روز محشر پیش کیا جائے گا۔ [269]

1. قیامت کے دن کی ہولناکیاں (1-5)
2. انسان کو اللہ کی عظمت اور اس کے کرم کو بھول جانے پر ڈانٹا گیا (6-12)
3. ابرار کی نعمتوں کا تذکرہ (13)
4. فجار کی سزا اور قیامت کے دن کی ہولناکی کا تذکرہ(14-19)

1. قیامت کا ذکر ہورہاہے۔ انسان کرم کو مانتاہے اور انصاف کو کیوں بھول جاتاہے ۔ انسان صرف اللہ کے کرم کو اور نعمتوں کو یاد رکھتاہے لیکن نافرمانی پر اس کے عذاب کو بھول جاتاہے ۔ دراصل امید پر اعمال سے تغافل برتتے ہیں، انسان نامہ اعمال کو بھول جاتاہے تو ناشکری میں مبتلا ہوجاتاہے۔
2. جس دن کائنات درھم برھم ہوجائے گی اس دن سے ڈرایا گیا کہ اس کے آنے سے پہلے عمل کرلو ، اور اس دن کا آنا یقینی ہے ۔

268 مزید تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر ج8/ص341)
269 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (عدة الصابرين وذخيرة الشاكرين:ابن قيم الجوزية)

3 جب کائنات تہس نہس ہوگی اس وقت لوگوں کی دو جماعتیں ہونگی۔ ایک تو ظالم لوگ ہونگے جو اپنے آگے بھیجے ہوئے برے اعمال کو دیکھیں گے اور ان کو عذاب الیم کا یقین ہوجائے گا۔دوسری جماعت متقیوں کی ہوگی ، جو اپنے نیک اعمال کی وجہ سے اجر عظیم کے مستحق ہوں گے اور جہنم سے بچالیے گئے ہوں گے ۔

4 دنیا کے دھوکے سے بچنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

5 انسان کے بھٹکنے کے اسباب: تکذیب / طغیان / تعلی / تکبر /ناشکری وغیرہ۔ (اسباب کفریا پھر نتیجہ کفر بتلایا گیا ہے)

6 آدمی اللہ کے کرم کو یاد رکھتا ہے اور عتاب اور انتقام کو بھول جاتا ہے یوں عدم توازن کا شکار ہوجاتا ہے۔[270]

7 اللہ تعالیٰ نے انسان کو اچھی شکل و صورت میں پیدا کیا یہ اللہ کی نعمت ہے اب اس نعمت کے بعد بندہ اپنے منعم کا شکر گزار بنتاہے یا ناشکرا ! شکر گزاری یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرے اور ناشکری یہ ہے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کرے یا اس کی عبادت کا انکار کردے۔

8 نیک لوگ اس دنیا میں، مرنے کے بعد، برزخ کی زندگی میں، قیامت کے دن اور جنت میں نعمتوں میں ہونگے، جبکہ کفارکو دنیا میں عذاب ، قیامت میں عذاب اور جہنم میں عذاب کا مزہ چکھنا پڑے گا۔

9 قیامت کا دن بڑا نفسا نفسی کا دن ہو گا ، اس دن کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا۔

مناسبت / لطائف التفسیر

- پارہ عم کے ابتدائی 7 سورتوں میں آخرت کے بارے میں جو طریقہ اپنایا گیا وہ macro اور micro یا zoom in یا zoom out کو سامنے رکھ کر سمجھا جا سکتا ہے۔ ایک سورت میں کسی موضوع پر اشارۃ گفتگوہوتی ہے تو بعد والی سورت میں اسی ایک موضوع پر تفصیلی گفتگو کی جاتی ہے۔

- مثال کے طور پر تین سورتوں میں (نبا، نازعات اور عبس) قیامت کا ذکر ہوا، آخریہ قیامت قائم کیسے ہوتی ہے۔ سورۂ تکویر میں اس کی منظر کشی کی گئی ہے۔

- قیامت کی منظر کشی کے بعد سوال اٹھتا ہے کہ اس دن فیصل کیسے ہوگا تو بعد والی سورت سورہ انفطار میں بتایا جارہا ہے کہ قیامت کے دن ابرار اور فجار دوگروہوں میں بانٹا جائیگا۔

- پھر سوال اٹھتا ہے کہ کس بنیاد پر ابرار اور فجار کو بانٹا جائے گا؟ تو سورۂ مطففین میں کہا گیا ہے کہ نامۂ اعمال کی

270 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الضلالة بعد الهدى أسبابها وعلاجها: عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

بنیاد پر ۔ (کتاب الابرار اور کتاب الفجار)

- پھر سؤال اٹھتا ہے کہ نامہ اعمال کیسے حوالہ کیے جائیں گے؟ تو اس کا جواب سورۂ انشقاق میں دیا گیا ہے۔
- آخرت کے ذکر کے ساتھ قرآن ، وحی ، رسالت اور رسول کا اثبات کیا گیا، مناظر قیامت اور احوال آخرت بیان کیے گئے۔
- اعتراضات کے جوابات ، اسباب تکذیب اوروسائل کے ساتھ علاج بھی بتلایا گیاہے ۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلۡإِنسَٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ ٱلۡكَرِيمِ ۝٦ ٱلَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّىٰكَ فَعَدَلَكَ ۝٧ فِيٓ أَيِّ صُورَةٖ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝٨ ﴾الانفطار

ترجمہ: جس (رب نے) تجھے پیدا کیا، پھر ٹھیک ٹھاک کیا، پھر (درست اور) برابر بنایا۔جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔

حدیث 1: يَطوي اللهُ عزَّ وجلَّ السَّماواتِ يومَ القيامةِ . ثمَّ يأخذُهنَّ بيدِه اليُمنَى . ثمَّ يقولُ : أنا الملِكُ . أين الجبَّارون ؟ أين المُتكبِّرون ؟ ثمَّ يَطوي الأرضين بشمالِه . ثمَّ يقولُ : أنا الملِكُ . أين الجبَّارون ؟ أين المُتكبِّرون ؟(صحيح مسلم:2788)

ترجمہ: قیامت کے دن اللہ رب العزت آسمانوں کو لپیٹ لے گا پھر انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں زور والے بادشاہ کہاں ہیں تکبر والے کہاں ہیں پھر زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں لے کر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں زور والے بادشاہ کہاں ہیں تکبر والے کہاں ہیں؟

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ يَوۡمَ لَا تَمۡلِكُ نَفۡسٞ لِّنَفۡسٖ شَيۡـٔٗاۖ وَٱلۡأَمۡرُ يَوۡمَئِذٖ لِّلَّهِ ۝١٩ ﴾الانفطار

ترجمہ: (وہ ہے) جس دن کوئی شخص کسی شخص کے لیے کسی چیز کا مختار نہ ہو گا، اور (تمام تر) احکام اس روز اللہ کے ہی ہوں گے ۔

حدیث 2:عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال: قام سائل على عهد النبي - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فسأل فسكت القوم، ثم إن رجلاً أعطاه فأعطاه القوم، لقال النبي -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -:

”من استنَّ خيراً فاستن به فله أجره ومثل أجور من اتبعه غير منتقص من أجورهم شيئا، ومن

استنَّ شراً فاستن به فعليه وزره ومثل أوزار من اتبعه غير منتقص من أوزارهم شيئاً" قال: وتلا حذيفة بن اليمان (علمت نفس ما قدمت وأخرت) . هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه بهذا اللفظ إنما اتفقا على حديث جرير بن عبد الله - رضي الله عنه -: من سنَّ في الإسلام فقط.

(المستدرك 2/615-715 -)

حزیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں آیا، اس نے سوال کیا تو قوم خاموش رہی، پھر ایک آدمی نے عطیہ دیا تو قوم نے بھی دیا، تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے کوئی اچھی سنت جاری کی اور لوگوں نے اس پر عمل کیا تو اسے اس کے عمل کا پورا ثواب ملے گا، اور ان لوگوں کا ثواب بھی اس کو ملے گا جو اس سنت پر چلے، ان کے ثوابوں میں کوئی کمی بھی نہ کی جائے گی، اور جس نے کوئی غلط طریقہ جاری کیا، اور لوگوں نے اس پر عمل کیا، تو اس پر اس کا پورا گناہ ہو گا، اور ان لوگوں کا گناہ بھی اس پر ہو گا جنہوں نے اس غلط طریقہ پر عمل کیا، اور اس سے عمل کرنے والوں کے گناہوں میں کچھ بھی کمی نہ ہو گی"۔ راوی کہتے ہیں کہ حذیفہ بن یمان نے آیت تلاوت کی (علمت نفس ما قدمت واخرت) .

- آخرت پر عقیدہ کمزور ہو تو عملی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، اس سورہ میں اسی کی تفصیل بیان کی گئی ہے، ساتھ میں ابرار وفجار ہر دو کا تذکرہ بھی ہے ۔ 271
- ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے انجام کا بیان ہے۔[272]
- ان کافروں کا ذکر ہے جو مومنوں کا مذاق اڑاتے تھے، ان کے لیے دردناک عذاب کا بیان ہے۔ اور ابرار کے لیے خوش خبری ہے۔
- مکہ میں نبی ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم پر ایسا مرحلہ بھی گذرا کہ کفار قریش اپنی مجلسوں میں انہیں ستا کر مزہ لیتے تھے۔اس طرح ان ستانے والوں کے لئے دھمکی بھی دی گئی ہے۔[273]
- بعض لوگوں کی بری عادت ہوتی ہے کہ انہیں دوسروں کو نقصان پہنچانے پر مزہ آتا ہے (Sadistic Pleasure) نعوذ باللہ ، اس سورت میں ایسے مزاج کی تربیت اور اس پر تنبیہ کی گئی ہے جیسے ناپ تول میں کمی کر کے یا دوسروں کو غمز یعنی آنکھوں اور چہرہ بنا کر مذاق اڑاکر مزہ لینا۔[274]
- مضمون کے اعتبار سے علماء نے اس کو مکی سورت کہا ہے جب کہ ابن عباس رضی اللہ عنہمانے مدنی کہاہے،یہ بھی ممکن ہے کہ سورت مکی ہو لیکن مدینہ جانے کے بعدوہاں کے کچھ حالات اسی طرح کے رہے ہوں جس کی اصلاح کے خاطر آپ نے اس سورت کو وہاں پڑھ کرسنایاہو۔ (اس سورت کے مکی یا مدنی ہونے میں اختلاف ہے)

1. مطففین کو قیامت کے عذاب کے ذریعہ سے تنبیہ (6-1)
2. فجار اور قیامت کے دن ان کی سزا کا بیان (17-7)

---

271 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الجنة دار الأبرار والطريق الموصل إليها:أبو بكر جابر الجزائري)
272 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر اضواء البیان فی ایضاح القران بالقران ص 454)
273 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الصارم المسلول على شاتم الرسول صلى الله عليه وسلم:أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)
274 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (التصفية والتربية وحاجة المسلمين إليهما:محمد ناصر الدين الألباني)

3 ابرار اور ان کا جنت میں انعامات کا تذکرہ (18-28)

4 دنیا میں مجرمین کا مومنوں کے معاملہ اور آخرت میں مجرمین کو اسی جنس سے بدلہ (29-36)

بعض اسباق

1 آج مسلمانوں کا میڈیا کے بعض گوشے مذاق اڑارہے ہیں اور تہمتیں ڈال کر ذریعہ معیشت بنا کر اپنے خود کے امیج کو خطرہ میں ڈال رہے ہیں اور بے وقوف بنا کر خوب مزہ لیتے ہیں، مسلمانوں پر اور اسلام پر بے جا اعتراضات کر کے ٹھٹھا اڑانا اور غلط القاب سے موسوم کرنا ان کی عادت سے بن گئی ہے۔ایسے وقت مین یہ سورہ تسلی کا ذریعہ ہے ۔

2 جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں ان کے لیے ویل کی وعید سنائی گئی ہے۔

3 سجین اور علیین کیا ہے بتایا گیا(انسان کا برا عمل سجین(زمین کے نیچے) میں جاتا ہے جب کہ نیک عمل علیین (آسمان کے اوپر) میں ، اور روح انسانی برزخ میں چلی جاتی ہے (23:100)۔ صحیح احادیث کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ : 1) نبیوں کی روح الرفیق الاعلی میں جاتی ہے، 2) شہیدوں کی روح عرش کے نیچے باغ میں ہرے پرندوں میں ہوتی ہے۔

4 ابرار کو تسنیم کا مخلوط (Mix) حصہ ملے گا جب کہ مقربین براہِ راست تسنیم سے لطف اندوز ہونگے ۔ قَالَ تَعَالَىٰ:

﴿ وَمِزَاجُهُۥ مِن تَسۡنِيمٍ ﴿٢٧﴾ ﴾[275]

5 چشمہ کئی ہوں گے لیکن اعلی درجہ کا چشمہ تسنیم ہو گا۔

6 جنت کے داخلہ میں سب برابر ہیں لیکن داخل ہونے کے بعد اپنے اعمال کے مطابق مراتب پائیں گے۔

7 ایک مومن کو چاہیے کہ جس طرح وہ اپنے حق کو پورا لینا چاہتا ہے اسی طرح دوسروں کے حق کو بھی برابر دینے وا لا بنے ، کمال ایمان کی علامت یہ ہے کہ اپنے لیے جو پسند کرتا ہو وہی اپنے بھائی کے لیے بھی پسند کرے۔

8 لوگوں کا ناپ تول میں کمی کرنا ان کے آخرت کے ایمان میں کمی کی علامت ہے، مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہمیشہ ان سارے برے اعمال سے بچ کر آخرت اور اپنی موت کے لیے تیار رہے ۔

9 **كلا ان كتاب الفجار لفی سجين**۔۔۔ کفار و منافقین فاسقین کے نام سجین میں لکھے جائیں گے او ر ان کے برے اعمال کی بنیاد پر ان کو سخت عذاب دیا جائے گا۔

275 (مزید تفصیل کے تفسیر ابن کثیر ج8/ص353)

﴿10﴾ یہ لوگ آخرت اور قرآن مجید کو جھٹلا رہے ہیں جبکہ نشانیاں اور دلائل اس کے حق میں ہونے کو ثابت کر رہے ہیں ۔

﴿11﴾ آخرت کے دن کو جھٹلانے والوں کو تین قسم کے عذابات دیے جایں گے 1۔ عذاب جحیم 2۔ ڈانٹ اور ملامت کا عذاب 3۔ رب العالمین کے دیدار سے محرومی کا عذاب۔

﴿12﴾ جب آدمی حق سے دوری اختیار کرتاہے تو اس کا دل سخت ہوجاتاہے ۔

﴿13﴾ كلا انهم عن ربهم لمحجوبون۔۔۔ آیت کا مفہوم مخالف یہ ہے کہ مومنین کل قیامت میں جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کرینگے، ساری نعمتوں سے بڑھ کر مومنین کو اس وقت لذت ملے گی جب وہ اپنے پروردگار کا دیدار کرینگے۔

﴿14﴾ ان آیات میں گناہ سے بچنے کی تعلیم دی گئی کیونکہ گناہ سے دل زنگ آلود ہوجاتاہے یہاں تک کہ اس کا نور بجھ جاتاہے ۔ اور اس کی بصیرت مرجاتی ہے، حق اور باطل میں فرق کرنے کی صلاحیت ختم ہوجاتی ہے ، حق کو باطل سمجھنے لگتاہے اور باطل کو حق سمجھنے لگتاہے۔

﴿15﴾ نیک لوگوں کے نام علیین میں لکھے جائیں گے جس کے پاس اللہ کے مقرب فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

﴿16﴾ نیک لوگوں کے چہرے اس دن چمک رہے ہوں گے۔

﴿17﴾ مومنوں کو چاہیے کہ وہ نیک اعمال میں سبقت کریں تاکہ وہ جنت میں اونچے سے اونچے مقام پانے والے بنیں۔

﴿18﴾ مجرموں کو اپنے ہر جرم کی سزا بھگتنا پڑے گی۔

﴿19﴾ مومنین کل قیامت میں ہر قسم کی راحت میں ہونگے۔

﴿20﴾ آخرت پر عقیدہ کمزور ہو تو عملی برائی جنم لیتی ہے ، مثال کے طور پر ناپ تول میں کمی کا ذکر آیا دراصل اس میں Selfishness اور Sadistic Pleasure کا معنی آتا ہے طمع ،لالچ ، حرص اور حسد۔(اس میں جہاں لالچ اور حسد کا مرض کارفرماہوتاہے وہیں آخرت پر ایمان نہ ہونے کی وجہ بھی اثر رکھتی ہے۔)

﴿21﴾ اسلام کا اصول ہے" لا ضرر ولا ضرار/ لا تظلمون و لا تظلمون" (نہ نقصان پہنچاؤ نہ نقصان اٹھاؤ نہ ظلم کرو نہ ظلم کیے جاؤ)۔[276]

276 (مزید تفصیل کے اس کتاب کو ضرور پڑھیں قواعد البیوع للشیخ سلیمان الرحیلي)

- سورہ انفطار میں ابرار اور فجار کا ذکر آیا، سورہ مطففین مکمل ابرار اور فجار کے نامہ اعمال کی تفصیلات پر ہے، کہ ابرار اور فجار کا انجام کیا ہو گا۔
- سورہ مطففین میں نامہ اعمال کا ذکر ہے جب کہ انشقاق میں مزید تفصیلات بتائی گئی کہ نامہء اعمال کیسے دئے جائیں گے، اور اس ان کی حالت کیا ہو گی۔

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَيۡلٞ لِّلۡمُطَفِّفِينَ ۝١ ٱلَّذِينَ إِذَا ٱكۡتَالُواْ عَلَى ٱلنَّاسِ يَسۡتَوۡفُونَ ۝٢ وَإِذَا كَالُوهُمۡ أَو وَّزَنُوهُمۡ يُخۡسِرُونَ ۝٣ أَلَا يَظُنُّ أُوْلَٰٓئِكَ أَنَّهُم مَّبۡعُوثُونَ ۝٤ لِيَوۡمٍ عَظِيمٖ ۝٥ يَوۡمَ يَقُومُ ٱلنَّاسُ لِرَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ۝٦﴾ المطففين

ترجمہ: بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی۔ کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں۔ اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں کیا انہیں اپنے مرنے کے بعد جی اٹھنے کا خیال نہیں۔اس عظیم دن کے لیے۔جس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

حدیث:1 أقبل علينا رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم فقال يا معشرَ المهاجرين خمسُ خِصالٍ إذا ابتليتم بهنَّ وأعوذُ باللهِ أن تدركوهنَّ لم تظهرِ الفاحشةُ في قومٍ قطُّ حتَّى يُعلِنوا بها إلَّا فشا فيهم الطَّاعون والأوجاعُ الَّتي لم تكُنْ مضت في أسلافِهم الَّذين مضَوْا ولم ينقُصوا المكيالَ والميزانَ إلَّا أُخِذوا بالسِّنين وشدَّةِ المؤنةِ وجوْرِ السُّلطانِ عليهم ولم يمنَعوا زكاةَ أموالِهم إلَّا مُنِعوا القطْرَ من السَّماءِ ولولا البهائمُ لم يُمطَروا ولم يَنقُضوا عهدَ اللهِ وعهدَ رسولِه إلَّا سلَّط اللهُ عليهم عدوًّا من غيرِهم فأخذوا بعضَ ما في أيديهم وما لم تحكُمْ أئمَّتُهم بكتابِ اللهِ تعالَى ويتخيَّروا فيما أنزل اللهُ إلَّا جعل اللهُ بأسَهم بينهم۔ (صحيح الترغيب والترهيب:1671)۔ (صحيح الترغيب والترهيب:1671)

ترجمہ: اے جماعت مہاجرین پانچ چیزوں میں جب تم مبتلا ہو جاؤ اور میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان چیزوں میں مبتلا ہو۔ اول یہ کہ جس قوم میں فحاشی اعلانیہ ہونے لگے تو اس میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہ تھیں اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط مصائب اور بادشا ہوں (حکمرانوں) کے ظلم وستم میں مبتلا کر دی جاتی ہے اور جب کوئی قوم اپنے اموال کی زکوۃ نہیں دیتی تو بارش روک دی جاتی ہے اور اگر چوپائے نہ ہوں تو ان پر کبھی بھی بارش نہ برسے اور جو قوم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ غیروں کو ان پر مسلط فرما دیتا ہے جو اس قوم سے عداوت رکھتے ہیں پھر وہ انکے اموال چھین لیتے ہیں اور جب مسلمان حکمران کتاب اللہ کے مطابق فیصلے نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ نظام میں (مرضی کے کچھ احکام) اختیار کرلیتے ہیں (اور باقی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو خانہ جنگی اور) باہمی اختلافات میں مبتلا فرما دیتے ہیں۔

حدیث:2 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ـ صلى الله عليه وسلم ـ الْمَدِينَةَ كَانُوا مِنْ أَخْبَثِ النَّاسِ كَيْلاً فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ {وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ} فَأَحْسَنُوا الْكَيْلَ بَعْدَ ذَلِكَ . (السنن ابن ماجۃ: 2308) .

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو مدینہ والے ناپ تول میں سب سے برے تھے، اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ: «ويل للمطففين» "خرابی ہے کم تولنے والوں کے لیے الخ" اتاری اس کے بعد وہ ٹھیک ناپنے لگے۔

حدیث:3 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ـ رضى الله عنهما ـ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ " {يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ} حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ ". (الصحیح للبخاري: 4938)

عبداللہ بن عمر نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دن آدمی اپنے پسینے میں ڈوبا ہوگا جو اسکے کانوں تک ہوگا۔

حدیث:4 حَدَّثَنِي الْمِقْدَادُ بْنُ الأَسْوَدِ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ " تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ " . قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ فَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا يَعْنِي بِالْمِيلِ أَمَسَافَةَ الأَرْضِ أَمِ الْمِيلَ الَّذِي تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ . قَالَ " فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا " . قَالَ وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ . (الصحیح لمسلم :2864)

مقداد بن اسود (رض) فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سنا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں قیامت کے دن سورج مخلوق سے اس قدر قریب ہو جائے گا یہاں تک کہ ان سے ایک میل کے فاصلے پر ہو جائے گا سلیم بن عامر کہتے ہیں اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ میل سے کیا مراد ہے زمین کی مسافت کا میل

مراد ہے یا سلائی جس سے آنکھوں میں سرمہ ڈالا جاتا ہے آپ نے فرمایا لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق تک پسینہ میں غرق ہوں گے اور ان میں سے کچھ لوگوں کے گھٹنوں تک پسینہ ہوگا اور ان میں سے کسی کی کمر تک اور ان میں سے کسی کے منہ میں پسینہ کی لگام ہوگی راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے ہاتھ مبارک سے اپنے منہ مبارک کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔

حدیث:5 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: "إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ، فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ ، صُقِلَ قَلْبُهُ ، فَإِنْ زَادَ زَادَتْ ، فَذَلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ سورة المطففين آية 41". (السنن ابن ماجة : 4244)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب مومن کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ (داغ) لگ جاتا ہے، اگر وہ توبہ کرے، باز آ جائے اور مغفرت طلب کرے تو اس کا دل صاف کر دیا جاتا ہے، اور اگر وہ (گناہ میں) بڑھتا چلا جائے تو پھر وہ دھبہ بھی بڑھتا جاتا ہے، یہ وہی زنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے: «كلا بل ران على قلوبهم ما كانوا يكسبون» "ہرگز نہیں بلکہ ان کے برے اعمال نے ان کے دلوں پر زنگ پکڑ لیا ہے جو وہ کرتے ہیں" (سورة المطففين: 14)"۔

أهداف سور القرآن
سُوْرَةُ الْإِنْشِقَاقِ
Al-Inshiqaaq | پھٹ جانا
The Splitting Asunder
84
اس سورت کے مقام نزول میں اختلاف ہے، مصحف مدینہ کے حساب سے
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- قیامت کے روز نامہ اعمال پیش کیے جانے کا منظر۔
- احوال قیامت کا ذکر ہے۔[277]
- انسانی فطرت کا ذکر ہے جو دنیا کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے اور آخرت کو بھول جاتا ہے۔ قَالَ تَعَالَیٰ:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلْإِنسَـٰنُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَـٰقِيهِ ﴿٦﴾﴾ الانشقاق[278]

- یہ سورت اس وقت نازل ہوئی جب کفار قریش ہٹ دھرمی میں مبتلا تھے ۔
- دور ابتلا و آزمائش میں مسلمانوں کو تسلی اور کفار کو دھمکی دی گئی۔[279]

1. قیامت کے دن کی ہولناکیاں(1-6)
2. اصحاب الیمین کی جزاء کا بیان (7-9)
3. اصحاب الشمال کی جزاء کا بیان (10-15)
4. قیامت کے دن کے وقوع ہونے اور کافروں کے ٹھکانے پر اللہ کی تاکیدی قسم (16 -24)
5. مومنین کی جزاء کا بیان(25)

1. انسان کی نصیحت کے لیے قیامت کی بعض ہولناکیوں کا ذکر کیا گیا تاکہ انسان اس کی تیاری کرلے۔
2. ہر چیز اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے کوئی چیز اس کے قبضہء قدرت سے نکل نہیں سکتی چاہے وہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ

277 مزیدمعلومات کےلیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (من مشاهد القيامة وأهوالها وما يلقاه الإنسان بعد موته:عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

278 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (حقوق دعت إليها الفطرة وقررتها الشريعة:محمد بن صالح العثيمين)

279 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (سمات المؤمنين في الفتن وتقلب الأحوال:صالح بن عبد العزيز آل الشيخ)

ہو، تو لازمی بات ہے انسان بھی اللہ کی پکڑ سے نکل کر بھاگ نہیں سکتا۔

3 نیک لوگوں کودائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیا جائے گا، برے لوگوں کو پیٹھ پیچھے سے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ [280]

4 خوش قسمت آدمی وہ ہے جس کو نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں ملے گا اور بدبخت وہ ہے جس کو نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں ملے گا۔

5 انسان کے حالات کی تبدیلی اور اس کی ترقی، اس پر اللہ کی نعمت ہونے کی دلیل ہے ۔

6 عقل مند وہ ہے جو اللہ کی نعمتوں کا صحیح استعمال کرتا ہے ۔

7 اکثرانسان دلائل کے واضح نہ ہونے کی وجہ سے کفرنہیں کرتابلکہ کبروغرور کی وجہ سے کرتا ہے ۔

مناسبت / لطائف التفسیر

سورہ مطففین میں نامہ اعمال کا ذکر ہے وہ نامہ اعمال کس شکل میں دیا جائے گا اس کا ہولناک ، عبرتناک منظر اس سورت میں کھینچا گیا ہے۔ نعوذ باللہ من خزی الدنیا والآخرۃ۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلۡإِنسَٰنُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدۡحٗا فَمُلَٰقِيهِ ٦ ﴾الانشقاق

ترجمہ: اے انسان! تو اپنے رب سے ملنے تک یہ کوشش اور تمام کام اور محنتیں کرکے اس سے ملاقات کرنے والا ہے

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ فَأَمَّا مَنۡ أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ ٧ فَسَوۡفَ يُحَاسَبُ حِسَابٗا يَسِيرٗا ٨ وَيَنقَلِبُ إِلَىٰٓ أَهۡلِهِۦ مَسۡرُورٗا ٩ وَأَمَّا مَنۡ أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ وَرَآءَ ظَهۡرِهِۦ ١٠ فَسَوۡفَ يَدۡعُواْ ثُبُورٗا ١١ وَيَصۡلَىٰ سَعِيرًا ١٢ إِنَّهُۥ كَانَ فِيٓ أَهۡلِهِۦ مَسۡرُورًا ١٣ إِنَّهُۥ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ ١٤ بَلَىٰٓۚ إِنَّ رَبَّهُۥ كَانَ بِهِۦ بَصِيرٗا ١٥ ﴾الانشقاق

ترجمہ: تو (اس وقت) جس شخص کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا ۔ اس کا حساب تو بڑی آسانی سے لیا جائے گا ۔

280 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الفرقان بين أولياء الرحمن وأولياء الشيطان:أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)

اور وہ اپنے اہل کی طرف ہنسی خوشی لوٹ آئے گا۔ ہاں جس شخص کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔ تو وہ موت کو بلانے لگے گا۔ اور بھڑکتی ہوئی جہنم میں داخل ہوگا۔ یہ شخص اپنے متعلقین میں (دنیا میں) خوش تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اللہ کی طرف لوٹ کر ہی نہ جائے گا۔ کیوں نہیں، حالانکہ اس کا رب اسے بخوبی دیکھ رہا تھا۔

حدیث:1 ليس أحد يحاسب إلا هلك . قالت : قلت : يا رسول الله ، جعلني الله فداءك ، أليس يقول الله عز وجل : { فأما من أوتي كتابه بيمينه فسوف يحاسب حسابا يسيرا } . قال : ذاك العرض يعرضون ، ومن نوقش الحساب هلك(صحيح البخاري:4939)

ترجمہ: قیامت کے دن جس شخص کا حساب لیا جائے گا، وہ ہلاک ہوجائے گا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ جس شخص کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، تو عنقریب اس سے ہلکا حساب لیا جائے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ تو صرف پیشی ہے اور قیامت کے دن جس شخص کے حساب کی تفتیش کی گئی تو اسے عذاب دیا جائے گا۔

حدیث:2 عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ " مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ ". قَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ. قَالَ " لَيْسَ ذَاكِ، وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ، فَلَيْسَ شَىْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَعُقُوبَتِهِ، فَلَيْسَ شَىْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ ". اخْتَصَرَهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ. وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم.
(الصحيح للبخاري: 6507)

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنے کو محبوب رکھتا ہے ، اللہ بھی اس سے ملنے کو محبوب رکھتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو پسند نہیں کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند نہیں کرتا۔ اورعائشہ رضی اللہ عنہا یا آں صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج نے عرض کیا کہ مرنا تو ہم بھی نہیں پسند کرتے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ملنے سے موت مراد نہیں ہے بلکہ بات یہ ہے کہ ایماندار آدمی کو جب موت آتی ہے جو اسے اللہ کی خوشنودی اور اس کے یہاں اس کی عزت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ اس وقت مومن کو کوئی چیز اس سے زیادہ عزیز نہیں ہوتی جو اس کے آگے (اللہ سے ملاقات اور اس کی رضا اور جنت کے حصول کے لئے) ہوتی ہے ، اس لئے وہ اللہ سے ملاقات کا خواہشمند ہو جا تا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جب کا فر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے ، اس وقت کوئی چیز اس کے دل میں اس سے زیادہ ناگوار نہیں ہوتی جو اس کے آگے ہوتی ہے۔ وہ اللہ سے جاملنے کو ناپسند کرنے لگتا ہے ، پس اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔ ابو دواؤد طیالسی اور عمرو بن مرزوق نے اس حدیث کو شعبہ سے مختصراً روایت کیا ہے اور سعید بن ابی عروبہ نے

بیان کیا، ان سے قتادہ نے، ان سے زرارہ بن ابی اوفی نے، ان سے سعد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

حدیث:3 عَنْ عَائِشَةَ ـ رضى الله عنها ـ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلاَّ هَلَكَ ". قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ، أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ {فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ * فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا}. قَالَ " ذَاكَ الْعَرْضُ يُعْرَضُونَ، وَمَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ ". (الصحيح للبخاري: 4939)

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے سنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"قیامت کے دن جس کا حساب لیا جائے گا وہ ہلاک ہوجائے گا۔ کہا عائشہ نے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میری جان آپ پر قربان کیا اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں فرمایا (جس کا نامہ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں دے دیا جائے اس کا آسان حساب ہو گا۔ تب آپ ﷺ نے کہا کہ وہ تو پیشی ہے پر جس کی حساب و کتاب میں گرفت کی جائے وہ تو ہلاک ہوگیا۔

حدیث:4 عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ {لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ} حَالاً بَعْدَ حَالٍ، قَالَ هَذَا نَبِيُّكُمْ صلى الله عليه وسلم. (تعليق البخاري: 4940)

مجاہد نے کہا کہ ابن عباس نے فرمایا اس آیت کے بارے میں کہ تم مرحلہ بہ مرحلہ آگے بڑھو گے۔۔ یہ تمہارے نبی ﷺ نے فرمایا۔

حدیث:5 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ " لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ ". قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى قَالَ " فَمَنْ ". (الصحيح للبخاري: 7320)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے سے پہلی امتوں کی ایک ایک بالشت اور ایک ایک گز میں اتباع کرو گے۔یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی اتباع کرو گے۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ فرمایا پھر اور کون

حدیث:6 عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ {إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ} فَسَجَدَ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ سَجَدْتُ خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صلى الله عليه وسلم فَلاَ أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ. (الصحيح للبخاري: 766)

ابورافع نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ اس میں آپ نے "إذا السماء انشقت" پڑھی اور سجدہ (تلاوت) کیا۔ میں نے ان سے اس کے متعلق معلوم کیا تو بتلایا کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بھی (اس آیت میں تلاوت کا) سجدہ کیا ہے اور زندگی بھر میں اس میں سجدہ کروں گا، یہاں تک کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاؤں۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ
Al-Burooj | بروج
The Mansions of The Stars
85
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- مومن مرد اور مومن عورتوں کو ستانے کا انجام۔ [281]
- اصحاب الاخدود کا قصہ مذکور ہے۔بتایا گیا کہ ان اہل ایمان نے دین وایمان کی خاطر اپنی جان بھی دے دی ۔ [282]

بعض موضوعات

1. اصحاب الاخدود کی لعنت پر اللہ کی قسم (1-9)
2. ان لوگوں کو وعید سنائی گئی جو مومنین کو ستاتے ہیں (10)
3. مومنوں کے ثواب کا تذکرہ (11)
4. کافروں کو تنبیہ کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے (12-16)
5. فرعون اور ثمود کے ہلاکت کا تذکرہ (17-20)
6. قرآن کریم کی عظمت کا بیان (21-22)

بعض اسباق

1. اللہ تعالی جو چاہے کر سکتا ہے۔ [283]
2. آدمی کا ایمان اتنا پختہ ہو کہ اگر ایمان کے لیے جان بھی دینا پڑے تو قربان کردے ۔

281 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (سمات المؤمنين في الفتن وتقلب الأحوال:صالح بن عبد العزيز آل الشيخ)
282 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیرج8/ص367)
283 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (أسماء الله وصفاته وموقف أهل السنة منها:محمد بن صالح العثيمين)

﴿3﴾ ثابت قدم مومنوں کی مثال بیان کی گئی ہے۔

﴿4﴾ مؤمنوں پر ظلم کرنے والوں کے لیے دردناک انجام کا مژدہ سنایا گیا۔

﴿5﴾ فرعون کا قصہ بیان ہوا جو سرکشی اور طغیانی کی وجہ سے ہلاک و برباد ہوا۔

﴿6﴾ تاریخ کے ظالموں کا تذکرہ، انفرادی طور پر فرعون اور بحیثیت قوم کے ثمود۔

﴿7﴾ اس سورہ میں اس نکتہ کو بہتر طریقے سے سمجھادیا گیاہے کہ جب تخلیق اول ممکن ہے تو اعادۂ تخلیق کیا مشکل ہے؟

﴿8﴾ اس سورت میں قریبی زمین کی تاریخی مثال اور واقعہ سنا کر دھمکی دی گئی ہے۔

﴿9﴾ یعنی انسان کو تبشیر وانذار دونوں طریقوں سے سمجھایا گیا، کچھ لوگ وہ ہوتے ہیں جو علمی اور عقلی دلائل سے مان جاتے ہیں اور کچھ لوگ انذار سے ہی مانتے ہیں، ان دونوں طریقوں سے بھی جو نہ مانے اس پر اتمام حجت ہو جاتی ہے اور وہ جہنم رسید ہوتا ہے۔

﴿10﴾ شیخ البانی رحمہ اللہ نے یہ فتوی دیا کہ وہ لوگ جن تک اسلام صحیح نہ پہنچا ان کے ساتھ اہل فترہ کا معاملہ کیا جائے گا۔ قیامت میں ان کو ایک مہلت دی جائے گی اگر وہاں وہ کامیاب ہوئے تو ٹھیک ورنہ جہنم رسید ہوں گے۔

﴿11﴾ آخر میں اس قرآن کو جو جھٹلاتے ہیں انہیں بتایا گیا کہ یہ عظیم الشان کلام ہے جو لوح محفوظ میں محفوظ ہے۔[284]

﴿12﴾ کفار جب حسد اور دشمنی پر اتر آتے ہیں تو وہ درندوں سے زیادہ بے رحم ہوجاتے ہیں۔

﴿13﴾ کفر انسان کے دل میں سختی پیدا کرتا ہے۔

﴿14﴾ توبہ کا دروازہ توبہ کرنے والوں کے لیے ہمیشہ کھلا ہوا ہے۔

﴿15﴾ اللہ تعالیٰ کے قانون امہال کو واضح کیا گیا اور جب مہلت ختم ہوتی ہے تو پھر اللہ کی جانب سے بڑی سخت پکڑ ہوتی ہے۔

﴿16﴾ صبر کرنے والے مومنوں سے اللہ کا بہت بڑا وعدہ ہے۔

﴿17﴾ قرآن مجید یہ اللہ کی کتاب ہے جس میں کسی قسم کا شک نہیں ہوسکتا۔

﴿18﴾ قرآن مجید کے نزول کے مراحل ذکر کیے گیے کہ سب سے پہلے اس کو لوح محفوظ میں اتارا گیا پھر آسمان دنیا پر اتارا گیا پھر وقت ضرورت 23 سال کی مدت میں جبرئیل امین کے ذریعہ آپ ﷺ کے دل پر اس کا نزول وحی کی شکل میں ہوا۔

284 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (عظمة القرآن الكريم وتعظيمه وأثره في النفوس في ضوء الكتاب والسنة :سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

مناسبت / لطائف التفسیر

- سورہ انشقاق میں جو اشارہ کیا گیا اور مسلسل سورتوں میں تکذیب و اسباب تکذیب ، اعتراضات کے جوابات، عقلی مشاہداتی، تاریخی مثالوں سے سمجھا دینے کے بعد سورہ بروج اور سورۂ طارق میں دھمکیوں اور warning کی شکل میں alert کیا گیا۔ [285]
- روزہ قیامت سے لے کر مسلسل قیامت کے انکار کا ذکر اسباب اور قیامت کے اثبات انفس و آفاق کے شواہد ،سارے ماحول کا ذکر مختلف مراحل مع شواہد ودلائل کے ایسا لگتاہے ایک مضمون ہے ۔ سورہ قیامہ سے سورہ انشقاق تک ایک ہی مضمون کو موتیوں کے ہار کی طرح پرودیا گیاہے ۔
- سورہ بروج اورسورہ طارق میں یہ بتلایا گیاہے کہ کفار قریش قیامت کے انکار کے ساتھ رسول او ر اصحاب رسول پر ٹھٹھا کرنے کی بیماری میں مبتلا تھے۔ اس میں مزید تکذیب اوراس کے اسباب پر بھی روشنی ڈالی گئ ہے۔
- تکذیب کو مثالوں اور دھمکیوں کی روشنی میں سمجھایا گیا ہے۔ سورۃ بروج اور طارق میں ۔
- سورہ اعلیٰ سے مسلسل 10 سورہ تک خطاب مدعو سے ہٹ کر داعی پر ہے دعوتی کام میں دو پہلو پر توجہ کی ضرورت ہوتی ہے وہ یہ کہ مدعو کی طرف سے پیش آنے والے مسائل کو رفع کیا جائے، اور اثر انداز ہونے کے ذرائع ڈھونڈے جائیں جبکہ دوسرا پہلو یہ ہے کہ داعی کو اعلیٰ سے اعلیٰ اوصاف سے متصف کرنے کی کوشش کی جائے ۔ داعی self development میں توجہ دے تاکہ opportunity کو avail کرنے کا اہل بن سکے اور اسوہ ء رسول کی روشنی میں بہتر سے بہتر داعی بن سکے۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ قُتِلَ أَصۡحَٰبُ ٱلۡأُخۡدُودِ ۝٤ ٱلنَّارِ ذَاتِ ٱلۡوَقُودِ ۝٥ إِذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا قُعُودٞ ۝٦ وَهُمۡ عَلَىٰ مَا يَفۡعَلُونَ بِٱلۡمُؤۡمِنِينَ شُهُودٞ ۝٧ وَمَا نَقَمُواْ مِنۡهُمۡ إِلَّآ أَن يُؤۡمِنُواْ بِٱللَّهِ ٱلۡعَزِيزِ ٱلۡحَمِيدِ ۝٨ ٱلَّذِي لَهُۥ مُلۡكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۚ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ شَهِيدٌ ۝٩ إِنَّ ٱلَّذِينَ فَتَنُواْ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ وَٱلۡمُؤۡمِنَٰتِ ثُمَّ لَمۡ يَتُوبُواْ فَلَهُمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ

285 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (درء تعارض العقل والنقل:أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)

وَلَهُمۡ عَذَابُ ٱلۡحَرِيقِ ﴿١٠﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَهُمۡ جَنَّٰتٞ تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُۚ ذَٰلِكَ ٱلۡفَوۡزُ ٱلۡكَبِيرُ ﴿١١﴾ البروج

ترجمہ: خندقوں والے ہلاک کیے گئے ۔ وہ ایک آگ تھی ایندھن والی۔ جب کہ وہ لوگ اس کے آس پاس بیٹھے تھے ۔اور مسلمانوں کے ساتھ جو کر رہے تھے اس کو اپنے سامنے دیکھ رہے تھے ۔ یہ لوگ ان مسلمانوں (کے کسی اور گناہ کا) بدلہ نہیں لے رہے تھے، سوائے اس کے کہ وہ اللہ غالب لائق حمد کی ذات پر ایمان لائے تھے ۔ جس کے لیے آسمان وزمین کا ملک ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے ہر چیز۔ بیشک جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو ستایا پھر توبہ (بھی) نہ کی تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور جلنے کا عذاب ہے ۔ بیشک ایمان قبول کرنے والوں اور نیک کام کرنے والوں کے لیے وہ باغات ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔یہی بڑی کامیابی ہے

حدیث:1 الدُّنيا سِجنُ المؤمنِ وجنةُ الكافرِ(صحیح مسلم:2956)

ترجمہ: دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت۔

حدیث:2 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " الْيَوْمُ الْمَوْعُودُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُودُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلاَ غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ فِيهِ سَاعَةٌ لاَ يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللَّهَ بِخَيْرٍ إِلاَّ اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ وَلاَ يَسْتَعِيذُ مِنْ شَرٍّ إِلاَّ أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْهُ " . (السنن للترمذي: 3661)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "«الیوم الموعود» سے مراد قیامت کا دن ہے، اور «والیوم المشهود» سے مراد عرفہ کا دن اور («شاهد») سے مراد جمعہ کا دن ہے، اور جمعہ کے دن سے افضل کوئی دن نہیں ہے جس پر سورج کا طلوع و غروب ہوا ہو، اس دن میں ایک ایسی گھڑی (ایک ایسا وقت) ہے کہ اس میں جو کوئی بندہ اپنے رب سے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو اللہ اس کی دعا قبول کر لیتا ہے، اور اس گھڑی میں جو کوئی مومن بندہ کسی چیز سے پناہ چاہتا ہے تو اللہ اسے اس سے بچا لیتا اور پناہ دے دیتا ہے۔

حدیث:3 عَنْ صُهَيْبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ " كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ إِلَىَّ غُلاَمًا أُعَلِّمْهُ السِّحْرَ . فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلاَمًا يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلاَمَهُ فَأَعْجَبَهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي . وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ . فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ آلسَّاحِرُ أَفْضَلُ أَمِ الرَّاهِبُ أَفْضَلُ فَأَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ

أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هَذِهِ الدَّابَّةَ حَتَّى يَمْضِيَ النَّاسُ . فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَأَتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ أَىْ بُنَىَّ أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّي . قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرَى وَإِنَّكَ سَتُبْتَلَى فَإِنِ ابْتُلِيتَ فَلاَ تَدُلَّ عَلَىَّ . وَكَانَ الْغُلاَمُ يُبْرِئُ الأَكْمَهَ وَالأَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الأَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَأَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ فَقَالَ مَا هَا هُنَا لَكَ أَجْمَعُ إِنْ أَنْتَ شَفَيْتَنِي فَقَالَ إِنِّي لاَ أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهُ فَإِنْ أَنْتَ آمَنْتَ بِاللَّهِ دَعَوْتُ اللَّهَ فَشَفَاكَ . فَآمَنَ بِاللَّهِ فَشَفَاهُ اللَّهُ فَأَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ قَالَ رَبِّي . قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِي قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ. فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الْغُلاَمِ فَجِيءَ بِالْغُلاَمِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ أَىْ بُنَىَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الأَكْمَهَ وَالأَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ . فَقَالَ إِنِّي لاَ أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهُ. فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ . فَأَبَى فَدَعَا بِالْمِئْشَارِ فَوَضَعَ الْمِئْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ حَتَّى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ . فَأَبَى فَوَضَعَ الْمِئْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِالْغُلاَمِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ . فَأَبَى فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلاَّ فَاطْرَحُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ . فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللَّهُ. فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلاَّ فَاقْذِفُوهُ . فَذَهَبُوا بِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ . فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللَّهُ. فَقَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ . قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِي عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِاسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلاَمِ . ثُمَّ ارْمِنِي فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ قَتَلْتَنِي . فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلاَمِ . ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلاَمِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلاَمِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلاَمِ . فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللَّهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ . فَأَمَرَ بِالأُخْدُودِ فِي أَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَأَضْرَمَ النِّيرَانَ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ

دِينِهِ فَأَحْمُوهُ فِيهَا. أَوْ قِيلَ لَهُ اقْتَحِمْ. فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلاَمُ يَا أُمَّهِ اصْبِرِي فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ". (الصحیح لمسلم: 3005).

ترجمہ: صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا تم سے پہلے ایک بادشاہ تھا جس کے پاس ایک جادوگر تھا جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو آپ میرے ساتھ ایک لڑکے کو بھیج دیں تا کہ میں اسے جادو سکھا سکوں تو بادشاہ نے ایک لڑکا جادو سیکھنے کے لئے جادوگر کی طرف بھیج دیا جب وہ لڑکا چلا تو اس کے راستے میں ایک راہب تھا تو وہ لڑکا اس راہب کے پاس بیٹھا اور اس کی باتیں سننے لگا جو کہ اسے پسند آئیں پھر جب بھی وہ جادوگر کے پاس آتا اور راہب کے پاس سے گزرتا تو اس کے پاس بیٹھتا (اور اس کی باتیں سنتا) اور جب وہ لڑکا جادوگر کے پاس آتا تو وہ جادوگر اس لڑکے کو (دیر سے آنے کی وجہ سے) مارتا تو اس لڑکے نے اس کی شکایت راہب سے کی تو راہب نے کہا کہ اگر تجھے جادوگر سے ڈر ہو تو کہہ دیا کر کہ مجھے میرے گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب تجھے گھر والوں سے ڈر ہو تو تو کہہ دیا کر کہ مجھے جادوگر نے روک لیا تھا۔ اسی دوران ایک بہت بڑے درندے نے لوگوں کا راستہ روک لیا (جب لڑکا اس طرف آیا) تو اس نے کہا میں آج جاننا چاہوں گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے اور پھر ایک پتھر پکڑا اور کہنے لگا اے اللہ اگر تجھے جادوگر کے معاملہ سے راہب کا معاملہ زیادہ پسند یدہ ہے تو اس درندے کو مار دے تا کہ لوگوں کا آنا جانا ہو اور پھر وہ پتھر اس درندے کو مار کر اسے قتل کر دیا اور لوگ گزرنے لگے پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اور اسے اس کی خبر دی تو راہب نے اس لڑکے سے کہا اے میرے بیٹے آج تو مجھ سے افضل ہے کیونکہ تیرا معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ جس کی وجہ سے تو عنقریب ایک مصیبت میں مبتلا کر دیا جائے گا پھر اگر تو (کسی مصیبت میں) مبتلا کر دیا جائے تو کسی کو میرا نہ بتانا اور وہ لڑکا مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو صحیح کر دیتا تھا بلکہ لوگوں کا ساری بیماری سے علاج بھی کر دیتا تھا بادشاہ کا ایک ہم نشین اندھا ہو گیا اس نے لڑکے کے بارے میں سنا تو وہ بہت سے تحفے لے کر اس کے پاس آیا اور اسے کہنے لگا کہ اگر تم مجھے شفا دے دو تو یہ سارے تحفے جو میں یہاں لے کر آیا ہوں وہ سارے تمہارے لئے ہیں اس لڑکے نے کہا میں تو کسی کو شفا نہیں دے سکتا شفاء تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے تو اگر تو اللہ پر ایمان لے آئے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا کہ وہ تجھے شفاء دے دے پھر وہ (شخص) اللہ پر ایمان لے آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفاء عطا فرما دی پھر وہ آدمی بادشاہ کے پاس آیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا جس طرح کہ وہ پہلے بیٹھا کرتا تھا بادشاہ نے اس سے کہا کہ کس نے تجھے تیری بینائی واپس لوٹا دی اس نے کہا میرے رب نے اس نے کہا کیا میرے علاوہ تیرا اور کوئی رب بھی ہے اس نے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہے پھر بادشاہ اس کو پکڑ کر اسے عذاب دینے لگا تو اس نے بادشاہ کو لڑکے کے بارے میں کہا پھر جب وہ لڑکا آیا تو بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا کہ اے بیٹے! کیا تیرا جادو اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اب تو مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو بھی صحیح کرنے لگ گیا ہے اور ایسے ایسے کرتا ہے؟ لڑکے نے کہا میں تو کسی کو شفا نہیں دیتا بلکہ شفاء تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے بادشاہ نے اسے پکڑ کر عذاب دیا یہاں تک کہ اس نے راہب کے بارے میں بادشاہ کو بتا دیا راہب آیا تو اس سے کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا، راہب نے انکار کر دیا پھر بادشاہ نے آرا منگوایا اور اس راہب کے سر پر رکھ کر

اس کا سر چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے پھر بادشاہ کے ہم نشین کو لایا گیا اور اس سے بھی کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا اس نے بھی انکار کر دیا بادشاہ نے اس کے سر پر بھی آرا رکھ کر سر کو چیر کر اس کے دو ٹکڑے کروا دیئے پھر اس لڑکے کو بلوایا گیا وہ آیا تو اس سے بھی یہی کہا گیا کہ اپنے مذہب سے پھر جا اس نے بھی انکار کر دیا تو بادشاہ نے اس لڑکے کو اپنے کچھ ساتھیوں کے حوالے کرکے کہا اسے فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور اسے اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھاؤ اگر یہ اپنے مذہب سے پھر جائے تو اسے چھوڑ دینا اور اگر انکار کر دے تو اسے پہاڑ کی چوٹی سے نیچے پھینک دینا چنانچہ بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے تو اس لڑکے نے کہا اے اللہ تو مجھے ان سے کافی ہے جس طرح تو چاہے مجھے ان سے بچا لے اس پہاڑ پر فورا ایک زلزلہ آیا جس سے بادشاہ کے وہ سارے ساتھی گر گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آگیا بادشاہ نے اس لڑکے سے پوچھا کہ تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا لڑکے نے کہا اللہ پاک نے مجھے ان سے بچا لیا ہے بادشاہ نے پھر اس لڑکے کو اپنے ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا اسے ایک چھوٹی کشتی میں لے جاکر سمندر کے درمیان میں پھینک دینا اگر یہ اپنے مذہب سے نہ پھرے بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو لے گئے تو اس لڑکے نے کہا اے اللہ تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچا لے پھر وہ کشتی بادشاہ کے ان ساتھیوں سمیت الٹ گئی اور وہ سارے کے سارے غرق ہو گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آگیا بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچا لیا ہے پھر اس لڑکے نے باشاہ سے کہا تو مجھے قتل نہیں کر سکتا جب تک کہ اس طرح نہ کرو جس طرح کہ میں تجھے حکم دوں بادشاہ نے کہا وہ کیا؟ اس لڑکے نے کہا سارے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرو اور مجھے سولی کے تختے پر لٹکاؤ پھر میرے ترکش سے ایک تیر کو پکڑو پھر اس تیر کو کمان کے حلہ میں رکھو اور پھر کہو اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر مجھے تیر مارو اگر تم اس طرح کرو تو مجھے قتل کرسکتے ہو پھر بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا اور پھر اس لڑکے کو سولی کے تختے پر لٹکا دیا پھر اس کے ترکش میں سے ایک تیر لیا پھر اس تیر کو کمان کے حلہ میں رکھ کر کہا اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر وہ تیر اس لڑکے کو مارا تو وہ تیر اس لڑکے کی کنپٹی میں جا گھسا تو لڑکے نے اپنا ہاتھ تیر لگنے والی جگہ پر رکھا اور مر گیا تو سب لوگوں نے کہا ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، بادشاہ کو اس کی خبر دی گئی اور اس سے کہا گیا تجھے جس بات کا ڈر تھا اب وہی بات آن پہنچی کہ لوگ ایمان لے آئے تو پھر بادشاہ نے گلیوں کے دھانوں پر خندق کھودنے کا حکم دیا پھر خندق کھودی گئی اور ان خندقوں میں آگ جلا دی گئی بادشاہ نے کہا جو آدمی اپنے مذہب سے پھرنے سے باز نہیں آئے گا تو میں اس آدمی کو اس خندق میں ڈلوا دوں گا تو انہیں خندق میں ڈال دیا گیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا وہ عورت خندق میں گرنے سے گھبرائی تو اس عورت کے بچے نے کہا اے امی جان صبر کر کیونکہ تو حق پر ہے ۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الطَّارِقِ
At-Taariq | رات میں طلوع ہونے والا ستارہ
The Night-Comer
86
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- انسان کی حقیقت اور اس کا مختصر تعارف
- اس سورت میں بعث بعد الموت کی یاد دہانی کرائی جارہی ہے۔ [286]
- اللہ تعالیٰ آسمان اور تاروں کی قسم کھا رہے ہیں ، مقصد یہ ہے کہ یہ مخلوقات اتنی زبردست ہیں جن پر ہم رشک کرتے ہیں تو ان کے بنانے والے پر ایمان کیوں نہ لایا جائے؟ [287]

1. بعث بعد الموت کے اثبات کا بیان اور فرشتوں میں سے "حفظہ" فرشتوں کا تذکرہ (1-10)
2. قرآن کے حق ہونے پر اللہ کی قسم (11-14)
3. کافروں کو تنبیہ(15-17)

1. انسان کو چاہئے کہ وہ اپنی حقیقت سے واقف ہو۔ [288]
2. اس کائنات میں موجود ہر شئ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل ہے۔
3. انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ نیک اور اچھا عمل کرے کیونکہ اس پر اللہ تعالیٰ نے نگران مقرر کیا ہے۔ جو اس کی نگرانی کرتا ہے۔
4. بے شک انسان کا نفس اور اس کی ذات اور وہ مادہ جس سے وہ پیدا کیا گیا اور اس کی کیفیت اللہ تعالیٰ کی قدرت

286 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة: محمد بن أحمد القرطبي)
287 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (أسباب زيادة الإيمان ونقصانه: عبد الرزاق بن عبد المحسن العباد البدر)
288 (مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں :حقوق الإنسان في الإسلام: عبد الله بن عبد المحسن التركي)

کے واضح دلائل میں سے ہے۔

5 تعجب ہے انسان کے حال پر کہ اتنے حقیر مادہ سے پیدا ہونے کے باوجود تکبر کرتا پھرتا ہے ۔

6 بعث بعد الموت کے عقیدہ کو ثابت کیا گیا ہے۔

7 قرآن مجید کے اعجاز کے مظاہر میں سے یہ بھی ہے کہ قرآن انسان کی پیدائش کی کیفیت کو بیان کرتا ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل شدہ ہے ۔

8 **فما له من قوة ولا ناصر**۔۔ اللہ تعالیٰ کی قوت پر کوئی غلبہ پا نہیں سکتا اور انسان اپنی قوت سے دھوکہ نہ کھا جائے۔

9 کافروں کو لامحالہ ایک نہ ایک دن اپنے کیے کی سزا مل کر رہے گی۔

10 میں کون ہوں؟ کہاں سے آیا ہوں؟ کس نے مجھے پیدا کیا؟ اور مرنے کے بعد کہاں جانا ہے؟ اس سورت میں ان سب سوالوں کا مختصر اور جامع انداز میں جواب دیا گیا ہے۔ [289]

11 اتنی عظیم مخلوقات کا خالق کیسا ہوگا؟ اس کی قدر و عظمت کو پہچانو۔

12 مرنے کے بعد حساب و کتاب دینا ہے ، آخرت کی یاددہانی مقصود ہے (یوم تبلی السرائر)۔

13 آخر میں بتا یا گیا کہ یہ قرآن منزل من اللہ ہے اور اس پر ایمان نہ لانے والوں کو مہلت دی جارہی ہے۔

14 یہ سورت دھمکی سے ختم ہورہی ہے۔یعنی کافروں کوتنبیہ اورالرٹ کیاجارہاہے کہ وہ کفرسے بازآجائیں۔ [290]

مناسبت / لطائف التفسیر

- سورہ قیامہ سے اس سورہ تک مسلسل قیامت کے وقوع،اوراس کے برحق ہونے کو آفاق اورخودنفوس انسانی اوردیگرشواہدسے واضح کیا گیاہے،اس پر غور کرنے سے ایسامعلوم ہوتاہے کہ یہ مکمل ایک مضمون ہے۔

- سورہ بروج اورسورہ طارق میں کفار قریش کی جانب سے عقیدہ آخرت اورعام اہل اسلام کے مذاق اڑانے کی خبردی گئی ہے، ان سورتوں میں مزیدان کی طرف سے کی جانے والی تکذیب اور تکذیب کے اسباب پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔اوران کفار کو مثالوں اوردھمکیوں سے آگاہ کیا گیاہے۔

289 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (القواعد الأربع:محمد بن عبد الوهاب)

290 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر قرطبی ج20/ص11)

سورہ اعلی سے بعد میں آنے والی دس سورتوں تک بھی خطاب صرف داعی سے ہے، دعوتی کام میں دو پہلو پر توجہ کی ضرورت ہوتی ہے وہ یہ کہ مدعو کی طرف سے پیش آنے والے مسائل کو رفع کیا جائے، اور اثر انداز ہونے کے ذرائع ڈھونڈنے جائیں جبکہ دوسرا پہلو یہ ہے کہ داعی کو اعلیٰ سے اعلیٰ اوصاف سے متصف کرنے کی کوشش کی جائے۔daeee self development میں توجہ دے تاکہ opportunity کو avail کرنے کا اہل بن سکے اور مؤثر داعی بن سکے تاکہ اسوۂ رسول کی روشنی میں بہتر سے بہتر داعی بن سکے۔

مناسبت / لطائف التفسیر

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿فَلْيَنظُرِ ٱلْإِنسَٰنُ مِمَّ خُلِقَ ۝٥ خُلِقَ مِن مَّآءٍ دَافِقٍ ۝٦ يَخْرُجُ مِنۢ بَيْنِ ٱلصُّلْبِ وَٱلتَّرَآئِبِ ۝٧﴾ الطارق

ترجمہ: انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔ جو پیٹھ اور سینے کے درمیان سے نکلتا ہے۔

حدیث: إن الله خلق آدم من قبضة قبضها من جميع الأرض، فجاء بنو آدم على قدر الأرض: جاء منهم الأحمر، والأبيض، والأسود، وبين ذلك، والسهل، والحزن، والخبيث، والطيب - زاد في حديث يحيى - وبين ذلك والإخبار في حديث يزيد(سنن أبي داود:4693)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ آدم کو مٹھی بھر خاک سے جسے ساری زمین سے لیا تھا پیدا کیا پس بنی آدم زمین کی مٹی پر آئے (یعنی ہر ایک کی تخلیق اس کی مٹی کے حساب سے ہوئی) پس ان میں سے کوئی سفید آیا تو کوئی سرخ اور کوئی کالا ان کے درمیان کوئی نرم خو ہے تو کوئی بد خلق ہے کوئی ناپاک (کافر) ہے تو کوئی پاک (مسلمان) ہے۔ یحیی بن سعید کی روایت میں (بین ذالک کے بجائے) وبین ذالک ہے اور اخبار یزید بن زریع کی حدیث میں ہے۔

سورۃ الأعلیٰ سے لے کر سورۃ الزلزال تک کا مضمون ایک ہار کی طرح پرو دیا گیا۔

- (الاعلیٰ، الغاشیہ ، الفجر، البلد ، الشمس، اللیل ، الضحیٰ ، الشرح ، التین اور إقرأ)
- ان دس سورتوں میں داعی کی تربیت اور کفار کی طرف سے پیش آنے والی تکلیفوں کا ذکر ہے۔اہل ایمان کو جہاں تسلی دی گئی ہے وہیں کفار کو وارننگ بھی دی گئی ہے۔
- ان سورتوں میں حق اورباطل کو سمجھانے کے لئے تاریخی شواہد پیش کئے گئے ہیں،مزید پورے دین اسلام کا نچوڑ جسے اصول ثلاثہ کہتے ہیں اس کو بھی ذکر کیا گیاہے،اس کے علاوہ اللہ تعالی کی قدرت اور بندے کو ملنے والی نعمتوں کا ذکر بھی موجود ہے۔
- سورۃ الأعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ میں تذکیر کا ذکر موجود ہے جو محض ایک ذمہ داری کا نام ہے نا کہ کسی پر مسلط ہونے کا نام ہے۔

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝٦﴾ الفجر

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَأَنتَ حِلٌّ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ۝٢﴾ البلد

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا ۝٩﴾ الشمس

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ۝٤﴾ اللیل

- سورۃ الضحیٰ میں قبل از نبوت عطا کی جانے والی نعمتوں کا ذکر ہے جبکہ سورہ الم نشرح میں بعد از نبوت کے ساتھ ہجرت کے موقع پر مہیا کی جانے والی نعمتوں کا بیان ہے۔
- سورۃ التین میں ابراہیم ،موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کی نبوت ان پر کی جانی والی وحی کا تذکرہ ہے۔
- "التین" سے مراد ابراہیم علیہ السلام اوران کے صحف
- "زیتون" سے مراد عیسیٰ علیہ السلام اوران کی انجیل
- "طور سیناء" سے مراد موسیٰ علیہ السلام اوران کی تورات
- "وھذا البلد" سے مراد مکہ اور قرآن مجید ہے ۔
- سورۃ التین میں مختلف انبیاء کی طرف کی گئی وحی کا ذکر کرکے سورۃ العلق میں "اقرأ" کہہ کراس وحی کو پڑھنے کا حکم دیا گیاہے۔
- نزول قرآن کا ذکر کے دراصل سرکش لوگوں پر بالخصوص اتمام حجت مقصود ہے، قرآن کا نزول چونکہ اپنے پیغام میں "بینة" ہے تواس سے اتمام حجت لازمی ہے۔
- اتمام حجت کے بعد کیا ہوگا اس کو "زلزال" کی شکل میں ایک سورت نازل کرکے آگاہ کردیا گیاہے۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْأَعْلَى
The Most High | Al-A'laa | سب سے بلند
87
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- داعی کی تربیت والی سورت جس میں عبادت ، تزکیہ ، توحید ، آخرت اور رسالت کا مختصر تعارف بیان کیا گیا ہے۔[291]
- اس سورت میں اللہ کی صفات ، قدرت اور وحدانیت کے دلائل ملتے ہیں۔[292]
- اس چھوٹی سی سورت میں توحید، رسالت اور آخرت تینوں کا ذکر آگیا جو کہ مکی سورتوں کا محور ہے۔[293]

1. اللہ کی قدرت کے مظاہر کا تذکرہ (1-8)
2. رسول ﷺ اور مومنین کے لیے ہدایات (9-19)

1. اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور ذکر کرنا یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس کو اپنے پیدا کرنے والے رب کی قوت کی عظمت کا ادراک ہے ۔
2. اپنے نفس اور اللہ کی کاریگری میں غور و فکر کرنا ایک مومن کے لئے اللہ تعالی سے متعلق معرفت میں اضافے کا سبب ہے ۔
3. جو کچھ صلاحیتیں یا نعمتیں انسان کو ملتی ہے یہ سب اللہ کا فضل ہے ، مخلوق کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس کی نسبت اپنی طرف کرے کیونکہ انسان تو کمزور اور لاچار ہے۔

291 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (التصفية والتربية وحاجة المسلمين إليهما: محمد ناصر الدين الألباني)
292 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (أسماء الله وصفاته وموقف أهل السنة منها:محمد بن صالح العثيمين)
293 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (العقيدة الصحيحة وما يضادها ونواقض الإسلام: عبد العزيز بن عبد الله بن باز)

4 آخرت ہمیشہ رہے گی جب کہ یہ دنیا فانی ہے۔ [294]

5 مواعظ حسنہ کے ذریعہ اعمال صالحہ کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

6 حفاظت قرآن کا ذمہ اللہ تعالی نے خود لیا ہے: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰٓ ﴿٦﴾﴾ الأعلى

7 کامیاب وہ ہوگا جو اپنے نفس کا تزکیہ کرلے۔ [295]

8 تذکیر،اور تزکیہ یہ دونوں مومنانہ اعمال اور مومنانہ صفات ہیں ۔ [296]

9 ہر نعمت پر مومن کو اللہ کا شکر گزار ہونا چاہیے اور رسالت کی نعمت کی شکر گزاری اس کے تبلیغ کرنے میں ہے ، انبیاء اللہ کی جانب سے مبلغ ہوتے ہیں اور علماء ان کے وارث ہوتے ہیں، جن کو وراثت کا حق دعوت دین و تبلیغ دین کی شکل میں ادا کرنا ہوتاہے۔

10 داعی صرف تبلیغ کا مکلف ہے نتیجہ کا نہیں ،کیونکہ دل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جیسا چاہتاہے لوگوں کی جستجو کے مطابق اس کو پھیر تا رہتاہے ۔

11 اصلاح کے دو طریقے ہیں، 1۔ مدعو کی کمزوری بتا کر تبشیروانذار کے طریقے کو سامنے رکھ کر سمجھایاجائے 2۔ داعی کے اوصاف عالیہ کی اتنی تاثیر ہو کہ مدعو متاثر ہو جائے یا اس پر اتمام حجت ہوجائے۔ [297]

12 اللہ تعالی کا ذکر زبان اور دل دونوں سے ہوتاہے اور ہر اچھی بات ذکر ہے اور ہر نیکی والا عمل بھی ذکر ہے ۔

13 سارے انبیاء کا عقیدہ ایک تھا اور وہ ہے توحید ، زمان ومکان کی وجہ سے عقیدہ نہیں بدلا گیا، لیکن ہر زمانہ میں مناسب حالات کے مطابق شریعتیں مختلف آتی تھیں ۔

سورہ قیامت 75 سے سورہ بروج 85 تک آخرت کا ذکر مجمل و مفصل کا انداز اپنایا گیا ہے، باریک سے باریک جزئیات اور مراحل کا ذکر الگ الگ پیرائے میں کیا گیا،جیسے: حساب، حشر، قیامت، بعث، نامہ اعمال، سجین، علیین ، ابرار،

---

294 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (نور الإخلاص وظلمات إرادة الدنيا بعمل الآخرة في ضوء الكتاب والسنة :سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

295 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الفوز العظيم والخسران المبين في ضوء الكتاب والسنة: سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

296 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (تذكير المسلمين بصفات المؤمنين:عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

297 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الدعوة إلى الله وأخلاق الدعاة:عبد العزيز بن عبد الله بن باز)

فجار، عیون، تسنیم، جنت، جہنم، جزاء، نعیم، جحیم، تاریخی و مشاہداتی، آفاقی وانفس۔

سورہ اعلیٰ سے انداز بدل گیا ہے مدعو سے داعی کی طرف رخ پھیر دیا گیا۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰٓ ﴿٦﴾ إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُۚ إِنَّهُۥ يَعۡلَمُ ٱلۡجَهۡرَ وَمَا يَخۡفَىٰ ﴿٧﴾ ﴾ الأعلى

ترجمہ: ہم تجھے پڑھائیں گے پھر تو نہ بھولے گا ۔ مگر جو کچھ اللہ چاہے۔ وہ ظاہر اور پوشیدہ کو جانتا ہے ۔

حدیث:1 يوشك الأمم أن تداعى عليكم كما تداعى الأكلة إلى قصعتها . فقال قائل : ومن قلة نحن يومئذ ؟ قال : بل أنتم يومئذ كثير ، ولكنكم غثاء كغثاء السيل ، ولينزعن الله من صدور عدوكم المهابة منكم ، وليقذفن الله في قلوبكم الوهن . فقال قائل : يا رسول اللهِ ! وما الوهن ؟ قال : حب الدنيا وكراهية الموت(سنن أبي داود:4297)

ترجمہ:قریب ہے کہ تم پر دنیا کی اقوام چڑھ آئیں گی (تمہیں کھانے اور ختم کرنے کے لیے) جیسے کھانے والوں کو کھانے کے پیالے پر دعوت دی جاتی ہے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم اس زمانہ میں بہت کم ہوں گے؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ تم اس زمانہ میں بہت کثرت سے ہو گے لیکن تم سیلاب کے اوپر چھائے ہوئے کوڑے کباڑے کی طرح ہوگے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے سینوں سے تمہاری ہیبت و رعب نکال دے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے قلوب میں بزدلی ڈال دے گا کسی کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہن (بزدلی) کیا چیز ہے فرمایا کہ دنیا کی محبت اور موت سے بیزاری۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ بَلۡ تُؤۡثِرُونَ ٱلۡحَيَوٰةَ ٱلدُّنۡيَا ﴿١٦﴾ وَٱلۡأٓخِرَةُ خَيۡرٞ وَأَبۡقَىٰٓ إِنَّ هَٰذَا لَفِي ٱلصُّحُفِ ٱلۡأُولَىٰ ﴿١٨﴾ صُحُفِ إِبۡرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ ﴿١٩﴾ ﴾ الأعلى

ترجمہ:لیکن تم تو دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔اور آخرت بہت بہتر اور بہت بقا والی ہے ۔یہ باتیں پہلی کتابوں میں بھی ہیں ۔(یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کی کتابوں میں ۔

حدیث:2 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا قَرَأَ { سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى } قَالَ " سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى " (أبو داود : 883)

ابن عباس سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ { سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى } پڑھتے تو " سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى " کہتے۔

حدیث:3 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا فَإِنَّهُمْ لاَ يَمُوتُونَ فِيهَا وَلاَ يَحْيَوْنَ وَلَكِنْ نَاسٌ أَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوبِهِمْ - أَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ - فَأَمَاتَهُمْ إِمَاتَةً حَتَّى إِذَا كَانُوا فَحْمًا أُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِيءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوا عَلَى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيلَ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ أَفِيضُوا عَلَيْهِمْ . فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُونُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ " . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَدْ كَانَ بِالْبَادِيَةِ . (الصحیح لمسلم: 185)

ابوسعید خدری (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ وہ لوگ جو دوزخ والے ہیں (کافر) وہ اس میں نہ تو مریں گے اور نہ زندہ رہیں گے لیکن کچھ لوگ جو اپنے گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے آگ انہیں جلا کر کوئلہ بنادے گی اس کے بعد شفاعت کی اجازت دی جائے گی تو یہ لوگ گروہ در گروہ لائے جائیں گے پھر انہیں جنت کی نہروں میں ڈالا جائے گا پھر جنت والوں سے کہا جائے گا کہ اے جنت والو ان پر پانی ڈالو جس سے وہ تر تازہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے جس طرح پانی کے بہاؤ سے آنے والی مٹی میں سے دانہ سرسبز و شاداب ہو کر نکل آتا ہے یہ سن کر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ایک آدمی نے عرض کیا کہ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) دیہات میں رہے ہوں۔(مطلب یہ کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) دانہ اگنے کی جو اتنی درست تمثیل دے رہے ہیں)

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ
Al-Ghashiya | چھپانے والی
The Overwhelming
88
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- قیامت کے دن اپنے اپنے اعمال کی وجہ سے کچھ چہرے ذلیل کچھ چہرے تر و تازہ ، تم کس میں شامل ہونا چاہتے ہو؟؟؟
- احوال قیامت ، مومن اور کافر کے لیے جزا و سزا کا تذکرہ۔
- اللہ کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی نشانیوں کا تذکرہ ۔ [298]
- ان نشانیوں کے ذریعہ سے آپس میں ایک دوسرے کی تذکیر کی جائے ۔
- اللہ ہی ہے جو جزا و سزا دینے والا ہے۔
- جنت کی نعمتوں اور جہنم کی تکلیفوں کا نقشہ مختصر اور جامع انداز میں کھینچا گیا۔ [299]
- قدرت الٰہیہ کے کچھ مظاہر کا بیان۔اونٹ پھر آسمان پھر پہاڑ پھر زمین کا بتدریج ذکر ہوا۔ آسمان سے ڈائریکٹ زمین پر نہیں لایا گیا بلکہ درمیان میں جبال پر نگاہ ٹکا کر زمین تک لایا گیا تاکہ تدبر میں دقت پیدا ہو۔

بعض موضوعات

1. کافروں پر قیامت کے دن کی ہولناکیوں کا تذکرہ (1-7)
2. جنت میں مومنوں پر انعامات کا تذکرہ (8-16)
3. قدرت الٰہی کے چند مظاہر کا تذکرہ (17-20)
4. بعث بعد الموت کے وقوع کے اثبات کا تذکرہ (21-26)

---

298 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (دلائل التوحید: محمد بن عبد الوهاب)

299 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (سلسلة العقيدة في ضوء الكتاب والسنة : الجنة والنار: عمر بن سليمان الأشقر)

بعض اسباق

1 کائنات پر غور کرنے اوراس سے متعلق سوچنے والا اگر تکذیب کا شکار نہ ہوتو مسلمان ہوجاسکتاہے ۔

2 غفلت کا انجام ندامت ہوتاہے ، قیامت کے ناموں میں سے ایک نام غاشیۃ ہے یعنی چھاجانے والی ، یہ اس لیے رکھا گیا کہ یہ لوگوں پر اپنی سختیوں کے ساتھ ان کے غفلت کے اوقات میں چھا جائے گی۔

3 دنیا کی نعمتیں ایک نہ ایک دن ختم ہوجائیں گی،اور دنیا کی نعمتوں کو پانے والا کافر اس مومن کی نعمتوں کی ذرہ برابر بھی برابری نہیں کرسکتاجو اس کو آخرت میں ملنے والی ہیں ۔

4 دنیا مومن کے لیے مومنانہ زندگی کے ساتھ قید خانہ کی مانند ہے جو اس کو آخرت کے اونچے درجات عطا کرنے والی ہے اور دنیا کی زندگی کافر کےلیے جنت ہے جو اس کو مرنے کے بعد دہکتی ہوئی آگ کا مستحق بنانے والی ہے ۔

5 افلا ینظرون۔۔۔ جس آدمی کا دل زندہ ہو ہمیشہ آسمانوں اور زمین کی بناوٹ اور نشانیوں پر غور کرتاہے اور اس کا غور وفکر اس کے دل کو مزید جلا بخشتا ہے۔

6 فذکر انما انت۔۔۔ دعاۃ کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اخلاص کے ساتھ لوگوں کو نصیحت کرتے رہیں ، جہنم اور اللہ کی پکڑ سے ڈراتے رہیں، نتیجہ اللہ کے حوالے کردیں، وہ اللہ کے پاس دعوت کے کام کے مسؤول ہیں نہ کہ مدعو کو ہدایت پر لانے کے مسؤول ہیں ۔

مناسبت / لطائف التفسیر

سورۃ الاَعلی اور سورۃ الغاشیہ میں ذکر، تدبر و تفکر پر ابھارا گیا ہےیعنی داعی self development کرتا رہے اور ذاتی طور پر علمی و عملی طورپر اپنے آپ کو develop کرتا رہے تاکہ opportunity کو avail کرنے کا اہل بن سکے اور مدعو کے حق میں مؤثر بن سکے ۔ [300]

300 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الدعوة إلى الله وأخلاق الدعاة:عبد العزيز بن عبد الله بن باز)

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى ٱلْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَإِلَى ٱلسَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَإِلَى ٱلْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَإِلَى ٱلْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾﴾ الغاشية

ترجمہ: کیا یہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح پیدا کیے گئے ہیں ۔اور آسمان کو کہ کس طرح بلند کیا گیا ہے ۔ اور پہاڑوں کی طرف کہ وہ کس طرح گاڑھ دیے گئے ہیں ۔اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی ہے ۔

حدیث:1 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ " يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ " . فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ أَعِدْهَا عَلَىَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ " وَأُخْرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ " . قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ " الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ " .
(الصحیح لمسلم: 1884)

ترجمہ: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو سعید جو اللہ سے راضی ہو رب ہونے اعتبار سے، اسلام سے راضی ہو دین ہونے کے اعتبار سے اور محمد ﷺ سے راضی ہو نبی کی حیثیت سے تو جنت اسکے لئے واجب جائے گی، تو اس پر ابو سعید نے تعجب کیا پھر کہا اے اللہ کے رسول اس کو دوبارہ کہیے تو آپ ﷺ نے دوبارہ سنایا پھر آپ ﷺ نے کہا اور ایک بات جس کے ذریعہ بندے کو سو درجات تک بلند کیا جاتاہے اور جنت میں ہر درجے کے درمیان آسمان اور زمین کے برابر کا فاصلہ ہے تو اس پر ابوسعید خدری نے پوچھا وہ کونسی بات ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے ، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے ۔

حدیث:2 عَنْ جَابِرٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ " . ثُمَّ قَرَأَ { إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ * لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُسَيْطِرٍ} (الصحیح : c21) .

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ سے رایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا : مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ۔ اور جب وہ اس بات کو مان لیں تو مجھ سے اپنے خون اور مال کو محفوظ کرلیں اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے ۔ پھر آپ ﷺ نے پڑھا

{ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ * لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُسَيْطِرٍ}

حدیث:3 عن أبي هريرة - رضي الله عنه - قال : قال رسول الله - صلى الله عليه وآله وسلم - : "لَتَدْخُلُنَّ الجنَّةَ إلَّا مَنْ أَبَى ، وشَرَدَ عَلَى اللهِ كشِرَادِ البَعِيرِ". (السلسلة الصحيحة : 2043).

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ضرور ضرور جنت میں داخل ہو گے سوائے اس کے جو انکار کرے اور اونٹ کے دور بھاگنے کی طرح دور ہو جائے۔

حدیث:4 إنَّما مَثلي ومثَلُ النَّاسِ كمثلِ رجلٍ استوقد نارًا ، فلمَّا أضاءت ما حوله جعل الفَراشُ وهذه الدَّوابُ الَّتي تقعُ في النَّارِ يقعن فيها ، فجعل ينزعُهنَّ ويغلبنه فيقتحمن فيها ، فأنا آخذٌ بحَجُزِكم عن النَّارِ ، وأنتم تُقحَمون فيها(صحيح البخاري:6483)

ترجمہ: میری اور لوگوں کی مثال اس شخص کی ہے کہ جس نے آگ سلگائی۔ پس اس کے ارد گرد روشنی پھیل گئی۔ تو پروانے اور وہ کیڑے جو آگ میں گرتے ہیں۔ اس میں گرنے لگے۔ وہ آدمی انہیں کھینچ کر باہر نکالنے لگا اور وہ اس پر غالب آکر اس آگ میں گرے جاتے تھے۔ (اسی طرح) میں تمہیں کمر سے پکڑ پکڑ کر آگ سے باہر کھینچتا ہوں اور تم ہو، کہ اس میں داخل ہوئے جاتے ہو۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿فَذَكِّرْ إِنَّمَآ أَنتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾﴾ الغاشية

ترجمہ: پس آپ نصیحت کر دیا کریں (کیونکہ) آپ صرف نصیحت کرنے والے ہیں۔ آپ کچھ ان پر داروغہ نہیں ہیں۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْفَجْرِ
Al-Fajr | فجر
The Break of the Day/ The Dawn
89
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گذارنے کی کوشش کریں، تاکہ نفس مطمئنہ پر موت آسکے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ تکلیفوں پر صبر کرنے کی عادت ڈالیں، اورخوشی اورنعمتوں کے حصول پر اللہ تعالی کا شکراداکرتے رہیں،بہرحال جو رب العالمین کا فیصلہ ہو اس سے راضی رہیں۔[301]
- ان گزشتہ قوموں کا تذکرہ ہے جنھوں نے انبیاء کو جھٹلایا جیسے عاد ، ثمود اور قوم فرعون وغیرہ جس پر انہیں عذاب کا سامنا کرنا پڑا۔
- خیر اور شر کی آزمائشوں کا فلسفہ بیان کیا گیا۔[302]
- احوال قیامت کا ذکر ہوا، وہاں دو قسم کے گروہ ہونگے اورجومعاملہ ان سے ہوگااس کا تذکرہ بھی موجودہے ۔
- نفس مطمئنہ کی تعریف

1. امم سابقہ نے انبیاء کی تکذیب کی تھی ان کی ہلاکت پر اللہ تعالی نے قسم کھائی ہے (1-14)
2. اپنے رب کوبھول جانے والے انسان کی طبیعت کا تذکرہ (15-20)
3. قیامت کے دن کی ہلاکتیں اوراس دن نافرمانوں کے حال کا تذکرہ (21-26)

1. اچھے حالات بھی آزمائش اور برے حالات بھی آزمائش ہوا کرتے ہیں لیکن اس باب میں عام انسان سے یہ غلطی ہوجاتی ہے کہ وہ یہ سمجھتاہے کہ نعمتیں مجھے اس لئے مل رہی ہیں کہ اللہ تعالی کے ہاں میں نہایت محبوب

---

301 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (قاعدة في الصبر:أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)

302 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الضوابط الشرعية لموقف المسلم من الفتن: صالح بن عبد العزيز آل الشيخ)

ہوں،اگرمال ودولت نہ ہو تو سمجھتاہے کہ میں دھتکاراہواہوں۔ آزمائشوں سے دوچار ہوکرہی انبیاء اورعام اہل ایمان نکھر کرسامنے آتے ہیں ۔ [303]

2 اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں جس کی چاہے قسم کھا سکتاہے اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کی قسم کھانا اس چیز کی اہمیت کو بتانا اور اس کی بہترین کاریگری کی طرف انسانوں کی نظروں کو پھیرنا ہوتاہے ۔

3 جن لوگوں کی عقل صحیح سلامت ہو قدرت کے دلائل ایسے لوگوں کو ہی فائدہ دیتی ہیں ، جن لوگوں کی عقلیں ماری گئی ہو ان کے سامنے کتنی بھی نشانیاں بیان کی جائے وہ عبرت اور نصیحت حاصل نہیں کرسکتے۔

4 فاما اذا ما ابتلاہ ربہ۔۔ دنیا آزمائش اور امتحان کی جگہ ہے جو آدمی اللہ تعالیٰ کے اس قانون کو سمجھ کر زندگی گزارے گا وہی کامیاب ہو گا۔

5 جب ایک آدمی مال میں صحیح تصرف اور شریعت کے موافق خرچ کرے تو یہ مال اس کے حق میں نعمت ہے ، جبکہ مال کا غلط تصرف بد بختی کا ذریعہ ہے۔

6 حقیقی سعادت یا حقیقی بد بختی و محرومی بندے کو آخرت میں ملنے والی ہے رہا دنیوی نعمت یا محرومی یہ وقتی اور ڈھلتی چھاؤں کے مانند ہے۔

- سورۂ فجر میں انسان کے حالات موضوع گفتگو ہے۔سورۃ البلد کا محور انسان کی تکالیف۔
- سورۂ فجر میں انسانیت اور مدد و تعاون نہ کرنے پر نکیر کی گئی جبکہ سورہ بلد میں انسانیت ، ہمدردی اور تعاون کی عظمت بیان کی گئی ہے ۔دونوں سورتیں انسانیت کی اہمیت کا طرۂ امتیاز ہے۔(Human Rights)

آیت : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ فَأَمَّا ٱلْإِنسَٰنُ إِذَا مَا ٱبْتَلَىٰهُ رَبُّهُۥ فَأَكْرَمَهُۥ وَنَعَّمَهُۥ فَيَقُولُ رَبِّىٓ أَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾ وَأَمَّآ إِذَا مَا ٱبْتَلَىٰهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُۥ فَيَقُولُ رَبِّىٓ أَهَٰنَنِ ﴿١٦﴾ كَلَّا ۖ بَل لَّا تُكْرِمُونَ ٱلْيَتِيمَ ﴿١٧﴾ ﴾ الفجر

303 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (سمات المؤمنين في الفتن وتقلب الأحوال:صالح بن عبد العزيز آل الشيخ)

ترجمہ: انسان (کا یہ حال ہے کہ) جب اسے اس کا رب آزماتا ہے اور عزت ونعمت دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنایا۔ اور جب وہ اس کو آزماتا ہے اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے میری اہانت کی (اور ذلیل کیا)۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ (بات یہ ہے) کہ تم (ہی) لوگ یتیموں کی عزت نہیں کرتے

آیت: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَتُحِبُّونَ ٱلْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ ﴾ الفجر

ترجمہ: اور مال کو جی بھر کر عزیز رکھتے ہو۔

حديث: عن النبيِّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ ، فيما روى عن اللهِ تبارك وتعالى أنَّهُ قال " يا عبادي ! إني حرَّمتُ الظلمَ على نفسي وجعلتُه بينكم محرَّمًا . فلا تظَّالموا . يا عبادي ! كلكم ضالٌّ إلا من هديتُه . فاستهدوني أَهْدِكم . يا عبادي ! كلكم جائعٌ إلا من أطعمتُه . فاستطعموني أُطعمكم . يا عبادي ! كلكم عارٍ إلا من كسوتُه . فاستكسوني أكْسُكُم . يا عبادي ! إنكم تُخطئون بالليلِ والنهارِ ، وأنا أغفرُ الذنوبَ جميعًا . فاستغفروني أغفرُ لكم . يا عبادي ! إنكم لن تبلغوا ضُرِّي فتضروني . ولن تبلغوا نفعي فتنفَعوني . يا عبادي ! لو أنَّ أوَّلكم وآخركم وإنْسَكم وجِنَّكم . كانوا على أتقى قلبِ رجلٍ واحدٍ منكم . ما زاد ذلك في ملكي شيئًا . يا عبادي ! لو أنَّ أوَّلَكم وآخركم . وإنْسَكم وجِنَّكم . كانوا على أفجرِ قلبِ رجلٍ واحدٍ . ما نقص ذلك من ملكي شيئًا . يا عبادي ! لو أنَّ أوَّلَكم وآخرَكم . وإنسَكم وجِنَّكم . قاموا في صعيدٍ واحدٍ فسألوني . فأعطيتُ كل إنسانٍ مسألتَه . ما نقص ذلك مما عندي إلا كما ينقصُ المِخْيَطُ إذا أُدْخِلَ البحرَ . يا عبادي ! إنما هي أعمالكم أُحصيها لكم . ثم أوفِّيكم إياها . فمن وجد خيرًا فليحمدِ اللّهَ . ومن وجد غيرَ ذلك فلا يلومَنَّ إلا نفسَه " . وفي روايةٍ : " إني حرَّمتُ على نفسي الظلمَ وعلى عبادي . فلا تظَّالموا " . (صحیح مسلم: 2577)

ترجمہ: ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے اللہ عزوجل نے فرمایا اے میرے بندو میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور میں نے تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام قرار دیا ہے تو تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے کہ جسے میں ہدایت دوں تم مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے کہ جسے میں کھلاؤں تو تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اس کے کہ جسے میں پہناؤں تو تم مجھ سے لباس مانگو تو میں تمہیں لباس پہناؤں گا اے میرے بندو تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں سارے گناہوں کو بخشتا ہوں تو تم مجھ سے بخشش مانگو میں تمہیں بخش دوں گا اے میرے بندو تم مجھے ہرگز

نقصان نہیں پہنچا سکتے اور نہ ہی ہرگز مجھے نفع پہنچا سکتے ہو اے میرے بندو اگر تم سب اولین و آخرین اور جن و انس اس آدمی کے دل کی طرح ہو جاؤ جو سب سے زیادہ تقوی والا ہو تو بھی تم میری سلطنت میں کچھ بھی اضافہ نہیں کر سکتے اور اگر سب اولین اور آخرین ، جن و انس اس ایک آدمی کی طرح ہو جاؤ کہ جو سب سے زیادہ بدکار ہے تو پھر بھی تم میری سلطنت میں کچھ کمی نہیں کر سکتے اے میرے بندو اگر تم سب اولین اور آخرین اور جن اور انس ایک صاف چٹیل میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے مانگنے لگو اور میں ہر انسان کو جو وہ مجھ سے مانگے عطا کر دوں تو پھر بھی میرے خزانوں میں اس قدر بھی کمی نہیں ہوگی جتنی کہ سمندر میں سوئی ڈال کر نکالنے سے اے میرے بندو یہ تمہارے اعمال ہیں کہ جنہیں میں تمہارے لیے اکٹھا کر رہا ہوں پھر میں تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا تو جو آدمی بہتر بدلہ پائے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو بہتر بدلہ نہ پائے تو وہ اپنے نفس ہی کو ملامت کرے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوادریس خولانی جب یہ حدیث بیان کرتے تھے تو اپنے گھٹنوں کے بل جھک جاتے تھے۔

حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ " مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ أَفْضَلَ مِنَ الْعَمَلِ فِي هَذِهِ ". قَالُوا وَلاَ الْجِهَادُ قَالَ " وَلاَ الْجِهَادُ، إِلاَّ رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ ". (صحیح للبخاري : 969)

ترجمہ: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے عمل سے زیادہ کسی دن کے عمل میں فضیلت نہیں ۔ لوگوں نے پوچھا اور جہاد میں بھی نہیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں جہاد میں بھی نہیں سوا اس شخص کے جو اپنی جان و مال خطرہ میں ڈال کر نکلا اور واپس آیا تو ساتھ کچھ بھی نہ لایا (سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کر دیا) ۔

حدیث: عَنْ سَهْلٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا ". وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى، وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. (الصحیح للبخاري : 5304)

سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ نے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا اور ان دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑی سی جگہ کھلی رکھی ۔

حدیث: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا ". (الصحیح لمسلم: 2842) .

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا قیامت کے دن جہنم کو لایا جائے گا جس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی ہر لگام پر ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچے گے ۔

أهداف سور القرآن
سُوْرَةُ الْبَلَدِ
The City | Al-Balad | شہر
90
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

اس سورت میں انسانیت سے ہمدردی کی تعلیم دی گئی ہے،اور نیکی کے کاموں میں سبقت کا حکم دیا گیا ہے۔

بعض موضوعات

1 انسان سے اس کی طاقت اوراس کے مال کے مطابق امتحان لیاجائے گا (1-7)

2 اللہ تعالی نے بندوں کودی گئی نعمتوں کا تذکرہ کرکے شکر پر ابھاراہے (8-16)

3 اصحاب الیمین کے ٹھکانے کا تذکرہ (17-18)

4 بائیں ہاتھ والوں کے ٹھکانے کا تذکرہ (19-20)

بعض اسباق

1 قرآنی تعلیمات کے اعتبارسے نیک لوگ اوربدلوگ کون ہیں اس کا تذکرہ ہوا۔ [304]

2 اس سورت کی ابتدا بلد حرام کی قسم سے ہورہی ہے جو رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا شہر تھا۔ [305]

3 احوال قیامت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔اور مومنوں اور کافروں کی جزا و سزا سے متعلق باتیں بیان کی گئی ہیں۔ سیدھے ہاتھ اور بائیں ہاتھ والوں کا ذکر ہوا۔ [306]

4 اس سورت میں ایمر جنسی صدقہ کی بھی فضیلت بتلائی گئی ہے۔جو کہ حصول جنت کا ذریعہ ہے۔

---

304 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الفرقان بين أولياء الرحمن وأولياء الشيطان: أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)

305 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (مكة بلد الله الحرام:عبد الملك القاسم)

306 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة: محمد بن أحمد القرطبي)

5 "ووالد وما ولد" آدم علیہ السلام اور اولاد آدم کی قسم کھا کر ان کی عظمت کو واضح کیا گیا کہ اس مخلوق کو عقل و بیان اور تدبیر کی صلاحیت عطا کی جن میں انبیاء، علماء اور نیک لوگ بھی ہیں۔

6 لقد خلقنا الانسان فی کبد۔۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو آزمائش کی جگہ بنایا ہے۔

7 انسان کمزور مخلوق ہے کیونکہ وہ آزمائشوں میں گھبرا جاتا ہے۔

8 عقلمند آدمی وہ ہے جو اپنا مراقبہ کرلیتا ہے، اپنے رب کا تقوی اختیار کرتا ہے، اوراس پر جمے رہتا ہے۔

9 انسان پر اللہ کی نعمتیں بہت زیادہ ہیں عقلمند وہ ہے جو ان نعمتوں پر شکر گزار ہوتا ہے تو یہ نعمتیں اس کو دنیا و آخرت کے اعتبار سے نفع دیتی ہیں، اور وہ آدمی احمق ہے جو نعمتوں میں ناشکری کرکے اپنے آپ کو ہلاک کرتا ہے۔

- سورۂ فجر میں انسان کے حالات موضوع گفتگو ہے۔سورۂ بلد میں محور، انسان کی تکالیف ہیں۔
- سورہ الفجر میں انسانیت کاتعاون نہ کرنے پر نکیر ہے توسورہ البلد میں انسانیت سے ہمدردی کی عظمت بتلائی گئی ہے۔۔دونوں سورتیں انسانیت کی اہمیت کا طرۂ امتیاز ہے۔ (Human Rights)

آیت 1 : قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿ أَلَمْ نَجْعَل لَّهُۥ عَيْنَيْنِ ﴿٨﴾ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ﴿٩﴾ وَهَدَيْنَٰهُ ٱلنَّجْدَيْنِ ﴿١٠﴾ ﴾ البلد

ترجمہ: کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہیں بنائیں۔ اور زبان اور ہونٹ (نہیں بنائے)۔ ہم نے دکھا دیے اس کو دونوں راستے۔

آیت: قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿ أَلَمْ نَجْعَل لَّهُۥ عَيْنَيْنِ ﴿٨﴾ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ﴿٩﴾ وَهَدَيْنَٰهُ ٱلنَّجْدَيْنِ ﴿١٠﴾ فَلَا ٱقْتَحَمَ ٱلْعَقَبَةَ ﴿١١﴾ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا ٱلْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ أَوْ إِطْعَٰمٌ

فِي يَوۡمٖ ذِي مَسۡغَبَةٖ ﴿١٤﴾ يَتِيمٗا ذَا مَقۡرَبَةٍ ﴿١٥﴾ أَوۡ مِسۡكِينٗا ذَا مَتۡرَبَةٖ ﴿١٦﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَتَوَاصَوۡاْ بِٱلصَّبۡرِ وَتَوَاصَوۡاْ بِٱلۡمَرۡحَمَةِ ﴿١٧﴾ أُوْلَٰٓئِكَ أَصۡحَٰبُ ٱلۡمَيۡمَنَةِ ﴿١٨﴾ وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بِـَٔايَٰتِنَا هُمۡ أَصۡحَٰبُ ٱلۡمَشۡـَٔمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيۡهِمۡ نَارٞ مُّؤۡصَدَةُۢ ﴿٢٠﴾ البلد

ترجمہ: سو اس سے نہ ہو سکا کہ گھاٹی میں داخل ہوتا ۔ اور کیا سمجھا کہ گھاٹی ہے کیا؟ ۔ کسی گردن (غلام لونڈی) کو آزاد کرنا ۔ یا بھوک والے دن کھانا کھلانا ۔ کسی رشتہ دار یتیم کو ۔ یا خاکسار مسکین کو ۔ پھر ان لوگوں میں سے ہو جاتا جو ایمان لاتے اورایکدوسرے کو صبر کیااور رحمکرنے کیوصیتکرتے ہیں ۔یہی لوگ ہیں دائیں بازو والے (خوش بختی والے) ۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا یہ کم بختی والے ہیں ۔انہی پر آگ ہوگی جو چاروں طرف سے گھیری ہوئی ہوگی

حدیث: عجبًا لأمرِ المؤمنِ . إن أمرَه كلَّه خيرٌ . وليس ذاك لأحدٍ إلا للمؤمنِ . إن أصابته سراءُ شكرَ . فكان خيرًا له . وإن أصابته ضراءُ صبر . فكان خيرًا له.(صحیح مسلم: 2999)

ترجمہ: مومن آدمی کا بھی عجیب حال ہے کہ اس کے ہر حال میں خیر ہی خیر ہے اور یہ بات کسی کو حاصل نہیں سوائے اس مومن آدمی کے کہ اگر اسے کوئی تکلیف بھی پہنچی تو اسے نے شکر کیا تو اس کے لیے اس میں بھی ثواب ہے اور اگر اسے کوئی نقصان پہنچا اور اس نے صبر کیا تو اس کے لیے اس میں بھی ثواب ہے۔

حدیث: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ـ رضى الله عنه ـ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ، وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ. فَقَالَ " اقْتُلُوهُ ". (البخاري: 1846)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے آ کر خبر دی کہ فتح مکہ کے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا ۔ جس وقت آپ نے اتارا تو ایک شخص نے خبر دی کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لٹک رہا ہے آپ نے فرمایا کہ اسے قتل کر دو ۔

حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ـ رضى الله عنهما ـ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ " لاَ هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا، فَإِنَّ هَذَا بَلَدٌ حَرَّمَ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ، وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلاَّ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لاَ يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلاَ يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلاَّ مَنْ عَرَّفَهَا، وَلاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا ". قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلاَّ الإِذْخِرَ، فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ. قَالَ قَالَ " إِلاَّ الإِذْخِرَ ". (الصحیح للبخاري : 1834)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا اب ہجرت فرض نہیں رہی لیکن (اچھی) نیت اور جہاد اب بھی باقی ہے اس لیے جب تمہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو تیار ہو جانا۔ اس شہر (مکہ) کو اللہ تعالیٰ نے اسی دن حرمت عطا کی تھی جس دن اس نے آسمان اور زمین پیدا کئے، اس لیے یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حرمت کی وجہ سے محترم ہے یہاں کسی کے لیے بھی مجھ سے پہلے لڑائی جائز نہیں تھی اور مجھے بھی صرف ایک دن گھڑی بھر کے لیے (فتح مکہ کے دن اجازت ملی تھی) اب ہمیشہ یہ شہر اللہ کی قائم کی ہوئی حرمت کی وجہ سے قیامت تک کے لیے حرمت والا ہے پس اس کا کانٹا کاٹا جائے نہ اس کے شکار ہانکے جائیں اور اس شخص کے سوا جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہو کوئی یہاں کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائے اور نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! اذخر (ایک گھاس) کی اجازت تو دیجئے کیونکہ یہاں یہ کاری گروں اور گھروں کے لیے ضروری ہے تو آپ ے فرمایا کہ اذخر کی اجازت ہے۔

حدیث: عن أَبِي هُرَيْرَةَ ـ رضى الله عنه ـ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم " أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ ". قَالَ سَعِيدُ ابْنُ مَرْجَانَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَعَمَدَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ ـ رضى الله عنهما ـ إِلَى عَبْدٍ لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ آلاَفِ دِرْهَمٍ ـ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ ـ فَأَعْتَقَهُ. (الصحيح للبخاري: 2517).

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بھی کسی مسلمان (غلام) کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس غلام کے جسم کے ہر عضو کی آزادی کے بدلے اس شخص کے جسم کے بھی ایک ایک عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا۔ سعید بن مرجانہ نے بیان کیا کہ پھر میں علی بن حسین (زین العابدین رحمہ اللہ) کے یہاں گیا (اور ان سے حدیث بیان کی) وہ اپنے ایک غلام کی طرف متوجہ ہوئے۔ جس کی عبداللہ بن جعفر دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار قیمت دے رہے تھے اور آپ نے اسے آزاد کر دیا۔

حدیث: عَنْ أَبِي ذَرٍّ ـ رضى الله عنه ـ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ، قَالَ " إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ ". قُلْتُ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ " أَغْلاَهَا ثَمَنًا، وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا ". قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ. قَالَ " تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لأَخْرَقَ ". قَالَ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ. قَالَ " تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ ". (الصحيح للبخاري: 2518).

ترجمہ: ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے پوچھا اور کس طرح کا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو سب سے زیادہ قیمتی ہو اور مالک کی نظر میں جو بہت زیادہ پسندیدہ ہو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر مجھ سے یہ نہ ہو سکا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ پھر کسی مسلمان کاریگر کی مدد کر یا کسی بے ہنر کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں یہ بھی نہ کر سکا؟ اس پر آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ کر دے کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جسے تم خود اپنے اوپر کرو گے۔

حدیث: عن شرحبيل بن السمط، أنه قال لعمرو بن عبسة: حدثنا حديثا سمعته من رسول الله - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قال: سمعت رسول الله - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يقول: " مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً كَانَتْ فِدَاءَهُ مِنَ النَّارِ ". (السنن أبي داؤد :3966)

ترجمہ: جو کسی ایمان والے قیدی کو چھڑائے وہ جہنم سے اس کے لئے کا فدیہ ہوگا۔

حدیث: عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ " إِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَعَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ ". سنن النسائي :2582).

ترجمہ: سلمان بن عامر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یقینا مسکین پر صدقہ کرنے پر ایک صدقہ ہے اور رشتہ دار (صاحب رحم) پر صدقہ کرنا دو صدقہ ہیں۔

حدیث: قوله تعالى (ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم " لاَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لاَ يَرْحَمُ النَّاسَ ". (الصحيح للبخاري : 7376)

ترجمہ: جریر بن عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرے گا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

حدیث: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم " الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ ارْحَمُوا أَهْلَ الأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ ". (السنن أبي داؤد : 4941)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رحم کرنے والوں پر رحمن بھی رحم کرتا ہے، لہذا تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

حدیث: عن عبد الله بن عمرو يرويه، قال ابن السرح عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ " مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا ". (السنن أبي داؤد : 4943)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا حق ادا نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الشَّمْسِ
The Sun | Ash-Shams | سورج
91
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- اس سورت کا محور نفس انسانی ہے، انبیاء کی تعلیم کا سب سے بنیادی طریقہ تزکیہ ہے ، ورنہ قوم ثمود کو دیکھ لیجیے کیا حشر ہوا جب انہوں نے نبی کو جھٹلایا اور نفس پر کنٹرول نہ ہونے کا نقصان اٹھایا۔[307]
- اس سورت کے شروع میں اللہ تعالی سات چیزوں کی قسم کھارہے ہیں۔
- اس سورت کا موضوع انسان کا نفس ہے۔جو اس کا تزکیہ کرے گا وہ کامیاب ہوگا اور جو نہیں کرے گا وہ نقصان اٹھائے گا۔[308]
- قوم ثمود کا تذکرہ کیا گیا جنھوں نے اللہ کی اونٹنی کو ہلاک کیا تو خود بھی ہلاک ہوئے۔
- اس سورت میں پہلے سورج ، چاند، ستارے، زمین ، آسمان وغیرہ کا ذکر ہوتا ہے جس کے بعد انسان کا ، جس سے پتہ چلتا ہے کہ انسان کتنی اہم مخلوق ہے۔

بعض موضوعات

1. اللہ کی قدرت کے مظاہر پر قسم اور تزکیہ نفس کی فضیلت پر اور اس کو چھوڑدینے کے انجام پر قسم (1-10)
2. قوم ثموداوران کی طرف بھیجی گئ اونٹنی کا تذکرہ (11-15)

بعض اسباق

1. اللہ تعالیٰ نے سورج ، دھوپ، چاند ، دن، رات ، آسمان ، زمین اور نفس کی قسم کھا کر ان کی شان کو واضح کیا اور ان میں غور فکر کرنے کی دعوت دی۔
2. اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں سے جس کی چاہے قسم کھا سکتاہے لیکن انسان و جن اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم نہیں کھا سکتے۔

307 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں .(قاعدة مختصرة في وجوب طاعة الله ورسوله صلى الله عليه وسلم وولاة الأمور: أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)

308 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں : الداء والدواء(الجواب الكافي لمن سأل عن الدواء الشافي)ابن قيم الجوزية

3 مزید احوال قیامت کا ذکر ہوا کہ مومنوں کے لیے جزا اور کافروں کے لیے سزا ہوگی۔

4 انسان کی کامیابی اور ناکامی کے راز بتائے جارہے ہیں۔ [309]

5 زندگی بوجھ معلوم ہو تو نفس کی اصلاح اور اعمال کی اصلاح شروع کردیں۔ [310]

6 زندگی smooth ہو تو شکر ادا کریں۔ [311]

7 **فالهمها فجورها و تقوها**۔۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ہدایت و گمراہی کے قبول کرنے میں اختیار دیا ہے، ہدایت کو بھی واضح کیا گیا اور ضلالت کو بھی واضح کیا گیا، انسان کا اپنا یہ اختیار ہے کہ وہ ہدایت یافتہ بنے یا گمراہی کا راستہ اختیار کرے۔

8 قد افلح من تزکی۔۔۔ کامیابی کا دارومدار تزکیہ نفس پر ہے اور وہ آدمی ناکام ہے جو نفس کو آزاد اور بے لگام جانور کی طرح چھوڑ دیتا ہے۔

9 کذبت ثمود بطغوھا۔۔۔ قوم ثمود کی سرکشی اور ان کے انجام کو واضح کیا گیا۔

10 پچھلی امتوں کے واقعات اس لیے بیان کیے گئے ہیں تاکہ مومنوں کے تزکیہ نفس کا سامان ہوجائے۔

11 اللہ کی نشانیوں کی بے حرمتی کرنے والوں کا انجام اللہ کا عذاب ہے۔

12 اللہ کے دین کا انکار کرنے والوں کے درکات ہیں شقی بدبخت ، اشقی بڑا بدبخت۔

13 اللہ تعالیٰ کسی قوم کو اتمام حجت کے بعد ہلاک کرتے ہیں، قوم ثمود کے لیے ناقۃ اللہ کا آنا اتمام حجت تھا۔

14 جب انسان سرکش ہوجاتاہے تو اس کی سرکشی اس کو دین کا منکر اور حق جھٹلانے والا بنا دیتی ہے۔

15 نیت کی اصلاح کے بعد اعمال کی اصلاح بھی ضروری ہے۔

سورہ لیل میں تزکیہ کے ثمرات پر روشنی ڈالی گئی ہے اور مزید بتایا کہ تزکیہ کا نتیجہ "اعطی اور صدق بالحسنی" ہے جس کے نتیجے میں یسر والی زندگی نصیب ہوتی ہے، جب کہ تدسیہ کا نتیجہ بخل اور تکذیب ہی ہے، جس سے لازمی طور پر عسر اور مشکلات کا دنیا ہی میں سامنا کرناپڑتاہے۔

---

309 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الفوز العظيم والخسران المبين في ضوء الكتاب والسنة: سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

310 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (معالم في طريق الإصلاح :عبد العزيز بن محمد السدحان)

311 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (عدة الصابرين وذخيرة الشاكرين:ابن قيم الجوزية)

آیت : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّىٰهَا ﴿٧﴾ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَىٰهَا ﴿٨﴾ قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّىٰهَا ﴿٩﴾ وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّىٰهَا ﴿١٠﴾﴾ الشمس

ترجمہ: قسم ہے نفس کی اور اسے درست بنانے کی۔ پھر سمجھ دی اس کو بدکاری کی اور بچ کر چلنے کی۔ جس نے اسے پاک کیا وہ کامیاب ہوا۔ اور جس نے اسے خاک میں ملا دیا وہ ناکام ہوا۔

حدیث: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَمْعَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " {إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا} انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ، مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ، مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ ". وَذَكَرَ النِّسَاءَ فَقَالَ " يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ يَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ، فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ ". ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ وَقَالَ " لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ ". وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم " مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ عَمِّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ ". (الصحيح للبخاري : 4942)

عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطبہ میں صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا ذکر فرمایا اور اس شخص کا بھی ذکر فرمایا جس نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالی تھیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا «إذ انبعث أشقاها» یعنی اس اونٹنی کو مار ڈالنے کے لیے ایک مفسد بدبخت (قدار نامی) کو اپنی قوم میں ابوزمعہ کی طرح غالب اور طاقتور تھا اٹھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے حقوق کا بھی ذکر فرمایا کہ تم میں بعض اپنی بیوی کو غلام کی طرح کوڑے مارتے ہیں حالانکہ اسی دن کے ختم ہونے پر وہ اس سے ہمبستری بھی کرتے ہیں۔ پھر آپ نے انہیں ریاح خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ایک کام جو تم میں ہر شخص کرتا ہے اسی پر تم دوسروں پر کس طرح ہنستے ہو۔ ابومعاویہ نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام بن عروہ بن زبیر نے، ان سے عبداللہ بن زمعہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس حدیث میں) یوں فرمایا ابوزمعہ کی طرح جو زبیر بن عوام کا چچا تھا۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ اللَّيْلِ
The Night | Al-Lail | رات
92
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- اس میں انسانی اعمال اور اس کے انجام کا تذکرہ ہوا ہے۔
- بتاگیا کہ انسانی اعمال مختلف ہوتے ہیں۔ ایک نیک ہوتاہے تو دوسرا گمراہی والا۔پھر ہر دوکا انجام بھی بتلادیا گیاہے۔[312]

بعض موضوعات

1. قدرت الٰہیہ کے مظاہر اور ساتھ میں انفاق فی سبیل اللہ کی فضیلت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ (1-7)
2. بخیلی کا انجام (8-11)
3. جھٹلانے والوں کا انجام آگ ہے (12-16)
4. اللہ تعالی کے راستے میں خرچ کرنے والے متقی حضرات نار جہنم سے بچالئے جائیں گے۔ (17-21)

بعض اسباق

1. رات اور دن کی قسم کھا کر اللہ تعالی نے اس کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔
2. آفاق و انفس میں غور کرنے سے رب کی عظمت اور شان کا اندازہ ہوتا ہے ۔
3. اللہ تعالی کی عظمت پر غور کرنے سے بندہ اس کی عبادت کی طرف متوجہ ہوتاہے۔
4. اللہ تعالیٰ نے بطور امتحان انسان کو اطاعت ونا فرمانی میں آزاد چھوڑا ،جس راہ کی جستجو کرے گا وہ راہ آسان ہوگی، اما شاکرا و اما کفورا "یا تو وہ شکر گزار ہویا نافرمان"
5. جو آدمی آخرت کے مقابلے میں دنیوی زندگی کو ترجیح دے گا ایسا آدمی سراسر خسارے میں ہے اور اس کا ٹھکانہ ھاویہ نامی جگہ ہوگی۔

312 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الفرقان بين أولياء الرحمن وأولياء الشيطان: أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)

﴿6﴾ حقیقی بد بختی یہ ہے کہ ایک آدمی بے دینی شرک و کفر کی وجہ سے جہنم کا مستحق بن جائے۔

﴿7﴾ صدقہ و خیرات کرنے سے ایک آدمی جہنم کی آگ سے بچ سکتا ہے۔

﴿8﴾ اہل مکہ کو تکذیب رسالت کی پاداش میں آنے والے عذاب سے ڈرایا جارہا ہے۔

﴿9﴾ آخر میں مومن کی صفت بیان کی جارہی ہے جو اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لیے اس کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔[313]

﴿10﴾ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

﴿11﴾ اخلاص کے ساتھ تمام اعمال بجالانے کا حکم دیا گیا۔

﴿12﴾ چوکنا کیا گیا کہ جس مال کے لیے وہ تگ و دو کررہا ہے اس کے کچھ کام آنے والا نہیں۔

﴿13﴾ نیت کی اصلاح کے بعد ہی اعمال کی اہمیت۔

مناسبت / لطائف التفسیر

سورة اللیل میں مزید بتایا گیا کہ تزکیہ کا نتیجہ "اعطی" اور "صدق بالحسنی" آخر میں "یسر" والی زندگی، جبکہ تدسیہ کا نتیجہ بخل و تکذیب آخر میں "عسر" والی زندگی۔

آیات اور حدیث

آیت: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ﴿٥﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ﴿٦﴾ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ﴿٨﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ ﴿٩﴾ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ ﴿١٠﴾﴾ الليل

ترجمہ: جس نے دیا (اللہ کی راہ میں) اور ڈرا (اپنے رب سے) ۔ اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا ۔ تو ہم بھی اس کو آسان راستے کی سہولت دیں گے ۔ لیکن جس نے بخیلی کی اور بے پرواہی برتی ۔ اور نیک بات کی تکذیب کی ۔ تو ہم بھی اس کی تنگی ومشکل کے سامان میسر کر دیں گے۔

313 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (تذكير المسلمين بصفات المؤمنين :عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

حدیث: من تصدّقَ بعدْلِ تمرةٍ من كَسْبٍ طَيِّبٍ ، ولا يقبلُ اللهُ إلَّا الطَّيِّبُ ، وإنَّ اللهَ يَتَقَبَّلُهَا بيمينِهِ ، ثم يُربيها لصاحبها ، كما يُرَبِّي أحدكم فَلُوَّهُ ، حتى تكونَ مثلَ الجبلِ .(صحيح البخاري:1410)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پاک کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے اور اللہ صرف پاک کمائی کو قبول کرتا ہے، پھر اس کو خیرات کرنے والے کے لیے پالتا رہتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ خیرات پہاڑ کے برابر ہوجاتی ہے ۔

حدیث: عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ قَدِمْتُ الشَّأْمَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْتُ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ، فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي، قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا أَبُو الدَّرْدَاءِ. فَقُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِي، قَالَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ. قَالَ أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمُ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وسلم أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم الَّذِي لاَ يَعْلَمُ أَحَدٌ غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ يَقْرَأُ عَبْدُ اللَّهِ {وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى}. فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ {وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى * وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى * وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى}. قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ. (الصحيح للبخاري: 3742)

ترجمہ: علقمہ نے بیان کیا کہ میں جب شام آیا تو میں نے دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا کی ، کہ اے اللہ ! مجھے کوئی نیک ساتھی عطا فرما۔ پھر میں ایک قوم کے پاس آیا اور ان کی مجلس میں بیٹھ گیا، تھوڑی ہی دیر بعد ایک بزرگ آئے اور میرے پاس بیٹھ گئے ، میں نے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں ؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ ابودرداء رضی اللہ عنہ ہیں ، اس پر میں نے عرض کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ کوئی نیک ساتھی مجھے عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجھے عنایت فرمایا۔ انہوں نے دریافت کیا ، تمہارا وطن کہاں ہے ؟ میں نے عرض کیا کوفہ ہے ۔ انہوں نے کہا کیا تمہارے یہاں ابن ام عبد ، صاحب النعلین ، صاحب وسادہ ، و مطہرہ (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما) نہیں ہیں ؟ کیا تمہارے یہاں وہ نہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی شیطان سے پناہ دے چکا ہے کہ وہ انہیں کبھی غلط راستے پر نہیں لے جا سکتا ۔ (مراد عمار رضی اللہ عنہ سے تھی) کیا تم میں وہ نہیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے بہت سے بھیدوں کے حامل ہیں جنہیں ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ۔ (یعنی حذیفہ رضی اللہ عنہ) اس کے بعد انہوں نے دریافت فرمایا عبداللہ رضی اللہ عنہ آیت ((واللیل اذا یغشیٰ)) کی تلاوت کس طرح کرتے ہیں ؟ میں نے انہیں پڑھ کر سنائی کہ ((واللیل اذا یغشیٰ والنہار اذا تجلیٰ والذکر والانثی)) اس پر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبان مبارک سے مجھے بھی اسی طرح یاد کرایا تھا۔

حدیث: عَنْ عَلِيٍّ ـ رضى الله عنه ـ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ، فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ، وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ " مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ وَمَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلاَّ كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَإِلاَّ قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً

". قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلاَ نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ. قَالَ " أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاءِ ". ثُمَّ قَرَأَ {فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى * وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى} الآيَةَ. (الصحيح للبخاري : 4948)

ترجمہ: علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم بقیع الغرقد میں ایک جنازہ کے ساتھ تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے۔ آپ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے چاروں طرف بیٹھ گئے۔ آپ کے ہاتھ میں چھڑی تھی۔ آپ نے سر جھکا لیا پھر چھڑی سے زمین کو کریدنے لگے۔ پھر فرمایا کہ تم میں کوئی شخص ایسا نہیں، کوئی پیدا ہونے والی جان ایسی نہیں جس کا جنت اور جہنم کا ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو۔ یہ لکھا جا چکا ہے کہ کون نیک ہے اور کون برا ہے۔ ایک صاحب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر کیا حرج ہے اگر ہم اپنی اسی تقدیر پر بھروسہ کر لیں اور نیک عمل کرنا چھوڑ دیں جو ہم میں نیک ہو گا، وہ نیکیوں کے ساتھ جا ملے گا اور جو برا ہو گا اس سے بروں کے سے اعمال ہو جائیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ نیک ہوتے ہیں انہیں نیکوں ہی کے عمل کی توفیق حاصل ہوتی ہے اور جو برے ہوتے ہیں انہیں بروں ہی جیسے عمل کرنے کی توفیق ہوتی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی "فأما من أعطى واتقى * وصدق بالحسنى» یعنی "سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا سو ہم اس کے لیے نیک کاموں کو آسان کر دیں گے۔

حدیث: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ، قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ "إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَةٌ يَغْلِي مِنْهَا دِمَاغُهُ". (الصحيح للبخاري : 6561)

ترجمہ: شعبہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ابواسحاق سبیعی سے سنا، کہا کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن عذاب کے اعتبار سے سب سے کم وہ شخص ہو گا جس کے دونوں قدموں کے نیچے آگ کا انگارہ رکھا جائے گا اور اس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہو گا۔

حدیث: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ " كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، إِلاَّ مَنْ أَبَى ". قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَأْبَى قَالَ " مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى ".
(الصحيح 363/3 ح0827 - ك الاعتصام بالكتاب والسنة، ب الاقتداء بسنن رسول الله - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -).

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان کے جنہوں نے انکار کیا۔" صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انکار کون کرے گا؟ فرمایا "جو میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو میری نافرمانی کرے گا اس نے انکار کیا۔"

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الضُّحٰى
Az-zuha | چاشت
The Forenoon after Sunrise
93
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- نبوت سے پہلے محمد ﷺ پر اللہ کے انعامات کا تذکرہ۔
- اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر دنیا اور آخرت میں جو انعامات کیے ان کا تذکرہ ہے ۔ [314]
- تین انعامات کا تذکرہ ہوا: یتیم پاکر جگہ دی، راہ بھولا پاکر ہدایت دی اور نادار پاکر تونگری دی۔
- اس کے مقابل تین وصیتیں کی گئیں: یتیم پر سختی نہ کیجیے، سوال کرنے والے کو ڈانٹ ڈپٹ نہ کیجیے اور اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کیا کیجیے۔ [315]

1. نبی ﷺ کے دل کو ثبات قدمی اور آپ پر اللہ کے انعامات کا تذکرہ اور اللہ کی جانب سے آپ ﷺ کو دی گئی چند ہدایات(1-11)

1. اللہ نے چاشت اور رات کے وقت کی قسم کھا کر اس کی عظمت کو بتلایا ہے ۔
2. اہل علم نے کہاکہ اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کہاکہ "ماودعک ربک وما قلی" تو اس سے قبل چاشت اوررات کے وقت کی قسم کھائی ، ان میں ربط یہ ہے کہ اے اللہ کے رسول اللہ تعالی آپ کو نہ رات میں چھوڑے گااورنہ ہی دن میں۔
3. دنیا کے مقابلے میں آخرت کو ترجیح دینے کا حکم دیا کیونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت کی زندگی ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔

314 ۔ مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (شمائل النبي صلى الله عليه وسلم:محمد بن عيسى الترمذي)
315 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں)فضل كفالة اليتيم: عبد الله بن ناصر بن عبد الله السدحان(

﴿4﴾ اللہ نے اپنے نبی سے اپنی نعمتیں گنوائی کہ جب آپ یتیم تھے تب اللہ نے دادا اور چچا کے ذریعہ مدد کی اور آپ ہدایت کی جستجو میں لگے تھے اللہ نے آپ کو نبوت سے سرفراز کیا۔

﴿5﴾ آزمائش کے حالات میں آدمی کو اپنی پچھلی زندگی پر غور کرنا چاہیے کہ ایسے حالات اس کے ساتھ اس سے قبل آئے تھے تب اللہ تعالیٰ نے مجھے ان مشکلات سے نجات دی تھی اسی طرح اب بھی میں مصیبت میں ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے ماضی کی طرح اب بھی پریشانی سے نجات دے گا ،اس طرح سوچنے سے ایک بندہ بدگمانی سے بچ جاتا ہے۔

﴿6﴾ جس آدمی کو بھی نعمت ملے وہ اس نعمت کا شکر گزار بنے اور اس کو بیان کرے اور جس نے اس کو چھپایا اس نے ناشکری کی۔

- یہ سورت اور اس کے بعد والی سورت سورۃ الشرح اور سورۃ الکوثر اللہ کی محمد ﷺ سے محبت پر نشاندہی کرتی ہیں۔
- سورۃ الضحی میں قبل از نبوت نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے اور سورۃ الشرح میں بعد از نبوت اور ہجرت کے وقت کی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے ۔

آیت :و قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ﴿٤﴾﴾الضحی
ترجمہ: یقیناً تیرے لیے انجام آغاز سے بہتر ہوگا

آیت: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾﴾الضحی
ترجمہ: پس یتیم پر تو بھی سختی نہ کیا کر۔

آیت: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (11)﴾الضحی
ترجمہ: اور اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کرتے رہیے۔

حدیث: كافلُ اليتيمِ له أو لغيرِه ، أنا وهو كهاتينِ في الجنةِ . وأشار مالكٌ بالسبابةِ والوسطَى .(صحیح مسلم: 2983)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی یتیم بچے کی کفالت کرنے والا اس کا کوئی قریبی رشتہ دار یا اس کے علاوہ اور جو کوئی بھی ہو اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہادت کی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کرکے بتایا۔

حدیث: قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ ـ رضى الله عنه ـ قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ، لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ {وَالضُّحَى * وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى * مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى} (الصحيح للبخاري: 4950)

ترجمہ: جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پڑ گئے اور دو یا تین راتوں کو (تہجد کے لیے) نہیں اٹھ سکے۔ پھر ایک عورت (ابولہب کی عورت عوراء) آئی اور کہنے لگی۔ اے محمد! میرا خیال ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے۔ دو یا تین راتوں سے دیکھ رہی ہوں کہ تمہارے پاس وہ نہیں آیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "والضحی * واللیل اِذا سجی * ما ودعک ربک وما قلی" آخر تک یعنی "قسم ہے دن کی روشنی کی اور رات کی جب وہ قرار پکڑے کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ آپ سے بیزار ہوا ہے۔"

حدیث: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اضْطَجَعَ النَّبِيُّ ـ صلى الله عليه وسلم ـ عَلَى حَصِيرٍ فَأَثَّرَ فِي جِلْدِهِ فَقُلْتُ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كُنْتَ آذَنْتَنَا فَفَرَشْنَا لَكَ عَلَيْهِ شَيْئًا يَقِيكَ مِنْهُ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ـ صلى الله عليه وسلم ـ " مَا أَنَا وَالدُّنْيَا إِنَّمَا أَنَا وَالدُّنْيَا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا " .
(السنن ابن ماجة: 4109)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر لیٹے تو آپ کے بدن مبارک پر اس کا نشان پڑ گیا، میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ کے رسول! اگر آپ ہمیں حکم دیتے تو ہم آپ کے لیے اس پر کچھ بچھا دیتے، آپ اس تکلیف سے بچ جاتے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں تو دنیا میں ایسے ہی ہوں جیسے کوئی مسافر درخت کے سائے میں آرام کرے، پھر اس کو چھوڑ کر وہاں سے چل دے۔"

حدیث: عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ بُجَيْدٍ، وَكَانَتْ، مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّهَا قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ إِنَّ الْمِسْكِينَ لَيَقُومُ عَلَى بَابِي فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيهِ إِيَّاهُ . فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " إِنْ لَمْ تَجِدِي لَهُ شَيْئًا تُعْطِينَهُ إِيَّاهُ إِلاَّ ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ فِي يَدِهِ " .
(السنن أبي داود: 1667)

ترجمہ: ام بجید رضی اللہ عنہا یہ ان لوگوں میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی

، وہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے دروازے پر مسکین کھڑا ہوتا ہے لیکن میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو میں اسے دوں ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: " اگر تمہیں کوئی ایسی چیز نہ ملے جو تم اسے دے سکو سوائے ایک جلے ہوئے کھر کے تو وہی اس کے ہاتھ میں دے دو"۔

حدیث: عَنْ أَنَسٍ، قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم الْمَدِينَةَ أَتَاهُ الْمُهَاجِرُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْنَا قَوْمًا أَبْذَلَ مِنْ كَثِيرٍ وَلاَ أَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِيلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَأَشْرَكُونَا فِي الْمَهْنَإِ حَتَّى خِفْنَا أَنْ يَذْهَبُوا بِالأَجْرِ كُلِّهِ . فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم " لاَ مَا دَعَوْتُمُ اللَّهَ لَهُمْ وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ " . قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ . (السنن للترمذي : 2487)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو آپ کے پاس مہاجرین نے آکر عرض کیا: اللہ کے رسول! جس قوم کے پاس ہم آئے ہیں ان سے بڑھ کر ہم نے کوئی قوم ایسی نہیں دیکھی جو اپنے مال بہت زیادہ خرچ کرنے والی ہے اور تھوڑے مال ہونے کی صورت میں بھی دوسروں کے ساتھ غم خواری کرنے والی ہے۔ چنانچہ انہوں نے ہم کو محنت و مشقت سے باز رکھا اور ہم کو آرام و راحت میں شریک کیا یہاں تک کہ ہمیں خوف ہے کہ ہماری ساری نیکیوں کا ثواب کہیں انہیں کو نہ مل جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بات ایسی نہیں ہے جیسا تم نے سمجھا ہے جب تک تم لوگ اللہ سے ان کے لیے دعائے خیر کرتے رہو گے اور ان کا شکریہ ادا کرتے رہو گے"

حدیث: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ " لاَ يَشْكُرُ اللَّهَ مَنْ لاَ يَشْكُرُ النَّاسَ " . (السنن أبي داود : 4811)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں کا شکر گزار نہ ہو وہ اللہ کا شکر گزار نہیں ۔

أهداف سور القرآن
سُوْرَةُ الشَّرْحِ
Ash-sharah | سینہ کا کھولنا
The Opening Forth
94
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- نبوت کے بعد محمد ﷺ پر کی گئی اللہ کی نعمتوں کا ذکر۔
- شرح صدر جیسی عظیم نعمت جو رسول اللہ ﷺ کو عطا کی گئی اس کا تذکرہ ہے۔
- اللہ تعالی نے اپنے نام کے ساتھ محمد ﷺ کا نام جوڑا جو ہر نماز میں پکارا جاتا ہے۔ (ورفعنا لك ذكرك) [316]
- ایک اہم اصول کو بتلا کر ہمت دلائی جارہی ہے کہ مشکل کے بعد آسانیاں آنی والی ہیں۔ قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿فَإِنَّ مَعَ ٱلْعُسْرِ يُسْرًا ۝٥ إِنَّ مَعَ ٱلْعُسْرِ يُسْرًا ۝٦﴾ الشرح [317]

بعض موضوعات

1. اللہ تعالیٰ کے پاس رسول ﷺ کا مقام ومرتبہ کا تذکرہ (1-8)

بعض اسباق

1. الم نشرح لک صدرک۔۔۔ ایک آدمی کا دل دین کی فہم کے لیے کھول دیا جانا یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے (کیونکہ آدمی کو دنیا کی ساری نعمتیں مل جائے لیکن اسلام کی توفیق نہ ہو تو وہ سب سے بڑا بدقسمت اور ناکام آدمی ہے۔)
2. ووضعنا عنک وزرک۔۔۔ مشکلات سے نکلنے کا حل اللہ کی حمد اور استغفار ہے۔

316 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (شمائل النبي صلى الله عليه وسلم:محمد بن عيسى الترمذي)

317 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (عدة الصابرين وذخيرة الشاكرين:ابن قيم الجوزية)

3 ورفعنا لک ذکرک۔۔۔ اگر ایک مومن کا تعلق اللہ سے گہرا ہو جائے تو ساری دنیا اس کو ذلیل کرنا چاہے تب بھی اللہ تعالیٰ اس کو اونچا اٹھاتا ہے۔

4 ایک مومن کو مصائب میں یہ سوچنا چاہیے کہ یہ مصیبتیں خود میرے رفع درجات کا ذریعہ ہیں اور ان مصائب کے ساتھ ہی راحت اور آرام کے حالات آنے والے ہیں۔

5 علماء نے کہا کہ اس سورت میں آپ ﷺ کے شق صدر کی طرف اشارہ ہے۔

6 فاذا فرغت فانصب۔۔۔ نعمتوں کے ملنے کے بعد آدمی اللہ کو بھول نہ جائے بلکہ حدیث میں ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا جو آدمی مشکلات میں دعا کو قبول کروالینا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ خوشحالی کے وقت کثرت سے دعا کرے۔

7 اللہ کی نعمتوں پر شکر اور اس کی عبادت کی ترغیب دلائی جارہی ہے۔ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَٱنصَبْ ۝٧ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَٱرْغَب ۝٨﴾ الشرح

8 اس سے پہلے والی سورت میں جو تحدیث نعمت کا ذکر ہے اس سورت میں انہیں نعمتوں کا تذکرہ کیا جارہا ہے۔

نبوت کے بعد حاصل ہونے والی نعمتیں۔

آیت : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿فَإِنَّ مَعَ ٱلْعُسْرِ يُسْرًا ۝٥ إِنَّ مَعَ ٱلْعُسْرِ يُسْرًا ۝٦﴾ الشرح

ترجمہ: پس یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

حدیث: يَسِّروا ولا تُعسِّروا وبَشِّروا ولا تُنفِّروا. (صحيح البخاري 69)

ترجمہ: آسانی کرو اور سختی نہ کرو، لوگوں کو خوشخبری سناؤ اور (زیادہ تر ڈرا کر انہیں) متنفر نہ کرو۔

حدیث: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَتَاهُ جِبْرِيلُ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هَذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ . ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لأَمَهُ ثُمَّ أَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ إِلَى أُمِّهِ - يَعْنِي ظِئْرَهُ - فَقَالُوا إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ . فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ . قَالَ أَنَسٌ وَقَدْ كُنْتُ أَرَى أَثَرَ ذَلِكَ الْمِخْيَطِ فِي صَدْرِهِ . (الصحيح لمسلم: 162c) .

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے جبرئیل نے آپ کو پکڑا، آپ کو پچھاڑا اور دل کو چیر کر اس میں سے جمے ہوئے خون کا ایک لو تھڑا نکالا اور کہا کہ یہ آپ میں شیطان کا حصہ تھا پھر اس دل کو سونے کے طشت میں زم زم کے پانی سے دھویا پھر اسے جوڑ کر اس جگہ میں رکھ دیا اور لڑکے دوڑتے ہوئے آپ کی رضاعی والدہ کی طرف آئے اور کہنے لگے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قتل کر دئے گئے یہ سن کر سب دوڑے دیکھا صرف آپ کا رنگ خوف کی وجہ سے بدلا ہوا ہے انس کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے سینہ مبارک میں اس سلائی کا نشان دیکھا تھا۔

حدیث: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ، رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ " بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ سَمِعْتُ قَائِلاً يَقُولُ أَحَدٌ بَيْنَ الثَّلاَثَةِ فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا مَاءُ زَمْزَمَ فَشَرَحَ صَدْرِي إِلَى كَذَا وَكَذَا " . قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ يَعْنِي قُلْتُ لأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَا يَعْنِي قَالَ " إِلَى أَسْفَلِ بَطْنِي فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِي فَغُسِلَ قَلْبِي بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ أُعِيدَ مَكَانَهُ ثُمَّ حُشِيَ إِيمَانًا وَحِكْمَةً " . (سنن الترمذي: 3669) .

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ایک شخص مالک بن صعصعہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں بیت اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ میں نہ ہی سو رہا تھا اور نہ ہی جاگ رہا تھا۔ کہ ایک شخص کی آواز سنی۔ اس کے ساتھ دو اور بھی تھے۔ وہ لوگ ایک طشت لائے جس میں زمزم تھا۔ اس نے میرے سینے کو چاک کیا۔ یہاں تک کہ قتادہ کہتے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا مطلب تو انہوں نے فرمایا کہ پیٹ کے نیچے تک پھر میرے دل کو نکالا اور آب زمزم سے دھونے کے بعد واپس اسی جگہ لگا دیا پھر اس میں ایمان اور حکمت بھر دیا گیا۔ اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ التِّيْنِ
The Fig | At-Teen | انجیر
95
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- اس سورت میں دو موضوع پر بحث کی گئی ہے :1۔ انسان کی تکریم 2۔ آخرت [318]
- تین اور زیتون سے فلسطین کی سرزمین مراد ہے، طور سے وہ سرزمین مراد ہے جہاں اللہ نے موسیٰ-علیہ السلام- سے کلام کیا، بلد امین سے مکہ مکرمہ ۔یہ تینوں سرزمین ایسی ہیں جسے اللہ نے رسالت کے لیے منتخب کیا۔ [319]
- جس طرح اللہ پاکیزہ سرزمینوں کی قسم کھارہے ہیں اسی طرح اللہ نے انسان کو پاکیزہ بنایا ہے۔

1. اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کی تکریم اور انسانوں کا کفر ومعاصی کی طرف جھکاؤ۔ (1-8)

1. جب انسان عصیان اور طغیانی پر اتر آئے تو گر جاتا ہے لیکن ایمان اور عمل صالح کے ذریعہ اپنا مقام بنالیتا ہے۔ [320]
2. انجیر، زیتون، طورِ سینین اور بلد آمین (مکہ) کی اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر چار چیزوں کی اہمیت اوراس کے فوائد کو واضح کیا ہے۔
3. جب آدمی انجیر اور زیتون کے پھل کو دیکھے گا اور غور کرے گا تو اس کے عجائب اور فوائد سے پتہ چلے گا کہ اللہ تعالیٰ بڑی کامل قدرتوں والا ہے ،جس سے اس کے ایمان میں مزید اضافہ ہوگا۔
4. لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔۔۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی دوسری مخلوقات کے مقابلے فضیلت بیان کی۔ لیکن اگر ایمان اور عمل صالح ہی نہ ہو تو پھر ساری مخلوقات میں سب سے بدتر حال انسان کا ہو جائے گا ۔اولئک کالانعام بل هم اضل سبیلا

---

318 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (حقوق الإنسان في الإسلام: عبد الله بن عبد المحسن التركي)

319 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیرج8ص434)

320 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الضلالة بعد الهدى أسبابها وعلاجها: عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

﴿5﴾ طور سینین اور مکہ کو مقامات مقدسہ میں سے شمار کیا گیا، مکہ کے بارے میں بہت سی احادیث اس کی حرمت اور فضیلت کو ثابت کرتی ہیں۔

﴿6﴾ فما یکذبک بعد بالدین۔۔ ان نعمتوں پر غور کرنے سے اللہ تعالیٰ کی سب سے اعلیٰ حاکمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

مناسبت / لطائف التفسیر

- نبوت کے بعد محمد ﷺ پر اللہ کی نعمتیں۔
- اس آیت کے آخر میں سوال ہے: کیا اللہ حاکموں کا حاکم نہیں ؟ اس کا جواب: بلیٰ وانا علی ذلك من الشاهدين۔

آیات اور حدیث

آیت: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ﴿٤﴾﴾ التین

ترجمہ: یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔

حدیث: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیه وسلم وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ "إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُبْعَثُ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيُكْتَبُ رِزْقُهُ وَأَجَلُهُ وَعَمَلُهُ ثُمَّ يُكْتَبُ شَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ. (ابو داؤد: 4708)

ترجمہ: تمہاری پیدائش کے مراحل میں نطفہ ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک مجتمع رہتا ہے، پھر اتنے ہی دن جما ہوا خون (لوتھڑا) بن جاتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں کے لیے گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالی اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار باتیں لکھنے کا حکم ہوتا ہے۔ وہ اس کا رزق، اجل (عمر یا موت)، عمل اور یہ کہ وہ خوش بخت ہوگا یا بد بخت، یہ سب لکھ دیتا ہے۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْعَلَقِ
The Clot | Al-Alaq | خون کا لوتھڑا
96
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- پہلی وحی، اسے "سورۃ اقرأ" بھی کہا جاتا ہے۔
- یہ سورت علم ، عمل اور عبادات پر مشتمل ہے اور علم کی دعوت سے شروع ہوکر عبادت پر ختم ہوتی ہے۔[321]
- انسان کی سرکشی کو بتایا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو بے نیاز سمجھتا ہے: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿كَلَّآ إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لَيَطْغَىٰٓ ﴿٦﴾ أَن رَّءَاهُ ٱسْتَغْنَىٰٓ ﴿٧﴾ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ ٱلرُّجْعَىٰٓ ﴿٨﴾﴾العلق[322]
- ابوجہل کا قصہ اوراس پرنازل ہونے والاعذاب کاذکر۔ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿أَرَءَيْتَ ٱلَّذِى يَنْهَىٰ ﴿٩﴾ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰٓ ﴿١٠﴾﴾العلق
- اس میں دنیا کے نیک انسان اور سب سے جاہل انسان دونوں کا ذکر۔ ایک محمد ﷺ ہیں جو سارے انسانوں میں سب سے افضل ہیں جبکہ دوسری طرف اَبو جہل یعنی جاہلوں کا باپ ہے اور یہ اس وجہ سے کہ اس نے حق کا انکار کیا۔[323]
- جو قوم قلم سے لکھنا نہ جانتی تھی انہیں پہلی ہی وحی میں قلم کی اہمیت سے آگاہ کر دیا گیا۔ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ٱلَّذِى عَلَّمَ بِٱلْقَلَمِ ﴿٤﴾﴾العلق[324]
- علم سے مراد اللہ کے نام والا علم اور اللہ کی مقرر کردہ حدود میں آنے والا علم ورنہ اَبو جہل بھی دنیا داری میں بڑا تیز تھا لیکن آخرت کے مسئلہ میں جہالت کی وجہ سے جہنم رسید ہوا۔[325]

بعض موضوعات

321 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (ثمرة العلم والعمل: عبد الرزاق بن عبد المحسن العباد البدر)
322 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر قرطبی ج20/ص110)
323 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (شمائل النبي صلى الله عليه وسلم:محمد بن عيسى الترمذي)
324 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر ج8/ص436)
325 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (أسماء الله وصفاته وموقف أهل السنة منها:محمد بن صالح العثيمين) معالم في طريق طلب العلم - عبدالعزيز بن محمد بن عبدالله السدحان

1 لکھنے پڑھنے اور علم حاصل کرنے کا حکم دیا گیا (1-5)

2 انسان کی طبیعت اور اس کا آخرت کو بھول جانے کا تذکرہ (6-8)

3 ان سرکش لوگوں کو تنبیہ جو راہ حق سے روکتے ہیں (9-19)

بعض اسباق

1 علم سیکھنے پر ابھارا گیا ہے۔پہلی وحی میں (اقرا) تعلیم کا حکم، تعلیم کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

2 بنیادی علم حاصل کرنے کو شریعت اسلامیہ میں فرض قرار دیا گیا ہے۔

3 **الذی علم بالقلم**۔۔۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح زبان بات کو سمجھنے اور سمجھانے کا ایک اہم ذریعہ ہے اسی طرح قلم کی افہام و تفہیم میں بڑی اہمیت حاصل ہے مثلا دور کے لوگوں کو لکھ کر پیغام دیا جاتاہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے بادشاہوں کو خطوط لکھے۔

4 مال کی بے جا محبت انسان کو سرکش بنا دیتی ہے اور وہ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگتاہے۔ اللہ کے بندوں پر ظلم اور اللہ کی نافرمانی میں اس کو خرچ کرنے لگتاہے۔

5 یہ سورت اللہ تعالیٰ کی قدرت کی عظمت کو بیان کررہی ہے کہ اللہ تعالی نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا اور اس کی پیدائش کے بعد اس کو علم والا بھی بنایا جس سے اللہ کی قدرت کی عظمت بھی ظاہر ہوتی ہے۔

6 انسان کو اللہ تعالیٰ نے خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کے لیے دوبارہ مٹی سے پیدا کرنا اور آسان ہے۔

7 سورت کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ کی خلقت کی عظمت کو بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سےپیدا کیا اور جب اللہ کی اتنی عظیم ذات ہے تو سورت کے اختتام پر کہا گیا **کلا لا تطعه واسجد واقترب**۔۔۔ کہ سجدہ عبادت صرف اللہ ہی کو کرو، توحید ربوبیت کے ذریعہ ثابت کیا گیا کہ توحید الوہیت کا حقدار بھی وہی ہے۔

8 اللہ کی فرمانبرداری اور سجدہ اللہ کی قربت کاذریعہ ہے جیسا کہ محمد ﷺ نے کہا: **أقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فاكثروا الدعاء**۔ مسلم

ترجمہ: بندہ اللہ کے سب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے لہذا اُس موقع پر کثرت سے دعا کرو۔

- یہ سورت اور اسی طرح سورۃ الشرح اور سورۃ الکوثر اللہ کی محمد ﷺ سے محبت پر نشاندہی کرتی ہیں۔
- سورہ الضحیٰ میں قبل نبوت نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ سورۃ الشرح میں بعد نبوت اور ہجرت کے وقت کی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔
- سورہ التین میں ابراہیم علیہ السلام ، عیسیٰ علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کی وحی کی طرف اشارہ۔
- التین سے مراد ابراہیم علیہ السلام اوران کے صحف ہیں
- زیتون سے مراد عیسیٰ علیہ السلام اوران کی انجیل ہے
- طور سیناء سے مراد موسیٰ علیہ السلام اوران کی تورات ہے
- وھذا البلد سے مراد مکہ اور قرآن مجید ہے۔
- تعلیم کی اہمیت بیان کی گئی۔

آیت : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلَّذِى خَلَقَ ﴿١﴾ ﴾العلق

ترجمہ: پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔

حدیث: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا: عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ "، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا، وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ " ، قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ

حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ ، قَالَ: سَمِعْت أَبَا عَمَّارٍ الْحُسَيْنَ بْنَ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيَّ ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْفُضَيْلَ بْنَ عِيَاضٍ ، يَقُولُ: عَالِمٌ عَامِلٌ مُعَلِّمٌ يُدْعَى كَبِيرًا فِي مَلَكُوتِ السَّمَوَاتِ. (الترمذي: 2685)

ترجمہ: ابوامامہ باہلی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا، ان میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک عام آدمی پر ہے"، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمان اور زمین والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنی سوراخ میں اور مچھلیاں اس شخص کے لیے جو نیکی و بھلائی کی تعلیم دیتا ہے خیر و برکت کی دعائیں کرتی ہیں۔

حدیث: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلاَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلاَئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ " .
{مسلم:2699}

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے کسی مومن سے دنیا میں مصیبتوں کو دور کیا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی مصیبتوں کو دور کرے گا اور جس نے تنگ دست پر آسانی کی اللہ اس پر دنیا میں اور آخرت میں آسانی کرے گا اور اللہ اس بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جو اپنے بھائی کی مدد میں لگا ہوتا ہے اور جو ایسے راستے پر چلا جس میں علم کی تلاش کرتا ہو اللہ تعالیٰ اسکے لیے ذریعہ جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں اور جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے اور اس کی تعلیم میں مصروف ہوتے ہیں ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ ان کا ذکر اپنے پاس موجود فرشتوں میں کرتے ہیں اور جس شخص کو اس کے اپنے اعمال نے پیچھے کر دیا تو اسے اس کا نسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْقَدْرِ
Al-Qadar | قدر والی رات
The Night of Decree
97
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- لیلۃ القدر کی قدر و منزلت بیان کی گئی۔
- اس میں نزول قرآن سے متعلق بحث ہے۔[326]

1. لیلۃ القدر کے فضائل (1-5)

1. اس سورت میں لیلۃ القدر کی عظمت بیان کی گئی ہے۔ جس میں نزول قرآن کی ابتداء ہوئی یا پھر کامل قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اتارا گیا جس میں جبرئیل فرشتوں کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں، بکثرت فرشتے اترتے ہیں یہاں تک کہ زمین تنگ ہوجاتی ہے۔اور اسی رات اگلے ایک سال کی تقدیر فرشتوں کے حوالے کی جاتی ہے ۔ اوریہ ساری کاروائی ابتدائی رات سے لے کر طلوع فجر تک چلتی رہتی ہے ۔
2. لیلۃ القدر مغفرت والی رات ہے نبی ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس رات میں مغفرت مانگنے پر مشتمل دعاء سکھائی ۔
3. اس رات کے اجر کی محرومی گویا کہ ہر خیر سے محرومی ہے ۔
4. یہ اس امت کی خصوصیت ہے کہ یہ رات اس امت کو عطا کی گئی اس سے قبل دوسری امتوں کو عطا نہیں کی گئی ۔

326 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (عظمة القرآن الكريم وتعظيمه وأثره في النفوس في ضوء الكتاب والسنة :سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

5 جس طرح اللہ نے بعض مقامات کو دوسرے مقامات پر فضیلت دی اسی طرح بعض اوقات (دن و رات) کو دوسرے اوقات پر فضیلت دی، رات کے آخری حصہ کو تمام حصوں پر فضیلت دی، اسی طرح لیلۃ القدر کو سال کی بقیہ راتوں پر فضیلت دی ہے۔

6 سوال کے ذریعہ لیلۃ القدر کی اہمیت اور فضیلت کو واضح کیا گیا، اس سوال سے جواب مطلوب نہیں بلکہ اس سے اس کی عظمت کو بتانا ہے یہ کسی بات کی فضیلت کو بتانے کا اسلوب ہے جو کلام عرب میں مستعمل ہے۔

- یہ سورت اور اسی طرح سورۃ الشرح اور سورۃ الکوثر اللہ کی محمد ﷺ سے محبت پر نشاندہی کرتی ہیں۔
- سورہ الضحی میں قبل نبوت نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ سورۃ الشرح میں بعد نبوت اور ہجرت کے وقت کی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔
- سورہ التین میں ابراہیم علیہ السلام، عیسی علیہ السلام اور موسی علیہ السلام کی وحی کی طرف اشارہ ہے۔
- التین سے مراد ابراہیم علیہ السلام اوران کے صحف ہے۔
- زیتون سے مراد عیسی علیہ السلام اوران کی انجیل ہے۔
- طور سیناء سے مراد موسی علیہ السلام اوران کی تورات ہے۔
- وھذا البلد سے مراد مکہ اور قرآن مجید ہے۔
- سورہ تین میں وحی کا ذکر آیا، اس کے بعد قرآن کی پہلی وحی کا ذکر سورہ اقرأ میں کیا گیا، سورہ قدر میں بتایا گیا کہ پہلی وحی کب نازل ہوئی، اس کے بعد سورہ بینہ میں بتایا گیا کہ قرآن کے ذریعے اتمام بینہ ہوچکاہے۔ سورہ تین میں اشارہ کیا گیا اور سورہ قدر میں بتایا گیا کہ لیلۃ القدر اس وحی کے نازل ہونے کا وقت تھا۔

آیت : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ٣﴾ القدر

ترجمہ: شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے ۔

حدیث: من صامَ رمضانَ إيمانًا واحتسابًا ، غُفِرَ لَهُ ما تقدَّمَ من ذنبِهِ ، ومَن قامَ ليلةَ القدرِ إيمانًا واحتِسابًا غُفِرَ لَهُ ما تقدَّمَ من ذنبِهِ(صحيح البخاري: 2014)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے ایمان کیساتھ ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اسکے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو شب قدر میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے (عبادت کے لیے) کھڑا ہوا تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ سلیمان بن کثیر نے زہری سے اس کی متابعت میں روایت کی۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ
Al-Bayyinah | اتمام حجت
The Clear Evidence
98
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- واضح بینہ کے ساتھ اتمام حجت ۔[327]
- اخلاص کے ساتھ عبادت کی تعلیم دی گئی جو کہ دین کی اساس ہے۔[328]
- کفار کے انجام بد اور مومنوں کے انجام نیک کو بتایا گیا ہے۔[329]

بعض موضوعات

1. رسول صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی مہم اور قرآن کی فضیلت اور اہل کتاب کی تفریق کا تذکرہ (1-5)
2. کافروں کو عذاب کی وعید (6)
3. مومنوں کو جنت کی خوشخبری (7-8)

بعض اسباق

1. شر البریۃ بھی انسان ہے اور خیر البریۃ بھی انسان ہے۔

---

327 (مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں : الإسلام دين كامل- محمد الأمين الشنقيطي)

328 أعمال القلوب (الإخلاص):محمد صالح المنجد

329 مزیدمعلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الفوز العظيم والخسران المبين في ضوء الكتاب والسنة: سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

2 خالص عقیدہ اور صحیح اعمال سے انسان انسان میں فرق قائم ہوجاتا ہے۔

3 اتمام حجت والی سورت ہے۔

4 اس سورت سے معلوم ہوتاہے کہ سارے اقوام کی کامیابی رسول اللہ ﷺ کی رسالت کو تسلیم کرنے میں اور قرآن پر عمل کرنے میں ہے۔ اور جو آپ ﷺ کی رسالت کا انکار کرے اگرچہ کہ وہ دوسرے انبیاء سے اپنا رشتہ جوڑے ، وہ بھی ابدی جہنم کا مستحق قرارپائے گا۔

5 اس سورت سے اس شریعت کے نازل کرنے والے کی عظمت وجلالت کا اندازہ ہوتاہے۔

6 قرآن مجید باطل کی آمیزش اور تحریف سے پاک ہے اور تا قیامت پاک رہے گا جبکہ سابقہ کتابوں میں تحریف ہوچکی ہے۔

7 اللہ کی نظر میں بہترین لوگ وہ ہیں جو ایمان اور عمل صالح کرنے والے ہیں اوردنیا کے بدترین لوگ وہ ہیں جن کی زندگیاں ایمان اور عمل صالح سے خالی ہیں۔

8 مشرکین اور نافرمان لوگوں کو گمراہی سے بچانے کے لیے نبی کریم ﷺ کی بعثت اور وحی سماوی کا ہونا ضروری ہے۔

9 دین اصل میں ایک ہے اور دین فرقہ پرستی کی طرف نہیں بلاتا بلکہ وحدت کی طرف لاتاہے عبادت صرف ایک اللہ کی ہوگی ، رسالت قیامت تک صرف محمد ﷺ کی چلے گی۔

مناسبت / لطائف التفسیر

سورۃ التین میں وحی کا ذکر آیا ، اس کے بعد قرآن کی پہلی وحی کا ذکر سورۃ اِقرا میں کیا گیا، قرآن نال ہوتے ہی بینہ یعنی اتمام حجت کی دلیلیں قائم ہوگئیں اور یہ پہلی وحی نازل ہونے کی جگہ مکہ ہے ، سورہ تین میں اشارہ کیا گیا اور سورۃ القدر میں بتایا گیا کہ لیلۃ القدر اس وحی کے نازل ہونے کا وقت تھا۔

آیات اور حدیث

آیت : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَمَآ أُمِرُوٓاْ إِلَّا لِيَعۡبُدُواْ ٱللَّهَ مُخۡلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَآءَ وَيُقِيمُواْ

ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤۡتُواْ ٱلزَّكَوٰةَۚ وَذَٰلِكَ دِينُ ٱلۡقَيِّمَةِ ۝٥ البينة

ترجمہ: انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں۔ ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز کو قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا۔

حدیث: فعن أبي أُمامة الباهلي قال: جاء رجل إلى النبي - صلَّى الله عليه وسلَّم - فقال: أرأيتَ رجلاً غَزَا يلتمس الأجْرَ والذِّكْر، ما له؟ فقال رسول الله - صلَّى الله عليه وسلَّم -: ((لا شيء له))، فأعادها ثلاثَ مرّات يقول له رسول الله - صلَّى الله عليه وسلَّم -: ((لا شيء له))، ثم قال: ((إنَّ الله لا يقبل مِن العمل إلاَّ ما كان له خالصًا، وابتُغي به وجهُه))؛ (صحیح النَّسائي: 3140)

ترجمہ: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا اگر کوئی آدمی جہاد کرے مزدوری کے لالچ میں (کہ دولت حاصل ہوگی) اور نام آوری کے واسطے جہاد کرے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کو کسی قسم کا ثواب نہ ملے گا۔ پھر اس آدمی نے دریافت کیا اور یہی سوال پوچھا تو اس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی جواب دیا کہ ایسے شخص کے واسطے کوئی اجر نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا مگر وہ عمل جو کہ خالص اسی کے واسطے ہو اور اس کے کرنے سے خالص رضا الٰہی مقصود ہو اور مال دولت اور نام اور شہرت حاصل کرنا مقصود نہ ہو ورنہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی نیکی بیکار بلکہ باعث عذاب ہوگی۔

سورۃ الزلزال سے سورہ ناس تک کا مضمون گویا ہار کی طرح پرو دیا گیا ہے

- دونوں سورتوں میں مماثلت یہ پائی جاتی ہے کہ ایک میں ذکر قیامت ہے اور دوسری سورت میں اسباب غفلت کا ذکر ہے۔
- سورۃ العادیات میں وہ اسباب ذکر کیے گئے ہیں جن کی وجہ سے انسان آخرت کی تیاری سے غفلت برتتاہے (جیسے لالچ، حرص وغیرہ)۔ ان دونوں میں یہی مماثلت ہے۔
- سورۃ القارعہ اور سورۃ التکاثر میں : account and balance کا ذکر ہے۔ اور انسان کی لاپرواہی اتنی ہے کہ دنیا کے account کی فکر ہے۔
- سورۃ العصر میں کامیابی کے چار اصول بتائے گئے ہیں۔
- سورہ الھمزہ میں ناکام لوگوں کا طور طریقہ ہے۔
- سورۃ الفیل اور قریش میں قریش کے لوگوں سے یہ خطاب ہے کہ: اے قریش کے لوگوں کامیابی کے لئے صرف سرداری کافی نہیں ہے بلکہ شہادتین کا اقراراوردین اسلام پر عمل ضروری ہے۔جیسا کہ کہا قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ ﴿٣﴾﴾ قریش
- سورۃ الماعون، سورۃ الکوثر اور سورۃ الکافرون میں یہ بتلایا گیاہے کہ بعض قریش کی اخلاقی حالت اس قدر گری ہوئی تھی کہ یہ یتیم کے ساتھ حسن سلوک نہیں کیا کرتے تھے،مزید آخرت کا انکاراورعبادت میں کوتاہی بھی ان میں موجود تھی۔ایسی صورت میں قریش مکہ سے ان کا عہدہ سلب کرکے اہل ایمان کو دیا گیاکیونکہ وہی اس کے حقیقی مستحق تھے۔
- اس سورت میں صحابہ کی عزت اور کفار قریش کی ذلت بیان کی گئی ہے۔ (سورہ الماعون)رہا سورہ کافرون میں تو براءت کا اعلان کیا گیا اور اتمام حجت کے لیے یہ دعوت کا آخری مرحلہ ہے۔
- سورۃ النصر اور سورۃ اللھب : سورۃ النصر نشانی ہے حق کے فتح کی اور سورۃ اللھب نشانی ہے باطل کے ہار اور حق کے جیت کی، ان سورتوں میں حق و باطل کا نتیجہ بتایا گیا ہے۔ جیت ہمیشہ حق کی ہوتی ہے اور باطل کی ہار ہوتی ہے۔
- سورۃ اخلاص : توحید کا خاتمہ اخلاص کے ساتھ ہونا چاہیے۔جس طرح سے کہ ابتداء ایاک نعبد وایاک نستعین سے ہوتی ہے۔
- معوذتین میں : راہ ہدایت پر استقامت کے لیے ہمیشہ اللہ کا تعوذ کرتے رہنا چاہیے۔
- رب الفلق میں اللہ کی وسعت سے تخصیص کی طرف اشارہ کررہاہے۔ (مخلوق، رات، جادو اور حسد) ان تمام کا اصل سبب شیطان کا وسوسہ ہے۔
- سورۃ الناس کل سورت شیطان کے وسوسہ پر مرکوز ہے کیونکہ وہ انسان کا اصل دشمن ہےاور وسوسہ فساد کی جڑ ہے۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الزَّلْزَلَةِ
Az-Zalzalah | زلزلہ
The Earthquake
99
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- قیامت قائم ہوتے وقت کی ہولناکیوں کا ایک منظر۔ [330]
- اس میں قیامت کے زلزلے سے متعلق بیان ہے۔جس دن زمین اپنی داخلی اشیاء باہر نکال پھینک دے گی اور بنی آدم کے اعمال کی گواہی دے گی۔ [331]

1. قیامت کے دن کی ہولناکیاں اور اس دن خیر وشر کے حساب کی باریکی کا تذکرہ (1-8)

1. بعث بعد الموت کے عقیدہ کو ثابت کیا گیا اور بتایاگیاکہ اعمال کے اعتبار سے ٹھکانہ جنت ہو گا یا پھر جہنم، اور اس وقت کے حالات بیان کیے گئے ۔
2. آخرت پر ایمان لانا ایک مومن کے ایمان کا حصہ ہے بلکہ ایمان کے چھ ارکان میں سے ایک رکن ہے، کسی مسلمان کا ایمان اس کے بغیر قابل قبول نہیں۔
3. اس دن انسان دو گروہوں میں منقسم ہونگے۔ ایک سعید(نیک بخت) دوسرے شقی(بد بخت)۔
4. اس سورت میں کفار قریش کے تین سوالوں کے جوابات دیے گئے ہیں، وہ سوال یہ تھے:
   - مرنے کے بعد دوبارہ کیسے اٹھایا جائے گا؟
   - ہمارے وہ گناہ جو ہم نے چھپ کر کیے کیسے معلوم ہو جائینگے؟

---

330 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة: محمد بن أحمد القرطبي)

331 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (من مشاهد القيامة وأهوالها وما يلقاه الإنسان بعد موته:عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

۞ دوبارہ اٹھائے جانے کے بعد کیا ہمارے کیے کا بدلہ بھی ملتا ہے ؟

5 ہر چھوٹی بڑی نیکی اور بدی کا بدلہ دیا جائے گا۔

6 قیامت کے دن زمین و آسمان کے حالات بدل جائیں گے، پہلے صور کے ساتھ ہی ساری کائنات میں زلزلہ آجائے گااور زمین اپنے خزانے نکال کر پھینک دے گی اور جب دوسرا صور پھونکا جائے گا تو سارے مردے قبروں سے زندہ ہو کر حساب و کتاب کے لیے میدان محشر میں جمع ہونگے۔

7 **يومئذ تحدث اخبارها**۔۔۔ کہ اس روز زمین اپنی پوری خبر بیان کرے گی ، جمادات بھی بات کریں گے اور ان کا بات کرنا اللہ کی شان قدرت علم اور حکمت کو ظاہر کرتاہے اور اس سے اس کی الوہیت بھی ثابت ہوتی ہے ۔

8 **فمن يعمل مثقال** ۔۔۔قیامت کے دن بندوں کے اعمال کا حساب اس قدر انصاف سے لیا جائے گا کہ ذرہ برابر نیکی اور ذرہ برابر گناہ نہیں چھوڑا جائے گا جبکہ ذرہ کا دنیوی اعتبار سے کچھ مقام نہیں، لیکن اللہ کا کمال عدل ہے کہ وہ اس کا بھی بدلہ دے گا۔

9 اور گناہ کا معاملہ یہ ہے کہ اس کا بھی وزن کیا جائے گا۔ جیسا کہ محمد ﷺ نے فرمایا: **يا عائشہ اياک و محقرات الذنوب**۔۔۔ "اے عائشہ تم چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے بھی بچی رہنا"(صحیح البخاری:6127)

۞ وحی قرآن کا ذکر اورساتھ ہی سرکشوں پر اتمام حجت ، قرآن آجانے کے بعد بینہ آگیا اس طرح اتمام حجت ہوگئی۔

۞ اب نہ مانے تو زلزال ، جس سے بندوں کا انجام معلوم ہوگا،اوریہ بھی معلوم ہوگا کہ بدلہ بھی دیا جائے گا۔

۞ یہ مدنی سورت ہے جبکہ اس کا اسلوب مکی سورت جیسا ہے۔

آیات اور حدیث

آیت : قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُۥ ۝٧ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُۥ ۝٨﴾ الزلزلۃ: 7 - 8

ترجمہ: پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

حدیث: قال عدي بن حاتم سمعت رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم يقول اتقوا النار و لو بشق تمرة .
(صحیح البخاري:6540)

ترجمہ: عدی بن حاتم نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم جہنم سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْعَادِيَاتِ
Al-Aadiyaat | ہانپتے ہوئے دوڑنے والے گھوڑے
Those Who Runs
100
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- قیامت کی تیاری سے غفلت کے اسباب بیان کیے گئے۔
- مجاہدین کے گھوڑوں کا بیان ہے، اللہ نے ان کی قسم کھائی ہے تاکہ ان کا شرف و فضل واضح ہو۔[332]
- اللہ نے انسان کے کفران نعمت کی کیفیت کو بیان کیا ہے۔اور بتایا کہ وہ مال سے کس قدر محبت کرتا ہے۔ پھر بتایا گیا کہ اللہ ہی کی طرف سب کو جاناہے اور وہ تمہارے اعمال کا حساب لے گا۔

1. انسان اپنے رب کی نعمتوں کا ناشکرا، اور مال سے شدید محبت کرنے والا، اور اپنی آخرت کو بھول جانےوالا ہے اور ان پر اللہ کی قسم کا تذکرہ (1-11)

1. اس سورت میں جہاد پر ابھارا گیا اور اس کی رغبت دلائی گئی اور جب ایسا موقع آجائے تو ہر قسم کی تیاری اچھے طریقہ سے کرنے کا حکم دیا گیا۔
2. مال کی محبت انسان کی فطرت میں سے ہے اور ایک مسلمان اپنی ضروریات کی تکمیل ، دینی مقاصد اور لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے حلال وحرام کی تمیز کرتے ہوئے کمائے ۔لیکن اگر انسان مال کا ہی بندہ بن جائے اور حلال و حرام کی تمیز نہ کرے تو وہ مال اس کو اللہ کا ناشکرا بنا دے گا۔
3. بعث بعد الموت اور ثواب و عذاب کے عقیدہ کو ثابت کیا گیاہے۔
4. اللہ تعالیٰ کا ان صفات کے ساتھ گھوڑوں کی قسم کھانا ان کی اہمیت کو واضح کرتاہے ، اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ گھوڑوں کو ان نکات پر تربیت دی جائے کہ وہ ہر اعتبار سے لڑائی کے دوران دشمنوں کی صفوں میں گھسنے کے قابل رہیں ۔

332 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الجهاد في سبيل الله في ضوء الكتاب والسنة: سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

سورۃ الزلزال میں قیامت اور حساب و کتاب کا ذکر ہے جب کہ سورۃ العادیات میں آخرت کی تیاری سے غفلت کی وجوہات بتائی گئی ہیں جیسے : الشح(لالچ) ، حب الخیر(حرص) وغیرہ۔[333]

آیت 1 :ا قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿إِنَّ ٱلْإِنسَـٰنَ لِرَبِّهِۦ لَكَنُودٌ ۝٦﴾العادیات

ترجمہ: یقیناً انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

آیت2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَإِنَّهُۥ لِحُبِّ ٱلْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۝٨﴾العادیات

ترجمہ: یہ مال کی محبت میں بھی بڑا سخت ہے۔

حدیث: لو أنَّ لابنِ آدمَ واديًا من ذهبٍ أحبَّ أن يكونَ له واديان ، ولن يملأَ فاه إلَّا التُّرابُ ، ويتوبُ اللهُ على من تاب .(صحيح البخاري: 6439)

ترجمہ: انس بن مالک کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ اگر کسی آدمی کے پاس سونے کی ایک وادی ہو، تو وہ چاہے گا، کہ دو ہوتیں، اور اس کے منہ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے، اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ کو قبول کرلیتا ہے۔

333 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الغفلة .. مفهومها، وخطرها، وعلاماتها، وأسبابها، وعلاجها:سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

أهداف سور القرآن
سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ
Al-Qaariah | کھڑ کھڑا دینے والی
The Striking Hour
101
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- آخرت کا کھاتا (اکاؤنٹ) مت بھولو۔ [334]
- احوال قیامت کا تذکرہ کیا گیا۔
- پھر مومنوں اور کافروں کے درمیان سزا وجزا کا فرق بتلایا گیا ہے۔ [335]

1. قیامت کے دن کی ہولناکیاں اور اس دن لوگوں کی حالات کا تذکرہ (1-11)

1. عقیدہ بعث بعد الموت (مرنے کے بعد دوبارہ قیامت کے لیے جی اٹھنے) کو ثابت کیا گیا ہے۔
2. قیامت کے ہولناک مناظر کا نقشہ کھینچا گیا کہ قیامت کے دن صور کی آواز سے لوگوں کے دل دہل جائیں گے، ایک بے ہوشی کی کیفیت طاری ہوگی اور اللہ کے نیک بندے اس سے امن میں ہوں گے۔ واللہ اعلم۔
3. اعمال وزن کیے جائیں گے چاہے وہ نیک ہوں یا بد ۔ انھی کا بدلہ دیا جائے گا۔ جن کی نیکیاں زیادہ ہوں گی وہ کامیاب ہوں گے اور جن کی برائیاں زیادہ ہوں گی ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور اس میں سخت عذاب دیا جائے گا۔
4. اعمال گرچہ کہ جسم نہیں ہیں لیکن وزن کیے جائیں گے اور قرآن مجید میں اس کا ذکر کئی جگہ کیا گیا ہے۔
5. **نار حامیہ**۔۔۔ سخت بھڑکتی ہوئی آگ ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی آگ آخرت کی آگ کے مقابلے

334 (التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة: محمد بن أحمد القرطبي)
335 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الفرقان بين أولياء الرحمن وأولياء الشيطان: أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)

میں بہت ہی کم حیثیت رکھتی ہے جیسے رسول ﷺ نے فرمایا: نارُكم هذِه، الَّتي يوقِدُ ابنُ آدمَ، جزءٌ من سبعينَ جزءًا مِن حرِّ جَهنَّم۔۔ (صحیح مسلم: 2843)

مناسبت / لطائف التفسیر

- سورۃ القارعہ آخرت کے نامہ اعمال کا تصور پیش کرتی ہے جب کہ سورۃ التکاثر میں اسی نامہ اعمال کی اور آخرت کی یاد دہانی سے غفلت اور لا پرواہی کا ذکر ہے: الھاکم التکاثر۔
- یہاں جہنم کی آگ کو "ام" کہا گیا۔ ام کہتے ہیں ماں کو جہاں بچہ پناہ لیتا ہے، اسی طرح کافروں کی پناہ لینے کی جگہ آگ ہوگی۔

آیات اور حدیث

آیت 1: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَٰزِينُهُۥ ﴿٦﴾ فَهُوَ فِى عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَٰزِينُهُۥ ﴿٨﴾ فَأُمُّهُۥ هَاوِيَةٌ ﴿٩﴾ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا هِيَهْ ﴿١٠﴾ نَارٌ حَامِيَةٌۢ ﴿١١﴾﴾ القارعة

ترجمہ: پھر جس کے پلڑے بھاری ہوں گے۔ وہ تو دل پسند آرام کی زندگی میں ہوگا۔اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے۔ اس کا ٹھکانا ہاویہ ہے۔ تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے۔ وہ تند وتیز آگ (ہے)۔

حدیث: أتدرونَ ما المُفلِسُ ؟ . قالوا المفلِسُ فينا يا رسولَ اللهِ من لاَ درْهمَ لَهُ ولاَ متاعَ . قالَ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليْهِ وسلَّمَ : المفلسُ من أمَّتي من يأتي يومَ القيامةِ بصلاتِهِ وصيامِهِ وزَكاتِهِ ، ويأتي قد شتمَ هذا ، وقذفَ هذا ، وأَكلَ مالَ هذا ، وسفَكَ دمَ هذا ، وضربَ هذا ، فيقعدُ فيقتَصُّ هذا من حسناتِهِ ، وَهذا من حسناتِهِ ، فإن فنِيَت حسناتُهُ قبلَ أن يُقتَصَّ ما عليْهِ منَ الخطايا

أُخِذَ من خطاياهم فطُرِحَ عليْهِ ، ثمَّ طُرِحَ في النَّارِ .(صحيح الترمذي: 2418)

ترجمہ:تم لوگ جانتے ہو مفلس کون ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس مال و متاع نہ ہو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز روزہ اور زکوۃ لے کے آئے گا لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر بہتان لگایا ہوگا کسی کا مال غصب کیا ہوگا کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا لہذا ان برائیوں کے بدلے میں اس کی نیکیاں مظلوموں میں تقسیم کر دی جائیں گی یہاں تک کہ اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی لیکن اس کا ظلم ابھی باقی ہوگا چنانچہ مظلوموں کے گناہوں کا بوجھ اس پر لادھ دیا جائے گا اور پھر جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

أهداف سور القرآن
سُورَةُ التَّكَاثُرِ
At-Takaasur | زیادتی
The Pilling up of Emulous Desire
102
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- جسمانی اور روحانی ضرورتوں میں توازن ضروری ہے۔ [336]
- یہ مکی سورت ہے جس میں انسان کی غفلت اور دنیا سے رغبت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ [337]
- بعض لوگ اپنے جسم کے لیے جیتے ہیں اور روح کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جبکہ موت کے ساتھ ہی جسم مٹی کے حوالے ہوجاتا ہے اور روح برزخ میں چلی جاتی ہے۔ روح کی غذا اللہ کی اطاعت ہے اگر وہ جسم کا ہی خیال کرے تو روح کا کیا حال ہوگا؟ [338]

1. دنیا میں لمبی امیدیں اور قیامت کے دن جحیم سے لوگوں کو ڈرانے کا تذکرہ(1-8)

1. اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری کو پس پشت ڈال کر اللہ کا ناشکرا بن کر صرف مال جمع کرنے اور مال کو بڑھانے کی فکر میں پڑے رہنے سے منع کیا گیاہے۔
2. قبر کے عذاب کو ثابت کیا گیا اور اس کی تاکید کی گئی کلا سوف تعلمون ۔۔ کی تفسیر کرتے ہوئے ابن عباس نے فرمایا جب تم پر قبر میں اللہ کا عذاب اترے گا تب تمھیں عذاب قبر کی حقیقت معلوم ہوگی۔
3. **ثم کلا سوف تعلمون**۔۔۔ آخرت میں جب تم کو عذاب دیا جائے گا تب تمہیں معلوم ہوگا کہ عذاب قبر اور جہنم کا عذاب کیساہے۔

336 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (كتاب الروح: ابن قيم الجوزية)
337 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الغفلة .. مفهومها، وخطرها، وعلاماتها، وأسبابها، وعلاجها:سعيد بن علي بن وهف القحطاني)
338 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (حقوق دعت إليها الفطرة وقررتها الشريعة:محمد بن صالح العثيمين)

4 مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کو واضح کیا گیا اور تاکید کے ساتھ قیامت کے دن حساب و کتاب کو ثابت کیا گیا۔

5 ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم۔۔ نعمتوں کا سوال لوگوں سے ضرور بالضرور کیا جائے گا، جس نے ان کا صحیح استعمال کیا اور اللہ کی شکر گزاری کی وہ کامیاب ہوا اور جس نے ان نعمتوں کی ناقدری کی، ان کا غلط استعمال کیا اور ناشکری کی وہ آدمی ناکام ہوا۔

6 ایک لطیف نکتہ یہ ہے کہ ایک مومن سے سوال نعمتوں کے بارے میں اس لیے ہوگا تاکہ اس کی عزت میں اضافہ ہو اور کافر سے اس لیے ہوگا کہ اس کی ذلت میں اضافہ ہو۔

7 اس میں "مقابر" قبروں کا ذکر آیا ہے اور قبروں کی زیارت آدمی کے دل سے سختی کو ختم کرتی ہے، اس کو اپنی موت اور آخرت یاد آتی ہے۔

8 اس میں مال کی جس زیادتی سے منع کیا گیا ہے اس سے وہ زیادتی مراد ہے جو انسان کو آخرت سے غافل کر دیتی ہو۔

9 ایک بات یاد دلائی جا رہی ہے کہ ہر نعمت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔[339]، قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ ٱلنَّعِيمِ ⑧﴾ التكاثر

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿أَلْهَىٰكُمُ ٱلتَّكَاثُرُ ① حَتَّىٰ زُرْتُمُ ٱلْمَقَابِرَ ②﴾ التكاثر
ترجمہ: زیادتی کی چاہت نے تمہیں غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم قبرستان جا پہنچے۔

آیت 2: قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ ٱلنَّعِيمِ ⑧﴾ التكاثر
ترجمہ: پھر اس دن تم سے ضرور بالضرور نعمتوں کا سوال ہوگا۔

حدیث: نِعمتان مغبونٌ فيهما كثيرٌ من النَّاسِ : الصِّحَّةُ والفراغُ (صحيح البخاري: 6412)
ترجمہ: آں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے (ایک) تندرستی (دوسری) خوش حالی۔

339 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر ج8/ص475)

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْعَصْرِ
The Time | Al-Asr | زمانہ
103
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- کامیابی کا نصاب (Syllabus)۔[340]
- اگر کوئی ان چیزوں کو بجا نہ لائے تو ویسے لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔

بعض موضوعات

1. کافروں کا حال (1-2)
2. مومنوں کا حال(3)

بعض اسباق

1. اللہ نے عصر کی قسم کھائی جو اللہ کی ایک مخلوق ہے جس کے معنی زمانہ اور وقت کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا زمانہ کی قسم کھانا ، زمانہ کی اہمیت و فضیلت کو واضح کرتا ہے۔
2. خسارے سے بچنے کے لیے چار باتوں کو اپنانا ہر آدمی کے لیے ضروری ہے 1۔ ایمان 2۔ عمل صالح 3۔ حق کی وصیت کرنا 4۔ صبر کی وصیت کرنا ، اور یہ چار اعمال اپنی جگہ خسارے سے نکالنے کا ذریعہ بھی ہیں اور جنت میں اعلیٰ درجات پانے کا ذریعہ بھی ۔

340 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں-الأمر بالاجتماع والإئتلاف والنهي عن التفرق والإختلاف:عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

- سورۃ العصر میں کامیاب انسان کے چار اصول بتائے گئے جب کہ سورہ ھمزہ میں ناکام انسان کی علامات بتائی گئیں ہیں۔ [341]
- یہ مکی سورت ہے دیکھنے میں چھوٹی ہے لیکن معنی کا سمندر اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔
- امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگراللہ سورۃ العصر کے سوا کوئی اور سورت نازل نہ کرتا تو یہی ایک سورت کافی تھی۔ کیونکہ اسلام کی بنیاد چار چیزوں پر قائم ہے: ایمان ، عمل صالح ، حق کی وصیت اور صبر کی تلقین ۔ [342]

آیت : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَٱلْعَصْرِ ۝١ إِنَّ ٱلْإِنسَـٰنَ لَفِى خُسْرٍ ۝٢ إِلَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّـٰلِحَـٰتِ وَتَوَاصَوْا۟ بِٱلْحَقِّ وَتَوَاصَوْا۟ بِٱلصَّبْرِ ۝٣ ﴾العصر

ترجمہ: قسم ہے زمانہ کی ۔بیشک (بالیقین) انسان سرتا سر نقصان میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور (جنھوں نے) آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی ۔

حدیث: إنَّ اللَّهَ قالَ : إذا ابتليتُ عبدي بحبيبتيهِ فصبرَ ، عوَّضتُه منهُما الجنَّةَ . يريدُ : عينيهِ .(صحيح البخاري: 5653)

ترجمہ:انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں یعنی دو آنکھوں کی وجہ سے آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ صبر کرتا ہے تو میں اس کے عوض اس کو جنت عطا کرتا ہوں۔

341 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الفوز العظيم والخسران المبين في ضوء الكتاب والسنة: سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

342 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں- أركان الإسلام في ضوء الكتاب والسنة:سعيد بن علي بن وهف القحطاني، الأصول الثلاثة: محمد بن عبد الوهاب)

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ
Al-Humazah | چغلی کرنا
The Slanderer
104
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- ناکام انسان کی علامات بیان کی گئی ہیں۔ [343]

1. لوگوں کو طعنہ دینے والے کو قیامت کے دن وعید سنائی گئی (1-9)

1. قیامت کے دن دوبارہ اٹھائے جانے کا عقیدہ بیان کیا گیا۔
2. غیبت ، چغلی اور عیب ٹٹولنے سے روکا گیا کہ جو بھی ایسا کرے گا اس کے لیے دنیا وآخرت میں بڑی رسوائی اور سخت ترین عذاب ہے۔
3. بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا غیبت کرنے والا ہو۔ [344]
4. یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا مال ہمیشہ رہے گا؟ یا یہ مال ان کو باقی رکھے گا؟ وہ یہ نہیں جانتے کہ ان کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہوگی جو کبھی نہ بجھے گی۔وہ ایسی آگ ہوگی جو دلوں تک پہنچے گی اور ہڈیوں کو جلا ڈالے گی۔ [345]
5. دین کو چھوڑ کر مال کے نشے میں مست رہنے والوں کو تنبیہ کی گئی ہے کیونکہ یہ نشہ جہنم کی دہکتی ہوئی آگ تک

343 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں- إتحاف أهل الإيمان بما يعصم من فتن هذا الزمان:عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

344 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر ج8/ص481)

345 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں- وصف النار وأسباب دخولها وما ينجي منها: عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

پہنچا دے گا۔ یہ سکون کا ذریعہ نہیں بلکہ ہر قسم کے سکون و اطمینان کے چھن جانے کا ذریعہ بن جائے گا۔

6 اللتی تطلع علی الافئدۃ ۔۔۔ کے ذریعہ عذاب کی شدت وہولناکی کو واضح کیا گیا کہ اس آگ سے جسم کے ساتھ دل بھی لپیٹ میں آئے گا۔

7 بھلائی کا حکم دیا گیا اور برائی سے روکا گیا، اس طرح آدمی کو اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرنا چاہیے جو اپنے لیے پسند کرتا ہو، کوئی بھی اپنی عیب جوئی، چغلی اور غیبت کو پسند نہیں کرتا تو دوسروں کے لیے بھی اس کو پسند نہ کرے اور اس معاملہ میں کسی کا ساتھ نہ دے۔

آیت : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ ٱلَّذِى جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُۥ ﴿٢﴾ يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُۥٓ أَخْلَدَهُۥ ﴿٣﴾ ﴾الھمزۃ

ترجمہ: جو مال کو جمع کرتا جائے اور گنتا جائے ۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس سدا رہے گا ۔

حدیث: يقول العبدُ مالي مالي إنما له من مالِه ثلاثٌ ما أكل فأَفْنى أو لَبِس فأبْلى أو أعطى فاقْتَنى وما سِوى ذلك فهو ذاهبٌ وتارِكُه للناسِ(صحیح مسلم: 2959)

ترجمہ:بندہ کہتا ہے میرا مال حالانکہ اس کے مال میں سے اس کی صرف تین چیزیں ہے جو کھایا اور ختم کرلیا جو پہنا اور پرانا کرلیا جو اس نے اللہ کے راستہ میں دیا یہ اس نے آخرت کے لیے جمع کرلیا اس کے علاوہ تو صرف جانے والا اور لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْفِيْلِ
The Elephant | Al-Feel | ہاتھی
105
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- کعبہ کی مسؤلیت کے اہل وہ ہیں جو توحید کے علمبردار ہوں، اوراس میں باطل کاضعف اورکمزوری بھی بتلائی گئی ہے۔ [346]
- ہاتھی والوں کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔جنہوں نے کعبہ کوڈھانے کا عزم کیا تھا۔
- یہ قصہ عبرت ہے ہر زمانے کے متکبر ، جابر اور ظالم انسانوں کے لیے۔ اس لیے "تر" کا لفظ آیا جو مضارع استمرار کا صیغہ ہے۔اس لیے انہیں جان لینا چاہیے کہ ایسے لوگوں کا انجام ابرہہ اور اس کے لشکر جیسا ہوگا۔ [347]

1. اصحاب الفیل کا قصہ بیان کیا گیا (1-5)

1. ان آیات میں اس بات کو بتایا گیا کہ کعبہ کو اللہ نے حرمت والا بنایا ہے اور جو بھی یہاں برے ارادے سے آئے گا اس کا برا انجام ہوگا، اور جو اپنے آپ کو جتنا زیادہ طاقتور سمجھے گا اس کے مقابلے میں سب سے کمزور مخلوق کے ذریعہ ان کو ہلاک کرے گا اور ان کے بھرم کو توڑ دے گا۔
2. اس سورت میں کفار کے بھرم کو بھی توڑا گیا کہ تم اپنے آپ کو بہت بہادر اور طاقتور سمجھتے ہو اور اس کا اظہار اللہ، اس کے رسول اور دین کے مقابلے میں کرنے کی کوشش کررہے ہو تو پہلے اصحاب الفیل کا حال تمہارے سامنے

346 (مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں تنبيه الرجل العاقل على تمويه الجدل الباطل: أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)

347 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں- تذكير البشر بفضل التواضع وذم الكبر:عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

ہے ۔ اس سے عبرت لے لو۔ مزید یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ اگر تم اللہ تعالی اور اس کے دین کے مقابلے میں آنے کی کوشش کروگے تمہارا انجام بھی اصحاب الفیل کی طرح ہو جائے گا۔

3 اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو تسلی دے رہا ہے کہ آپ کو ان کی دھمکیوں سے خوف کھانے کی ضرورت نہیں ، حاسدوں اور متکبروں کے تکبر و مکر کو اللہ کیسا توڑتا ہے یہ خود ہاتھی والوں کے واقعہ میں دیکھ چکے ہیں۔ اے نبی آپ بھی پر ہمت و پرعزم ہو جائیے ،یہ بھی ان واقعات کے بعد جان جائیں گے۔

4 ہاتھی والوں کا واقعہ تاریخی اعتبار سے بہت اہم ہے اور یہ واقعہ 570ء میں ہوا ، جس سال محمد ﷺ کی پیدائش ہوئی۔ ۔

آیات اور حدیث

آیت : قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ۝١﴾ الفیل

ترجمہ: کیا تو نے نہ دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟

أهداف سور القرآن
سُوْرَةُ قُرَيْشٍ
Al-Quraish | قبیلہ قریش
A Famous Arab Tribe
106
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- توحید خالص کعبہ کی رکھوالی کا مستحق بناتی ہے۔[348]
- کفار قریش کو اپنے بارے میں زعم تھا کہ ان کی سیادت اور مرتبہ کی وجہ سے ان کے جان و مال کی حفاظت اور امن نصیب ہے لہذا وہ خالص عبادت کو چھوڑ کر شرک والی عبادت میں لگ گئے۔ اللہ تعالی کفار قریش کو یاد دلا رہے ہیں کہ تم غرور مت کرو تم کو شکر ادا کر کے خالص عبادت کرنی چاہیے، لیکن تمہارے اندر eligibility ختم ہوتی جارہی ہے نہ حفاظت کعبہ کی اور نہ حفاظت توحید و خالص عبادت کی، نہ معاملات میں سیدھے نہ آخرت میں سیدھے۔[349]

بعض موضوعات

1. قریش پر اللہ کی نعمتوں کا تذکرہ اور ان کو نعمتیں نازل کرنے والے کی عبادت کرنے کی دعوت دی گئی ہے ۔(1-4)

بعض اسباق

1. رسول اللہ ﷺ کو تسلی دی گئی کہ یہ کفار قریش آپ کو ستارہے ہیں ان سے دلبرداشتہ نہ ہوں ، اتمام حجت تک حق پہنچاتے رہیں ۔
2. قریش کو اللہ کی نعمتوں کو یاد دلایا جارہا ہے کہ کتنی زیادہ نعمتیں تمہیں اللہ نے عطا کی اس کے باوجود تم اس کی عبادت سے منہ پھیر رہے ہو ۔

---

348 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں-عدة الصابرين وذخيرة الشاكرين:ابن قيم الجوزية)

349 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کوضرور پڑھیں- مكة بلد الله الحرام:عبد الملك القاسم)

3 اللہ نے اصحاب الفیل کو ہلاک کیا اور ان کے مکر سے تمہاری حفاظت کی ، کیا یہ اللہ کی نعمت نہیں ہے؟

4 اللہ نے تمہیں رزق اور مال و اسباب سے نوازا ،سردی کے زمانے میں تم یمن جاکر اور گرمی کے زمانے میں ملک شام جاکر تجارت کرتے ہو ، تمہاری تجارت بہت فائدہ مند ہوتی ہے کیونکہ تم اللہ کے گھر کے متولی اور پڑوسی ہو، کیا یہ اللہ کی نعمت نہیں ہے؟

5 اللہ نے مکہ والوں کو خوف سے امن دیا اور مکہ کو امن کا شہر بنایا جبکہ اطراف مکہ کے لوگ اچک لیے جاتے اور تجارتی قافلے لوٹ لیے جاتے تھے ، بیت الحرام کی وجہ سے تم لوگ امن میں ہو کیا یہ اللہ کی نعمت نہیں ؟

6 انسان کو جب نعمت ملتی ہے تو وہ یہ نہیں دیکھتا کہ یہ کس کی جانب سے عطا کی گئی ہیں ، اور پھر عطا کرنے والے کا شکر اور تعریف نہیں کرتا ، بتایا گیا کہ یہ نعمتیں اللہ کی طرف سے تمہیں عطا کی گئی ہیں جس پر تمہیں اس کا شکر بجالانا چاہیے۔[350]

7 امن اور کھانا یہی دو ضرورتیں تھی اس زمانے کی جو اللہ نے قریش کو عطا کی تھیں۔[351]

8 امام مالک رحمہ اللہ نے اس سورت سے ایک بات بتائی کہ زمانہ کی دو قسمیں ہیں 1۔ شِتَاءٌ سردی کا زمانہ اور 2۔ صَيْفٌ گرمی کا زمانہ تیسرا کوئی زمانہ نہیں۔

9 **فليعبدوا رب هذا البيت** --- امام رازی فرماتے ہیں اللہ کی نعمتیں دو قسم کی ہیں

- دفع الضرر نقصان سے بچا لیا جانا ایک نعمت ہے ۔
- جلب النفع نفع کا حاصل ہونا یہ ایک نعمت ہے۔

دونوں میں پہلی زیادہ اہم ہے کیونکہ جب وہ نقصان سے بچے گا تو فائدہ والی چیز استعمال کرے گا۔ اللہ نے سورۃ الفیل میں پہلی والی نعمت کا ذکر کیا کہ قریش کو اصحاب الفیل کے مکر سے بچایا اور اس سورت میں نفع والی یعنی فائدہ مند تجارت اور بیت الحرام کی خدمت کا شرف عطا کیا ،ان دونوں کا تقاضا یہ ہے کہ صرف اور صرف اللہ ہی کی عبادت کی جائے۔

350 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں- أعمال القلوب [الشكر]: محمد صالح المنجد)

351 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں- الأمن في حياة الناس وأهميته في الإسلام: عبد الله بن عبد المحسن التركي)

مناسبت / لطائف التفسیر

انعام دو طرح کا ہوتا ہے: ایک دفع مضرت جو سورۃ الفیل میں بیان کیا گیا اور دوسرا ہے جلب منفعت جس کا سورۃ قریش میں تذکرہ ہے۔ ان نعمتوں پر اللہ نے اس کا شکر اور اس کی حمد اور اس کی عبادت کرنے کا حکم دیا ہے۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ ﴿٣﴾ الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ ﴿٤﴾﴾ قریش

ترجمہ: پس انہیں چاہیے کہ اسی گھر کے رب کی عبادت کرتے رہیں۔ جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور ڈر (اور خوف) میں امن (وامان) دیا۔

أهداف سور القرآن

سُوْرَةُ الْمَاعُونَ

Al-maa-oon | استعمال کی چیزیں

The Small Kindnesses

107

یہ سورت مکی ہے

OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- آخرت پر ایمان اچھے کام کرنے میں آگے بڑھنے پر ابھارتا ہے ورنہ وہ بد عملی کا شکار ہوتا ہے۔
- اس میں دو قسم کے افراد کا ذکر ہے ، ایک کافر جو اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتا ہے اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔ اور دوسری قسم منافقوں کی ہے جو دکھاوے کی عبادت کرتے ہیں اللہ کے لیے اخلاص کے ساتھ عبادات نہیں کرتے۔[352]

بعض موضوعات

1. حساب کے دن کا انکار کرنے والے اور منافق کی صفات کا تذکرہ (1-7)

بعض اسباق

1. دوبارہ اٹھائے جانے کے عقیدہ کو ثابت کیا گیا اور حساب و کتاب اور بدلہ کے جھٹلانے والے کی مذمت کی گئی۔
2. یتیموں کے مال کو ناحق کھا جانے والوں اور ان کو حقیر سمجھ کر ان کے حقوق کو ضائع کرنے والوں کی مذمت کی گئی۔ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے یتیم کی کفالت پر ابھارا اور اس کی فضیلت بتائی اور یتیم کی کفالت کرنے والوں کو جنت میں اپنی رفاقت کا پیغام دیا۔
3. یتیم اور مسکین کا خیال نہ رکھنا اللہ کی رحمت سے محروم لوگوں کی علامت ہے۔[353]

352 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرورپڑھیں(صفات المنافقین:ابن قیم الجوزیة)

353 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں- فضل کفالة الیتیم: عبد الله بن ناصر بن عبد الله السدحان)

4 جو آدمی آخرت کے دن کو جھٹلاتا ہے وہ یتیم کو جھڑکتا ہے ، ان کا حق مارتا ہے اور ان پر ظلم و زبردستی کرتا ہے۔مساکین اور فقراء کو نہ خود کھلاتا ہے اور نہ دوسروں کو ابھارتا ہے اس کی دو وجہ ہیں 1۔ بخیلی 2۔ یوم جزاء کا انکار۔ رہے جو لوگ استطاعت نہیں رکھتے وہ اس مذمت میں شامل نہیں ہیں۔

5 جولوگ نماز میں سستی کرتے ہیں یا ریاکاری سے نماز یا صدقہ و خیرات کرتے ہیں یا دیگر نیک اعمال کرتے ہیں اور استعمال کرنے کی چیزوں سے روکتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے ویل یعنی جہنم کا سخت عذاب ہے ۔

6 ویمنعون الماعون۔۔۔ استعمال کرنے کی چیزوں سے روکتے ہیں جس کی عام طور پر غریب و فقراء و مساکین کو ضرورت پڑتی ہے مثلا پانی ، نمک ،ڈول وغیرہ جو ضرورت سے زیادہ ہوتی ہیں اس سے بخیلی کرنا سخت عذاب کا موجب ہے۔

مناسبت / لطائف التفسیر

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے ”عن “ استعمال کیا ”فی “ نہیں ، عن صلاتھم سے مراد منافق ہے، اگر فی صلاتھم ہوتا تو مومنوں پر بات آجاتی۔[354]

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ﴿٤﴾ ٱلَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ﴿٥﴾﴾ الماعون

ترجمہ: ان نمازیوں کے لیے افسوس (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے ۔ جو اپنی نماز سے غافل ہیں ۔

354 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر ج8/ص493)

ﷺ حدیث: إنَّ أثقلَ صلاةٍ على المنافقِينَ صلاةُ العشاءِ وصلاةُ الفجرِ . ولو يعلمون ما فيهما لأَتَوهُما ولو حَبوًا . ولقد هممتُ أن آمرَ بالصلاةِ فتقامُ . ثم آمرُ رجلًا فيُصلِّي بالناسِ . ثم أنطلقُ معي برجالٍ معهم حِزَمٌ من حطبٍ ، إلى قومٍ لا يشهدون الصلاةَ ، فأُحَرِّقُ عليهم بيوتَهم بالنارِ(صحیح مسلم: 651)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ منافقوں پر سب سے زیادہ بھاری نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے اور اگر وہ جان لیں کہ ان نمازوں میں کتنا اجر ہے تو یہ ان نمازوں کو پڑھنے کے لیے ضرور آئیں اگرچہ ان کو گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے اور میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ میں نماز کا حکم دوں پھر وہ قائم کی جائے پھر میں ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ایسے لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر چلوں کہ لکڑیوں کے ڈھیر ان کے ساتھ ہو ان لوگوں کی طرف جو (جان بوجھ کر) نماز میں حاضر نہیں ہوتے ان کے گھروں کو آگ کے ساتھ جلا ڈالوں۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ
Al-Kausar | حوضِ کوثر
A River in Paradise
108
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالی کی نعمتیں اوراس کا فضل کا ذکر ہوا۔
- رسول اللہ ﷺ کی شان اور فضیلت بیان کرنے والی سورت ہے ، دنیا اور آخرت میں آپ ﷺ کا مقام و مرتبہ کیا ہوگا اس میں اس کا تذکرہ ہے۔[355]
- اس کے شکرانے پر آپ ﷺ کو اللہ کا شکر اور اس کی عبادت بجالانے کا حکم دیا گیا ہے۔
- آپ ﷺ دنیا اور آخرت کی کامیابیاں حاصل کرینگے اور آپ کے دشمن ہر خیر سے محروم رہینگے۔
- کفار قریش کی سیادت کا دور ختم ہوکر محمد ﷺ اور ان کے ماننے والوں اور اتباع کرنے والوں کی سیادت، قیادت اور عزت کا دور آتا ہے۔
- اسلام کفار کے ساتھ تعلقات سے نہیں روکتا ، اسلام اس بات سے روکتا ہے کہ آدمی مداہنت اور compromise کرلے۔

﴿1﴾ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالی کا فضل اورآپ پرعائدکئے گئے واجبات کے ذکرکے ساتھ یہ بھی مذکورہے کہ آپ سے بغض رکھنے والوں کا انجام کیاہوگا۔ (3-1)[356]

355 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں- شمائل النبي صلى الله عليه وسلم:محمد بن عيسى الترمذي)

356 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الصارم المسلول على شاتم الرسول صلى الله عليه وسلم:أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)

1 اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے ذریعہ محمد ﷺ کو بڑے اعزاز اور خیر کثیر سے نوازا ہے جس میں سے قیامت کے روز حوض کوثر اور جنت میں سب سے اعلیٰ نہر نہر کوثر کا ذکر ہے۔

2 "فصل لربک وانحر" اس سورت میں آپ ﷺ اور امت محمدیہ کو فرض نمازیں اور قربانی خالص کرنے اور نحر کرتے ہوئے اللہ کا نام لینے اور کسی کو شریک نہ کرنے کا حکم دیا گیا۔

3 "فصل لربک وانحر" یہ آیت عید کی نماز پہلے ،اس کے بعد خطبہ اور اس کے بعد قربانی کرنے کی دلیل ہے، بلکہ یہ ترتیب واجب ہے۔

کفار قریش اور کافروں کی نافرمانی کا ذکر کرنے کے بعد سورہ کوثر میں کہا "ان شانئک هو الابتر". اور وہ کفار جن پر اتمام حجت ہو چکی ہے ان کے لیے براءت کا اظہار ضروری ہے: لكم دينكم ولي دين [357]

آیت : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ ﴿٢﴾﴾ الکوثر

ترجمہ: پس تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔

357 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں(الولاء والبراء في الإسلام:صالح بن فوزان الفوزان)

حدیث: أرأيتم لو أنَّ نهرًا ببابِ أحدِكم يغتسلُ منهُ كل يومٍ خمسَ مراتٍ . هل يَبقى من درنِه شيْءٌ ؟ قالوا : لا يَبقى من درنِه شيْءٌ . قال فذلك مثلُ الصلواتِ الخمسِ . يمحو اللهُ بهنَّ الخطايا(صحیح مسلم: 667)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور ابو بکر کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر کوئی نہر ہو اور وہ روزانہ اس میں سے پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اس پر سے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کے ذریعہ سے اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْكَافِرُوْنَ
Al-Kaafiroon | کفار
The Disbelievers
109
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- یہ سورۃ التوحید ہے اور شرک اور ضلالت سے براءت والی سورت ہے۔[358]
- اس میں واضح الفاظ میں بیان کردیا گیا کہ کفار سے معاملت داری رکھی جاسکتی ہے تعلقات رکھے جاسکتے ہیں لیکن اسلام پر compromise نہیں ہوسکتا۔
- مان لو اور نجات پاجاؤ یا نہ مانو اور دائمی عذاب میں مبتلا ہوجاؤ۔[359]
- سورۃ الکافرون: یہ اخلاص کی دوسری سورت ہے یا توحید عملی ارادی کی سورت ہے ۔

بعض موضوعات

1. (احکام کی آیتیں) کافروں کی عبادت اور ان کے دین سے براءت کے وجوب کا تذکرہ (1-6)

بعض اسباق

1. اہل علم محققین کہتے ہیں کہ اس سورہ کا حکم بھی باقی ہے ۔ آیت قتال سے منسوخ نہیں ۔" لكم دينكم ولى دين " میں مشرکین اور ان کے دین سے بیزارگی کا اظہار ہے ۔
2. یہ سورت تین عوامل پر دلالت کرتی ہے 1۔ مسلمان اور غیر مسلم معبود کے اعتبار سے الگ ہیں۔ 2۔ دونوں کے درمیان عبادت بھی مختلف ہے ۔ 3۔ اسلام کے مقابلہ میں کفر ایک ملت ہے ۔ اور یہ تینوں عوامل اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ کفر اور ایمان میں سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔

358 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں-اقتضاء الصراط المستقيم لمخالفة أصحاب الجحيم:أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)

359 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں- الولاء والبراء في الإسلام:صالح بن فوزان الفوزان)

3 مسلمان اور غیر مسلم کے معبود کے فرق کا معنی یہ ہے کہ مسلمان خالص اللہ کی عبادت کرتاہے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے جبکہ غیر مسلم اللہ کے علاوہ بتوں ، اوثان ، اور شفعاء سفارشوں کی عبادت کررہے ہیں جو انسانوں ، فرشتوں ، ستاروں اور پتھروں میں سے ہیں۔

4 اہل ایمان اور غیر اہل ایمان میں عبادت کا فرق یہ ہے کہ اہل ایمان صرف اللہ کی عبادت کرتے ہیں جن میں کسی قسم کا شرک نہیں ہوتا، معبود سے غفلت نہیں ہوتی عبادت کا طریقہ اور کیفیت میں رب کی مرضی ہوتی ہے جبکہ غیر اہل ایمان کفارومشرکین اپنے معبودوں کی من مانی طریقہ سے عبادت کرتے ہیں۔

5 اسلام کے مقابلے میں کفر ایک ہی ملت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ توحید کو اللہ کے لیے خالص کردینا ہے جبکہ کفر و شرک توحید کا ضد ہے جس میں یا تو اللہ کا انکار ہوتاہے یا پھر اس کے ساتھ کسی اور کو شریک کیا جاتاہے۔

مناسبت / لطائف التفسیر

ابن قیم سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کے بارے میں فرماتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے توحید کی ان دو قسموں کو اخلاص کی دو سورتوں میں جمع کیا اور وہ دو سورتیں یہ ہیں :سورۃ الکافرون توحید عملی ارادی پر مشتمل ہے ، اور سورۃ اخلاص توحید عملی خبری پر مشتمل ہے ۔ سورۃ اخلاص میں اللہ کے لیے جو کامل صفات لائق ہیں اور جن نقائص اور مثال سے منزہ کرنا ہے اس کا بیان ہے ۔ سورۃ الکافرون میں صرف ایک اللہ کی عبادت جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اس کو اس کے سوا تمام معبوں کی عبادت سے پاک کرنا ۔ ان دونوں کے ملنے سے توحید مکمل ہوتی ہے۔

آیات اور حدیث

آیت : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَلَآ أَنَا۠ عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ۝٤ وَلَآ أَنتُمْ عَٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ ۝٥ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِىَ دِينِ ۝٦ ﴾ الکافرون

ترجمہ: اور نہ میں عبادت کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو ۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کر رہا ہوں ۔ تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین ہے ۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ النَّصْرِ
The Help | An-Nasr | مدد
110
یہ سورت مدنی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- انسانیت کو ہدایت ملنے پر داعی کو اللہ تعالی کا شکر اوراس سے استغفار کرتے رہناچاہئے ۔
- یہ مدنی سورت ہے، جس میں فتح مکہ کی خوش خبری ہے ۔
- مسلمانوں کی عزت افزائی ، اسلام کے جزیرۃ العرب میں پھیلنے اور حق کے غلبے اور باطل کے نیست و نابود ہونے اور لوگوں کے اسلام میں جوق درجوق داخل ہونے کی خوش خبری ہے۔(البخاري 4294)
- اللہ کی نصرت اور استغفار میں کیا موافقت ہے؟ [360]
- جب کوئی فتح پاتا ہے تو عام طور سے کبر اور غرور میں مبتلا ہوجاتا ہےاور اللہ کو بھول جاتا ہے ، استغفار اسی کیفیت کو دور کرتا ہے۔ یہ احساس دلاتا ہے کہ فتح و نصرت کبر اور غرور میں مبتلا ہونے کے لیے نہیں بلکہ یہ اللہ کی مدد ہے جس پر اس کا شکرادا کرنا چاہیے اور استغفار کرنا چاہیے جیسا کہ ہر عبادت کے اختتام پر استغفار کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس اعتبارسے کہ ہماری عبادتوں میں کوئی کمی نہ رہ گئی ہو اور یہ کمال تواضع اور عبودیت ہے اور اللہ کو یہ بہت پسند ہے۔
- سورۃ النصر میں بتایا گیا کہ جیت ہمیشہ حق کی ہوتی ہے۔ [361]

بعض موضوعات

1 فتح مکہ اور اس کے متعلق نبی ﷺ کی ذمہ داری کا تذکرہ کیا گیا (1-3)

بعض اسباق

1 محمد ﷺ پر اللہ کی بڑی بڑی نعمتوں کا ذکر کیا گیا کہ اللہ نے دشمنوں پر غلبہ دیا، فتح مکہ، کعبۃ اللہ کو قبلہ بنادیا اور اس بات کی بھی خوشخبری دی کہ لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے لہذا اللہ کے حمد و ثناء اور اس کی تسبیح

360 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کوضرور پڑھیں- شرح حديث سيد الاستغفار:عبد الرزاق بن عبد المحسن العباد البدر)
361 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں-إظهار الحق:رحمة الله بن خليل الرحمن الهندي)

بیان کی جائے جیسا کہ اس کا حق ہے ۔

2 اللہ کی اتنی بڑی بڑی نعمتیں ملنے کے بعد محمد ﷺ کو اللہ کی حمد اور تسبیح بیان کرنے اور استغفار کرنے کا حکم دیا اور یہ حکم ہمیشہ کے لیے ہے جس میں امت محمدیہ بھی شامل ہے ۔

3 اللہ کے دین سے مراد اسلام ہے ۔ **ان الدین عند اللہ الاسلام۔۔۔** ، **ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین۔۔**

4 جہاں صرف مطلقا الفتح لفظ آیا ہے اس سے مراد فتح مکہ ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: " **لا ھجرۃ بعد الفتح۔۔۔** "

5 اس میں پہلے تسبیح کا پھر حمد و استغفار کا حکم دیا تاکہ اپنے نفس سے پہلے اپنے خالق کی بڑائی بیان کی جائے کیونکہ یہ خیال نہ آئے کہ اللہ کی مدد آنے میں کئی سال لگ گئے کہ اللہ نے حق کے معاملے میں اہمال سے کام لیا جس سے اللہ پاک ہے ۔ اور استغفار کا حکم دیا تاکہ دوسروں کے انتقام لینے کی فکر نہ ہو۔

6 **فسبح بحمد ربک و استغفرہ۔۔۔** یہ آیت حمد باری تعالیٰ کی فضیلت پر دلالت کررہی ہے کہ اللہ کی جو نعمت ہے (فتح مکہ اور مدد) اس کی شکر گزاری تسبیح کے ذریعہ کافی ہوجائے گی۔ اور ساتھ ہی یہ استغفار کی اہمیت پر بھی دلالت کرتی ہے ۔

مناسبت / لطائف التفسیر

- اس سورت میں نیک لوگوں کی جیت کا بیان ہے جبکہ اس کے بعد والی سورت میں کفار کے گروہ میں سے ابو لہب کو بطور مثال کے ذکر کیا گیا اور اس کے انجام کو بیان کیا گیا۔
- غور کیجیے خالد بن ولید، عمرو بن عاص اور سفیان یہ تینوں اسلام اور مسلمانوں کے لیے بہت بڑی رکاوٹ بنے ہوئے تھے لیکن کسی نے فتح مکہ سے قبل اور کسی نے فتح مکہ کے دوران اسلام قبول کیا پھر یہ تینوں نے سابقہ رکاوٹ کے نقصان کی تلافی اس عظیم توبہ سے کی کہ:
  - عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ واپس مصر فتح کر کے دیتے ہیں۔
  - خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیت المقدس۔
  - سفیان رضی اللہ عنہ اور ان کی فیملی نے 60 سال مسلمانوں کی خدمت کی(بنو امیہ کے نام سے)

اسلام اس دور میں ازبکستان سے یمن اور ہندوستان سے مغربی سہارا تک جگمگا رہا تھا۔ اور پھر یوروپ اور افریقہ کا اکثر حصہ زیر اسلام تھا۔

آیات اور حدیث

آیت : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿إِذَا جَآءَ نَصۡرُ ٱللَّهِ وَٱلۡفَتۡحُ ۝١ وَرَأَيۡتَ ٱلنَّاسَ يَدۡخُلُونَ فِي دِينِ ٱللَّهِ أَفۡوَاجٗا ۝٢ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَٱسۡتَغۡفِرۡهُۚ إِنَّهُۥ كَانَ تَوَّابَۢا ۝٣﴾ النصر

ترجمہ: جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے۔ اور تو لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق آتا دیکھ لے۔ تو اپنے رب کی تسبیح کرنے لگ حمد کے ساتھ اور اس سے مغفرت کی دعا مانگ، بیشک وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

حدیث: كان رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُكثِرُ أن يقولَ قبل أن يموتَ " سبحانَك و بحمدِك أستغفرُك وأتوبُ إليك ". قالت: قلت يا رسولَ اللهِ ! ما هذه الكلماتُ التي أراكَ أحدثتُها تقولُها ؟ قال: " جُعِلَت لي علامةٌ في أمتِي إذا رأيتُها قلتُها" إذا جاء نصر الله والفتح " إلى آخرِ السورةِ.(صحيح مسلم: 484)

ترجمہ: عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات سے پہلے یہ کلمات کثرت سے فرمایا کرتے تھے (سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ) سیدہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کلمات کیا ہیں جن کو میں دیکھتی ہوں کہ آپ نے ان کو کہنا شروع کر دیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے لیے میری امت میں ایک علامت مقرر کی گئی ہے۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْمَسَدِ
Al-masad | کھجور کی رسی
The Palm Rope
111
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- ہر اس آدمی کی تباہی ہے جو اس دین کے ساتھ شر کا ارادہ رکھتا ہو ۔ [362]
- یہ مکی سورت ہے اس کا اور نام سورۃ اللھب اور سورۃ تبت بھی ہے۔
- اللہ نے ابو لہب اور اس کی بیوی کو آگ کی بشارت سنائی، اس کی بیوی کی گردن میں رسی ہوگی جو ایک خاص قسم کا عذاب ہے اس لیے کہ وہ بھی رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچایا کرتی تھی۔ [363]
- سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو لہب کی بیوی کے گلے میں ایک شاندار جواہرات کا ہار تھا ، وہ کہا کرتی تھی کہ محمد ﷺ سے دشمنی نکالنے کے لیے وقف کرے گی۔ اس لیے اللہ نے اس کے گلے میں آگ کی رسی ڈالنے کا عذاب منتخب کردیا۔

بعض موضوعات

1 ابو لہب اور اس کی بیوی کو زجر اور ان دونوں کے ٹھکانے کا تذکرہ (1-5)

بعض اسباق

1 اس سورت میں ابولہب اور اس کی بیوی کے جہنم جانے کی خوشخبری سنائی گئی ، اس کے بعد بھی وہ محمد ﷺ اور ان کی دعوت کو جھوٹا بتانے کے لیے ایمان کا جھوٹا دعوی بھی نہ کر سکے جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ کلام اللہ کی جانب سے ہے جو تمام بندوں کی تقدیروں کو جانتا ہے ۔

362 مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الصارم المسلول على شاتم الرسول صلى الله عليه وسلم:أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)

363 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر ج8/ص515)

2 اقبلت ام جمیل ولھا ولولۃ[مستدرک الحاکم م361/2]۔۔ اس حدیث سے اہل علم نے کہا کہ وقت ضرورت تعریض کرنا جائز ہے ،یہاں ان کی ہجو نہیں کی گئی بلکہ ان کی تقدیر بیان کی گئی کہ یہ لوگ مرتے دم تک حق کی جستجو نہیں کریں گے۔

3 وماکسب ۔۔ اس سے مراد اولاد ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا:ماأغنی مالہ و ما کسب ۔۔ انسان کے کسب میں دو چیزیں ہیں ایک اس کا مال دوسرا اس کی اولاد، جب مال کا ذکر آچکا تو "و ما کسب "سے مراد اولاد ہے ۔

4 دعوتی مرحلہ میں نبی ﷺ نے جو عملی صبر و استقامت اور تحمل کا نمونہ پیش کیا ، یہ نمونہ ہر داعی دین اور مبلغ کے لیے توشہ دعوت ہے ۔ کہ قوم کی طعن و تشنیع کا جواب نہ دیا جائے ۔

5 نجات کے لیے قریبی رشتہ داری کوئی کام نہیں آسکتی جب تک کہ بندہ توحید کا ماننے والا نہ بن جائے۔ جیسا کہ ابولہب و ابو طالب محمد ﷺ کے چچا تھے مگر توحید کا اقرار نہ کرنے کی وجہ سے جہنم رسید ہوئے۔

6 انسان کی زندگی بھر کی کمائی چاہے وہ مال ہو کہ اولاد اگر توحید پر موت نہ ہوئی تو کچھ بھی فائدہ دینے والی نہیں ۔ کیونکہ مشکل وقت میں انسان یہ سوچتا ہے کہ اس کا مال اور اولاد اس کے کام آئے گی، یہ معاملہ آخرت میں نہیں ہو گا۔

گزشتہ سورت میں نیک لوگوں کی جیت کا بیان ہے جبکہ اس سورت میں کفار کے گروہ میں سے ابو لہب کو بطور مثال کے ذکر کیا گیا اور اس کے انجام کو بیان کیا گیا۔

آیت : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ مَآ أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُۥ وَمَا كَسَبَ ۝٢ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝٣ وَٱمْرَأَتُهُۥ حَمَّالَةَ ٱلْحَطَبِ ۝٤ فِى جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍۭ ۝٥ ﴾المسد

ترجمہ: نہ تو اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی ۔ وہ عنقریب بھڑکنے والی آگ میں جائے گا ۔ اور اس کی بیوی بھی (جائے گی،) جو لکڑیاں ڈھونے والی ہے ۔ اس کی گردن میں پوست کھجور کی بٹی ہوئی رسی ہوگی ۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الإِخْلَاصِ
The Purity | Al-Ikhlaas | اخلاص
112
اس سورت کے مقام نزول میں اختلاف ہے، مصحف مدینہ کے حساب سے
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- توحید خالص حق و باطل میں فرق کرنے والی چیز ہے۔ اس کے ذکر کے ساتھ اللہ تعالی کی صفات بھی مذکور ہیں۔
- کفار قریش بھی توحید کا دعوی کرتے تھے لیکن توحید خالص سے دور تھے ، اس سورت میں یہ پیغام ہے کہ صرف توحید نہیں بلکہ خالص توحید مطلوب ہے نجات کے لیے۔
- یہ سورت اللہ کا تعارف پیش کرتی ہے۔ [364]
- سورۃ الاخلاص: یہ رحمٰن کی صفت ہے اور اس میں توحید علمی خبری ہے۔
- امام رازی رحمہ اللہ کہتے ہیں: جان لو کہ القاب کی کثرت مزید فضیلت پر دلالت کرتی ہے اورہماری اس بات کے لئے عرف شاہدہے ، جیسے اس کے کچھ القاب یہ ہیں:پہلا: سورۃ التفرید ، دوسرا:سورۃ التجرید ،تیسرا:سورۃ التوحید، چوتھا: سورۃ الاخلاص ہے۔
- ان تمام ناموں میں جو چیز مشترکہ ہے وہ اللہ عزوجل کی توحید ہے ابھی قریب میں ابن قیم رحمہ اللہ کا کلام ان دو سورتوں(سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص) کے تعلق سے گزر چکا ہے ۔

بعض موضوعات

1. اللہ تعالی کی توحید کی اہمیت اجاگر کی گئی ہے،اورشرک وعقیدۂ ابنیت یعنی اس کے لئے اولاد بتلانا بدترین عقیدہ ہے۔اللہ تعالی کا کوئی برابر بھی نہیں ہے۔ (1-3)

364 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں(تفسير سورة الاخلاص لابن تيمية، (اتحاف الخلق بمعرفة الخالق:عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)، شروط لا اله الا الله (معارج القبول حكمي)وعبد الرزاق البدر العباد(فقه الادعيه و الاذكار)، و نور الاخلاص كلمات الشرك للقحطاني)

بعض اسباق

1 نبی کریم ﷺ نے فرمایا :"فانها تعدل ثلث القرآن" کہ سورۃ الاخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اہل علم اس کے چار مطلب بتائے ہیں ثواب کے اعتبار سے یہ ایک تہائی کے برابر ہے مگر بقیہ سورتوں کی فضیلت اپنی جگہ مسلم ہے ، ان سے بے نیازی کرنا کاہلی کی نشانی ہے۔ دوسرا یہ کہ یہ اس وقت ہے جب کوئی اس کے علاوہ دوسری سورتوں کو اچھی طرح پڑھ نہیں سکتاہو۔ تیسرا یہ ہے کہ قرآن مجید کے معنی کے حساب سے تین قسمیں ہیں 1۔ احکامات 2۔ اخبار 3۔ توحید، چونکہ اس سورت کا پورا موضوع توحید ہے اور پوری قرآن کا ایک تہائی موضوع توحید ہے ۔ چوتھا یہ ہے کہ سورۃ الاخلاص ثواب کے اعتبار سے ایک تہائی قرآن کے برابر ہے لیکن تین مرتبہ پڑھنے سے ختم قرآن کے برابر نہیں۔

2 کفار قریش نے محمد ﷺ کو نرینہ اولاد نہ ہونے کا طعنہ دیا تو اللہ نے سورۃ الکوثر اتاری اور جب مشرکین مکہ نے اللہ کی اولاد کو ثابت کیا تو اللہ نے سورۃ الاخلاص کے ذریعہ اپنی شان کو ثابت کیا۔

3 اللہ ایک ہے ، ہر عیب و نقص سے پاک ہے۔

4 نصاری جو تثلیث کے قائل تھے اور مشرک جو اللہ کی بیوی اور بچوں کے قائل تھے اس عقیدے کی تردید کی گئی ہے ۔[365]

5 رسول اللہ ﷺ نے اسے ثلثِ قرآن کہا ہے، اس کی حکمت یہ ہے کہ قرآن تین باتوں پر مشتمل ہے:

- توحید[366]
- احکام
- قصص

6 اور یہ سورت توحید پر مشتمل ہے اس لیے ثلث قرآن کہا گیا۔[367]

7 سورۃ الاخلاص ، آیۃ الکرسی، سورہ حشر کی آخری تین آیات اللہ کا تعارف پیش کرتی ہیں ۔ اس سورت کے ذریعے سے مسلم وغیرمسلم کو اللہ کی عظمت کا پتہ چلے گااور شرک سے نجات ملے گی ان شاء اللہ۔ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِٱللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ١٠٦﴾ یوسف

8 کفار قریش اور صحابہ میں فرق۔ (اخلاص یعنی خالص توحید) وجہ تفریق تھی۔

9 عقیدۂ توحید کو ثابت کیا گیا کہ اللہ اپنی ذات و صفات میں اکیلا ہے اور شرک کا انکار کیا گیا کہ اللہ ہر قسم کے عیب

365 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الجواب الصحيح لمن بدل دين المسيح:أحمد بن عبد الحليم بن تيمية)
366 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں)التوحيد للشيخ الفوزان(
367 (مزید تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر ج8/ص521)

جیسے محتاجی ، فقیری ، معاونت اور اولاد سے پاک ہے اور اولاد اللہ کے حق میں عیب ہے۔

﴿10﴾ قل هو الله احد۔۔۔ کہہ دیجئے کہ اللہ اکیلا ہے اس کے ذریعہ سے بت پرستی کے مذہب کو باطل قرار دیا گیا کہ دن کا خدا اور رات کا خدا دو معبود نہیں ہوسکتے۔

﴿11﴾ الله الصمد۔۔۔ اللہ خالق ہے ، دوسرے خالق نہیں ہوسکتے کیونکہ اللہ پیدا کرنے میں کسی اور کا محتاج نہیں۔

﴿12﴾ لم يلد ولم يولد۔۔۔ اس کے ذریعہ یہود و نصاری اور مشرکین کے عقائد کا رد کیا گیا کہ یہود عزیر کو اللہ کا بیٹا کہتے تھے اور نصرانی عیسی علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہتے تھے اور مشرکین فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے۔

﴿13﴾ ولم يكن له كفوا احد۔۔۔ اس کے ذریعہ مشرکین کے عقیدہ کو رد کیا گیا اس لیے کہ انہوں نے بتوں کو اللہ کا معاون قرار دیا تھا۔

﴿14﴾ اللہ نے ہر گناہ کے لیے مغفرت کا دروازہ کھلا رکھا ، سوائے اس کے جو شرک پر مرے ، کیونکہ شرک اللہ کی شان میں ظلم اور نا انصافی ہے۔ اور گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ہے ۔

اس سے قبل والی سورت ایک ایسے شخص اور اس کی بیوی سے متعلق تھی جو نبی ﷺ کے انتہائی قریبی رشتہ دار ہونے کے باوجود بتوں کے پجاری اور نبی ﷺ کے دشمن تھے اور ساتھ ہی ان کا انجام بھی بیان کیا گیا جبکہ اس سورت میں اس کے برعکس اللہ کی وحدانیت بیان کی گئی اور بتایا گیا کہ اس کی کوئی بیوی اور اولاد نہیں ، وہ سب سے بے نیاز ہے اور اس کے برابر کا کوئی نہیں۔

آیت : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ۝١ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ۝٤﴾ الإخلاص

ترجمہ: آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے ۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے ۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی

سے پیدا ہوا ۔ اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے ۔

حدیث: أنَّ النبيَّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ كان إذا أوى إلى فراشِه كلَّ ليلةٍ، جمع كفَّيه ثم نفث فيهما، فقرأ فيهما : {قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ } . و{ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ } . و{ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ } . ثم يمسحُ بهما ما استطاعَ من جسدِه، يبدأُ بهما على رأسِه ووجهِه، وما أقبل من جسدِه، يفعل ذلك ثلاثَ مراتٍ .(صحيح البخاري:5017)

ترجمہ: عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آرام فرماتے تو روزانہ رات کو اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر ان پر سورت اخلاص اور معوذتین پڑھ کر دم کرتے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے تمام بدن پر پھیر لیتے، پہلے اپنے سر اور چہرے مبارک پر پھیرتے اس کے بعد اپنے تمام اوپر کے جسم پر جہاں تک کہ آپ کا ہاتھ پہنچتا اور یہ فعل آپ تین مرتبہ کرتے تھے۔

حدیث: أنَّ النبيَّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم بعَث رجلًا على سَرِيَّةٍ، وكان يَقرأُ لأصحابِه في صلاتِه فيَختِمُ بـ : قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ . فلمَّا رجَعوا ذكَروا ذلك للنبيِّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم فقال : سَلوهُ لِأَيِّ شيءٍ يَصنَعُ ذلك) . فسَألوه فقال : لأنها صِفَةُ الرحمنِ، وأنا أُحِبُّ أن أقرَأَ بها، فقال النبيُّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم : أخبِروه أنَّ اللهَ يُحِبُّه .(البخاري 7375)

ترجمہ: اللہ کے رسول ﷺ نے ایک شخص کو ایک سریہ پر بھیجا،وہ اپنے ساتھیوں کو اپنی نماز میں سورۃ اخلاص پر ختم کیا کرتا تھا، جب وہ لوٹے تو انہوں نے رسول ﷺ سے اس کا ذکر کیاتو آپ ﷺ نے کہا: اس سے پوچھو کہ وہ کس لیے ایسا کرتے ہیں ،تو انہوں نے ان سے پوچھا، تو اس نے کہا : اس لیے کہ وہ رحمن کی صفت ہے اور میں اس کو پڑھنا پسند کرتا ہوں ،تو آپ ﷺ نے کہا: اس کو بتاؤ کہ اللہ ان سے محبت کرتا ہے ۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ الْفَلَقِ
The Day Break | Al-Falaq | صبح کا پھٹنا
113
اس سورت کے مقام نزول میں اختلاف ہے، مصحف مدینہ کے حساب سے
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

بعض اہداف

- مصیبتوں اور انسان کے خارجی حالات کی تکالیف سے پناہ مانگنا۔
- اس میں بتایا گیا کہ ہر معاملے میں اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔
- سورۃ الفلق ظاہری یا خارجی شر کے ازالہ اور تعوذ کی کیفیت کے بارے میں نازل ہوئی جیساکہ اللہ نے رات کی تاریکی کو چھانٹ کر دن کی روشنی کو لاتا ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ اس ظاہری شر کو دور کر کے اس سے خیر کو نکالے۔

بعض موضوعات

1. مخلوقات کے شر سے اللہ کی پناہ مانگنا ضروری ہے اس کا تذکرہ (1-5)

بعض اسباق

1. اسے اور آگے والی سورت کو معوذتین کہا جاتا ہے۔جس کے ذریعہ اللہ کے رسول پناہ طلب کرتے تھے۔
2. اس سورت میں تین قسم کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کی گئی ہے ۔ 1۔ من شر غاسق اذا وقب۔۔۔ اندھیری رات جب وہ چھا جائے ۔ اس لیے کہ رات میں ہی درندے، زہریلے جانور اپنے ٹھکانوں سے نکلتے ہیں ، چوری اور مکروفریب رات کے اندھیرے کا غلط فائدہ اٹھا کر ہوتے ہیں۔ دوسرا ان جادوگرنیوں سے جو گرھوں میں پھونک مارکر جادو کرتی ہیں۔ تیسرا ان لوگوں سے جو دوسروں کی نعمتوں کے زوال کی تمنا کرتے ہیں، حسد کرنا بہت بڑا گناہ ہے جبکہ رشک اور تنافس کرنا جائز ہے ۔
3. حسد قطعا حرام ہے کیونکہ یہ ایسی بیماری ہے جو حاسد کے قول و فعل سے ظاہر ہوتی ہے اور وہ جس سے حسد کرتاہے اس کو نقصان پہنچانے کے درپے ہوتاہے ، یہ وہ پہلا گناہ ہے جو آسمانوں میں ابلیس نے آدم علیہ السلام

سے کیا اور زمین میں قابیل نے ہابیل سے کیا ، اللہ حاسد سے ناراض ہوتا ہے۔

4 اس کی مخلوقات کے شر سے اس سے پناہ مانگنی چاہیے۔

5 رات کی تاریکی کے شر سے پناہ مانگی جائے کیونکہ وہ انسانی نفس پر اثر انداز ہوتی ہے۔

6 حاسد اور جادوگر کے شر سے بھی پناہ مانگنا چاہیے۔ [368]

7 قرآن اور ماثورہ دعاؤں سے رقیہ کرنا جائز ہے ۔

8 رہا مسئلہ جن احادیث میں روکا گیا وہ رقیہ مجہولہ ہے جس کا معنی و مفہوم سمجھ میں نہ آئے، جو کتاب وسنت سے ثابت نہ ہو اور شریعت سے ٹکرانے والے وظائف ہوں۔

سورہ فلق میں خارجی دشمن سے پناہ طلب کی گئی ہے۔سورہ ناس میں داخلی شر و دشمن سے پناہ طلب کی گئی ہے۔

آیت : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾ ﴾الفلق
ترجمہ: اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے ۔

حدیث: لا تحاسُدَ إلا في اثنتَين : رجلٍ آتاه اللهُ القرآنَ فهو يتلوه آناءَ الليلِ وآناءَ النهارِ ، فهو يقول : لو أُوتيتُ مثلُ ما أُوتِيَ هذا لفعلتُ كما يفعل ، ورجلٍ آتاه اللهُ مالًا فهو ينفقُه في حقِّه ، فيقول : لو

368 (شیخ سدحان شاگرد شیخ بن باز کی کتابیں اس موضوع پر کافی مفید ہیں اور شیخ عبد السلام بالی حفظہ اللہ کی کتاب بھی رقیۃ شرعیۃ کے لیے بے حد مفید ہے)(مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں(تذکیر البشر بخطر الشعوذة والکھانة والسحر: عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

أُوتيتُ مثلَ ما أُوتِيَ عملتُ فيه مثلَ ما يعملُ (صحيح البخاري:7528)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ (حسد) رشک صرف دو شخصوں پر کیا جا سکتا ہے ایک وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن دیا ہو اور وہ اس کو رات دن تلاوت کرتا ہو اور دوسرا کہے گا کاش مجھے بھی دیا جاتا تو بھی ویسا ہی کرتا جیسا وہ کرتا ہے دوسرا وہ آدمی جس اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اس کے حق میں خرچ کرتا ہو اور دوسرا کہے کہ کاش مجھے بھی یہ ملتا جو اسے دیا گیا ہے تو میں بھی وہی کرتا جو یہ کرتا ہے۔

حدیث: **إياكم و الظن، فإن الظن أكذب الحديث و لا تحسسوا ولا تجسسوا و لا تباغضوا، ولا تدابروا و كونوا عبا د الله إخوانا** (صحيح البخاري: 6066)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بدگمانی سے بچتے رہو، بدگمانی اکثر تحقیق کے بعد جھوٹی بات ثابت ہوتی ہے اور کسی کے عیوب ڈھونڈنے کے پیچھے نہ پڑو، کسی کا عیب خواہ مخواہ مت ٹٹولو اور کسی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ بڑھاؤ اور حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو بلکہ سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

أهداف سورالقرآن
سُوْرَةُ النَّاسِ
The People | An-Naas | لوگ
114
اس سورت کے مقام نزول میں اختلاف ہے، مصحف مدینہ کے حساب سے
یہ سورت مکی ہے
OBJECTIVE OF EACH SURAH

- داخلی شر یعنی شیطان کے وسوسہ سے پناہ طلب کی گئی ہے۔
- معوذتین کی دوسری سورت ہے جس میں اللہ کی پناہ طلب کی گئی وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔ [369]
- اس میں الناس کا لفظ بار بار آیا ہے۔
- یہ قرآن کی آخری سورت ہے۔
- شروع قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ۝٢﴾الفاتحۃ سے اور ختم قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿مِنَ ٱلْجِنَّةِ وَٱلنَّاسِ ۝٦﴾الناس ، ابتدا اللہ کی حمد سے اور اختتام شریر جنات اور انسانوں کے مقابلہ اللہ کی پناہ میں آنے کی دعا سے۔ ایک بہترین شروعات اور بہترین اختتام ہے۔
- ابتداء سورہ فاتحہ سے اور اختتام معوذتین سے اس کا مطلب ہے کہ بندہ کو اللہ کی پناہ شروع اور آخر ہر حالت میں مانگنا ضروری ہے۔ (اعوذ / اعوذ) [370]
- سورۃ الناس باطنی اور داخلی شر کے ازالہ کے سلسلہ میں نازل ہوئی اور تعوذ کی کیفیت کے بارے میں نازل ہوئی جو کہ باطنی برائیاں ہیں۔ مناسب ہے کہ ان صفات کے ذریعہ استعاذہ کیا جائے (رب الناس، ملک الناس ، الہ الناس)
- شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ سورہ ناس بندے سے صادر ہونے والی برائی کو دور کرنے والی ہے، اور سورہ فلق بندے سے اس برائی کو دور کرتی ہے جس میں بندہ داخل نہ ہو، سورۃ الفلق میں عام وخاص مخلوقات کے شر سے پناہ مانگنے کا ذکر ہے۔ واللہ اعلم [371]
- اور ابن قیم رحمہ اللہ نے اس کی وضاحت کی جس کے بعد اور وضاحت کی گنجائش باقی نہیں رہتی انہوں نے کہا: یہ سورت (سورۃ الناس) اس شر سے پناہ مانگنے پر مشتمل ہے جو گناہ اور معاصی کا سبب ہیں اور یہ شر انسان کا داخلی معاملہ ہے ، جو دنیا اور آخرت میں عذابات کا سبب ہیں (سورۃ الفلق) اس شر سے پناہ مانگنے پر مشتمل ہے جس سے دوسروں پر ظلم ہوتا ہے اور وہ خارجی شر ہے ،(سورۃ الناس) اس شر سے پناہ مانگنے پر مشتمل ہے جوبندہ اپنے آپ پر ظلم کا سبب بنتا ہے اور یہ داخلی شر ہے :

---

369 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں(شرح كتاب ذم الموسوسين والتحذير من الوسوسة: ابن قيم الجوزية)

370 (مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں-أثر الأذكار الشرعية في طرد الهم والغم: عبد الرزاق بن عبد المحسن العباد البدر)فقه الادعية والاذكار للشيخ عبد الرزاق البد العباد

371 (مجموع الفتاوى17/562)

- پہلا شر (خارجی شر): بندہ اس کا مکلف نہیں ہے اور اس کے رکنے کا اس سے مطالبہ نہیں کیا گیا ہے اس لیے کہ وہ اس کے اختیار میں نہیں ہے۔

- دوسرا شر: سورۃ الناس میں ہے بندہ اس کا مکلف ہے اور اس کے قریب جانے سے روکا گیا (احکامات موجود ہیں) اور یہ شر معائب ہے اور پہلا شر مصائب ہے ہر شر میں معایب اور مصائب ہوتے ہی ہیں، اس میں تیسری کوئی قسم نہیں ہے (سورۃ الفلق) مصیبتوں کے شر سے پناہ مانگنے پر مشتمل ہے ، اور سورۃ الناس عیوب کے شر سے پناہ مانگنے پر مشتمل ہے کیونکہ سارے فساد کی جڑ وسوسہ ہے۔[372]

سورۃ الناس میں اللہ کے تین ناموں کا وسیلہ لے کر دعا سکھائی گئی ہے کیونکہ فساد کی جڑ وسوسہ ہے اور جتنی سخت آزمائش ہو اتنی زیادہ مدد اللہ سے مانگی جائے۔ سورۃ الفلق میں ایک نام کا وسیلہ لیا گیا ہے کیونکہ خارجی شر کا ذکر ہے جو وسوسہ کے فساد سے کم ہے۔

بعض موضوعات

1 جن اور انسانوں کے شیاطین سے اللہ کی پناہ مانگنے کے وجوب کا تذکرہ (1-6)[373]

بعض اسباق

1 انسانوں و جنات میں سے جو شیاطین ہیں ان سے اللہ کی پناہ میں آنا ضروری ہے ، کیونکہ ہر انسان کو اس کا شیطان وسوسہ ڈالتاہے ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **ما منكم من احد الا ومعه قرينه**۔۔۔ احمد :3591

2 اس سورت میں اللہ کی ربوبیت و ملوکیت اور الوہیت کو لوگوں کے لیے ثابت کیا گیاہے ۔ جس کی یہ شان ہو وہ ایک ہی ذات ہے جسکی طرف سارے انسان و جنات رجوع کرتے ہیں اور پناہ طلب کرتے ہیں۔اوروہ ذات اللہ کی ذات ہے۔

---

372 (بدائع الفوئد 2/473)

373 مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں(سلسلة العقيدة في ضوء الكتاب والسنة : عالم الجن والشياطين: عمر بن سليمان الأشقر)

3 یہ اللہ کی رحمت ہے کہ اس نے پناہ مانگنے کے الفاظ بھی سکھائے جیسا کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۔۔ احادیث صحیحہ میں بہت سے طریقے اور الفاظ سکھائے گئے ہیں مثلا بخاری : 5650

4 قتادہ فرماتے ہیں جنات میں بھی شیاطین ہوتے ہیں اور انسانوں میں بھی شیاطین ہوتے ہیں پس دونوں قسموں کے شیاطین سے پناہ طلب کرو۔

مناسبت / لطائف التفسیر

سورہ فلق میں خارجی دشمن سے پناہ طلب کی گئی ہے۔سورہ ناس میں داخلی شر و دشمن سے پناہ طلب کی گئی ہے۔

آیات اور حدیث

آیت 1 : قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿قُلۡ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ ١ مَلِكِ ٱلنَّاسِ ٢ إِلَٰهِ ٱلنَّاسِ ٣﴾ الناس

ترجمہ: آپ کہہ دیجیے! کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں ۔لوگوں کے مالک کی (اور) ۔ لوگوں کے معبود کی (پناہ میں) ۔

حدیث: أنه ما منكم من أحد إلا قد وكل به قرينه قالوا و أنت يا رسول الله؟ قال نعم إلا أن الله أعانني عليه فأسلم فلا يأمرني إلا بخير.(مسلم: 2814)

ترجمہ: تم میں سے ہر ایک آدمی کے ساتھ اس کا جن ساتھی مقرر کیا گیا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی اے اللہ کے رسول آپ نے فرمایا اور میرے ساتھ بھی مگر اللہ نے مجھے اس پر مدد فرمائی تو وہ مسلمان ہو گیا پس وہ مجھے نیکی ہی کا حکم کرتا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

اسماءِ حسنیٰ
اللہ جل جلالہ

حوالہ جات	رومن	ترجمہ	اسماء حسنیٰ	شمار
55:1	Ar-Rahmaanu	بڑا مہربان	الرَّحْمٰنُ	1
41:2	Ar-Raheemu	نہایت رحم کرنے والا	الرَّحِیْمُ	2
59:23	Al-Maliku	بادشاہ	المَلِكُ	3
59:23	Al-Quddoosu	نہایت پاک	القُدُّوْسُ	4
59:23	As-Salaamu	سلامتی دینے والا / عیبوں سے پاک	السَّلَامُ	5
59:23	Al-Mu'minu	امن دینے والا	المُؤْمِنُ	6
59:23	Al-Muhaiminu	نگہبان/غالب	المُهَيْمِنُ	7
59:23	Al-Azeezu	غالب	العَزِيْزُ	8
59:23	Al-Jabbaaru	زور آور/زبردست	الجَبَّارُ	9
59:23	Al-Mutakabbiru	بڑائی والا	المُتَكَبِّرُ	10
59:24	Al-Khaliqu	پیدا کرنے والا	الخَالِقُ	11
59:24	Al-Baari'au	وجود بخشنے والا	البَارِئُ	12
59:24	Al-Musawwiru	صورت بنانے والا	المُصَوِّرُ	13
57:3	Al-Awwalu	اول	الأَوَّلُ	14
57:3	Al-Aakhiru	آخر	الآخِرُ	15
57:3	Az-Zaahiru	سب سے اونچا جس پر کوئی نہیں	الظَّاهِرُ	16
57:3	Al-Baatinu	باطن	البَاطِنُ	17
42:11	As-Samee'au	سننے والا	السَّمِيْعُ	18
42:11	Al-Baseeru	دیکھنے والا	البَصِيْرُ	19
8:40	Al-Maula	مالک اور مددگار	المَوْلٰى	20
8:40	An-Naseeru	بہت مدد کرنے والا	النَّصِيْرُ	21
4:149	Al-Afuwwu	در گزر کرنے والا/ معاف کرنے والا	العَفُوُّ	.22
4:149	Al-Qadeeru	قدرت والا	القَدِيْرُ	23
67:14	Al-Lateefu	باریک بیں/لطف و کرم والا	اللَّطِيْفُ	24
67:14	Al-Khabeeru	بڑا باخبر	الخَبِيْرُ	25

شمار	اسماء حسنیٰ	ترجمہ	رومن	حوالہ جات
26	الْوِتْرُ	اکیلا	Al-Witru	بخاری: 6410
27	الْجَمِيْلُ	حسن والا	Al-Jameelu	مسلم: 91
28	الْحَيِيُّ	باحیا	Al-Hayiyyu	ابو داؤد: 4012
29	السِّتِّيْرُ	پردہ ڈالنے والا	As-Sitteeru	ابو داؤد: 4012
30	الْكَبِيْرُ	کبریائی والا	Al-Kabeeru	13:9
31	الْمُتَعَالُ	بلند	Al-Muta'aalu	13:9
32	الْوَاحِدُ	ایک	Al-Waahidu	13:16
33	الْقَهَّارُ	غلبہ والا	Al-Qahhaaru	13:16
34	الْحَقُّ	حق	Al-Haqqu	24:25
35	الْمُبِيْنُ	واضح کرنے والا	Al-Mubeenu	24:25
36	الْقَوِيُّ	طاقتور	Al-Qawiyyu	11:66
37	الْمَتِيْنُ	زور آور	Al-Mateenu	51:58
38	الْحَيُّ	زندہ	Al-Hayyu	20:111
39	الْقَيُّوْمُ	جو خود قائم ہے اور دوسروں کو قائم رکھا ہوا ہے	Al-Qayyoomu	20:111
40	الْعَلِيُّ	بلند	Al-Aliyyu	42:4
41	الْعَظِيْمُ	عظمت والا	Al-Azeemu	42:4
42	الشَّكُوْرُ	قدردان	Ash-Shakooru	35:30
43	الْحَلِيْمُ	بردبار	Al-Haleemu	2:225
44	الْوَاسِعُ	کشادہ	Al-Waasi'au	2:115
45	الْعَلِيْمُ	باخبر	Al-Aleemu	2:115
46	التَّوَّابُ	بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا	At-Tawwaabu	2:37
47	الْحَكِيْمُ	نہایت حکمت والا	Al-Hakeemu	2:129
48	الْغَنِيُّ	بے نیاز	Al-Ghaniyyu	6:133
49	الْكَرِيْمُ	کرم کرنے والا	Al-Kareemu	82:6
50	الْأَحَدُ	یکتا	Al-Ahadu	112:1

شمار	اسماء حسنیٰ	ترجمہ	رومن	حوالہ جات
51	الصَّمَدُ	بے نیاز	As-Samadu	112:2
52	القَرِيْبُ	قریب	Al-Qareebu	11:61
53	المُجِيْبُ	قبول کرنے والا/جواب دینے والا	Al-Mujeebu	11:61
54	الغَفُوْرُ	بخشنے والا	Al-Ghafooru	85:14
55	الوَدُوْدُ	محبت کرنے والا	Al-Wadoodu	85:14
56	الوَلِیُّ	قریب/مددگار	Al-Waliyyu	42:28
57	الحَمِيْدُ	تعریفوں والا	Al-Hameedu	42:28
58	الحَفِيْظُ	حفاظت کرنے والا	Al-Hafeezu	34:21
59	المَجِيْدُ	بڑی شان والا	Al-Majeedu	11:73
60	الفَتَّاحُ	بند کھولنے والا/بگڑی بنانے والا	Al-Fattaahu	34:26
61	الشَّهِيْدُ	گواہ	Ash-Shaheedu	34:47
62	المُقَدِّمُ	آگے کرنے والا	Al-Muqaddimu	بخاری: 1120
63	المُؤَخِّرُ	پیچھے کرنے والا	Al-Mu'akh'khiru	بخاری: 1120
64	المَلِيْكُ	بادشاہ	Al-Maleeku	54:55
65	المُقْتَدِرُ	اقتدار والا	Al-Muqtadiru	54:55
66	المُسَعِّرُ	قیمتوں کو طے کرنے والا	Al-Musa'iru	ابو داؤد:3451
67	القَابِضُ	تنگی سے رزق دینے والا	Al-Qaabizu	ابو داؤد:3451
68	البَاسِطُ	کشادگی عطا کرنے والا	Al-Baasitu	ابو داؤد:3451
69	الرَّازِقُ	رزق دینے والا	Ar-Raaziqu	ابو داؤد:3451
70	القَاهِرُ	غالب/زبردست	Al-Qaahiru	6:18
71	الدَّيَّانُ	بدلہ دینے والا	Ad-Dayyaanu	رواہ البخاری معلقاً قبل حدیث:7481
72	الشَّاكِرُ	قدردان	Ash-Shaakiru	2:158
73	المَنَّانُ	بندہ نواز/نوازنے والا	Al-Mannaanu	ابو داؤد:1495
74	القَادِرُ	قدرت رکھنے والا	Al-Qaadiru	6:65
75	الخَلَّاقُ	پیدا کرنے والا	Al-Khallaaqu	36:81

حوالہ جات	رومن	ترجمہ	اسماء حسنیٰ	شمار
3:26	Al-Maaliku	مالک	المَالِكُ	76
51:58	Ar-Razzaaqu	رزق دینے والا/داتا	الرَّزَّاقُ	77
3:173	Al-Wakeelu	کارساز	الوَكِيْلُ	78
5:117	Ar-Raqeebu	نگہبان	الرَّقِيْبُ	79
صحیح الجامع: 1824	Al-Muhsinu	احسان کرنے والا	المُحْسِنُ	80
4:86	Al-Haseebu	نگران/ حساب لینے والا/کافی	الحَسِيْبُ	81
بخاری:5675	Ash-Shaafi	شفاء دینے والا	الشَّافِيْ	82
مسلم:2593	Ar-Rafeequ	نرمی کرنے والا	الرَّفِيْقُ	83
بخاری:3116	Al-Mu'tee	عطا کرنے والا/داتا	المُعْطِيْ	84
4:85	Al-Muqeetu	سب کو غذا دینے والا	المُقِيْتُ	85
ابو داؤد:4806	As-Sayyidu	سردار	السَّيِّدُ	86
مسلم: 1015	At-Tayyibu	پاک	الطَّيِّبُ	87
ابو داؤد:4955	Al-Hakamu	فیصلہ کرنے والا	الحَكَمُ	88
96:3	Al-Akramu	خوب عطا کرنے والا/معزز	الأَكْرَمُ	89
52:28	Al-Barru	خوب رحم و کرم والا/بڑا محسن	البَرُّ	90
38:66	Al-Ghaffaaru	بڑا بخشنے والا	الغَفَّارُ	91
24:20	Ar-Raoofu	شفقت ورحم کرنے والا	الرَّءُوفُ	92
3:8	Al-Wahhaabu	بڑا عطا کرنے والا/داتا	الوَهَّابُ	93
صحیح الجامع: 1744	Al-Jawaadu	خوب دینے والا	الجَوَادُ	94
مسلم: 487	As-Subboohu	بے عیب	السُّبُّوحُ	95
15:23	Al-Waarisu	حقیقی مالک	الوَارِثُ	96
36:58	Ar-Rabbu	پالنہار/رب/پروردگار	الرَّبُّ	97
87:1	Al-Aa'laa	بلند	الأَعْلَى	98
2:163	Al-Ilaahu	حقیقی معبود	الإِلٰهُ	99

یہ ننانوے اسماءِ حسنیٰ کی فہرست شیخ دکتور عبدالرزاق الرضوانی اور شیخ دکتور محمد بن خلیفہ التمیمی اثابھما اللہ کی کتاب سے ماخوذ ہے۔

Founder & Director-AskIslamPedia.com

- Masha'Allah age 38 years, born and brought up in Hyderabad, India
- Hafiz, Memorized entire Holy Qur'an
- Languages Known – Arabic, English, Urdu, Hindi and Persian
- Alim from University of Dar-us-Salaam, Umerabad, Tamil Nadu, India
- Graduated in the field of Hadees-e-Shareef (Taqassus-Fil-Hadees) from the Islamic University in Madinah Tayyibah, Kingdom of Saudi Araiba
- Master in Business Administration – MBA
- Master degree from ICBM College HYD
- First Indian Alim of the Islamic University of Madinah to receive a Master's Degree in contemporary Education in English Language i.e. MBA .
- Masha'Allaah pursuing Ph.D (Doctorate in Business Administration) from the University of Switzerland in Europe
- Has Ejaza for Qur'an and Kutube Sitta (Six Books of Sunnah)
- Managing Director for International IT Consultancy Company in Dubai, UAE
- Founder and Director of Indian company ABM
- Founder and Director of www.askislampedia.com
- International Speaker on Islamic topics with Comparative Religion and Q& A sessions

DAWAH EXPERIENCE IN MEDIA

- Handled Shariah related Live Q&A on ETV Urdu and Zee Salam
- Alhamdulillah, answered over 6000 questions on Live programs
- Interview on BBC World Services "Solutions for Imbalanced Economic System and Credit Crisis"
- Qatar Radio, Sharjah TV UAE, Radio Kuwait, NTV Nepal, ABC Nepal
- Iqratv UK Europe ,DM digital UK Europe ,Ahadtv NewYork USA,DD, Munsif TV, HMTV, TV9, ETV Urdu, Zee Salam, Zee Punjabi, City Cable Channels
- Completed 400 episodes on Zee Salam, the Urdu TV Channel of Zee Telefilms
- Interviewed on South African Radio by IPCI, Dawah Center of Shaik Ahmed Deedat(R)
- And many more Channels

DAWAH MILESTONES

- Program on the topic "Concept of peace In Islam" followed by Q/A for Officers of Anti Terrorism Squad (ATS) in Mumbai Police Department under the supervision of the then ATS Chief Late Mr. Hemant Karkare, IPS
- Designed curriculum in Islamic Jurisprudence for Scholars of Indian Madaris
- Trained about Five Hundred Ulema from India on the rules of Islamic Jurisprudence
- Study on Indian Share Market and its alternate for Muslims preventing Muslims from indulging in trade with companies dealing in interest.
- Fundamentals of Islamic Business with comparative study of contemporary Economic systems
- Delivered International Public talks in Saudi Arabia, Kuwait, Qatar, Oman, Bahrain, United Arab Emirates, Malaysia, Singapore, UK , USA and Nepal

- Delivered Public talks in almost all major Cities & Towns in the Indian States of Delhi Andhra Pradesh, Tamil Nadu, Karnataka, Kerala, Maharashtra, Goa, Rajasthan, West Bengal, Orrisa ,Bihar, Uttar Pradesh, Uttara Khand, Punjab, Haryana, Jammu & Kashmir etc.
- In close contact with Top Islamic Universities & Top Ulema Kiram of the World
- Has a wide Network of young upcoming Ulema & Dayees across the World
- Over 200 Video CDs Answering Allegations of Non-Muslims against Islam

COURSES BY ARSHAD BASHEER MADANI

- 7 Days – Residential Arabic Quranic Grammar
- 1 Day – Enjoy your Life with Islamic Thinking
- 1 Day – Uloomul Qur'an & Uloomul Aqeedah
- 1 Day – Islamic History (Lessons), Islamic Healing
- 1 Day – Islamic Management Skills in the light of Seerah
- 1 Day – Islamic & Contemporary Economics (Islamic Banking)
- 1 Day – Qawaid-E-Fiquiyyah specially for Scholars of Indian Madaris
- 1 Day – Qur'anic Miracle Reasoning with answering allegations on Qur'an
- 1 Day – Islamic Rulings for Professionals like Doctors, Advocates, Businessmen Etc.
- 3, 5 & 15 Days – Dawah Training Program in English, Urdu & Arabic languages
- 7 & 15 Days – Islamic Kids Camp for Children in Urdu & English
- 21 Days – Authentic & Unauthentic Ahadees Segregation for Scholars of Madaris
- 3 Hours – Various Islamic Modules strengthening the basic Islamic Knowledge
- And many other Short term training programs and Crash Courses aimed at building a strong Islamic foundation among the participants

CURRENT PROJECTS

- Advisor of 8 Islamic International Islamic Schools
- Advisor of Online Islamic University
- Cyber Madani Production House
- HD Quality Islamic Digital Library

INSHA'ALLAAH FUTURE PROJECTS

- Islamic Facebook, Islamic SMS Services
- 24 hours Online Islamic Call Centre
- Qur'anPedia, HadeesPedia, AudioPedia, VideoPedia
- e-Books & Audio Books

Under Designing & Printing زیر تصمیم وطباعت
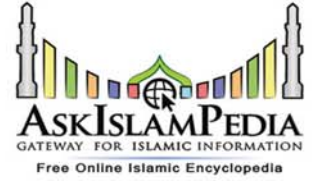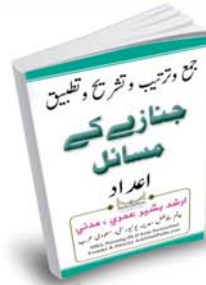
Hajj & Umrah (Urdu & Telugu) & Islamic Studeis

Quranic Grammar
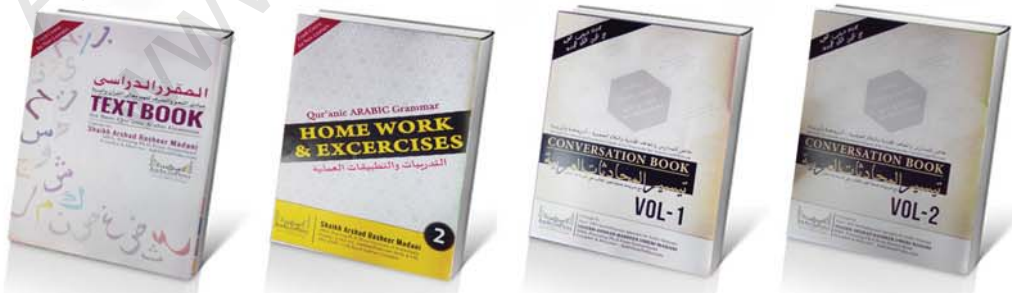
Manuscripts

الحمد لله والصلاة والسلام علی رسول الله وعلی آله واصحابه اجمعين. اما بعد!
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

الموضوع : ایک عظیم خوشخبری اردنیا بھر کے

اسلامی مخطوطات (MANUSCRIPTS)

آپ کے اسکرین پر مفت دستیاب

الحمد لله المحققین ، ریسرچ اسکالرس، طالبان علوم نبوت و علماء کرام، مدارس و جامعات، ریسرچ سنٹرس، اعتراضات کے جوابات دینے والے محقق دعاۃ کے لیے ایک عظیم خوشخبری ہے کہ لاکھوں صفحات پر سیکڑوں مخطوطات مختلف علوم وفنون اور مختلف معروف ایشاء و افریقہ کے مکتبات میں پائے جانے والے زرین مخطوطات اب ایک کلک آف بٹن پر آپ کے اسکرین پر دستیاب ہے اور یہ سہولت الحمد للہ فری ہے۔

اللہ کے بعد سارے محسنین اور آسک اسلام پیڈیا ٹیم کا شکریہ

دعا کا طلبگار
ارشد بشیر مدنی
Founder & Director - AskIslamPedia.com
28-04-2016

ASKISLAMPEDIA

0091 9290621633, askmadani@gmail.com

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

FEATURES

SOME TEACHINGS OF THE QURAN
ENGLISH
TELUGU
KANNADA
HINDI
SOME TEACHINGS OF THE QUR'AN
AL-QUR'AN THE WORD OF ALLAAH
AskIslamPedia
ARSHAD BASHEER MADANI
खुर आन
के कुछ मुख्य अध्यापन
L

ABOUT THIS BOOK

Alhamdulillah, this book "Objectives and Lessons of Quranic Surahs" is an effort to collect the Big Ocean into a Small Pot. Its theme is the result of about 12 years of research & experience of Shaikh Arshad Basheer Madani. Then it took more than 3 years of extensive hard work for this idea to get compiled into a book. This journey was accomplished with the help of more than 10 Ulema E Kiram.

This book brings out about **574 Objectives** (Ahdaaf) in the 114 Surahs, **1036 Topics (Mauzuaat)** discussed in the 114 Surahs & **3831 Lessons** (Asbaaq) given in the 114 Surahs useful to build a peaceful society and be successful in this life & the hereafter, InShaaAllaah.

InShaAllaah, this book helps us to have the minimum knowledge on each and every Surah like:

- What is the objective of this Surah
- What are the topics discussed in this Surah
- What Lessons I can derive from this Surah
- What is the Wisdom behind this Surah
- What Reminders does this Surah give for my Life
- What is the Guidance for me in this Surah

This Book has more content

This book of about 750 pages is only one-third of its original compiled content of 2250 Pages. InShaAllaah, the remaining content of about 1500 pages wouldbe published on our web portal www.askislampedia.com or can be printed if any sponsor comes forward.

InShaAllaah, this Book is very handy and useful for:

1. Organizing Understand Qur'an Programs (Fahem-e-Quran)
2. Qur'anic Study Circles & Islamic Classes
3. High School & Above students under the supervision of Ulema
4. Elders involved in Tarbiyah & Taleem
5. Duroos during the month of Ramadhan
6. Designing Syllabus for Islamic Studies courses by Masjid, Madarsa, Islamic School, Dawah Center Etc
7. Scripting useful messages for Watsapp & Social Media
8. Teachers to inculcate Islamic etiquettes among students
9. Ulema & Dayees working in the field
10. Social workers striving for correcting people in the Prophetic way
11. Retired citizens who missed out on gaining Islamic Knowledge
12. Knowledgeable people in search of Syllabus to teach others
13. Anyone & Every one looking for gaining Islamic Knowledge

Printer: ABM PRINT TIME
+91-99890 22928, 93909 93901 | abm.printtime@gmail.com

Sponsor few Units of "Objectives and Lessons of Quranic Surahs" for free distribution and InShaAllaah, earn Sawab-e-Jariyah for you & your family. Also when given on behalf of the late parents by their children it is a means of Eesal-e-Sawab.

Kindly Choose the number of Units for Free Distribution

1 Unit = 10 Books

Cost of 1 Unit
₹ 8000/-